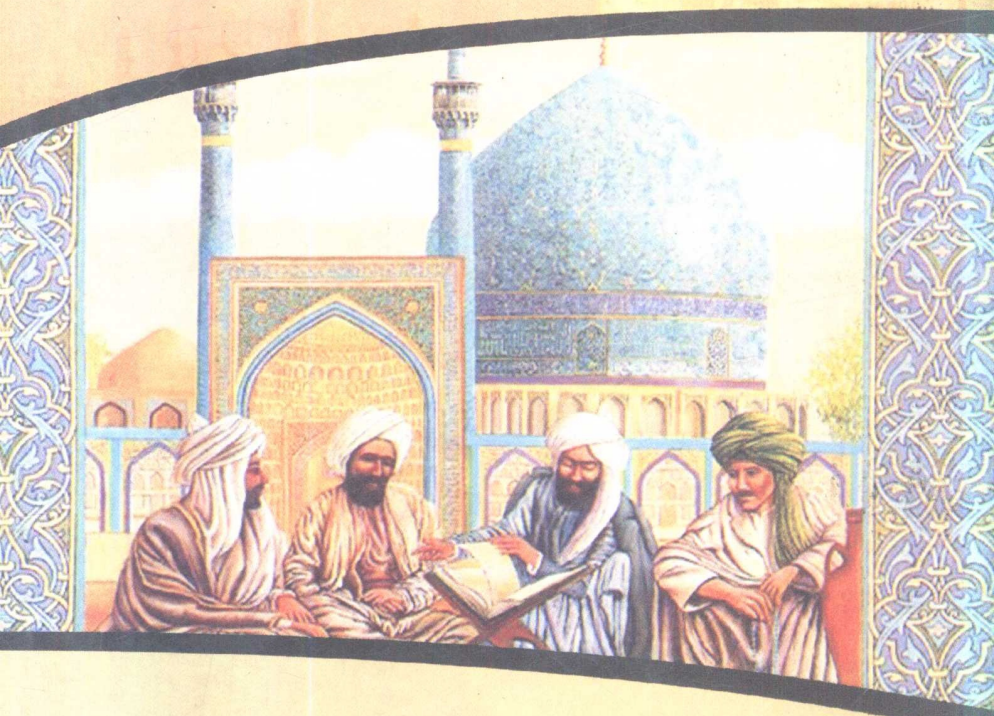
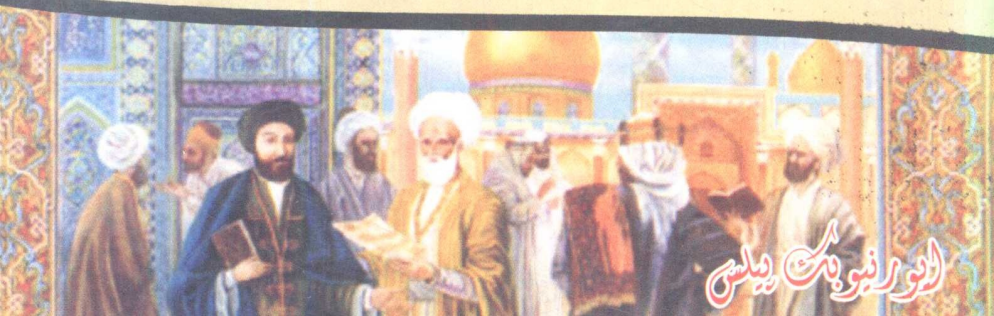


تفہیم الفقہ

www.KitaboSunnat.com



انور نیو بک ویلس



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تفہیم الفقہ

- اُصول فقہ و تاریخ فقہ
- بدایۃ المجتہد از ابن رشد
- کتاب النکاح • کتاب الطلاق • کتاب الاقضیہ

لفظی و با محاورہ ترجمہ

- تشریحی نوٹس و معروضی سوالات

تنویر بخاری ♦ پروفیسر محمد عین الحق
پروفیسر واحد بخش سعیدی

www.KitaboSunnat.com

ایورنیو بک پیلس اُردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

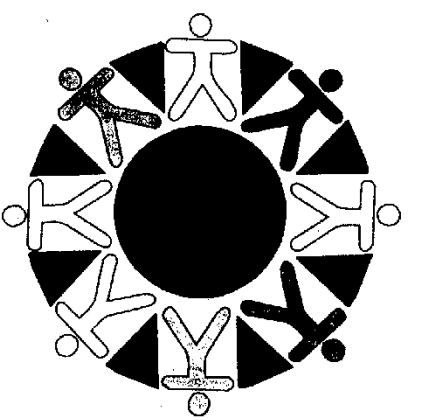
www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب ..... تفہیم الفقہ

پرنٹرز ..... ایم عارف یونس پرنٹرز لاہور

قیمت=/350روپے



ایورنیو بک پیلس اُردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱-	اصول فقہ :	7
	خاص اور عام	8
	مطلق اور مقید	17
	مشترک اور مؤول	21
	حقیقت اور مجاز	24
	استعارہ	29
	صریح و کنایہ	31
	متقابلات	33
	فقہ اسلامی میں لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کرنا	40
	متعلقات نصوص	43
	امر و نہی	46
	مامور بہ کی اقسام	49
	موقت کی اقسام	50
	واجب کی اقسام	52
	نصوص سے مراد معلوم کرنے کے طریقے	58
	حروف معانی	61
	بیان نص کے وجوہ اور طریقے	73
	اجماع کے احکام و شرائط	82
	قیاس کے ارکان احکام و شرائط	86
	قیاس کے موانع	98
	فرض عزیمت ورخصت اور دلیل	99
۲-	تاریخ فقہ :	103

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	فقہ اسلامی کی اہمیت	104
	فقہ اسلامی کے ماخذ	115
	قرآن	117
	قرآن میں فقہ کے بنیادی اصول	119
	نسخ	123
	جرائم کی سزائیں از روئے قرآن	128
	مکی اور مدنی آیات کی خصوصیات	133
	سنت	134
	اجماع	140
	قیاس	144
	استحسان	147
	استصلاح	148
	ماقبل شریعت	149
	تعامل	150
	عرف ورواج	151
	اجتہاد	155
	حالات کے سبب کے بدلنے سے احکامات بدل جاتے ہیں-اولیات عمرؓ کی روشنی میں وضاحت کریں-	160
	مکاتب فقہ اسلامی	166
	فقہ اسلامی کا تدریجی ارتقاء	195
	ابدایہ المجتہد کی روشنی میں مسائل کا بیان	214
۳-	مسائل النکاح	216
	نکاح سے کیا مراد ہے - قرآن وحدیث اور فقہاء کی رائے نیز خطبہ نکاح کی حیثیت	216

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	کیا خطبہ کے وقت مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے؟ فقہاء کی رائے	217
	عقد نکاح میں رضامندی اور ولائت نکاح کے بارے میں فقہا کی رائے	219
	خیار بلوغ سے کیا مراد ہے اور حق خیار پر نکاح کی حیثیت	222
	ولی کی صفات-ولی کے قریب اور ولی بعید	226
	اولیاء کی اقسام ان کی ترتیب	227
	کفو کیا ہے-فقہا کی رائے	229
	نکاح میں شہادت کی حیثیت	232
	مہر سے مراد-مقدار مہر اور فقہاء کی رائے	233
	مہر کی نوع اور وصف	236
	مہر کس وقت واجب ہوتا ہے	238
	مہر کی اقسام---اور مہر فاسد	239
	فقہاء کی رائے-زوجین کے درمیان اختلاف مہر	243
	موانع شرعی اور موانع موبدہ کی تفصیل	247
	نکاح کے "موجبات خیار کیا ہیں	260
	حق نفقہ کیا ہے	263
	ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل	266
	ممنوع اور فاسد نکاح کی تفصیل	268
۴-	مسائل الطلاق	272
	"طلاق" سے مراد-اس کی اقسام اور تفصیل	273
	"طلاق سنت' طلاق بدعت کیا ہے-اس بارے میں فقہاء کی رائے	276
	خلع سے کیا مراد ہے؟ اس کی تفصیل	280
	"طلاق" اور "فسخ" میں فرق اور "اختیار" "تملیک"	284
	تملیک سے مراد	285

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	"طلاق مقید" کے بارے میں بیان	290
	طلاق رجعی اور اس بارے میں احکام	295
	طلاق بائن کی صورت میں رجوع کے احکام نیز "حلالہ" کی تفصیل	297
	عدت سے کیا مراد ہے؟ "مدت عدت" اس بارے میں فقہاء کی رائے	299
	"حیض" سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء	306
	"ایلا" کیا ہے اس کی تفصیل	307
	"ظہار" پر فقہاء کی رائے اور اس کے اہم پہلو	312
	"لعان" کے اہم پہلو اور اس پر احکام	316
	"احداد" کے بارے میں فقہاء کی رائے	321
۵-	مسائل الاقضیہ	324
	قاضی کی صفات اس سلسلہ میں فقہاء کی رائے	325
	کتاب الاقضیہ کی روشنی میں "شہادت" کا بیان	329
	"قسم" کے اہم پہلو	334
	اقرار کے بارے میں تفصیل	342
	"قضا کی کیفیت" اس بارے میں قاضی پر تفصیل	344
	فیصلہ اور قاضی	346
۶-	مسلم عائلی قوانین	348
	"عائلی کونسل" سے کیا مراد ہے	350
	مسلم عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت مرد کی دوسری شادی کے بارے میں احکام	351

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	مسلم عائلی قوانین کے تحت "اندراج نکاح" طلاق کی کارروائی "نان و نفقہ" "تنسیخ نکاح" "حق مہر" کی تفصیل	352
	مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے تحت مغربی پاکستان کے فوائد	
	مجریہ 1964ء کا عائلی قانون کی تفصیل	361
	مجریہ 1965ء کا عائلی قانون کی تفصیل	366
	جہیز اور تحائف کی پابندی کا قانون مجریہ 1976ء	369
	قانون انفساخ ازدواج مسلماناں مجریہ 1939ء	372
	مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء	374
۷-	اسلامی قانون سازی	377
	برصغیر میں اسلامی قانون سازی	378
	پاکستان میں اسلامی قانون سازی	379
	ترکی میں اسلامی قانون سازی	348
	مصر میں اسلامی قانون سازی	385
	شام میں اسلامی قانون سازی	386
	عراق میں اسلامی قانون سازی	388
	افریقہ میں اسلامی قانون سازی	389
	نوالانوار از ملا جیون	390
	الموفقات از الشاطبی	396
	کتاب الام از امام شافعیؒ	397

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدایتہ المجتہد از ابن رشد

- کتاب النکاح 405
- کتاب الطلاق 584
- کتاب الاقضیہ 827

لفظی و با محاورہ ترجمہ

- معروضی سوالات 927

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) اصول فقہ

اصول الشاشی

از نظام الدین الشاشی

(تشریح اور خلاصہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول الشاشی

س :۔ خاص و عام کی تعریف کیجئے۔ نیز کتاب و سنت کی روشنی میں ان کے احکام مع امثلہ تحریر کیجئے۔

ج۔ فقہ میں معانی کے تعین کے لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ خاص ۲۔ عام

۱۔ خاص :

خاص وہ لفظ ہے جس کے معنی اس طرح متعین اور معلوم ہوں کہ اس میں دوسرے معانی یا افراد شامل نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ لفظ اپنے معانی کے دلالت کے اعتبار سے منفرد ہو۔

مثلاً ابو بکر، عمر، مرد، انسان وغیرہ

خاص کی دلالت معنی کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔

۱۔ تخصیص فرد ۲۔ تخصیص نوع ۳۔ تخصیص جنس

۱۔ تخصیص فرد :

وہ خاص لفظ ہے جو بہت سے افراد میں سے ایک فرد کو متعین کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کلاس کے بہت سے افراد میں سے ایک فرد زید کو متعین کرنے کے لیے لفظ "زید"۔ یا عورتوں میں سے ایک عورت "عائشہ" کو متعین کرنے کے لیے لفظ۔ "عائشہ" وغیرہ

۲۔ تخصیص نوع :

یہ وہ خاص لفظ ہے جو کسی ایک نوع کے لیے اس طرح بنایا گیا ہو کہ اس میں صرف اسی نوع کے افراد شامل ہوں مثلاً "عورت" کا لفظ صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور اس میں مرد شامل نہیں۔

۳۔ تخصیص جنس :

یہ وہ خاص لفظ ہے جو کسی ایک جنس کے لیے اس طرح وضع کیا گیا ہو کہ اس میں صرف اسی جنس کے افراد شامل ہوں۔ مثلاً "انسان" کا لفظ صرف انسانوں (عورت، مرد) کے لیے مخصوص ہے اور اس میں دوسری جنس (جانور یا پودے) کے افراد شامل نہیں ہیں۔

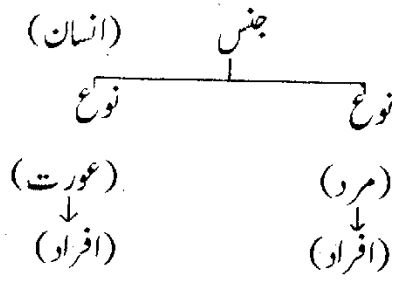
نوٹ :

قسم بندی کے اعتبار سے کئی افراد مل کر ایک نوع بناتے ہیں اور کئی انواع مل کر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنس بناتے ہیں۔ گویا



خاص کے احکام اور فقہاء کا اختلاف :

قرآن میں وارد تمام خاص الفاظ پر عمل کرنا واجب ہے۔ مثلاً اگر قرآن میں لفظ "تین" استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد تین ہی ہوگا نہ اس سے کم نہ زیادہ (احناف کے نزدیک) اگر خاص کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو جہاں تک ممکن ہوگا دونوں میں اس طرح جمع کریں گے کہ قرآن کے "خاص" کے حکم میں تبدیلی نہ ہو تاکہ دونوں پر عمل ہو جائے۔ لیکن اگر اس مطابقت یا جمع کرنے سے قرآن کے خاص میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو صرف قرآن کے خاص پر عمل کریں گے اور خبر واحد یا قیاس پر عمل نہیں کیا جائے گا جبکہ شوافع کے نزدیک خبر واحد یا قیاس پر عمل واجب ہوگا اور خاص کو ترک کریں گے۔

امثلہ :

اس اختلاف کی پہلی مثال قرآن کا یہ حکم ہے۔ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء۔

"اور مطلقہ عورتیں تین قروء تک انتظار (عدت) کریں"۔

اس آیت میں لفظ ثلاثۃ خاص ہے۔ اس سے مراد صرف تین ہوگا نہ کہ اڑھائی یا ساڑھے تین۔ عربی زبان میں لفظ قرء حیض اور طہر دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں فقہاء احناف کے نزدیک یہاں قرء سے مراد حیض ہے کیونکہ صرف یہی معنی ثلثۃ کے مطلب کو متعین کر سکتا ہے کیونکہ اگر قرء سے مراد طہر لیا جائے تو طلاق اگر درمیان طہر دی تو اس طہر کو عدت میں شمار کرنے سے تین سے کم طہر ہیں گے۔ کیونکہ طلاق والا طہر مکمل نہ تھا اور اگر اس طہر کو شمار نہ کیا جائے اور نئے تین طہر شمار کیے جائیں تو تین سے زیادہ مثلاً ساڑھے نین طہر بنیں گے۔ ان دونوں صورتوں میں یہ معانی لفظ ثلثۃ کے خلاف جاتے ہیں۔ اس لیے احناف نے قرء سے مراد حیض لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوافع کے نزدیک قرء سے مراد طہر ہے۔ اور انہوں نے قرآن کے حکم خاص کے مقابلہ میں قیاس سے کام لیا ہے شوافع کے نزدیک لفظ ثلثۃ مونث ہے تو اس کا مُمیَّز (قروء) قاعدہ کے مطابق مذکر آنا چاہئے اور وہ لفظ طہر ہے جو کہ مذکر ہے۔ پس قیاساً قروء سے مراد طہر ہیں نہ کہ حیض اس لیے ثلثۃ کے خاص پر عمل ترک کر کے قیاس کی بنیاد پر قرء سے مراد طہر لیا جائے گا۔ احناف نے شافعیوں کے قیاس کا یہ جواب دیا ہے کہ قرء اور حیض دونوں الفاظ دم مخصوص کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ لفظ حیض اگرچہ مونث ہے مگر لفظ قرء حیض کے ہم معنی ہونے کے باوجود مذکر ہے۔ اس لیے ثلثۃ کا لفظ حیض کے ساتھ بھی آسکتا ہے۔

احناف اور شوافع کے درمیان اس بنیادی اختلاف کی وجہ سے ان کے فروعی احکام میں درج ذیل اختلافات واقع ہوئے ہیں۔

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی تو احناف کے نزدیک تیسرے حیض میں رجوع کر سکتا ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک تیسرے حیض کے آنے پر رجوع کا حق باقی نہ رہے گا۔ کیونکہ تیسرے حیض کے آتے ہی تیسرا طہر پورا ہو چکا تھا۔ اس لیے عدت ختم ہو چکی تھی۔

۲۔ احناف کے نزدیک کیونکہ تیسرا حیض عدت میں شامل ہے۔ اس لیے اگر مطلقہ عورت نے تیسرے حیض میں دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح ان کے (احناف کے) نزدیک درست نہ ہو گا جبکہ شوافع کے نزدیک یہ نکاح درست ہو گا کیونکہ ان کے نزدیک اس عورت کی عدت (تین طہر) تیسرا حیض آتے ہی مکمل ہو چکی تھی۔

۳۔ اسی طرح احناف کے نزدیک وہ عورت تیسرے حیض کے دوران ابھی عدت میں ہے اس لیے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتی جبکہ شوافع کے نزدیک وہ عدت سے باہر ہے اس لیے نکل سکتی ہے۔

۴۔ احناف کے نزدیک تیسرا حیض چونکہ عدت میں شامل ہے اس لیے اس کا اس عرصہ کا نان و نفقہ اور رہائش خاوند کے ذمہ ہو گا جبکہ شوافع کے نزدیک تیسرے حیض کے آتے ہی عدت ختم ہو چکی ہے پس عورت نان و نفقہ و رہائش اس کے (سابقہ) خاوند کے ذمہ نہ ہو گا۔

۵۔ احناف کے نزدیک تیسرے حیض میں خاوند کو اس معتدہ عورت کو طلاق دینے یا علیحدگی کرنے کا اختیار حاصل ہے جبکہ شوافع کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اس مرد کا اب اس (سابقہ) بیوی سے کوئی تعلق ہی نہیں رہا۔

۶۔ احناف کے نزدیک خاوند اس معتدہ عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ وغیرہ سے تیسرے حیض میں نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس معتدہ عورت کے علاوہ چار عورتوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ تیسرا حیض شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہی اس عورت اور مرد کا تعلق نہیں رہا۔

۷۔ اگر خاوند معتدہ کے تیسرے حیض کے دوران فوت ہو گیا تو معتدہ اس کی وارث ہو گی (کیونکہ وہ اپنے خاوند کے حق رجوع کی وجہ سے اس کی پابند نکاح تھی) اور خاوند اس کے حق میں وصیت نہیں کر سکتا کیونکہ ورثاء کے حق میں وصیت نہیں ہوتی۔ جبکہ شوافع کے نزدیک عدت پوری ہونے کی وجہ سے وارث نہیں رہی۔ اور اس کے حق میں اس کے سابقہ خاوند کی وصیت جائز ہو گی۔

دوسری مثال: اس اختلاف کی دوسری مثال مہر کے تعین کے بارے میں ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا۔

"قد علمنا ما فرضنا علیهم فی ازواجهم"

"بے شک ہم نے جان لیا جو کچھ ہم نے ان (مردوں) پر ان کی بیویوں کا مہر مقرر کیا ہے"۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے مہر کی مقدار مقرر کر دی ہے۔ کیونکہ "فرضنا" (ہم نے مقرر کر دیا کا لفظ خاص ہے۔ احناف نے اس خاص پر عمل عبداللہ ابن مسعود کی روایت "لامهر اقل من عشرة دراهم" (دس درہم سے کم مہر نہیں ہوتا) کی روشنی میں کیا ہے۔ اور دس درہم کو خدا کی طرف سے مقرر کردہ کم سے کم مہر قرار دیا ہے۔ جبکہ شوافع اس خاص "فرضنا" پر عمل نہیں کرتے بلکہ وہ اس کے مقابلہ میں قیاس سے کام لیتے ہیں اور قیاس یہ ہے کہ مہر کا تعین امور مالیہ میں سے ہے۔ اور امور مالیہ فریقین کی باہمی رضامندی سے طے پاتے ہیں۔ اس لیے مہر کا تعین بھی فریقین کی رضامندی پر ہے چاہے وہ دس درہم سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اس قاعدہ میں اختلاف کا احناف اور شوافع کے نزدیک درج ذیل مسائل پر اثر پڑتا ہے۔

۱۔ احناف کے نزدیک نکاح ایک کاروباری معاملہ نہیں بلکہ عبادت ہے۔ اس لیے اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک نکاح ایک کاروباری معاملہ ہے۔ اس لیے اس سے ادنیٰ عبادت (جیسے نفل نماز) بھی بہتر ہے۔

۲۔ کاروباری معاملوں کی طرح شوافع کے نزدیک نکاح کو بھی یک دم (دو یا تین طلاق اکٹھی دے کر) توڑا جا سکتا ہے اور اس میں گناہ نہیں۔ جبکہ احناف کے نزدیک ایسا کرنا مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ اس لیے گناہ ہے۔ مگر دونوں کے ہاں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

۳۔ شوافع کے نزدیک نکاح بالی معاملہ کی طرح خلع سے فسخ ہو جاتا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نکاح حتمی طور پر فسخ نہیں ہو گا بلکہ یہ ایک طلاق بائن کے حکم میں ہو گا۔

تیسری مثال:

خاص کے حکم میں احناف اور شوافع کے درمیان اختلاف کی تیسری مثال بالغہ عورت کے بغیر ولی کے نکاح کرنے میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف کے نزدیک ایسا نکاح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن میں تین بار مطلقہ عورت کے ضمن میں ایک آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نکاح خود عورت کر سکتی ہے۔ وہ آیت ہے۔ "حتی تنکح زوجا غیرہ" "یہاں تک کہ وہ (عورت) دوسرے مرد سے نکاح کر لے"۔ پس احناف کے نزدیک "تنکح" کے خاص پر عمل کیا جائے گا اور اس کے مقابلہ میں خبر واحد پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ یعنی ایسا نکاح درست ہوگا۔ جبکہ شوافع کے نزدیک اس آیت کے خاص کی تاویل کی جائے گی اور خبر واحد پر عمل کیا جائے گا۔ خبر واحد یہ ہے ایما امراۃ نکحت نفسھا بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل باطل باطل "جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا وہ نکاح باطل ہے۔ باطل ہے۔ باطل ہے" پس شوافع کے نزدیک ایسا نکاح باطل ہے۔

اس بنیادی اختلاف کے سبب مسائل کے اختلاف پر یہ اثرات مرتب ہوں گے۔

۱۔ احناف کے نزدیک نکاح درست ہے اس لیے خاوند پر بیوی کا مہر اور نان و نفقہ لازم ہے اور جماع بھی درست ہے جبکہ شوافع کے نزدیک بطلان نکاح کے سبب جماع درست نہیں اور مرد پر ایسی عورت کا مہر اور نان و نفقہ لازم نہیں۔

۲۔ احناف کے نزدیک اگر اس خاوند نے ایسی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس عورت سے بغیر حلالہ کے شادی نہیں کر سکتا۔ جبکہ امام شافعی کے نزدیک وہ ایسا بغیر حلالہ کے کر سکتا ہے۔ کیونکہ نہ ان کا پہلا نکاح درست تھا اور نہ طلاقیں واقع ہوئیں تاکہ حلالہ کی ضرورت پڑتی۔ ویسے متاخرین شوافع اس مسئلہ پر احناف کے ساتھ ہیں۔

۲۔ عام:

تعریف: عام وہ لفظ ہے جو کسی خاص فرد یا نوع یا جنس کے لیے متعین نہ کیا گیا ہو بلکہ وہ تمام افراد پر دلالت کرتا ہو۔ مثلاً "ما" یا "من"

عام کی اشیاء پر دلالت کے لحاظ سے دو بڑی قسمیں ہیں۔

الف۔ عام مخصوص منہ البعض:

ب۔ عام غیر مخصوص منہ البعض:

الف۔ عام مخصوص منہ البعض:

یہ وہ عام ہے جس میں سے کچھ افراد کو عمومیت سے نکال لیا گیا ہو یا مخصوص کر دیا گیا ہو مثلاً خالد اور اکرم کے سوا تمام لڑکے کلاس میں حاضر تھے۔

۲۔ عام غیر مخصوص منہ البعض:

وہ عام ہے جو تمام افراد پر بلا استثناء دلالت کرے۔ یعنی اس میں سے کسی کو خاص نہ کر دیا گیا ہو۔ مثلاً تمام لڑکے کلاس میں حاضر تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام مخصص منہ بعض کے احکام اور فقہاء کا اختلاف :۔

احناف کے نزدیک عام اپنے مفہوم اور دلالت کے اعتبار سے قطعی الدلالۃ اور واجب العمل ہے اس لیے اسے خاص نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ شافعیوں کے نزدیک اسے خبر واحد یا قیاس سے خاص کیا جاتا ہے۔

پہلی مثال :

خلیفہ کے نزدیک چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر ضمان (چوری کا نقصان) لازم نہیں۔ کیونکہ قرآن میں اس چوری (عام) کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

"السارق والسارقته فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا"

"چور مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ (ہاتھ کاٹنا) بدلہ ہے جو کچھ (چوری) اس نے کیا"

احناف کے نزدیک "بما کسبا" میں کلمہ "ما" عام ہے اور اس میں چوری کا تمام جرم (مع اتلاف مال مسروق) شامل ہے اور اس تمام جرم کی سزا "ہاتھ کاٹنا" اسے مل گئی پس اس پر ضمان لازم نہیں ہو گی۔ شوافع کے نزدیک اس پر ہاتھ کاٹنے کے علاوہ مال مسروق کی ضمان بھی ہو گی۔ وہ اس سلسلہ میں "ما" کے عموم پر عمل کی بجائے قیاس سے کام لیتے ہیں کہ جس طرح غصب میں مال مغصوب کی ضمان غاصب پر ہوتی ہے اور غصب کی سزا اسے الگ ملتی ہے۔ اسی طرح چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا بھی ملے گی اور مال مسروق کی ضمان بھی چور پر لازم ہو گی۔

دوسری مثال : "ما" کے عام ہونے پر اختلاف کی ایک اور مثال سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہوا۔

"فاقرءوا ما تیسر من القرآن"

"پس قرآن میں سے جو آسانی سے ہو پڑھ لیا کرو"

پس احناف کے نزدیک "ما" کے عموم کی وجہ سے قرآن کسی حصہ میں سے پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے اور سورۃ "الحمد" کا پڑھنا فرض نہیں۔ البتہ حدیث لا صلوۃ الا بفاتحۃ (الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی) کی رو سے سورۃ "الفاتحہ" پڑھنا واجب ہے۔ پس "ما" کے عموم کی وجہ سے الفاتحہ پڑھنے کی عدم فرضیت ثابت ہوئی اور حدیث کی رو سے "الحمد" پڑھنے کا وجوب ثابت ہوا۔ اس طرح قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو گیا جبکہ شوافع کے نزدیک قرآن کا عام حدیث سے خاص ہو گیا اس لیے سورۃ الحمد پڑھنا نماز میں فرض ہو گیا۔

تیسری مثال : عام کے عموم پر عمل کے بارے میں اختلاف کی ایک اور مثال مسلمان کا ذبیحہ ہے جس پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی اور وجہ اختلاف قرآن کی یہ آیت ہے۔

ولا تاکلو ممالم یذکر اسم اللہ علیہ

اور نہ کھاؤ وہ ذبیحہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف اس میں "مالم یذکر" کے عموم پر عمل کرتے ہوئے ایسے ذبیحہ کو حرام سمجھتے ہیں جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔ چاہے اسے مسلمان نے ہی کیوں نہ ذبح کیا ہو۔ اور اس بارے میں وہ اسے خبر واحد سے خاص نہیں کرتے۔ حدیث۔ خبر واحد یہ ہے۔ "کلوہ فان تسمیتہ اللہ فی قلب کل إمرء مسلم"

"ایسے ذبیحہ جس پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی کھاؤ کیونکہ خدا کا نام ہر مسلمان آدمی کے دل میں ہوتا ہے"۔

شوافع کے نزدیک ایسا ذبیحہ حلال ہے۔ اور ان کے نزدیک خبر واحد سے قرآن کی تخصیص کر دی گئی ہے البتہ احناف بھی ایسے ذبیحہ کو حلال سمجھتے ہیں جس پر ذبح کرنے والا بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو۔

اختلاف فی الواقع ایسے ذبیحہ پر ہے جس پر عمداً بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔

چوتھی مثال: عام کے عموم پر عمل کی چوتھی مثال حرمت کے ثبوت کے لیے دودھ پلانے کی مقدار پر اختلاف ہے۔

"قرآن میں ارشاد ہوا" وامھاتکم التی ارضعنکم"

اور تم پر تمہاری وہ مائیں (حرام ہیں) جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو"۔

احناف اس آیت کے عام پر عمل کرتے ہوئے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کو حرام سمجھتے ہیں جس نے اس مرد کو دودھ پلایا ہو چاہے وہ ایک مرتبہ ہو یا دو مرتبہ یا دو سال۔ وہ اس آیت کے عام کو حدیث (خبر واحد) سے خاص نہیں کرتے۔

"لا تحرم المصة ولا المصتان ولا الا ملاجة ولا الا ملاجتان"

"نہیں حرمت ثابت ہوتی ایک یا دو دفعہ بچہ کے دودھ چوس لینے سے یا بچہ کے منہ میں ایک یا دو دفعہ پستان ڈالنے سے"

کیونکہ اس حدیث کے خاص اور قرآن کے عام کے مابین مطابقت نہیں ہو سکتی اس لیے احناف نے قرآن کے عام پر عمل کیا ہے اور خبر واحد کو ترک کیا ہے۔ پس ان کے نزدیک بچہ کے ایک دفعہ بھی عورت کے پستان سے دودھ چوس لینے سے حرمت نکاح ثابت ہو جاتی ہے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک نہیں ہوتی۔

عام مخصوص منہ البعض کے احکام: فقہ میں عام مخصوص منہ البعض وہ عام ہوتا ہے جس میں سے کچھ کو خود شارع ہی نے نکال دیا ہو۔

ایسے عام میں احناف کے نزدیک خبر واحد اور قیاس سے تخصیص ہو سکتی ہے کیونکہ ایک تخصیص سے مزید تخصیص کا احتمال باقی رہتا ہے اور یہ تخصیص وسیع بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ باقی تین سے کم نہ رہ جائیں کیونکہ عام کے وجود کے لیے کم سے کم تین افراد ضروری ہیں عام مخصوص منہ البعض کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف۔ ایسا عام جس میں سے نکالے ہوئے افراد غیر معلوم یا مجہول ہوں۔
مثلاً اقتلوا بنو حمار إلا بعضهم۔ کہ بنو حمار میں سے کچھ کو چھوڑ کر قتل کرو۔ پس اس میں جن لوگوں کو چھوڑنا ہے (مخصوص) مجہول ہے۔
اب کیونکہ مخصص افراد مجہول ہیں اس لیے عام کے ہر فرد میں اس کے مخصوص ہونے کا احتمال باقی رہتا ہے۔ پس ہر فرد معین میں عام اور خاص ہونے کے امکانات برابر برابر ہو جائیں گے اور اس لیے مزید دلیل شرعی کی ضرورت ہو گی۔ پس خبر واحد سے اسے خاص کیا جا سکتا ہے۔

ب۔ دوسری قسم ایسے عام کی ہے جس میں سے نکالے ہوئے افراد (مخصص) معلوم ہوں۔
ایسی صورت میں جبکہ عام میں سے کچھ افراد کو خاص کر دیا گیا ہے تو اگر کسی علت باقی افراد میں پائی جائے تو ان کے بھی خاص ہونے کا احتمال پیدا ہو جائے گا پس ایسے عام میں سے مزید افراد کو بھی اسی علت کی بنیاد پر خاص کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مثال خدا کا حکم ہے "فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم" کہ مشرکین کو جہاں پاؤ انہیں قتل کر دو۔ پھر دوسرے حکم کے ذریعے ان میں سے پناہ میں آنے والے (مستامنین) مشرکین کو نکال دیا گیا۔ پس یہی علت اگر دوسرے افراد میں بھی پائی جائے گی تو انہیں بھی قتل نہیں کیا جائے گا چاہے وہ مستامنین نہ بھی ہوں۔

س۔ مطلق اور مقید کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیکر واضح کریں کہ اگر کتاب اللہ میں مطلق پایا جائے اور اس پر عمل کرنا ناممکن ہو تو کیا اسے خبر واحد یا قیاس سے مقید کیا جا سکتا ہے۔

مطلق:
مطلق وہ لفظ یا حکم ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے اور صفات پر دلالت نہ کرے۔
صاحب جمع الجوامع نے یوں تعریف کی ہے "مطلق وہ ہے جو چیز کی ماہیت پر بغیر قیود کے دلالت کرے" مقید یہ وہ لفظ یا حکم ہے جو ذات پر دلالت کے ساتھ ساتھ اس کی صفات پر بھی دلالت کرے۔

احکام: احناف کے نزدیک جب قرآن میں کوئی مطلق پایا جائے اور اس پر بغیر تقیید کے عمل ممکن ہو تو اس کو خبر واحد یا قیاس سے مقید کرنا صحیح نہ ہو گا۔ جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اسے خبر واحد یا قیاس سے مقید کیا جا سکتا ہے۔

مثالیں:۔

پہلی مثال:
قرآن میں ارشاد ہوا۔ "فاغسلوا وجوھکم" یعنی وضو میں اپنے منہ کو دھوؤ۔ یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ کا دھونا مطلق ہے۔ اور اس پر بغیر تقیید کے عمل ممکن ہے۔ پس اس کو کسی خبر واحد یا قیاس سے مقید نہیں کریں گے۔ مثلاً اس حکم کو نیت اور ترتیب غسل سے مقید نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ خبر واحد میں آیا ہے۔ البتہ خبر واحد اور قرآن دونوں پر عمل کرنے کے لیے نیت اور ترتیب کو سنت اور منہ دھونے کو فرض قرار دیا جائے گا۔ جبکہ شوافع کے نزدیک نیت اور ترتیب بھی وضو میں فرض ہے۔ اور ان کے بغیر وضو صحیح نہیں ہوگا۔

دوسری مثال : قرآن میں ارشاد ہوا :

''الزانية والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائته جلدة''

''زانیہ عورت ہو یا مرد ان میں سے ہر ایک کو ۱۰۰ کوڑے لگاؤ''

اس آیت میں زنا کی سزا ۱۰۰ کوڑے ہے۔

دوسری حدیث ہے

''البکر بالبکر جلد مائة و تغریب عام''

''کنوارا مرد اور کنواری عورت اگر زنا کریں تو ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے''۔

احناف کے نزدیک چونکہ قرآن کے مطلق (۱۰۰ کوڑے) پر عمل کرنا ممکن ہے اس لیے اسے خبر واحد (جلاوطنی) سے مقید نہیں کریں گے۔

البتہ احناف کے نزدیک قرآن کے مطلق پر عمل کرتے ہوئے ۱۰۰ کوڑے حد ہیں اور حدیث کی رو سے جلاوطنی تعزیر ہوگی اور یہ حاکم کی صوابدید پر ہے۔

جبکہ شوافع کے نزدیک ۱۰۰ کوڑے اور جلاوطنی دونوں حد اور شرعی سزا ہیں اور یہ حاکم کی صوابدید پر نہیں۔

تیسری مثال : ارشاد باری ہوا۔

''ولیطوفوا بالبیت العتیق''

''اور چاہیے کہ وہ (حاجی) بیت اللہ کا طواف کریں''۔

احناف کے نزدیک یہ آیت طواف کے لیے مطلق ہے۔ اور اس پر عمل ممکن ہے اس لیے کسی خبر واحد یا قیاس سے اس کی تقیید نہیں کی جائے گی۔ اس لیے خبر واحد جس میں وضو کا طواف کے لیے شرط ہونا آیا ہے سے اس کی تقیید نہیں کریں گی۔ بلکہ دونوں پر علیحدہ علیحدہ عمل ہوگا۔ یعنی قرآن کی رو سے طواف فرض اور حدیث کی رو سے اس کے لیے وضو واجب ہوگا۔ اور ترک واجب کی احناف کے نزدیک کفارہ سے تلافی ہو جاتی ہے۔

شوافع کے نزدیک طواف کے لیے وضو شرط ہے پس بغیر وضو کے طواف نہ ہوگا اور وضو کے ترک کی کفارہ سے بھی تلافی نہ ہو سکے گی۔

چوتھی مثال : قرآن میں ارشاد ہوا ''وارکعو مع الراکعین''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو"

احناف کے نزدیک اس آیت سے صرف رکوع فرض ہے اور رکوع انحنائے صلب (پیٹھ کے جھکانے) سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں طمانینت اور تعدیل (سیدھی پیٹھ ہونا) کی شرط اس کی تقیید نہیں کر سکتی۔ اس لیے رکوع بغیر طمانینت تعدیل کے بھی درست ہو گا۔ جبکہ شوافع کے نزدیک ایسا رکوع درست نہیں اور نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ ان کے نزدیک قرآن کے مطلق کی خبر واحد سے تقیید ہو سکتی ہے اور طمانینت و تعدیل کی شرط خبر واحد سے ثابت ہے جس میں آپ ﷺ نے ایسے شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا تھا جس نے بغیر طمانینت و تعدیل کے رکوع کیا۔

پانچویں مثال: مطلق پر عمل کی ایک اور مثال قرآن کا ارشاد ہے۔

"وان لم تجدوا ماء فتیمموا"

"اور اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تیمم کر لو"

احناف کے نزدیک اس آیت میں ماء کا لفظ مطلق ہے اور اس میں زعفران کا پانی یا وہ پانی جس میں کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے اس کا رنگ یا بو ذائقہ بدل چکا ہو شامل ہے۔ پس مخلوط پانی یا زعفران کے پانی کی موجودگی میں تیمم جائز نہیں ہو گا کیونکہ آیت میں لفظ ماء مطلق ہے اور ہر قسم کے پانی پر لاگو ہو گا۔ اس لیے پانی کے لیے اس کے آسمان سے نازل شدہ ہونے کی شرط (اور اس طرح تیمم کا عدم جواز) قرآن کے مطلق کی تقیید ہے جس سے کتاب اللہ پر زیادتی لازم آتی ہے۔

بعض لوگ "ماء" کے مطلق لفظ کے استعمال پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نجس پانی بھی تو پانی ہوتا ہے۔ تو کیا اس سے بھی وضو درست ہو گا؟ احناف اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کے پاک ہونے کی شرط دوسری آیت سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ آیت یہ ہے "ولکن یرید لیطھرکم" اور لیکن خدا تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ ناپاک پانی سے پاکیزگی یا طہارت حاصل نہیں ہوتی اس لئے ناپاک پانی سے وضو یا غسل جائز نہیں ہو گا۔ اور اسی طرح وضو اس وقت واجب ہوتا ہے جب وضو ٹوٹتا ہے مخالفین کا یہ اعتراض کہ حدیث میں ہے الوضوء علی الوضوء نور علی نور (وضو پر وضو نور پر نور ہے) تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک وضو کے ہوتے ہوئے دوسری نماز کے لیے وضو واجب نہیں۔ البتہ حدیث کی رو سے پہلے وضو کے ہوتے ہوئے تازہ وضو کرنا افضل ہے نہ کہ واجب۔

چھٹی مثال:

مطلق کے اطلاق پر عمل کرنے کی ایک مثال ظہار کے کفارہ کی ہے۔ اگر مظاہر (ظہار کرنے والے) نے ظہار کے کفارہ کے طور پر پورے ساٹھ مسکینوں کے کھانا پورا ہونے سے قبل اپنی زوجہ سے جماع کر لیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ از سر نو سب مسکینوں کو کھانا نہ کھلائے بلکہ صرف باقی مسکینوں کو کھانا کھلا دے کیونکہ قرآن میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم "فان لم یستطع فاطعام ستین مسکینا" مطلق ہے اس میں جماع سے قبل مکمل کرنے کی قید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ پس مطلق کو قیاس سے مقید نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ظہار کے کفارہ کے طور پر اگر دو ماہ کے روزے رکھے یا غلام آزاد کرنا چاہے تو اس میں جماع سے قبل کفارا ادا کرنے کی شرط ہے جیسا کہ قرآن میں آتا ہے۔

''فتحریر رقبة من قبل ان یتما سا فمن لم یجد فصیام شہرین متابعین من قبل ان یتماسا''

''پس غلام آزاد کرے بیوی کے پاس جانے سے قبل۔ پس جو غلام کو آزاد نہ کر سکے تو وہ بیوی کے پاس جانے سے قبل دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے''۔

اس آیت میں مطلق کو خود آیت ہی نے مقید کر دیا ہے جبکہ ساٹھ مسکینوں کو کھلانے سے قبل بیوی کے پاس نہ جانے کو آیت نے مقید نہیں کیا۔ پس قرآن کے مطلق کو روزوں پر قیاس سے مقید نہیں کیا جائے گا مطلق مطلق رہے گا اور مقید مقید۔

ساتویں مثال: قرآن میں قتل خطا کے کفارہ کے بارے میں ارشاد ہوا۔

''فمن قتل مومنا خطا فتحریر رقبة مومنة''

''پس جس نے مومن کو غلطی سے قتل کیا تو وہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے''

جبکہ قرآن نے کفارۂ ظہار و کفارۂ یمین میں صرف غلام آزاد کرنے کے لیے کہا ہے۔

''فتحریر رقبة'' اور اس میں اس غلام کے مومن ہونے کی شرط نہیں لگائی۔

پس احناف کے نزدیک قتل خطاء کے کفارہ پر قیاس کر کے کفارۂ ظہار و کفارۂ یمین میں غلام کے مومن ہونے کی قید نہیں لگائی جائیگی۔

احناف پر اعتراض: قرآن کے مطلق کو خبر واحد یا قیاس سے مقید نہ کرنے کے اصول پر احناف پر دو اعتراض کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

پہلا اعتراض:

احناف پر پہلا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ قرآن میں سر کے مسح کے بارے میں مطلق اور ذکر آیا ہے مگر خود احناف بھی پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے بلکہ بروئے خبر واحد ناصیہ (چوتھائی حصہ) کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں۔

جواب: اس سلسلہ میں احناف کا جواب یہ ہے کہ قرآن میں سر کے پورے مسح کا حکم نہیں بلکہ (بروٴ سکم) اس کے کچھ حصہ کا ذکر آیا ہے۔

''وامسحوا برئوسکم....'' (القران)

''اور سر کے کچھ حصہ کا مسح کرو''

نیز مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے جس میں حضور ﷺ کے وضو کا ذکر ہے اور یہ کہ آپ ﷺ نے ناصیہ کا مسح فرمایا مطلق کو مقید نہیں کیا گیا بلکہ یہ قرآن کے مجمل کو حدیث کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفصل میں واضح کیا گیا۔ کیونکہ مطلق وہ ہوتا ہے کہ جس کے افراد میں سے کسی فرد پر بھی عمل کر لیا جائے تو وہ ادا ہو جاتا ہے۔

دوسرا اعتراض:

اس سلسلہ کا دوسرا اعتراض احناف پر کیا گیا ہے کہ قرآن میں طلاق ثلاثہ والی عورت کے دوبارہ سابق خاوند سے شادی کرنے کے لیے شرط لگائی گئی کہ وہ پہلے کسی دوسرے مرد سے نکاح کر چکی ہو۔ اور اس میں اس کے ساتھ جماع کرنے کی قید نہیں۔

"حتی تنکح زوجا غیرہ"

"یہاں تک کہ وہ دوسرے مرد سے شادی کر لے"

اس کے باوجود احناف ایسے نکاح میں جماع کی شرط حدیث رفاعہ سے لگاتے ہیں۔

جواب:۔ احناف کہتے ہیں کہ جماع یا وطی کی شرط خود اس آیت میں موجود ہے کیونکہ "تنکح زوجا" میں زوج کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس کا خاوند بن چکا تھا۔ اس پر "تنکح" کا اضافہ اس سے جماع کے لیے ہے پس یہ خود قرآن سے ظاہر ہے۔

نیز بعض فقہاء کے نزدیک حدیث رفاعہ مشہور حدیث کے درجہ میں ہے۔ اور حدیث مشہور سے قرآن پر زیادتی (اضافہ) جائز ہے اور قرآن کے مطلق کو مقید کرنا دراصل قرآن پر زیادتی (اضافہ) کے حکم میں ہے۔

س:۔ مشترک اور مووّل کی تعریف کیجئے۔ نیز کتاب و سنت کی روشنی میں ان کے احکام کو مثالوں سے بیان کیجئے۔

ج:۔ مشترک کی تعریف: مشترک وہ کلمہ یا لفظ ہے جسے دو یا دو سے زیادہ مختلف معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ مثلاً لفظ "جاریۃ" کے دو معنی ہیں ایک لونڈی اور دوسرا کشتی۔ اسی طرح "عین" کا ایک معنی چشمہ ہے دوسرا آنکھ ہے' اور تیسرے معنی جاسوس کے ہیں۔ "مشتری" کا ایک معنی خریدار ہے اور دوسرا معنی ایک خاص ستارہ ہے۔

بائن کا ایک معنی جدا ہونے والا ہے اور دوسرا معنی بیان کرنے والا ہے۔

بعض اوقات مشترک کے دو معنی بالکل متضاد ہو سکتے ہیں مثلاً قرء کا ایک معنی حیض ہے اور دوسرا طہر ہے۔ اسی طرح موالی کا ایک معنی غلام ہے اور دوسرا آقا۔

مشترک کا حکم:

مشترک کا حکم یہ ہے کہ جب اس (مشترک) کے کئی معنوں میں سے ایک معنی متعین یا مراد ہو گیا تو پھر دوسرے معانی اس سے مراد نہیں لیے جا سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن میں لفظ قرء سے مراد حیض (فقہ حنفی کے مطابق) یا طہر (فقہ شافعی کے مطابق) ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ لفظ قرء کا ایک معنی اپنے اپنے فقہاء کے نزدیک متعین ہو چکا ہے۔ اب دوسرا معنی اس سے مراد نہیں لیا جا سکتا۔ اس کی ایک اور مثال قرآن کا محرم (احرام باندھنے والے) کے جانور کا شکار کرنے کے بارے میں ہے ارشاد ہوا۔

''فجزاء مثل ما قتل من النعم''

''پس اس کا بدلہ (جانور کے ہلاک کرنے کا) اس کی مثل جانوروں میں سے ہے''

یہاں مثل کا کلمہ آیا اور وہ مشترک ہے صورت میں مماثلت اور قیمت میں مماثلت کے درمیان بعض مسائل میں مثل سے مراد تمام علماء کے نزدیک قیمت میں مماثلت ہے۔ پس اس کا یہی معنی متعین ہو گیا اور یہی مراد لیا جائے گا۔ اور دوسرے معنی متروک ہو جائیں گے کیونکہ مشترک عام نہیں ہوتا۔ اس لیے مشترک کے ایک معنی مراد لینے سے دوسرے تمام معنی ساقط ہو جائیں گے۔

مشترک کا لفظ اگر ایسا ہو کہ اس کے معانی میں سے کسی ایک معنی کو ترجیح دینے کے لیے قرینہ نہ مل سکے تو اس کا حکم ہی باطل ہو جائے گا۔ مثلاً امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ یہ چیز فلاں قبیلہ کے موالی کو دے دو۔ اور موالی سے مراد قبیلہ کے اوپر کے درجہ کے آقا بھی ہو سکتے ہیں اور نیچے کے درجہ کے غلام بھی۔ اس صورت میں کسی ایک معنی کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ وصیت باطل ہو جائے گی۔ فریقین کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ دونوں معنی معا مراد نہیں کیے جا سکے۔ اور ایک معنی اس لیے مراد نہیں لیا جا سکتا کہ اس کو ترجیح دینے کی ہمارے پاس کوئی وجہ نہیں ہے۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند نے اپنی بیوی سے یہ کہا انت علی مثل امی (کہ تو مجھ پر میری ماں کی مانند ہے) تو اس سے ظہار واقع نہیں ہو گا کیونکہ یہ جملہ ماں کی کرامت اور حرمت کے درمیان مشترک ہے۔ پس ان میں سے کوئی طرف مراد نہیں لی جا سکتی ہاں البتہ اگر خاوند نے یہ جملہ بولتے وقت ظہار کی نیت کی تو اس کی یہ نیت مشترک کے ایک معنی یعنی حرمت کے معین کرنے میں قرینہ بن جائے گی اور اس طرح ظہار واقع ہو جائے گا۔

مؤوّل یا ماوّل :

جب مشترک کے بہت سے معنوں میں سے ایک معنی قیاس یا خبر واحد سے متعین یا رائج ہو گیا تو اس کو ماول کہیں گے۔

ماول کا حکم : باوجود خطا کے احتمال کے ماول پر عمل کرنا واجب ہے مثلاً

ا۔ کسی خریدار نے کہا میں نے یہ چیز پانچ درہم میں خریدی ہے اور اس جگہ مختلف معیار کے دراہم مروج ہیں۔ مگر ان میں سے ایک غالب رواج میں ہے تو اس سے غالب رواج والے دراہم مراد ہوں گے۔ اس کا نام ماوّل ہے لیکن اگر اسی جگہ پر سب نقود برابر برابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواج پذیر ہوں تو عدم ترجیح کی وجہ سے یہ بیع فاسد ہو گی۔

۲۔ اسی طرح لفظ قروء سے حیض مراد لینا اور دوسرے معنی طہر چھوڑ دینا (احناف کے نزدیک) آیت "حتی تنکح زوجا غیرہ" میں نکاح کو وطی پر محمول کرنا اور عقد کے معنی چھوڑ دینا کنایات طلاق میں اس وقت کی گفتگو کے انداز اور خاوند کی نیت کے پیش نظر طلاق کے معنی مراد لینا اور عدم طلاق کے معنی نہ لینا سب اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور ان ترجیحی مراد معنوں کو ماول کہتے ہیں۔

۳۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس نقدی (درہم یا دینار) اور اسباب (گائے۔ بکری۔ اونٹ۔ وغیرہ) ہیں اور اس پر قرض بھی ہے۔ تو زکوٰۃ کے نصاب کے تعین کے لیے اس کے قرض کو نقدی میں سے تفریق کر کے باقی اسباب پر زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔ کیونکہ عام طور پر (عرف میں) قرض کو نقدی سے چکایا جاتا ہے۔ پس عرف مشترک کو ماول بنانے میں وجہ ترجیح ٹھہرا۔

۴۔ اسی قاعدہ پر امام محمد رحمتہ اللہ نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نصاب زکوٰۃ کے برابر مہر پر نکاح کیا۔ اب نصاب زکوٰۃ مشترک ہے دو نصابوں کا۔ ایک نقود اور دوسرا اسباب کا چونکہ عام طور پر نصاب زکوٰۃ سے مراد نقدی لی جاتی ہے اس لیے مہر کی رقم نصاب زکوٰۃ کی نقدی کے برابر ہو گی اور اس کی زکوٰۃ خاوند پر نہیں لگے گی۔ زکوٰۃ باقی نقدی اور اسباب پر لگے گی۔

مشترک اور مفسر:

جب مشترک کے ایک معنی کسی غالب رائے (خبر واحد، قیاس یا قرینہ) سے راجح ہو جائیں تو اسے ماول کہتے ہیں۔ لیکن اگر مشترک کے بعض معنی کو خود متکلم کے بیان ہی سے ترجیح ہو جائے تو اسے مفسر کہتے ہیں۔

مفسر کا حکم:

جب مشترک مفسر میں بدل جائے تو اس پر عمل کرنا یقیناً واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ ماول پر راجح ہوتا ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ میرے ذمہ فلاں شخص کے دس درہم نقد بخاری ہیں۔ تو اس نقدی میں دس درہم کی تفسیر (نقد بخاری) خود متکلم نے کر دی ہے پس یہ مفسر کہلائے گا اور اگر وہ صرف دس درہم کہتا اور نقد بخاری کا ذکر نہ کرتا تو جس درہم کا زیادہ تر رواج شہر میں ہوتا وہی درہم مراد لیے جاتے اور اسے ماول کہتے۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لا تبیعو الدرھم بالدرھمین ولا الصاع بالصاعین''

''ایک درہم کے بدلے دو درہم اور ایک صاع کے بدلے دو صاع نہ فروخت کرو۔''

اب یہاں صاع سے مراد حقیقی معنی (لکڑی کا برتن) نہیں بلکہ اس سے مراد غلہ کی وہ مقدار ہے جو اس صاع میں آجاتی ہے۔

جب ایک حالت میں کسی لفظ کے مجازی یا حقیقی معنی متعین ہو گئے تو وہ صرف اسی حالت کے لیے ہوں گے اور اس حالت میں دوسرے معنی مراد نہیں لیے جائیں گے۔ ہاں البتہ حالت کے بدلنے سے نئی حالت کے مطابق لفظ کے حقیقی یا مجازی معنی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

اسی طرح قرآن میں ارشاد ہوا۔

''اولا مستم النساء''

''یا یہ کہ تم نے عورتوں کو چھوا''

[illegible] (حقیقی) اور جماع (مجازی) کے ہو سکتے ہیں۔ [illegible] (احناف کے نزدیک) تو اب حقیقی [illegible]

امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنے موالی کے واسطے کسی کام کی خیرات کی وصیت کی اور اس کے موالی ایسے غلام ہیں جن کو اس نے آزاد کیا ہے اور موالی کے موالی یعنی ان غلاموں کے غلام بھی ہیں جن کو اس کے غلاموں نے آزاد کیا ہے تو اس صورت میں یہ وصیت اس کے غلاموں کے واسطے ہو گی۔ غلاموں کے غلاموں کے واسطے نہیں ہو گی۔ کیونکہ فریق اول پر موالی کا لفظ حقیقتاً صادق آتا ہے اور دوسروں پر مجازاً۔ پس جب حقیقی معنی مراد لیے جا سکتے ہوں تو مجازی معنی مراد نہیں لیے جائیں گے۔ اسی طرح میں مسئلہ بیان ہوا ہے کہ اگر اہل حرب نے اپنے ''آباء'' کے لیے مسلمانوں کے امیر سے پناہ مانگی تو یہ پناہ ان کے صرف باپوں کے لیے ہو گی کیونکہ یہی اس کے حقیقی معنی ہیں اور انہیں مراد لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ پس اس صورت میں ان حربیوں کے اجداد (دادی معنی) شامل نہیں ہوں گے۔

اسی طرح اگر انہوں نے امہات کے لیے پناہ طلب کی تو اس میں صرف ان کی مائیں (حقیقی معنی) شامل ہوں گے اور اس میں ان کے جدات (مجازی معنی) شامل نہیں ہوں گی۔

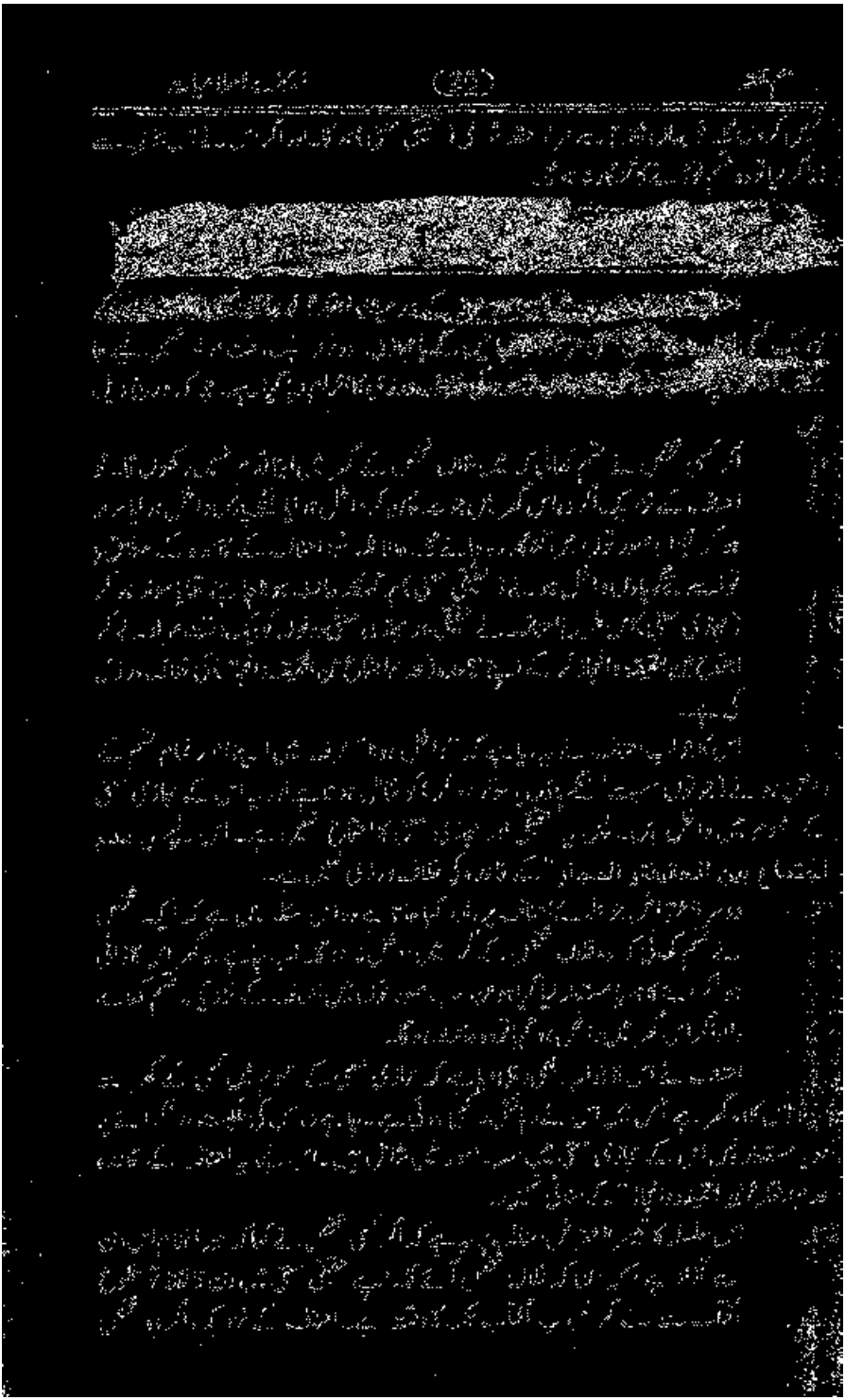
اسی طرح اگر کسی نے قبیلہ کے ابکار (باکرہ کی جمع) کے متعلق وصیت کی تو اس میں وہ عورت شامل نہیں ہو گی جس کی بکارت فسق و فجور کی وجہ سے جاتی رہی ہو حالانکہ وہ غیر شادی شدہ ہے۔ کیونکہ باکرہ حقیقتاً وہی لڑکی ہے جو فاجرہ نہ ہو۔

اسی طرح اگر کسی نے اپنی اولاد کے واسطے وصیت کی تو یہ صرف اس کی اولاد (حقیقی معنی) کے واسطے ہو گی اور اولاد کی اولاد (مجازی معنی) کے واسطے نہیں ہو گی۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے اجنبیہ عورت کے متعلق قسم کھائی کہ میں اس سے نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو بھی سفر سے واپس آگیا تو غلام آزاد ہو جائے گا اور آزاد نہ کرنے کی صورت میں وہ حانث ہو گا۔ حالانکہ دن سے مراد حقیقتاً طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔

اس اعتراض کا جواب بھی احناف نے یہ دیا ہے کہ دن کا لفظ عرف اور اپنے مجازی معنی میں رات اور روشن دن دونوں پر محیط ہے۔ پس یہاں بھی صرف مجازی معنی مراد لیا گیا ہے۔ نہ کہ حقیقی اور مجازی معنوں کو جمع کیا گیا ہے۔

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کسی لفظ کا مجازی معنی ہی اپنے عموم (عموم مجاز) کے اعتبار سے حقیقی اور مجازی معنوں پر محیط ہو تو یہ اجتماع بین الحقیقہ والمجاز نہ ہو گا۔ بلکہ اس صورت میں صرف ہم اس کے مجازی معنی ہی مراد لے رہے ہیں۔

حقیقت کی اقسام:

استعمال کے اعتبار سے حقیقت کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ متعذرہ ۲۔ مہجورہ ۳۔ مستعملہ

[redacted]

یہ وہ حقیقت ہے جس پر عمل سخت تکلیف اور انتہائی مشقت کے بغیر ممکن نہ ہو۔ مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اس درخت سے نہیں کھاؤں گا۔ یا اس ہانڈی سے نہیں کھاؤں گا۔ ان دونوں مثالوں میں حقیقی معنی پر عمل کرنا یعنی درخت کے چھلکے یا پتے کھانا یا ہانڈی کے کسی ٹکڑے کو کھانا زیادہ تکلیف دہ اور مشقت طلب ہے۔ جہاں ایسی صورت ہو وہاں حقیقی معنی مراد نہیں لیے جائیں گے بلکہ مجازی معنی مراد ہوں گے۔ یعنی درخت سے مراد درخت کا پھل اور ہانڈی سے مراد جو چیز ہانڈی میں پکی ہو لیا جائے گا۔ پس اگر اس شخص نے ہانڈی سے سالن کھالیا یا اس درخت کا پھل کھالیا تو وہ قسم توڑنے کا حانث ہو گا۔ اور اگر درخت کا چھلکا کھایا یا ہانڈی کا ٹکڑا چبایا تو وہ حانث نہ ہو گا۔ گویا حقیقت متعذرہ کی صورت میں شرعی اعتبار اس کے حقیقی معنی کا نہیں ہو گا بلکہ مجازی معنی کا اعتبار ہو گا۔

[redacted]

حقیقت مہجورہ وہ ہے کہ جس پر عمل تو بآسانی ہو سکتا ہے مگر لوگوں نے اس (حقیقی معنی) پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے قسم اٹھائی کہ فلاں شخص کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ یہاں حقیقی معنوں میں قدم رکھنا مہجور ہے۔ بلکہ قدم رکھنے سے مراد مجازاً داخل ہونا ہے چاہے وہ کسی صورت بھی ہو یعنی چاہے جوتے پہن کر داخل ہو یا ہر ہنہ پاؤں یا سوار ہو کر تمام صورتوں میں قسم توڑنے کا حانث ہو گا اور گھر سے باہر رہ کر صرف پاؤں اس گھر میں ڈال دے گا تو حانث نہ ہو گا کیونکہ یہاں "قدم رکھنا" کے حقیقی معنی متروک ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اگر کسی شخص نے نفس خصومت کے دفاع کے لیے کسی کو وکیل مقرر کیا تو وکیل کو مقابل فریق کے جوابات دینے کا مطلق اختیار ہو گا۔ چاہے وہ مقابل فریق کے کسی دعویٰ یا اس کے کسی حصہ کا "ہاں" میں جواب دے یا نہیں میں۔ وکیل پر یہ لازم نہیں کہ وہ فریق مخالف کے ہر دعویٰ کا انکار ہی کرے۔ کیونکہ نفس خصومت کا یہ تصور (صرف انکار کرنا) شر عاً اور عادتاً مہجور و متروک ہے۔

۴۔ حقیقت مستعملہ:

کا حکم یہ ہے اگر عرف میں اس کے ساتھ ساتھ اس کا مجاز متعارف نہ پایا جائے تو تمام فقہاء کے نزدیک اس کا حقیقی معنی مراد لینا ہی بہتر ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اس کا مجاز متعارف بھی پایا جائے تو اس میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی صورت میں حقیقت پر عمل کرنا بہتر ہے۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک مجاز متعارف پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ اس گندم سے نہیں کھاؤں گا۔ تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے حقیقی معنی یعنی بعینہ گندم کھانے (چبا کر یا نگل) پر محیط ہوں گے۔ کیونکہ یہ حقیقی معنی بھی رواج میں مستعمل ہیں۔ اس لیے اگر اس نے اس گندم کی روٹی کھائی تو وہ حانث نہ ہو گا جبکہ صاحبین کے نزدیک وہ دونوں صورتوں میں حانث ہو گا۔ کیونکہ اس کے عموم مجاز میں سب صورتیں شامل ہیں۔

اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ فلاں دریا سے پانی نہیں پیوں گا تو امام حنیفہ کے نزدیک اگر بلاواسطہ (Directly) منہ لگا کر دریا سے پانی پیا (حقیقی معنی) تو حانث ہو گا ورنہ نہیں جبکہ صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں (منہ لگا کر یا برتن میں لے کر پینے) میں مجاز متعارف کے سبب حانث ہو گا۔

مجاز کے حقیقت کے قائم مقام ہونے کی بحث میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان ایک اور اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مجاز دراصل حقیقت کا لفظی اعتبار میں قائم مقام ہے۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک وہ حکم میں قائم مقام ہے۔

یعنی صاحبین کے نزدیک اگر حقیقت ذات کی حد تک تو ممکن ہو مگر کسی مانع کی وجہ سے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو اس وقت اس کلام کو مجازی معنی میں لیا جائے گا۔ کیونکہ حقیقی معنی تو مانع کی وجہ سے مراد لینے ناممکن ہو گئے اور اگر مجازی معنی بھی نہ لیے جائیں تو کلام لغو ہو جائے گا۔ لیکن اگر ذات کی حد تک حقیقی معنی بھی مراد لینے ناممکن ہوں تو مجازی معنی بھی مراد نہیں لیے جائیں گے کیونکہ مجاز حقیقت کا حکم میں قائم مقام ہے۔ جبکہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر اس کلام کے حقیقی معنی لینے ممکن نہ بھی ہوں تو بھی مجازی معنی مراد لیے جائیں گے کیونکہ مجاز حقیقت کا لفظ میں قائم مقام ہے۔ اس اختلاف کی درج ذیل مثالوں سے وضاحت ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنے سے بڑی عمر والے غلام کے متعلق کہا۔ "ھذا ابنی" (یہ میرا بیٹا ہے) تو صاحبین کے نزدیک یہاں کیونکہ ذات کی حد تک حقیقی معنی لینے ناممکن ہیں اس لیے اس کے مجازی معنی بھی مراد نہیں لیے جائیں گے۔ پس کلام لغو سمجھا جائے گا۔ جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے مجازی معنی مراد لیے جائیں گے اور بیٹا بننے کے سبب غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے کہا کہ فلاں شخص کے میرے یا اس دیوار کے ذمہ ہزار روپیہ ہیں تو صاحبین کے نزدیک یہ کلام لغو ہے۔ جبکہ امام صاحب کے نزدیک متکلم کے ذمہ ہزار روپے ثابت ہو جائیں گے۔

۳۔ اسی طرح ایک شخص نے کہا "میرا غلام آزاد ہے یا میرا گدھا آزاد ہے" تو صاحبین کے نزدیک یہ کلام لغو ہے جبکہ امام صاحب کے نزدیک غلام آزاد ہو جائے گا۔

امام صاحب پر اعتراض: اس قاعدہ پر امام صاحب پر یہ اعتراض ہوا کہ جب کسی مرد نے اپنی بیوی کے متعلق یہ کہا کہ "ھذا بنتی" (یہ میری بیٹی ہے) اور وہ عورت کا نسب معروف تھا تو امام صاحب کے قاعدہ کے مطابق کیونکہ اسی حقیقی معنوں پر محمول نہیں کیا جا سکتا تو اسے مجازی معنوں (کہ اس کی منکوحہ نہیں ہے) کے سبب طلاق پڑ جانی چاہئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ یعنی یہاں مجازی معنی کیوں نہیں لیے گئے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جملہ "ھذا بنتی" اگر بالفرض صحیح سمجھا جائے تو اس کے معنی نکاح کے منافی ہیں۔ پس جب یہ جملہ بنیادی طور پر نکاح کے ہی انکار کو ظاہر کر رہا ہے تو لامحالہ طلاق کے حکم کے بھی منافی ہو گا۔ لیکن اگر اس نے غلام کو جب یہ کہا "ھذا ابنی" (یہ میرا بیٹا ہے) تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ بیٹا ہونا ثبوت ملک کے منافی نہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں باپ بیٹے کا مالک ہو جاتا ہے اور بیٹا ملک میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ استعارہ کسے کہتے ہیں۔ اس کے اطلاق اور حکم کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ استعارہ در صل مجاز ہی کی قسم ہے۔ اگر کسی لفظ کے حقیقی معنی اور مجازی معنی کے درمیان مناسب اور اتصال ہو تو اس صورت میں اس لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کا نام استعارہ ہے۔ استعارہ کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ پہلی صورت: استعارہ کی اس صورت میں علت اور حکم کا اتصال ہوتا ہے۔ اور یہ استعارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے۔ یعنی علت ذکر کر کے حکم مراد لیں۔ یا حکم کا ذکر کر کے علت مراد لیں۔ علت حکم کو بغیر کسی درمیانی واسطے کے ثابت کرتی ہے۔

مثلاً "بیع" اور ملک رقبہ" کے درمیان اتصال علت اور معلول کا اتصال ہے۔ جب بیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو گئی تو حکم ملک رقبہ بھی ثابت ہو گئی۔ اسی طرح جب ملک رقبہ ثابت ہو گئی تو بیع ثابت ہو گئی۔ اسی طرح ملک رقبہ کو علت سمجھا جائے اور ملک تمتع کو معلول تو یہ بھی دونوں طرف کا استعارہ ہے۔ یعنی ملک رقبہ ثابت ہو گئی تو ملک تمتع بھی ثابت ہو گئی۔ اسی طرح جب ملک تمتع ثابت ہو گئی تو ملک رقبہ بھی ثابت ہو گئی۔ اسی طرح جب کسی نے کہا کہ اگر میں کسی غلام کا مالک ہوں تو وہ آزاد ہے۔ اتفاقاً وہ شخص نصف غلام کا مالک ہو گیا اور اس کو فروخت کر دیا۔ اس کے بعد نصف دوم کا مالک ہوا تو غلام آزاد نہیں ہو گا کیونکہ تمام غلام اس کی ملک میں جمع نہیں ہوا اور اگر "کہا اگر میں غلام خریدوں" تو وہ آزاد ہو جاوے گا کیونکہ دوسرے حصہ کو خریدتے ہی غلام خریدنے کی علت پوری ہو گئی اس لیے اس کا حکم (معلول) لازم آئے گا۔

علت ⟵ حکم

دوسری صورت: استعارہ کی دوسری صورت میں سبب اور حکم کا اتصال ہوتا ہے۔ اور یہ استعارہ ایک طرف سے ہوتا ہے۔ یعنی سبب سے حکم کی طرف۔ اس میں تعلق اصل اور فرع کا ہوتا ہے۔ اصل کہہ کر فرع مراد لی جا سکتی ہے لیکن اس کے برعکس فرع کہہ کر اصل مراد نہیں لی جا سکتی سبب حکم کو ایک درمیانی واسطے (علت) کے ذریعے ثابت کرتا ہے۔ گویا

سبب ⟵ علت ⟵ حکم

مثلاً کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ تو آزاد ہے۔ اور اس جملہ کہنے میں طلاق مراد لی تو یہ ہو گا۔ کیونکہ آزاد کرنے کا لفظ (سبب) ملک رقبہ (علت) کو زائل کر دے گا اور ملک رقبہ ملک بضع (حکم) کو زائل کر دے گا۔ پس

سبب ⟵ علت ⟵ حکم

(آزاد کرنا) ⟵ (زوال ملک رقبہ) ⟵ زوال ملک بضع (یعنی طلاق)

اس صورت میں طلاق ہو گی۔ کیونکہ آزاد کرنے کے لفظ سے ملک رقبہ اور ملک بضع دونوں زائل ہو گئی اس لیے رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔ جبکہ ایک طلاق دینے سے ملک رقبہ زائل نہیں ہوتیں بلکہ عورت مرد کی ملک میں رہتی ہے۔ کیونکہ مرد کو رجوع کا حق حاصل رہتا ہے۔ پس طلاق کا حکم رجعی ہوتا ہے۔

اگر مجاز کی نوع کے مطابق محل مجاز متعین ہو گا تو خود بخود اس کا مجازی حکم لازم آئے گا چاہے اس کی نیت ہو یا نہ ہو۔ مثلاً کسی اجنبی عورت سے کسی مرد نے کہا کہ تو مجھے اپنے نفس کا مالک بنا دے اور عورت نے کہا کہ میں نے تجھے مالک بنا دیا تو مجاز کی نوع کا اعتبار کرتے ہوئے اس پر نکاح کا حکم لازم آئے گا اور اس سلسلہ میں قاضی عورت کی اس بات کا اعتبار نہ کرے گا کہ اس کی مراد اس سے نکاح نہ تھا۔ کیونکہ یہاں مجاز کی نوعیت نے محل مجاز (نکاح) کو متعین کر دیا۔

اعتراض: صاحبین کے نزدیک مجازی معنی لینے کے لیے ضروری ہے کہ حقیقی معنی ممکن ہوں۔ پس جب آزاد عورت کو ملکیت اور خرید و فروخت ناجائز ہے تو مجازی معنی بھی قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہونے چاہئیں۔

جواب :۔ عورت کی ملکیت کا حقیقی معنوں میں بھی امکان ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ عورت مرتد ہو جائے اور دارالحرب چلی جائے وہاں جنگ میں گرفتار ہو کر آئے تو اس کی ملکیت بذریعہ ھبہ یا خرید ممکن ہے۔ پس مجازی معنی بھی ممکن ہو گئے۔

☆_____☆_____☆

سوال :۔ صریح اور کنایہ کے تعریف کیجئے۔ نیز ان کے احکام اور ان پر مترتب مسائل کی مثالوں سے وضاحت کیجئے۔

جواب :۔ صریح وہ لفظ ہے جس کے معنی اور مراد اس طرح واضح ہوں کہ جوں ہی وہ لفظ بولا جائے اس کے معنی سمجھ آجائیں۔ مثلاً "میں نے خریدا" "اس نے فروخت کیا" وغیرہ

جبکہ کنایہ وہ لفظ ہے جس کے معنی اور مراد مطلقاً واضح نہ ہوں بلکہ اس کے اندر اس طرح پوشیدہ ہوں کہ کسی قرینہ دلالت کے بغیر اس کے معنی سمجھ نہ آسکیں۔ کنایہ کا لغوی معنی "اشارہ کرنا" یا "پوشیدہ طور پر بات کرنا" ہے۔

صریح کا حکم: صریح کا حکم یہ ہے کہ

۱۔ وہ اپنے معنی کو یقینی طور پر ثابت کرتا ہے۔ خواہ وہ جملہ خبر ہو (جیسے احمد آیا) یا وہ نعت ہو (جیسے اکبر اچھا لڑکا ہے) یا وہ نداء کا جملہ ہو (جیسے اس طلاق یافتہ)

۲۔ صریح کا حکم یا اثر ثابت کرنے میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ انت اطالق یا میں نے تجھے طلاق دی یا وہ نداء کے انداز میں اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر کہے کہ اے طلاق یافتہ! ان صورتوں میں چاہے اس کی نیت طلاق کی ہو یا نہ ہو طلاق واقع ہو جائے گی۔

اسی طرح وہ اپنے غلام سے کہے "تجھے میں نے آزاد کیا" یا "اے آزاد شدہ آدمی" تو اس جملہ سے غلام آزاد ہو جائے گا۔

احناف کے نزدیک "ولکن یرید لیطھر کم" (وہ اللہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے) کی آیت تیمم میں صریح ہے۔ اس لیے تیمم سے حصول طہارت ہو جاتی ہے۔ جبکہ امام شافعی کے تیمم کے بارے میں دو قول ہیں۔

۱۔ تیمم طہارت ضروریہ ہے یعنی صرف ضرورت کے وقت ہی کے لیے ہے۔

۲۔ تیمم طہارت نہی بلکہ حدث (ناپاکی) کو چھپا دیتی ہے۔

احناف اور شافعیوں کے درمیان اس بنیادی اختلاف کی بنیاد پر تیمم کے مسائل میں اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ احناف کے نزدیک تیمم طہارت مطلقہ ہے اس لیے نماز کا وقت شروع ہونے پہلے تیمم کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینا اور پھر نماز کے وقت اس تیمم سے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک ایسا جائز نہیں۔ کیونکہ تیمم طہارت ضروریہ ہے۔ اس لیے ضروت (نماز کے وقت) سے قبل تیمم کرنا جائز نہیں۔

۲۔ احناف کے نزدیک ایک تیمم سے دو فرض نمازوں کو ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک ہر فرض نماز کے لیے علیحدہ علیحدہ تیمم کرنا پڑے گا۔

۳۔ احناف کے نزدیک تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کا امام بن سکتا ہے جبکہ شافعیوں کے نزدیک نہیں بن سکتا۔

۴۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تیمم صرف اس وقت درست ہوگا جبکہ پانی حاصل کرنے میں جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو یا پانی کے استعمال سے کسی عضو کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو جبکہ احناف کے نزدیک ان حالات کے علاوہ اگر پانی کے استعمال سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو تو بھی تیمم جائز ہے۔

۵۔ احناف کے نزدیک نماز عید اور نماز جنازہ اگر تیار ہوں اور وضو کرنے کا وقت نہ ہو تو تیمم کر کے ایسی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ جبکہ شافعیوں کے نزدیک ایسی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ نماز عید فرض نہیں ہے۔ اور نماز جنازہ فرض عین نہیں بلکہ کفایہ ہے۔ اس لیے تیمم جو بوقت ضرورت ہی جائز ہے ان حالات میں وضو کا متبادل نہ ہوگا۔

۶۔ طہارت مطلقہ کی نیت کر کے تیمم کرنے سے احناف کے نزدیک طہارت مطلقہ حاصل ہو جاتی ہے جبکہ شافعیوں کے نزدیک اس سے طہارت ضروریہ حاصل ہوتی ہے جو صرف ضرورت کے وقت ہی درست ہوگی۔

کنایہ:

کنایہ صریح کا الٹ ہے۔ کنایہ وہ لفظ ہے جس کے معنی ظاہر اور صریح نہ ہوں بلکہ پوشیدہ ہوں اور بغیر کسی قرینہ یا دلالات کے سامع کے اس کی مراد نہ سمجھ آسکے۔

مجاز اور کنایہ:۔

جب تک کوئی مجاز متعارف نہیں ہو جاتا وہ کنایہ کے درجے پر ہوتا ہے۔

کنایہ کا حکم:۔

۱۔ کنایہ پر حکم شرعی کے ثابت کرنے کے لیے درج ذیل امور میں سے کسی ایک دلیل کا پایا جانا ضروری ہے تاکہ کنایہ کے مراد ثابت ہو سکے۔

۱۔ کنایہ کے کہنے والے نے کنایہ کے مراد کی نیت کی ہو۔

۲۔ حالات سے ایسا قرینہ ملتا ہو جس سے کنایہ کی مراد کا علم ہو سکے۔

یہ اس لیے ضروری ہے کہ کنایہ اپنے معنی میں صریح نہیں ہوتا۔ اس لیے ایسی دلیل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوتی ہے جس سے اس کے معنی میں پایا جانے والا تردد دور ہو سکے اور بعض وجوہ کو دوسری وجوہ پر ترجیح دی جا سکے۔

مثال :۔

۱۔ کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا انت بائن یا انت حرام۔ اب ان معانی میں تردد ہے۔ لیکن انہیں طلاق کے باب میں کنایہ سمجھا جائے گا۔ اور اس میں طلاق کی نیت اگر شامل تھی تو اس نیت کی وجہ سے یہ کنایہ طلاق بائن پر منتج ہو گا۔ لیکن اس کے برعکس وہ اگر انت طالق کہتا تو طلاق رجعی ہوتی۔

۲۔ چونکہ کنایہ کے معنی میں تردد ہوتا ہے۔ اس واسطے شرعی سزا صرف اس وقت دی جا سکے گی جبکہ وہ صریح الفاظ میں اس کا اقرار کرے اور خاص طور پر حدود کی سزائیں۔ مثلاً گونگے نے اگر اشارے سے اپنے اوپر چوری وغیرہ کا اقرار کیا تو اس سے حد شرعی نافذ نہیں کی جائے گی۔ یا کسی نے دوسرے پر زنا کی تہمت لگاتے ہوئے کہا نیت (تو نے زنا کیا)۔ دوسرے نے جواب دیا صدقت (تو نے سچ کہا) تو اس سے بھی حد جاری نہیں ہو گی کیونکہ صدقت کا مفعول (یعنی اس نے اس کی کس بات کو سچ کہا ہے) معلوم نہیں۔ اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ کہنے والے نے اپنی بات میں اس تہمت کے علاوہ بھی دوسری باتیں کہی ہوں اور جواب دینے والے نے کسی اور بات کی تصدیق کی ہو۔

متقابلات

فقہ میں متقابلات ایسی اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ اصطلاحیں کل آٹھ ہیں۔ یعنی ۴ جوڑے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ ظاہر	بمقابلہ	خفی
۲۔ نص	بمقابلہ	مشکل
۳۔ مفسر	بمقابلہ	مجمل
۴۔ محکم	بمقابلہ	متشابہ

۱۔ ظاہر بمقابلہ خفی :۔

۱۔ ظاہر : ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کے معنی و مراد سننے والے کو بغیر کسی سوچ اور تامل کے سمجھ آ جائیں۔

جبکہ خفی ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کے معنی و مراد سننے والے کو بغیر کسی سوچ اور تامل کے سمجھ نہ آ سکیں۔

مثالیں : اللہ کا یہ حکم بیع کے حلال ہونے والے سود کے حرام ہونے میں ظاہر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ احل الله البیع و حرم الربو۔ (القرآن)
"اللہ نے بیع (تجارت) کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے"
سننے والے یہ آیت سنتے ہی بغیر کسی دلائل اور تردد کے سمجھ جاتے ہیں کہ اسلام میں تجارت حلال ہے اور سود حرام ہے۔

۲۔ اسی طرح مرد کے لیے نکاح کی تعداد کی زیادہ سے زیادہ کا تعین درج ذیل آیت سے ظاہر ہے۔
فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی و ثلاث و ربع
"پس تم اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین" اور چار چار۔
اس آیت میں ایک سے زیادہ نکاح کی بوقت ضرورت اجازت اور چار سے زیادہ نکاح کی ممانعت ظاہر ہے۔

۳۔ اسی طرح یہ حدیث محرم غلام کے ملکیت میں آتے ہی آزاد ہونے میں ظاہر ہے۔
من ملک ذا رحم محرم منہ عتق علیہ
"جو شخص اپنے محرم قریبی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ محرم آزاد ہو جائے گا"

ظاہر کا حکم:

۱۔ ظاہر کا حکم یہ ہے کہ جو سمجھ میں قطعی طور پر آجائے اس پر عمل یقینی طور پر واجب ہے۔ اور جس ظاہر کے معنی میں کسی دوسرے معنی کا احتمال بوجہ مجازی معنی ہو تو اسے صرف مجازی معنی میں ہی لیا جائے گا۔ لیکن اس پر بھی عمل واجب ہو گا۔

۲۔ ظاہر عام ہو یا خاص اس پر عمل واجب ہے۔ مگر عام ہونے کی صورت میں تخصیص کا احتمال باقی رہتا ہے۔ یہ اپنے حکم کی قوت میں نص سے کم ہے۔ اور نص اپنی قوت میں مفسر اور محکم سے کم ہے)

ظاہر اور نص میں تعارض:

ظاہر اور نص دونوں واجب العمل ہیں۔ لیکن اگر دونوں کے معانی میں تعارض ہو تو نص کے مقابلہ میں ظاہر کو ترک کر دیا جائے گا۔

مثالیں:

۱۔ کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا۔ طلقی نفسک۔ (اپنے آپ کو طلاق دے دو) عورت نے اس کے جواب میں کہا "ابنت نفسی" (میں نے اپنے آپ کو طلاق بائن دے دی) اس میں مرد کا طلاق تفویض کرنا طلاق رجعی کا تفویض کرنا تھا جو کہ نص ہے جبکہ بیوی کا اپنے آپ کو طلاق بائن دینا ظاہر ہے۔ اس لیے ظاہر کو چھوڑ کر نص کو اختیار کریں گے۔ پس اس طلاق سے مراد رجعی ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نص اور ظاہر کے تعارض کی دوسری مثال روایت عرینہ ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے اہل مدینہ کو جب وہ مدینہ منورہ میں آکر بیمار ہو گئے تو حکم دیا کہ وہ باہر جنگل میں زکوٰۃ کے اونٹوں کے گلے میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ تندرست ہو گئے۔ یہ روایت پیشاب کے پینے میں ظاہر ہے۔ اور شفا کے بتلانے میں نص ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوا۔

"پیشاب کے لگنے سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر کا سبب پیشاب کی ناپاکی سے نہ بچنے میں ہے" یہ حدیث پیشاب پینے کی ممانعت میں نص ہے۔ پس نص کو ظاہر پر غالب سمجھا جائے گا اور پیشاب کا پینا جائز ہو گا۔

۳۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

"ما سقت السماء ففيه العشر"

جس کھیتی کو آسمان (بارش) سیراب کرے تو اس میں عشر واجب ہو گا۔

یہ حکم ہر قسم کی کھیتی میں جو بارش سے سیراب ہوئی اس پر عشر کے واجب ہونے میں نص ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسری حدیث میں آیا ہے۔

ليس في الخضروات صدقة

"ترکاریوں میں کوئی صدقہ نہیں"

اب چونکہ صدقہ کے معنی میں کئی احتمال ہو سکتے ہیں مثلاً صدقہ واجب یا صدقہ تطوع یا عشر۔ پس بوجہ کئی احتمالات کے یہ حدیث عشر کے واجب نہ ہونے کی تاویل کے باعث ہو گی۔ اور نص کو ماول پر غلبہ ہو گا۔

ب۔ خفی اور اس کا حکم:

ظاہر کی ضد خفی ہے۔ خفی وہ کلام ہوتا ہے جس کے معنی اور مراد کسی عارض کے سبب پوشیدہ ہوں اور بغیر سوچ اور تامل کے سمجھ نہ آسکیں خفی صیغہ کے اعتبار سے خفی نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی مانع کی وجہ سے اس کے معنی خفی ہوتے ہیں۔

مثالیں:۔ قرآن میں ارشاد ہوا۔

"السارق والسارقة فاقطعوا يديهما"

"چور مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ دو"

اس آیت میں چور کی سزا کا حکم تو ظاہر ہے۔ مگر جیب کترا، کفن چور کے حق میں اس کا حکم خفی ہے۔ کیونکہ عربی کے عام استعمال میں ان دونوں کے لیے سارق کا لفظ نہیں بولا جاتا۔

ارشاد باری ہے۔

"الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زانیہ عورت ہو یا زانی مرد ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ"

اس آیت کا حکم زانیہ اور زانی کے حق میں تو ظاہر ہے مگر لواطت کرنیوالوں کے اور جانوروں کے ساتھ بد فعلی کرنیوالوں کے حق میں خفی ہے۔ کیونکہ عام طور پر ان کے لیے زانی کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔

۳۔ اسی طرح کسی نے یہ قسم کھائی کہ

لن اکل الفاکھۃ یعنی میں فاکہہ نہیں کھاؤں گا۔

اب یہ کلام میوہ جات میں تو ظاہر ہے۔ کیونکہ فاکہہ ایسے پھل کو کہتے ہیں جو کھانے کے بعد بطور ذائقہ اور خوش طبعی کے کھائے جائیں۔ لیکن یہ کلام انگور اور انار کے حق میں خفی ہے۔ کیونکہ انگور یا انار کو غذائیت کے لیے کھایا جاتا ہے صرف خوش طبعی کے لیے نہیں۔

خفی کا حکم :

خفی کا حکم یہ ہے کہ اس کے معنی اور مراد کو سوچ وبچار سے تلاش کیا جائے۔ تاکہ اس کا خفاء زائل ہو جائے۔

۳۔ نص بمقابلہ مشکل : الف۔ نص : نص ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب اور حکم اس طرح سے ثابت ہو کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال نہ ہو۔

مثلاً احل اللہ البیع او حرم الربوا کی آیت بیع کے حلال ہونے اور سود کے حرام ہونے میں نص ہے۔ (اور ظاہر بھی ہے)

اسی طرح فانکحوا ما طابا لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع۔ کا حکم (بوقت ضرورت) نکاح کے ایک سے زیادہ کی حلت اور چار سے زیادہ کی حرمت کے ثابت کرنے میں نص ہے۔ (اور ظاہر بھی ہے)

اسی طرح لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسو ھن او تفرضوا لھن فریضۃ :کا حکم عورت سے جماع یا مہر باندھنے سے قبل کی طلاق کے جائز ہونے میں نص ہے (اور ظاہر بھی ہے)

اسی طرح حضور ﷺ کا ارشاد من ملك زا رحم منه عتق عليه کا حکم محرم غلام کے آزاد ہو جانے میں نص ہے۔ (اور ظاہر بھی ہے)

نص کا حکم : نص کا حکم بھی ظاہر کے حکم جیسا ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے "ظاہر کے حکم اور تعارض" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ تعارض کی صورت میں نص کو ظاہر پر فوقیت ہو گی۔

ب۔ مشکل :۔ نص کی ضد مشکل ہے۔

مشکل بھی مخفی کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی اس کے معنی میں بھی پوشیدگی (خفاء) ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس میں خفی کی بہ نسبت زیادہ پوشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس کے معنی تلاش کرنے میں زیادہ تامل اور سوچ وبچار کرنا پڑتا ہے۔

مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ وہ شوربے (ادام) کے ساتھ روٹی نہیں کھائے گا۔ اب ادام کا لفظ سرکہ اور انگور کے شیرہ میں ظاہر ہے۔ اور پنیر اور گوشت کے معنی میں مشکل ہے۔ کیونکہ ادام کے معنی تک پہنچنے کے لیے بہت تامل کرنا پڑتا ہے۔ عربی میں ادام ایسی چیز کو کہتے ہیں جو عام طور پر علیحدہ نہ کھائی جائے بلکہ روٹی کے ہمراہ کھائی جائے۔ پس ادام کے معنی سمجھ کر سوچیں گے کہ کیا یہ معنی گوشت، انڈے اور پنیر میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ پس ادام کا لفظ گوشت، انڈے اور پنیر کے حق میں مشکل ہے۔

مشکل میں خفاء خفی سے زیادہ لیکن مجمل اور متشابہ سے کم ہوتا ہے۔ پس خفی کے مقابلہ میں مشکل کو ترک کر دیا جائے گا اور مجمل اور متشابہ کے مقابلہ میں مشکل کو اختیار کیا جائے گا۔

۳۔ مفسر بمقابلہ مجمل:

۱۔ مفسر: ایسے کلام کو کہتے ہیں جو خود اپنے معانی اور مراد کی تشریح اور تفسیر کر دے اور اس میں تاویل یا تخصیص کا احتمال نہ ہو۔

مثالیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام فرشتوں کے بیک وقت سجدہ کرنے میں مفسر ہے۔

"فسجد الملائكة كلهم اجمعون" پس اس میں تمام فرشتوں کا بیک وقت سجدہ کرنا مفسر ہے۔ اس میں اب کوئی احتمال نہیں۔

۲۔ اسی طرح کسی نے ایک عورت سے کہا "تزوجتك بشهر" میں نے تجھ سے ایک ماہ کے لیے نکاح کیا ہے۔ یہ "تزوجتك" تک کے کلام میں متعہ کا احتمال تھا۔ جو آگے بشہر (ایک ماہ کے لیے) کہنے سے صرف متعہ ہی مراد ہوا نکاح نہیں اور یہ کلام اب متعہ کے لیے مفسر ثابت ہوا۔

۳۔ اسی طرح کسی نے کہا کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ غلام کی قیمت یا کسی سامان کی قیمت کے ہزار درہم ہیں۔ اس قول میں "میرے ذمہ ہزار درہم ہیں" ہزار درہم کے ثابت ہونے میں نص ہیں۔

مگر اس میں تفسیر کا احتمال باقی ہے۔ جب آگے کہا کہ "غلام کی قیمت کے یا کسی سامان کی قیمت کے" تو یہ قول مفسر ہو گیا۔ پس اس شخص کے ذمہ اس وقت ہزار درہم ہوں گے جب وہ اس کے عوض (غلام یا سامان) پر قبضہ حاصل کرے گا۔

۴۔ اسی طرح کسی نے کہا میرے ذمہ ہزار روپے فلاں شہر کی نقدی کے واجب الادا ہیں۔ تو اس میں ہزار روپے کا اقرار تو نص ہوا اور فلاں شہر کی نقدی مفسر ہو گی اب مفسر کو نص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غلبہ ہو گا۔ پس اس کے ذمہ اس شہر کی ہی نقدی کے ہزار روپے واجب الادا ہوں گے۔

مفسر کا حکم :

مفسر پر عمل یقیناً لازم ہے۔ کیونکہ اس میں تاویل یا تخصیص کا احتمال نہیں ہوتا۔ مفسر اپنی قوت میں ظاہر اور نص سے زیادہ ہوتا ہے مگر یہ محکم سے قوت میں کم ہوتا ہے۔ پس کسی قسم کے تعارض کی صورت میں زیادہ قوت والے کو کم قوت والے پر غالب کیا جائے گا۔

ب۔ مجمل : مفسر کی ضد "مجمل" ہے۔

مجمل کا درجہ مشکل کے بعد آتا ہے۔ یعنی اس میں خفی اور مشکل سے زیادہ معنی کی پوشیدگی یا خفاء ہوتا ہے۔

مجمل وہ ہے جس کا مطلب متکلم کے خود بیان کے بغیر معلوم نہ ہو سکے۔ خفی اور مشکل کے برعکس اس کا مطلب سوچ وبچار یا تامل سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ صرف متکلم کے بیان سے ہی واضح ہو سکتا ہے۔

مثال : قرآن میں سود کے متعلق ارشاد ہوا۔

"وحرم الربوا"

کہ ربو حرام کر دیا۔

اب اگر لفظ ربو پر غور کیا جائے تو اس کا مطلب ہر قسم کی زیادہ (زیادہ مطلقہ) مراد ہے۔ حالانکہ یہ بیع میں بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن احادیث اور قرآن کی دوسری آیات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ مطلقہ نہیں بلکہ اس زیادۃ میں درج ذیل شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ ہم جنس میں زیادت۔

۲۔ وزن ناپ یا عدد میں زیادت۔

۳۔ ادائیگی کے وقت میں مہلت کے بدلے۔

پس ان شروط کے بغیر ہم ربو کے صحیح معنی کو سمجھ نہیں سکتے اور یہ شروط ہم نے لفظ ربو پر غور کرنے سے معلوم نہیں کیں بلکہ خود شارع کے کلام سے معلوم کیں۔ پس لفظ ربو اپنے معنی و مراد کے لحاظ سے مجمل ہوا۔

مجمل کا حکم :

جب مجمل آئے گا تو کوشش کی جائے گی کہ خود متکلم کے بیان سے اس کی تفسیر کی جائے۔ اس میں اپنی طرف سے تفسیر نہیں کی جائے گی۔ اور جب اس کی تفسیر خود متکلم کے بیان سے ہو گئی تو یہ مفسر کے حکم میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس پر عمل یقیناً واجب ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ محکم بمقابلہ متشابہ :

الف محکم : محکم وہ کلام ہے جو اس قدر واضح ہو کہ اس میں کسی قسم کی تاویل یا شک کی گنجائش نہ ہو یہ قوت میں اپنے سے ماقبل (ظاہر، نص اور مفسر) سے بڑھا ہوا ہے۔

مثلاً قرآن میں ارشاد ہوا۔

ان الله على كل شيء قدير إن الله بكل شيء عليم' إن الله لا يظلم الناس شيئا.

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اور بے شک اللہ انسانوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا تینوں آیات اپنے مضمون کے لحاظ سے محکم ہیں۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا شک کی گنجائش نہیں۔ پس خدا کی یہ صفات یعنی ہر چیز کو جاننا ہر چیز پر قادر ہونا اور ظلم نہ کرنا محکمات میں سے ہیں۔

فقہ اور شرعی مسائل میں اس کی مثال وہی ہے جو مفسر میں گزر چکی ہے یعنی کسی شخص نے ان الفاظ سے اپنے ذمہ قرض کا اقرار کیا۔

لفلان على ألف درهم من ثمن هذا العبد.

"فلاں شخص کے مجھ پر اس غلام کے بدلے ہزار درہم ہیں"

پس یہ کلام غلام کے بدلے ہزار درہم کے اس شخص کے ذمہ ہونے میں محکم ہے۔

محکم کا حکم :۔

محکم اپنی قوت میں ظاہر، نص اور مفسر سے زیادہ ہوتا ہے اس پر عمل یقیناً واجب ہے۔ ظاہر، نص یا مفسر کے ساتھ تعارض یعنی ٹکراؤ کی صورت میں محکم پر عمل ہو گا اور دوسروں کو ترک کر دیا جائے گا۔

ب۔ متشابہ :۔

متشابہ دراصل محکم کی ضد ہے۔

اس کے معنی و مراد میں خفاء یا پوشیدگی سب (خفی، مشکل، مجمل) سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کا مجمل کے بعد درجہ ہے۔

متشابہ دراصل وہ لفظ ہے جس کے معنی و مراد نہ سوچ و بچار سے معلوم ہو سکیں اور نہ ہی متکلم نے اپنے بیان سے ان کی وضاحت کی ہو۔ ان کی مثال قرآن شریف کے مقطعات (الم، حم، یسین) وغیرہ ہیں۔ ان کا مطلب اللہ یا اس کے رسول کے بغیر کسی کو علم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متشابہ کا حکم :۔

متشابہ کا حکم یہ ہے کہ ان کے انہی معانی کے حق ہونے کا انسان عقیدہ رکھے جو شارع کے ہاں مراد ہیں۔ اور اپنی طرف سے ان کے معنی نہ بنائے۔ اور یہ عقیدہ رکھے کہ ان کے معنی اللہ یا اس کا رسول جانتا ہے۔

نقشہ

(بحساب قوت)		(بحساب خفاء)	
(سب سے کم)	ظاہر	خفی	(سب سے کم)
	↓ نص	↓ مشکل	
	↓ مفسر	↓ مجمل	
(سب سے زیادہ)	محکم	متشابہ (سب سے زیادہ)	

س : فقہ اسلامی میں کن صورتوں میں لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کر دیا جاتا ہے۔

ج : ایسی صورت کہ جس کی وجہ سے لفظ کے حقیقی معنی ترک کئے جاتے ہیں۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ پہلی قسم "دلالت" یعنی عرف و عادت کے مطابق معنی مراد لینا۔ عرف کی وجہ سے حقیقی معنی چھوڑنے کا سبب یہ ہے کہ احکام کا ثبوت لفظوں سے اس لیے ہوتا ہے کہ لفظ متکلم کے معنی مراد پر دلالت کرتا ہے۔ پس جب کوئی معنی عوام میں متعارف ہو تو یہ متعارف معنی اس بات کی دلیل ہے کہ بظاہر یہی معنی مراد ہیں تو اس معنی پر احکام مرتب ہوں گے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی۔ لا یشتری رأسا کہ وہ سری نہیں خریدے گا تو عرف عام کے مطابق راس سے مراد گائے یا بکری کی سری لی جائے گی۔ اگر قسم کھانے والا کبوتر یا چڑیا کی سری خریدے گا تو اپنی قسم میں حانث نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اگر کوئی یہ قسم کھائے کہ وہ انڈا نہیں کھائے گا تو یہ عرف عام میں اس سے مراد مرغی یا بطخ کا انڈا مراد لیا جائے گا اور اگر وہ کبوتر یا چڑیا کا انڈا کھالے تو حانث نہیں ہو گا۔ ان مثالوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی معنی ترک کر کے صرف مجاز ہی مراد نہیں لیتے بلکہ اس سے یہ حقیقت قاصرہ بھی مراد لی جا سکتی ہے حقیقت قاصرہ یہ ہے کہ حقیقت کے بعض افراد مراد لیے جائیں تمام نہ لیے جائیں۔ مثلاً اس سے صرف گائے یا بکری کی سری مراد لینا۔

۲۔ ترک حقیقت کی دوسری صورت یہ ہے کہ حقیقت خود نفس کلام کی دلالت کی وجہ سے ترک ہو جائے۔ مثلاً کسی نے کہا کل مملوك لی فهوحر (ہر ایک میرا غلام آزاد ہے) اس قول سے صرف وہی غلام آزاد ہوں گے جو پورے طور پر اس کے مملوک ہوں گے مگر وہ غلام جن کا کچھ حصہ آزاد ہے یا وہ غلام جو مکاتب ہیں آزاد نہیں ہوں گے۔ مکاتب وہ غلام ہے کہ جس نے اپنے مالک سے کچھ رقم کے بدلے آزادی کا معاہدہ کر لیا ہو گا جس وقت رقم ادا ہو جائے گی تو وہ غلام آزاد ہو گا۔

مکاتب اور وہ غلام جو کچھ آزاد ہو چکا ہے اس لیے آزاد نہ ہوں گے کہ وہ تمام وجوہ سے لفظ مملوک میں داخل نہیں۔ اسی وجہ سے مولی کے لیے مکاتبہ لونڈی سے جماع حلال نہیں رہتا۔

لیکن مدبر (مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کے مالک نے کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اور ام ولد (ام ولد وہ کنیز ہے کہ مالک سے اسے اولاد ہوئی ہو) آزاد نہ ہوں گے کیونکہ دونوں لفظ مملوک میں داخل ہیں۔ اس واسطے کنیزہ مدبرہ اور ام ولد سے جماع جائز ہے۔ کیونکہ ان میں ملک مکمل ثابت ہے اسی لیے احناف کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قسم کے کفارہ یا ظہار کے کفارہ میں عبد مکاتب کو آزاد کر دے تو جائز ہے۔ مگر عبد مدبر اور ام ولد کو آزاد کرنا (کفارہ کے طور پر) درست نہیں۔ کیونکہ کفارہ میں غلامی کو دور کر کے آزدی کو ثابت کر دینا واجب ہے۔

۳۔ حقیقی معنی ترک کرنے کی تیسری صورت یہ ہے کہ بعض دفعہ سیاق کلام کی دلالت پر حقیقی معنی متروک کر دیئے جائیں۔ مثلاً کسی مسلم نے حربی سے کہا کہ انزل یعنی کسی قلعہ یا محفوظ جگہ سے اتر۔ اور وہ حربی اتر آیا تو اسے امن حاصل ہو گا اور اگر حربی نے کہا الامان الامان۔ یعنی مجھے امن دو مجھے امن دو اور مسلم نے کہا الامان الامان میں نے تجھے امن دیا تو وہ امن میں آگیا۔ اور اگر مسلم نے جواب میں یہ کہا الامان ستعلم ما تلقی غدا ولا تعجل حتی تری۔

(ہاں تو جلد ہی جان لے گا کہ کل تجھے جو پیش آئے گا اور تو عجلت نہ کر حتی کہ تو خود دیکھ لے گا) اس پر وہ حربی اترا تو وہ امن میں نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر کسی نے کہا کہ میرے لیے ایک لونڈی خرید دو کہ میری خدمت کرے۔ مخاطب نے اندھی یا بانجھ لونڈی خرید دی تو یہ جائز نہیں کیونکہ سیاق کلام سے ایسی لونڈی مراد تھی۔ جو خدمت کر سکے اور اگر کسی نے کہا کہ میرے واسطے ایک لونڈی خرید کر دو کہ میں اس سے ہم بستر ہوں۔ مخاطب نے اسی کی رضاعی بہن خرید کر دی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ رضاعی بہن سے ہم بستری جائز نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها اور اس سے پہلے فرمایا ومنهم من یلمزك فی الصدقات. یعنی ان میں سے بعض لوگ صدقات کے بارے میں آپ پر طعن کرتے ہیں یعنی فلاں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا۔ صدقات کے آٹھ مصارف کا بیان کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ صدقات کے بارے میں منافقین کے لالچ و طمع کو ختم کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ زکوٰۃ و صدقات کے مصارف کی صرف یہی آٹھ اقسام ہیں تو صدقات کی تقسیم اس پر موقوف نہیں کہ وہ تمام قسموں کو دیا جائے۔ یعنی اختیار ہے خواہ سب کو دیں یا ان میں سے بعض کو دیں۔

۴۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ خود متکلم کا کلام حقیقی معنی کے چھوڑ دینے پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔۔۔۔۔۔۔ یعنی جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے انکار کر دے کافر بن جائے۔ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ خداوند پاک حکیم ہے اور کفر قبیح ہے۔ لہٰذا حکیم قبیح کا حکم نہ دے گا۔ معلوم ہوا کہ اس کلام سے غرض تہدید اور سرزنش ہے۔ اس چوتھے اصول کی بنا پر اگر کسی کو گوشت خریدنے کے لیے وکیل بنایا جائے تو وکیل بنانے والا اگر مسافر ہے اور راستہ میں ٹھہرا ہوا ہے تو اس کی مراد پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت ہوگا اور گھر پر ہے تو کچا گوشت مراد ہوگا۔ سفر میں ہونا اور گھر میں ہونا بتا رہا ہے کہ گوشت کیسا ہونا چاہئے اور اسی قسم میں یمین الفور۔ یعنی وہ قسم جو صرف فوری طور پر ملحوظ ہوگی داخل ہے۔ یہ قسم ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی نے کسی دوسرے شخص سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ ناشتہ کر لو اور اس دوسرے شخص نے جواب میں کہا۔ اللہ کی قسم میں ناشتہ نہیں کروں گا' تو اس سے مراد خاص طور پر وہی کھانا ناشتہ ہوگا جس کی اسے اس وقت دعوت دی گئی تھی اس لیے اگر وہ اس کے بعد اس دن اپنے گھر یا اس دن کے علاوہ اس کے ساتھ ناشتہ کرے تو حانث نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی عورت گھر سے نکلنے کے ارادہ سے کھڑی ہوئی اور خاوند نے کہ کہ اگر تو گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہوگی تو طلاق کا حکم اسی وقت نکلنے فوری نکلنے تک محدود ہوگا۔ یعنی اگر اس کے بعد نکلی تو طلاق نہ ہوگی۔

۵۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ محل کلام کی دلالت سے حقیقت متروک ہو جاتی ہے یعنی وہ محل کلام ایسا ہو جس کے بارے میں کلام لایا گیا ہو وہاں حقیقی مراد نہ لئے جا سکیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ آزاد عورت کے نکاح کا انعقاد بیع' ہبہ' تملیک اور صدقہ سے ہوتا ہے۔ اس صورت میں عورت کا آزاد ہونا ایسا قرینہ ہے کہ ان الفاظ یعنی بیع' ہبہ وغیرہ کے حقیقی معنی مراد لینے کی کوئی صورت نہیں یعنی منکوحہ عورت کو لفظ بیع یا تملیک سے مراد وہی نہیں لیا جا سکتا اور اسی طرح کسی مالک نے اپنے ایسے غلام سے جس کا دوسرے خاندان سے ہونا معروف ہے کہا ھذا ابنی یعنی یہ میرا بیٹا ہے یا اپنے اس غلام سے کہا' جو خود عمر میں اس سے بڑا ہے کہ ھذا ابنی یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ میرا بیٹا ہے تو دونوں جگہ معنی مجازی مراد لیے جائیں گے اور امام اعظم کی رائے میں غلام آزاد ہو جائے گا اور صاحبین کے نزدیک یہ کلام ہی لغو ہے۔ یہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک مجاز تلفظ میں حقیقت کا قائم مقام ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک مجاز حکم میں حقیقت کا قائم مقام ہے۔ اس لیے مجاز مراد لینے کے لیے حقیقت کا ممکن الوجود ہونا ضروری ہے ورنہ کلام لغو ہو گا جبکہ امام اعظم فرماتے ہیں کہ حقیقت ممکن الوجود ہو یا نہ ہو حقیقی معنی ترک ہونے پر مجازی مراد لیے جائیں گے اور کلام لغو نہیں ہو گا۔

متعلقات نصوص

س : متعلقات نصوص کون کون سے ہیں ہر ایک کی وضاحت کریں۔

ج : یہ تعداد میں چار ہیں۔

۱۔ عبارۃ النص

۲۔ اشارۃ النص

۳۔ دلالۃ النص۔

۴۔ اقتضاء النص

عبارۃ النص ایسا حکم ہے کہ جس کے لیے وہ کلام قصداً لایا گیا ہو عبارت کا اصلی مقصود ہو۔ اشارۃ النص یہ ہے کہ وہ مفہوم جو منطوق و نظم کلام سے ثابت ہو اور کسی لفظ کا اضافہ کرنے کی ضرورت واقع نہ ہو۔ مگر اس کلام کے لانے کا وہ مقصد نہ ہو۔ اس لیے اشارۃ النص سے جو مفہوم ہوتا ہے تمام وجوہ سے ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً آیت للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم. کو لانے کا اصل مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ فقراء مہاجرین مال غنیمت کے حقدار ہیں۔ تو آیت مذکور اس مقصد کے اعتبار سے نص ہے اور اشارۃ النص سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت کے بعد اپنے مال و اسباب کے مالک نہیں رہے، مفلس و نادار ہو گئے نیز بطور اشارۃ النص یہ بھی ثابت ہو گا کہ اگر مسلمان کے مال پر کافر کا قبضہ ہو جائے تو وہ مال اس کافر کی ملکیت مانا جائے گا اس لیے کہ اگر مال کو مسلمانوں کی ملکیت تصور کیا جائے تو مسلمان مہاجرین کا فقر ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ اشارۃ النص سے درج ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

۱۔ اگر کافر مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں تو وہ ان کی ملکیت ہو گا۔

۲۔ اگر کوئی تاجر کافروں سے مال خریدے تو اس مال پر تاجر کی ملکیت ثابت ہو گی۔

۳۔ مال غنیمت کے جواز کا حکم بھی ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ کافر کے مال پر غازی کی ملکیت کا ثبوت موجود ہے اور مالک کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سے ہاتھ سے یہ مال واپس لے سکے۔

اسی طرح قرآن میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احل لکم لیلة الصیام الرفث۔

تم لوگوں کے لیے روزہ کی شب میں اپنی بیویوں سے مشغول رہنا حلال کر دیا گیا ہے۔ اس آیت سے بطور عبارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ صیام میں جنسی تعلق صبح تک کے لیے ہو سکتا ہے' جب صبح ہو جائے تو جائز نہیں اور بطور اشارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناپاکی کی حالت میں صبح کرنا جائز ہے چونکہ صبح دن کا پہلا حصہ اور اس حصہ میں ناپاکی کی حالت پائی گئی ہے۔ دن کا یہی حصہ روزہ کی ابتداء ہے جسے شام تک پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ جنبی ہونا منافی صوم نہیں اس سے بطور لزوم یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا روزہ کی بقا کے منافی نہیں اس لیے کہ جب جنابت کی حالت میں صبح ہوئی تو نماز کے لیے نہانا واجب ہے اور کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا غسل کے فرائض میں ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر کوئی چیز چکھ لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ نمکین پانی سے وضو کرنے میں کلی کرتے وقت نمک کا ذائقہ چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بد خوابی ہونے یا پچھنے لگوانے یا بدن پر تیل ملنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اسی لیے کہ قرآن پاک نے تین چیزوں سے باز رہنے کو روزہ سے موسوم کیا ہے۔ یعنی کھانا' پینا اور جماع کرنا اور باقی کسی چیز سے منع نہیں کیا۔

اور یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ روزہ رکھنے کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم اتموا الصیام الی الیل۔ اس آیت کی رو سے حکم صوم جزو اول یعنی طلوع صبح کے بعد شروع ہوتا ہے تو روزہ کو ادا کرنے کا مقصد اسی وقت ہو گا جب حکم آ جائے۔

دلالۃ النص :۔

وہ مفہوم ہے کہ اس سے حکم کی علت معلوم ہو جائے جو نص کا مقصد ہے اگر اس میں صرف لغت کا اعتبار ہو اجتہاد و استنباط کو دخل نہ ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما۔ اس آیت میں منع کیا گیا ہے کہ والدین کو اف یعنی جھڑک نہ کریں تو زبان دان لغوی اعتبار سے فوراً سمجھ جائے گا کہ اف کہنے کی حرمت کا مقصد والدین کو ادنیٰ ترین اذیت پہنچانے سے بھی روکنا ہے۔ اور اس نوع یعنی دلالۃ النص کا حکم یہ ہے کہ علت میں عموم کی وجہ سے اس میں تعمیم کی جائے (اس کے عموم پر عمل کیا جائے) اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ والدین کو مارنا گالی دینا یا کسی اجارہ کی بناء پر ان سے خدمات لینا یا قرض کے سبب قید کرنا' قصاص میں قتل کرنا حرام ہے۔ پھر دلالت النص بمنزلہ نص کے ہے۔ اس لیے کہ دلالت النص کی بنا پر سزا دینا جاری کرنا درست ہے۔ حنفی علماء کہتے ہیں کہ اگر کسی نے روزہ کی حالت میں جماع کر لیا تو عبارت النص سے کفارہ ضروری ہو گا اور جان بوجھ کر کھایا تو دلالۃ النص سے کفارہ واجب ہو گا۔

اس اعتبار سے کہ حکم کا دارومدار علت پر ہے۔ قاضی ابو زید کہتے ہیں کہ کسی قوم میں اف کہنا باعث عزت ہو تو اس پر والدین کو اف کہنا حرام نہیں ہو گا۔ اسی طرح احناف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :۔ یا ایها الذین آمنو إذا نودی للصلوة من یوم الجمعة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاسعوا الی ذکر الله و ذروا البیع۔

لیکن اگر کوئی ایسی خرید و فروخت ہو جو نماز جمعہ کے لیے جانے میں رکاوٹ کا سبب نہ بنے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ مثلاً بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کشتی میں سوار ہو کر مسجد جامع کی طرف جا رہے ہیں تو راستے میں اگر لین دین ہو تو یہ بیع ناجائز نہیں کیونکہ اس سے سعی الی الجمعہ میں رکاوٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اسی وجہ سے کہ حکم کا دارومدار علت پر ہے۔ ہماری رائے میں اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کو نہیں پیٹوں گا۔ اس کے بعد اس نے بیوی کے بال کھینچے یا دانت کاٹا یا گلا گھونٹا تو وہ اپنی قسم میں حانث ہو گا کہ ان حالتوں میں علت (اذیت) موجود ہے لیکن اگر مارا اور بالوں کا کھینچنا بطور تفریح یعنی پیار محبت میں ہوا اور اس میں اذیت کا پہلو نہیں تو حانث نہیں ہو گا۔

اسی طرح کسی نے قسم کھائی کہ وہ فلاں شخص سے گفتگو نہیں کرے گا لیکن موت کے بعد اسے بلایا تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ بات چیت کا مقصد سمجھانا ہے تو اس حالت میں وہ مفقود ہے۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا۔ تو اس نے مچھلی یا ٹڈی کھائی تو وہ حانث نہیں ہو گا اور اگر سور یا آدمی کا گوشت کھا گیا تو حانث ہو جائے گا۔ کیونکہ زبان جاننے والا سنتے ہی فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ قسم کھانے کا باعث اس گوشت سے بچنا ہے جو خون سے بنتا ہے۔

اقتضاء النص :

یہ مفہوم عبارۃ النص پر زائد ہوتا ہے کہ نص کے معنی اس کے بغیر متحقق نہیں ہوتے گویا نص ہی تقاضا کرتی ہے کہ اس کا مفہوم فی نفسہ صحیح ہو سکے۔ احکام شرعیہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا۔ انت طالق۔ اس مثال میں طالق عورت کی صفت ہے۔ مصدر یعنی طلاق کا ذکر موجود نہیں۔ لیکن مصدری معنی اقتضاء النص سے ثابت ہو گا اس لیے کہ صفات کے واسطے مصدری معنی کا پایا جانا لازمی ہے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے کہے اعتق عبدك عني بالف درهم۔ یعنی تو اپنے غلام کو میری طرف سے ایک ہزار درہم کے بدلے آزاد کر دے اور اس نے کہا اعتقت یعنی میں نے آزاد کیا تو آمر کی طرف سے وہ آزاد ہو جائے گا اور اس پر ہزار درہم کی ادائیگی واجب ہو گی اور اگر حکم دینے والے نے کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو جائے گا اس لیے کہ جب اس شخص نے کہا کہ غلام کو ایک ہزار درہم کے عوض آزاد کر دے تو عبارت کا تقاضا یہ ہے کہ غلام کو ایک ہزار درہم کے بدلے میرے ہاتھ فروخت کر اور پھر میرا وکیل بن کر اسے آزاد کر دے۔ گویا اقتضاء النص سے بیع ثابت ہو گی اور اسی طرح قبول بھی ثابت ہو گا کیونکہ قبول کرنا بھی بیع وغیرہ کا ایک رکن ہے۔ لہذا ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا تو اپنے غلام کو میری طرف سے بغیر کسی عوض کے آزاد کر دے اور غلام کے مالک نے کہا میں نے آزاد کیا تو حکم دینے والے کی طرف سے عتق یعنی آزادی واقع ہو جائے گی اور اس قول میں ہبہ اور توکل (وکیل بنانا) اقتضاء ثابت ہو جائے گا۔ علماء کہتے ہیں کہ بیع کے معاملے میں قبول رکن ہے تو جب ہم نے بیع کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتضاءً ثابت کیا تو رکن ہونے کی وجہ سے قبول بھی ضمناً ثابت ہو جائے گا۔ ہبہ کے باب میں قبضہ کی یہ حالت نہیں کیونکہ ہبہ میں قبضہ رکن نہیں کہ جب ہم بطریق اقتضاء ہبہ کا حکم ثابت کریں تو اس میں قبضہ کا حکم بھی ثابت ہو جائے۔ مقتضی یعنی جو چیز اقتضاء ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ضرورت کے طور پر ثابت ہو گی اور کلام میں بقدر ضرورت مانی جائے گی۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اگر کوئی کہے انت طالق 'اور اس کلمہ سے تین طلاق کی نیت کر لی تو یہ نیت صحیح نہ ہو گی۔ کیونکہ طلاق (مصدر) اقتضاءً اسی قدر مانا جائے گا۔ جس قدر ضرورت ہو گی اور یہ ضرورت ایک طلاق سے پوری ہو جاتی ہے۔ لہذا اسے ایک ہی طلاق مذکور مانا جائے گا۔ اگر کسی نے کہا ان اکلت فانت طالق اگر میں کھاؤں تو تجھے طلاق ہے اور پھر کہے کہ میری نیت روٹی کی تھی' دوسرا کھانا مثلاً سیب وغیرہ نہیں تو یہ نیت درست نہیں مانی جائے گی۔ اس لیے کہ کھانا مطلقاً کسی کھائی جانے والی چیز کا مقتضی ہے اور یہ اقتضاء النص سے ثابت ہو گا' ضرورت کے مطابق مانا جائے گا۔

فرد مطلق میں تخصیص نہیں ہوتی' اس لیے کہ تخصیص کے لیے عموم کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر کسی نے دخول یعنی عورت سے مجامعت کرنے کے بعد کہا اعتدی (یعنی تو عدت میں بیٹھ) اور یہ کلمہ کہنے سے طلاق کی نیت کی' یوں اقتضاء النص سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ عدت میں بیٹھنا طلاق کے وجوہ کا مقتضی ہے۔

اور یہ طلاق ضرورت کے مواقق تسلیم کی جائے گی۔ لہذا یہ طلاق رجعی واقع ہو گی کیونکہ طلاق بائن کی صفت زائد از ضرورت ہے۔

س : امر و نہی سے کیا مراد ہے۔ ان کو فقہی مسائل کے ساتھ مفصل بیان کریں۔

ج : امر کی تعریف :

امر لغت کے اعتبار سے کسی کہنے والے کا قول ہے جو وہ دوسرے سے کہے جیسے افعل۔۔۔ تو یہ کر یعنی وہ کلمہ استعمال کرنا جس میں فعل کی طلب پائی جائے اور شرعی اعتبار سے امر وہ ہے کہ جس سے کسی دوسرے پر فعل لازم کیا جائے۔ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ امر سے مراد یعنی واجب ہونا اسی صیغہ افعل کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک یہ صیغہ نہیں ہو گا وجوب ثابت نہیں ہو گا۔ مگر یہ محال ہے کہ امر کی حقیقت اسی صیغہ کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہمارے نزدیک ازلی ہے اور اس کے کلام میں امر' نہی اخبار' استفہار ہے اور محال ہے کہ افعل کا صیغہ ازل میں موجود ہو یہ بھی محال ہے کہ اس کا یہ معنی ہو کہ آمر کا مقصود صیغہ امر سے واسطہ ہو یعنی اس کے بغیر آمر کی مراد حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ امر سے شارع کی مراد بندہ پر فعل کا واجب کرنا ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک اس کا معنی ابتلاء و امتحان ہے اور یہ وجوب شارع کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صیغہ کے بغیر بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کیا اس شخص کے لیے ایمان لانا واجب نہیں جس کے کانوں تک دعوت نہیں پہنچی؟ مثلاً کوئی شخص کسی دور دراز مقام میں رہتا ہو اور شارع کی طرف سے صیغہ امر اس تک نہ پہنچے۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی رسول کو لوگوں کی ھدایت کے لیے نہ بھیجتا تو بھی عقلمندوں پر بذریعہ ان کی عقلوں کے خدائے قدوس کی معرفت واجب ہوتی۔ پس یہ اس پر محمول ہوگا کہ مسائل شرعیہ میں بندہ کے حق میں وجوب صیغہ امر کے ساتھ مختص ہوگا۔ حتیٰ کہ رسول خدا ﷺ کا فعل ان کے قول افعلوا یعنی صیغہ امر کے برابر نہیں ہوگا۔ اور اس پر وجوب کے ساتھ اعتقاد لازم نہیں اور نہ ان افعال کی پیروی ضروری ہے اس لیے کہ بعض افعال حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ البتہ اس فعل پر عمل واجب ہوگا جو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا اور ایسی دلیل بھی موجود نہ ہو جس سے اس فعل کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہونا پایا جائے۔

امر مطلق بغیر قرینہ

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ امر مطلق جو ایسے قرینہ سے مجرد ہو جو لزوم یا عدم لزوم پر دلالت کرے اس کا حکم کیا ہوگا۔ مثلاً رب کریم کا ارشاد ہے کہ واذا قرء القرآن فاستمعو فاستمعواله وانصتو العلكم ترحمون۔ جب قرآن پڑھا جائے اس کو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ولا تقربا هذه الشجرة فتكو نا من الظلمين۔ تم دونوں یعنی آدم و حوا اس درخت کے قریب نہ جاؤ پس تم ہو گے ظلم کرنے والوں میں سے۔ ان میں وجوب یا عدم وجوب پر کوئی قرینہ نہیں۔ اس کے متعلق صحیح مذہب یہ ہے کہ امر کا اصلی موجب وجوب ہے۔ بجز اس کے کہ اس کے خلاف کوئی دلیل موجود ہو۔ یعنی اس کے خلاف اگر کوئی دلیل موجود ہو تو وجوب نہیں رہے گا کیونکہ امر کا ترک کر دینا موجب گناہ ہے۔ حماسی نے کہا ہے۔

اطعت لآمريك بصرم جعلى مريهم فى احتتهم بذاك.

یعنی اے محبوب تو نے ان کا کہنا مان لیا۔ جو میری محبت کی رسی کو کاٹنے کا حکم دیتے ہیں تو بھی ان کو حکم دے کہ وہ اپنے دوستوں سے یہی سلوک کریں۔

فان هم طاعوك فطا وعيهم وان عاصوك فاعصى من عصاك.

پس وہ تیری فرمانبرداری کریں تو تو بھی ان کا کہا مان لے اور اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو تو بھی ان کا کہا نہ مان۔

ان اشعار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ترک امر عصیان ہے اور وہ عصیان جو حق شرع سے متعلق ہو سزا کا سبب ہے۔ اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ کسی حکم کی بجاآوری اسی قدر ہوتی ہے جس قدر حکم دینے والے کو مخاطب پر اختیار و ولایت حاصل ہو لہٰذا اگر تو کسی ایسے شخص کے لیے امر کا صیغہ استعمال کرے جس پر تیری اطاعت لازم نہیں تو وہ امر اس پر فرمانبرداری واجب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور اگر تمہارے امر کا تعلق کسی ایسے شخص سے ہو جس پر تیری فرمانبرداری لازم ہے یعنی وہ شخص تیرا غلام ہے تو لامحالہ اس پر تیرے حکم کی بجاآوری لازم ہو گی۔ حتیٰ کہ اگر اس نے جان بوجھ کر ترک امر کیا تو از روئے عرف و شرع سزا کا مستحق ہو گا۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ فرمانبرداری کا لازم ہونا حکم دینے والے کے مرتبہ و ولایت کے اعتبار سے ہے۔ جب یہ ثابت ہوا تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عالم کے تمام اجزاء میں سے ہر جز پر ملک کامل حاصل ہے جس طرح چاہے تصرف کرے جب ملک قاصر میں (جیسے آقا کی ملک غلام کے متعلق) حکم کا نہ ماننا سزا کا سبب ہے تو کیا خیال ہے کہ تمہارا کہ جس نے تمہیں عدم سے وجود عطا کیا اور تم پر نعمتوں کی بارش کی اس کے حکم کو بجانہ لانے سے تمہارا کیا حال ہو گا۔

امر کے تقاضے

کسی فعل کا امر اس فعل کے تکرار کو نہیں چاہتا یعنی ایک بار جو امر دیا گیا ہے تو اس کی وجہ سے ضروری نہیں کہ مامور بار بار وہ کام کرے۔ لہٰذا جب کسی نے کہا کہ طلق امرأتی۔ یعنی میری عورت کو طلاق دے دو اور وکیل نے طلاق دے دی۔ پھر اس نے دوبارہ نکاح کر لیا تو اب وکیل کے لیے ضروری نہیں کہ امر اول کی بناء پر اسے دوبارہ طلاق دے دے کیونکہ امر تکرار کا مقتضی نہیں۔ اور اگر کہا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کرا دو تو یہ امر بار بار کے نکاح کا مقتضی نہیں اور اگر کسی نے اپنے غلام سے کہا۔ تزوج' تو نکاح کر۔ تو یہ امر بھی ایک ہی مرتبہ کے لیے ہو گا۔ اس لیے کہ حکم دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کام اختصار کے طور پر وجود میں آجائے۔ جیسے کسی نے کہا اضرب تو یہ افعل فعل الضرب کا مختصر ہے۔ کلام خواہ مختصر ہو یا طویل حکم میں برابر ہے۔ پھر مار نے کا امر ایک خاص و معلوم تصرف کی جنس کا حکم ہے۔ یعنی ضرب کی جنس کا حکم ہے اور اسم جنس کا حکم یہ ہے کہ جب بلا قید اس کا اطلاق ہو تو اولیٰ پر ہو گا۔ البتہ اس میں کل جنس کا احتمال رہتا ہے۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ پانی نہیں پیئے گا' تو اس نے ایک قطرہ بھی پی لیا تو حانث ہو گا۔ اور اگر اس نے یہ نیت رکھی کہ تمام عالم کا پانی نہیں پیوں گا تو نیت صحیح ہو گی۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے آپ کو طلاق دے لو اور اس نے کہا میں نے طلاق دے لی تو ایک طلاق واقع ہو گی۔ اگر نیت تین طلاقوں کی ہو تو نیت اس کی درست ہو گی۔ اسی طرح کسی نے کہا میری عورت کو طلاق دو تو اس کا اطلاق ایک پر ہی ہو گا اور اگر تین طلاقوں کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہو گی۔ اگر دو طلاقوں کی نیت کی تو یہ درست نہ ہو گی۔ مگر اس صورت میں کہ منکوحہ لونڈی ہو کہ اس کے حق میں دو طلاقوں کی نیت کل جنس کی نیت ہو گی۔ اگر کسی نے اپنے غلام سے کہا کہ نکاح کر لو تو یہ حکم ایک ہی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو گا۔ اگر مالک نے دو نکاح کی نیت کی تو اس کی نیت درست ہو گی۔ کیونکہ غلام کے حق میں یہ کل جنس ہے۔ ان صورتوں میں عبادات کو داخل نہیں کر سکتے (کیونکہ عبادات میں تکرار ہے) اس کا سبب یہ ہے کہ عبادات میں تکرار یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزانہ پانچ وقت نماز ہر سال روزے زکوٰۃ وغیرہ کا ثبوت امر سے نہیں ہوا بلکہ ان کے اسباب کے تکرار کی بنا پر واجب ہوا ہے اور امر تو اس ادا کی طلب کے لیے ہے جو کسی سابق سبب کی بنا پر کسی کے ذمہ واجب ہو۔ مطلق وجوب کو ثابت کرنے کے لیے نہیں۔ مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ارثمن المبیع واد نفقۃ الزوجہ۔ یعنی بیع کی قیمت ادا کرو' بیوی کا خرچ دو۔ گویا یہ چیزیں تمہارے ذمے واجب ہو چکی ہیں انہیں ادا کرو۔ مطلق وجوب امر سے ثابت نہیں ہوا (وقت سے نماز' ماہ صیام سے روزے اور نصاب سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے) پس جب عبادت اپنے سبب کی وجہ سے واجب ہو گئی تو جس قدر عبادت اس پر واجب ہے۔ تو اس واجب کو ادا کرنے کے لیے امر متوجہ ہو گا۔ پھر جب وقت مکرر ہو گا تو واجب بھی مکرر ہو گا۔ اور وہی امر دوسرے واجب کو بھی لازمی طور پر شامل ہو گا اور جو اس پر واجب ہے تمام جنس کو شامل ہو گا خواہ وہ عبادت روزہ ہو نماز ہو یا زکوٰۃ پس عبادت متکررہ کا تکرار اس طریق سے ہوا' اس طریقہ سے نہیں ہوا کہ امر تکرار کا مقتضی ہے۔

مامور بہ کی اقسام

مامور بہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس میں وقت کی قید نہیں۔ دوسری وہ قسم ہے جو وقت کے ساتھ مقید ہے پہلی کو مطلق یا غیر موقت اور دوسری کو موقت مقید کہا جاتا ہے۔ مطلق کا حکم یہ ہے کہ مامور بہ کی ادائیگی وقت کے لحاظ سے معین و محدود نہ ہو یعنی اس کو ادا کرنے میں اگر تراخی (دیر) ہو جائے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تمام عمر میں وہ فوت نہ ہو۔ اس بنا پر امام محمدؒ نے جامع میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک ماہ تک اعتکاف کی منت مانی تو اسے اختیار ہے کہ وہ کسی بھی مہینہ میں اعتکاف کرے اور اگر ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تو اس کے لیے درست ہے کہ جب چاہے ایک ماہ کے روزے رکھ لے۔ زکوٰۃ' صدقہ فطر اور عشر میں مذہب معلوم یہی ہے کہ تاخیر کرنے سے مفرط یعنی گنہگار نہیں ہو گا۔ پس اگر زکوٰۃ کا نصاب ضائع ہو گیا تو اس پر جو زکوٰۃ واجب تھی اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا اور حانث یعنی قسم توڑنے والا جب اس کا مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہو گیا تو کفارہ میں روزے رکھے اور اسی سبب سے مکروہ اوقات میں نماز قضاء کرنا واجب نہیں۔ اس لیے کہ جب وہ مطلقاً واجب ہوئی تو کامل واجب ہوئی تو وہ ناقص ادا کر کے اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جب آفتاب میں سرخی آجائے تو عصر کی نماز ادا کرنا جائز ہے قضاء جائز نہیں۔ امام کرخیؒ سے روایت ہے کہ امر مطلق سے جو واجب ہے اس کا وجوب فوری طور پر ثابت ہوتا ہے دیر تک درست نہیں۔ امام کرخیؒ کا اختلاف نفس وجوب میں ہے اس میں اختلاف نہیں کہ حکم بجالانے میں جلدی کرنا بہتر و مستحسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقت کی اقسام

موقت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جس میں وقت فعل کے لیے ظرف ہوتا ہے۔ اس میں یہ شرط نہیں ہوتی کہ فعل پورے وقت کو محیط ہو مثلاً نماز کا وقت نماز کے لیے ظرف ہے۔ وقت کے تھوڑے حصہ میں نماز ادا ہو جاتی ہے۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ جو فعل اس میں واجب ہو تو اسی قسم کے دوسرے فعل کے واجب ہونے کے منافی نہیں۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ وہ ظہر کے وقت اتنی رکعتیں نفل ادا کرے گا تو اس پر یہ نمازیں نذر پوری کرنے کے لیے لازم ہوں گی اور اس نوع کا حکم یہ بھی ہے کہ اس وقت میں ایک نماز واجب کا ہونا دوسری نماز کی صحت کے منافی نہیں۔ حتیٰ کہ اگر ظہر کے وقت میں وہ فرض نماز چھوڑ کر دوسری نماز پڑھتا رہا تو یہ جائز ہوگا۔ البتہ ظہر کی نماز ترک کرنے سے گنہگار ضرور ہوگا۔ اس نوع کے حکم میں یہ بھی ہے کہ مامور بہ اس وقت تک ادا نہیں ہوگا جب تک نیت معین نہ کرے۔ اس لیے کہ جب مامور بہ کے علاوہ بھی دوسری نماز کا ادا کرنا اس وقت میں شرعاً جائز ہے تو مامور بہ کا تعین نیت کے بغیر محض فعل سے نہیں ہوگا۔ اگرچہ وقت تنگ ہی ہو کیونکہ مزاحم کی موجودگی میں نیت کا اعتبار ضروری ہے اور مزاحمت وقت کے تنگ ہونے پر بھی موجود ہے۔

مامور موقت کی دوسری قسم وہ ہے کہ وقت مامور بہ کا معیار ہو۔ کسی چیز کا معیار یہ ہے کہ وہ چیز بذریعہ اس کے معلوم کی جائے اور اس کا پورا اندازہ کیا جائے۔ یہاں وقت مراد ہے جس کا احاطہ فعل کیے ہوئے ہو یعنی اس فعل سے وقت کا کچھ حصہ بھی نہ بچے۔ مثلاً روزہ پورے دن کے لیے ہوتا ہے خواہ دن بڑا ہو یا چھوٹا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب شرع نے اس کے لیے وقت معین کر دیا تو مامور بہ کے علاوہ کوئی دوسرا فعل اسی جنس کا اس وقت میں جائز نہیں ہوگا بلکہ جس کا حکم دیا گیا ہے وہی درست ہوگا حتیٰ کہ اگر کسی صحت مند اور مقیم شخص نے ماہ صیام میں (نذر یا کفارہ یا قضاء) کسی دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ نیت باطل ہوگی اور وہ روزہ رمضان المبارک کے روزوں میں شمار ہوگا اور جب وقت کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ نیت باطل ہوگی اور وہ روزہ رمضان المبارک کے روزوں میں شمار ہوگا اور جب وقت کی یہ مزاحمت رفع ہو جائے تو نیت کے تعین کی شرط ساقط ہو جائے گی کیونکہ صرف امساک یعنی کھانا پینا اور جماع سے رکنے کا نام روزہ نہیں بلکہ اس کے لیے نیت بھی لازمی ہے۔ پس شرعی نقطہ نظر سے روزہ کی تعریف یہ ہے کہ تمام دن کھانے پینے اور جماع سے باز رہے اور روزہ کی نیت بھی ہو۔ اور اگر شرع نے اس کے لیے کوئی وقت متعین نہ کیا ہو اور بندہ اپنی رائے سے کوئی وقت متعین کر لے تو یہ تعین شرعی نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص نے قضاء رمضان کے لیے کچھ دن متعین کر لیے تو ضروری نہیں کہ ان ایام میں وہ صرف رمضان کے قضا روزے ہی رکھے۔ اگر ان دنوں میں نفل اور کفارہ کے روزے رکھ لے تو یہ جائز ہے یعنی ان معین دنوں میں چاہے تو رمضان کے قضا روزے رکھ لے چاہے دوسرے رکھ لے۔ دونوں جائز ہیں۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوع کا یہ حکم بھی ہے کہ اس میں نیت متعین کرنا شرط ہے کیوں کہ اس میں مزاحم موجود ہے۔ پھر بندہ مجاز ہے کہ وہ اپنی ذات پر کوئی فعل واجب کرلے اور اس میں وقت کا تعین کرے یا وقت کی کوئی قید نہ لگائے مگر حکم شرعی وہ کوئی تغیر نہیں کر سکتا۔ مثلاً کسی شخص نے نذر مانی کہ وہ فلاں دن روزہ رکھے گا تو یہ اسی دن لازم ہو گا۔ لیکن اگر اس مقررہ دن میں اس نے قضاء رمضان یا کفارہ یمین کا روزہ رکھ لیا تو یہ جائز ہے کیونکہ شرع نے قضا کے روزہ کا حکم مطلق رکھا ہے۔ کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا۔ بندہ کو یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنی طرف سے یہ قید لگائے کہ اس دن نذر کا روزہ ہی واجب ہے قضا کا روزہ درست نہیں۔ اس سے شرع کے حکم میں تغیر لازم آئے گا۔ اور اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ اگر اسی دن جس کو نذر کے روزہ کے لیے متعین کر لیا ہے نفلی روزہ نفل کا نہیں بلکہ نذر کا روزہ سمجھا جائے گا۔ اس لیے کہ نفل بندہ کا حق ہے یعنی نفلی روزہ کا بندہ کو اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔ شرع نے کوئی قید نہیں لگائی۔ پس مناسب یہ ہے کہ بندے کا فعل اس کے اپنے حق پر اثر انداز ہو اس پر نہیں جو شرع کا حق ہے یعنی بندہ اپنے حق میں تصرف کرے تو جائز ہے لیکن شرع کے حق میں تصرف جائز نہیں۔ اسی بناء پر ہمارے مشائخ نے کہا کہ جب خاوند اور بیوی نے خلع کے وقت شرط طے کر لی کہ عورت کے لیے نہ نفقہ ہو گا نہ مکان تو نفقہ ساقط ہو جائے گا مگر مکان دینا پڑے گا۔ خاوند کو یہ حق نہیں کہ وہ اس عورت کو عدت کے عرصہ میں اپنے گھر سے نکال سکے کیونکہ خاوند کے گھر میں عدت پوری کرنا حق شرع ہے۔ بندہ اس حق کو ساقط نہیں کر سکتا۔ البتہ نفقہ حق شرع نہیں اس میں بندہ کو اختیار ہے۔

مامور بہ کی حسن ہونے کے لحاظ سے اقسام

کسی کام کا حکم دینا اس کام میں (مامور بہ) حسن و اچھائی کے پائے جانے کی دلیل ہے جب کہ حکم دینے والا حکیم ہو امر مامور بہ کی نسبت یہ بتاتا ہے کہ اس شے کا پایا جانا مناسب و مفید ہے۔ پس یہ حکم مامور بہ کے اچھا ہونے کا مقتضی ہے مامور بہ کی مستحسن ہونے کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔ حسن بنفسہ حسن لغیرہ۔ حسن بنفسہ کی مثال خدا پر ایمان لانا نعمت عطا کرنے والے کا شکر بجا لانا سچ بولنا عدل کرنا نماز اور اسی طرح کی عبادات خالصہ یہ تمام باتیں اپنی ذات میں اچھی ہیں۔ اسی نوع کا حکم یہ ہے کہ جب بندے پر اس کا ادا کرنا واجب ہو گا تو جب تک اسے ادا نہیں کرے گا وجوب ساقط نہیں ہو گا۔ یہ حکم اس مامور بہ کے متعلق ہے جس میں ساقط ہونے کا احتمال نہ ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کسی صورت میں بھی ساقط نہ ہو گا اور جس میں ساقط ہونے کا احتمال ہے وہ ادا کر دینے سے ساقط ہو جائے گا یا آمر کے حکم سے اس کا سقوط ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ جب اول وقت میں نماز واجب ہو تو ادا کرنے سے حکم ساقط ہو گا یہ جنون کے عارض اور آخر وقت میں عورت کے حیض و نفاس کی حالت میں ہو جانے سے بھی یہ حکم ساقط ہو جائے گا۔ کہ ان عوارض کی بنا پر شرع نے یہ حکم خود ساقط کر دیا ہے۔ وقت کا تنگ ہونا۔ پانی کا نہ ملنا۔ لباس کا نہ ہونا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کی دیگر صورتوں میں یہ حکم یعنی نماز ساقط نہیں ہوگا۔

حسن لغیرہ قسم (دوم) ہے جو دوسروں کی وجہ سے مستحسن ہو۔ مثلاً جمعہ کے لیے مسجد کی طرف جلد جلد چلنا' نماز کے لیے وضو کرنا' تیزی سے چلنا اس لیے اچھا ہے کہ وہ جمعہ کی نماز تک پہنچانے کا واسطہ ہے اور وضو اس لیے مستحسن ہے کہ وہ نماز کی کنجی ہے۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ واسطہ کے ساقط ہونے سے اس کا حکم ساقط ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جس پر جمعہ واجب نہیں مثلاً مسافر' مریض تو اس پر سعی بھی واجب نہیں اور جس پر نماز فرض نہیں اس پر وضو واجب نہیں اور جس پر جمعہ فرض ہے اس نے جمعہ کے لیے سعی کی مگر جبراً اسے دوسری جگہ لے جایا گا تو جمعہ کی اقامت سے پہلے اس پر سعی کرنا دوبارہ واجب ہے اور اگر کوئی شخص مسجد جامع میں معتکف ہے تو اس سے سعی ساقط ہو گی۔ اسی طرح کسی نے وضو کیا اور ادائے نماز سے پہلے ہی وضو ٹوٹ گیا تو اس شخص پر دوبارہ وضو کرنا واجب ہو گا اور اگر نماز واجب ہونے کے وقت تک وضو قائم ہے تو اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب نہ ہو گا اور اس نوع یعنی حسن لغیرہ کے قریب قریب (شرعی) حدود و قصاص اور جہاد ہے۔ حد اس لیے بہتر ہے کہ اس سے جرم پر زجر (تنبیہ) ہوتی ہے اور جہاد اس واسطے مستحسن ہے کہ اس سے کافروں کے شر کو دفع کیا جاتا ہے اور کلمۃ اللہ بلند ہوتا ہے اور اگر ہم واسطہ کو معدوم فرض کر لیں تو حدود و مامور بہ باقی نہیں رہتے۔ اس لیے کہ اگر جنایت (گناہ) نہ ہو تو حد واجب نہ ہو گی اور اگر لڑائی تک پہنچانے والا کفر نہ ہو تو جہاد واجب نہ ہو گا۔

واجب کی قسمیں

امر کی وجہ سے جو واجب ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اداء' دوم قضاء۔ اداء عبارت ہے عین واجب کو اس کے مستحق کے سپرد کرنا' اور قضا عبارت ہے مثل واجب کو اس کے مستحق کے سپرد کرنا۔ پھر ادا کی دو قسمیں ہیں۔ اداء کامل اور اداء قاصر' اداء کامل یہ ہے کہ نماز کو اس کے وقت میں جماعت کے ساتھ اداء کرنا یا وضو طواف کرنا یا فروخت کردہ چیزوں کو صحیح و سالم بتقاضہ عقد بیع خریدنے والے کے حوالے کرنا اور غاصب کا غصب کی ہوئی شے کو اسی حالت میں واپس کرنا جس حالت میں اس نے غصب کی تھی۔ اس نوع یعنی ادا کامل کا حکم یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے پر حکم سے عہدہ برآ ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ جب غاصب نے غصب کیا ہوا مال مالک کے ہاں فروخت کر دیا' بطور رہن اس کے پاس رکھایا اس کے سپرد کر دیا تو غاصب بری الذمہ ہو جائے گا اور یہ اس کے حق میں ادا کر دینا ہو گا اور اس میں بیع اور رہبہ کی جو صراحت ہے لغو ہو گی اور اگر کسی نے غصب کیا اور اس کے مالک کے کو کھلا دیا اور وہ نہیں جانتا کہ یہ اسی کا کھانا ہے یا کپڑا غصب کیا اور اس کے مالک کو پہنا دیا اور وہ نہیں جانتا کہ یہ کپڑا اسی کا ہے تو یہ بھی حق کا ادا کر دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ خریدنے والے نے اگر بیع فاسد میں فروخت کرنے والے کو سامان تجارت مستعار دیا۔ اس کے پاس گروی رکھایا اجارہ پر دیا۔ اس کے پاس فروخت کیا یا ہبہ کیا یا سپرد کر دیا تو اس کے حق کا ادا کر دینا ہے۔ بیع' ہبہ وغیرہ کی صراحت لغو ہو گی۔ ادائے قاصر یہ ہے کہ عین واجب کو نقصان کے ساتھ سپرد کرنا۔ مثلاً کوئی شخص (تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھے تعدیل ارکان یہ ہے کہ رکوع' قومہ' سجدے وغیرہ کو صحیح طور پر پورے اطمینان کے ساتھ ادا کرے) یا کعبہ کا طواف بے وضو کرے یا ایسا فروخت کیا ہوا مال لوٹائے۔ جس پر قرض ہو یا کوئی جرم ہو یا غصب کردہ غلام کو اس صورت میں لوٹائے کہ اس کا خون کسی کو قتل کرنے کی وجہ سے مباح ہو یا غاصب کے پاس ہونے کی صورت میں اس نے کوئی جرم کیا ہو یا کھرے سکوں کی بجائے کھوٹے سکے ادا کرنا جبکہ قرض خواہ کو اس کا علم نہ ہو۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ اگر مثل سے تلافی ممکن ہو تو کر دے' اگر مثل سے تلافی کا امکان نہ ہو تو نقصان کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ البتہ گناہ باقی رہے گا اسی وجہ سے اگر کسی نے نماز میں تعدیل ارکان کو ترک کر دیا تو اس کا تدارک مثل سے ممکن نہیں۔ کیونکہ سجدے کے پاس اس کا مثل نہیں لہٰذا اس نقصان کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ اگر کسی نے ایام تشریق میں نماز ترک کر دی اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں میں اس کو پڑھنا چاہا تو تکبیرات تشریق نہ کہے۔ اس لئے کہ سوائے ایام تشریق کے جہراً تکبیر شرعاً ثابت نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر نماز میں سورہ فاتحہ اور دعا قنوت یا التحیات کی قرأت ترک ہو گئی یا عیدین کی تکبیریں رہ گئی تو سجدہ سہو سے ان سب کی تلافی ہو جائے گی لیکن غیر وضو کی حالت میں طواف کر لیا تو اس کی تلافی دم یعنی کفارہ کے طور پر جانور قربان کرنے سے ہو گی۔ یہ شرعی مثل ہے اور اسی بناء پر اگر مقروض نے کھرے سکوں کے بجائے کھوٹے سکے ادائے قرض میں دے دیئے اور وہ قابض کے ہاں ضائع ہو گئے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی رائے میں مدیون یعنی قرض دار کو کچھ دینا واجب نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ کھرے پن کا مثل نہیں کہ اس کا معاوضہ مثل سے کر دیا جائے اور اگر غاصب یا بیچنے والے نے کوئی غلام سپرد کیا جس کا خون کسی جرم کی وجہ سے مباح تھا اور وہ جرم غاصب کے ہاں یا بیع کے پاس وقوع میں آیا تھا۔ پس اگر وہ غلام مالک یا خریدنے والے کے ہاں واپسی سے قبل ہلاک ہو گیا تو اس کی قیمت خریدنے والے پر لازم ہو گی اور غاصب بری الذمہ ہو گا۔ اس اعتبار سے کہ وہ اصل ادا کر چکا ہے اور اگر وہ مجرم غلام اسی جرم میں مقتول ہوا تو ہلاکت اول سبب کی طرف منسوب ہو گی پس یہ اس طرح کہ ادائیگی وجود میں نہیں آئی۔ یہ رائے امام ابو حنیفہؒ کی ہے اور کوئی مغصوبہ لونڈی جب حمل کی حالت میں واپس کی گئی اور حمل اسے غاصب کے ہاں واقع ہوا اور مالک کے پاس بچے کی ولادت کے وقت مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غاصب تاوان سے بری نہیں ہو گا۔ پھر اصل اس باب میں ادا ہے۔ ادا کامل ہو یا ناقص مگر قضا اس وقت اختیار کی جائے گی۔ جب ادا ممکن نہ ہو اور اسی بنا پر ودیعت' وکالت اور غصب میں مال کا تعین ہو گا۔ کسی نے بطور امانت کچھ مال رکھا کوئی چیز خریدنے کے لئے وکیل کو دیا یا غصب کر لیا تو عین شے کو ادا کرنا ہو گا۔ اگر امین' وکیل یا غاصب عین شے کو روک لینا چاہیں اور اس کی بجائے اس سے ملتی جلتی کوئی دوسری چیز دیں تو ان کو یہ حق حاصل نہیں اور اگر کسی نے کوئی چیز خریدی اور وہ اس کے سپرد ہو گئی' پھر اس میں کوئی عیب ہوا تو خریدار کو اختیار ہے کہ وہ اس چیز کو رکھ لے یا چھوڑ دے۔ اس اعتبار سے کہ اصل ادا ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ غاصب پر واجب ہے کہ وہ عین مغصوب چیز کو واپس کرے۔ اگرچہ غاصب کے ہاتھ میں اس کے اندر کیسا ہی تغیر آگیا اور نقصان کے سبب اس پر تاوان واجب ہو گا اور اسی طرح گندم غصب کیا اور پیس دیا' یا لکڑی غصب کی اور اسے مکان کی تعمیر میں استعمال کر لیا بکری غصب کی اور ذبح کر کے بھون دیا' یا انگور غصب کیا اور اسے نچوڑ کر رس نکال لیا یا گندم غصب کر کے بو دیا اور کھیتی نکل آئی۔ یہ تمام چیزیں جو اپنی اصلی حالت پر نہیں ہیں' امام شافعیؒ کے نزدیک مالک ہی کی ملکیت ہیں اور ہماری یعنی احناف کی رائے میں یہ غصب کردہ تمام چیزیں غاصب کی ہیں اور ان چیزوں کی قیمت ادا کرنا غاصب پر واجب ہے یا کسی نے چاندی غصب کر کے اسے دراہم کی صورت میں ڈھال دیا یا سونے کی ڈلی غصب کی اور اس کے دنانیر بنا لئے یا بکری غصب کی اور اسے ذبح کر ڈالا تو ان صورتوں میں ظاہر روائت کی رو سے مالک کا حق منقطع نہیں ہو گا اور اسی طرح کسی نے روئی غصب کی اور اسے کات لیا یا سوت غصب کیا اور بن لیا تو ظاہر روائت میں مالک کا حق منقطع نہیں ہو گا۔ اس سے کچھ ضمنی مسائل متفرع ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر غاصب سے مالک نے تاوان وصول کر لیا اور پھر غصب شدہ غلام کا پتہ چل گیا تو غلام مالک کی ملکیت میں ہو گا اور مالک پر واجب ہو گا کہ اس نے غلام کی جو قیمت وصول کی تھی اسے واپس کر دے پھر قضا کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک قضائے کامل اور دوسری قضائے قاصر۔ قضائے کامل یہ ہے کہ مثل واجب سپرد کرنے اور یہ مماثلت صورت و معنی دونوں طرح سے ہو جیسا کہ کسی نے گندم کا قفیز (پیمانہ) غصب کیا اور پھر اسے ضائع کر دیا تو اس پر گندم کا قفیز ہی تاوان ہو گا اور یہ ادا کردہ چیز یعنی وہ گندم جو تاوان کے طور پر دی اول یعنی غصب شدہ گندم کی صورت و معنی دونوں لحاظ سے مثل ہے اور تمام مثلیات کا یہی حکم ہے۔ مثلیات وہ اشیاء ہیں جن کا تاوان قیمت نہیں بلکہ وہی شے تاوان ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضائے قاصر:

قضائے قاصر یہ ہے کہ وہ صورت کے لحاظ سے واجب کے مماثل نہ ہو اور معنی کے اعتبار سے مماثل ہو جیسا کہ کسی نے بکری کو غصب کر لیا اور وہ ہلاک ہو گئی تو اس کی قیمت تاوان کے طور پر دے۔ قیمت معنی کے لحاظ سے بکری کی مثل ہے۔ صورت کے لحاظ سے مثل نہیں۔ قضا میں اصل کامل ہے۔ یعنی قضائے کامل ہے۔ اسی بناء پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جب کسی نے کوئی مثل چیز غصب کی اور وہ غاصب کے ہاں ضائع ہو گئی۔ لوگوں کے پاس یعنی بازار میں بھی نہیں تو جھگڑا کے دن اس چیز کی جو قیمت ہو' غاصب پر وہی لازم ہو گی کیونکہ مثل کامل کی سپردگی سے عاجز ہونا جھگڑے کے دن ظاہر ہوا مگر خصومت کے دن سے پہلے تمام وجوہ سے مثل حصول سے عاجز ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی خصومت سے قبل اسی چیز کا ملنا ممکن ہو۔ لیکن ایسی چیز جس کی مثل نہ صورۃ ہو نہ معنی تو اس صورت میں مثل سے قضا کا واجب ہونا ممکن نہیں تھا اسی قاعدہ کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ منافع ضائع ہونے پر تاوان نہیں ہو گا۔ کیونکہ مثل سے تاوان کا واجب کرنا ناممکن ہے۔ مثلاً کسی نے غلام کو غصب کیا اور اس سے مہینہ بھر کی خدمت لی یا کوئی مکان غصب کر کے ایک مہینہ اس میں رہائش رکھی' پھر غصب کردہ کو مالک کے حوالے کر دیا تو اس پر منافع کا تاوان واجب نہیں ہو گا۔ امام شافعیؒ کو اس میں اختلاف ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ غاصب پر گناہ باقی رہے گا اور اس کا بدلہ آخرت میں ملے گا اور اسی لئے کہتے ہیں کہ جھوٹی گواہی کی وجہ سے جو طلاق واقع ہوئی تو متمتع خاص کے نقصان پر تاوان نہیں ہو گا۔ یعنی جب دو آدمی شہادت دیں کہ فلاں شخص نے دخول کے بعد طلاق دی تو اس سے قاضی اس شخص کو مہر ادا کرنے کے لئے کہے اور ان میں تفریق کرا دے۔ فیصلہ ہو جانے کے بعد دونوں گواہ شہادت سے رجوع کر لیں تو ان پر تاوان نہیں ہو گا۔ مگر گناہ گار ہوں گے اور کسی دوسرے کی منکوحہ کو قتل کر دینے سے جو نقصان منافع بہم بستری میں خاوند کا ہوا ہے قاتل پر اس کا تاوان نہیں ہو گا قصاص لیا جائے گا اور نہ ہی وطی کرنے سے کوئی کوئی تاوان ہو گا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی بیوی سے وطی کر لے تو خاوند کے حق میں اس پر کوئی تاوان نہ ہو گا۔ لیکن اگر شرع نے اس شے کی مثل قرار دے دیا جو نہ صورۃ اور معناً تو اسے مثل ماننا پڑے گا اور اس کی قضا شرعی مثل کے لحاظ سے واجب ہو گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص فانی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لئے روزہ کی قضاء فدیہ (ایک مسکین کو کھانا کھلانا) مثل شرعی ہے اور اسی طرح قتل خطاء کی سزا دیت مثل نفس ہے۔ حالانکہ روزہ اور فدیہ میں یا جان اور دیت میں کوئی مشابہت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہی

نہیں کی دو قسمیں ہیں۔ نہی کی پہلی قسم وہ ہے جو افعال حسیہ کے متعلق ہے جیسے زنا کرنا' شراب پینا' جھوٹ بولنا' ظلم کرنا وغیرہ۔ یہ تمام افعال وہ ہیں جو ہر شخص محسوس کر لیتا ہے۔ نہی کی دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق تصرفات شرعیہ سے ہے مثلاً قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور اوقات مکروہہ میں نماز ادا کرنے سے روکا گیا ہے اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت ہے۔ پہلی نوع کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ یعنی جس شے سے روکا گیا ہے وہ بعینہ وہی ہو جس پر نہی وارد ہوئی ہے۔ پس وہ عیناً قبیح ہو گی۔ اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو گی۔ نہی کی دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ یعنی جس کی نہی کی گئی وہ اس شے کے علاوہ ہو جس کی طرف نہی کی اضافت ہوئی ہے یعنی نہی نفس منہی عنہ پر وارد نہیں ہوئی ہے بلکہ نہی کا تعلق دوسری شے سے ہے۔ پس یہ قسم حسن لغیرہ قبیح لغیرہ یعنی کسی دوسری وجہ کی بنا پر قبیح ہو گی اور اس کا مرتکب حرام لغیرہ کا مرتکب ہو گا۔ حرام لنفسہ کا مرتکب نہیں ہو گا۔ اسی اصول کی بنا پر ہمارے اصحاب کہتے ہیں تصرفات شرعیہ سے نہیں ان کی تقریر یعنی ان کے ثبوت و وجود کی مقتضی ہے۔ مراد یہ ہے کہ نہی کے بعد تصرف مشروع باقی رہے گا۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اس لیے کہ اگر مشروع باقی نہیں رہے گا تو بندہ مشروع کی تحصیل سے عاجز ہو گا اور اس حالت میں نہی عاجز کے لیے ہو گی۔ یہ امر شارع کی طرف سے محال ہے۔ اس بیان سے افعال حسیہ کا فرق ظاہر ہو گیا۔ اس لیے کہ اگر افعال حسیہ کا عین (ان کی ذات) قبیح ہو تو اس وقت یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ نہی ایک امر عاجز پر ہو رہی ہے۔ اس لیے کہ اس قباحت کے باوجود بھی بندہ اس کے کرنے سے عاجز نہیں ہو سکتا۔

اسی سے متفرع ہوتا ہے بیع فاسد کا حکم (کسی نے کوئی غلام اس شرط پر خریدا کہ وہ بیچنے والے کی ایک مہینہ تک خدمت کرے گا) اجارہ فاسد (کسی نے مکان کرایہ پر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ وہ خود مدت مقررتک اس میں رہے گا) یوم نحر کو روزہ رکھنے کی نذر ماننا اور تصرفات شرعیہ کی تمام صورتیں باوجود ان کے ممنوع ہونے کے احناف کہتے ہیں۔ کہ بیع فاسد قبضہ کے وقت ملک کا فائدہ دیتی ہے۔ اس اعتبار سے کہ وہ بیع اس میں ایجاب و قبول پایا جاتا ہے۔ اور حرام لغیرہ ہونے کی وجہ سے اس کا توڑنا واجب ہے (بیع میں شرط فاسد کی بنا پر) مگر یہ صورت مشرکہ عورتوں سے نکاح' باپ کی منکوحہ اور اس عورت سے نکاح جو عدت میں ہو۔ دوسرے کی منکوحہ سے نکاح' محرم سے نکاح اور بغیر گواہوں کے نکاح کرنے سے مختلف ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نکاح سے تصرف حلال ہو جاتا ہے اور نہی سے تصرف حرام ہو جاتا ہے اور حلت و حرمت ایک دوسرے کی ضد ہیں لہذا ان دونوں کا اجتماع محال ہے۔ اس لیے یہاں پر نہی کو نفی پر محمول کیا جائے گا اور نفی میں مشروعیت باقی نہیں رہتی یعنی مذکورہ بالا مسئلوں میں نہی کو اپنے اصلی معنی میں نہیں بلکہ نفی کے معنی میں لیا جائے گا۔ پہلے مسئلوں میں مثلاً بیع سے ملکیت کے ثابت ہونے اور اس میں تصرف کے ناجائز ہونے میں جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے۔ یعنی ملک ثابت ہو گی اور اس میں تصرف حرام ہو گا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ کسی مسلم کی ملکیت میں انگور کا شیرہ ہو اور وہ شراب بن جائے تو اس میں مسلم کی ملکیت باقی رہے گی۔ مگر تصرف حرام ہو گا۔ اسی بنا پر ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے یوم نحر اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح ہو گی۔ اس لیے کہ اس کی یہ نذر صوم مشروع کی نذر ہے اور اسی طرح کسی نے اوقات مکروہہ میں نماز کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح ہو گی۔ اس لیے کہ اس نے عبادت مشروعہ کی نذر مانی ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ نہی سے تصرف شرعاً باقی رہتا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اوقات مکروہہ میں نماز نفل شروع کر دی تو شروع کرنے سے وہ نماز اس پر لازم ہو گی اور حرام کا ارتکاب اس بات کو ضروری قرار نہیں دیتا کہ اسے پورا کیا جائے کیوں کہ اگر وہ شخص جس نے نذر کے مطابق اوقات مکروہہ میں نفل شروع کر دیئے۔ اگر صبر کرتا حتیٰ کہ آفتاب کے بلند ہونے یا کامل طور پر غروب ہونے یا ڈھلنے سے نماز کا وقت آجاتا اور نماز ادا کرنا درست ہو جاتا تو اس صورت میں کراہت کے بغیر نماز کو پورا کرنا ممکن تھا اور اس سے عید کے دن روزہ رکھنے کا فرق ظاہر ہو گیا کہ اگر اس شخص نے نفلی روزہ عید کے دن شروع کیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا پورا کرنا لازم نہیں ہو گا اس لیے کہ اس فعل کا پورا کرنا ارتکاب حرام سے الگ نہیں ہو سکتا اور اسی نوع میں حائضہ سے وطی کا مسئلہ ہے کیونکہ حیض والی عورت سے جماع کرنا اس لیے منع کیا گیا کہ اس میں کراہت و ضرر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یسئلونك عن المحیض قل هو ازی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوهن حتی یطهرن۔

یعنی سوال کرتے ہیں وہ لوگ آپ سے اے حبیب ﷺ مسئلہ حیض کے متعلق ان سے فرما دیجئے کہ وہ مضرت (کا وقت) پس چاہئے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔ اور جب تک وہ (ایام سے فارغ ہو کر) پاک و صاف نہ ہو لیں۔ ان سے نزدیکی نہ کرو۔ (عورت سے ہم بستر ہونا فی نفسہ منع نہیں بلکہ قبیح غیر یعنی گندگی اور اذی کی وجہ سے ہے) اور اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ حائضہ سے جماع کرنے پر احکام مرتب ہوں گے مثلاً حائضہ سے وطی کرنے والے کا احصان یعنی شادی شدہ ہونا ثابت ہو گا اور مطلقہ ثلاثہ پہلے شوہر پر حلال ہو گی یعنی کسی عورت نے مطلقہ ثلاثہ ہونے کی حیثیت سے دوسرے مرد سے نکاح کیا اور ایام حیض میں جماع کی نوبت پہنچی تو وہ عورت شوہر اول پر حلال ہو سکتی ہے گویا حلالہ ثابت ہو جائے گا۔ اور اس پر مہر، عدت اور نفقہ کا حکم ثابت ہو گا اور اگر عورت نے حق مہر نہ ملنے کی وجہ سے مرد کو اپنے قریب آنے سے روک دیا تو وہ صاحبین کے نزدیک ناشزہ، نافرمان کہلائے گی اور نفقہ کی مستحق نہ ہو گی اور کسی فعل کا حرام ہونا احکام کے مرتب ہونے کے منافی نہیں جیسا کہ حیض کی حالت میں عورت کو طلاق دینا حرام ہے مگر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اسی طرح غصب کئے ہوئے پانی سے وضو کرنا، غصب کردہ کمان سے شکار کرنا، غصب کردہ چھری سے ذبح کرنا، مغصوبہ زمین پر نماز ادا کرنا، ندا، جمعہ کی اذان کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خرید و فروخت کرنا۔ ان تمام تصرفات پر احکام ثابت ہوں گے۔ باوجود یکہ یہ حرمت پر مشتمل ہیں اور اسی اصل کے اعتبار سے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے ولا تقبلو الہم شہادۃ ابدا۔ یعنی فاسقوں کی گواہی کبھی بھی قبول نہ کرو۔ اس آیت سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ فاسق بھی اہل شہادت سے ہیں چنانچہ فاسقوں کی شہادت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اس لیے کہ فاسقوں کی شہادت قبول کرنے سے منع کرنا اور اس میں شہادت کے وجود کے بغیر محال ہے۔

☆ ☆ ☆

س : نصوص سے مراد معلوم کرنے کے طریق کو وضاحت سے بیان کریں۔

ج : نصوص سے مراد معلوم کرنے کے طریق

نصوص قرانیہ سے مقصود معنی کے مراد معلوم کرنے کے چند طریقے ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جب لفظ ایک معنی کے واسطے حقیقت اور دوسرے کے لیے مجاز تو حقیقی معنی مراد لینا اولی ہے۔ اس کی مثال جو ہمارے علماء بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی جو زنا کے نطفہ سے پیدا ہوئی تو زانی سے اس کا نکاح حرام ہو گا۔ مگر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حلال ہو گا۔ لیکن صحیح وہ ہے جو ہم کہتے ہیں اس لیے کہ وہ لڑکی حقیقتاً اس کی بیٹی ہے کیونکہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہے لہذا وہ اس آیت کے تحت میں داخل ہو گی حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم۔ یعنی تمہاری مائیں اور بیٹیاں تم پر حرام ہیں۔ اس حرمت وحلت نکاح کی وجہ سے دنوں مذہبوں یعنی احناف و شوافع کے الگ الگ احکام متفرع ہوں گے۔ امام شافعیؒ کی رائے میں اس لڑکی سے وطی حلال ہو گی۔ مہر واجب ہو گا' نفقہ لازم ہو گا اور وراثت جاری ہو گی اور خاوند کو اختیار ہو گا کہ اسے باہر جانے کی اجازت دے یا نہ دے۔ احناف کے نزدیک چونکہ یہ نکاح ہی نہیں ہوا اس لیے مہر' نفقہ اور وراثت جاری ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسرا طریقہ ہے کہ جس لفظ میں دو معنوں کا احتمال ہو اور اس میں سے ایک احتمال اگر نص میں تخصیص کا موجب ہو اور دوسرا تخصیص کا موجب نہ ہو تو اس صورت میں وہ معنی اختیار کرنا اولی ہے جس سے تخصیص لازم آتی ہے۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اولا مستم النساء اس آیت میں ملامست کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک جماع اور دوسرے ہاتھ سے چھونا۔ اگر ملامست کو صرف ہاتھ سے چھونے پر محمول کیا جائے تو بہت سی صورتوں میں نص کو مخصوص کرنا پڑے گا۔ مثلاً محارم عورتوں (ماں' بہن' بیٹی) اور چھوٹی بچی کو چھونے سے امام شافعیؒ کے صحیح قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اس اختلاف کی وجہ سے دونوں مذہبوں کے مسائل متفرع ہوئے۔ مثلاً احناف کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو نہیں ٹوٹتا نماز درست ہو گی' قرآن پاک کو چھو سکتا ہے' مسجد میں داخل ہو سکتا ہے اور امامت صحیح ہو گی۔ امام شافعیؒ کی رائے میں وضو کرنے کے بعد اگر عورت کو چھو لیا تو پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم لازم ہو گا' اور اگر اثنائے نماز میں چھونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد آگیا تو ہمارے نزدیک کچھ حرج نہیں، مگر امام شافعیؒ کی رائے میں وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نماز مباح نہ ہوگی۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ کوئی نص جو دو قراءتوں میں پڑھی جائے یا کوئی حدیث دو مختلف روایتوں سے بیان کی گئی ہو تو اس کے ایسے معنی لینا جس سے دونوں پر عمل ہو جائے اولی ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وارجلکم اس آیت کی دو قرآتیں ہیں اگر لام پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو مغسول پر عطف ہے معنی یہ ہوں گے مسح کرو اپنے سروں کا اور دھوؤ اپنے پاؤں کو اور اگر لام پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو اس صورت میں اس کا عطف ممسوح پر ہوگا۔ پس جر کی قراءت کو موزہ پہننے کی حالت پر محمول کیا جائے گا اور نصب کی قراءت سے موزہ نہ پہننے کی حالت مراد لی جائے گی۔ گویا اس وجہ سے دونوں قسم کی قراءت پر عمل ہو جاتا ہے۔ اسی معنی کے اعتبار سے بعض حضرات نے کہا ہے کہ موزہ پر مسح کا جواز قرآن مجید سے ثابت ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے حتی یطھرن اس کی قراءت تشدید اور تخفیف دونوں طرح سے ہے۔ تخفیف کی قراءت پر عمل کیا جائے گا جب کہ اس کے حیض کے دس دن ہوں اور تشدید کی قرآن کو دس دن سے کم پر محمول کیا جائے گا۔ اسی بنا پر ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ جب دس دن گزرنے سے پہلے حیض کا خون منقطع ہو گیا تو اس وقت تک مقاربت جائز نہیں جب تک وہ غسل نہ کرے اس لیے کہ کامل طہارت غسل سے ثابت ہوتی ہے اور اگر عورت کا خون دس دن کے بعد منقطع ہو تو بغیر غسل کے اس سے مقاربت جائز ہے۔ اس لیے کہ جب دس دن پورے ہونے کے بعد نماز کے آخری وقت میں اس کا خون منقطع ہو گیا اور وقت باقی ہے کہ وہ اس میں غسل کر سکے اور تکبیر تحریمہ یعنی نماز کی نیت باندھ سکے تو اس پر فریضہ وقت لازم ہوگا اور اگر اتنا وقت نہیں تو فریضہ لازم نہیں ہوگا۔

اب ہم کچھ کمزور تمسکات کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اس سے اس نوع میں نقص و خلل والے مقام سے تنبیہ ہو جائے۔

تمسک اول:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے قے کی اور وضو نہیں فرمایا امام شافعیؒ اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ قے کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام شافعیؒ رحمتہ اللہ کا یہ استدلال ضعیف ہے۔ اس لیے کہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ قے فوری طور پر وضو کو واجب نہیں کرتی اور اس میں اختلاف نہیں البتہ اختلاف اس بات میں کہ قے ناقض وضو ہے یا نہیں۔ حنفیوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسی طرح آیت حرمت علیکم المیتۃ سے یہ ثابت کرنا کہ مکھی پانی میں مر جائے تو پانی فاسد ہو جاتا ہے۔ ضعیف ہے اس لیے کہ نص سے مردار کی حرمت ثابت ہوتی ہے اس میں اختلاف نہیں۔ اختلاف پانی فاسد ہونے میں ہے اور اسی طرح رسول ﷺ کی حدیث۔ حتیہ ثم اقرصیہ ثم اغسلیہ بالماء سے یہ ثابت کرنا ہے کہ سرکہ سے نجاست زائل نہیں ہوتی۔ یہ طریق بھی ضعیف ہے کیونکہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کھرچ دے پھر اسے جھٹک دے پھر پانی سے دھو دے۔

حدیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس جگہ پر خون لگا ہو تو پانی سے دھونے کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور یہ اسی صورت میں ہے کہ کسی جگہ خون موجود ہو۔ اختلاف اس میں نہیں بلکہ اختلاف اس میں ہے کہ اگر سر کہ سے خون کو دھو دیا جائے تو وہ جگہ پاک ہو گی یا نہیں۔ اور اسی طرح حضور ﷺ کی یہ حدیث فی اربعین شاۃ شاۃ۔ یعنی چالیس بکریوں میں ایک واجب ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت کرنا کہ بکری کی قیمت زکوٰۃ میں دینا جائز نہیں بلکہ بکری ہی زکوٰۃ میں دینا ہو گی۔ یہ طریق بھی ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث کا مقتضی یہ ہے کہ چالیس بکریاں ہوں تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ اختلاف اس میں ہے کہ اگر بکری کی قیمت دے دی جائے تو وہ واجب شدہ زکوٰۃ ہو گی یا نہیں اور ایسے ہی یہ آیت قرآنی۔ وَاتموا الحج والعمرۃ للہ۔ یعنی تمام کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے اس سے یہ ثابت کرنا کہ عمرہ ابتداءً واجب ہے' ضعیف ہے اس لیے کہ نص کا مقتضی یہ ہے کہ حج اور عمرہ کا اہتمام واجب ہے اور اس کا مکمل کرنا شروع کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ اختلاف اس میں نہیں کیونکہ شروع کرنے کے بعد مکمل کرنا تو بالاتفاق واجب ہے۔ اختلاف ابتداءً عمرہ کے وجوب میں ہے۔ امام شافعی کی رائے میں واجب ہے احناف کے نزدیک واجب نہیں اسی طرح حدیث شریف میں ہے۔ لا تبیعوا الدرھم بالدرھمین ولا الصاع بالصاعین۔ نہ فروخت کرو ایک درہم کو دو درہموں کے عوض اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے عوض۔ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا کہ بیع فاسد سے ملک کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا' ضعیف ہے۔ اس لیے کہ نص سے بیع فاسد کا حرام ہونا ثابت ہے۔ اختلاف اس میں نہیں البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ ملک ثابت ہو گی یا نہیں۔ اور اسی طرح حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ الا لا تصوموا فی ھذہ الایام فانھا ایام اکل و شرب ولجال۔ نہ روزے رکھو ان دنوں میں اس لیے کہ یہ دن کھانے پینے اور مقاربت کے ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا کہ یوم نحر کے روزہ کی نذر ماننا درست نہیں' ضعیف ہے۔ اس لیے کہ نص کا مقتضی یہ ہے کہ یہ فعل حرام ہے۔ یعنی اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور اس کے حرام ہونے میں اختلاف نہیں اختلاف اس میں ہے کہ حرام ہونے کے باوجود احکام ثابت ہوتے ہیں یا نہیں اور کسی فعل کی حرمت اس پر احکام کے مرتب ہونے کے منافی نہیں۔ مثلاً اگر باپ نے اپنے بیٹے کی لونڈی سے اولاد حاصل کرنے کی خواہش کی تو یہ فعل حرام ہے۔ لیکن باپ کی مقاربت سے اگرچہ بیٹا ہوا تو اس سے باپ کی ملکیت ثابت ہو گی اور اس پر لونڈی کی قیمت ادا کرنا واجب ہو گی' اور اگر کسی شخص نے غصب کردہ چھری سے بکری ذبح کی تو اس چھری سے ذبح کرنا حرام ہو گا۔ مگر ذبح کردہ بکری حلال ہو گی۔ اسی طرح غصب کئے ہوئے پانی سے اگر نجس کپڑا دھویا تو بوجہ غصب یہ فعل حرام ہو گا مگر کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اور اگر کسی شخص نے حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کی تو یہ فعل حرام ہو گا مگر اس سے مجامعت کرنے والے کا احصان یعنی بیوی والا ہونا ثابت ہو گا اور وہ عورت پہلے خاوند پر حلال ہو جائے گی۔ یعنی اگر وہ عورت مطلقہ ثلاثہ تھی تو حلالہ ثابت ہو جائے گا اور اگر وہ پہلے شوہر پر حلال ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س : درج ذیل حروف معانی کے فقہ میں استعمال پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

ج : حروف معانی

(الف) واؤ

حرف "واؤ" یہ مطلق جمع کے لیے آتا ہے اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ حرف واؤ ترتیب کے لیے آتا ہے اسی بنا پر وضو کے باب میں وہ ترتیب کو واجب قرار دیتے ہیں۔ حنفی علماء نے کہا ہے کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا "ان کلمت زیدا وعمر افانت طالق" یعنی اگر تو نے زید اور عمر سے بات کی تو تمہیں طلاق ہے پس اس عورت نے پہلے عمرو سے بات کی پھر زید سے بات کی تو وہ مطلقہ ہو جائے گی اور اس میں معنی ترتیب اور مقارنت کی شرط نہیں اور اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا ان دخلت هذا الدار وهذا فانت طالق. یعنی اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو اسے طلاق ہو جائے گی۔ یہ ثابت ہوا کہ واؤ مطلق جمع کے لیے آتی ہے اگر ترتیب کے لیے ہوتی تو مذکورہ صورت میں عدم ترتیب کی بنا پر طلاق واقع نہ ہوتی۔ امام محمد نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا ان دخلت الدار وانت طالق۔ اگر تو گھر میں داخل ہو اور تجھے طلاق ہے۔ اس جملہ سے اسی وقت طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر حرف واؤ ترتیب کے لیے ہوتا تو گھر میں داخل ہونے کے بعد طلاق واقع ہوتی اور اس صورت میں تعلیق ہوتی نہ کہ تنجیز۔

اور کبھی حرف واؤ حال کے لیے آتا ہے یعنی حال اور ذوالحال کو ایک ساتھ جمع کرتا ہے اور اس حال میں شرط کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی مالک نے اپنے عبد ماذون یعنی وہ غلام جسے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو سے کہا ادالی الفا وانت حر. یعنی ایک ہزار مجھے ادا کر دے اور تو آزاد ہے یعنی ہزار ادا کرنے کی حالت میں وہ آزاد ہو گا۔ اگر ادائیگی نہ ہوئی تو وہ آزاد نہیں ہو گا گویا ہزار کی ادائیگی آزاد ہونے کی شرط ہے۔ اور امام محمد السیر الکبیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جب امام (خلیفہ) نے کفار سے کہا۔ افتحوا الباب و انتم آمنون. یعنی دروازہ کھول دو اور تم کو امن ہے۔ تو جب تک وہ دروازہ نہیں کھولیں گے ان کو امن نہیں دیا جائے گا اور اگر حربی سے کہا انزل و انت آمن۔ یعنی قلعہ وغیرہ سے اتر اور تجھے امن ہے۔ تو جب تک وہ اترے گا نہیں اسے پناہ نہیں دی جائے گی۔ واؤ کا حال پر محمول کرنا یعنی واؤ کا استعمال حال کے معنی میں بطریق مجاز ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ لفظ میں مجازی معنی کا احتمال ہو اور مجازی معنی کے ثبوت کے لیے دلیل (قرینہ) بھی موجود ہو جیسا کہ مالک کا اپنے غلام سے کہا ادالی الفا وانت حر یعنی ایک ہزار مجھے ادا کر دے اور تو آزاد ہے۔ تو آزادی اس حال میں ہو گی جب کہ وہ ادا کر دے اور اس پر دلیل موجود ہے کیونکہ مالک اپنے غلام پر غلامی کی حالت میں مال واجب نہیں کر سکتا۔ یہاں مال کی ادائیگی کو آزادی کی شرط قرار دینا درست ہو گا یعنی مال ادا کرے گا تب آزاد ہو گا اور واؤ کو حال کے معنی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمول کیا جائے گا۔

اور اسی طرح کسی شخص نے کہا انت طالق و انت مریضة او مصلیة. یعنی تجھے طلاق ہے اس حال میں کہ تو مریضہ ہو یا نماز پڑھتی ہو' تو اسی وقت طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر خاوند نے اس کلام سے تعلیق کی نیت کی یعنی طلاق اس شرط پر ہو گی کی تو مریضہ ہو یا نماز پڑھنے والی ہو' گویا واؤ کو حال کے معنی پر محمول کیا تھا تو اس کی نیت اللہ تعالیٰ اور اس کے مابین درست ہو گی' اس لیے کہ لفظ میں اگرچہ معنی حال کا احتمال ہے مگر ظاہر معنی حال کے خلاف ہے اور جب اس کے قصد سے اس کی تائید ہو گئی تو معنی حال ثابت ہو گیا مگر یہ دیانتاً ہو گا قضاءً اس کا اعتبار نہیں کیونکہ قاضی کا فیصلہ ظاہر پر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا خذ هذا الالف مضاربة و اعمل بها فی البز. یعنی ہزار درہم مضاربت کے طور پر لو اور انہیں کپڑے کے کاروبار میں لگاؤ (مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص کے روپے سے دوسرا آدمی کاروبار کرے اور نفع میں اشتراک ہو) تو مضارب کے لیے ضروری نہیں کہ وہ صرف کپڑے ہی کی تجارت میں لگائے بلکہ مضاربت میں تعمیم ہو گی یعنی جس کام میں چاہے لگائے۔ اس لیے کہ واعمل بها فی البز یہ جملہ مضاربت کے طور پر ہزار روپیہ لینے کے لیے حال بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا لہذا کلام کا پہلا حصہ دوسرے حصے کے ساتھ مقید نہ ہو گا کیونکہ حال اور ذوالحال کا ایک ساتھ پایا جانا لازمی ہے اور اذا قالت لزوجها طلقنی ولك الف. یعنی جب کسی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے طلاق دے دو اور تمہارے لیے ہزار درہم ہیں اور خاوند نے اسے طلاق دے دی تو مرد کے لیے عورت پر کچھ واجب نہ ہو گا اس لیے کہ عورت کا یہ کہنا ولك الف۔ اس پر ہزار درہم واجب کرنے میں حال کا فائدہ نہیں دے گا یعنی واؤ مجازی معنی (حال) پر محمول نہیں ہو گی اور ایسا قرینہ بھی موجود نہیں کہ واؤ کے عطفی معنی چھوڑ کر حال کے معنی لیے جائیں۔ لہذا یہ جملہ پہلے جملہ کے ساتھ مقید نہیں ہو گا اور اس عورت کا یہ قول طلقنی فی نفس مفید ہے۔ اس کے معنی ثابت ہوں گے اور بغیر مال کے قید کے طلاق واقع ہو جائے گی۔ پس دلیل کے بغیر اس پر عمل ترک نہیں ہو گا بخلاف اس کے کہ کسی شخص نے مزدور سے کہا احمل هذا المتاع ولك درهم. یعنی یہ سامان اٹھالے اور تجھے درہم دیا جائے گا' اس لیے کہ اجارہ یعنی مزدوری کی دلالت لفظ کے حقیقی معنی پر عمل کرنے سے روکتی ہے۔ یہاں ولك درہم حال کا معنی دے گا اور قرینہ بھی موجود ہے کہ جب مزدوری ہو گی تو اس کے لیے اجرت ادا کرنا ضروری ہو گی لہذا واؤ کے حقیقی معنی (عطف) نہیں لیے جائیں گے بلکہ مجازی معنی (حال) لیے جائیں گے اور معاوضہ واجب ہو گا۔

(ب) فاء :

تعقیب مع الوصل کے لیے آتا ہے یعنی معطوف علیہ مقدم اور معطوف موخر ہوتا ہے اور معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان مہلت نہیں بلکہ وصل ہوتا ہے اسی لیے فاء جزاء کے مواقع پر استعمال ہوتا ہے کیونکہ جزاء شرط کے بعد ہوتی ہے۔ حنفی علماء نے کہا ہے کہ جب کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نے کہا بعت منك هذا لعبد بالف۔ یعنی میں نے یہ غلام ایک ہزار درہم کے بدلے تیرے پاس فروخت کیا اور دوسرے نے کہا فهو حر۔ پس وہ آزاد ہے تو مشتری کا یہ کہنا بیع کے قبول کرنے کا مقتضی ہے لہذا بیع ثابت ہو گی اور بیع کے بعد مصلا غلام کی آزادی لازمی ہو گی اور اگر دوسرے شخص نے کہا وهو حر او هو حر۔ تو فاء کا عدم استعمال قبول بیع کی تردید پر دلالت کرے گا۔ اور جب کسی نے درزی سے کہا کہ اس کے کپڑے کو دیکھو کہ یہ میری قمیض کے لیے کافی ہو گا تو درزی نے دیکھا اور کہاں ہاں پھر کپڑے کے مالک نے کہا فاقطعه (پس اسے کاٹ لے) درزی نے کپڑے کو کاٹ دیا۔ اب اگر کپڑا قمیض کے لیے کافی نہ ہو تو اس کی ذمہ داری درزی پر ہو گی اس لیے کہ مالک نے درزی کے کہنے پر کہ "کپڑا کافی ہو گا" کے بعد کاٹنے کو کہا تھا بخلاف اس کے اگر بغیر فاء کے قطعه او قطعه کہا اور اس نے کاٹ دیا تو درزی ذمہ دار نہیں ہو گا۔ اگر کسی نے کہا میں نے یہ کپڑا دس درہم کے بدلے تیرے پاس فروخت کیا پس تو اسے قطع کر لے پس اس نے کپڑا کاٹا تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ اس لیے کہ فاء بیع کی قبولیت کا فائدہ دیتا ہے۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا۔ ان دخلت هذه الدار فهذه الدار فانت طالق۔ یعنی اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی پھر اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ پہلے گھر میں داخل ہو کر فوراً ہی دوسرے گھر میں داخل ہوئی تو طلاق ہو جائے گی حتیٰ کہ اگر عورت پہلے دوسرے گھر میں داخل ہوئی یا کچھ مدت کے بعد دوسرے گھر میں داخل ہوئی تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

اور کبھی فاء بیان علت کے لیے آتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی شخص نے اپنے غلام سے کہا اد الی الفا فانت حر۔ یعنی مجھے ہزار درہم ادا کر دے اس لیے کہ تو آزاد ہے تو غلام فوراً آزاد ہو جائے گا اگرچہ وہ کچھ ادا نہ کرے۔

اگر کسی مسلم نے حربی سے کہا انزل فانت آمن۔ یعنی اتر کیونکہ تجھے امن ہے تو حربی کو امن حاصل ہو گا۔ اگرچہ وہ قلعہ سے نہ اترے۔ جامع صغیر میں ہے کہ جب کسی شخص نے کہا۔ امر امراتی بیدك فطلقها۔ میری عورت کا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے پس اس کو طلاق دے دو اور اس وکیل نے مجلس میں طلاق دے دی تو یہ طلاق بائن واقع ہو گی اور پہلی طلاق کے علاوہ دوسری طلاق کی توکیل نہیں ہو گی یعنی پہلی طلاق کا ہی اختیار ہو گا دوسری کا نہیں۔ گویا اس نے یہ کہا کہ اس طلاق دے دو کہ اس کا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ الفاظ کہے۔ طلقها فجعلت امرها بیدك۔ یعنی اسے طلاق دے دو کیونکہ اس کا معاملہ میں نے تیرے ہاتھ میں دیا اور وکیل نے اسی مجلس میں طلاق دے دی تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اور اگر یہ کہا طلقها وجعلت امرها بیدك۔ یعنی طلاق دے دو اس کو اور میں نے اس کا معاملہ تیرے ہاتھ میں دیا اور اس نے اسی مجلس میں طلاق دے دی تو دو طلاقیں واقع ہوں گی۔ اور اگر کہا۔ طلقها و ابنها او ابنها و طلقها۔ یعنی اسے طلاق دے دو اور بائن طلاق دے دو یا کہا بائن طلاق دے دو اور طلاق دے دو۔ اس نے اسی مجلس میں طلاق دے دی تو دو ہی طلاقیں واقع ہوں گی۔ اسی واسطے ہمارے علماء کا قول ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب منکوحہ لونڈی کو آزاد کر دیا تو اس کے لیے اختیار ثابت ہو گا یعنی چاہے تو اسی خاوند کے پاس رہے یا اس سے علیحدہ ہو جائے خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد ہو اس لیے کہ جب حضرت بریرہؓ آزاد ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ملك بضعك فاختاری یعنی تم اپنے بضع کی مالک ہو پس تمہیں اختیار ہے۔ ان کو اختیار اس لیے دے دیا گیا کہ وہ آزاد ہونے کے سبب اپنے نفس کی خود مالکہ ہو گئی تھیں اور اس صورت میں خاوند کے آزاد یا غلام ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اسی سے طلاق کا مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ اس کا اعتبار عورتوں کی حالت پر ہے کیونکہ منکوحہ لونڈی کا بضع یعنی حق منفعت خاوند کی ملکیت ہوتا ہے اور لونڈی کے آزاد ہونے کی صورت میں خاوند کی ملک زائل نہیں ہوتی پس لونڈی کے آزاد ہونے پر ضرور تا ملک میں زیادتی ماننا پڑے گی حتی کہ اس کی زیادتی ملک خاوند کے لیے بھی ثابت ہو گی اور اسی زیادتی ملک کے سبب لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار حاصل ہوتا ہے اور ملک بضع میں آزاد ہونے کے بعد زیادہ اختیار ہو گا (اختیار ملنے کی یہی وجہ ہو گی کہ وہ خاوند کے پاس رہے نہ رہے) اسی لیے طلاق کا اعتبار عورتوں کے ساتھ ہے لہذا خاوند کو زوجہ کے آزاد ہونے پر تین طلاقیں دینے کا حق حاصل ہو گیا نہ کہ زوج کے عتق پر' جیسا کہ امام شافعیؒ مذہب ہے۔

(ج) ثم

ثم تراخی کے لیے آتا ہے (تراخی 'تاخیر' دیر' وقفہ' مہلت کا پایا جانا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک' ثم لفظ اور حکم دونوں میں تراخی کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی تراخی لفظ اور حکم دونوں میں ہوتی ہے مگر صاحبین کی رائے میں تراخی حکم میں ہوتی ہے۔ اس اختلاف کا بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے غیر مدخول بہا یعنی ایسی منکوحہ بیوی جس کے ساتھ مقاربت کا اتفاق نہیں ہوا' سے کہا۔ ان دخلت الدار فانت طالق ثم طالق ثم طالق۔ یعنی اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے' پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک پہلی طلاق تو گھر میں داخل ہونے پر ہو گی اس لیے کہ وہ شرط سے متصل ہے اور دوسری طلاق اسی وقت (کہنے کے وقت ہی) واقع ہو جائے گی اور تیسری لغو ہو گی۔ مگر صاحبین کی رائے میں کل طلاقوں کا تعین گھر میں داخل ہونے سے ہی ہو گا۔ پھر گھر میں داخل ہونے پر ترتیب ظاہر ہو گی۔ مگر طلاق ایک ہی واقع ہو گی۔ اور اگر کہا۔ انت طالق ثم طالق ثم طالق ان دخلت الدار۔ یعنی تجھے طلاق ہے پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے اگر تو گھر میں داخل ہوئی۔ امام اعظمؒ کے نزدیک پہلی طلاق اسی وقت واقع ہو جائے گی دوسری اور تیسری لغو ہو گی اور اگر عورت مدخول بہا ہے یعنی خاوند اس کے ساتھ مقاربت کر چکا ہے تو اگر شرط کو مقدم کیا اور کہا۔ ان دخلت الدار فانت طالق ثم طالق ثم طالق۔ یعنی۔ تو اگر گھر میں داخل ہوئی پس تجھے طلاق ہے پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک دو طلاقیں فوراً واقع ہو جائیں گی اور تیسری طلاق گھر میں داخل ہونے سے متعلق ہو گی۔ مگر صاحبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رائے میں تمام طلاقوں کا تعلق گھر میں داخل ہونے سے ہوگا۔ شرط خواہ مقدم ہو یا موخر۔

(د) بل

بل کا لفظ غلطی کی تلافی و تدارک کے لیے آتا ہے اس میں ثانی (یعنی معطوف) کو اول (یعنی علیہ) کی جگہ رکھ دیتے ہیں۔ پہلی بات کو غلط قرار دے کر دوسری صحیح بات اس کی جگہ بیان کرتے ہیں۔ مثلاً جب کسی شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی سے کہا۔ انت طالق واحدۃ لا بل ثنتین۔ تو صرف ایک طلاق ہوگی کیونکہ اس کا بل ثنتین کہنا اپنے پہلے قول سے رجوع کر کے اس کی جگہ دوسری بات کو قائم کرنا ہے۔ مگر کلمہ طلاق واحدہ کہہ کر اس سے رجوع کرنا صحیح نہ ہوگا (لہٰذا غلط رجوع کی بنا پر) اول یعنی ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ عورت کیونکہ غیر مدخولہ ہے۔ اب محل باقی نہ رہا لہٰذا اس کا لا بل ثنتین کہنا لغو ہوگا اور اگر عورت مدخولہ ہے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ اس مسئلہ کے برعکس اگر کسی شخص نے کہا لفلان علی الف لا بل الفان یعنی فلاں کے مجھ پر ایک ہزار نہیں بلکہ دو ہزار ہیں تو ہمارے نزدیک ایسا کہنے سے تین ہزار واجب نہیں ہوں گے۔ امام فرماتے ہیں کہ تین ہزار واجب ہوں گے ہماری دلیل یہ ہے کہ لفظ بل دراصل ثانی کو قول اول کی جگہ پر ثابت کر کے غلطی کی تلافی و تدارک کے لئے لایا جاتا ہے اور یہاں پہلے اقرار کا ابطال درست نہیں پس اول کو باقی رکھتے ہوئے ثانی کی تصحیح واجب ہوگی اس طریقہ سے کہ اول باقی رہے گا اور اول پر ایک ہزار زیادہ ہو کر دو ہزار ہو جائیں گے۔ بخلاف اس قول کے انت طالق واحدۃ لا بل ثنتین کیونکہ اس کی تلافی ممکن ہی نہیں اس لئے کہ یہ انشاء ہے اور وہ اقرار۔ اخبار میں غلطی ہو جاتی ہے انشاء میں غلطی نہیں ہوتی۔ لہٰذا اقرار میں غلطی کا تدارک کر کے لفظ کو درست کر لینا ممکن ہے۔ طلاق میں ممکن نہیں اگر طلاق بھی اخبار کے طریق پر ہو مثلاً کسی شخص نے کہا کنت طلقتك بالامس واحدۃ لا بل ثنتین۔ یعنی میں نے تجھے کل ایک طلاق دی ہی نہیں بلکہ دو۔ اس صورت میں دو طلاقیں واقع ہو جائیں گی کیونکہ یہ خبر ہے انشاء نہیں۔

(ر) لکن

لفظ لکن نفی کے بعد استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی کلام سابق میں پیدا ہونے والے وہم و غلط فہمی کے احتمال کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ پس لکن کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ اپنے ماقبل یعنی جس کا ذکر پہلے ہوا اس کی نفی اور مابعد یعنی جو کچھ بعد میں کہا گیا ہے اس کا اثبات واجب کرتا ہے۔ پس وہ اپنی دلیل سے خود ثابت ہے اور کلمہ لکن کے ساتھ عطف اس وقت متحقق ہوگا۔ جب کلام متسق ہو یعنی کلام میں ربط و ترتیب پائی جائے۔ ایک جملہ دوسرے جملہ سے منفصل نہ ہو۔ پس اگر کلام متسق متصل ہے تو نفی اس کے مابعد کے ثابت کرنے سے متعلق ہوگی اور اگر ایسا نہیں یعنی کلام میں اتساق نہیں تو وہ مستانف ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتساق کی مثال جیسا کہ امام محمد نے جامع کبیر میں بیان کی ہے کہ جس کسی نے کہا لفلان علی الف قرض۔ فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک ہزار درہم بطور قرض ہیں اور اس نے کہا۔ لاولکنه غصب۔ یعنی نہیں اور لیکن غصب کے طور پر ہیں تو اقرار کرنے والے پر مال یعنی ایک ہزار لازم ہوں گے۔ کیونکہ سلسلہ میں ربط و اتساق ہے تو ظاہر ہوا کہ نفی سبب میں ہے نفس مال میں نہیں اور اسی طرح اگر کسی شخص نے یہ کہا۔ لفلان علی الف من ثمن هذا الجارية۔ فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک ہزار درہم اس کی لونڈی کی قیمت کے طور پر ہیں اور اس نے کہا لا الجارية جاريتك ولكن لی عليك الف۔ یہ امر نہیں تو تیری لونڈی ہے لیکن میرے تمہارے ذمہ ایک ہزار درہم ہیں۔ اقرار کرنے والے پر مال واجب ہوگا۔ ظاہر ہوا کہ نفی سبب میں تھی اصل مال میں نفی نہ تھی اور اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی ہو اور اس نے کہا کہ یہ فلاں کا غلام ہے اور جس کے لئے اقرار کیا تھا اس نے کہا یہ غلام میرا نہیں لیکن یہ غلام فلاں کا ہے تو یہ غلام اس شخص کا ہوگا جس کے لئے دوسری بار اقرار کیا گیا۔ اس لئے کہ پہلے جس کے لئے اقرار کیا گیا تھا اس نے اپنی ملک کی نفی اور دوسرے شخص کی ملکیت کو ثابت کر دیا اور اگر کلام میں فصل ہو تو غلام اس کا ہوگا جس شخص کے لئے پہلے اقرار کیا گیا ہے۔ پس اس کا یہ قول اپنے اقرار کا رد ہوگا۔

اگر کسی لونڈی نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ایک سو درہم مہر کے عوض کسی سے خود بخود نکاح کر لیا تو مولی نے کہا لا اجيز العقد بمائة درهم و لكن اجيزه بمائة و خمسين۔ یعنی میں سو درہم مہر کے عوض نکاح کی اجازت نہیں دیتا لیکن ایک سو پچاس درہم مہر پر اجازت دیتا ہوں تو عقد باطل ہو جائے گا اس لئے کہ کلام میں اتساق نہیں کیونکہ اجازت کی نفی اور اجازت کا اثبات بعینہ (ایک ہی جگہ) محقق نہیں ہو سکتا۔ پس اسکا یہ قول لكن اجيزه یعنی عقدہ کا اثبات عقد کے رد اور انکار کے بعد واقع ہوا ہے اور اسی طرح اگر یہ کہا لا اجيزه و لكن اجيزه ان زدتني خمسين على المائة۔ میں اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اجازت دیتا ہوں اگر تو سو پر پچاس زیادہ کر دے۔ تو نکاح فسخ ہو جائے گا کیونکہ یہاں بیان کا احتمال نہیں اس لئے کہ شرط یہ ہے کہ کلام میں اتساق ہو اور اس کلام میں اتساق نہیں۔

(ز) او

لفظ "او" دو چیزوں میں سے بغیر تعین کے ایک کو شامل کے لیے لایا جاتا ہے یعنی دو میں سے ایک مراد ہوتا ہے۔ اسی لیے اگر کسی مالک نے کہا۔ هذ حر او هذا یہ غلام آزاد ہے یا تو اس کا یہ قول ممنز لہ احد ھما کے ہوگا یعنی مالک نے دونوں نے غلاموں میں سے کسی ایک کے متعلق کہا ہے کہ وہ آزاد ہے حتی کہ اسے اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کا تعین کر دے۔ اگر کسی شخص نے کہا۔ وكلت بيع هذا العبد هذاو هذا۔ یعنی میں نے اس غلام کو فروخت کے لیے اس کو یا اس کو وکیل بنایا تو ان دونوں میں سے وکیل ایک ہوگا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس غلام کی بیع مباح ہو گی اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے غلام کو فروخت کر دیا پھر وہ غلام موکل کے ملک میں لوٹ آیا تو دوسرے وکیل کو پھر فروخت کرنے کا حق نہیں ہو گا۔ اگر کسی شخص نے اپنی تین بیویوں کو مخاطب کر کے کہا۔ هذا طالق اور هذه وهذه اس کو طلاق ہے یہ اس کو طلاق ہے اور اس کو طلاق ہے تو پہلی دونوں میں سے ایک کو طلاق ہو گی اور تیسری بھی مطلقہ ہو جائے گی کیونکہ اس کا عطف ان دو میں سے اسی پر ہو گا جو مطلقہ ہو گی۔ اور پہلی دو میں سے خاوند جس کو چاہے طلاق کے لیے متعین کر دے۔ جیسا کہ کسی نے کہا۔ خذ هذا او ذلك اس کو لے یا اس کو لے۔ اب اس کو اختیار ہے جس کو چاہے لے لے۔ اختیار دینے کی وجہ سے اباحت میں عموم پایا جاتا ہے۔ فرد واحد کی تعیین نہیں ہوتی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ماتطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجہ کا جو گھر والے کو کھانے کے لیے دیا کرتے ہو یا ان کو کپڑا دینا ایک غلام آزاد کر دینا ہے۔ تینوں میں سے ایک پر عمل کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اور کبھی لفظ او حتی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حتی کہ اگر وہ پہلے اس گھر میں داخل ہوا جس کا ذکر اس نے پہلے کیا تھا تو حانث ہو گا' اور اگر وہ پہلے اس گھر میں داخل ہوا جس کا ذکر اس نے بعد میں کیا' تو اس قسم کی پوری ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی نے کہا۔ یہاں پر بھی اور بمعنی حتی شمار ہو گا۔ مراد یہ ہے کہ میں تجھ سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ تو میرا قرض ادا کر دے۔

(س) حتیٰ

لفظ حتی غایت کے بیان کے لئے آتا ہے جس طرح کہ لفظ الی۔ جس وقت حتی کا ماقبل امتداد کو قبول کرتا ہو اور اس مابعد میں غایت بننے کی صلاحیت ہو تو یہ کلمہ (حتی) اپنی حقیقت پر عامل ہو گا۔ امام محمد نے اس کی مثال یہ بیان فرمائی ہے کہ کسی مولی نے کہا عبدی حران لم اضربك حتى (آخر تک)

یعنی میرا غلام آزاد ہے اگر میں تجھے نہ ماروں حتی کہ فلاں شخص سفارش کرے یا حتی کہ تو چلائے یا حتی کہ تو میرے آگے شکایت کرے یا حتی کہ رات ہو جائے۔ ان دو مثالوں میں کلمہ حتی اپنے حقیقی معنی پر عامل ہو۔ اس لئے کہ ضرب کی تکرار میں امتداد کا احتمال ہے اور فلاں کی سفارش کرنا شکایت کرنا وغیرہ میں ضرب کی غایت ہونے کی صلاحیت ہے۔ پس اگر وہ غایت سے پہلے ضرب سے رک گیا تو حانث ہو گا۔ اگر کسی شخص نے قسم کھائی لا يفارق غريمه حتى تقضيه دينه (یعنی اپنے قرض دار سے جدا نہیں ہو گا یہاں تک کہ وہ اس کا قرض ادا کرے) تو ادائے قرض سے قبل وہ اگر جدا ہو تو قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا۔ اگر کسی مانع یعنی عرف کے سبب حقیقی معنی پر عمل متعذر ہو تو عرف پر محمول ہو گا جیسا کہ کسی شخص نے قسم کھا کر کہا کہ وہ اسے مارے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے یا یہاں تک کہ اسے قتل کر دے تو یہاں عرف کی وجہ سے موت و قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرب شدید پر محمول ہو گا اور اگر (حتی) کا ما قبل امتداد کے قابل نہ ہو اور مابعد میں غایت ہونے کی صلاحیت نہ ہو لیکن اول میں سبب بننے ور آخری میں جزا ہونے کی صلاحیت ہو تو وہ جزا پر محمول ہو گا۔ اس کی مثال امام محمد نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر تمہارے پاس نہ آؤں یہاں تک کہ تم مجھے صبح کا کھانا کھلاؤ پس وہ اس کے پاس آیا اور اس نے کھانا نہیں کھلایا تو وہ حانث نہیں ہو گا اس لئے کہ کھانا کھلانے میں آنے کی غایت ہونے کی صلاحیت نہیں بلکہ یہ آمد ورفت میں زیادتی ہوتا ہے اور یہ جزا کی صلاحیت رکھتا ہے لہٰذا وہ جزا پر ہی محمول ہو گا اور لام کی کے معنی میں ہو گا گویا کہ اس نے یہ کہا: ان لم اتك اتيانا جزائه التغدية.

یعنی اگر میں تیرے پاس نہ آؤں تو ایسا آنا جس کا بدلہ کھانا کھلانا ہو اور جب اسے جزا پر محمول کرنا متعذر ہو یعنی حتی کے مابعد میں ما قبل کی جزا بننے کی صلاحیت نہ ہو تو عطف محض محمول پر ہو گا اس کی مثال امام محمد نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جس کسی شخص نے کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر میں تیرے پاس پاس نہ آؤں یہاں تک کہ آج صبح کا کھانا تیرے ہاں کھاؤں یا اگر میرے پاس نہ آئے یہاں تک کہ میرے ہاں صبح کا کھانا کھائے پس وہ شخص اس کے پاس آیا اور اس دن اس کے ہاں کھانا نہ کھایا تو حانث ہو جائے گا اس لئے کہ دونوں افعال میں سے ہر ایک فعل یعنی دونوں افعال ایک ہی ذات کی طرف منسوب ہوئے کہ اس کا ایک فعل دوسرے فعل کی جزا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہاں (حتی) عطف محض پر محمول ہو گا اور قسم میں سچا ہونے کے لئے دونوں فعل شرط ہوں گے۔

(ش) الی

لفظ الی غایت کی انتہا کے لئے آتا ہے پھر بعض صورتوں میں امتداد حکم کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں اسقاط کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جس وقت امتداد کا فائدہ دے تو اس وقت غایت حکم میں داخل نہ ہو گی اور جب اسقاط کا فائدہ دے تو غایت حکم میں داخل ہو گی۔ اول کی مثال یہ ہے۔ اشتريت هذا لمكان الى هذا الحائط. میں نے یہ مکان اس دیوار تک خریدا تو دیوار بیع میں داخل نہ ہو گی اور ثانی کی مثال یہ ہے۔ باع بشرط الخيار الى ثلاثة. یعنی تین دن تک کی شرط خیار پر سامان فروخت کیا۔ یہاں غایت حکم میں داخل ہے۔ یعنی تیسرا دن خیار میں شامل ہو گا مگر تیسرے دن کے بعد یہ اختیار ساقط ہو جائے گا اور اگر کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ فلاں سے ایک مہینہ تک کلام نہیں کرے گا تو پورا مہینہ حکم میں داخل ہو گا۔ یہاں الی اسقاط کا فائدہ دے گا یعنی پورا مہینہ گزرنے کے بعد یہ حکم ساقط ہو جائے گا۔ اسی اصول کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ کہنی اور ٹخنے غسل کے حکم میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ الى المرافق اور الى الكعبين. یہاں کلمہ الی اسقاط کا فائدہ دیتا ہے۔ اگر اسقاط کا فائدہ نہ دیتا تو تمام ہاتھ کو کندھے تک دھونا واجب ہوتا اور اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ٹخنے ان اعضاء میں داخل ہیں جن کا چھپانا فرض ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ عورة الرجل ماتحت السرة الى الركبة. یعنی مرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ناف کے نیچے تک گھٹنے تک پردہ کرنا واجب ہے یہاں پر بھی کلمہ الی اسقاط کا فائدہ دیتا ہے یعنی گھٹنے کے ماوراء پردہ نہیں لہٰذا گھٹنا پردے کے حکم میں داخل ہے اور کبھی کلمہ الی غایت تک حکم کی تاخیر کا فائدہ دیتا ہے۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا۔ انت طالق الی شہر۔ یعنی تجھے ایک مہینہ تک طلاق ہے اور خاوند نے کچھ نیت نہ کی تو ہمارے نزدیک فی الحال طلاق واقع نہ ہوگی مگر امام زفر اس کے خلاف ہیں۔ ان کی رائے میں طلاق فوراً ہو جائے گی۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ مہینہ کا ذکر از روئے شرع نہ استعداد حکم کی صلاحیت رکھتا ہے اور نہ اسقاط کی اور تعلیق کی وجہ سے طلاق میں تاخیر کا احتمال ہو سکتا ہے۔ پس تاخیر پر محمول ہوگا اور ایک ماہ گزرنے پر طلاق واقع ہوگی۔

(ص) علیٰ

کلمہ علیٰ کسی چیز کے لازم کرنے کے لئے آتا ہے اور اس کے اصلی لغوی معنی فوقیت اور بلند ہونے کے ہیں۔ بلندی حساً ہو یا معنی۔ اگرچہ کسی شخص نے کہا۔ لفلان علی الف۔ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار واجب ہیں تو اسے قرض پر محمول کیا جائے گا اور اگر بجائے علیٰ کے یہ کہا۔ عندی او معی او قبلی۔ یعنی میرے پاس یا میری طرف تو اس سے قرض لازم نہیں ہوگا اور اسی بناء پر السیر الکبیر میں امام محمدؒ نے کہا ہے کہ جب قلعہ کے سردار نے کہا۔ امنونی علی عشرۃ من اھل الحصن۔ یعنی مجھ کو قلعہ والوں میں سے دس پر امن دو۔ ہم نے امن دے دیا تو دس آدمی قلعہ کے علاوہ ہوں گے اور ان دس آدمیوں کو معین کرنا سردار قلعہ کے اختیار میں ہوگا اور اگر قلعہ کے سردار نے کہا۔ امنونی و عشرۃ او فعشرہ اوثم عشرۃ۔ یعنی مجھ کو امن دو اور دس کو یا پھر دس کو۔ ہم نے امن دے دیا تو اس صورت میں بھی سردار قلعہ دس آدمیوں کے ساتھ مامون ہوگا۔ مگر دس آدمیوں کی تعیین کا اختیار امن دینے والے کو ہوگا۔ اور کبھی لفظ علیٰ مجازی طور پر باء کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً کسی شخص نے کہا بعتك هذا علی الف۔ یعنی میں نے یہ چیز تیرے پاس ایک ہزار درہم کے عوض فروخت کی۔ یہاں علیٰ باء کے معنی دیتا ہے اس لئے کہ یہ معاوضہ پر دلالت کرتا ہے اور کبھی علی شرط کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله شیئاً۔ آپ ﷺ کی بیعت اس شرط پر کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی۔ اسی بناء پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جب کسی عورت نے اپنے خاوند سے کہا۔ طلقنی ثلثا علی الف۔ ایک ہزار درہم کی شرط پر مجھے تین طلاقیں دے دو۔ پس اس نے اسے ایک طلاق دی تو مال واجب نہیں ہوگا اس لئے کہ یہاں کلمہ علی شرط کا فائدہ دیتا ہے لہٰذا تین طلاقیں دینا مال لازم کرنے کے لئے شرط ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ص) فی

(۱) کلمہ فی ظرف کے لئے آتا ہے ظرف کے لغوی معنی برتن کے ہیں جس میں کوئی چیز رکھی جائے۔ اسی اصل کی بناء پر ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جب کسی شخص نے کہا۔ غصبت ثو بافی منديل او تمرافی قوصرة۔ یعنی میں نے رومال میں کپڑا اور زنبیل میں کھجوریں غصب کی ہیں۔ تو کپڑے کے ساتھ رومال اور کھجوروں کے ساتھ زنبیل غاصب کے ذمہ لازم آئیں گی۔ پھر یہ کلمہ (فی) زمان مکان اور فعل میں استعمال ہوتا ہے جب اس کلمہ کو زمان میں استعمال کیا جائے۔ مثلاً خاوند کہے۔ انت طالق غدا۔ یعنی تجھ کو کل طلاق ہے تو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں فی کا حذف کرنا یا ظاہر کرنا دونوں برابر ہیں۔ حتی کہ اگر خاوند نے کہا۔ انت طالق فی غدا۔ تو یہ غدا کے ہم معنی ہوگا اور دونوں صورتوں میں فجر کے طلوع ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب کلمہ فی کو ظاہر کر دیا جائے تو اس سے مراد یہ ہو گی کہ اگلے دن کے کسی حصہ میں بطریق ابہام طلاق کا وقوع ہوگا اور اگر خاوند نے کچھ نیت نہ کی تو اگلے دن کے پہلے حصہ میں طلاق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ کوئی رکاوٹ و مزاحمت نہیں۔ اگر اس نے دن کے آخر کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہو گی۔ یعنی طلاق دن کے آخر واقع ہو گی۔ اس کی مثال کسی شخص کا قول ان صمت الشهر فانت كذا۔ یعنی اگر تو نے مہینہ بھر روزہ رکھا تو تیرے ساتھ ایسا ہوگا تو اس کا وقوع مہینہ بھر روزہ رکھنے کی صورت میں ہوگا اور اگر اس نے کہا۔ ان صمت فی الشهر فانت كذا۔ یعنی اگر تو نے مہینہ میں کوئی روزہ رکھا تو تیرے ساتھ یہ ہوگا تو اس مہینہ میں ایک ساعت کے لئے بھی روزہ رکھا تو وہ شرط پوری ہو جائے گی۔

کلمہ فی کا استعمال ظرف مکان میں ہو اس کی مثال یہ ہے کہ خاوند نے کہا۔ انت طالق فی الدار و فی مكة۔ یعنی تجھے طلاق ہے گھر اور مکہ میں تو مطلق طور پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ عورت خواہ کسی جگہ ہو۔ کلمہ فی میں معنی ظرفیت کے لحاظ سے ہم کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے کسی فعل پر قسم کھائی اور اسے زمان یا مکان کی طرف منسوب کیا تو فعل اگر ایسا ہے جو محل کے پائے جانے سے تمام ہوتا ہے تو اس زمان یا مکان میں فاعل کا ہونا مشروط ہوگا اور اگر فعل ایسا ہے جو محل کی طرف متعدی ہوتا ہے تو اس زمان یا مکان میں محل کا پایا جانا بھی شرط ہوگا اس لئے کہ فعل اپنے اثر سے متحقق ہوتا ہے اور وہ اس وقت پایا جائے گا جب محل موجود ہو۔ امام محمدؒ نے جامع کبیر میں بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا۔ ان شتمتك فی المسجد فكذا یعنی اگر میں تجھے مسجد میں گالی دوں تو ایسا ہے یا میرا غلام آزاد ہے۔ اب اگر اس شخص نے مسجد میں جا کر گالی دی اور جسے گالی دی وہ مسجد کے باہر ہے تو گالی دینے والا حانث ہوگا اور اگر گالی دینے والا مسجد کے باہر ہے اور جسے گالی دی گئی وہ مسجد کے اندر ہے حانث نہیں ہوگا۔ اگر کسی شخص نے کہا۔ ان ضربتك او شججتك فی المسجد فكذا یعنی اگر میں تجھے مسجد میں ماروں یا تیرا سر زخمی کروں تو ایسا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں مضروب (جسے مارا ہے) یا مشجوج (جس کا سر زخمی کیا ہے) کا مسجد میں ہونا شرط ہے۔ مگر مارنے والے اور سر زخمی کرنے والے کا مسجد میں ہونا شرط نہیں۔ اگر کسی نے کہا۔ ان قتلتك فی یوم الخمیس فکذا۔ اگر میں تجھے جمعرات کو قتل کروں تو ایسا ہے پس اس نے جمعرات سے پہلے زخمی کر دیا اور وہ جمعرات کو مر گیا تو اپنی قسم میں حانث ہو گا اور اگر جمعرات کو اسے زخمی کیا اور جمعہ کے دن مر گیا تو اپنی قسم میں حانث نہیں ہو گا۔

اگر کلمہ فی فعل میں داخل ہو تو وہ شرط یعنی تعلیق کے معنی کا فائدہ دے گا۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا۔ انت طالق فی دخولك الدار۔ یعنی تجھے گھر میں داخل ہونے کے وقت طلاق ہے۔ تو یہاں فی شرط کے معنی دے گا۔ لہٰذا گھر میں داخل ہونے سے پہلے طلاق واقع نہ ہو گی۔ اگر خاوند نے کہا۔ انت طالق فی حیضتك یعنی تجھے حالت حیض میں طلاق ہے اگر عورت حیض کی حالت میں ہے تو فوراً طلاق واقع ہو گی اس لئے کہ شرط موجود ہے اور اگر عورت حیض کی حالت میں نہیں تو حیض کے آنے تک طلاق معلق رہے گی۔ جامع میں ہے کہ اگر خاوند نے کہا۔ انت طالق فی مجیئی یوم۔ یعنی تجھے دن آنے پر طلاق۔ تو فجر کے طلوع ہونے تک طلاق واقع نہ ہو گی اور اگر کہا۔ انت طالق فی مضیی یوم۔ یعنی تجھے طلاق ہے دن گزرنے پر یہ بات اگر رات کے وقت کہی تو اگلے دن سورج غروب ہونے کے وقت طلاق واقع ہو گی۔ کیونکہ شرط موجود۔ اگر یہ بات دن کے وقت کہی تو اگلے روز جب وہی ساعت آئے گی۔ اس وقت طلاق واقع ہو گی۔ یعنی اگر یہ بات دوپہر کے وقت کہی تو دن کا نصف اول دن میں شامل کیا جائے گا تاکہ دن مکمل ہو جائے۔ اس صورت میں مضیی یوم کی شرط پوری ہو گی۔ امام محمدؒ کی کتاب الزیادات میں ہے کہ اگر خاوند نے کہا۔ انت طالق فی مشیت اللہ تعالیٰ اوفی ارادۃ اللہ تعالیٰ۔ یعنی تجھ کو طلاق ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت میں یا اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں۔ تو کلمہ فی یہاں شرط کے معنی دے گا اور طلاق واقع نہ ہو گی۔ کیونکہ وجود شرط یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادہ کا حال معلوم نہیں لہٰذا شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہو گی۔

(ط) باء

حرف باء اپنے لغوی معنی کے لحاظ سے الصاق یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانے اور مربوط کرنے کے لئے آتا ہے۔ لہٰذا حرف باء عموماً قیمتوں کے بیان کے لیے آتا ہے۔ تحقیق اس کی یہ ہے کہ سامان فروخت بیع میں اصل کی حیثیت رکھتا ہے اور قیمت کی حیثیت اس میں صرف شرط کی ہوتی ہے۔ اس معنی کی بنا پر سامان فروخت شدہ کا ضائع ہو جانا بیع کے ارتفاع کو واجب کرتا ہے یعنی بیع باقی نہیں رہتی اور اگر زر (قیمت) برباد ہو جائے تو عقد بیع میں فرق نہیں آتا۔ جب یہ ثابت ہوا تو ہم کہتے ہیں کہ قاعدہ یہی ہے کہ تابع اصل کے ساتھ ملصق و متصل ہو۔ نہ یہ کہ اصل تابع کے ساتھ ملصق ہو چنانچہ عقد بیع میں جب باء بدل کے طور پر (اظہار قیمت کے لیے) داخل ہو گا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ تابع (ثمن) اصل سامان فروخت کے ساتھ ملصق و متصل ہو۔ لہذا تابع سامان فروخت نہ ہو گا بلکہ قیمت ہو گی۔ اسی اصول کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے کہا بعت منك هذا العبد بكر من الحنطته یعنی میں نے یہ غلام تیرے پاس ایک کر (پیمانہ) گندم کے ساتھ فروخت کیا اور گندم کا وصف بھی بتادیا تو غلام سامان فروخت ہو گا اور کر یعنی گندم کا وزن قیمت۔ پس قبضہ سے پہلے کر کا تبدیل کرنا جائز ہو گا یعنی دوسری چیز دے دے اور اگر بعت منك كرا من الحنطته ووصفها بهذا العبد یعنی میں نے تیرے ہاں ایک کر گندم فروخت کیا اور گندم کی نوعیت بھی بیان کر دی اس غلام کے عوض تو اس صورت میں غلام قیمت اور کر سامان فروخت ہو گا۔ اس کو عقد سلم کہیں گے اور یہ صرف ادھار کی صورت میں صحیح ہو گی۔

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنے غلام سے کہا ان اخبرتنی بقدوم فلان فانت حر۔ یعنی اگر تو نے مجھے فلاں شخص کے آنے کی خبر دی تو تو آزاد ہے۔ تو اس کا آزاد ہونا سچی خبر پر محمول ہو گا اور اگر جھوٹی خبر دی تو آزاد نہ ہو گا کیونکہ صرف باء کے سبب خبر کو قدم کے ساتھ ملصق و متصل ہونا چاہیے اور اگر کہا۔ ان اخبرتنی ان فلانا قدم فانت حر۔ یعنی اگر تو نے یہ کہا کہ فلاں شخص آگیا ہے تو تو آزاد ہے یہ جملہ صرف خبر پر محمول ہو گا۔ اگر اس نے جھوٹی خبر دی تب بھی آزاد ہو گا۔ اور اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا ان خرجت من الدار إلا بازني فانت كذا یعنی اگر تو میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے۔ تو بیوی کے لیے ضروری ہو گا کہ وہ ہر بار اجازت لے کیونکہ اس شرط سے مستثنیٰ وہ خروج ہے جو اجازت کے ساتھ ملصق ہو۔ اگر دوسری مرتبہ بغیر اجازت گھر سے نکلی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کہا۔ ان خرجت من الدار الا ان اذن لك یعنی اگر تو گھر سے نکلی الا کہ میں تجھے اجازت دوں۔ تو اس صورت میں ایک ہی مرتبہ اجازت لینا شرط ہو گا۔ حتی کہ اگر دوسری مرتبہ گھر سے نکلی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ زیادات میں ہے کہ اگر کسی نے بیوی سے کہا۔ انت طالق بمشية الله تعالى او ارادة الله تعالى او بحكمته یعنی تجھے طلاق ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت میں یا اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ ان تمام صورتوں میں طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ طلاق مشیت ارادہ اور حکم سے ملصق ہے اور وہ معلوم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان نص کے وجوہ اور طریقے

بیان کی سات قسمیں ہیں۔

1۔ بیان تقریر
2۔ بیان تفسیر
3۔ بیان تغییر
4۔ بیان ضرورت
5۔ بیان حال
6۔ بیان عطف
7۔ بیان تبدیل

1۔بیان تقریر:

پہلی قسم یعنی بیان تقریر یہ ہے کہ لفظ کے معنی ظاہر ہوں مگر اس میں غیر کا احتمال بھی ہو۔ متکلم ظاہر کی مراد واضح کر دے تا کہ اس کے بیان سے ظاہری حکم مقرر و مستحکم ہو جائے اور معنی غیر کا احتمال نہ رہے۔ مثلاً کوئی کہے لفلان علی قفیز حنطته بقفیز البلد او الف من نقد البلد۔ یعنی فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک قفیز گندم ہیں۔ قفیز (پیمانہ) جو اس شہر میں مروج ہے یا ایک ہزار دینار ہیں جو اس شہر میں رائج ہیں۔ قفیز البلد اور نقد البلد بیان تقریر ہیں۔ مطلق قفیز اور مطلق نقد قفیز بلد و نقد بلد پر ہی محمول تھے مگر اس میں ارادہ غیر کا احتمال بھی تھا۔ جب متکلم نے اپنے بیان سے اس کی وضاحت کر دی تو غیر کا احتمال نہ رہا اور اسی طرح اگر کسی نے کہا لفلان عندی الف ودیعته۔ یعنی میرے پاس فلاں کے ایک ہزار درہم بطور امانت کے ہیں۔ یہاں پر ودیعت بھی بیان تقریر ہے اس لیے کہ کلمہ عندی اگرچہ امانت کا فائدہ دیتا ہے۔ مگر دوسری صورتوں کا احتمال بھی تھا۔ مگر جب لفظ ودیعت کہہ دیا تو متکلم نے اپنے بیان سے ظاہر حکم کو مقرر و مستحکم کر دیا اور دوسرا احتمال نہ رہا۔

2۔بیان تفسیر:

بیان تفسیر یہ ہے کہ جب لفظ سے مراد ظاہر نہ ہوتی ہو تو مفسر اپنے بیان میں ظاہر کر دے۔ مثلاً کسی نے کہا۔ لفلان علی شئی یعنی فلاں شخص کی میرے ذمہ کوئی شے ہے پھر شے کی وضاحت کر دی کہ وہ کپڑا ہے یا کسی نے کہا۔ علی عشرة دراهم و نیف یعنی دس اور چند درہم مجھ پر ہیں۔ پھر نیف کی تفسیر کر دی یعنی ایک یا دو یا کہا علی دراهم مجھ پر کچھ درہم ہیں۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کر دی کہ دس ہیں۔ بیان کی ان دونوں قسموں یعنی بیان تقریر اور بیان تفسیر کا یہ حکم ہے کہ بیان سابق سے ان کو متصل یا منفصل دونوں طرح لانا درست ہے۔

3۔ بیان تغییر:

بیان تغییر یہ ہے کہ متکلم کے کلام کے معنی اس کے بیان سے بدل جائیں۔ بیان تغییر کی نظیر تعلیق اور استثناء کی صورتیں ہیں اور ان دونوں فصلوں (تعلیق و استثناء) میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ شرط سے معلق کرنا ایک سبب ہے شرط کے موجود ہونے کے وقت اس سے پہلے نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں معلق فی الحال سبب ہے مگر شرط کے نہ پائے جانے سے حکم نہیں پایا جاتا۔ اس اختلاف کا فائدہ اس مثال سے ظاہر ہوگا اگر کسی شخص نے ایک اجنبی عورت سے کہا ان تزوجتك فانت طالق اگر میں نے تجھ سے شادی کی تو تجھے طلاق ہے یا کسی دوسرے شخص کے غلام سے کہا۔ ان ملكت فانت حر یعنی اگر میں تیرا مالک ہوا تو تو آزاد ہے تو یہ تعلیق امام شافعیؒ کے نزدیک باطل ہوگی۔ اس لیے کہ تعلیق کا حکم یہ ہے کہ صدر کلام علت ہو اور یہاں طلاق و عتاق' آزاد کرنا' علت کے طور پر منعقد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ محل کی طرف مضاف نہیں اور محل بیوی اور غلام ہوتے ہیں یہاں نہ بیوی ہے نہ غلام لہذا حکم تعلیق باطل ہو گیا پس تعلیق صحیح نہ ہوگی۔ لیکن ہمارے نزدیک تعلیق صحیح ہے یہاں تک کہ اگر اس عورت سے نکاح کر لیا تو طلاق ہو جائے گی اس لیے کہ شوہر کا کلام شرط کے موجود ہونے پر ہی سبب بنے گا اور شرط کے پائے جانے کے وقت ملک ثابت ہوتی ہے لہذا تعلیق صحیح ہوگی۔ اسی معنی کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جو تعلیق ملک کے نہ ہونے کی صورت میں ہو تو اس کی صحت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ ملک یا سبب کی طرف مضاف ہو حتی کہ اگر کسی شخص نے اجنبی عورت سے کہا ان دخلت الدار فانت طالق یعنی اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔ پھر اس عورت سے نکاح کر لیا اور شرط پائی گئی (وہ عورت گھر میں داخل ہوئی) تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اس لیے کہ شرط موجود نہیں اور وہ یہ ہے کہ تعلیق ملک کی طرف مضاف ہو۔ مگر مذکورہ مثال میں تعلیق گھر کی طرف مضاف ہے یعنی خاوند نے طلاق کو ملک نکاح کی طرف مضاف ہو۔ مگر مذکورہ مثال میں تعلیق گھر کی طرف مضاف ہے یعنی خاوند نے طلاق کو ملک نکاح کی طرف مضاف نہیں کیا بلکہ گھر میں داخلے پر مشروط کیا ہے اور اسی طرح جب کسی شخص کو آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی قدرت ہو تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس کا لونڈی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ قرآن مجید نے لونڈی سے نکاح کرنے کو اس بات سے معلق (مشروط) کیا ہے کہ وہ شخص آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو' اور جب استطاعت ہو تو یہ شرط نہ پائی جائے گی۔ اور شرط کے نہ پائے جانے کی صورت میں حکم بھی مرتب نہ ہوگا۔ لہذا نکاح جائز نہ ہوگا اور اسی طرح امام شافعیؒ نے فرمایا کہ مطلقہ بائنہ کے لیے شوہر پر نفقہ نہیں مگر اس صورت میں کہ وہ امید سے ہو کیونکہ کتاب اللہ نے نفقہ کو حمل سے معلق کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔ و ان کن اولات حمل فانفقوا علیهن حتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یضعن حملھن یعنی اگر عورتیں حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان پر خرچ کرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ انفاق حمل کی صورت میں ہے۔ جب حمل نہ ہوگا تو شرط بھی نہ ہوگی اور شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے (انفاق) کا حکم مرتب نہ ہوگا۔ یہ رائے امام شافعیؒ کی ہے۔ مگر احناف کہتے ہیں کہ شرط کا نہ پایا جانا مانع حکم نہیں مثلاً حمل کی حالت میں نفقہ واجب ہے لیکن اگر حمل نہ ہو تو اس کے متعلق کوئی حکم نہیں اور یہ جائز ہے کہ حکم اپنی دلیل سے ثابت ہو جائے چنانچہ لونڈی سے نکاح کے جواز اور مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ کے وجوب پر دلائل موجود ہیں۔ مثلاً قرآن پاک میں ہے فانکحوا ماطاب لکم۔ اس آیت کے عموم میں لونڈی داخل ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ و علی المولود له رزقھن۔ اس فرمان کے عموم میں غیر حاملہ داخل ہے۔ اور اس نوع کے تحت میں آنے والے مسئلوں پر وہی حکم مرتب ہوگا جو کسی صفت سے موصوف ہوتا ہے کیونکہ امام شافعی کی رائے میں وہ وصف کی بنا پر بہ منزلہ تعلیق حکم کے ہے۔

اسی بناء پر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتابیہ لونڈی سے مسلم کا نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام میں آیا ہے۔ من فتیاتکم المومنات۔ یعنی اگر آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہ ہو تو ان لونڈیوں سے نکاح کرو جو مومنہ ہوں۔ گویا نکاح کے لیے لونڈی کو مومنہ ہونے کے وصف سے موصوف کیا ہے لہذا لونڈی سے نکاح جائز نہیں ہوگا۔

اور بیان تغییر کی صورتوں میں ایک استثناء ہے۔ حنفی حضرات نے کہا ہے کہ استثناء کی صورت میں یہ مانا جائے گا کہ متکلم کا اصل کلام اتنا ہی ہے جو استثناء کے بعد باقی ہے یعنی جو کلام استثناء کے علاوہ ہے وہی اصل ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک صدر کلام کل پر حکم واجب کرنے کی علت ہے مگر استثناء اسے پورے حکم کو ثابت کرنے سے روکتا ہے جیسا کہ تعلیق میں شرط کے نہ پائے جانے سے بات مکمل نہیں ہوتی۔ اس کی مثال حضور ﷺ کی یہ حدیث لا تبیعو الطعام الاسواء بسواء غله سے غلہ فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ امام شافعیؒ کی رائے میں صدر کلام مطلقاً طعام سے فروخت کرنے کی حرمت کی علت ہے اور بوجہ استثناء مساوات کی صورت اس سے خارج ہے یعنی برابر کی فروخت میں حرمت نہیں اور باقی صدر کلام کے حکم کے تحت رہے گا۔ نتیجہ یہ کہ امام شافعیؒ کے نزدیک ایک مٹھی طعام کی بیع دو مٹھی طعام کے بدلے فروخت کرنا حرام ہے۔ لیکن احناف کہتے ہیں کہ یہ بیع یعنی ایک مٹھی غلہ کو دو مٹھی غلہ کے عوض فروخت کرنا اس حکم میں داخل نہیں اس لیے کہ حدیث کا مقصد بیع کو اس صورت کے ساتھ مقید کرنا کہ جس میں مساوات و تفاضل ثابت کرنا بندہ کے لیے ممکن ہو تاکہ عاجز کی نہی لازم نہ آئے۔ پس جو طعام معیار مسوی (پیمانہ) کے تحت نہ آئے وہ اس قضیہ حدیث سے خارج ہے یعنی جو مقدار سب سے چھوٹے پیمانہ پر بھی پوری نہ اترے وہ اس حکم میں نہیں آسکتی بیان تغییر کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کہا لفلان علی الف ودیعته یعنی میرے ذمہ فلاں شخص کے ایک ہزار درہم بطور امانت ہیں اس کے علی کہنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہزار اس کے ذمہ واجب ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مگر ودیعت کہنے سے یہ مفہوم متغیر ہو گیا کہ یہ رقم امانت کے طور پر اس کی حفاظت میں ہے اور اسی طرح جب کسی نے کہا اعطتینی اور اسلفتنی الفاظم اقبضها۔ یعنی تو نے مجھے دیئے یا بطور سلم میرے سپرد کیے ایک ہزار درہم پھر میں نے ان پر قبضہ نہیں کیا تو یہ بھی بیان تغییر کی مثال ہے۔ اور اسی طرح جب کسی نے کہا۔ لفلان علی الف زیوف یعنی فلاں شخص کے ایک ہزار درہم میرے ذمہ ہیں۔ کھوٹے۔ اس جملہ میں لفظ زیوف سے معنی مغیر ہو گئے۔ بیان تغییر کا حکم یہ ہے کہ صدر کلام سے متصل ہو تو صحیح ہے اور اگر منفصل ہو تو درست نہیں۔

4۔ بیان ضرورت :

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وورثه ابواه فلامه الثلث۔ یعنی اس کے والدین وارث ہوئے تو اس کی ماں کے لیے ثلث ہے۔ پہلے وراثت میں والدین کی شرکت واجب کی پھر ماں کا حصہ بیان کر دیا تو یہی والد کے حصہ کا بیان مانا جائے گا۔ یعنی جو باقی رہے گا وہ باپ کا ہو گا اور اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جب مضارب یعنی کام کرنے والے کا حصہ متعین کر دیا اور رب المال یعنی روپیہ لگانے والے کے حصہ سے سکوت کیا گیا تو یہ شرکت صحیح ہو گی اور اسی طرح اگر رب المال کا حصہ نفع میں مقرر کر دیا اور مضارب کے حصہ سے سکوت کیا گیا تو بوجہ ضرورت اقتضاء کلام مضارب کا حصہ خود معلوم ہو جائے گا یعنی اگر سرمایہ لگانے والے کا نفع میں نصف حصہ مقرر ہوا تو کام کرنے والے کا حصہ یعنی بقایا نصف خود بخود معلوم ہو گیا اور مزارعت کا بھی یہی حکم ہے اگر کسی نے دو شخصوں کے لیے ایک ہزار درہم کی وصیت کی' پھر ان دونوں میں سے ایک کا حصہ مثلاً چار سو مقرر کر دیا تو بغیر ذکر دوسرے شخص کو چھ سو ملیں گے۔ اور اگر کسی نے اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دی' پھر ان میں سے ایک کے ساتھ ہم بستری کی تو معلوم ہو جائے گا کہ مطلقہ دوسری بیوی سے خلاف اس ہم بستری کے جو عتق مبہم میں کی جائے۔ عتق مبہم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی دو لونڈیاں ہوں اور وہ ان کو مخاطب کر کے کہے کہ تم دونوں میں سے ایک آزاد ہے اور بعد ازاں ان میں سے ایک کے ساتھ جماع کیا تو اس سے دوسری لونڈی آزاد نہ سمجھی جائے گی۔ یہ رائے امام اعظم کی ہے اس لیے کہ لونڈیوں سے جماع کی علت دو طریقوں سے ثابت ہے (ملک و نکاح) پس جماع کی علت کے لیے صرف ملک کی جہت ہی متعین نہیں ہو گی۔

5۔ بیان حال :

اس کی مثال یہ ہے کہ جب صاحب شریعت نے کوئی بات اپنے سامنے دیکھی اور اس سے منع نہیں فرمایا تو یہ سکوت اس امر کا بیان ہے کہ وہ بات مشروع و جائز ہے اور مثلاً شفیع یعنی وہ شخص جس کا کسی مکان یا زمین میں حق شفعہ ہے نے اس جائداد کو اپنے سامنے فروخت ہوتے دیکھا اور خاموش رہا تو یہ اس بات کا بیان ہو گا کہ وہ اس بیع میں راضی ہے۔ اور جب کنواری لڑکی کو معلوم ہو گیا کہ اس کے ولی نے اس کا نکاح پڑھا دیا اور اس نے تردید نہیں کی تو یہ امر لڑکی کی رضا مندی اور اجازت کا بیان ہو گا۔ اور جب کسی مالک نے دیکھا کہ اس کا غلام بازار میں خرید و فروخت کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے اور خاموش رہا تو یہ بھی اس کی رضامندی کا بیان ہو گا۔ اور غلام تجارت کرنے میں ماذون ہو گا۔ اسی طرح مدعی علیہ کا عدالت میں قسم کھانے سے رکنا اس کی رضامندی پر محمول کیا جائے گا کہ وہ مال کی ادائیگی کو اپنے اوپر واجب کرتا ہے گویا مال دینے کا اقرار کر رہا ہے۔ یہ رائے صاحبین کی ہے۔ مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک (وہ شخص قسم سے بچنے کے لیے) بطور بدل (اپنے پاس سے) دینا چاہتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جہاں بیان کی ضرورت ہو وہاں خاموش ہو جانا بہ منزلہ بیان کے ہے۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ اگر بعض حضرات کسی مسئلہ کے متعلق صراحت کر دیں اور باقی سکوت کریں تو یہ اجماع سکوتی کہلائے گا۔

6۔ عطف کا بیان :

مثلاً کسی ناپ یا تول والی چیز کو کسی مجمل جملہ پر عطف کریں یعنی متصل طور پر ذکر کریں تو وہ اس مجمل جملہ کا بیان ہو جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کہا لفلان علی مائتہ و درہم۔ یعنی فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک سو ایک درہم ہیں یا کہا۔ مائتہ و قفیز حنطتہ یعنی سو اور ایک قفیز گندم ہے۔ یہ کلام اور عطف اس بات کا بیان ہے کہ جن چیزوں کا ذکر کیا گیا وہ تمام ایک ہی جنس کی ہیں ایک سو ایک درہم ہیں یا ایک سو ایک قفیز (پیمانہ) گندم ہی ہے۔ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے کہا۔ مائتہ و ثلثتہ اثواب یا مائتہ و ثلاثتہ دراھم یا مائتہ و ثلاثتہ اعبد ان مثالوں میں یہ بیان ہے کہ مائتہ یعنی سو اسی جنس سے ہے جیسا کہ کوئی کہے اکیس درہم بخلاف اس کے اگر کسی شخص نے کہا مائتہ و ثوب یا کہا۔ مائتہ و شاۃ یعنی سو اور کپڑا یا سو اور بکری تو ان مثالوں میں معطوف علیہ کا بیان متصور نہیں ہو گا۔ عطف بیان کا یہ حکم اس ایک شے کے لیے مخصوص ہے جو کسی کے ذمہ بطور قرض کے ذکر کی جائے مثلاً کوئی ناپ یا وزن والی چیز ہو۔ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ مائتہ و شاۃ اور مائتہ و ثوب کی مثالوں میں شاۃ اور ثوب مائتہ کا ہی بیان ہوں گے۔

7۔ بیان تبدیل :

بیان تبدیل حکم سابق میں تبدیلی کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ نسخ یعنی پہلے حکم کو منسوخ کرنا ہے۔ تو یہ شارع علیہ السلام ہی کی طرف سے جائز ہے بندوں میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں اسی اصول کی بناء پر کل کا استثناء کل سے باطل ہے۔ اس لیے کہ یہ حکم کو منسوخ کرتا ہے۔ چنانچہ اقرار طلاق اور عتاق سے رجوع کرنا جائز نہیں کیونکہ رجوع کرنا فسخ ہے اور بندہ کو اس کا حق حاصل نہیں۔ اگر کسی شخص نے کہا لفلان علی الف قرض اور ثمن المبیع اور کہا وھی زیوف۔ یعنی فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک ہزار درہم قرض کے طور پر ہیں یا کسی چیز کی قیمت کے ساتھ ہی کہا کہ یہ کھوٹے ہیں۔ تو صاحبین کے نزدیک یہ بیان تغییر ہے۔ لہذا موصولاً درست ہے اور امام ابو حنیفہ کی رائے میں یہ بیان تبدیل ہے۔ پس درست نہیں۔ اگرچہ متصل ہی کہا ہو۔ اگر کسی شخص نے کہا لفلان علی الف من ثمن جاریۃ باعھا ولم اقبضھا۔ یعنی میرے ذمہ فلاں شخص کے ایک ہزار درہم خاص لونڈی کی قیمت کے ہیں اور میں نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جاریہ کا وجود ہی نہیں۔ امام ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنیفہ کی رائے میں یہ بیان تبدیل ہے۔ کیونکہ قیمت کے لازم ہونے کا اقرار کرنا اس امر کا اقرار ہے کہ ہلاک ہونے سے پہلے وہ اس کے قبضہ میں تھی۔ اگر قبضہ سے پہلے ہلاک ہو گئی ہو تو یہ بیع فسخ ہو جاتی۔ اور پھر اس پر قیمت لازم نہ ہوتی۔

سنت

سنت رسول اللہ ﷺ کے جو ریت کے ذرات اور کنکریوں سے بھی تعداد میں زیادہ ہے یعنی بے شمار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث لزوم علم و عمل میں بمنزلہ قرآن مجید کے ہے کیونکہ جس نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ پس جیسا کہ خاص، عام، مشترک اور مجمل (الفاظ و اصطلاحات) کی بحث کتاب اللہ تعالیٰ کے بیان میں گزر چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے متعلق بھی وہی اعتبار ہو گا۔ مگر ایک بحث مختلف ہے۔ وہ یہ کہ حدیث کے رسول اللہ ﷺ سے ثابت اور متصل ہونے میں شبہ ہے۔ اسی لیے حدیث کو تین قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ حدیث کی پہلی قسم وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ سے صحیح اور بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت ہے۔ اسے حدیث متواتر کہتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں شبہ کا پہلو موجود ہو مگر شہرت پا چکی ہو اسے حدیث مشہور کہتے ہیں۔ حدیث کی تیسری قسم وہ ہے جس کے ثابت ہونے میں احتمال اور شبہ ہو۔ اسے حدیث آحاد کہا جاتا ہے۔ پس حدیث متواتر وہ ہے کہ جس کو ایک جماعت سے دوسری جماعت نے نقل کیا ہے وران کی کثرت کی وجہ سے سب کا جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو سکے اور اسی طرح وہ آپ لوگوں تک پہنچی ہے مثلاً قرآن کریم کی نقل رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک نمازوں کی تعداد اور زکوۃ کی مقدار۔

حدیث مشہور وہ ہے جو شروع یعنی صحابہ (میں زمانہ میں خبر واحد کی حیثیت رکھتی ہو۔ مگر دوسرے اور تیسرے زمانہ یعنی تابعین اور تبع تابعین کے دور میں مشہور ہو گئی اور امت محمدیہ نے اس قبول کر لیا وہ متواتر کی مانند ہو گئی تھی حتی کہ آپ لوگوں تک پہنچی مثلاً موزوں پر مسح کرنا اور زنا کی سزا میں رجم کرنا یہ دونوں حدیثیں مشہور کے درجہ میں ہیں۔ پھر حدیث متواتر قطعی علم واجب کرتی ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ حدیث مشہور علم طمانیت کی موجب ہے اور اس کو رد کرنا بدعت ہے۔ حدیث متواتر اور مشہور پر عمل میں علماء کا اختلاف نہیں البتہ خبر واحد میں کلام ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ خبر واحد وہ ہے جسے ایک شخص نے ایک ہی شخص سے یا ایک شخص نے جماعت سے یا جماعت نے ایک سے نقل کیا ہو۔ اور اس میں راویوں کی تعداد کا کچھ اعتبار نہیں جب تک کہ وہ مشہور کی حد تک نہ پہنچے۔ احکام شرعی میں اس پر عمل واجب ہے۔ اس شرط پر کہ راوی مسلمان عادل ضابط یعنی قوت حافظہ میں قوی اور عاقل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر آپ لوگوں تک ان شرائط سے متصل پہنچے۔ پھر راوی کی دو اصل دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو اپنے علم اور اجتہاد میں مشہور ہے۔ جیسے خلفاء اربعہ۔ عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عمر زید بن ثابت و معاذ بن جبل اور ان جیسے حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پس جب آپ لوگوں پر مذکورہ حضرات کی روایت رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہو تو اس پر عمل کرنا قیاس پر عمل کرنے سے بہتر ہے۔ لہٰذا امام محمد نے مسئلہ قہقہہ میں اس اعرابی کی حدیث بیان فرمائی جس کی آنکھ میں کسی وجہ سے کچھ نقص تھا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے۔ اور صحابہ کرام مقتدی تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اپنی آنکھ میں نقص کے سبب گڑھے میں گر پڑا تو صحابہ کرام میں سے بعض آواز کے ساتھ ہنس پڑے تو نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص قہقہہ لگا کر ہنسا دوبارہ وضو کرے اور نماز از سر نو ادا کرے۔ امام محمد نے اس حدیث کی بناء پر قیاس کو ترک کر دیا اور قہقہہ لگا کر ہنسے کو ناقص وضو فرمایا۔ حالانکہ قیاس یہ ہے کہ گندگی وغیرہ کے نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹتا ہے اور اسی طرح محاذاۃ کے مسئلہ میں عورتوں کی صف کو پیچھے رکھنے کی روایت پر عمل کیا جاتا ہے اور قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مسئلہ محاذاۃ یہ ہے کہ مرد عورت ایک ہی صف میں بغیر کسی حائل چیز کے ایک دوسرے کے پاس نماز ادا کرنے کی نیت سے کھڑے ہوں۔ اس صورت میں مرد کی نماز باطل ہو جائے گی۔ حالانکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوتی کیونکہ یہ صورت نماز کی منافی نہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث کی بناء پر قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ خروج نجاست ناقض وضو ہے اور ابن مسعود سے منقول روایت کی رو سے سجدہ سہو سلام کے بعد ہے اور اس کے مقابلہ میں قیاس پر عمل نہیں کیا جاتا اس لیے کہ قیاس اس بات کا مقتضی ہے کہ سجدہ کو سلام سے پہلے ہونا چاہیئے۔

دوسری قسم ان راویوں کی ہے جو حافظہ کے اچھے ہونے اور عدل میں تو معروف ہیں۔ مگر اجتہاد اور فتویٰ میں مشہور نہیں جیسے کہ حضرت ابو ہریرۃ اور انس بن مالک پس جب ان جیسے راویوں کی روایت آپ لوگوں کے نزدیک صحیح اور قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل کرنا واضح اور ضروری ہے اور اگر وہ خبر خلاف قیاس ہے تو قیاس پر عمل کرنا بہتر ہے مثلاً حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہو گا تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو پھر آپ دوبارہ وضو کریں گے تو حضرت ابو ہریرہ خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن عباس نے اس خبر کو قیاس سے رد کر دیا اور اگر ان کے پاس (اس مسئلہ میں) کوئی خبر ہوتی تو وہ اسے پیش کرتے۔ اسی اصول کی بناء پر ہمارے اصحاب ابو ہریرہ کی وہ روایت ترک کر دی جو مسئلہ مصراۃ کے بارے میں ہے اور قیاس پر عمل کیا۔

حدیث مصراۃ کو حضرت ابو ہریرہ نے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اونٹنی اور بکری کے دودھ کو روکے نہ رکھو (یہ نیت کرتے ہوئے کہ دودھ زیادہ ہونے کے سبب گاہک قیمت زیادہ دے گا) پس اس صورت میں اگر کسی شخص نے وہ جانور خرید لیا تو اسے اختیار ہے کہ آئندہ دودھ دوہنے کے بعد اگر خریدار راضی ہے تو رکھ لے اور اگر رضامند نہیں تو اسے لوٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔ اور حاصل کردہ دودھ کے عوض ایک صاع کھجور ہمراہ دے' یہ حدیث خلاف قیاس ہے اس لیے کہ دودھ کے بدلے دودھ یا پھر دودھ کی قیمت ہوتی ہے۔ ایسے واقعات میں ہمیشہ ایک صاع کھجور کے طور پر مقرر کرنا درست نہیں۔ کیونکہ دودھ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے۔

احناف کے ہاں خبر واحد پر عمل کرنے کی شرط

وہ خبر جو کتاب و سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی ظاہر کے خلاف ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد تمہارے پاس احادیث کثرت سے پہنچیں گی پس جب کوئی حدیث میری طرف سے تمہارے سامنے بیان کی جائے تو اسے کتاب اللہ کے سامنے رکھو یعنی قرآن کریم کی روشنی میں جانچو جس کو کتاب اللہ کے موافق پاؤ اسے قبول کر لو اور جسے مخالف پاؤ اسے رد کر دو۔ اسے رد و قبول کی تحقیق حضرت علیؓ سے اس طرح منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ راویوں کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ مومن مخلص جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا اور آپ کے کلام پاک کے معنی کو سمجھا۔ دوم اعرابی جو کسی قبیلہ سے آیا اور آپ سے سنا جو سنا مگر رسول اللہ ﷺ کے کلام کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ پھر اپنے قبیلہ کی طرف لوٹ گیا اور حدیث کی روایت ان لفظوں میں کی جو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکلے تھے پس معنی بدل گئے اور اس کا خیال ہے کہ معنی میں کوئی تفاوت نہیں ہے۔ سوم منافق جس کا نفاق معلوم نہ ہوا۔ پس اس نے وہ باتیں روایت کیں جنہیں سنا بھی نہیں اور افتراء باندھا' پھر اور لوگوں نے اس سے سنا اور اسے مومن مخلص سمجھتے ہوئے اس روایت کو آگے بیان کر دیا اور وہ روایت لوگوں میں مشہور ہو گئی۔ اسی لیے واجب ہے کہ روایت کو کتاب اللہ اور سنت مشہورہ کی روشنی میں جانچا جائے کتاب اللہ سے خبر کو جانچنے کی مثال حدیث میں مس الذکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی کہ جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے اس پر وضو لازم ہے۔ جب ہم نے اس حدیث کو کتاب اللہ سے جانچا تو وہ حدیث اس ارشاد خداوندی کے مخالف نکلی۔

"فیه رجال یحبون ان یتطهروا"

"اس میں وہ لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں"۔ اس آیت میں جن لوگوں کی تعریف بیان فرمائی گئی۔ وہ پہلے ڈھیلے سے استنجا کرتے اور پھر پانی سے دھو لیتے تھے۔ اگر پیشاب گاہ کا چھونا پلیدی کا سبب ہوتا تو ڈھیلے سے استنجا کرنا یا دھونا نجاست ہی شمار ہوتا نہ کہ طہارت مطلقاً کیونکہ دونوں حالتوں میں مس ذکر لازمی ہے اور اسی طرح یہ حدیث :

"جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر خود ہی نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے ناجائز ہے غلط ہے۔ ارشاد خداوندی کے مخالف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"عورتوں کو نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے اپنا نکاح پڑھوائیں"۔ ینکحن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔ خبر واحد کو سنت مشہورہ پر پیش کرنے کی مثال وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک گواہی دے اور دوسرے گواہ کے بدلے مدعی قسم کھا لے۔ تو امر شہادت پورا ہو جائے گا۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے مخالف ہے کہ :

یعنی گواہ پیش کرنا دعوی کرنے والے کے ذمہ ہے اور انکار کرنے والے پر قسم لازمی ہے۔ اس بناء پر ہم کہتے ہیں کہ خبر واحد جب ظاہر کے خلاف ہو گی تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ظاہر کی مخالف صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ وہ حدیث عہد صحابہ اور تابعین میں عوام میں مشہور اور رائج نہ ہوئی جب کہ عام لوگوں کا اس حدیث سے آگاہ ہونا ضروری ہو۔ اور ان حضرات پر یہ تہمت نہیں لگائی جا سکتی کہ انہوں نے سنت کی پیروی میں کوتاہی کی ہو۔ پس جب کوئی حدیث اپنی اشد حاجت کے باوجود مشہور نہ ہوئی جب کہ لوگوں کی کثیر تعداد کا اس سے آگاہ ہونا ضروری تھا تو یہ بات اس کے صحیح نہ ہونے کی علامت ہے۔ مسائل شرعیہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی ایک شخص نے خبر دی کہ اس کی بیوی دودھ میں رضاعت ظاہری کی وجہ سے اس پر حرام ہے مثلاً کسی آدمی نے چھوٹی بچی سے نکاح کیا اب کسی معتبر شخص نے بتایا کہ اس لڑکی نے اس کی ماں کا دودھ پیا ہے لہذا وہ اس کی بہن ہے تو چونکہ یہ خبر ظاہر کے خلاف نہیں تو اس خبر پر بھروسہ کرنا جائز ہے اس لیے کہ ممکن ہے اس چھوٹی بچی نے اب نکاح کے بعد اس کی ماں کا دودھ پی لیا ہو لہذا وہ شخص اس عورت کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر کسی نے یہ خبر دی کہ دودھ میں شر کی کی وجہ سے وہ نکاح شروع سے ہی باطل تھا تو اس کی یہ خبر قبول نہ کی جائے گی۔ اس لیے کہ نکاح میں کثرت سے لوگ موجود تھے اور گواہ بھی تھے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو چھپی نہ رہتی۔ اور اسی طرح جب کسی عورت کو اس کے خاوند کی موت یا اس کے طلاق دینے کی خبر دی گئی اور اس کا خاوند غائب ہے تو اس کی خبر پر بھروسہ کرنا جائز ہے اور وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لے۔ اور اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہو گیا پس کسی ایک شخص نے قبلہ کے رخ کی خبر دی تو اس پر عمل واجب ہے اور اگر کسی کو ایسا پانی ملا جس کی حالت وہ نہیں جانتا کہ آیا وہ پانی پاک ہے یا پلید۔ پس کسی شخص واحد نے اس کے نجس ہونے کی خبر دی تو اس سے وضو نہ کرے بلکہ تیمم کر لے۔

وہ مواقع کہ جہاں خبر واحد بطور دلیل پیش نہیں ہو سکتی

خبر واحد چار مواقع پر دلیل کے طور پر پیش نہیں ہو سکتی۔

۱۔ خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہو اور از قسم عقوبت و سزا نہ ہو۔

۲۔ خالص بندے کا حق ہو جس میں الزام محض ہو دوسرے پر۔

۳۔ خالص بندے کا حق ہو جس میں کسی پر کچھ لازم نہ ہو۔

۴۔ خالص بندے کا حق ہو جس میں دوسرے پر کسی وجہ سے کچھ لازم ہو۔

پہلی صورت میں ایک شخص کی خبر قبول ہو گی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے روایت بلال رمضان میں ایک اعرابی کی شہادت قبول فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری صورت میں عدد اور عدالت دونوں کی شرط ہوگی یعنی کم از کم دو گواہ ہو نا اور ان کا عادل ہونا اس کی مثال آپس کے جھگڑے ہیں۔ تیسری صورت میں خبر واحد قبول کی جائے گی خواہ وہ شخص یعنی خبر دینے والا عادل ہو یا فاسق ہو۔ اس کی مثال عام معاملات ہیں۔ چوتھی صورت میں عدد یا عدالت یعنی دونوں میں سے ایک کی شرط لازمی ہے۔ یہ رائے امام ابو حنیفہؒ کی ہے۔ اس کی مثال کسی کو بر طرف کرنا اور روکنا ہے۔ مثال کے طور پر دو شخص یا ایک عادل آدمی وکیل کو خبر دے کہ اس کے موکل نے اسے بر طرف کر دیا ہے اسی طرح آدمیوں نے یا ایک عادل شخص نے کسی غلام ماذون (یعنی وہ غلام جس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دے رکھی ہو) خبر دی کہ اس کے مالک نے اسے تجارت کرنے سے منع کر دیا ہے۔ تو یہ خبر قبول کی جائے گی۔

س: فقہ اسلامی میں اجماع سے کیا مراد ہے؟ اس کے احکام و شرائط پر بحث کیجئے۔

اجماع کے درجے اور اقسام

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد دین کی فروع میں اس امت کا اجماع حجت ہے اور شرعاً اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ امت مسلمہ کے لیے خاص کرامت و عزت ہے۔ پھر اجماع کی چار قسمیں ہیں۔ اول صحابہ کرام کا اجماع اس مسئلہ پر جو نیا پیش آیا ہو اور انہوں نے صراحتاً بیان کر دیا ہو۔ دوم وہ اجماع ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے وضاحتاً بیان کر دیا ہو اور باقی نے اس مسئلہ کے متعلق خاموشی اختیار کی اسے رد نہیں کیا اور جب کسی مسئلہ میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے تو ان کے بعد تیسرا اجماع تابعین کا ہے۔ پھر سلف کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر اجماع یہ چوتھی قسم ہے۔ پہلی قسم کا اجماع (استنباط مسائل میں) قرآن مجید کی آیت کی طرح ہے یعنی قطعی اور یقینی۔ دوسرے اجماع کی حیثیت حدیث متواتر کی ہے جس میں بعض حضرات کا بیان اور باقی کا سکوت ہے۔ تیسرا اجماع خبر مشہور کا درجہ رکھتا ہے۔ چوتھی صورت جس میں متاخرین سلف کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر اجماع کریں۔ اس کی حیثیت خبر واحد کے برابر ہے جو صحیح ہو (یاد رہے) کہ مسائل فقہ میں ان لوگوں کا اجماع مرکب دوم اجماع غیر مرکب۔ مرکب وہ ہے کہ جس میں پیش آمد مسئلہ پر علت کے حکم میں اختلاف کے باوجود رائیں جمع ہو جائیں مثلاً اس شخص کے وضو ٹوٹ جانے پر اجماع کہ جسے قے ہوئی اور دو عورت پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک وضو ٹوٹنے کی وجہ قے ہے امام شافعی کی رائے میں وضو ٹوٹنے کا سبب عوت کو مس کرنا ہے۔ اجماع کی یہ قسم (قے اور مس) دونوں ماخذوں میں سے کسی ماخذ میں فساد ظاہر ہونے پر لائق حجت نہ رہے گی حتی کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قے ہونا ناقص وضو نہیں تو اس وقت امام ابو حنیفہ قے سے وضو ٹوٹ جانے کے قائل نہ ہوں گے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عورت کو مس کرنا ناقص وضو نہیں تو امام شافعی اس کے قائل نہ ہوں گے اس لیے کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علت پر حکم کی بنیاد تھی وہ فاسد ہو گئی اور فساد کا احتمال دونوں جانب میں ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ امام ابو حنیفہؒ مسئلہ مس نساء میں درست رائے پر ہوں اور مسئلہ قے میں خطاء پر ہوں' اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام شافعیؒ قے کے مسئلہ میں صحیح رائے پر ہوں اور مسئلہ مس نساء میں غلطی پر ہوں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اجماع کے وجود کی بنیاد باطل پر ہے (کیونکہ) اجماع متقدم جس میں رائیں مجتمع ہوں اور علت میں اختلاف نہ پایا جائے اس میں فساد کا احتمال نہیں وہ یقینی طور پر حجت ہے۔ الحاصل اس اجماع کی تنسیخ جائز ہے جس میں اختلاف علت ہو اس لیے کہ اس کی بنیاد یعنی علت میں فساد رونما ہوا۔ اسی لیے جب قاضی نے کسی مقدمے کا فیصلہ صادر کر دیا بعد ازاں معلوم ہوا کہ گواہی دینے والے غلام تھے یا جھوٹے تھے' اپنی گواہی سے پھر گئے' تو قاضی کا فیصلہ باطل ہو گا۔ اگرچہ اس بطلان قضاء کا اثر مدعی کے حق میں کچھ نہ ہو گا (اس لیے کہ جب قاضی نے گواہوں کی شہادت سے فیصلہ صادر کر دیا تو یہ حجت شرعی ہے۔ یہ فیصلہ اصولاً نافذ ہو گا البتہ گواہوں کو غلط شہادت دینے کے سبب سزا دی جا سکتی ہے اور ان سے پورا تاوان وصول کیا جا سکتا ہے) اور اسی بناء پر مولفۃ القلوب زکوٰۃ کے مصارف کی آٹھ قسموں سے ساقط ہو گئے یعنی قرآن پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے ان میں سے ایک مصرف وہ جماعت ہے جو عنقریب اسلام لائی' ان لوگوں کو زکوٰۃ اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ کسی تکلیف یا طمع کی وجہ سے اسلام سے برگشتہ نہ ہوں اور اسلامی جماعت کے لیے قوت و نصرت کا سبب بنیں مگر جب اسلام مضبوط ہو گیا تو یہ علت باقی نہ رہی۔ اور اسی بناء پر حضور ﷺ کے ذوی القربیٰ کا حصہ بھی نہ رہا۔ اور اسی بناء پر یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے اور آپ کی مدد کرتے تھے۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ علت منقطع ہو گئی تو ان کا حصہ بھی ساقط ہو گیا۔

اسی اصول کی بناء پر جب ناپاک کپڑے کو سرکہ سے دھویا تو وہ نجاست زائل ہو گئی۔ اب محل نجاست کے پاک ہونے کا حکم دیا جائے گا اس لیے کہ علت دور ہو گئی۔ امام شافعیؒ اس کے خلاف ہیں۔ اور اس سے حدیث اور خبث کا فرق ثابت ہوا کہ سرکہ جگہ سے نجاست دور کر دیتا ہے مگر طہارت حکمیہ یعنی غسل و وضو کے لیے مفید نہیں بلکہ یہ طہارت پاک کرنے والی شے سے حاصل ہو گی اور وہ شے پانی ہے۔

عدم القائل بالفصل اور اقسام

اس کے بعد اجماع کی ایک اور قسم ہے جس کو عدم القائل بالفصل کہتے ہیں۔ اجماع کی یہ ایسی قسم ہے کہ جس میں فصل کا کوئی قائل نہیں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ قسم اول وہ ہے کہ جس میں اختلاف کی نوعیت مختلف ہو۔ پہلی قسم شرعاً حجت ہے۔ دوسری قسم حجت نہیں۔ قسم اول کے مسئلے وہ ہیں جن کی تخریج علماء نے ایک اصل سے کی ہے مثلاً جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ قصر فات شرعی سے ممانعت ان کی مشروع ہونے کو واجب کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یوم النحر یعنی عید الاضحیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن روزہ کی نذر ماننا صحیح ہے (صرف نذر ماننا درست ہے۔ مگر روزہ نہ رکھے اس کے بعد رکھ لے) اور بیع فاسد ملک کا فائدہ دے گی کیونکہ ان میں فرق کا کوئی قائل نہیں اور اگر کہا جائے کہ تعلیق شرط کے پائے جانے کے وقت سبب ہے تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہو گی کہ طلاق و عتاق کو ملک یا سبب ملک سے معلق کرنا صحیح ہے اور اسی طرح اگر ہم مان لیں کہ حکم ایسے اسم پر مرتب ہونا جو کسی صفت سے موصوف ہو یہ واجب نہیں کرتا کہ وہ حکم اس صفت سے معلق ہے تو یہ امر بھی ثابت ہو گا کہ آزاد عورت سے نکاح کی طاقت رکھنے سے لونڈی سے جواز نکاح کی ممانعت نہ ہو گی اس لیے کہ سلف صالحین سے منقول ہے کہ امام شافعیؒ نے مسئلہ طول حرہ یعنی آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت کا مسئلہ اسی اصل سے متفرع کیا ہے اور اگر ہم ثابت کرتے ہیں کہ آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت کے باوجود مومنہ لونڈی سے نکاح جائز ہے تو اس اصل سے کتابیہ لونڈی یہودیہ اور نصرانیہ سے بھی نکاح کرنا جائز ہو گا۔ علی ھذا ان مسئلوں کی مثالیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

قسم دوم کی مثال (جو حجت نہیں) جب ہم نے یہ کہا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ بیع فاسد سے ملکیت ہی ثابت ہو گی۔ یہ بھی عدم القائل بالفصل کی ایک صورت ہے یا قتل عمد کا بدلہ قصاص ہے۔ اس کی مثال یہ بھی ہے کہ قے ناقض وضو نہیں پس عورت کو مس کرنے سے وضو ٹوٹے گا۔ اجماع کی یہ صورت حجت نہیں ہے کیونکہ فرع کی صحت اگرچہ اصل کی صحت پر دلالت کرتی ہے لیکن اس سے یہ واجب نہیں ہوتا کہ دوسری اصل بھی صحیح ہو کہ اس سے دوسرا مسئلہ متفرع ہو۔

مجتہد کے لیے ہدایات

مجتہد پر واجب ہے کہ جب کوئی نیا مسئلہ پیش آئے تو سب سے پہلے اس کے متعلق قرآن مجید میں حکم تلاش کرے۔ پھر سنت رسول اللہ ﷺ سے حکم طلب کرے۔ وہ حکم خواہ صریح نص سے ہو یا دلالت النص (یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص) کی صورت میں ہو جیسا کہ مذکور ہوا کیونکہ جب تک نص پر عمل کرنا ممکن ہو رائے اور قیاس پر عمل کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ یعنی رائے پر عمل کرنا کسی طرح جائز نہیں اسی وجہ سے جب کسی شخص پر سمت قبلہ مشتبہ ہو اور کسی شخص نے اسے صحیح رخ کی خبر دی تو اس کے لیے تحری (از خود غور و فکر کر کے صواب تلاش کرنا) جائز نہیں اور اگر کسی شخص کو پانی ملا اور ایک عادل نے اسے خبر دی کہ یہ پانی نجس ہے تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس پانی سے وضو کر بلکہ تیمم کرے اور اس اعتبار سے کہ رائے پر عمل کرنا نص پر عمل کرنے سے کم درجہ پر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ محل میں شبہ زیادہ قوی ہے ظن میں شبہ ہے۔ حتی کہ بندے کے گمان کا اعتبار فصل اول (شبہ بالمحل) میں ساقط ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی لونڈی سے مقاربت کی تو اس پر زنا کی حد جاری نہ ہو گی اگرچہ وہ اس بات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراف کرے کہ مجھے علم تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہے۔(بچہ پیدا ہونے کی صورت میں) اس کا نسب اسی شخص سے ثابت ہو گا اس لیے کہ بیٹے کے مال میں باپ کے لیے ملکیت کا شبہ نص سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انت ومالک لابیک

یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ میں حلت و حرمت کے متعلق باپ کے گمان کا اعتبار ساقط ہو گیا اور اگر بیٹے نے اپنے باپ کی لونڈی سے جماع کر لیا تو اس مسئلہ میں حلت و حرمت کے متعلق بیٹے کے ظن کا اعتبار ہو گا حتی کہ اگر اس نے یہ کہا کہ میرا گمان تھا کہ وہ لونڈی مجھ پر حرام ہے تو اس پر حد واجب ہو گی اس لیے کہ باپ کے مال میں بیٹے کی ملکیت کا شبہ نص سے ثابت نہیں۔ لہذا بیٹے کی رائے کا اعتبار کیا جائے گا اور بچے کا نسب اس سے یعنی بیٹے سے ثابت نہ ہو گا اگرچہ وہ اس امر کا دعویٰ بھی کرے۔ پھر اگر مجتہد کے نزدیک دو دلیلوں میں تعارض ہو اور یہ تعارض دو آیتوں میں پایا جائے تو مجتہد کو چاہیے کہ وہ نص کی طرف متوجہ ہو اور اگر حدیثوں میں تعارض واقع ہو تو آثار صحابہ کی طرف رجوع کرے اور قیاس صحیح سے کام لے۔ پھر جب مجتہد دو قیاسوں میں سے ایک کو بہتر سمجھے اس پر عمل کرے۔ اس لیے کہ قیاس سے کم درجہ کوئی شرعی دلیل موجود نہیں جسے اختیار کیا جائے۔ اور اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جب مسافر کے پاس پانی کے دو برتن ہوں۔ ایک برتن میں پاک اور ایک برتن میں نجس پانی ہو تو وہ ان دونوں میں تحری یعنی از خود غور و فکر کر کے فیصلہ نہ کرے بلکہ تیمم کرے اور اگر اس کے پاس دو کپڑے ہوں ایک پاک اور ایک ناپاک تو وہ ان دونوں میں تحری کرے یعنی از خود غور و فکر کر کے فیصلہ کرے۔ اس لیے کہ پانی کے مشتبہ ہونے کی صورت میں اس کا بدل یعنی مٹی موجود ہے جس سے تیمم ہو سکتا ہے لیکن کپڑا کا کوئی بدل نہیں جسے اختیار کیا جائے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ رائے پر اسی وقت عمل کرنا پڑے گا جب کہ اس کے سوا کوئی دلیل شرعی موجود نہ ہو۔ پھر جب تحری سے کام لیا گیا اور دو چیزوں میں سے ایک پر عمل کر کے اس تحری کو مکمل کر لیا تو مجرد تحری سے موکد تحری میں کوئی نقص واقع نہ ہو گا۔ تفصیل یہ ہے کہ جب کسی شخص نے دو کپڑوں کے درمیان تحری کی اور ایک سے نماز ظہر ادا کی پھر عصر کے وقت دوبارہ تحری سے دوسرا کپڑا اس کے خیال میں پاک ثابت ہوا تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے کپڑے سے عصر کی نماز ادا کرے۔ اس لیے کہ پہلی تحری عمل کی وجہ سے موکد ہو چکی ہے۔ لہذا عمل سے خالی تحری سے وہ باطل نہ ہو گی۔ اس کے خلاف جب کسی شخص نے جہت قبلہ کے بارے میں تحری کی پھر اس کی رائے بدل گئی اور دوسری جہت پر تحری واقع ہوئی یعنی گمان ہوا کہ جہت قبلہ دوسری طرف ہے تو وہ دوسری طرف توجہ کر لے کہ جہت قبلہ ان چیزوں میں سے ہے جن کے منتقل ہونے کا احتمال ہے پس حکم تحری جہت قبلہ بدل سکتا ہے جس طرح کوئی نص منسوخ ہو جائے اور اسی اصول کے مطابق جامع کبیر کے مسائل میں تکبیرات عید کا مسئلہ ہے کہ اگر اس میں بندے کی پہلی رائے بدل گئی تو وہ دوسری رائے پر عمل کر سکتا ہے مثلاً امام نے نماز شروع کی اور عبداللہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس کی روایت کے مطابق تکبیرات ادا کرنے کا ارادہ کیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت راجح معلوم ہوئی تو یہ صحیح ہے کیونکہ تکبیرات میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ گویا ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں منتقل ہو گیا۔

☆ ☆ ☆

س : فقہ اسلامی میں قیاس سے کیا مراد ہے؟ اس کے ارکان، شروط اور احکام پر مفصل نوٹ لکھیں۔

ج : قیاس شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے اور جب قرآن و حدیث اور اجماع میں کسی مسئلہ کے متعلق قیاس سے زیادہ قوی و اعلیٰ دلیل پائی جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے اور قیاس کے حجت شرعی ہونے کی دلیل احادیث و آثار میں وارد ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو عامل بنا کر بھیجا تو ان سے فرمایا کہ اے معاذ (پیش آمدہ مسائل کا) فیصلہ کس طرح کرو گے؟ حضرت معاذ نے عرض کیا کہ کتاب اللہ کے مطابق۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم کتاب اللہ میں ایسا حکم نہ پاؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی حکم نہ پاؤ تو انہوں نے عرض کیا پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو درست قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس بات کی توفیق عطا کی جو اس کو پسند و محبوب ہے۔ روایت ہے کہ ایک خثعمیہ عورت حضور ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا والد بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج واجب الادا ہے (کمزور ناتواں ہونے کی وجہ سے) وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا۔ اگر میں اپنے باپ کی طرف سے فریضہ حج ادا کر دوں تو کیا یہ جائز ہو گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے باپ کے ذمہ قرض ہوتا اور تم اپنی طرف سے وہ ادا کر دیا ہوتا تو کیا یہ تمہارے لیے جائز ہوتا یعنی کیا وہ قرض ادا نہ ہوتا۔ عورت نے عرض کیا کہ بے شک ادا ہو جاتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرض یعنی حج اس کی طرف سے ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

مذکورہ بالا واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے شیخ فانی کی طرف سے حج کی ادائیگی کو حقوق مالیہ سے ملحق فرمایا یعنی مالی معاملہ پر قیاس فرمایا اور جواز کے لیے علت موثرہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اصلی غرض حق کا ادا کر دینا ہے۔ پس اسی کو قیاس کہتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابن سباغ جو امام شافعیؒ کے معزز اصحاب میں سے ہیں اپنی کتاب "شامل" میں قیس بن طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو بدوی معلوم ہوتا تھا اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی جس شخص نے وضو کرنے کے بعد اپنی پیشاب گاہ کو چھو لیا اس کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ گویا رسول اللہ ﷺ نے اس حصہ کو جسم کے دیگر اعضاء پر قیاس فرمایا۔ حضرت ابن مسعودؓ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے مہر کے تعین کے بغیر نکاح کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اور مقاربت سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود نے ایک ماہ کی مہلت لی اور پھر کہا کہ اس مسئلہ میں میں اپنی رائے سے اجتہاد کیا ہے۔ پس اگر وہ صحیح ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ابن ام عبد کی طرف سے ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ میری رائے میں اس عورت کو مہر مثل دیا جائے گا نہ اس سے کم نہ زیادہ۔

شروطِ قیاس

قیاس کے صحیح ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ قیاس نص کے مقابلہ میں نہ ہو۔ دوم یہ کہ قیاس کے سبب سے نص کے احکام میں سے کسی حکم میں تغیر واقع نہ ہو۔ شرط سوم یہ ہے کہ جو حکم اصل سے فرع کی طرف متعدی ہو وہ ایسا نہ ہو کہ عقل اس کا ادراک نہ کر سکے۔ چہارم یہ ہے کہ علت کا پیدا کرنا حکم شرعی کے لیے ہو لغوی امر کے لیے نہ ہو۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ فرع منصوص نہ ہو اس لیے کہ جب نص پہلے سے موجود ہے تو قیاس کی کیا ضرورت۔

(۱) نص کے مقابلہ میں قیاس کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص نے حسن بن زیادہ سے نماز میں قہقہہ لگانے والے کے متعلق سوال کیا کہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ سوال کرنے والے نے (قیاس پیش کرتے ہوئے) کہا اگر نماز میں کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگائی جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا تو قہقہہ لگانے سے کیسے وضو ٹوٹے گا۔ حالانکہ یہ اس سے کم درجہ کا جرم ہے۔ سوال کرنے والے کیا یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے (جو قابل اعتبار نہیں) کیونکہ اعرابی کی وہ حدیث ہے کہ جس کی آنکھ میں کچھ خرابی تھی وہ گڑھے میں گر پڑا اس وجہ سے لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تو حضور ﷺ نے انہیں از سر نو وضو کر کے نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اسی طرح جب ہم نے یہ کہا کہ محرم کے ساتھ عورت کا حج کرنا جائز ہے تو اس پر قیاس کر کے یہ کہا جائے کہ معتبر عورتوں کے ہمراہ اس عورت کا حج کرنا بھی جائز ہو گا تو یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ تین دن اور تین رات سے زیادہ سفر بغیر اپنے باپ خاوند اور ذی رحم محرم کے کرے۔

(۲) دوسری شرط کی مثال یعنی نص کے احکام میں سے کسی حکم میں تغیر لازم آئے۔ یہ ہے کہ جس طرح تیمم میں نیت شرط ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ وضو میں بھی نیت شرط ہے تو یہ قیاس صحیح نہ ہو گا۔ کیونکہ اس سے وضو کی آیت میں تغیر واجب آتا ہے۔ اس لیے کہ آیت وضو فاغسلوا وجوھکم میں فاغسلوا مطلق ہے اس میں نیت کی شرط نہیں اور جب اسے نیت کی شرط سے مشروط کر دیا تو گویا مطلق کو مقید کر دیا گیا۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ بیت اللہ کے طواف کو حدیث میں نماز کہا گیا ہے تو اس میں بھی نماز کی طرح طہارت اور ستر عورت کی شرط ہونی چاہیے یہ قیاس درست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ نص طواف کو جو مطلق ہے اسے مقید کر دیتا ہے جس کی وجہ سے نص میں تغیر واقع ہوتا ہے۔

(۳) تیسری شرط کی مثال یعنی جس میں علت حکم کا ادراک عقل نہ کر سکے یہ ہے کہ نبیذ تمر یعنی کھجور یا چھواروں کو پانی میں بھگو کر اس کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو کرنا حدیث سے ثابت ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے دوسری نبیذوں یعنی اس قسم کی دوسری چیزوں کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست نہ ہوگا کیونکہ عقل اس کی علت کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اسی طرح نماز میں کسی شخص کا سر زخمی ہونے سے خون نکل آیا اور وضو ٹوٹ گیا یا نماز کی حالت میں نیند میں انزال ہوا اور احتلام ہو گیا تو پہلی صورت میں وضو اور دوسری میں غسل و وضو کر کے بقیہ نماز پڑھنی چاہیے اور اس شخص پر قیاس کرے کہ جس کا وضو ہوا خارج ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جائے تو وہ شخص از سر نو وضو کر کے بقیہ نماز ادا کر سکتا ہے اور یہ حکم جو نص سے ثابت ہے تو وہ حکم یعنی احتلام والا شخص غسل کرے اور زخمی سر والا وضو کر کے بقیہ نماز پڑھے قیاس درست نہیں ہوگا اس لیے کہ اصل کے حکم میں جو علت ہے عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ پس اصل کے حکم کا تعدیہ فرع کی طرف محال ہے اور اسی طرح امام شافعیؒ کے اصحاب نے کہا ہے کہ پانی کے دو قلے ہوں ان میں سے ایک نجس ہو تو جب دونوں قلے آپس میں ملا دیئے جائیں تو وہ پانی پاک ہو جاتے ہیں اور جب دونوں کے پانی کو جدا کر دیا تب بھی پاک رہیں گے۔ انہوں نے یہ مسئلہ اس حدیث پر قیاس کیا کہ جب نجاست دو قلے پانی میں گر جائے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ یہ قیاس درست نہیں اس لیے کہ اگر اصل حکم ثابت بھی ہو جائے تو اس کے معنی غیر معقول ہیں اور پھر حنفیوں کے نزدیک اس حدیث کا اعتبار نہیں کیونکہ ابو داؤد نے حدیث قلتین کی تضعیف کی ہے لہذا جس حدیث میں کلام ہو اور ایسی علت جو ادراک میں نہ آ سکے اسے قیاس کی بنیاد قرار دے کر اس کے حکم کو دوسرے مسئلوں پر کیسے جاری کیا جا سکتا ہے۔

(۴) چوتھی شرط یعنی استخراج اور قیاس کا مقصد امر شرعی ہو نہ کہ امر لغوی اس کی مثال شافعی حضرات کا یہ قول ہے کہ یعنی انگور کا شیرہ پکا کر نصف کر دیا گیا ہو تو وہ شراب ہے۔ اس لیے کہ خمر (شراب) کو خمر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ عقل کو چھپا دیتی ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہنا کہ ہر وہ چیز جو عقل پر پردہ ڈال دے اس کو شراب کہیں گے یہ قیاس درست نہیں۔ اس لیے کہ اس کا تعلق امر شرعی سے نہیں لغت سے ہے۔ یا مثلاً سارق یعنی چور کو سارق اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے دوسرے کا مال خفیہ طریقہ سے لے لیا اور نباش یعنی کفن چرانے والا ان معنوں میں اس کا شریک ہے تو فعل مشترک (سرقہ) پر قیاس کرتے ہوئے کفن چور بھی سارق ہوگا۔ یہ قیاس لغوی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی نہیں۔ ہمارے نزدیک نباش کو سارق کہنا غلط ہے لہذا دونوں پر حد شرعی الگ الگ ہوگی اور خود ہمارا مخالف بھی یہ بات مانتا ہے کہ لغت میں کفن چرانے والے کا اسم سارق نہیں بلکہ نباش ہے۔ قیاس کی اس نوع کے فاسد ہونے کی یہ دلیل بھی ہے کہ عرب لوگ اس گھوڑے کو اوہم کہتے ہیں جس کا رنگ سیاہ ہو اور سرخ رنگ رکھنے والے گھوڑے کو کمیت کہتے ہیں۔ پھر (لغوی اعتبار سے) اسم اوہم کا طلاق حبشی پر نہیں کیا جا سکتا حالانکہ رنگت میں دونوں سیاہ ہیں) اور نہ ہی اسم کمیت سرخ کپڑے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگر اسمائے لغویہ میں قیاس جاری ہوتا تو علت یعنی سیاہی اور سرخی کے پائے جانے کی وجہ سے یہ اطلاق جائز ہوتا اور ایسا ہو تو اس سے اسباب شرعیہ باطل ہو جاتے ہیں اس لیے کہ شرع نے احکام شرعی میں سے سرقہ کو ایک نوع کا سبب بنایا ہے تو اگر ہم نے اس حکم یعنی حد سرقہ کو ایسی صورت سے متعلق کر دیا جو سرقہ سے عام ہے یعنی دوسرے کا مال خفیہ طریقے سے لے لینا (مثلاً کفن چرا لینا) تو ظاہر ہوا کہ دراصل سبب سرقہ نہیں تھا بلکہ کچھ اور تھا اور اسی طرح شراب کا پینا شرعی احکام میں سے حد شرعی کے لیے حکم کا ایک سبب ہے۔ پھر جب ہم نے اس حکم کو ایسے امر سے متعلق کر دیا جو شراب سے عام ہے تو ظاہر ہوا کہ دراصل حکم شراب کے علاوہ کسی اور شے سے متعلق تھا (اس صورت میں نص کے حکم میں تبدیلی تصور کی جائے گی)۔

(۵) قیاس کے صحیح ہونے کی پانچویں شرط یہ ہے کہ فرع منصوص علیہ نہ ہو یعنی فرع ایسی نہ ہو کہ اس سے پیشتر کوئی نص موجود ہو مثلاً شافعی حضرات کہتے ہیں کہ یمین و ظہار کے کفار میں کافر غلام کا آزاد کرنا جائز نہیں اور اس کو کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہیں یہ قیاس صحیح نہیں اس لیے کہ کفارہ یمین اور کفارہ ظہار منصوص ہے۔ قرآن مجید میں ان دونوں کفاروں کا ذکر بطور مطلق آیا ہے محض قیاس سے مطلق کو مقید کرنا صحیح نہیں اور اگر ظہار کرنے والے نے مسکینوں کو کھانا کھلانے کے دوران جماع کر لیا تو امام شافعی کی رائے میں وہ از سر نو ان کو کھانا کھلائے۔ انہوں نے اس کو کفارہ ظہار کی دوسری صورت صوم (یعنی مظاہر کفارہ ظہار میں دو مہینہ کے پے در پے روزے رکھنے) پر قیاس کیا ہے۔ یہ قیاس اس لیے درست نہیں کہ کھانا کھلانے کا حکم مطلق ہے اس میں یہ قید نہیں۔ لہذا اپنے قیاس سے مطلق کو مقید کرنا صحیح نہیں اور وہ شخص جسے حج سے روک دیا گیا ہو (محصر) اس کے لیے حکم منصوص ہے۔ اور نص کے ہوتے ہوئے قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اور اسی طرح قضائے رمضان پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہنا کہ متمتع ایام تشریق میں روزے نہ رکھے بعد میں رکھ لے درست نہیں (ہمارے نزدیک) اس کی قضا روزوں سے نہیں بلکہ دم یعنی ایک جانور کی قربانی دینے سے ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس شرعی

قیاس شرعی یہ ہے کہ جس امر میں کوئی نص موجود نہ ہو اس پر حکم کا ترتب ان معنوں میں کہ جو علت منصوص علیہ میں پائی جاتی ہے وہی علت اس میں بھی موجود ہو یعنی اصل و فرع میں علت مشترک ہو۔ پھر کسی معنی کا علت ہونا قرآن مجید' سنت رسول اللہ ﷺ اجماع اجتہاد و استنباط سے معلوم کیا جائے گا۔ کتاب اللہ سے علت معلومہ کی مثال یہ ہے کہ کثرت طواف یعنی بار بار آمد و رفت کو اس حرج کے سقوط کی علت قرار دیا ہے جو ہر بار اجازات لینے میں ہوتا ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ لیس علیکم ولا علیکم جناح بعد ھن طوافون علیکم بعضکم علی بعض نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ ان پر کچھ الزام ہے وہ جو بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس اور کسی کے پاس۔

گویا کثرت طواف کی بنا پر بار بار اجازت لینے میں تخفیف کر دی گئی۔ اس علت یعنی کثرت طواف کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بلی کے پسماندہ کھانے اور پانی کو نجس مان لینے میں جو حرج تھا اسے ساقط فرمادیا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ بلی نجس نہیں وہ ان میں سے ہے جو تمہارے پاس کثرت سے آتے جاتے ہیں۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہمارے اصحاب نے گھر میں سکونت رکھنے والے جانور مثلاً چوہے اور سانپ کے پس خوردہ کو نجس مانا اسے بلی پر قیاس کیا اور کثرت طواف کو علت مشترک قرار دیا اور اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے نرمی اور آسانی چاہتا ہے سختی اور تنگی نہیں چاہتا۔ اس پر شریعت نے واضح کر دیا کہ مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازات اس علت کی وجہ سے دی ہے کہ یہ امر ان پر آسان ہو وہ خود اپنی حالت اور وقت کے مطابق سوچ سمجھ لیں کہ وظیفہ وقت کو ادا کرنا یعنی ماہ رمضان کا لحاظ کرتے ہوئے روزہ رکھ لینا بہتر ہے یا دوسرے دنوں تک موخر کرنا درست ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے ان کی نظروں میں جس بات کی ترجیح ہو اس پر عمل کریں۔ اسی اصول پر امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ جب مسافر نے رمضان کے دنوں میں کسی اور واجب روزہ کی نیت سے روزہ رکھ لیا تو وہ دوسرا واجب روزہ ادا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ جب مصالح بدنی کی بنا پر اس کے لیے رخصت ثابت ہے کہ وہ سفر یا مرض میں افطار کر لے تو مصلحت دینی کے لیے رخصت بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گی۔ مصلحت دینی یہ ہے کہ وہ ایک واجب کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائے گا۔

سنت سے علت معلومہ کی مثال یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسے شخص پر وضو واجب نہیں جو قیام یا قعود یا رکوع یا سجدہ کی حالت میں سو گیا۔ وضو اس پر واجب ہے جو پہلو پر لیٹ کر سو گیا۔ اس لیے کہ جب وہ پہلو پر سویا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے استرخاء مفاصل کو وضو ٹوٹنے کی علت بیان فرمایا ہے۔ لہذا اسی علت کی بنا پر یہ حکم (تجدید وضو) اس نیند کی طرف بھی متعدی ہو گا جو ٹیک لگا کر یا کسی ایسی شے پر تکیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگائے ہوئے آجائے کہ جب وہ شے ہٹ جائے تو سونے والا شخص گر پڑے اور اسی علت کی وجہ سے یہ حکم بے ہوش ہو جانے اور نشہ کی حالت میں ہونے والے شخص کی طرف بھی متعدی ہو گا اور اسی طرح حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ توضئی وصلي و ان قطر الدم علی الحصیر قطراً فانه رم عرق انفجر. یعنی تو وضو کر اور نماز پڑھ اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر پڑیں کیونکہ یہ خون رگ سے بہتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے خون کے بہہ نکلنے کو علت بیان فرمایا۔ اب اسی علت کے سبب فصد سے خون بہنے اور پچھنے لگوانے سے خون نکلنے پر بھی یہ حکم جاری ہو گا۔

اجماع سے علت معلوم کی مثال میں ہم کہتے ہیں کہ باپ کو جو حق ولایت نابالغ لڑکے پر حاصل ہوتا ہے اسی کی علت صغر یعنی کم سنی ہے تو اس علت کے پائے جانے سے یہی حکم صغیرہ یعنی کم سن لڑکی کے لیے بھی ثابت ہو گا اور لڑکے کا پختہ عقل بالغ ہونا باپ کے حق ولایت کے زوال کی علت ہے تو اس علت کی وجہ سے یہی حکم جاریہ یعنی لڑکی کی طرف متعدی ہو گا اور خون کا جاری ہونا مستحاضہ کے حق میں نقض طہارت کی علت ہے تو اس علت کے سبب سے یہی حکم اس قسم کی دوسری صورتوں میں بھی جاری ہو گا۔ پھر اس کے بعد ہم بیان کرتے ہیں کہ قیاس کی قسمیں دو ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ جو حکم متعدی ہوا ہے وہ اس حکم کی نوع سے جو حکم کہ اصل میں ثابت ہے یعنی اصل و قوع میں حکم ایک ہی ہو۔ دوسری قسم یہ ہے کہ جو حکم متعد ہوا ہے وہ اصل میں ثابت حکم کی جنس سے ہو۔ اتحاد فی النوع کی مثال یہ ہے کہ علماء احناف کہتے ہیں صغر یعنی کم سنی لڑکے کے حق میں نکاح کر دینے کی ولایت کی علت ہے یعنی ولی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے کم سن لڑکے کا نکاح کر دے تو اسی علت کی وجہ سے نکاح کر دینے کی ولایت لڑکی کے حق میں ثابت ہو گی اور اسی علت کی بنا پر یہ حکم ثیب صغیرہ کے حق میں بھی ثابت ہو گا۔ ثیب صغیرہ وہ کم سن لڑکی ہے جو شوہر دیکھ چکی ہو۔ اور اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کثرت طواف یعنی بار بار آمد و رفت بلی کے پس خوردہ کے نجس نہ ہونے کی علت ہے تو اس علت کے پائے جانے سے یہ حکم گھر میں سکونت رکھنے والے باقی جانوروں کی طرف بھی متعدی ہو گا اور لڑکے کا عقلمند بالغ ہونا نکاح کر دینے کی ولایت کے زوال کی علت ہے یعنی جب لڑکا عقلمند بالغ ہو گا تو اس کے ولی کو یہ حق کم سنی اس کے نکاح کر دینے کا جو حق حاصل تھا وہ نہ رہا۔ اسی علت کی بناء پر (قیاس کرتے ہوئے) جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس سے بھی ولایت زائل ہو جائے گی۔

قیاس کی دوسری قسم اتحاد فی الجنس کی مثال یہ ہے کہ بار بار آمد و رفت پر بار بار اجازت لینے میں جو حرج ہوتا ہے وہ اس کے سقوط کی علت ہے تاکہ ہمارے غلام اور لونڈیاں آسانی سے گھر میں آجا سکیں تو اسی علت کی وجہ سے بلی وغیرہ کے پس خوردہ کو نجس مان لینے میں جو حرج ہوتا ہے وہ ساقط ہو جائے گا پس یہ حرج کی جنس سے ہے نوع سے نہیں۔ اس لیے کہ ایک حرج نجاست ہے اور دوسرا حرج استیذان ذٹو اعتبار نوع ان میں اختلاف ہے اگرچہ جنس کے لحاظ سے یہ متحد ہیں کیونکہ نفس حرج دونوں میں مشترک ہے اور اسی طرح صغر (کم سن ہونا) اس بات کی علت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم عمر لڑکے کے مال میں باپ کو تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے تو اسی علت (صغر) کی وجہ سے باپ کو اس کے نفس (نکاح) پر بھی ولایت تصرف حاصل ہو گی۔ اور لڑکی کا بالغہ عاقلہ ہونا اس امر کی علت ہے کہ باپ کو اس کے مال میں جو حق تصرف تھا وہ زائل ہو گیا اب اسی علت پر قیاس کرتے ہوئے اس لڑکی کے نفس یعنی نکاح پر جو ولایت تصرف باپ کو حاصل تھی وہ بھی زائل ہو جائے گی۔ پھر قیاس کی اس نوع میں بجنسیں علت ضروری ہے یعنی علت کا ایک جنس سے ہونا لازمی ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ کم سن لڑکی کے مال میں والد کو ولایت تصرف اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے طور پر مال میں تصرف کرنے سے عاجز ہے۔ پس شرع نے باپ کے لیے حق تصرف ثابت کر دیا تاکہ اس مال سے جو مصلحتیں وابستہ ہیں وہ معطل (ضائع) نہ ہوں اور اسی طرح کم سن لڑکی اپنے نفس میں تصرف کرنے (یعنی نکاح کرنے) میں بھی عاجز ہے لہذا باپ کی ولایت اس کی ذات پر واجب ہوئی اور اس قسم کی اور مثالیں بھی ہیں۔

اتحاد فی النوع کا حکم :۔ قیاس کی پہلی قسم جس میں اتحاد فی النوع ہے کا حکم یہ ہے کہ اگر اصل اور فرع کے مابین فرق پایا جائے تو اس سے قیاس باطل نہیں ہو گا کیونکہ اصل اور فرع علت میں متحد ہیں تو ان کا یہ اتحاد حکم بھی واجب ہو گا۔ اگرچہ کسی دوسری علت میں ان دونوں میں افتراق ہو جائے۔

اتحاد فی الجنس کا حکم :۔

قیاس کی دوسری قسم جس میں اتحاد فی الجنس ہے اس کا حکم یہ ہے کہ بجنسیں پر ممانعت یہ ہے کہ علت کا عموم اور اس کا شمول اصل و فرع میں نہ مانا جائے۔ مثلاً یہ کہیں کہ صغر یعنی کم سنی مالی تصرفات کی ولایت میں زیادہ موثر ہے۔ بہ نسبت نفس میں ولایت تصرف کے کیونکہ مالی معاملات کھانا پینا لباس رہائش وغیرہ زندگی کی روزانہ ضروریات میں سے ہیں۔ جن کی نگہداشت بہت لازمی ہے نفس یعنی نکاح کی یہ صورت نہیں کیونکہ نابالغ ہونے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

تیسری قسم :۔

قیاس کی تیسری قسم وہ ہے کہ جس میں علت رائے اور اجتہاد سے پیدا کی جاتی ہے ظاہر ہے اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب ہم نے ایسا وصف پایا جو حکم کے مناسب ہو اور وہ وصف اس حالت میں ہو کہ حکم کا ثبوت واجب کرے اور ظاہر اس میں نظر یعنی غور و فکر کا تقاضا پایا جائے۔ اجماع ثابت ہو تو اس صورت میں حکم اس کے ساتھ مقترن (ملا ہوا) ہو یعنی ایسے موقع پر حکم اور وصف میں اجماع ثابت ہو تو اس صورت میں حکم اس کی طرف منسوب ہو گا بوجہ اس مناسبت کے جو وصف و حکم میں پائی جائے گی۔ شرعی شہادت کی وجہ سے نہیں کہ شرع میں اس وصف کے علت ہونے کی تصریح نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب ہم نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے فقیر کو ایک درہم دیا ہمارا ظن غالب یہی ہو گا کہ اس نے فقیر کی ضرورت پوری کرنے اور ثواب کی تحصیل کے لیے دیا ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو ہم کہتے ہیں کہ جب ہم نے کسی وصف کو حکم کے مناسب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا اور اجماع کے موقع پر حکم اس وصف کے ساتھ مقترن ہوا تو اس وصف کی طرف حکم منسوب کرنے کا ظن غالب ہو جائے گا اور غلبہ ظن شریعت میں عمل کو واجب کرتا ہے جب کہ اس سے اعلیٰ کوئی دلیل شرع میں نہ پائی جائے مثلاً اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اسے گمان غالب ہو جائے کہ یہیں کہیں پانی اس کے نزدیک ہے تو اسے تیمم کرنا جائز نہ ہو گا اور تحری کے مسائل اسی کے مطابق ہیں۔ (مسائل تحری وہ ہیں جن کے متعلق شرع نے ظن غالب پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے) اس قیاس کا حکم یہ ہے کہ اگر اصل و فرع کے وصف میں مناسب فرق پایا جائے تو یہ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس وصف کے سوا دوسرا مناسب وصف صورت حکم میں پایا جائے گا۔ لہذا اس کی طرف حکم منسوب ہونے کا ظن باقی نہیں رہے گا اس لیے حکم ثابت نہیں ہو گا۔ کیونکہ ثبوت حکم کی بنیاد غلبہ ظن پر تھی اور وہ فرق ہونے کی وجہ سے باطل ہو گیا۔ علی ہذا قیاس کی پہلی قسم پر عمل ایسا ہے جیسا کہ گواہ کے تزکیہ اور اس کا عادل ہونا ثابت کر کے اس کی شہادت پر حکم جاری کیا جائے اور دوسری قسم پر عمل ایسا ہے جیسا کہ گواہ کے تزکیہ سے پہلے اس کے ظہور عدالت کی وجہ سے اس کی شہادت پر حکم دے دیا جائے۔ قیاس کی تیسری قسم پر عمل کی صورت یہ ہے کہ ایسے گواہ کی گواہی پر حکم جاری کیا جائے مستور الحال ہو (جس کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو)

احکام

کتاب' سنت اجماع اور قیاس کی بحث پوری ہو گئی۔ اب احکام کا بیان شروع ہوتا ہے۔

اصول اربعہ سے جو احکام ثابت ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق علت' سبب' شرط اور علامت سے ہوتا ہے۔

علت اسے کہتے ہیں کہ جس سے حکم ثابت ہو۔ سبب وہ ہے کہ حکم تک پہنچنے کا ذریعہ ہو۔ شرط اسے کہتے ہیں جس پر حکم کا وجود منحصر ہو۔ علامت وہ ہے کہ جس سے وجود حکم کا نشان پایا جائے۔

علت :۔ حکم اپنے سبب سے متعلق ہوتا ہے اور علت سے ثابت ہوتا ہے اور شرط کے پائے جانے سے پایا جاتا ہے۔ سبب اسے کہتے ہیں جو کسی چیز تک پہنچائے اور ان دونوں کے مابین ایک واسطہ ہوتا ہے' جس طرح راستہ کہ جب اس پر چلا جائے تو وہ مقصد تک پہنچنے کا سبب ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جب ڈول پانی میں ڈالا جائے تو رسی پانی تک پہنچنے کا سبب ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو حکم تک پہنچائے شروع میں اسے سبب اور حکم اور شے میں جو واسطہ ہو اسے علت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اصطبل اور پنجرے کا دروازہ کھول دینا اور غلام کی پیڑی کاٹ دینا (گھوڑا' پرندہ اور غلام کے) ضائع ہونے کا سبب ہے۔ جانور پرندہ اور غلام واسطہ ہیں اور جب سبب علت کے ساتھ جمع ہو تو اس صورت میں حکم علت کی طرف منسوب ہو گا۔ سبب کی طرف منسوب نہیں ہو گا۔ اسی بناء پر ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جب کسی شخص نے کسی بچے کو چھری دے دی اور اس چھری سے اس نے اپنے آپ کو قتل کر لیا تو چھری دینے والے پر تاوان نہ ہو گا۔ (قتل بچے کا اپنا فعل ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر چھری بچے کے ہاتھ سے گر پڑی اور اس نے اسے زخمی کر دیا تو چھری دینے والے پر تاوان واجب ہو گا (اس میں بچے کا اختیار نہیں) اور اگر کسی شخص نے بچے کو چوپائے پر بٹھا دیا' بچے نے اس کو چلایا (دوڑایا) چوپائے کے دائیں بائیں کودنے کی وجہ سے بچہ گرا اور مر گیا' تو سوار کرنے والے پر تاوان نہ ہو گا (چوپائے کو چلانا اس کا اپنا فعل ہے) اور اگر کسی شخص نے کسی کو دوسرے شخص کے مال کا پتہ بتایا اور اس نے وہ مال چرا لیا یا کسی شخص کا پتہ دیا اس نے اسے قتل کر دیا' یا کسی قافلہ کی اطلاع دی اس نے ان پر ڈاکہ ڈالا تو دلالت کرنے والے پر تاوان واجب نہ ہو گا (کیونکہ دلالت کے بعد ضروری نہیں کہ وہ فعل وقوع پذیر بھی ہو جائے) لیکن مودع کا حکم اس کے خلاف ہے یعنی وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی' اس نے چور کو امانت کے بارے میں بتا دیا اور چور نے اسے چرا لیا یا محرم (جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہوا ہو) نے حرج کے شکار کا پتہ کسی دوسرے کو دیا اور اس دوسرے شخص نے اسے قتل کر دیا تو اس صورت میں امانت رکھنے والے پر تاوان اس اعتبار سے واجب ہو گا کہ اس نے امانت کی حفاظت ترک کر دی جو اس کے ذمہ واجب تھی۔ محض امانت کا پتہ بتانے کی وجہ سے نہیں۔ اور اس طرح محرم پر بھی تاوان واجب ہے کیونکہ اس نے حالت احرام ایسی رہنمائی کی جو ممنوعات میں تھی۔ جس طرح خوشبو لگائی یا سلا ہوا لباس پہنا تو اس پر تاوان اس لیے واجب ہو گا کہ اس نے ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا جو ممنوع تھا۔ لیکن جرم کا تقرر اس وقت ہو گا جب شکار قتل کر دیا جائے۔ قتل سے پہلے نہیں۔ اس لیے کہ ممکن ہے جرم کا اثر رفع ہو جائے یعنی اس کے بتانے کے بعد بھی شکار کو قتل نہ کیا جائے۔ جس طرح کسی نے کسی شخص کو زخمی کر دیا تو اس کا زخم درست ہو گیا۔ زخم کا اثر نہ رہا تو اس پر تاوان واجب نہ ہو گا اور کبھی سبب علت کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس لیے حکم اسی سبب کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ مثلاً یہ وہاں ہوتا ہے جہاں سبب سے علت ثابت ہو۔ پس سبب علت کے معنی میں ہو گا اور حکم اسی کی طرف منسوب ہو گا۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے کوئی جانور ہانکا اور اس نے کوئی چیز ضائع کر دی تو ہانکنے والے پر تاوان ہو گا اور جب گواہ کی گواہی سے کسی شخص کا مال ضائع ہو گیا بعد ازاں گواہی سے رجوع کرنے کی وجہ سے اس کی شہادت کا بطلان ظاہر ہوا تو گواہ پر تاوان ہو گا۔ اس لیے کہ (پہلی صورت میں چوپائے کا چلنا چلانے کی طرف منسوب ہو گا اور دوسری صورت میں قاضی کا فیصلہ گواہی کی طرف منسوب ہو ترک نہیں کر سکتا' وہ اسی طرح مجبور ہے۔ جس طرح جانور چلانے والے کے فعل کے سبب مجبور ہے۔ پھر کبھی سبب علت کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جب کہ علت کی حقیقت پر اطلاع مشکل ہو تاکہ مکلف پر امر آسان ہو جائے اور (تعذر کی وجہ سے) علت کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے اور حکم کا مدار سبب پر ہوتا ہے۔ شرعی مسائل میں اس کی مثال یہ ہے کہ نیند کے کامل طور پر آجانے کو جب حدث کے قائم مقام قرار دے دیا تو حدث کی حقیقت کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے اور پوری نیند پر وضو ٹوٹنے کا حکم دیا گیا (اس لیے کہ سو جانے کی وجہ سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو حدث' خروج ریح وغیرہ واضح ہو جاتا ہے) اور اسی طرح خلوت صحیحہ کو جب وطی یعنی جماع کے قائم مقام قرار دیا گیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی جماع کا اعتبار ساقط ہو گیا اور حکم کا مدار نفس سفر پر ہو گا۔ یہاں تک کہ اگر سلطان اپنی ہی مملکت کے اطراف و جوانب میں سفر کی مقدار کے مطابق دورہ کرنے کا قصد کرے گا تو اسے اجازت ہو گی کہ وہ روزہ نہ رکھے اور نماز میں قصر کرلے اور کبھی غیر سبب کو بھی مجازی طور پر سبب کہا جاتا ہے۔ جس طرح کہ قسم کھانا کفارہ کا سبب کہلاتا ہے۔ حالانکہ قسم فی الحقیقت سبب نہیں کیونکہ سبب وجود مسبب کی نفی نہیں کرتا اور قسم وجوب کفارہ کی نفی کرتی ہے۔ اس لیے کہ کفارہ قسم توڑنے سے واجب ہوتا ہے اور حلفت کی وجہ سے قسم باقی نہیں رہتی اور اسی طرح حکم کو شرط کے متعلق کرنا جیسا کہ طلاق اور عتاق میں متعلق کی گیا ہے۔ سبب مجازی کہلاتا ہے۔ حالانکہ تعلیق حقیقت میں سبب نہیں۔ اس لیے کہ حکم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب شرط پوری ہو اور جب شرط پائی جائے تو تعلیق ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ سبب نہیں بن سکتی۔ اس لیے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے منافی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب

شرعی احکام اپنے اسباب سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ احکام کا واجب ہونا ہماری نظروں (عقلوں) سے پوشیدہ ہے لہذا ایسی علامت کا ہونا ضروری ہے جس سے بندہ کو حکم کے واجب ہونے کا علم حاصل ہو جائے لہذا حکم کو اس کے سبب کی طرف مضاف کیا جاتا ہے اور وہی اس کی علامت ہے مثلاً نماز کے واجب ہونے کا سبب وقت نماز ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نماز ادا کرنے کے خطاب (حکم) کی طرف وقت کی آمد سے پہلی توجہ نہیں ہو سکتی اس کی طرف توجہ یقیناً وقت کی آمد پر ہی ہو گی یعنی نماز کا وقت آئے گا تو نماز ادا کی جائے گی اور خطاب ادائیگی کے وجوب کو ثابت کرتا ہے اور اس سے بندہ کو معلوم ہوا ہے' وجوب کا سبب پہلے سے موجود کو ثابت کرتا ہے اور اس سے بندہ کو معلوم ہوتا ہے وجوب کا سبب پہلے سے موجود ہے جیسا کہ ہم کہیں۔ اد ثمن المبیع او اد نفقة المنكوحة یعنی سامان کی قیمت ادا کرنا منکوحہ بیوی کا نفقہ ادا کرنا (بیع سے ثمن اور نکاح کرنے سے نفقہ واجب ہو جائے گا۔ مگر ان کی ادائیگی مطالبہ پر لازم ہو گی) لیکن یہاں بجز دخول وقت کے کوئی علامت نہیں جسے بندہ پہچان سکے۔ پس واضح ہوا کہ وقت کی آمد پر ہی نماز کا وجوب ثابت ہو گا۔ اس شخص کے لیے بھی جس تک خطاب نہ پہنچے مثلاً سویا ہوا اور وہ شخص جو بے ہوش ہو اور نماز کا واجب ہونا وقت سے پہلے نہیں۔ اس لیے وقت آنے پر ہی ثابت ہو گی اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ وقت کا جز اول وجوب کا سبب ہے۔ پھر اس کے بعد دو طریقے ہیں۔ ان دنوں میں سے پہلا طریقہ (صورت) سببیت کا منتقل ہونا ہے جز اول سے جز ثانی تک اگر ادا جز اول میں نہ پائی گئی' پھر جز ثانی سے تیسرے اور چوتھے تک یہاں وقت آخر ہو گا اور وجوب رک جائے گا یعنی اس وقت اس کا واجب ہونا لازمی ہو گا اور اس وقت بندے کے حال کا اعتبار کیا جائے گا اور اس وقت کا بھی اعتبار (خیال) کیا جائے گا۔ بندے کو حال کے اعتبار کا بیان یہ ہے کہ اگر وہ پہلے وقت میں بچہ تھا اور آخر وقت میں بالغ ہو گیا یا پہلے وقت میں وہ کافر تھا آخر وقت میں مسلمان ہو گیا یا کوئی عورت پہلے وقت میں حیض یا نفاس کی حالت میں تھی آخر وقت میں پاک و طاہر ہو گئی۔ ان تمام صورتوں میں نماز واجب ہو جائے گی۔ جب کہ وقت آخر میں اہلیت پیدا ہو گئی اور اس کے برعکس اگر آخر وقت میں عورت کو حیض آجائے یا نفاس کی حالت پیدا ہو جائے یا ایک دن اور ایک رات جنون کی کیفیت رہے یا پورے وقت میں بے ہوشی طاری رہے تو اس سے نماز ساقط ہو جائے گی اور اگر پہلے وقت میں مسافر تھا اور آخر وقت میں مقیم ہو گیا' تو چار رکعتیں یعنی پوری نماز ادا کرے اور اگر وہ شخص وقت اول میں مقیم تھا۔ وقت آخر میں مسافر ہوا تو دو رکعتیں ادا کرے یعنی قصر کرے اور اس وقت کی صفت کے اعتبار کا بیان یہ ہے کہ اگر یہ جز کامل ہے تو وظیفہ کا تحقق بھی کامل ہو گا پس اوقات مکروہہ میں اسے ادا کر کے بری الذمہ نہ ہو گا۔ مثال یہ ہے کہ صبح کا آخری وقت کامل ہے اور سورج نکلنے پر یہ وقت فاسد ہو جائے گا۔ اور یہ فساد وقت کے نکل جانے کے بعد واقع ہوا۔ پس واجب صفت کمال کے ساتھ متحقق ہو گا اور جب نماز کے دوران سورج نکل آیا تو فرض نماز باطل ہو گئی۔ اس لیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کرنے والے کے لیے ممکن نہیں کہ وہ وصف نقصان کے بغیر نماز پوری ادا کرے' وقت کے اعتبار سے یعنی وقت ناقص ہونے کی وجہ سے مطلب یہ کہ نماز کامل واجب ہے' ناقص ادا ہوئی اور اگر وہ جز ناقص ہے۔ جیسا کہ عصر کی نماز میں ہوتا ہے کہ آخر وقت میں دھوپ سرخ ہو جانے کے سبب وقت فاسد ہو جاتا ہے۔ لہذا وظیفہ صفت نقصان کے ساتھ متحقق ہوا۔ اس لیے اس وقت نماز ادا کرنا باوجود فساد وقت کے جائز ہے کیونکہ وجوب اور ادا دونوں میں مطابقت ہے۔ دوسرا طریقہ (ب اعتبار سببیت) یہ ہے کہ وقت کے تمام اجزاء میں سے ہر جز کو سبب قرار دیا جائے مگر اس طریقہ پر نہیں کہ سببیت پہلے جز سے دوسرے اور تیسرے اور آخری جز تک منتقل ہو کیونکہ اس سے وہ سبب جو شریعت سے ثابت ہے اس کا ابطال لازم آئے گا اور نیز واجب کا چند در چند لازم نہیں آئے گا کیونکہ جز ثانی نے وہی ثابت کیا جو جز اول نے ثابت کیا تھا۔ گویا کہ معلول واحد کے لیے کئی علتیں مترادف ہوں اور کسی خصومت (مقدمہ وغیرہ) میں گواہوں کی کثرت ہو۔ اور روزہ کے وجوب کا سبب رمضان کے مہینہ کی آمد ہے۔ لہذا اس ماہ کی موجودگی کی وجہ سے خطاب متوجہ ہوتا ہے اور روزہ کی نسبت اسی ماہ کی طرف کی جاتی ہے اور زکوٰۃ کے واجب ہونے کا سبب اس نصاب کی ملکیت ہے جو نامی ہو اور نمو خواہ حقیقی ہو (جیسے حیوانات) یا حکما ہو (جیسے سونا اور چاندی) اور کیونکہ اس کا واجب ہونا سبب کی وجہ سے ہے۔ لہذا اگر سبب یعنی نصاب موجود ہے تو ادائیگی میں اگر عجلت کر دی۔ یعنی وقت سے پہلے ادائیگی کر دی تو جائز ہے اور حج کے واجب ہونے کا سبب بیت اللہ ہے۔ اس لیے حج کی نسبت بیت اللہ کی طرف کی گئی اور یہ فریضہ عمر میں صرف ایک بار واجب ہوتا ہے۔ اس میں تکرار نہیں۔ اس لیے اگر کسی شخص نے اس استطاعت (استطاعت سبب نہیں بلکہ شرط ہے) سے پہلے حج کر لیا تو حج اسلامی کے قائم مقام ہو گا کیونکہ سبب یعنی بیت اللہ موجود ہے اور اس سے یہ فرق واضح ہو گیا کہ اگر نصاب کی موجودگی سے پہلے (یعنی نصاب کی مقدار پوری ہونے سے پہلے) زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو یہ ادا نہ ہو گی۔ کیونکہ سبب موجود نہیں اور صدقہ فطر واجب ہونے کا سبب ان افراد کی موجودگی ہے کہ جن کے نان و نفقہ کا بار کسی شخص پر ہے اور اسی سبب کے اعتبار سے اس میں عجلت کرنا جائز ہے۔ حتی کہ یوم فطر سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے اس لیے کہ سبب موجود ہے اور عشر کے واجب ہونے کا سبب زمین نامیہ ہے کہ اس میں پیداوار ہوتی ہے یعنی اس میں واقعی آمدنی ہو (اگر زمین کار آمد نہیں تو عشر واجب نہیں) اور خراج کے واجب ہونے کا سبب وہ زمین ہے جس میں زراعت کی صلاحیت ہو وہ حکماً نامیہ ہے اور بعض کے نزدیک وضو کے واجب ہونے کا سبب نماز ہے۔ اس لیے وضو اس پر واجب ہے جس پر نماز واجب ہو گی اور جس پر نماز واجب نہیں۔ اس پر وضو کے واجب نہیں جیسا کہ وہ عورت جو حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور بعض علماء کہتے ہیں کہ وضو کے واجب ہونے کا سبب حدث ہے نماز کا واجب ہونا شرط ہے۔ یہ قول امام محمد سے منقول ہے۔ غسل کے واجب ہونے کا سبب حیض' نفاس اور جنابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ قیاس کے موانع کون سے ہیں؟ مختصراً تحریر کریں۔

ج :۔ قاضی امام ابو زید نے فرمایا کہ موانع چار قسم کے ہیں۔

۱۔ وہ مانع جو علت کے منعقد ہونے کو روکتا ہے۔

۲۔ وہ مانع جو علت کے پورا ہونے کو روکتا ہے۔

۳۔ وہ مانع جو ابتدائے حکم کو روکتا ہے۔

۴۔ وہ مانع جو دوام حکم کو روکتا ہے۔

مانع کی مثال یہ ہے کہ آزاد شخص' مردار اور خون کو فروخت کرنا (حرام ہے) کہ یہ چیزیں محل بیع نہیں ہیں لہذا یہاں علت کا انعقاد نہیں پایا جاتا۔ اس لیے ان چیزوں کی ملکیت حاصل نہیں ہو گی اور اسی طرح ہمارے نزدیک تمام تعلیقات کا حکم یہی ہے۔ اس لیے کہ تعلیق وجود شرط سے پہلے انعقاد تصرف کو روکتی ہے علت نہیں ہونے دیتی۔ جیسا کہ اس کا ذکر ہم نے کیا ہے لہذا اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے گا پھر اپنی بیوی کی طلاق کو گھر میں داخل ہونے سے معلق کر دیا یعنی یہ شرط لگادی کہ اگر وہ گھر میں داخل ہوئی تو اس پر طلاق ہے۔ اگر اس نے ایسا کر دیا تو وہ اپنی قسم میں حانث نہ ہو گا یعنی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

مانع دوم کی مثال یہ ہے کہ سال کے اندر نصاب ضائع ہو گیا (تو زکوٰۃ واجب نہ ہو گی) کیونکہ زکوٰۃ کے لیے نصاب کا ہونا ضروری ہے اور اس صورت میں علت پوری نہیں ہوئی کہ اس پر سال تمام نہیں ہوا اور اسی طرح کسی دعوی میں دو گواہوں میں سے ایک نے گواہی دی اور ایک نے شہادت نہیں دی تو دعویٰ ثابت نہیں ہو گا اس لیے کہ علت پوری نہیں ہوئی۔ اسی طرح عقد میں ایک پہلو رد ہو گیا یعنی بیع اور نکاح میں ایجاب و قبول کا ایک پہلو پایا گیا اور دوسرا رد ہو گیا تو یہ بات بھی علت کے پورا ہونے میں مانع ہے۔ اس لیے حکم ثابت نہیں ہو گا۔

مانع سوم کی مثال بیع بہ شرط خیار ہے۔ بیع بہ شرط خیار میں علت ایجاب و قبول موجود ہے لیکن شرط خیار کی وجہ سے حکم یعنی ثبوت ملک کی ابتداء نہیں ہوئی۔ اسی طرح صاحب عذر شخص کے لیے جب تک وہ وقت باقی رہے گا' وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مانع چہارم کی مثال خیار بلوغ' خیار رؤیت ہے۔ خیار بلوغ' باپ اور دادا کے سوا جب نابالغ کا نکاح کسی نے کر دیا تو بالغ ہونے سے اسے اختیار ہے کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھے یا منسوخ کر دے۔ خیار عتق' کسی مالک نے لونڈی کا نکاح کسی شخص سے کر دیا۔ پھر اس لونڈی کو اس کا مالک آزاد کر دے تو آزاد ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ وہ اس نکاح کو بحال رکھے یا نہ رکھے۔ خیار رؤیت' اگر کسی خریدار نے رویت کی شرط پر کوئی سودا طے کر لیا تو رویت (دیکھنے) کے بعد اسے اختیار ہے کہ وہ اس بیع کو باقی رکھے یا منسوخ کر دے۔ عدم کفات' اگر کسی بالغہ نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر کسی سے نکاح کر لیا' بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غیر کفو ہے تو یہ نکاح کفو نہ ہونے کی بناء پر فسخ ہو سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان تمام مثالوں میں حکم ابتداء میں ثابت تو ہو جاتا ہے مگر اس میں دوام کو روک دے گا کوئی تاوان واجب نہ ہو گا۔ مگر یہ اس صورت میں ہے کہ جب علت شرعیہ کی تخصیص کے جواز کو معتبر تسلیم کیا جائے۔ اور وہ شخص جو تخصیص علت کے جواز کا قائل نہیں اس کے نزدیک موانع کی صرف تین قسمیں ہیں۔

۱۔وہ مانع جو ابتدائے علت کو روکتا ہے۔

۲۔وہ مانع جو علت کے پورا ہونے کو روکتا ہے۔

۳۔وہ مانع جو حکم کے دوام کو روکتا ہے اور جب علت پوری ہو گئی تو حکم لازماً ثابت ہو گا۔

اسی بناء پر جس کو فریق اول حکم کے ثبوت میں مانع قرار دے گا۔ دوسرا فریق اسے مانع تمام علت قرار دے گا اور اسی اصل پر دونوں فریقوں میں کلام دائر ہو گا۔

☆ ☆ ☆

س :۔ فرض، عزیمت ور خصت اور دلیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب : فرض کے لغوی معنی اندازہ کرنے کے ہیں اور شرعی مفروضات (فرائض) وہ ہیں کہ جن کو شریعت نے اس حیثیت سے مقرر کر دیا ہے کہ ان میں کمی وزیادتی کا احتمال نہیں ہے اور شرع میں فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا دونوں لازم ہیں۔ لغت میں وجوب کے معنی گرنے کے ہیں یعنی بندہ پر جو اس کے اختیار کے بغیر آپڑے اور بعض کہتے ہیں کہ وجوب مشتق ہے وجبہ سے جس کے معنی اضطراب کے ہیں اور واجب کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ یہ فرض اور نفل کے درمیان اضطراب ہے گویا کہ عمل کے حق میں یہ فرض ہے حتی کہ اس کا ترک کرنا جائز نہیں اور اعتقاد کے حق میں یہ نفل ہے۔ اس پر قطعی (یقینی) طور پر اعتقاد رکھنا ہم پر لازم نہیں اور شرع میں (اصطلاحی طور پر) واجب وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو، جس میں شبہ ہو۔ مثلاً وہ آیت جو موول ہو یعنی تاویل کردہ آیت اور صحیح خبر واحد اس کا حکم وہ ہے کہ جس کا ذکر ہم نے کر دیا ہے اور سنت سے مراد دین کا پسندیدہ اور مسلوکہ طریق ہے (مسلوکہ جس پر چلا جائے وہ مروج ہو) یہ طریقہ خواہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو یا حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے ثابت ہو، دونوں طریقے سنت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ علیکم بسنتی وسنته الخلفاء من بعدی عضوا علیها بالنواجذ. یعنی تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے بعد جو خلفاء ہوں ان کی سنت اختیار کرو، دانتوں سے پکڑو یعنی مضبوطی سے پکڑو، اس کا حکم یہ ہے انسان کو چاہیے کہ اسے زندہ رکھنے کا مطالبہ کرے یعنی اس کے احیاء میں کوشاں رہے اور اس کو ترک کرنے پر ملامت کرے مگر معذور پر ملامت نہ کی جائے گی۔ لغت میں نفل کے معنی زیادتی کے ہیں اور غنیمت کو نفل کے نام سے اس لیے موسوم کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے کہ وہ جہاد کے اصل مقصود پر زائد چیز ہے اور شرع میں اس سے مراد وہ عبادت ہے جو فرائض اور واجبات سے زیادہ ہو یعنی جو فرائض اور واجبات کے علاوہ ہو' اس کا حکم یہ ہے کہ انسان فعل یعنی عبادت پر ثواب حاصل کرے گا اور اس کے نہ کرنے پر کوئی عذاب نہ ہو گا۔ نفل اور تطوع ایک دوسرے کی نظیر ہیں۔ یعنی یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔

عزیمت ور خصت

لغت میں قصد کے لیے آیا ہے جب کہ اس قصد میں انتہائی درجہ کی تاکید پائی جائے۔ اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ مظاہر ظہار کرنے والے نے جب مجامعت کا عزم یقینی کر لیا تو وہ حالت اباحت کی طرف لوٹ کر آیا اس لیے کہ کسی کام کا عزم یعنی پختہ و موکد ارادہ ایسا ہے جیسا کہ وہ فعل پایا گیا۔ گویا کہ وہ اس فعل کا مرتکب ہو گیا پس یہ جائز ہے کہ دلالت قائم ہونے پر اس کے موجود ہونے کا اعتبار کیا جائے۔

اس لیے اگر کسی شخص نے کہا میں نے اس بات کا عزم یعنی پختہ و موکد ارادہ کر لیا۔ تو اس کا یہ کہنا حلف گنا جائے گا۔ گویا کہ وہ حالف ہو گیا اور شرع میں عزیمت سے مراد وہ احکام ہیں جو ابتداء حکم پر لازم ہوتے ہیں۔ ان احکام کو عزیمت سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ نہایت پختہ و موکد ہیں۔ اس لیے کہ ان کا سبب نہایت مضبوط و موکد ہوتا ہے اور سبب موکدہ اس لے ہے کہ آمر یعنی حکم دینے والے کی اطاعت ہم پر واجب ہے وہ اس لیے کہ وہ ہمارا معبود ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔ عزیمت کی قسمیں وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا یعنی فرض اور واجب۔

لغت میں رخصت کے معنی سہولت و آسانی کے ہیں اور اس کی شرعی تعریف یہ ہے کہ مکلف کے معذور ہونے کی وجہ سے امر کو مشکل حکم سے آسان حکم کی طرف پھیر دینا۔ اسباب کے مختلف ہونے کی بناء پر رخصت کی قسمیں بھی مختلف ہیں۔ اور اسباب بندوں کے عذرات ہیں اور آخر میں تمام قسمیں دو قسموں میں آجاتی ہیں۔

ایک قسم یہ ہے کہ جس میں فعل کی حرمت کے باقی ہونے کے باوجود اس فعل کے کرنے کی رخصت ہے۔ جس طرح کسی کا جرم معاف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً دلی اطمینان کے ساتھ بوجہ اکراہ زبان پر کلمہ کفر یہ جاری کرنا اور اسی طرح کسی کے جبر و تشدد کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی شان میں (نعوذ باللہ من ذالك) گستاخانہ کلمہ کہہ دینا اور مذکورہ حالت میں کسی مسلمان کا مال تلف کر دینا یا کسی کی جان کو ناحق قتل کر دینا ہے (مگر ایسی کوشش کرنا مناسب نہیں) اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ صبر کرے حتی کہ (ایسا نہ کرنے کی بناء پر) اسے قتل کر دیا جائے تو وہ اجر (ثواب) پائے گا۔ اس لیے کہ وہ شخص شارع علیہ السلام کی طرف سے ارشاد فرمودہ نہیں کی تعظیم کرتے ہوئے ارتکاب حرم سے بچا رہے۔ رخصت کی دوسری قسم یہ ہے کہ فعل کی صفت ہی بدل جاتی ہے۔ یعنی وہ فعل اس کے حق میں مباح ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فمن اضطر فی مخمصة بس جو شخص بھوک کی وجہ سے بے قرار ہو (آیت شریفہ مذکورہ سے یہ رخصت ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے) مثلاً بھوک سے نڈھال ہونے کی حالت میں مردار کھا لینا اور پیاس کی ناقابلِ برداشت صورت میں شراب کا پی لینا جان بچانے کی خاطر ان کا استعمال مباح ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے استعمال سے گریز کرتے ہوئے اگر وہ شخص ہلاک ہو گیا تو گنہگار ہو گا۔ اس لیے کہ اس نے ایسی صورت میں مباح کے استعمال سے اپنے آپ کو روکے رکھا گویا وہ اس شخص کی مانند ہو گیا جس نے خودکشی کر لی ہے۔

دلیل

دلیل کے بغیر حجت قائم کرنے کی چند قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ علت کے نہ ہونے سے یہ دلیل لانا کہ حکم نہیں پایا گیا۔ جیسے یہ کہنا کہ قے وضو توڑنے والی نہیں اس لیے کہ وہ سبیلین (دو راستوں) سے خارج نہیں ہوئی۔ یہاں خروج من السبیلین جو کہ علت ہے وہ نہیں پائی گئی لہٰذا حکم نہیں پایا جائے گا (یہ درست نہیں) اس لیے کہ خروج من السبیلین کے علاوہ بھی وضو کا جاتے رہنا ثابت ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بہنے والے خون کی وجہ سے وضو کرنا واجب ہے اور یہ کہنا کہ اگر بھائی دوسرے بھائی کو خرید لے تو وہ (محض تعلق رحم کی وجہ سے) آزاد نہیں ہو گا۔ اس لیے کہ ان دونوں میں اولاد یعنی باپ بیٹے جیسا واسطہ نہیں (یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ دوسری علت قریبی رشتہ داری موجود ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے رشتہ دار محرم کا مالک ہو گیا تو وہ یعنی مملوک اس صورت میں آزاد ہو جاتا ہے۔ امام محمدؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کو ایک بچے (نابالغ) نے مل کر قتل کر دیا تو اس قتل میں شریک بالغ پر قصاص لازم ہو گا یا نہیں' تو امام محمدؒ نے جواب دیا کہ اس پر قصاص واجب نہ ہو گا کیونکہ یہ بچہ مرفوع القلم ہے یعنی احکام کا مکلف نہیں۔ (جب بچے پر قصاص نہ ہوا تو اس کے شریک پر بھی قصاص لازم نہ ہو گا) تو سائل نے کہا کہ اگر کسی شخص کو اس کے باپ اور کسی دوسرے آدمی نے مل کر قتل کر دیا تو باپ کے اس شریک فی القتل پر قصاص لازم ہونا چاہیے کیونکہ باپ مرفوع القلم نہیں' یہاں سائل نے علت کے نہ پائے جانے کو حکم کی نفی پر استدلال کیا' یہ استدلال اس قسم کا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں مرا نہیں اس لیے کہ وہ سطح (چھت) سے نہیں گرا (حالانکہ موت کے اسباب و علل مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں)۔ مگر جب حکم کی علت کا انحصار کسی معنی پر ہو تو وہ معنی حکم کے لیے لازم ہو گا یعنی اس علت سے حکم ثابت ہو گا۔ پس اس معنی کے انتفاء سے حکم کے نہ پائے جانے پر استدلال ہو گا۔ اس کی مثال جو امام محمدؒ سے روایت کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ غصب کردہ عورت کے نہ پائے جانے یعنی غصب کی نفی سے حکم کی نفی یعنی ضمان کے واجب نہ ہونے پر استدلال کیا اور اسی طرح قصاص کی گواہی کے مسئلہ میں گواہوں نے شہادت دی پھر وہ (گواہی) سے پھر گئے' تو ان میں سے کسی ایک پر بھی قصاص واجب نہ ہو گا۔ اس لیے کہ وہ قاتل نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ غصب کے تاوان کے لیے غصب کا پایا جانا ضروری ہے اور قصاص واجب کرنے کے لیے قتل کا پایا جانا لازمی ہے۔ اور اسی طرح استصحاب حال سے قصاص واجب کرنے کے لیے قتل کا پایا جانا لازمی ہے۔ اور اس طرح استصحاب حال سے استدلال ایسا استدلال ہے جو بلا دلیل ہو کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی چیز کے پائے جانے سے اس کا باقی رہنا لازم نہیں آتا۔ لہذا یہ دفع کی صلاحیت تو رکھتا ہے مگر الزام کے قابل نہیں یعنی اس کے ذریعہ سے کوئی حکم لازم نہیں ہو سکتا۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جو شخص مجہول النسب ہے وہ آزاد متصور ہو گا۔ اگر کسی نے اس پر غلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اس مجہول النسب شخص سے کوئی جرم (نقصان وغیرہ) سرزد ہوا تو اس مجرم پر وہ تاوان واجب نہ ہو گا۔ جو آزاد شخص پر واجب ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس پر آزاد شخص کا سا تاوان واجب کرنا الزام ہے۔ پس وہ الزام بغیر دلیل کے ثابت نہ ہو گا اور اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جب حیض کا خون دس دن سے زیادہ ہو گیا اور عورت کی عادت معلومہ مثلاً سات دن ہے تو وہ پہلے سے مقررہ ایام کی طرف لوٹائی جائے گی۔ یعنی سات دن ہی حیض کے شمار ہوں گے اور جو ایام اس سے زائد ہوں گے' وہ استحاضہ کے خون سے متصل ہو گیا ہے۔ لہذا اس میں دونوں کا احتمال پیدا ہو گا۔ تو اگر ہم نے نقض عادت (معمول کے خلاف) فیصلہ دیا۔ یعنی اس خون کو بھی حیض کا ہی خون مان لیا تو ہم نے بلا دلیل کے عمل لازم کر دیا (لیکن دوسری صورت میں دلیل موجود ہے یعنی عادت) اور اسی طرح جب کوئی لڑکی بالغ ہونے پر ابتداء میں ہی مستحاضہ ہو گئی۔ سات یا دس دن پر معتاد نہیں ہوئی تو اس کا حیض دس دن ہو گا۔ اور دس سے کم دنوں میں حیض اور استحاضہ دونوں کا احتمال ہے۔ پس اگر دس دن پہلے ہم نے حیض کے منقطع ہونے کا فیصلہ دیا تو گویا ہم نے عمل بلا دلیل کو لازم کر دیا' خلاف اس کے جو خون دس دن کے بعد آنے سے استحاضہ قرار دیں گے۔ اس لیے کہ اس پر دلیل موجود ہے کہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں آیا اور اس امر کی دلیل کہ جس حکم کے ساتھ دلیل نہ ہو وہ مدافعت کے لیے کار آمد ہو سکتا ہے۔ حکم کے لازم کرنے میں نہیں مفقود الخبر کا مسئلہ ہے کہ مفقود کی وراثت کا مستحق غیر نہیں ہو سکتا اور اگر اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی مر گیا اور وہ حالت فقد میں ہے یعنی مفقود ہے تو وہ اس کا وارث نہیں ہو گا۔ (غرض) غیر کا استحقاق بغیر دلیل کے مندفع (زائل) ہو گیا اور بغیر دلیل کے خود اس کا استحقاق ثابت نہ ہوا۔

اور اگر کہا جائے کہ امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عنبر میں خمس (پانچواں) حصہ نہیں کیونکہ اس کے بارے میں کوئی اثر (کسی صحابی کا قول) وارد نہیں ہوا۔ یہاں امام صاحب نے دلیل کے نہ پائے جانے سے استدلال کیا ہے۔ جواباً ہم کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہ بیان بطور عذر کے ہے کہ ان کو عنبر میں خمس واجب کرنے کی کوئی دلیل معلوم نہ ہوئی۔ اس لیے وہ عنبر خمس کا حکم نہیں دیتے روایت ہے کہ امام محمدؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے عنبر میں خمس کے بارے میں سوال کیا کہ عنبر میں خمس کیوں نہیں تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا' اس لیے کہ عنبر مچھلی کی مانند ہے چونکہ مچھلی میں خمس نہیں لہذا عنبر میں بھی نہیں۔ پھر امام محمد نے عرض کیا کہ مچھلی میں خمس نہ ہونے کی وجہ کیا ہے تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا۔ اس لیے کہ وہ پانی کی مانند ہے اور پانی میں خمس نہیں لہذا مچھلی میں بھی خمس نہیں۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) تاریخ فقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کی اہمیت

دنیا بھر میں آج تک جتنے مذاہب آئے ہیں ان میں سے اسلام نے سب سے زیادہ جامع' واضح اور مکمل قوانین دیئے ہیں جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے آسان اور قابلِ عمل ہیں۔ ان قوانین کے مجموعہ کو فقہ اسلامی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ فقہ کے لغوی معنی اس سمجھ بوجھ کے ہیں جس سے آدمی کسی بات یا کسی عمل کی حقیقت اور نتیجے تک پہنچ جائے۔ اصطلاحی اعتبار سے شریعت کے عملی احکام کو ان کے مآخذ اور تفصیلی دلائل کے ذریعے جاننے کا نام فقہ ہے۔

فقہ کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں مثلاً۔

۱۔ "فقہ شرعی قوانین کے علم کا نام ہے جو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل ہو"۔

۲۔ ایک اور تعریف کے مطابق :

"فقہ شرعی قوانین کے ملکہ استنباط کا نام ہے"۔

۳۔ امام ابو حنیفہؒ کی رائے کے مطابق :

"فقہ انسان کے مالہ اور ماعلیہ کے علم کا نام ہے"۔

۴۔ امام غزالی نے تحریر فرمایا ہے کہ :

"فقہ مروجہ اور مسلمہ طور سے شرعی قانون کے قواعد تک محدود ہے اور اس کے معنی فہم و تدبر اور دین میں بصیرت کے ہیں"۔

۵۔ علامہ زمخشری نے کہا ہے کہ :

"فقہ کی حقیقت' تحقیق و تفتیش کرنا اور کھولنا ہے"۔

۶۔ شافعی فقیہوں نے فقہ کی تعریف میں لکھا ہے کہ :

"شریعت کے احکام کے متعلق ان افعال انسانی کا علم ہے جو مخصوص ماخذوں سے حاصل ہوتا ہے"۔

۷۔ علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ :

"جس علم سے افعالِ مکلفین کے متعلق احکام الٰہی کی معرفت نصیب ہو اس حیثیت سے کہ وہ واجب ہیں یا ممنوع مندوب ہیں مروہ یا مباح تو فقہ کہلاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفوں سے خلاصہ یہ نکلا کہ فقہ اس خاص علم و فن کا نام ہے جس میں اسلامی شرع کے احکام اور ان کے متعلقات سے بحث کی جاتی ہے یعنی یہ انسان کی اس علمی بصیرت و مہارت کا نام ہے جس کے ذریعے وہ شریعت کے احکام کو اس کے دلائل کے ساتھ جان لیتا ہے اور جس میں یہ مہارت موجود ہوتی ہے اسے فقہ کہتے ہیں۔

فقیہ : فقیہ وہ عالم ہوتا ہے جو تفکر و تدبر کر کے قوانین کے حقائق کا پتہ لگائے اور مشکل و مغلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور کو واضح کرے۔

اوصاف: فقہ کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے ظاہری علوم وفنون کے ساتھ قلب ودماغ کی صفائی اور نفس وروح کی طہارت بھی درکار ہے کہ اس کے بغیر فکر ونظر میں مطلوبہ سنجیدگی پیدا ہونا نہایت دشوار ہے چنانچہ امام حسن بصریؒ نے اس حقیقت کے پیش نظر فقیہ میں درج ذیل اوصاف کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں فقیہ وہ ہے:

۱۔ جو دنیا سے دل نہ لگائے۔
۲۔ آخرت کے کاموں سے رغبت رکھے۔
۳۔ اسے دین میں کامل بصیرت حاصل ہو۔
۴۔ طاعات پر مداومت کرنے والا اور پرہیز گار ہو۔
۵۔ مسلمانوں کی بے آبروئی اور ان کی حق تلفی سے بچنے والا ہو۔
۶۔ اجتماعی مفاد اس کے پیش نظر ہو۔
۷۔ اسے مال کی طمع نہ ہو۔

امام غزالیؒ نے بھی فقیہ کے لیے تقریباً یہی باتیں ضروری بتائی ہیں البتہ ان کے بیان میں یہ جملہ نہایت اہم ہے کہ وہ دینوی امور میں اللہ کی مخلوق کی مصلحتوں کا ماہر اور رمز شناس ہو۔

قرآن اور فقہ کا مفہوم:

"پس کیوں نہ نکلی مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت کہ دین میں فہم وبصیرت حاصل کرتے اور (جب تعلیم وتربیت کے بعد) وہ اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو (جہل وغفلت کے نتائج سے) ہوشیار کرتی تاکہ برائیوں سے بچیں"۔ (التوبہ: ۱۲۲)

قرآن حکیم میں فقہ کی بنیاد یہ آیت ہے۔ اس سے آیت میں "فقاہت اور تفقہ" کا جس انداز سے تذکرہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لیے قلب ودماغ کا ایک خاص نقشہ اور سانچہ متعین ہے جس کے مطابق ان دونوں کو ڈھالنا پڑتا ہے بغیر اس کے حالات ومعاملات کا تجزیہ کرنے میں مطلوبہ فقہی نگاہ پیدا نہیں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی نے "تفقہ فی الدین" کے مفہوم میں درج ذیل باتوں کو بھی شامل سمجھا ہے۔

۱۔ آفات نفسانی کی باریکیوں کی پہچان۔
۲۔ ان چیزوں کی پہچان جو عمل کو فاسد بنادینے والی ہیں۔
۳۔ راہِ آخرت کا علم۔
۴۔ اخروی نعمتوں کی طرف غایت درجہ رجحان۔
۵۔ دنیا کو حقیر سمجھنے کے ساتھ اس پر قابو پانے کی طاقت۔
۶۔ دل پر خوفِ الٰہی کا غلبہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد یہ ہے کہ مذکورہ باتوں پر عمل کرنے سے دینی مزاج بنتا ہے اور ذہن و دماغ کی تربیت ہوتی ہے پھر فکر و نظر کے لیے وہ زاویہ نگاہ سامنے آتا ہے جو فقہ کے لیے درکار ہوتا ہے۔

احادیث اور فقہ کا مفہوم

فقہ کے مذکورہ مفہوم اور گہرائی کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں تفقہ عطا فرماتا ہے"۔

(بخاری و مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم)

۲۔ لوگ تمہارے پاس دین میں تفقہ (بصیرت) حاصل کرنے آئیں گے' جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' یہ میری وصیت ہے"۔

(ترمذی و مشکوٰۃ کتاب العلم)

۳۔ "بہت سے فقہ کے محافظ حقیقتاً فقیہ نہیں ہیں۔ اور بہت سے فقیہ تو ہیں۔ لیکن جن کی طرف منتقل کر رہے وہ ان سے زیادہ فقیہ ہیں"۔

(ترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ کتاب العلم)

فقہ کا دائرہ کار:

تجریدی عمل اور فقہ کی صنعت میں تبدیلی ہونے کے بعد اب فقہ کا تعلق حسب ذیل مباحث سے ہے۔

۱۔ عبادات:

وہ امور جو اللہ اور بندے کے درمیان تعلقات استوار رکھتے ہیں اور زندگی کے میدان میں خاص قسم کی پالیسی اور زاویہ نگاہ کا تعین کرتے ہیں۔

۲۔ معاملات:

معاشرتی اور مالیاتی قوانین جو تعاون اور باہمی اشتراک عمل کے لیے مقرر ہیں مثلاً خرید و فروخت' عاریہ و امانت' ضمانت وغیرہ۔

۳۔ مناکحات:

نسل انسانی کی بقا سے متعلق قوانین جن میں نکاح' طلاق' عدت' نسب' ولایت' وصیت' وراثت وغیرہ سب شامل ہیں۔

۴۔ عقوبات:

اس میں جرائم اور ان کی سزا سے بحث ہوتی ہے' جیسے قتل' چوری وغیرہ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصاص' تعزیرات' خون بہا وغیرہ۔

۵۔ مخاصمات :

اس میں عدالتی مسائل' قانون مدافعہ اور اصول محاکمہ کا بیان ہوتا ہے۔

۶۔ حکومت و خلافت :

اس میں قومی و بین الاقوامی معاملات' صلح و جنگ کے احکام' وزارت' محاصل وغیرہ کی تفصیلات کو بیان کیا جاتا ہے۔

اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی فقہ کا دامن کتنا وسیع ہے۔ اس کی قانونی گرفت یا اخلاقی احساس سے نہ تو زندگی کے انفرادی اعمال خالی ہیں اور نہ اجتماعی۔ اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے اسلاف اور قدیم فقہاء کی نگاہ کتنی وسیع تھی کہ انہوں نے زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے مسئلے میں بھی کتاب و سنت کی طرف راہنمائی کی ہے یا پھر اجتہاد یا استنباط کر کے اس کے حل کی شرعی صورت نکالی ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ فقہ اسلامی ایک جامد مجموعہ قانون ہے جو موجودہ دور کا ساتھ نہیں دے سکتا یا موجودہ معاشرے کے پیش آمدہ مسائل کا جواب دینے کی اس میں صلاحیت نہیں ہے' کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

فقہ کی ضرورت و اہمیت :

آغاز آفرینش سے لے کر اب تک انسانی زندگی مختلف سانچوں میں ڈھلتی رہی ہے بود و باش کا طرز و انداز جوں جوں بدلتا رہا' اس کے پہلو بہ پہلو بنی نوع انسان کے آداب و اطوار میں بھی نمایاں فرق آتا چلا گیا۔ ان بدلتے ہوئے احوال و کوائف کے ساتھ خدا کا ارسال کردہ پیام ہدایت بھی جزوی طور پر نیا قالب اختیار کرتا رہا۔ تاکہ وہ نئے حالات کا ساتھ دے سکے اور دونوں میں کامل ہم آہنگی و یکسانیت رہے۔ تاہم حضرت آدمؑ سے تا ایں دم دین اسلام کے اصول اساسی یکساں رہے۔ اور مختلف رسل و انبیاء کی تعلیمات میں صرف جزوی فرق و امتیاز پر اکتفاء کیا گیا۔

جب تک اقوام عالم باہم غیر مربوط رہیں اور ان میں ربط و تعلق کے ذرائع نہایت کم رہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر ملک بلکہ ہر بستی میں الگ نبی بھیجتا رہا۔

جب بلاد و اقالیم کے ڈانڈے مل گئے۔ ان کے جغرافیائی فاصلے کم سے کم ہوتے چلے گئے اور اقوام عالم میں اختلاط و آمیزش کے امکانات روشن ہوئے تو سالار رسول ﷺ کو ایک کامل و دائمی شریعت دے کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس دنیائے فانی سے عالم آخرت کو تشریف لے جاتے وقت فرمایا تھا۔

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جب تک مضبوطی سے ان کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے"۔

دو چیزیں یہ ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قرآن کریم ۲۔ سنت نبوی (بخاری و مسلم)

مذکورہ صدر حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ کتاب و سنت دینِ اسلام کا اصلی مصدر و ماخذ اور انسانوں کی راہنمائی کے لیے قوانین کا مجموعہ ہیں جن سے بے نیاز رہ کر کوئی انسان فلاح و نجات سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے وہ قرآن حکیم کی قولی و عملی تفسیر ہے۔ قرآن کریم نے سرورِ کائنات ﷺ کا منصب یہ بتایا ہے کہ آپ قرآن کے مفسر و ترجمان ہیں :

لتبین للناس ما نزل الیھم تاکہ آپ نازل کردہ قرآن کی وضاحت فرمادیں۔

بنابریں حدیثِ نبوی وحی ہونے میں قرآن کی مماثل اور اس طرح کی دین میں واجب التعمیل اور حجت کاملہ ہے۔

انسانی زندگی تغیر پذیر ہے۔ ہر آنے والا دور حیات انسانی کے لیے نئے سانچے ڈھانچے پیش کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اس نے انسانوں کے لیے جو ابدی قانون، قرآن و سنت کی صورت میں بھیجا ہے وہ ہر لحاظ سے کامل ہے اس کے اصول و قوانین ناقابل تبدیلی ہیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ نئے پیدا شدہ واقعات و حوادث کا انفرادی حل کتاب و سنت میں مذکور نہیں۔ البتہ ہمیں قرآن و حدیث میں ایسے بنیادی اصول ملتے ہیں جن کے پیش نظر ہر ممکن الوقوع مسئلہ کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اسی سے فقہ کی ضرورت و اہمیت واضح ہوتی ہے۔

علامہ شہرستانی لکھتے ہیں :۔

"عبادات و معاملات میں لاتعداد حوادث و واقعات پیش آتے ہیں۔ ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ ہر پیش آمدہ حادثہ کے بارے میں نصِ شرعی موجود نہیں اور نہ یہ ممکن ہے جب نصوصِ شرعیہ محدود ہیں اور واقعات غیر محدود اور ظاہر ہے کہ محدود، غیر محدود کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ لہذا واضح ہوا کہ قیاس و اجتہاد کا اعتبار از بس ضروری ہے تاکہ ہر حادثہ کی صورت میں اجتہاد کی طرف رجوع کیا جا سکے"۔

(الملل والنحل جلد ا ص ۳۴۸ طبع جدید)

کتاب و سنت کی روشنی میں نئے پیش آمدہ مسائل کے حل کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نئے مسئلہ کی نظیر تلاش کر کے اس مطابق فیصلہ صادر کیا جائے۔ فقہی اصطلاح میں اس کو قیاس کہتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی نو پید مسئلہ کے بارے میں کتاب و سنت کے پیش نظر سب علماء بالاتفاق ایک فیصلہ صادر فرمائیں اسے اجماع کہتے ہیں۔

کتاب و سنت اور اجماع و قیاس، دینِ اسلام کے ان چار اصول چہار گانہ کو ماخذ فقہ، اصول اربعہ دلائل اربعہ یا دلائل تفصیلیہ کہتے ہیں۔

فقہ اسلامی کی خصوصیات : فقہ اسلامی غیر اسلامی قوانین و شرائع سے زیادہ جدید منظم،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوازن اور سائنسی بنیادوں پر استوار ہوا ہے۔ فقہ اسلامی کو درج ذیل خصوصیات کی بنا پر دیگر قوانین پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔

۱۔ ہمہ گیریت :

قانون کی واضح طور پر دو اقسام ہیں۔ ایک قانون شریعت۔ دوسرے موضوع قوانین جو کہ لوگوں نے لوگوں کی ضرورتوں کے مطابق وضع کیے ہیں۔ قوانین شریعت وحی کے ذریعے نافذ ہوئے ہیں اس لیے شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ یہ تمام قوانین مختلف ادوار کے انسانوں کی قانونی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ قانون شریعت کی بنیاد الہام اور وحی الٰہی پر ہے۔

اس لیے شریعت کے اصول بڑے جامع اور ہمہ گیر ہیں۔ ان میں بڑی افادیت ہے۔ یہ متنوع اور متضاد انسانی مسائل حل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۲۔ کتاب و سنت پر انحصار :

قانون اسلام کا انحصار کتاب و سنت پر ہے اگر ان میں سے احکامات نہ ملیں تو اجماع و قیاس کی اجازت ہے ان میں احکام دینیہ 'حقوق و فرائض' دینوی قوانین 'فوجداری قوانین' سیاسیات اور بین الاقوامی قوانین موجود ہیں۔ کتاب و سنت پر انحصار ہونے کی بنا پر یہ قوانین بڑے متوازن ہیں۔

۳۔ تعظیم و احترام :

شرعی قوانین چونکہ الہامی ہیں اور وہ ہر شخص جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ان قوانین کا احترام و تعظیم دل سے کرتا ہے۔ ان احکامات و قوانین کے نفاذ کے لیے اسلامی ریاست کو سختی کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

۴۔ مکمل قانون :

الہامی قوانین مکمل ہیں۔ کیونکہ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور دین اسلام مکمل ضابطہ ء حیات ہے۔ اس لیے یہ انسان کی مکمل ضرورتوں کے لیے ایک مکمل ترین قانون ہے۔

۵۔ ناقابل ترمیم :

قانون شریعت چونکہ الہامی شریعت ہے۔ اس لیے ناقابل ترمیم اور ناقابل تنسیخ ہے۔ اس میں کوئی شخص اپنی طرف سے نہ اضافہ کر سکتا ہے نہ تبدیلی کر سکتا ہے۔ اس لیے زمان و مکان کے ہزاروں انقلابات کے باوجود الہامی قانون ناقابل ترمیم رہتا ہے۔

۶۔ ابدیت :

اللہ تعالیٰ نے الہامی قوانین کو انسانی معاشرہ کی اصلاح و درستی کے لیے بنایا ہے۔ اسے ابدیت و ہمیشگی حاصل ہے۔ اس لیے یہ موضوعہ قوانین سے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ لچکدار قانون :

قانون شریعت لچکدار قانون ہے۔ اس میں اتنی گنجائش ہے کہ اگر قرآن و حدیث میں کوئی نص نہ ملے تو ضرورت کے مطابق اجماع اور قیاس سے اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ اضافہ بنیادی اصول قرآن پاک و حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لچک اور عمومیت کی بنا پر اس قانون کو ہمیشہ کی زندگی مل گئی ہے۔

۸۔ تنظیم و تدوین :

شرعی قوانین کی تنظیم و تدوین بڑے سائنسی انداز میں ہوتی ہے اس لیے اس میں کوئی ابہام پیدا نہیں ہوتا۔ شرعی قوانین میں رسم و رواج کو دخل نہیں رہا۔ البتہ لاشعوری طور پر رسم و رواج کا ایک ناقابلِ اعتناء حصہ اسلامی قانون سازی میں داخل ہو گیا ہے۔

۹۔ یکسانیت :

الہامی قوانین کی ماضی، حال اور مستقبل میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ قرآن پاک بذاتِ خود قانون نہیں ہے۔ لیکن قانون سازی کے اصول ضرور وضع کرتا ہے۔ اور بعض معاملات میں قانون کی بنیادیں بھی فراہم کرتا ہے۔ جس کی تعبیر شارع اسلام نے فرمائی ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی کسوٹی ہے جس پر ہر نوع کے قانون کو پرکھا جا سکتا ہے۔

شریعت اسلامی اور رومی قوانین :

بعض علماء کا خیال ہے کہ شرع اسلام رومی قانون سے متاثر ہوئی ہے۔ یہ خیال زیادہ تر مستشرقین اور علمائے مغرب کا ہے۔ ان میں اکثر ایسے ہیں جنہوں نے فقہ اسلامی کا گہرا مطالعہ نہیں کیا۔ ان کا مطالعہ اس قدر سطحی ہے۔ جسے علمی نقطہ نگاہ سے کافی نہیں سمجھا جا سکتا۔

جو لوگ شرع اسلامی کے رومی قانون سے متاثر ہونے کے قائل ہیں ان کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں کے بعض احکامات میں مشابہت پائی جاتی ہے اور یہ کہ شرع اسلامی میں عبرانی شریعت اور ممالک مفتوحہ کے رواجی قوانین کا بھی عنصر شامل ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ان دلائل کو قابل سند بنانے کے لیے تنقیحات ذیل پیدا ہوتی ہیں۔

۱۔ آیا مزعومہ مشابہت اتنی مقدار میں ہے جس کو اہمیت دی جا سکے یا قلیل ہے جو قابل ذکر نہیں ؟

۲۔ آیا صرف متابعت اس امر کی کافی دلیل قرار پائی جا سکتی ہے۔ کہ شرع اسلامی۔ "رومن" سے ماخوذ ہے ؟

۳۔ مسلمان فقہاء کا رومی قانون کے متعلق کیا موقف رہا ہے ؟

۴۔ دونوں قوانین میں افصال کے پہلو کیا ہیں۔ نیز رومی رواج کا اس موضوع سے کیا تعلق ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ مقدار مشابہت :

فون کریمر نے کہا ہے کہ دونوں شریعتوں کے متعدد مسائل میں مشابہت پائی جاتی ہے جن میں سے اہم یہ ہیں۔

ا۔ بار ثبوت مدعی کے ذمے ہے۔
۲۔ بالغ ہونے کی عمر۔
۳۔ تجارتی معاملات کے بعض احکام جیسے ٹھیکہ بیع اور تبادلہ اشیاء میں فرق

اول تو دونوں قوانین میں مشابہت کی امثلاء مذکورہ میں کچھ مبالغہ ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی مثال اس امر کی قطعی قرار نہیں دی جا سکتی کہ مسلمان رومی قانون سے متاثر ہوئے۔ اگر امثلہ مذکورہ کو صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو وہ اتنی قلیل ہیں جو قابل ذکر نہیں۔ خصوصاً جب کہ ہم دونوں کے قوانین میں بہت زیادہ اختلافات پاتے ہیں۔ جن کا بیان کرنا موجب طوالت ہو گا بطور نمونہ یہاں ہم چند مثالیں نقل کرتے ہیں۔

ا۔ رومی قانون کی رو سے رومہ کی عورتیں ساری عمر اپنے وارث کی سرپرستی میں رہتی ہیں اور اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر اپنا مال خرچ نہیں کر سکتیں لیکن شرع اسلامی عورت کو اپنے مال میں تمام جائز تصرفات کا اختیار دیتی ہے۔
۲۔ قانون رومی کی رو سے مہر شوہر کا حق ہے جو بیوی یا اس کے سرپرست کے ذمے واجب الادا ہوتا ہے جب کہ شرع اسلامی میں مہر بیوی کا حق ہوتا ہے جو شوہر ادا کرتا ہے۔
۳۔ شرع اسلامی متبنی کرنے کے اصول کو تسلیم نہیں کرتی جب کہ قانون رومی کی رو سے اس کا رواج عام ہے۔
۴۔ اہل رومہ کے معاملات میں اور ان کی عدالتوں کے قواعد اساسی میں عام طور پر ظاہری الفاظ کا اعتبار کیا جاتا تھا۔ جب کہ شرع اسلامی میں اس کے برعکس یہ قاعدہ ہے کہ معاملات میں نیت اور ارادہ معتبر ہے نہ کہ ظاہری الفاظ اور در حقیقت نیت ہی معتبر ہونی چاہیے۔
۵۔ قرضے کی ضمانت قانون رومی میں جائز نہیں حالانکہ وہ تمام مذاہب اسلامی میں بلا اختلاف جائز ہے۔
۶۔ دونوں کے قانون میں وراثت اور وصیت کے قواعد بالکل مختلف ہیں۔ مثلاً شریعت اسلامیہ میں وارث کے حق میں کوئی وصیت جائز نہیں لیکن "رومی لا" میں وارث مقرر کرنے کی وصیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔
۷۔ شفعہ اور وقف کے احکام شرع اسلامی میں بالکل عام ہیں جب کہ "رومن لا" میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔
۲۔ جو مشابہت دونوں قوانین میں پائی جاتی ہے اس کی ذاتی حیثیت کیا ہے؟ آیا بعض قوانین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشابہت اس بات کی قطعی دلیل بن سکتی ہے کہ ایک دوسرے سے ماخوذ ہے اس میں شک نہیں کہ صرف مشابہت ماخوذ کی قطعی دلیل نہیں بن سکتی۔ اس اجمال کی تفصیل کے لیے ضروری ہے کہ قواعد کلیہ اور احکام جزئیہ میں تفریق کی جائے جس سے یہ بات واضح ہو جائے کہ مشابہت بعض قوانین میں بغیر اقتباس کے بھی ہو سکتی ہے۔

قواعد کلیہ جیسے ناحق قتل، چوری، زنا اور ان جیسے جرائم کا حرام ہونا عدل و انصاف کے بنیادی اصول پر مبنی ہے اور جرائم مذکورہ کا حرام ہونا ہر ملک کے قانون میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ لہذا معاشرۂ انسانی کے مختلف حالات اور مختلف ممالک اور قبائل میں قواعد مذکورہ کا متحد اور مشابہ ہونا ایک فطری امر ہے خواہ ان میں باہمی تعلقات ہوں یا نہ ہوں۔

لیکن فروع احکام میں ہمیشہ مشابہت نہیں پائی جاتی بلکہ وہ اختلاف زمان و مکان اور معاشرے کے مخصوص حالات کی وجہ سے اکثر مختلف ہوتے ہیں، پھر بھی ان میں مشابہت ممکن ہے۔

پس جب جزوی احکام میں مشابہت پائی جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ تقلید و اقتباس کی وجہ سے ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کے بغیر بھی ہو۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ احکام، علل و اسباب پر مبنی ہوتے ہیں۔ لہذا جب دونوں ملکوں میں اسباب و علل یکساں ہوں گے تو وہ احکام بھی آپس میں ملتے جلتے ہوں گے جو ان پر مبنی ہیں۔ اس قاعدے کی رو سے کہ مشابہ اسباب کے نتائج بھی مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ قاعدہ صرف احکام شرع کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس کے دائرہ اطلاق میں معاشرے کے تمام حالات داخل ہیں، جس طرح کہ ہم مختلف معاشروں میں نمایاں مشابہت دیکھتے ہیں۔

حاصل کلام یہ بھی کہ دنیا کی مختلف معاشرتیں اپنے قواعد کلیہ کے لحاظ سے ہمیشہ ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں اور فروعی احکام میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے جو ایک ہی قسم کے اسباب و مصالح پر مبنی ہوں۔ لہذا صرف مشابہت ماخوذ ہونے کی دلیل ہر گز نہیں ہو سکتی۔

۳۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ مسلمان رومی قانون کی کتابوں سے بالکل واقف نہ تھے۔ نیز مسلمان فقہاء کا رومی قانون کی طرف توجہ نہ کرنے کا سبب ان کا یہ عقیدہ تھا کہ شریعت اسلامیہ خدائی شریعت ہے جو اپنے اصول اساسی کے لحاظ سے قرآن کریم پر مبنی ہے۔ اور یہ کہ وہ کامل ترین قانون ہے۔ یہی سبب تھا کہ مسلمان فقہاء غیر مسلموں کا کوئی قانون اختیار کرنے کو حرام سمجھتے تھے۔

چنانچہ:

"علمائے مغرب کا دعویٰ کرنا کہ فقہ اسلامی "رومن لا" سے متاثر ہے، بالکل باطل ہے"۔

۴۔ شرع اسلامی کا ماخذ صرف کتاب و سنت ہے اور یہ دونوں ماخذ نبی کریم ﷺ کے ذریعے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی الٰہی کی شکل میں تشریعِ اسلامی کے دورِ اول میں مسلمانوں تک پہنچے اور یہی وہ زمانہ تھا جب اسلامی زندگی نہ تو جزیرۂ عرب سے آگے بڑھی تھی اور نہ رومی ثقافت سے اس کا اتصال ہوا تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ جزیرۂ عرب پر اہل روما کے حملے ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔

لیکن جب فتوحاتِ اسلامی کا دائرہ وسیع اور رومی سلطنت کے بعض مقبوضات مسلمانوں کے زیر نگین آگئے تو مسلمان فقہاء اور ججوں نے ان علاقوں کے رواجات کو شرع اسلامی کے معیار پر جانچا' پس جو رواجات اس کے احکام اور منشاو حکمت کے مطابق نکلے انہیں اجماع یا استحسان یا مصالح مرسلہ وغیرہ تفصیلی دلائل شرعیہ کے ذریعے قبول کیا اور جو رواجات شرع اسلامی کے خلاف تھے انہیں ترک کر دیا اور ان کے عدم جواز کا فتویٰ دیا۔ اس باہمی اتصال کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں ثقافتیں ایک دوسرے سے متاثر ہوئیں۔

حاصل بحث :

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات اب بالکل واضح ہو گئی کہ شرع اسلامی اور رومی قانون کی مشابہت بہ نسبت ان دونوں کے باہمی اختلاف کے بہت قلیل ہے اور یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ صرف اتنی سی مشابہت اس امر کی دلیل نہیں بن سکتی کہ شرع اسلامی رومی قانون سے متاثر ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ سوائے قلیل تاثر کے شریعت اسلامی ایک ایسا مستقل قانون ہے جو کسی سے ماخوذ نہیں' اس کے اپنے مخصوص ضابطے اور اپنی شاندار تاریخ ہے۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی

۱۔ فقہ اسلامی کی تعریف بیان کریں نیز اس کی خصوصیات تحریر کریں۔

۲۔ فقہ کا مفہوم قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کیجئے۔ نیز فقہ اسلامی کے دائرہ کار کا تعین کریں۔

۳۔ فقہ کی ضرورت واہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

۴۔ اسلامی شریعت کی حیثیت کا تعین کریں۔

۵۔ کیا شریعت اسلامی رومی قوانین سے ماخوذ ہے؟ کیا آپ اس سے متفق ہیں یا نہیں۔ دلائل سے ثابت کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کے مآخذ

- ☆ قرآن بطور ماخذ۔
- ☆ قرآن میں فقہ اسلامی کے بنیادی اصول۔
- ☆ نسخ قرآن۔
- ☆ قرآنی سزائیں۔
- ☆ مکی اور مدنی سورتوں کی امتیازی خصوصیات۔
- ☆ سنت۔
- ☆ سنت کی اہمیت
- ☆ تدوین حدیث
- ☆ اجماع
- ☆ قیاس
- ☆ قیاس کے ارکان و شرائط
- ☆ استحسان
- ☆ استصلاح یا مصالح مرسلہ
- ☆ ما قبل شریعت
- ☆ تعامل
- ☆ عرف و رواج
- ☆ اجتہاد
- ☆ اولیاتِ عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کے مآخذ

مآخذ سے مراد وہ ذرائع ہوتے ہیں جن سے قانون ماخوذ ہوتا ہے یا وہ مقامات ہوتے ہیں جہاں سے قانون دلائل کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں۔ ان ذرائع اور مقامات سے متعلق جس فن میں بحث ہوتی ہے اسے "اصول فقہ" کہا جاتا ہے۔ عموماً قانون کے مآخذ کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ ماخذ صوری :

یہ قانون کا وہ ماخذ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنا جواز اور اثر حاصل کرتا ہے۔

۲۔ ماخذ مادی :

یہ قانون کا وہ ماخذ ہے جس سے قانون اپنا مواد حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اس طرح ایک کے ذریعہ مواد کی فراہمی ہوتی ہے اور دوسرے کے ذریعہ قانون کا کردار اور مقام متعین ہوتا ہے۔

فقہ اسلامی کا ماخذ صوری :

فقہ اسلامی کا ماخذ صوری مسلمان کے لیے حصول رضائے الٰہی اور خوشنودی حاصل کرنا ہے اور غیر مسلم کے لیے اسلامی ریاست کی مرضی و اختیار حاصل کرنا ہے۔

فقہ اسلامی کے مادی ماخذ : فقہ اسلامی کے مادی ماخذ عمومی حیثیت سے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن حکیم (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس (۵) استحسان (۶) استصلاح (۷) استدلال (۸) ماقبل شریعت (۹) تعامل (۱۰) مسلمہ شخصیتوں کی رائیں (۱۱) عرف و رواج (۱۲) ملکی قانون

ان عمومی مآخذ کی مزید تقسیم اس طرح کی جاتی ہے۔

۱۔ بنیادی ماخذ : اسلامی قانون کے بنیادی ماخذ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن (۲) سنت (۳) قیاس (۴) اجماع

۲۔ ضمنی ماخذ :

مذکورہ بنیادی ماخذ اربعہ کے علاوہ باقی مآخذ اسلامی قانون کے ضمنی مآخذ کہلاتے ہیں۔ اصول فقہ کی کتابوں میں صراحتاً پہلے چار کا ذکر ملتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض آئندہ کو بعض میں داخل سمجھا گیا ہے اور اختصار کے طور پر صرف بنیادی مآخذ کا ذکر کر کے ان کی تعبیر و توجیہہ اس طرح کی گئی ہے کہ ان کے عموم میں بقیہ داخل ہو جاتے ہیں مثلاً قیاس کے عموم میں استحسان، استصلاح وغیرہ داخل ہیں اجماع میں تعامل اور رسم و رواج داخل ہیں۔ ماقبل شریعت قرآن یا حدیث کے عموم میں آتی ہے۔ ملکی قانون تعامل میں شمار ہو سکتے ہیں۔ رائیں اگر قیاس پر مبنی ہیں تو ان کا شمار قیاس میں ہوگا ورنہ وہ سماع پر محمول حدیث کے ذیل میں آجائیں گی۔ استدلال بھی قیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب ہے اگرچہ اس کا مفہوم قیاس سے زیادہ وسیع ہے۔ پہلے چاروں ارکان میں درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے فرق ہے جبکہ اصل ماخذ صرف قرآن ہے' سنت بھی اس کی تشریح اور عملی زندگی میں تشکل کرنے کے لیے اس کی تعبیر ہے۔ اسی بنا پر سنت میں بعض تشریحات وقتی اور مقامی ہیں اور بعض اصولی اور دوامی۔ تشکیل قانون کے مرحلہ میں یہ دونوں خصوصیتیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں اور رہنمائی کا کام دیتی ہیں۔ اجماع و قیاس کی ترتیب و تنظیم قرآن و سنت ہی کی مقررہ بنیادوں پر ہوتی ہے اور یہی زاویہ نگاہ ان دونوں کے بارے میں مفید ہو سکتا ہے۔

(محمد امین تقی 'فقہ اسلامی کا تاریخ پس منظر ص ۱۷ تا ۲۷)

فقہ اسلامی کے ماخذ کی مختصر سی تشریح یہ ہے۔

۱۔ قرآن حکیم

اسلامی قانون کا پہلا بنیادی و اساسی ماخذ و مصدر قرآن حکیم ہے۔ ابن رشد لکھتا ہے

"دیگر کتب سماوی کے مقابلہ میں قرآن کریم اس عظیم خصوصیت کا حامل ہے۔ کہ یہ بیک وقت کتاب عقائد بھی ہے اور مجموعہ قوانین بھی۔ یہ عظیم خصوصیت قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ دوسری کوئی آسمانی کتاب اس وصف میں قرآن کریم کی شریک نہیں ہو سکتی"۔

قرآن کریم تدریجی طور پر ۲۲ سال ۲ ماہ اور ۲۲ دن میں نازل ہوا۔ نزول قرآن کا آغاز حضور ﷺ کی ولادت کے اکتالیسویں سال رمضان شریف کی سترھویں رات میں اس وقت ہوا جب آپ غار حرا میں اعتکاف نشین تھے۔ سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی۔

بسم الله الرحمن الرحيم. اقرء باسم ربك الذى خلق.

اس کے بعد وہ بتدریج آپ ﷺ پر نازل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۱۰ھ میں جب کہ آپ کی عمر کا تریسٹھواں سال تھا۔ ۹ ذی الحجہ کو حج اکبر کے دن سب سے آخری آیت یہ نازل ہوئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔

نزول قرآن کی ابتداء جس رات سے ہوئی اس کا نام لیلۃ القدر ہے۔

نزول قرآن کا زمانہ دو الگ الگ حصوں میں منقسم ہے جو باہم ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ پہلا حصہ اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جس میں آپ کا قیام مکہ معظمہ میں تھا۔ یہ کل ۱۳ سال ۵ ماہ اور ۱۳ دن کا عرصہ ہے۔ جس کی ابتداء ۱۷ رمضان ۴۱ سن ولادت سے ہوتی ہے اور یکم ربیع الاول ۵۴ سن ولادت نبوی تک وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس مدت میں قرآن کریم کا جو حصہ نازل ہوا اس کو مکی کہتے ہیں۔

دوسرا حصہ ہجرت کے بعد شروع ہوا۔ یہ کل ۹ سال ۹ ماہ اور ۹ دن کا زمانہ ہے جس کی ابتداء یکم ربیع الاول ۵۴ سن ولادت نبوی سے ہوئی اور ۹ ذی الحجہ ۶۳ سن ولادت نبوی ور ۱۰ پر ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا اس زمانہ میں جو آیتیں اور سورتیں نازل ہوئیں ان کو مدنی کہتے ہیں۔

قرآن مجید کی سورتوں کی مجموعی تعداد ۱۱۴ ہے۔ جن میں سب سے پہلی سورہ فاتحہ اور سب سے آخری سورہ الناس ہے۔

قرآن کریم بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے نازل ہوا۔ یہ اسلامی قانون کا اولین اور حقیقی سرچشمہ ہے یہ نقل متواتر سے ہم تک پہنچا ہے اور اس کے کلام الٰہی اور مصدر قانون ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ قرآن مجید کا اعلانیہ دعویٰ ہے کہ وہ احوال انسانی کی اصلاح کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے۔

یا مرھم بالمعروف و ینھا ہم عن لمنکر ویحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث۔

وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے بری باتوں سے روکتا ہے ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ان کے لیے ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔

جن آیتوں سے احکام اخذ کئے جاتے ہیں وہ زیادہ تر مدنی ہیں۔ مکی آیتوں میں صرف وہ احکام مذکور ہیں جن سے عقیدہ کی حفاظت مقصود ہے قرآنی احکام کو دو قسموں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) عبادات۔ جو بغیر نیت کے صحیح نہیں ہوتیں۔ ان میں بعض مثلاً نماز اور روزہ خالص عبادات ہیں۔ بعض مثلاً زکوٰۃ مالی اور تمدنی عبادات ہیں۔ بعض مثلاً حج بدنی اور تمدنی عبادت ہیں۔ یہ چاروں عبادتیں ایمان کے بعد اساس اسلام تسلیم کی گئی ہیں۔

۲۔ معاملات :۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) قوانین تحفظ دعوت اسلام یعنی جہاد

(۲) قوانین استقلال خاندان یعنی وہ احکام جو نکاح و طلاق نسب اور وراثت سے تعلق رکھتے ہیں

(۳) قوانین معاملات باہمی یعنی بیع و اجارہ وغیرہ کے احکام۔

(۴) قوانین تحریری یعنی حدود و قصاص۔

قرآن کریم فقہ کے جزوی احکام بیان نہیں کرتا۔ بلکہ صرف قواعد کلیہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ نص قرآنی جب ایک ہی تفسیر کی متحمل ہو تو اس کی دلالت احکام پر قطعی ہوتی ہے۔ بخلاف ازیں جب اس کے معنی و مفہوم میں کثرت کا احتمال ہو تو اس کی دلالت ظنی ہوتی ہے۔ بعض قرآنی احکام کسی مصلحت کی بنا پر منسوخ بھی ہو جاتے ہیں۔ ان کا ناسخ قرآن بھی ہوتا ہے اور سنت بھی۔ امام شافعی کے نزدیک حدیث نبوی کسی آیت کو منسوخ نہیں کر سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ قرآن مجید میں فقہ اسلامی کے جو بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی وضاحت کریں۔

ج :۔ قرآن مجید نے فقہی احکام میں تین اصولوں کو اپنی بنیاد بنایا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ عدم حرج ۲۔ قلت تکلیف ۳۔ تدریج

۱۔ عدم حرج : عربی زبان میں حرج کا معنی تنگی ہے۔ اور عدم حرج کے اصول سے مراد یہ ہے کہ قرآن کا بنیادی اصول تنگی کو دور کرنا ہے۔

قرآن میں حضور ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد اور آپ ﷺ کی ایک خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگوں پر پڑے ہوئے بوجھ اور ناجائز پابندیوں کو ختم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم.

اور وہ (حضور ﷺ) ان لوگوں سے اس بوجھ اور بیڑیوں کو اتار پھینکتے ہیں جو ان پر تھیں۔

خدا نے ہم کو خود اس دعا کی تعلیم دی ہے۔

ربنا ولا تحمل علینا اصراکما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقته لنا به.

خداوندا! ہم پر بوجھ نہ لاد جیسا کہ تو نے ان لوگوں پر لادا تھا جو ہم سے پہلے تھے' خداوندا ہم پر وہ بوجھ نہ لاد جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اس دعا کے جواب میں فرمایا کہ میں نے ایسا کر دیا۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد آیتیں ہیں۔ مثلاً لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها خدا کسی شخص کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی کہ اس کی وسعت ہوتی ہے۔

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے۔ سختی کرنا نہیں چاہتا۔

ما جعل علیکم فی الدین من حرج ..... یرید الله ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفا.

خدا نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی ہے۔ خدا تم سے تخفیف کرنا چاہتا ہے' اور خود انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔

ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج.

خدا تم پر تنگی نہیں چاہتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت بالحنيفية السمحة
میں سہل اور سیدھے مذہب کو لے کر مبعوث ہوا ہوں۔
رسول اللہ ﷺ کے اخلاق وعادات کی نسبت حدیث میں آیا ہے۔
ما خير بين امرين الاختار ايسرهما مالم يكن اثما.
آپ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان دونوں میں سے آسان تر چیز کو اختیار کر لیا بشرطیکہ وہ گناہ کی چیز نہ ہو۔
اس قسم کی اور بھی متعدد آیتیں اور حدیثیں ہیں اور فقہاء نے بھی اس کو ایک شرعی اصل قرار دیا ہے اور اس کے ذریعہ سے بہت سے احکام مستنبط کئے ہیں۔
اسی اصل کی بنا پر شریعت میں رخصتیں ہیں مثلاً مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا' بوقت ضرورت حرام چیز کو مباح کر دینا' اور تیمم کرنا مشروع ہے۔

قلت تکلیف

قلت تکلیف عدم حرج کا لازمی نتیجہ ہے' کیونکہ تکلیف کی کثرت میں مختلف قسم کی تنگیاں ہیں اگر اوامر و نواہی کا قرآن مجید میں مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ

۱۔ اوامر و نواہی کی تعداد نہایت کم ہے۔
۲۔ تھوڑی سی مدت میں ان کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔
۳۔ ان پر نہایت آسانی سے عمل کیا جا سکتا ہے۔
۴۔ ان میں کثرت سے تفصیل نہیں پائی جاتی کہ جو لوگ صرف قرآن مجید پر عمل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے تنگیاں پیدا نہ ہوں۔
قرآن مجید کی یہ آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔
يا ايها الذين امنو لا تسالوا عن اشياء ان تبدلكم تسوكم و ان تسالوا عنها حين ينزل القرآن تبدلكم عفا الله عنها والله غفور حليم۔
مسلمانو! چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو۔ اگر وہ تم پر ظاہر ہو گئیں تو تم کو ضرر پہنچائیں گی' اگر تم نے ان کے متعلق نزول قرآن کے وقت سوال کیا۔ تو وہ تم پر ظاہر ہو جائیں گی' خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ اور خدا بخشنے والا رہا ہے۔
یہ سوالات جن سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے' ان چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کو خدا نے معاف کر دیا ہے' یعنی ان کی حرمت سے خاموشی اختیار کی ہے' اس بناء پر ان کے متعلق ان کا سوال ان کی حرمت کا سبب ہو سکتا ہے' لیکن اگر وہ ان کے متعلق پوچھ گچھ نہ کریں تو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے حج کے متعلق جب یہ سوال کیا گیا۔
افی کل عام کیا وہ ہر سال فرض ہے۔
تو اس کے جواب میں آپ کا یہ ارشاد واضح کرتا ہے کہ شریعت تکلیف کو کم کرنا چاہتی ہے۔

لو قلت نعم لو جبت زرونی ما ترکتم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة مسائلهم و اختلافهم على انبيائهم.

اگر میں کہتا کہ "ہاں" تو وہ ہر سال فرض ہو جاتا' جب تک میں تم کو چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑ دو' کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے' وہ اپنے کثرت سوالات اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے سے ہلاک ہوئے۔

نیز اس پر رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے۔

اعظم المسلمين جرما ما سال عن شئى لم يحرم على المسلمين يحرم عليهم من اجل مسالته ان الله فرض فرائض فلا تضيوه ها وحد حدوداً فلا تعتدو ها وحرم اشياء فلا تنتهكوها ومكث عن اشياء رحمته لكم من غير نسيان فلا تبحثوا عنها.

مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے' جس نے ایک ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو مسلمانوں پر حرام نہیں کی گئی تھی' لیکن اس کے سوال کی وجہ وہ ان پر حرام کر دی گئی خدا نے چند فرائض مقرر کر دیے پس ان کو ضائع نہ کرو' چند حدود مقرر کر دیے ان کے آگے نہ بڑھو' چند چیزیں حرام کر دیں ان کی پردہ دری نہ کرو چند چیزوں سے خاموش رہا' تم پر مہربانی کرنے کے لیے نہ اس لیے کہ وہ ان کو بھول گیا تھا' اس لیے ان کے متعلق کرید نہ کرو۔

۳۔ تدریج

رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو اہل عرب میں بہت سی باتیں راسخ ہو چکی تھیں جن میں بعض قائم رکھنے کے قابل تھیں۔ اور ان سے ایک قوم کی تولید میں کوئی ضرر نہیں پہنچتا تھا' لیکن بعض عادتیں مضر تھیں' اس لیے شارع ان نے ان کو الگ رکھنا چاہتا تھا' اس لیے اس نے اپنی حکمت کے اقتضاء سے آہستہ آہستہ ان کے لیے اپنے حکم کو ظاہر کیا اور رفتہ رفتہ اپنے دین کو کمال کے درجہ تک پہنچایا۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے شراب وجوئے کے متعلق' جن کے اہل عرب شدت سے خوگر تھے' سوال کیا گیا تو آپ نے قرآن مجید کی زبان سے اس کا جواب دیا۔

فيهما اثم كبيرو منافع للناس و اثمهما اكبر من نفعهما.

ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے فوائد ہیں' لیکن ان دونوں کا گناہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

اگرچہ ایک فقیہ نفس اور فلسفہ تشریع کا عالم اس آیت سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس سے ان چیزوں کی حرمت مقصود ہے' کیونکہ جس چیز میں گناہ کا جزو غالب ہوتا ہے' وہ عملاً حرام کر دی جاتی ہے' اس لیے کہ افعال میں کوئی فعل ایسا نہیں ہے جس میں صرف برائی ہی برائی ہو بلکہ تحریم و تحلیل کا دارومدار خیر و شر کے غلبہ پر موقوف ہے۔ تاہم خداوند تعالیٰ نے اولاً بہ تصریح ان کی ممانعت نہیں کی' اس کے بعد نشہ کی حالت میں بہ تصریح ان کو نماز پڑھنے سے روکا تاکہ وہ جو کچھ اس حالت میں پڑھتے ہیں' اس کو جان سکیں۔

یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰة و انتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون۔

مسلمانو! نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو تاکہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ اس کو جان سکو۔

لیکن اس ممانعت نے پہلی آیت کو باطل نہیں کیا' بلکہ اس کو اور موکد کر دیا۔

اس کے بعد تصریح کے ساتھ ممانعت کا قطعی حکم دیا۔

یایها الذین امنوا انما الخمرو المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة ولبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله و عن الصلوة فهل انتم منتهون۔

مسلمانو! شراب' جوا' بت اور جوئے کے تیر روحانی ناپاکی اور شیطان کے کام ہیں۔ اس لیے ان سے بچو' شاید تم فلاح پاؤ' شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں تمہارے درمیان عداوت ڈال دے' تم کو خدا کے ذکر اور نماز سے روک دے' تو کیا تم ان سے باز آؤ گے؟

احکام فقہ کے اس تدریجی اصول سے ایک دوسرا اصول بھی پیدا ہوا ہے' یعنی پہلے یہ احکام اجمالاً مذکور ہوتے ہیں' پھر ان کی تفصیل کی جاتی ہے' چنانچہ مکی اور مدنی احکام کے موازنہ و مقابلہ سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے' مکی احکام بالکل مجمل ہوتے ہیں اور قرآن مجید بہت کم ان کی تفصیل کرتا ہے' اس کے خلاف مدنی احکام بالخصوص تمدنی معاملات میں بہ نسبت مکی احکام کے قرآن مجید نے بہت زیادہ تفصیل پیش کی ہے' اس لیے عام طور پر جن آیتوں سے احکام مستنبط کیے جاتے ہیں۔ وہ زیادہ تر مدنی ہیں' مکی آیتوں میں صرف وہ احکام مذکور ہیں' جن سے عقیدہ کی حفاظت مقصود ہے مثلاً جانور جو خدا کے نام پر ذبح نہ کیے گئے ہوں' ان کی حرمت مکہ میں نازل ہوئی اور اس سے صرف عقیدہ توحید کی حفاظت ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ قرآن میں نسخ سے کیا مراد ہے۔ اس میں علماء کی رائے واختلاف کا ذکر کریں۔

ج :۔ فقہاء کی اصطلاح میں نسخ کا اطلاق دو معنوں پر کیا جاتا ہے۔

۱۔ اول یہ کہ پہلی عبارت سے جو حکم سمجھا جاتا ہے' وہ اس کے متصل دوسری عبارت سے باطل کر دیا جائے' مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ

کنت نهیتکم عن زیادة القبور الافزوروها

میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا' لیکن اب تم ان کے زیارت کرو۔

اس حدیث کا پہلا فقرہ زیارتِ قبور کی ممانعت کرتا ہے' لیکن دوسرا فقرہ اس ممانعت کو منسوخ کر کے اس کی اباحت یا اس کے حکم کو اس کا قائم مقام کر دیتا ہے۔

۲۔ دوم یہ کہ پہلی عبارت کے عموم کو منسوخ کر دیا جائے یا اس کے اطلاق کو مقید کر دیا جائے۔

مثلاً خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔

والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروٴ۔

مطلقہ عورتیں تین حیض کا انتظار کریں۔

اس کے بعد ارشاد ہوا'

اذ انکحتم المومنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها۔

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو' پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو' تو تمہارے لیے ان کے اوپر کوئی عدت نہیں ہے' جس کو تم شمار کرو۔

ان دونوں آیتوں میں پہلی آیت عام ہے' جو مدخولہ اور غیر مدخولہ دونوں قسم کی عورتوں کو شامل ہے لیکن دوسری آیت غیر مدخولہ عورتوں کو ایک مخصوص حکم دیتی ہے۔

اسی طرح خدا نے دوسرے موقع پر فرمایا۔

والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو ا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة (الایة)

جو لوگ پاک باز عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں' پھر اس پر چار گواہ نہیں لاتے ان کو اسی کوڑے لگاؤ۔

اس کے بعد فرمایا:

والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهدآء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصارقین (الایة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کی ذات کے سوا ان کے اور گواہ نہیں ہیں' تو ان کو شہادت یہ ہے کہ چار بار خدا کی قسم کھائیں کہ وہ سچے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں بھی پہلی آیت عام ہے جو تمام تہمت لگانے والے کو چاہے وہ شوہر ہوں یا شوہر نہ ہوں' شامل ہے' لیکن دوسری آیت نے شوہروں کو ایک مخصوص حکم دیا ہے' کیونکہ اس نے ان کی پانچوں قسموں کو چار گواہوں کا قائم مقام کر دیا ہے' اور عورت کو حدِ زنا سے بری ہونے کا حق بھی اس کی پانچ قسموں کی بنا پر دیا ہے۔

مطلق کو مقید کرنے کی مثال خداوند تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

حرمت عليكم الميتة والدم

تم پر مردار اور خون حرام کیا گیا۔

پھر دوسری آیت میں فرمایا۔

قل لا اجدفيما اوحى الى محرما على طاعم يطعمه الا ان يكون ميتته اودما مسفو حاً

اے محبوب فرما دیجئے جو کچھ میری طرف وحی کیا گیا اس میں کوئی حرام چیز' جس کو کوئی کھانے والا کھائے بجز مردار اور بہنے والے خون کے نہیں پایا۔

ان دونوں آیتوں میں پہلی آیت حرام خون کے لیے مطلق ہے' لیکن دوسری آیت میں مسفوح یعنی بہنے والے کی قید لگاتی ہے۔

نسخ کی یہ دوسری قسم بلا اختلاف قرآن مجید میں موجود ہے' البتہ اس میں متعدد احتمالات نکل سکتے ہیں' مثلاً

۱۔ تاریخ نزول کے لحاظ سے ہم کو یہ معلوم ہے کہ عام اور مطلق خاص اور مقید سے مقدم یا متاخر ہیں' یا یہ معلوم نہیں۔

۲۔ پچھلی آیت پہلی آیت سے ملی ہوئی نازل ہوئی ہے' یا بعد میں اتری ہے۔

۳۔ بعد کو اترنے والے خاص اور مقید کو ہم بعض فقہاء کی اصطلاح کے موافق عام اور مطلق کا ناسخ قرار دیں۔

۴۔ یا دوسرے فقہاء کی رائے کے موافق اس کی تخصیص یا تقلید کریں۔

لیکن ہمارے لیے صرف یہ کہنا کافی ہے کہ عام اور مطلق باطل نہیں ہوتے' کیونکہ خاص نے جس چیز کو پہلے حکم کے دائرے سے نکال دیا ہے' اس کے علاوہ عام ہر چیز پر ہمیشہ دلالت کرتا رہے گا۔ اور یہ اس اصل کی طرف رجوع کر جائے گا' جس کو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ احکام فقہ میں تدریج ملحوظ ہے' یعنی وہ آہستہ آہستہ نازل ہوئے ہیں' اس بنا پر جب دین مکمل ہو جائے گا تو عام و خاص دونوں بمنزلہ ایک آیت کے قرار دیئے جائیں گے۔

نسخ کی پہلی قسم یعنی قرآن مجید میں ایسی آیت کا ہونا جس کا حکم بالکل باطل کر دیا گیا ہو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے حکم کی مدت ختم ہو گئی ہو اور وہ صرف بغرض تلاوت قائم رکھی گئی ہو' محل بحث و نظر ہے' بعد کی آیت کا پہلی آیت کو باطل کر نا دو باتوں پر منحصر ہے۔

۱۔ ایک تو یہ کہ پچھلی آیت بہ تصریح ظاہر کر دے کہ اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ دونوں آیتوں میں ایسا تناقض موجود ہو کہ دونوں میں تطبیق نہ دی جا سکے' تو اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید کی آیتوں میں کوئی ایسی آیت موجود ہے ؟

پہلی صورت قرآن مجید کی کسی آیت میں نہیں پائی جاتی' صرف دو آیتیں ہیں جو بحث و تحقیق کے بارے میں ان لوگوں کی رائے کی تائید کرتی ہیں' جو قرآن مجید میں نسخ کے قائل ہیں' چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے'

یا ایها النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین و ان یکن منکم مائته یغلبوا الفا من الذین کفروا بانهم قوم لا یفقهون۔

اے پیغمبر مسلمانوں کو لڑائی کے لیے آمادہ کرو' اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو وہ ہزار کافروں پر غالب آئیں گے' کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو نہیں سمجھتی۔

اس کے بعد اس کے دوسری متصل آیت میں فرمایا۔

الان خفف الله عنکم و علم ان فیکم ضعفا فان یکم منکم مائته صابرة یغلبوا مائتین و ان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن الله والله مع الصابرین۔

اب خدا نے تمہارے بوجھ کو ہلکا کر دیا' اور جان لیا کہ تم میں ضعف ہے' تو اب اگر تم میں سو صابر ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں گے' تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے' اور خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لفظی حیثیت سے یہ دونوں آیتیں خبر کی صورت میں ہیں' لیکن ان سے انشاء مقصود ہے' کیونکہ خداوند تعالیٰ اس سورہ میں فرماتا ہے۔

یا ایها الذین آمنو ازا لقیتم فائته فاثبتوا۔

مسلمانو! جب تم کسی جماعت سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو۔

لیکن خدا نے ثبات کے اس مطلق حکم کی تحدید (حد بندی) کرنی چاہی۔ کیونکہ اس مطلق حکم سے تمام حالات میں مسلمانوں اور ان کے ساتھ لڑنے والوں کی تعداد کتنی ہی ہو ثبات واجب ہو جاتا ہے' اس بنا پر پہلی آیت نے ان لوگوں کی تعداد جن کے مقابلہ میں ثبات واجب ہے دس گنا متعین کی' لیکن اس موقع پر صریحاً امر کا صیغہ جیسا کہ اس کے پہلے "اثبتوا" کا لفظ آچکا ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال نہیں کیا' کیونکہ اس موقع پر ان کے قلوب میں حمیت کا پیدا کرنا اور ان کے سینوں میں غیرت کی آگ بھڑکانا مقصود تھا' لیکن جب خدا نے ان کے ضعف کو جان لیا تو دوسری آیت میں تخفیف کر دی' یعنی ان میں ایک ایسا ضعف ظاہر ہوا جو پہلے سے موجود نہ تھا' کیونکہ اگر وہ پہلے سے موجود ہوتا تو خدا اس کو جانتا اور پہلے حکم کا موقع پیش نہ آتا' اس لیے یہ نو پید ضعف تخفیف کا مقتضی ہوا' اس لیے اگر کسی جماعت میں یہ ضعف جس کو خدا نے تخفیف کا سبب بیان کیا ہے' نہ ہو تو اس کا فرض ہے کہ اپنے سے دس گنا تعداد کے مقابل میں ثابت قدم رہے' اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ پہلی آیت میں بیس اشخاص کی جو تعداد مذکور ہے' اس کی صفت میں "صابرین" کا لفظ آیا ہے' اسی طرح سو اشخاص کی تعداد "صابرۃ" کے لفظ سے موصوف ہے' اس بنا پر جہاں کہیں صبر کا وصف موجود ہو گا وہاں پہلا حکم ثابت و برقرار رہے گا' صبر کے لیے یہ لازمی ہے کہ اس سے پہلے مادی اور قلب کی روحانی قوت دونوں موجود ہوں لیکن دوسری آیت یعنی "یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا" تمام حالات میں عام ہے' اسی طرح سے درج ذیل آیت ہیں۔

یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفه اونقص منه قلیلا اوزد علیه ورتل القرآن ترتیلا انا سنلقی علیك قولاً ثقیلاً ان ناشئة اللیل ھی اشدوطاوا قیلا ان لك فی النھار سبحا طویلا۔ (مزمل۔۱)

اے کملی اوڑھنے والے! رات میں نماز کے لیے کھڑے رہا کرو' لیکن ساری رات نہیں' بلکہ ساری رات سے کم یا آدھی رات یا اس سے بھی تھوڑا کم کر لیا کرو یا آدھی رات سے بڑھا دیا کرو۔ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ہم تجھ پر عنقریب ایک بھاری قول کا بوجھ ڈالیں گے' بے شک رات اٹھنا خوب کچلنے والا ہے اور اس وقت دعا بھی ٹھیک دل سے نکلتی ہے اور دن کے وقت تو تم کو (وعظ و نصیحت میں) بڑا مشغلہ رہا کرے گا۔

اس کے بعد آخر سورۃ میں فرمایا۔

ان ربك یعلم انك تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذین معك والله یقدر اللیل والنھار علم ان لن تحصوه فتاب علیکم فاقرئوا ما تیسر من القرآن علم ان سیکون منکم مرضی' واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل الله و اخرون یقاتلون فی سبیل الله فاقرئوا ما تیسر منه و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوة۔ (مزمل۔۲)

اے پیغمبر تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور چند لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں (کبھی) وہ تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات میں نماز کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور رات اور دن کا ٹھیک اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے' اس کو معلوم ہے کہ تم وقت کا تحفظ نہیں کر سکتے تو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا' (اور وقت کی قید اٹھا دی) تو اب (تہجد میں) جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو۔ اس کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض (آدمی) بیمار پڑیں گے' اور بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے فضل (معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کریں گے 'اور بعض خدا کی راہ میں لڑیں گے تو جتنا قرآن (تہجد میں) آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو اور نماز (پنجگانہ) پڑھتے رہو 'اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

ان دونوں آیتوں میں سے پہلی آیت میں رسول اللہ ﷺ سے خطاب کیا گیا ہے اور وہ صراحۃً رات کے ایک حصہ میں جو اس کی نصف کے قریب ہو قیام نماز کا مطالبہ کرتی ہے اور اس نماز (تہجد) کے وجوب کا اس نے سبب بھی بیان کر دیا ہے 'دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور اسی طرح چند صحابہؓ بھی اس پر عمل کرتے تھے 'اس کے بعد خداوند تعالیٰ نے یہ بیان کیا کہ اس موقع پر ایک ایسا سبب موجود ہے جو اس معاملہ میں صحابہ کے لیے آسانی چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب ان کی تین قسمیں جن کو خدا نے بیان کر دیا ہے ' ہو جائیں گی یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں قرآن مجید کے صرف اس حصے کے تلاوت کی تکلیف دی گئی 'جس کا پڑھنا آسان ہو 'اب اگر پہلی آیت صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات تک محدود ہو 'اور صحابہ کرام نے صرف رسول اللہ ﷺ کے اقتداء کے خیال سے رات کو قیام کیا 'اور اسباب متذکرہ بالا کی بناء پر جو آسانی کی گئی وہ صرف صحابہؓ کی ذات تک محدود ہے 'تو پہلی آیت منسوخ نہ ہو گی 'بلکہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کا حکم باقی رہے گا۔ (حضرت ابن عباسؓ کی رائے یہی ہے) لیکن اگر پہلی آیت کو عام قرار دیا جائے اور آسانی کو بھی عام تسلیم کیا جائے تو پہلی آیت منسوخ قرار پائے گی 'لیکن یہ معنی بعید از عقل و قیاس ہے 'پہلے معنی کے رو سے دوسری آیت کی تطبیق پہلی آیت سے ہو جاتی ہے 'اور اس دوسرے معنی کے لحاظ سے بعد کی آیت پہلی آیت کے حکم کے باطل ہونے کا اعلان کرتی ہے 'حالانکہ یہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں آیتیں جن کے سوا ہمارے خیال میں کوئی تیسری آیت موجود نہیں 'متعین طور پر غیر مفید نسخ ہیں 'سورۃ قد سمع میں صدقہ النجویٰ کی جو آیت ہے وہ بھی انہی دونوں کے قریب قریب ہے۔

دوسرا طریقہ یعنی یہ کہ دو صریح متناقض آیتوں کی بنا پر جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو 'نسخ کی مجبورانہ ضرورت پیش آئے 'تو ہمارے نزدیک قرآن مجید میں بہ مشکل ایسی کوئی آیت مل سکتی ہے۔

علمائے سلف میں سے جن لوگوں نے قرآن مجید میں کسی آیت کے منسوخ ہونے کا انکار کیا ہے 'ان میں مفسر اعظم ابو مسلم اصفہانی ہے 'امام رازی کی ضمنی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے وہ بھی ابو مسلم کی اس رائے کی طرف مائل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ قرآن میں جن جرائم کی سزائیں بیان کی گئی ہیں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

ج :۔ قرآن مجید نے مجرموں کو جن سزاؤں کی وعید سنائی ہے۔ ان سے اکثر اخروی سزائیں ہیں۔ اور جو جرائم اس نے بیان کیے ہیں' ان کے ساتھ اکثر ان کی سزا کا ذکر بھی کیا ہے' البتہ دنیوی سزاؤں میں صرف پانچ سزائیں خدا نے اپنی کتاب میں مقرر کی ہیں۔

ا۔ پہلی سزا قصاص : عربی میں قصاص کے معنی بدلہ لینے کی ہیں۔ اور شرعی لغت میں قصاص سے مراد خون (قتل ہو یا زخمی ہو) کا بدلہ خون سے لینا ہے۔

قرآن نے قصاص کی صورت میں مساوات کا اعلان کیا اور اس میں آزاد' غلام عورت اور مرد سب کو برابر کر دیا۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی۔

مسلمانو! جو لوگ (تم میں) مارے جائیں' ان کے بارے میں تم کو (جان) کے بدلے (جان) کا حکم دیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد' اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔

اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ صرف قاتل سے اس کے جرم کا مواخذہ کرنا چاہیے' اس کے بعد نہایت مختصر اور دقیق الفاظ میں اس زندگی میں نظام قصاص کی ضرورت بتائی اور فرمایا۔

ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون۔

اور عقلمندو! قصاص (کے قاعدے) میں تمہاری زندگی ہے' (اور اسے اس غرض سے جاری کیا گیا ہے) تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو۔

اور اجمالی طور پر یہی مفہوم مکی سورہ اسراء کی اس آیت کا بھی ہے۔

ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا"

اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی (وارث) کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار دیا ہے۔ تو اس کو چاہیے کہ خون (کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے (واجبی بدلہ لینے میں بھی) اس کی جیت ہے۔

اہل عرب کے یہاں نظام دیت پر عام طور پر عمل درآمد جاری تھا' قرآن مجید نے بھی اس کو قائم رکھا اور اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا۔

ومن قتل مومنا خطا فتحریر رقبۃ مومنتہ و دیتہ مسلمۃ الی اھلہ الا ان یصدقوا فان کان من قوم عدولکم وھو مومن فتحریر رقبتہ مومنتہ و ان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ و تحریر رقبۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنه فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين توبة من الله وكان الله عليما حكيما۔

اور جو غلطی سے مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور وارثان مقتول کو خون بہا دے کسی مسلمان کو مگر یہ کہ وارثان مقتول خون بہا معاف کر دیں' پھر اگر مقتول ان لوگوں کا ہو جو تم مسلمانوں کے دشمن ہیں' اور وہ خود مسلمان ہو تو بس ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہو گا اور اگر (مقتول) ان لوگوں کا ہو جن میں اور تم میں (صلح کا عہد و پیمان) ہے تو (قاتل کو چاہیے کہ) وارثان مقتول کو خون بہا پہنچائے اور اس کے علاوہ ایک مسلمان غلام (بھی) آزاد کرے اور جو (مسلمان غلام آزاد کرنے کا) مقدور نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے توبہ کا یہ طریقہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے (اور) اس کا انتظام (بڑا) پکا انتظام ہے۔

اور احادیث نے نظام دیت کی وضاحت کر دی ہے' اور بعض دیتوں کا ذمہ دار عاقلہ (یعنی اہل قبیلہ یا اہل خاندان یا اہل محلہ) کو بھی ٹھہرایا ہے' اور یہ اہلِ عرب کا وہی وسیع مواخذہ ہے' جو اس صورت میں قائم رہ گیا ہے۔

اور اعضاء کے قصاص میں قرآن مجید نے توراۃ کا یہ نظام بتایا ہے۔

وكتبنا عليهم فيها ان النفس بالنفس والعين باعين والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو كفارة له۔

اور ہم نے توراۃ میں یہود کو تحریری حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخمیوں کا بدلہ (ویسے ہی زخم) پھر جو (مظلوم) بدلہ معاف کر دے تو وہ اس (کے گناہوں کا) کفارہ ہو گا۔

دوسری سزا حد زنا:

خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں بلا تفصیل زانی کی سزا سو درے مقرر کی ہے' چنانچہ سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ولا تاخذكم بهما رافة في دين الله ان كنتم تومنون بالله واليوم الآخر وليشهد عذابهما طائفة من المومنين۔

عورت اور مرد زنا کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہوں تو اللہ کے حکم کی تعمیل میں تم ان (کے حال) پر (کسی طرح کا) ترس دامن گیر نہ ہو اور نیز ان کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (عبرت کے لیے موجود رہے)

لیکن زانیہ لونڈی کی سزا اس کی آدھی مقرر کی' چنانچہ سورۂ نساء میں فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعليهن نصف ما على لمحصنات من العذاب۔

پھر اگر قید (نکاح) میں آئے پیچھے کوئی بے حیائی کا کام کریں تو جو سزا بی بی کی اس کی آدھی لونڈی کی۔

لیکن حدیث میں ایک نکاح شدہ زانی کی سزا رجم (یعنی سنگسار) کرنا ہے' اور صحیح مسلم میں ہے کہ ابو اسحٰق شیبانی نے عبداللہ بن اوفی سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "ہاں" انہوں نے پوچھا کہ "سورہ نور" کے نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے "بولے" میں نہیں جانتا۔

۳۔ حد قذف:

جو شخص کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی سزا ۸۰ اسی درے مقرر کی' چنانچہ سورۂ نور میں فرمایا۔

والذين يرمون المحصنات ثم لم ياتوا باربعة شهدآء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلو الهم شهادة ابدا و اولئك هم الفاسقون الا الذين تابوا من بعد ذالك و اصلحوا فان الله غفور رحيم۔ (نور)

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں تو ان کو اسی ۸۰ درے مارو اور (آئندہ) کبھی ان کی گواہی نہ قبول کرو' اور یہ لوگ خود بدکار ہیں' مگر جنہوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور اپنی عادت درست کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اگر خود شوہر اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کے لیے ایک خاص نظام مقرر فرمایا' چنانچہ اسی سورہ میں فرمایا'

والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شدآء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين' والخامسة ان لعنت الله عليه ان كان من الكازبين۔

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور بجز اپنے ان کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے مدعیوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ وہ چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ بلاشک و شبہ (اپنے دعوے میں سچا ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔

اور چونکہ شوہر کی یہ چار قسمیں' چار گواہوں کی قائم مقام ہیں' اس لیے قرآن مجید نے عورت کی براءت کا بھی ایک خاص طریقہ مقرر کیا۔

اور اس کے بعد فرمایا۔

و يدرئو عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله ان لمن الكذبين والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (مرد کے قسم کھائے پیچھے) عورت کے سر پر سے اس طریقے پر سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کر دے کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں (بار) یوں (کہے) کہ اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے۔

ان دونوں آیتوں پر تھوڑے سے غور و فکر کرنے کے بعد یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کا موضوع یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے زنا کا الزام ثابت کیا جائے اور بی بی اس سے اپنی برات کرے۔

۴۔ حد سرقہ: خداوند تعالیٰ نے چور کی سزا یہ مقرر کی کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں' چنانچہ سورۂ مائدہ میں فرمایا۔

والسارق والسارقة فاقطعو ايديهما جزاء بما كسبا نكالامن الله والله عزيز حكيم فمن تاب من بعد ظلمه واصلح فان الله يتوب عليه ان الله غفور رحيم۔

اور (مسلمانو!) مرد چوری کرے تو' اور عورت چوری کرے تو ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو' یہ سزا ان کے کرتوت کے بدلے میں عبرت کے لیے خدا کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ زبردست اور حکیم ہے۔ تو جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کر لے اور (اپنی عاقبت) سنوارے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ بے شک اللہ (بندوں کے) گناہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۵۔ قطع الطریق: خداوند تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں ڈاکوؤں کی یہ سزا مقرر کی ہے۔

انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون فى الارض فسادا ان يقتلوا اء ويصلبوا او تقطع ايديهم و ارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزى فى الدنيا ولهم فى الآخرة عذاب عظيم الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور رحيم۔

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے' اور فساد (پھیلانے) کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیئے جائیں یا ان کو سزا دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں (الٹے سیدھے) کاٹ دیئے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے' یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہوئی اور اس کے علاوہ آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے' مگر مسلمانو! جو لوگ اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں (تو ان کے حال سے تعرض نہ کرو اور) جانے رہو کہ اللہ (لوگوں کے قصور) معاف کرنے والا مہربان ہے۔

ان سزاؤں کے علاوہ قرآن مجید میں اور کوئی سزا مذکور نہیں ہے البتہ حدیث میں ایک چھٹی سزا بھی بیان کی گئی ہے' یعنی رسول اللہ ﷺ نے شراب نوش کو بھی سزا دی ہے۔

قرآن مجید نے سزاؤں کا دارومدار جن اصولوں پر رکھا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قوم کی بھلائی: چنانچہ قصاص کے متعلق فرمایا:۔

ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون۔

عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم لوگ (خونریزی سے) باز رہو۔

۲۔ مجرم کی تنبیہ: تاکہ وہ دوبارہ جرم نہ کر سکے' چنانچہ چور اور چور کی سزا کے متعلق فرمایا۔

جزاء بما کسبا نکالا من اللہ۔

یہ سزا ان کے اعمال کے بدلے میں عبرت و سرزنش کے لیے خدا کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔

اور ڈاکوؤں کی سزا کے متعلق ارشاد ہوا۔

ذلك لهم خزی فی الدنیا۔

یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔

۳۔ جسمانی سزائیں: جن کا اثر نہایت سخت ہوتا ہے۔

اور حدیث میں ان سزاؤں کے عمل میں لانے کے لیے احتیاط کا حکم دیا گیا ہے' تاکہ جو حاکم خود ان سزاؤں میں سختی کرنا چاہے' اس کو تنبیہ ہو جائے' اور وہ احتیاط کے ساتھ اثبات جرم میں رعایت کرے' چنانچہ ترمذی میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی روایت سے یہ حدیث مذکور ہے۔

ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلوا سبیله فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة۔

مسلمانوں کو سزاؤں سے جہاں تک ہو سکے بچاؤ' اور اگر کوئی گنجائش ہو تو اس کو چھوڑ دو کیونکہ رہائی میں امام کا غلطی کرنا' اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا میں غلطی کرے۔

یہ وہ احکام ہیں جو خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر بذریعہ وحی نازل فرمائے تھے' اور آپ کو حکم دیا تھا کہ لوگوں تک ان کو پہنچا دیں اور ان کے لیے ان کی توضیح و تشریح کر دیں' چنانچہ اس حکم کے مطابق آپ نے ان کی تبلیغ کر دی اور لوگوں کے لیے جو احکام نازل ہوئے تھے ان کی عملی اور قولی حدیثوں سے تشریح فرما دی۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ قرآن کی مکی اور مدنی آیات کی جو الگ الگ خصوصیات ہیں انہیں وضاحت سے بیان کریں۔

ج :۔ قرآن کریم حضور ﷺ پر نبوت کے عطا ہوتے ہی اترنا شروع ہو گیا تھا اور وحی کا یہ سلسلہ آپ کی وفات تک ۲۳ برس جاری رہا۔ قرآن کے نزول کا یہ سلسلہ دو بڑے ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا دور : مکی دور جو تقریباً تیرہ برس کا ہے جو بعثت سے لے کر مدینہ کی طرف آپ ﷺ کی ہجرت تک ہے۔

دوسرا دور : مدنی دور جو تقریباً ۱۰ برس کا ہے۔ اور حضور ﷺ کی مدینہ ہجرت سے آپ ﷺ کی وفات تک ہے۔

مکی اور مدنی دور کی آیات کی درج ذیل الگ الگ خصوصیات ہیں جن کے معلوم ہو جانے سے ان میں امتیاز کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پہلی خصوصیت :

مکی آیات عموماً چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ جبکہ مدنی آیات لمبی ہیں۔ مثلاً مدنی سورتیں قرآن مجید کے ۱۱/۳۰ حصہ سے زائد ہیں لیکن ان کی آیات کی تعداد ۱۴۵۶ ہے یعنی قرآن کی مجموعی آیتوں کے چوتھائی کے تقریباً۔ مثال کے طور پر اٹھائیسواں پارہ قد سمع اللہ مدنی ہے اور اس کی آیتوں کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ اس کے برعکس انتیسواں اور تیسواں پارہ مکی ہے اور ان میں انتیسویں پارہ کی آیات کی تعداد ۴۳۱ اور تیسویں پارے کی آیات کی تعداد ۵۷۰ ہے۔ اسی طرح سورۃ انفال (جو کہ مدنی ہے) اور سورۃ شعراء (جو کہ حجم کے لحاظ سے تقریباً ایک دوسرے کے برابر (تقریباً نصف پارہ) ہیں لیکن سورۃ انفال کی آیات کی تعداد ۷۵ ہے اور سورۃ شعراء کی آیت کی تعداد ۲۲۷ ہے۔

لیکن بعض مکی آیات جو بڑی بڑی سورتوں میں پائی جاتی ہیں طویل بھی ہیں۔

دوسری خصوصیت :

مکی دور میں کیونکہ ابھی مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور عام لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے پر زور تھا اس لیے مکی آیات میں عام طور پر لوگوں کو "یا ایھا الناس" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ مدنی دور میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تھی اور اکثر احکامات ان کی تعلیم و تربیت کے لیے نازل ہوتے تھے اس لیے "یا ایھا الذین آمنوا" کا خطاب مدنی آیات میں زیادہ ملتا ہے۔

علامہ محمد الخضری (تاریخ فقہ اسلامی) کے مطابق مکی سورتوں میں یا ایھا الذین امنوا کا خطاب کہیں نہیں آیا۔ البتہ مدنی سورتوں میں یا ایھا الناس کا خطاب سات مرتبہ آیا ہے۔

تیسری خصوصیت :

مکی آیات کے بیشتر حصہ میں عقائد' وحدانیت' شرک سے اجتناب' قیامت اور عذاب و ثواب کا ذکر ہے۔ نیز وہ کفار کی وعید کے لیے سابقہ امتوں کی سرکشی اور ان پر عذاب کی داستانیں بیان کی گئی ہیں۔ کیونکہ اس وقت مخاطب کفار تھے اور انہیں اسلام کی دعوت دی جا رہی تھی۔

اس کے برعکس مدنی دور مسلمانوں کی تربیت کا دور تھا۔ اس لیے مدنی آیات میں فقہی احکام' عبادات جہاد اور ثابت قدمی پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

۲۔ سنت

سنت کا اطلاق رسول اکرم ﷺ کے ہر اس قول پر جو آپ ﷺ نے فرمایا ہو اور ہر اس فعل پر جو آپ ﷺ نے کیا ہو اور ہر کسی کام پر ہوتا ہے جس کی آپ نے اجازت دی ہو۔ سنت کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم قول یا حدیث شریف ہے۔ جس کا ماخذ رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور احادیث ہیں

دوسری قسم سنت فعلی ہے جس کا مآخذ آپ کے افعال ہیں۔

تیسری قسم سنت تقریری ہے یعنی وہ افعال جن کا علم ہو جانے کے بعد آپ نے سکوت اختیار فرمایا ہو یا اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو لکھنے کا حکم فرمایا تھا لیکن سنت کو ضبط تحریر میں لانے کا حکم نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کے برعکس آپ ﷺ نے سنت کو تحریر میں لانے سے منع فرمایا تھا۔

ڈاکٹر مصطفیٰ احمد زرقا نے سنت کی وضاحت ذیل الفاظ میں کی ہے۔ لفظ سنت کا اطلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر اس قول فعل یا تقریر پر ہوتا ہے جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہو اور آپ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچی ہو۔

اس معنی کی رو سے یہ لفظ حدیث کا مترادف ہے۔ لیکن سنت کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی وہ روش اور آپ کا وہ عملی طریقہ جس پر عہد نبوی سے مسلسل عمل جاری ہے۔

سنت کے لغوی معنی عادت' طریقہ اور مانوس راستہ خواہ وہ اچھا ہو یا برا کے ہیں اس لیے حدیث میں "سنت حسنہ" اور "سنت سیئہ" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ محدثین کے نزدیک سنت' خبر اور حدیث ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ اصول فقہ کی اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کو سنت کہا جاتا ہے۔ قول و فعل کا مفہوم تو ظاہر ہے لیکن تقریر کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی صحابی کو کوئی کام کرتے دیکھا یا کوئی بات کہتے سنا اور اس پر آپ نے خاموشی فرمائی ہو۔ یہ بات سنت کے مفہوم میں داخل ہے کیونکہ حضور ﷺ کی خاموشی ہی اس فعل کی تائید میں کافی ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات سے یہ بعید ہے کہ آپ کسی ناپسندیدہ فعل پر سکوت اختیار فرماتے۔

جمہور امت اس بات کے قائل ہیں کہ سنت بھی اسلامی احکام ثابت کرنے کا ایک مستقل سرچشمہ ہے۔ خود قرآن پاک اس امر پر شاہد ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات واجب الاتباع ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ہر قول و فعل عین منشاء خداوندی کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

حدیث کی قسمیں:

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ خبر متواتر:۔

وہ حدیث جس کے روایت کرنے والی ہر دور میں اتنی تعداد میں ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً محال ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں بعض لوگوں نے بالترتیب چار' سات' دس اور چالیس کی قید لگائی ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تعداد کا تعین نہیں ہے۔ بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ جھوٹ کا احتمال باقی نہ رہے۔

۲۔ خبر مشہور :۔

وہ حدیث جو دور اول یعنی صحابہ کرام کے زمانے میں تو خبر واحد رہی ہو لیکن بعد میں آنے والے ادوار میں اسے شہرت حاصل ہو گئی ہو اور امت نے اسے قبول بھی کیا ہو۔ اسے ظن غالب کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور اس کا منکر گمراہ ہے۔

۳۔ خبر واحد :۔

وہ حدیث جس کے سلسلہ روایت میں کسی مرحلے پر ایک راوی رہ جائے۔ عقائد کی بنیاد خبر واحد پر قائم کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ احکام شریعت میں اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

مرسل اور غیر مرسل احادیث :

احادیث میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ آیا روایت کا سلسلہ مکمل ہے اور یہ رسالت مآب تک پہنچتا ہے یا نہیں۔ جس روایت میں سند کا سلسلہ نہیں ہوتا وہ مرسل کہلاتی ہے۔ صحابہ کی احادیث مرسل ہیں اور تمام مذاہب میں قابل قبول سمجھی جاتی ہیں۔ جس روایت میں راوی اپنی سند سلسلہ وار بیان کرتا ہے' حدیث غیر مرسل کہلاتی ہے یعنی وہ کہے گا کہ میں نے فلاں سنا۔ اس نے فلاں سے سنا تھا حتی کہ آخری سننے والے نے خود رسول اکرم ﷺ سے سنا تھا یہاں راوی تمام سلسلے بیان کرتا ہے۔ سنی مذاہب ان تمام احادیث کو تسلیم کرتے ہیں جو اصحاب رسول کریم ﷺ کے ذریعے روایت کی گئی۔ جبکہ شیعہ حضرات صرف ان احادیث کو تسلیم کرتے ہیں جو اہل بیت نے بیان کیں۔

احادیث موضوعہ :

حدیث کو سب سے بڑا خطرہ یہ پیش آیا کہ بہت سی جھوٹی حدیثیں گھڑ لی گئیں۔ تاریخ اسلامی کے بعض ادوار ایسے گزرے ہیں جن میں بہت سی مصنوعی حدیثیں مروج ہو گئیں۔ اس کی وجہ یا تو سیاسی جماعت بندی تھی یا قصہ خوانی کے لیے مواد فراہم کرنے کی غرض یا ان کے علاوہ دوسری ضروریات تھیں۔ جو احادیث صحابہ اور تابعین کے زمانے میں رائج تھیں ان کے مقابلے میں بے شمار نئی حدیثیں بنالی گئیں۔ ایسی ضعیف اور اصل حدیثیں بیان کی جانے لگیں جنہیں عقل سلیم کبھی باور نہیں کر سکتی مثال کے طور پر جو ہیا پہلے یہودن تھی۔ مسلمان کا دل میٹھا ہوتا ہے اور مٹھاس پسند کرتا ہے۔ بغیر عورت کے مرد مسکین ہے اور بغیر مرد کے عورت مسکین ہے یا مجرد مرد کا بستر آگ کا ہوگا وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کی اہمیت

اس میں شک نہیں کہ اسلامی قانون کا اولین ماخذ قرآن پاک ہے لیکن یہ احکام الٰہی کو اجمالی طور پر پیش کرتا ہے۔ ان کی تفصیل اور تشریح ہمیں سنت میں ملتی ہے۔ اس بات کی شہادت خود قرآن پاک نے پیش کی ہے۔

"ہم نے آپ پر ذکر نازل کیا تھا آپ لوگوں کے لیے اس چیز کو واضح طور پر کھول کر بیان کر دیں"۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں کہ حدیث نبوی میں پائے جانے والے فقہی ضوابط تعداد میں قرآنی ضوابط سے کہیں بڑھے ہوئے ہیں۔ حدیث کو قرآن سے دوسرے درجہ پر رکھا جاتا ہے اس کی اصل وجہ احادیث کی صحت ثابت کرنے کے سلسلے میں دشواریاں ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ خود قرآن پاک نے واضح اور غیر مشروط طور پر فرمان نبوی کو قرآن کے برابر درجہ دیا ہے کیونکہ رسول ﷺ کا ہر قول مرسل کی طرف سے سمجھا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کا ارشاد ہے :۔

"اگر سنتیں نہ ہوتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کریم کا فہم حاصل نہ کر سکتا"

اسی طرح امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں :

"جس نے رسول اکرم ﷺ کی حدیث کو رد کر دیا وہ ہلاکت پر آ گیا"

حدیث کی اہمیت اور ضروریات پر ہم مندرجہ ذیل سرخیوں میں بحث کرتے ہیں۔

۱۔ حدیث کے بغیر قرآن پر عمل کرنا ناممکن ہے :

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ضابطہ حیات کے اجمالی اصول و ضوابط بیان فرمائے ہیں ان اصول و ضوابط کی تشریح حدیث کے ذریعے ہوتی ہے اگر ہم حدیث کو ذریعہ نہ بنائیں تو ان پر عمل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً قرآن کریم میں نماز قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے لیکن نماز پڑھنے کا طریقہ ہمیں حدیث کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔ جیسے شرائط نماز۔ ہر نماز میں رکعات کی تعداد اور نمازوں کی اوقات قرآن پاک میں موجود نہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کو لیں تو اس کی ادائیگی کے طریقے کی تفصیل قرآن میں نہیں ملتی۔

۲۔ حدیث قرآن کی شرح ہے :

قرآن پاک میں جن احکام شرعیہ کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے خود ان کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا اور یہ بتایا کہ ان احکام پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ :۔

"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو"۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حدیث حضور کا اسوۂ حسنہ پیش کرتی ہے :

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے رسول اکرم ﷺ کی اتباع کو کسوٹی مقرر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا :۔

"اے محبوب فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا"۔

ہمیں اسوۂ حسنہ کی اتباع کا موقعہ اس وقت حاصل ہو گا۔ جب ہم احادیث نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ احادیث نبوی کی طرف رجوع کیے بغیر اسلامی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا نہ صرف دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے احادیث کی حفاظت کے ایسے اسباب مہیا فرمائے کہ چودہ برس کا ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود احادیث کا ذخیرہ محفوظ چلا آرہا ہے۔

تدوین حدیث

رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں جب نزول وحی کا دور تھا تو اس وقت حدیث کو ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا بلکہ حضور ﷺ نے خود سنت کو تحریر میں لانے سے منع فرمایا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ کہیں قرآن و حدیث باہم خلط ملط نہ ہو جائیں۔ لیکن نجی سطح پر حضور کی زندگی ہی میں احادیث جمع کرنے کا کام شروع ہو گیا تھا جب قرآن کا اکثر حصہ نازل ہو گیا اور اسے صحابہ نے محفوظ کر لیا تو آپ ﷺ نے کھلم کھلا حدیث لکھنے کی اجازت فرما دی۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں حضرت رافع بن خدیج کی روایت پیش کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ رافع بن خدیج نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم آپ سے کئی باتیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لکھ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں"

اس کے علاوہ دوسرا سرکاری مواد جس میں معاہدے۔ ہدایات۔ خطوط۔ وثائق۔ مردم شماری کی رپورٹیں اور دوسرے کاغذات ہیں جو احادیث کو جمع کرنے کا ذریعہ بنے۔ عہد رسالت میں احادیث کے کئی ایک مجموعے تحریر میں لائے گئے۔ اس کے بعد صحابہ میں یہ کام خضوع و خشوع کے ساتھ جاری رہا بعد ازاں بنو امیہ کے دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے احادیث جمع کرنے پر خاص توجہ دی۔ چنانچہ تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا کام اپنے عروج کو جا پہنچا۔ احادیث کے مجموعے کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ مسانید : مسانید سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جن میں یہ احادیث ترتیب اسناد کے لحاظ سے جمع کی گئی ہوں۔ جس میں راوی کی حدیثیں ایک ہی جگہ جمع کر دی جائیں جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کی سب حدیثیں مسانید میں سب سے زیادہ مشہور "مسند امام احمد بن حنبلؒ" ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مصنفات: مصنفات حدیث کی دو کتابیں ہیں جن میں احادیث' موضوعات فقہ کی ترتیب کے لحاظ سے جمع کی گئی ہوں۔ قدیم مصنفات میں سے "موطا امام مالک" سب سے زیادہ اہم ہے۔ حدیث کی مشہور کتابوں میں صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ' سنن ابو داؤد۔ سنن نسائی۔ مسند احمد بن حنبل اور موطا امام مالک سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

راوی کی شرائط

۱۔ راوی کے لیے عاقل ہونا شرط اول ہے۔ بچے یا مخبوط الحواس شخص کی روایت قبول نہیں کی جاتی۔

۲۔ راوی میں ضبط کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس نے کہنے والے کے الفاظ ٹھیک طور پر سنے ہوں اور ان کو سمجھے اور اپنے حافظے میں محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۳۔ راوی عادل ہو۔ یعنی وہ عام طور پر معیشت اور افعال میں بجائے خواہشات و جذبات کے مذہب و عقل کا پابند ہو۔

۴۔ عورت۔ غلام اور نابینا کی روایت جائز سمجھی جاتی ہے۔

راوی کی شان جس طرح بلند ہو گی اس کی روایت اسی قدر معتبر تصور کی جائے گی۔ مثلاً ایک راوی معروف ہے اور اس نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں اور دوسرا مجہول ہے جس نے صرف ایک دو روایتیں بیان کی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو حکم اول الذکر اشخاص کی روایت پر مبنی ہو اس کے خلاف کسی استخراج قیاس کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ البتہ مالکی اس حالت میں بھی قیاس کو قابل ترجیح کہتے ہیں۔

روایت کے چند اصول یہاں بیان کئے جاتے ہیں جن سے قبولیت حدیث کے معیار کا سرسری اندازہ ہو سکے۔

۱۔ حدیث قرآن کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ وہ واقعات اور مشاہدات کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ مسلمہ اصول کے منافی نہ ہو۔

۴۔ حدیث متواتر اور تعامل کے خلاف نہ ہو۔

۵۔ عقل کے خلاف نہ ہو۔

۶۔ اس میں اوہام پرستی کی ترغیب نہ ہو۔

۷۔ معمولی معمولی باتوں پر سخت قسم کے عذاب کی دھمکی نہ ہو۔

۸۔ روایت کے مضمون میں اس قسم کا انتباہ نہ ہو کہ جس کی تعبیر مشکل ہو۔

۹۔ کسی کے مناقب و مسائل میں غلو سے کام نہ لیا گیا ہو۔

۱۰۔ ایسے مصائب کا بیان نہ ہو جو قبولیت کے معیار پر پورے نہ اتر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ ایسی پیش گوئیاں نہ ہوں جن میں ماہ و سال کا تعین ہو۔
۱۲۔ ایسے واقعات نہ بیان کیے گئے ہوں جن کا تذکرہ قرآن اور احادیث صحیحہ میں نہ ہو۔
۱۳۔ الفاظ کی بندش ایسی نہ ہو کہ وہ عربی قواعد پر منطبق نہ ہو سکے۔
۱۴۔ احادیث کا معنی اور مفہوم ایسا نہ ہو جو شان نبوت کے منافی ہو۔
۱۵۔ نیکی اور بھلائی کے معمولی کاموں پر انبیاء جیسے ثواب کی ترغیب نہ ہو۔

کثیر الروایت صحابہ میں حضرت ابو ہریرہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت انس بن مالک۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس۔ حضرت جابر بن عبداللہ۔ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے نام قابل ذکر ہیں (غلام احمد حریری 'الفقہ والتاریخ مع شرح الحدیث' ص ۱۸ تا ۲۱)

۳۔ اجماع

جمہور فقہاء کے نزدیک کتاب و سنت کے بعد اسلامی قانون کا تیسرا ماخذ اجماع ہے۔ لغوی طور پر اس کے معنی عزم [illegible] ہیں۔ لیکن ایک شرعی اصطلاح کے اعتبار سے اس کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے۔

"کسی زمانے میں تمام مجتہدین اور علماء کا کسی فیصلے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے"۔

کسی حضرات کے نزدیک کسی حکم شرعی پر کسی زمانے کے مجتہدین کا متفق الرائے ہونا اجماع ہے البتہ امام مالک صرف مدینہ منورہ کے مجتہدین کا اجماع بھی حجت سمجھتے ہیں۔ اہل شیعہ کے نزدیک [illegible] اہل بیت کی رائے سے حاصل ہوا ہو یا [illegible] رائے میں کوئی نام معصوم بھی شریک ہو۔

عام علماء کی رائے میں اجماع بھی کتاب و سنت اور قیاس پر مبنی ہوتا ہے اور اسے ان دلائل کے ساتھ مشروط کر دیا جائے تو پھر یہ حکم قطعی بن جاتا ہے۔ آمدی اور دیگر علمائے اصول کی رائے میں اجماع کے لیے کسی دلیل کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اجماع توفیق خداوندی سے بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو کسی دلیل کے بغیر صحیح راستہ دکھا دے۔

اہل سنت کے مذہب کے مطابق صرف فقہاء اور مجتہدین اسلام کو اجماع کا اختیار [illegible] اجماع کے لیے کوئی فقہی علم [illegible] تو اس میں کوئی غیر مسلم شریک نہیں ہو سکتا۔ [illegible] مجنون بھی شریک [illegible] کا اہل نہیں۔ یہ اجتہاد صرف مجتہدین یا ایسے لوگوں تک محدود ہے [illegible] میں دسترس رکھتے ہوں۔ بعض فقہاء کی رائے کے مطابق اجماع میں تمام مسلمانوں کا شریک [illegible] ضروری ہے لیکن [illegible] یہ ناممکن ہے۔ اجماع میں وہ فقہاء حصہ لے سکتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل صلاحیتیں پائی جائیں۔

۱۔ مجتہد کو اصول اور فروع دونوں فقہی شاخوں سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے۔
۲۔ قرآن کا حکم لازمی مانتا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ احادیث نبوی سے واقفیت ہو۔ صحیح کو غیر صحیح اور متواتر مشہور کو احاد سے تمیز کر سکتا ہو۔

۴۔ اس بات کا پورا علم ہو کہ قیاس کے طریقے سے استنباط کرنے کے اصول و قواعد کیا ہیں۔

۵۔ ملک کے رسم و رواج اور لوگوں کی عادات سے واقف ہو۔

اجماع کی تائید میں دلائل

۱۔ **قرآن سے دلائل: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**

"اور جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں سے الگ راستے کی پیروی کرے تو ہم اس کا رخ ادھر پھیر دیں گے جدھر وہ چلے اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔"

(سورۃ النساء)

اس آیت کی رو سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اجماع ہی مسلمانوں کا راستہ ہے اور اس کی مخالفت کرنا اجماع امت کی مخالفت ہے۔ پھر فرمایا

"اے مومنو! اللہ اس کے رسول اور مسلمان حاکم وقت کی اطاعت کرو اور اگر کسی مسئلے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو"۔ (سورۃ النساء)

اس آیت سے ضمناً یہ بھی ثابت ہوا کہ اختلافات کی صورت میں اجماع امت دلیل شرعی کی حیثیت سے قابل قبول ہے۔

۲۔ دلائل حدیث: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ :۔

۱۔ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۔ جماعت کے ساتھ اللہ کی تائید ہوتی ہے۔

۳۔ جو جماعت سے الگ ہو جائے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔

مذکورہ احادیث کے الفاظ اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ امت کا اجماع گمراہی پر ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ اجماع امت کے ساتھ تائید خداوندی ہوتی ہے۔

۳۔ عبداللہ بن مسعود کا قول: ابن مسعود کا قول ہے کہ :۔

"جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھے وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے مسلمان برا سمجھے وہ اللہ کے نزدیک بری ہے"۔

۴۔ [illegible]:

آخری اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ کسی زمانے کے تمام علمائے مجتہدین کا کسی غلط فیصلے پر اس طرح جمع ہو جانا عادتاً اور عملاً ناممکن ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی غلطی کا احساس نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع کی شرائط

اجماع کا تعلق صرف فروعی مسائل سے ہوتا ہے۔ اصول دین یعنی عقائد سے نہیں دیگر مسائل کو اجماع سے ثابت کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ ان کے متعلق کتاب و سنت میں کوئی صریح حکم موجود نہ ہو اور نہ ہی قرون سابقہ کے ائمہ مجتہدین کا اجماعی فیصلہ موجود ہو۔ اجماع سے جو فیصلہ کیا جائے گا وہ اسی صورت میں نافذ العمل اور واجب التعمیل ہو گا جب اجماع باقاعدہ اور باضابطہ واقع ہوا ہو۔ حنفیوں کے نزدیک اجماع کا فیصلہ اسی کے خلاف کوئی رائے قائم نہ کی ہو۔

۲۔ جو مجتہدین اس فیصلے میں شریک تھے ان میں سے کسی نے بعد میں اپنی رائے تبدیل نہ کی ہو۔

۳۔ مذکورہ فیصلہ زبان زد عام یا کم از کم مشہور معروف ہو۔

۴۔ وہ قرآن کی کسی صریح نص یا کسی حدیث متواتر یا حدیث مشہور پر مبنی ہو۔

۵۔ وہ اجماع باضابطہ طور پر منعقد ہوا ہو۔

مذہبی مسائل پر صرف اہل اجتہاد کا اجماع معتبر ہو گا۔ لہذا وہ محدثین جو اصول فقہ سے واقفیت نہیں رکھتے ان کا اجماع غیر معتبر ہے۔

اجماع کے مراتب و احکام: علمائے اصول نے اجماع کو چار مراتب میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ ایسا حکم جو کتاب و سنت میں نہ ہو اس پر تمام صحابہ کا اتفاق کرنا۔ فقہاء کے نزدیک اس قسم کا اجماع ایسا ہے جو بمنزل قرآن پاک کی آیت کے ہے گویا اس اجماع کا انکار کفر ہے۔

۲۔ صحابہ کرام کا ایسا اجماع جس میں بعض نے سکوت اختیار فرمایا ہو۔ یہ اجماع بمنزلہ خبر متواتر کے ہے اس پر عمل واجب ہو گا مگر اس کے منکر کو کافر نہیں کہیں گے۔

۳۔ تابعین کا کسی ایسے مسئلے پر جس کے متعلق صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کا قول نہ ملے' اجماع کرنا۔ اجماع کی یہ قسم مرتبے کے لحاظ سے حدیث مشہور کے مساوی ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

۴۔ امت محمدیہ کے کسی زمانے کی ائمہ مجتہدین نے کسی صحابی کے قول پر اجماع کیا ہو۔ فقہ اسلامی میں اجماع کی یہ قسم بمنزلہ خبر واحد کے ہے۔ اگرچہ اس پر عمل کرنا واجب ہو گا لیکن اس کے منکر کو گمراہ نہیں کہیں گے۔

اجماع کی قسمیں

۱۔ قولی اجماع:

کسی معاملے سے متعلق ایک زمانے کی فقہائے مجتہدین کا متفق اللسان ہو کر ایک ہی حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنا قولی اجماع کہلاتا ہے۔ اجماع کی یہ قسم علماء کے نزدیک ایک تسلیم شدہ حجت ہے۔

۲۔ سکوتی اجماع :۔

کسی معاملے سے متعلق ایک زمانے کے کسی ایک مجتہد نے ایک حکم کا فتویٰ دیا اور اس کے فتوے کا علم اس زمانے کے دیگر فقہائے مجتہدین کو ہو گیا مگر ان میں سے کسی کی جانب سے اس حکم کی نہ تائید ہوئی نہ مخالفت۔ اس قسم کا اجماع سکوتی کہلاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے اکثر شاگردوں نے اجماع سکوتی کو حجت قرار دیا ہے لیکن امام شافعی اس کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ آمدی نے اس معاملے میں درمیانی رائے اختیار کی ہے۔ وہ یہ کہ اس قسم کا اجماع ظنی ہے۔

کیا ایک اجماع کا فیصلہ دوسرے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت متفقہ طور پر ایک فیصلہ کرے لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہی جماعت اپنے سابقہ فیصلے کو منسوخ کر دے۔ بعض علماء اس کے جواز کے قائل ہیں اور بعض اسے ناجائز سمجھتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت متفقہ طور پر ایک فیصلہ کرے۔ لیکن بعد میں دوسری جماعت اس کے خلاف فیصلہ کرے تمام علماء نے اس کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ اجماع کی شرعی حجت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے خلاف دوسرا اجماع نہیں ہو سکتا۔ البتہ بصریؒ اور امام رازیؒ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

اجماع کی وسعت

۱۔ حالات اور تقاضوں کی مناسبت سے نئے قوانین وضع کرنا۔

۲۔ پرانے اجماعی فیصلوں میں جو حالات و مصلحت کے تابع تھے ان میں موجودہ حالات و مصلحت کے پیش نظر مناسب ترمیم کرنا۔

۳۔ احکام جو بتدریج نازل ہوئے معاشرتی حالات کے لحاظ سے انہیں مقدم یا موخر کرنا۔

۴۔ وہ احکام جن میں عرب کے مقامی حالات۔ رسم و رواج۔ فضائل و عادات ملحوظ ہیں ان کی روح اور پالیسی برقرار رکھتے ہوئے جدید حالات میں ان کے لیے نیا قالب تیار کرنا۔

۵۔ وہ احکام جو وقتی تقاضوں اور مصلحت کے تحت ہیں موجودہ تقاضے اور مصلحت کے تحت ان میں مناسب ترمیم کرنا۔

۶۔ اصحاب رسول جن احکام میں مختلف الرائے ہیں ان میں سے کسی ایک کو معقول دلیل کی بنا پر ترجیح دینا۔

۷۔ فقہاء کی مختلف آراء میں معاملات و تقاضوں کی مناسبت سے ترجیحی صورت پیدا کرنا۔

(ابو زہرہ' حیات ابو حنیفہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ قیاس

اسلامی قانون کا چوتھا ماخذ قیاس ہے۔ اس کے لغوی معنی اندازہ کرنے کے ہیں۔ لیکن شرعی اصطلاح کے اعتبار سے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی مسئلے کو جس کا حکم کتاب و سنت اور اجماع میں نہ ملے۔ اس کے مماثل کسی دوسرے مسئلے پر قیاس کر کے حکم لگانا جو تینوں شرعی ماخذ میں سے کسی ایک میں پایا گیا ہو۔ اس کی شرط یہ ہے کہ قیاس کئے جانے والے مسئلے اور جس پر قیاس کیا جائے دونوں کی علت غائی ایک ہو۔ اول الذکر کو مقیس اور موخر الذکر کو مقیس علیہ کہتے ہیں۔

جیسے شراب آیت قرآنی کی رو سے حرام ہے اور اس کی حرمت کا سبب نشہ ہے اگر ہم فرض کر لیں کہ نبیذ آیت قرآنی کی رو سے حرام نہیں۔ تو چونکہ اس میں بھی نشہ ہوتا ہے۔ لہذا شراب پر قیاس کر کے اس پر بھی حرمت کا حکم لگانا ممکن ہو گیا۔

قیاس کی اقسام

قیاس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ قیاس طرد :۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ فرع اور اصل دونوں میں یکساں طور پر وہ علت پائی جائے جس کے سبب اصل کے حرام ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۔ قیاس عکس :۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز پر ایسا حکم لگایا جائے جو دوسری چیز کے حکم کے متناقض ہو اور وہ اس لیے کہ دونوں حکموں کی علتیں مختلف ہیں۔ جیسے ہم یہ کہیں کہ دودھ اس لیے حلال ہے کہ اس میں شراب کا نشہ نہیں۔

قیاس کی ضرورت اہمیت :۔

جب فتوحات کے ذریعے اسلام دور دراز کے ممالک تک پھیل گیا اور اقوام عالم اپنی اپنی مخصوص تہذیب و تمدن کے ساتھ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو گئیں تو بدلتے ہوئے زمانے اور حالات کے تحت آئے دن نئے نئے مسائل پیدا ہونے لگے۔ جن کا صریح حل نہ تو قرآن و سنت میں موجود تھا اور نہ اجماع میں چنانچہ فقہائے کرام مخصوص قواعد و ضوابط کے تحت عقل اور رائے کو کام میں لاتے ہوئے دلائل شرعیہ میں چوتھی دلیل یعنی قیاس کے باب کا آغاز کیا۔

قیاس کے ایک طرف اصول و کلیات ہیں جو اپنے ظاہری مفہوم میں محدود ہیں اور دوسری طرف نئے تقاضے ہیں جو آئے دن نت نئے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں فطری طور پر اصول و کلیات اور تصریحی احکام کے عقلی مفہوم میں غور و فکر سے واقفیت حاصل کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد تک ان کے دامن کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر دور کے تقاضوں کو وہ اپنے اندر سمیٹ سکیں۔

دلائلِ قیاس :۔

قیاس کو حیثیت ماخذِ قانون اسلامی ہونے کے جواز میں جمہور فقہاء مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی دلیل قرآن میں ہے۔

"ہم یہ مثالیں لوگوں کے (غور و خوض) کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں صرف اہل علم ہی سمجھتے ہیں"۔

پھر فرمایا :۔

"پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو"۔ (سورۂ عنکبوت : ۲۹)

ان آیات قرآنی سے ظاہر ہے کہ مثالوں کا سمجھنا اور واقعات سے عبرت حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہے کہ ایک چیز کے حسن و قبیح کو دوسری چیزوں کے سامنے رکھ کر موازنہ نہ کیا جائے جیسا کہ قیاس میں ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری دلیل حدیث سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :۔

"جن معاملات کے لیے وحی نازل نہیں ہوتی ان کا فیصلہ میں اپنی رائے سے کرتا ہوں"۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ابن مسعود سے فرمایا۔

"جب تم قرآن و سنت میں کوئی حکم پاؤ تو اس کے مطابق فتویٰ دو اور جب کوئی حکم قرآن و سنت میں نہ پاؤ تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو"۔

۳۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ قیاس کرنے میں تمام صحابہ کرام متفق تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت موسیٰ اشعری کو لکھا تھا کہ امثال و نظائر کو پہچانو اور سمجھو پھر زیر فتویٰ مسائل کو ان پر قیاس کرو۔

قیاس کے ارکان اور شرائط

قیاس کے مندرجہ ذیل چار ارکان ہیں۔

۱۔ اصل یا نص جسے مقیس علیہ بھی کہتے ہیں یعنی جس پر قیاس کیا جائے۔

۲۔ فرع یا مقیس یعنی جس چیز کو قیاس کیا جائے۔

۳۔ حکم جو قیاس کے بعد لگایا جائے۔

۴۔ علت یعنی وہ وصف جو مقیس علیہ اور مقیس میں مشترک ہو اور قیاس کا سبب ہو۔ پس گذشتہ مثال میں شراب اصل ہے۔ نبیذ فرع ہے۔ نشہ علت مشترکہ ہے۔ اور حرام ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم شرعی ہے۔

قیاس کی صحت کے لیے مندرجہ ذیل پانچ شرائط بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ قیاس نص کے مقابلہ میں نہ ہو۔ مثلاً نماز میں قہقہہ سے وضو کا ٹوٹ جانا حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث یہ ہے کہ ایک اعرابی جس کی آنکھ میں خرابی تھی آیا اور گڑھے میں گر گیا۔ اسے دیکھ کر بعض صحابہ نماز باجماعت میں بلند آواز سے ہنس پڑے۔ حضور نے فرمایا "جس نے تم میں سے قہقہہ لگایا وہ نماز اور وضو دونوں لوٹائے"۔ اگرچہ یہ خلاف قیاس ہے کہ نقض وضو کے لیے علت بدن سے نجاست کا اخراج ہے۔ مگر یہ علت موجود ہونے کے باوجود اس قیاس پر عمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ نص کے خلاف ہے۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ قیاس سے نص کا حکم نہ بدل جائے۔ مثلاً نص میں وضو کرنے کے لیے نیت کی شرط کی قید نہیں ہے۔ بلکہ مذکورہ اعضاء کو دھونے کا حکم ہے۔ تو اگر تیمم پر قیاس کر کے وضو سے پہلے نیت شرط قرار دی جائے۔ اس خیال سے کہ وضو اور تیمم کی علت مشترک ہے اور وہ ہے طہارت حکمیہ لیکن یہ قیاس باطل ہوگا۔ اس لیے کہ تیمم کے معنی ہی قصد یا نیت ہیں بخلاف وضو کے کہ اس سے متعلقہ مذکور حکم میں مطلقاً اعضاء دھونے کا حکم ہے تو اس حکم کو قیاس سے مقید کر دینا گویا نص کے حکم کو بدل دینا ہوگا۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ قیاس ایسا نہ ہو۔ جس سے حکم کی علت سمجھ میں نہ آسکے۔ مثلاً نبیذ سے وضو کا جائز ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ اگرچہ خلاف قیاس ہے مگر حدیث کے حکم میں جو علت مخفی ہے عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اب اس پر قیاس کر کے باقی کھجوروں کی طرح کی اشیاء کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ یہ قیاس اس حکم پر ہے جس کی علت سمجھی نہیں جا سکتی۔

۴۔ قیاس کے معتبر ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ حکم کی علت کا دارومدار امر شرعی پر ہو۔ امر لغوی پر نہ ہو۔ مثلاً انگور کا پکایا ہوا شیرہ خمر کہلاتا ہے۔ اس کا حرام ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اب خمر معنی لغت میں پردہ ڈالنے کے ہیں۔ خمر کے ان لغوی معنی کے پیش نظر ہر وہ چیز جو بھی عقل کو زائل کر دے خمر ہی کی طرح حرام ہے۔ تو ایسا قیاس کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ اس میں علت کا دارومدار امر لغوی پر ہے۔

۵۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ فرع کا حکم قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو۔ مثلاً سہواً قتل کرنے کا کفارہ مومن کو آزاد کرنا ہے۔ اب اس پر قیاس کر کے ظہار اور قسم کے کفارہ میں مومن غلام کا آزاد کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ اس لیے کہ ظہار کا کفارہ کافر غلام آزاد کرنا نص قرآنی سے ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس کے سند ہونے کی نوعیت بحیثیت شرعی :۔

جو احکام قیاس سے مستنبط ہیں وہ بلحاظ مستند ہونے کے ایسے نہیں ہوتے جیسے کہ وہ احکام جو قرآن یا سنت یا اجماع سے ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ اہل سنت کے اصول فقہ کا مسئلہ ہے کہ ایک فقیہ کی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی ہو سکتی ہے اس لئے ان پر مقدمات کا تصفیہ کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ وہ کسی خاص قاعدے کی پابندی محض اس بنا پر کرے کہ بعض فقہاء نے اس کو پسند کیا ہے بلکہ اس کو اپنی رائے کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ہے۔ اگر قیاس پر علماء کا اجماع ہو جاتا ہے تو اس کی شرعی حیثیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ اجماع ہوتا ہے نہ کہ وہ علماء کا وہ قیاس۔

ایک قیاس دوسرے کو باطل نہیں کرتا۔ اگر دو قیاس ایک دوسرے کے خلاف ہوں تو فقیہ مجاز ہے کہ دونوں میں سے جس کو اختیار کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قیاس کا انحصار مجتہد کی استعداد اور علم پر ہوتا ہے۔

۵۔ استحسان

فقہ اسلامی کا پانچواں ماخذ استحسان ہے۔ لغت میں استحسان کے معنی ہیں "ترجیح دینا" یا دو متبادل چیزوں میں سے کسی ایک کو پسندیدہ قرار دینا۔

استحسان کی تعریف و مفہوم

اگر قیاس سے ثابت شدہ حکم ایسا ہے جو کسی دوسری نص صریح کے مخالف ہے یا وہ لوگوں کے عام معمول کے خلاف ہے اور اس پر عمل کو لازمی قرار دینا لوگوں کے لیے تکلیف، دشواری اور گرانی کا سبب بنے گا تو احناف کے نزدیک مجتہد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے رد کر دے اور اس کے بہ نسبت ایسا قابل عمل اور منصفانہ طریقہ اختیار کرے جو لوگوں کی سہولت کا باعث ہو اور منافی شرع بھی نہ ہو اسے احناف کی فقہی اصطلاح میں "استحسان" سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ بھی ان کے نزدیک احکام شریعت کے اخذ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

امام ابو حنیفہ کی طرح امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے بھی اسے کسی نہ کسی صورت میں تسلیم کیا ہے۔ البتہ امام شافعی نے اس کی مخالفت کی ہے اور ان کی طرف سے یہ قول ہے کہ جو استحسان کے مطابق فتویٰ دے وہ نئی شریعت نکالتا ہے۔ لیکن اس کا جواب احناف نے یہ دیا ہے کہ استحسان دراصل قیاس ہی کی ایک قسم ہے کیونکہ قیاس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قیاس جلی
۲۔ قیاس خفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور استحسان کا تعلق قیاس خفی سے ہے۔ وہ قیاس خفی کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسی دلیل ہے جو مجتہد کے دل پر نقش ہو جاتی ہے لیکن وہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

حنفی فقہاء کے نزدیک استحسان نص شرعی' اجماع یا قیاس کے عام اصول سے خارج نہیں ہے بلکہ عام اصول و قواعد کے ماتحت ہے۔ مثلاً عام یہ اسلامی اصول ہیں کہ (۱) نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچاؤ (۲) انتہائی ضرورت اور مجبوری ممنوعہ چیزوں کو جائز کر دیتی ہے۔ (۳) مشقت آسانی کا ذریعہ ہے۔ سر ابراہیم کے بقول استحسان انگریزی قانون کی طرح ہے۔

استحسان کی مثال :۔

اسلامی قانون کی رو سے بیع کے صحیح ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خرید و فروخت کے وقت مبیع (Subject of sale) موجود ہو اس اصول پر قیاس کرتے ہوئے ایسی مصنوعات کی خرید و فروخت جو فی الوقت موجود نہیں ہیں بلکہ وہ معاہدہ بیع (Sale Deed) کے طے ہونے کے بعد تیار کر کے خریدار کے سپرد کی جائیں گی۔ درست نہیں قرار پائیگی۔

لیکن اصول استحسان کی رو سے ایسی بیع کو جائز قرار دیا گیا ہے کیونکہ عام معمول یہی ہے اور ضروریات کی تکمیل کا اس پر دارومدار ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اصول استحسان کی روح یہ ہے کہ قانون انسانوں کی بہتری اور بھلائی کے لیے بنایا جاتا ہے اس لیے اس انداز میں نافذ کیا جائے کہ اس پر عمل کرنا لوگوں کے لیے وقت اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔

۶۔ استصلاح یا مصالح مرسلہ

فقہ اسلامی کا چھٹا ماخذ استصلاح یا مصالح مرسلہ ہے۔

امام مالک نے استحسان سے ملتا جلتا ایک اصول وضع کیا ہے جس کا نام ان کے نزدیک "مصالح المرسلہ والا استصلاح" ہے انہوں نے اس دلیل کا نام مصالح مرسلہ اس لیے رکھا ہے جب مصالح عامہ کے لیے کوئی نص موجود نہ ہو تو اسی کو دلیل فرض کر کے فتویٰ دیا جاتا ہے' یعنی ایسا اصول وضع کیا جائے جو مفاد عامہ کا کامل بھی ہو اور منشاء شریعت کے مطابق ہو۔ ایک عالم کے قول کے مطابق ان کا مقصد یہ ہے کہ عوام کی خرابیوں کو دور کر کے شرعی مقاصد کی حفاظت کی جائے۔

مصالح مرسلہ کی شرائط :۔

اس کی دلیل شرعی ہونے کے لیے تین شرائط ہیں۔

(۱) یہ کہ اس مسئلہ کا تعلق عبادات سے نہ ہو بلکہ وہ امور دنیا سے متعلق ہو جس میں غور و فکر کر کے مصلحت کا تعین کیا جائے۔

(۲) مصلحت عامہ کا تعلق ضروریات زندگی سے ہو نہ کہ تعیشات سے۔ ضروریات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب ذیل امور کی حفاظت مراد ہے۔

ا۔ مذہب ب۔ جان ج۔ مال د۔ نسل ہ۔ عقل

مثالیں :۔ مصالح مرسلہ کی چند مثالیں یہ ہیں۔

ا۔ فوجی اخراجات اور ملک کے تحفظ و دفاع کے لیے مالداروں پر ٹیکس لگانا۔

۲۔ سارق سے مال مسروقہ لینا اور اگر مال مسروقہ بعینہ اس کے پاس موجود نہ ہو تو اس کے بدلے دوسرا مال لینا۔

۳۔ جب جنگ میں کفار مسلمان قیدیوں کو ڈھال بنالیں تو ان مسلمانوں کا قتل جائز قرار دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہو اور یہ بھی اندیشہ ہو کہ اگر ان مسلمانوں کی خاطر کفار سے تعارض نہ کیا گیا تو وہ نہ صرف یہ کہ بعد میں خود ان مسلمان قیدیوں کو قتل کر ڈالیں گے بلکہ بڑے وسیع پیمانہ پر عام مسلمانوں کا قتل عام کریں گے تو باقی مسلمانوں کی منفعت کی خاطر اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔

۴۔ امام مالک نے چوری کے ملزم کو جسمانی سزا دینا (مار پیٹ وغیرہ) تجویز کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے ایک تو مال مسروقہ کا پتہ چل جائے گا اور دوسرے یہ کہ عام لوگوں کے لیے باعث عبرت ہوگا۔

لیکن دیگر علماء نے اس رائے سے اختلاف کیا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ملزم بے گناہ ہو اور مزید یہ کہ مجرم کو نہ مارنا بے قصور کو مارنے سے بہتر ہے۔

۸۔ ماقبل کی شریعت

فقہ اسلامی کا آٹھواں ماخذ ماقبل کی شریعت ہے۔ اس سے مراد منزل من اللہ ہدایت کے تمام راستے اور طریقے ہیں جو دوسری امتوں کے پاس موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل فرمایا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس میں وہی باتیں شامل ہوں گی جو الٰہی حکمت اور اس کے بنیادی اصول کے موافق تھیں اور جن باتوں میں انسانی اغراض و مفاد نے تصرفات کر دیئے تھے یا وہ حالات اور زمانہ کے تقاضے کے مناسب نہ رہ گئی تھیں ان کے قبول کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے اور نہ وہ ماخذ بن سکتی ہیں۔ دراصل بنیادی تعلیمات میں تمام شریعتوں کے اتفاق کے باوجود قومی مزاج اور حالات و تقاضا کی مناسبت سے ان کے راستے اور طریقوں میں اختلاف ہوتا تھا اس لیے ہر عہد میں آنے والی شریعت اپنے ماسبق کی ان باتوں کے قبول کرنے پر مامور ہوتی تھی جو بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ دے کر الٰہی حکمت کو بروئے کار لانے میں مددگار ثابت ہوتی تھیں۔

اس کی تائید قرآن حکیم سے بھی ہوتی ہے :۔

"یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے ان کے ہدیٰ کی آپ اتباع کیجئے"۔

(الانعام : ۹۰)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدیٰ کی تشریح فقہاء نے یہ کی ہے کہ "ہدیٰ ایمان یعنی بنیادی اصول 'شرائع' راستہ اور طریقہ سب کو شامل ہے کیونکہ ہدایت پانے کا تعلق سب سے ہے اس لیے ان (انبیاء) کی شریعت کی اتباع واجب ہے"۔

پھر ایک جگہ قرآن میں آتا ہے کہ :۔

"اللہ نے تمہارے لیے وہی "الدین" مقرر کیا ہے جس کی وصیت نوح کو کی گئی تھی اور جس پر چلنے کا حکم ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا ان سب کی تعلیم یہی تھی کہ "الدین" کو قائم رکھو اور اس میں الگ الگ نہ ہو"۔

"ہم نے آپ کو وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیمی کی اتباع اور پیروی کیجئے"۔

(النحل : ۱۲۳)

اسی طرح قصاص حدود وغیرہ سے متعلق ما قبل کی شریعتوں کے بہت سے جزوی احکام قرآن حکیم میں موجود ہیں پھر چونکہ ما قبل کی شریعتوں سے استفادہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوا تھا اور آپ نے اس کی قانونی حیثیت تسلیم فرمائی تھی اس لیے اس کی حیثیت "سنت" کی قرار پائی گی اور یا ماخذ سنت ہی میں داخل سمجھا جائے گا رہا یہ امر کہ تدوین فقہ کے زمانہ میں فقہا نے دیگر مذاہب یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ کے فقہ سے باقاعدہ استفادہ کیا ہو تو اس کا ثبوت اب تک فراہم نہیں ہو سکا ہے۔

۹۔ تعامل

فقہ اسلامی کا نواں ماخذ تعامل ہے اور صحابہ کا تعامل حجت ہے اس سے مراد رسول اللہ کے "اصحاب" کا عمل درآمد ہے۔ فقہاء نے تدوین قانون کے مرحلہ میں اس سے بہت استفادہ کیا ہے اور اس کو "سنت" میں شمار کر کے بطور ماخذ استعمال کیا ہے۔

دراصل یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے براہ راست تعلیم و تربیت حاصل کی تھی آپ کے فکر و عملی زندگی کو اپنی زندگی میں رچایا اور بسایا تھا۔ جس طرح آپ سے سنا یا آپ کو کرتے دیکھا بعینہ اسی طرح اس پر عمل پیرا ہوئے۔ اگر کہیں اشتباہ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر تشفی کر لی۔ ان میں کچھ اصحاب ایسے بھی تھے جو قانونی معاملات میں خصوصیت سے ممتاز تھے اور ان کے بارے میں رسول للہ ﷺ کی زبان مبارک کی شہادت بھی موجود ہے۔

ایسی حالت میں ان سے بڑھ کر مزاج شناس نبوت اور کون ہو سکتا ہے۔ ان کی رائے اور عمل کے مقابلہ میں کسی اور کی رائے اور عمل کو اہمیت نہیں دی جا سکتی اور مجموعی حیثیت سے ان کے قول اور فعل کو معیار تسلیم کرنے میں کسی اصول کلی پر زد نہیں پڑتی بلکہ یہ تو عین مقصد نبوت کے مطابق ہے کیونکہ نبوت اس پر مامور ہوتی ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کر دے جو اس کے بعد ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے اس کی تعلیمات کی محافظ اور اس کے مقاصد کی تکمیل کر سکے یہ ظاہر ہے کہ "نبی" جملہ انسانی ضروریات اور آئندہ پیش آنے والے جملہ واقعات کی تعلیم نہیں دے سکتا البتہ اس کے ارشادات میں ایسے اصول کلیہ ضرور ہوتے ہیں جن سے نئے مسائل کا استنباط کیا جا سکتا ہے چونکہ نبی کی تیار کردہ جماعت مزاج شناس نبوت ہوتی ہے اس لیے وہی بعد میں اس فرض کو انجام دینے کا حق رکھتی ہے اور اس کی انجام دہی قبولیت کے معیار پر ٹھیک اتر سکتی ہے۔ اس لیے فقہاء نے تعامل صحابہ کو حجت تسلیم کیا ہے۔ تعامل کے بارے میں فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ جو بات صحابہ میں عام طور پر شائع ہو یا جس کو انہوں نے مان لیا ہو اس کی اتباع واجب ہے اور جس میں کچھ اختلاف ہو اس میں واجب نہیں ہے۔

یہ اس لیے کہ جو بات صحابہ میں عمومی حیثیت سے بلا نکیر پائی جائے گی اس کی حیثیت اجماع کی ہو گی اور جب اجماع ہر دور کا حجت ہوتا ہے تو صحابہ کا اجماع بدرجہ اولیٰ حجت ہو گا۔

فقہاء نے شیخین (حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ) کے کسی بات میں متفق ہونے کو بھی اصولی حیثیت دی ہے اور اس کی اتباع کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تدوین قانون میں اشخاص کے انتخاب میں کمیت کے مقابلہ میں کیفیت کا زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے یعنی اشخاص کو تولا جاتا ہے گنا نہیں جاتا۔

۱۰۔ عرف ورواج

فقہ اسلامی کا دسواں ماخذ عرف ورواج ہے۔ یہ نہایت قدیم ماخذ ہے اور تقریباً ہر دور میں پایا جاتا رہا ہے' فقہ اسلامی کے نشوونما میں اس کو بڑا دخل ہے۔ عرب اور غیر عرب کے بہت سے عرف ورواج جو الٰہی حکمت اور اسلام کے بنیادی اصول کے خلاف نہ تھے اور قرآن و سنت کی تصریحات ان کے بارے میں خاموش تھیں' ان کو صحابہ و تابعین نے اور ان کے بعد فقہاء نے باقی رہنے دیا اور ترتیب و تدوین کے زمانہ میں وہ فقہ اسلامی کا جزء قرار پائے۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی عرب جاہلی کے اچھے رسم ورواج کو اسلامی شریعت کا تشریعی مادہ قرار دیا ہے۔

"رسول اللہ ﷺ نے فاسد رسموں سے منع کیا اور اچھی رسموں کے قبول کرنے کا حکم دیا"۔

اصل یہ ہے کہ وہ تمام عرف ورواج جو الٰہی حکمت (منافع کے حصول اور مضرت کے دفعیہ) کے موافق تھے وہ سب قبول کیے گئے' خواہ عرب میں رائج رہے ہوں یا غیر عرب میں' ان کا تعلق ماقبل کی شریعتوں سے تھا یا نہ تھا

فقہاء نے عرف ورواج کی یہ تعریف کی ہے۔

"قول یا عمل میں جمہور کی عادت کا نام عرف ہے"۔

عرف کا دوسرا نام تعامل اور عادت بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خرید و فروخت اور دوسرے معاملات میں لوگوں کی عادت کا نام" تعامل ہے"۔

"عادت اس کو کہتے ہیں کہ جو باتیں طبیعت سلیمہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں انہیں بار بار کرنے سے ان کے اندر وہ جگہ پکڑ لیں۔"

ایک اور جگہ ہے :۔

عادت سے مراد وہ امور ہیں جو بغیر کسی عقلی تعلق کے بار بار کئے جاتے ہیں۔

بعض فقہاء نے عرف اور عادت دونوں کو ایک مفہوم میں لیا ہے جیسا کہ مذکورہ تصریحات سے واضح ہوتا ہے اور بعض نے دونوں میں عام اور خاص کا فرق بیان کیا ہے کہ عرف عام ہے اور عادت خاص ہے اس لحاظ سے ہر عرف عادت تو ہو گا لیکن ہر عادت کا عرف ہونا ضروری نہیں ہے۔

فقہاء کا قول عادت کے بارے میں یہ ہے :۔

"اگر معاملہ میں اس کے خلاف تصریح نہ ہو تو عادت ہی کو حکم (فیصلہ کرنے والے) بنایا جائے گا اور اس کے اگر خلاف تصریح موجود ہو تو عادت کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔"

قرآن حکیم میں اس کی بنیاد درج ذیل آیت بن سکتی ہے :۔

خذ العفو وأمر بالعرف و اعرض عن الجهلين.

(الاعراف ۱۹۹)

"عفو و درگزر سے کام لیجئے عرف کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے نہ الجھئے۔

مگر یہ عام اصول انہی باتوں میں نافذ ہو گا جو اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف نہ ہوں اور جو اس کے خلاف ہوں گے ان میں اس کو نہ مانا جائے گا۔

فقہاء نے عرف و رواج کو نہایت اونچا درجہ دیا ہے' مثلاً وہ کہتے ہیں۔ "عادت فیصلہ کن چیز ہے۔"

"جو چیز عرف سے ثابت ہے وہ نص سے ثابت کے مثل ہے"

"جو عرف سے ثابت ہے وہ شریعت میں دلیل شرعی سے ثابت سمجھا جائے گا"۔

عرف کے اعتبار کے لیے ضروری ہے کہ اس پر غالب اکثریت کا عمل ہو۔ غلبہ کی صورت میں مفتی اور قاضی کو عرف کے خلاف فتویٰ دینا اور فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے۔

"جب عادت بڑھ جائے اور غالب آجائے تو اس وقت اس کا اعتبار کیا جائے۔"

"فقہاء نے عرف کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) عرف خاص (۲) عرف عام

عرف خاص جو کسی خاص علاقہ یا پیشہ اور کاروباری طبقہ میں رائج ہو۔

عرف عام جو عمومی حیثیت سے رائج ہو کسی خاص طبقہ و علاقہ کے ساتھ مخصوص نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ عرف اسی صورت میں معتبر مانا جائے گا جب کہ :۔

(۱) عرف قرآن و سنت کے حکم کے خلاف نہ ہو کہ عرف پر عمل کی صورت میں قرآن و سنت کا ترک لازم آئے۔ اگر ایسی صورت ہو تو عرف پر عمل نہ کیا جائے گا۔ بلکہ قرآن و سنت ہی پر عمل ہو گا۔

البتہ جو صورت عرف و رواج ہی پر مبنی ہو تو عرف بدلنے سے حکم بھی بدل جائے گا لیکن اس وقت بھی عرف کی یہ حیثیت نہ ہو گی کہ وہ قرآن و حدیث کے فیصلہ کو بدل دے بلکہ اس صورت میں یہ کہا جائے کہ سابق حکم عرف پر مبنی ہونے کی وجہ سے اتنی ہی مدت تک کے لیے تھا جب تک وہ عرف باقی ہے' مثلاً رسول اللہ ﷺ نے بعض چیزوں کو وزنی (وزن سے بچنے والی چیزیں) شمار کر کے اس کا حکم بیان فرمایا تھا' مگر وہ اب کیلی (ناپ سے بچنی جانے والی چیزیں) بن گئی ہیں یا آپ نے کیلی ہونے کی وجہ سے ان کا حکم بیان فرمایا تھا اور اب وزنی بن گئی ہیں تو ان چیزوں میں عرف کی وجہ سے حکم کی تبدیلی ضروری ہو گی۔

(۲) عرف قرآن و سنت کے عام حکم کے خلاف نہ ہو۔ اگر حکم کے کسی خاص جزو میں مخالفت ہوتی ہو تو ایسی صورت میں عام حکم سے اس خاص کو عرف کی بناء پر مستثنیٰ قرار دیں گے مثلاً رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز کی خرید و فروخت کو ناجائز قرار دیا ہے جو بیچنے والے کے پاس موجود نہ ہو لیکن موچی سے جو معاہدہ جوتا تیار کرنے کا کیا ہوتا ہے اس میں جوتا موچی کے پاس موجود نہیں ہوتا بلکہ بعد میں وہ تیار کر کے دیتا ہے۔ فقہا نے عرف کی بناء پر اس صورت کو جائز قرار دیا ہے۔

(۳) عرف اگر قیاسی حکم کے خلاف ہو تو قیاس کو چھوڑ کر عرف پر عمل کیا جائے گا۔ خواہ عرف خاص ہو یا عام۔

(۴) جو احکام محض عرف پر مبنی ہوں وہ عرف کے بدلنے سے بدل جائیں گے کیونکہ ان کی مدت 'عرف کی بقا تک ہی تھی۔

ائمہ کے اختلافی مسائل میں بڑی حد تک عرف کو دخل ہے۔ ایک زمانہ کا عرف کچھ تھا بعد میں وہ بدل گیا' یا ایک جگہ کا عرف کچھ تھا اور دوسری جگہ کچھ ہے۔ ان صورتوں میں احکام کا اختلاف ناگزیر ہے۔ ورنہ فقہ کو اسلام کی بنیادی پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا۔

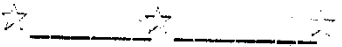
اسی طرح ایک ملک یا ایک مقام کے عرف و رواج پر دوسرے ملک اور مقام والوں کو عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ وہاں کے عرف و رواج کی مناسبت سے وہاں لوگوں کے لیے دوسرے احکام ہوں گے۔

عرف شرع اور عرف اہل زمانہ میں جب تعارض (ٹکراؤ) ہو تو عرف اہل زمانہ کا اعتبار کیا جائے گا اور عرف شرع کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ (یہ صرف ان احکام میں ہے جن میں خود شرع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حکم اس وقت کے عرفِ زمانہ کے مطابق لگایا ہو)۔ فقہاء نے یمین (قسم) کے باب میں بالخصوص اس تقدیم کو زیادہ اہمیت دی ہے' مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ فرش یا دری پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن اس کے بعد وہ زمین پر بیٹھا تو اس صورت میں وہ حانث (قسم توڑنے والا) نہ قرار پائے گا' حالانکہ قرآن کریم (عرف شرع) میں زمین کو فرش کہا گیا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشاً۔ (بقرہ) اسی طرح کسی نے گوشت کھانے کی قسم کھائی' لیکن مچھلی کھالی تو باوجود اس کے کہ قرآن حکیم (عرف شرع) میں مچھلی کو گوشت کہا گیا ہے' تاکلوا منه لحما طریا (النحل) لیکن عرف کی وجہ سے وہ حانث (قسم توڑنے والا) قرار نہ پائے گا۔ فقہاء نے اس قاعدہ کلیہ سے چند مستثنیات بھی بیان کی ہیں' جن کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س :۔ شرع اسلام میں اجتہاد سے کیا مراد ہے۔ مجتہدین کے کیا درجے ہیں۔ تقلید کے نقصانات پر بھی روشنی ڈالیں۔

ج :۔ اجتہاد کے لغوی معنی کوشش صرف کرنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس کوشش کے صرف کرنے کا نام ہے جو دلائل شرعیہ کے ذریعے استنباط احکام کے لیے کی جائے۔ اجتہاد کا مفہوم تقلید کے بالکل برعکس ہے' کیونکہ تقلید میں بلا نظر و تنقید دوسرے کی رائے کی پیروی کی جاتی ہے۔

چونکہ شرع اسلامی شریعت الٰہیہ ہے جو مشہور اور مقررہ اصول سے ماخوذ ہے انہی دلائل شرعیہ سے استخراج احکام کا نام اجتہاد ہے' اور اجتہاد ہی کے ذریعے معاملات روز مرہ اور معاشرہ انسانی کے تقاضوں کو کماحقہ پورا کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اجتہاد شرع اسلام کی تاریخ کا لازمی عنصر شمار ہوتا ہے۔

شرع اسلامی کے مجتہدین جب تک قرآن و حدیث کے احکام پاتے تھے' ان پر عمل کرتے تھے اور جب کسی مسئلے میں قرآن و حدیث کا کوئی حکم نہ ہوتا تھا تو اپنے اجتہاد سے کام لیتے تھے۔ پس وہ کبھی تو مسائل حاضرہ کو امثلہ و نظائر پر قیاس کرتے تھے اور کبھی استحسان و مصالح مرسلہ یا استصحاب و استدلال کے ذریعے استنباط احکام کرتے تھے۔

اجتہاد کے ذریعے استخراج احکام کا طریقہ ایک نہ تھا بلکہ مختلف طریقوں سے اجتہاد کیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلوب اجتہاد اور مذاہب میں اختلاف رونما ہو گیا خصوصاً دولت عباسیہ کے عہد زریں میں۔ اسی دور میں اہل سنت کے چاروں مذاہب پیدا ہوئے اور علم فقہ و علم اصول نے ترقی کی۔

دولت عباسیہ کے خری دور میں اجتہاد کا یہ جوش و خروش کم ہو گیا حتیٰ کہ تیرھویں صدی عیسوی میں ہلاکو خان کے ہاتھوں سقوط بغداد کے بعد علمائے اہل سنت نے مذہب میں بے جا قطع و برید کے خوف سے باتفاق رائے اجتہاد موقوف کرنے اور صرف چار مذاہب کی اتباع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقلید کا رواج عام ہو گیا' فقہی اجتہاد ختم ہو گیا اور اوہام پرستی و بے بنیاد معتقدات کا زور ہو گیا جو مسلمانوں کے انحطاط و زوال کا مظہر بن کر عرصہ دراز تک باقی رہا۔

انیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ہر جگہ اصلاحی تحریکات شروع ہو گئیں اور سلف صالح کے مذہب کی نشاۃ ثانیہ کا ظہور ہوا۔ چنانچہ شیخ محمد عبدہ جیسے بہت سے ائمہ تقلید ترک کرنے اور کسی خاص مذہب کی عدم پابندی کی تبلیغ کرنے لگے' اور انہوں نے تمام مذاہب اسلامیہ کو ایک مرکز پر لانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

مجتہدین :۔

اجتہاد ہر شخص کے لیے جائز نہیں بلکہ اجتہاد کرنے کے لیے ان مخصوص صلاحیتوں کا ہونا لازمی ہے جو مجتہد کو اس قابل بنا دیں کہ وہ استخراج احکام اور استدلال کے کام کو کماحقہ انجام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے سکے۔ لہذا مجتہد کے لیے شرط ہے کہ وہ صاحب الرائے ہو' صاحب فراست ہو' انصاف پسند ہو' پاکیزہ اخلاق کا مالک ہو' احکام سمجھنے کی بصیرت تامہ رکھتا ہو' یعنی دلائل شرعیہ اور استنباط احکام کے طریقوں سے پوری طرح واقف ہو' اس کے ساتھ ساتھ زبان پر پورا عبور رکھتا ہو' تفسیر قرآن' اسباب نزول' راویوں کے حالات' جرح و تعدیل کے طریقوں اور ناسخ و منسوخ کی حقیقت سے پوری طرح باخبر ہو۔ شاطبی نے اس شرط کا بھی اضافہ کیا ہے کہ مجتہد مقاصد شریعت سمجھنے کی مہارت تامہ رکھتا ہو۔

تمام شرائط مذکورہ اس مجتہد مطلق کے لیے ضروری ہیں جس کا نصب العین تمام مسائل فقہ میں اجتہاد کرنا ہو۔ لیکن یہ تمام شرائط دوسری قسم کے مجتہدین کے لیے ضروری نہیں۔ چنانچہ کسی ایک مسئلے میں اجتہاد کرنے والے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اس خاص مسئلے کے دلائل اور اس کے نتائج سے خوبی واقف ہو۔

مجتہدین کے کئی درجے ہیں: (۱) مجتہد فی الشرع (۲) مجتہد فی المذاہب (۳) مجتہد فی المسائل اور (۴) مجتہد مقید

۱۔ مجتہد فی الشرع:۔

مجتہد فی الشرع وہ ہے جو کسی خاص مذہب کا بانی ہو جیسے مذاہب اہل سنت کے چار ائمہ ابو حنیفہؒ مالکؒ شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ یا مدوم فقہی مذاہب کے بانی جیسے اوزاعی' داؤد ظاہری اور طبری' یا جیسے امام جعفر صادق اہل شیعہ کے نزدیک یا ان حضرات کے علاوہ اس درجے کے دیگر ائمہ۔

۲۔ مجتہد فی المذاہب:

مجتہد فی المذہب وہ ہے جو کسی مذہب کا بانی نہ ہو البتہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا مقلد ہو لیکن بہت سے اصولی یا فروعی مسائل میں اپنے پیش رو امام سے اختلاف رکھتا ہو اور اپنے ذاتی اجتہاد سے فروعی مسائل کا استخراج کرتا ہو' نیز زندگی کے عملی مسائل کو شرعی اصول و مبادی کے مطابق ڈھال سکتا ہو جیسے مذہب حنفی میں صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی اور مذہب شافعی میں امام شافعی کے شاگرد امام مزنی وغیرہ۔

۳۔ مجتہد فی المسائل:۔

مجتہد فی المسائل وہ ہے جو مذہب کے اصول و مبادی میں نہیں بلکہ بعض فروعی مسائل میں اپنے اجتہاد سے کام لے جیسے مذہب حنفی میں طحاوی' سرخسی وغیرہ اور مذہب شافعی میں غزالی وغیرہ۔

۴۔ مجتہد مقید:۔

مجتہد مقید وہ ہے جو آرائے سلف کا پابند ہو اور انہیں کے اجتہاد کی پیروی کرتا ہو لیکن احکام کی حقیقت اور ان کے منشا کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہو۔ ایسے مجتہدوں کو اصحاب تخریج کہا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیوں کہ وہ مذہبی مسائل کے متعلق آرا میں ایک کو دوسری پر ترجیح دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں' قوی و ضعیف' ظاہر الروایۃ اور نادر روایات وغیرہ کے فرق کو اچھی طرح سمجھتے ہیں جیسے مذہب حنفی میں کرخی' قدوری' صاحب ہدایہ اور فقہ کے چار مشہور متنوں کے مصنف۔ ان کے بھی مختلف درجے ہیں۔ ان حضرات کے بعد ایسے مقلدین کا طبقہ ہے جو بغیر حجت ملزمہ کے اپنے پیش روائمہ کے مسلک پر چلتے ہیں۔

وجوب اجتہاد کی دلیلیں :

کتاب و سنت' اجماع صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور ائمہ اربعہ کے اقوال میں بہت سی ایسی شرعی دلیلیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر اس شخص پر اجتہاد کرنا واجب ہے جس مجتہد کی صفات موجد ہوں۔ دلائل کا خلاصہ ملاحظہ ہو :

۱۔ پہلی دلیل کتاب اللہ :

قرآن کریم نے احکام شرع پر غور و خوض کرنے اور اختلافی مسائل میں اصل کی طرف رجوع کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔ آیۃ "فاعتبرو ایا اولی الابصار" (اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو) فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول" (یعنی اے مومنو! اگر کسی معاملے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو)۔

۲۔ دوسری دلیل سنت :۔

نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا' اجتھد وافکل میسر لما خلق لہ' (یعنی اجتہاد کرو کیونکہ جو شخص جس کام کے لیے پیدا کیا جاتا ہے' اللہ وہ کام اس کے لیے آسان کر دیتا ہے)۔ اذا حکم الحاکمین فاجتھد' ثم اصاب فلہ اجران و اذا حکم اجتھد ثم اخطافلہ اجر (یعنی جب کوئی حکم فیصلہ دینے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اپنے اجتہاد میں غلطی کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے) "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ' یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے' یعنی علما میری امت کے امین ہیں)' العلماء مصابیح الارض وخلفاء الانبیا وورثتی وورثۃ الانبیاء' (یعنی علماء زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے جانشین ہیں نیز میرے اور تمام انبیاء کے وارث ہیں)۔ ان تمام احادیث میں جدو جہد' طلب علم اور اجتہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔

۳۔ تیسری دلیل اجماع صحابہ :۔

ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا' اقول فی الکلالۃ برائی' فان یکن صوا بافمن اللہ وان یکن خطافمنی ومن الشیطان۔ واللہ ورسولہ منہ بریئان' (یعنی میں اس شخص کے بارے میں جو مرنے کے بعد وارث نہ چھوڑے' اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اگر میری رائے صحیح ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر وہ غلط ہو تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری ہیں)۔

اسی طرح عمر بن خطابؓ نے فرمایا "(ان عمر لا یدری انه اصاب الحق ولکنه لم یسائل جهدا") (یعنی عمر یہ نہیں جانتا کہ اس نے حق کو پالیا لیکن اس نے اپنی سعی میں کوتاہی نہیں کی۔) نیز حضرت عمرؓ نے لوگوں میں تقریر کرتے ہوئے اس عورت کے جواب میں جس نے زیادہ مہر مقرر کرنے کی ممانعت کی تردید کی تھی اور حضرت عمرؓ کو حق بات سے آگاہ کیا تھا (عمرؓ نے) فرمایا تھا "اصابت امراة واخطا عمر" (یعنی عورت کی رائے صحیح ہے اور عمر کی غلط ہے۔)

۴۔ چوتھی دلیل:

ائمہ اربعہ کے اقوال: ابن قیم نے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے روایت کی انہوں نے فرمایا "لا یحل ان یقول بقولنا حتی یعلم من این قلنا" (کسی کو جائز نہیں کہ ہمارے قول کی پیروی کرے جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ ہم نے کس بناء پر کیا)

معن بن عیسی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام مالک کو یہ کہتے سنا: "انما انا بشر اخطی واصیب انظروا فی رائی کلما وافق الکتاب والسنة فخذوابه و مالم یوافق الکتاب و السنة فاترکوه۔" (یعنی بے شک میں انسان ہوں۔ غلط فیصلہ بھی دے سکتا ہوں اور صحیح بھی" میری رائے پر غور کیا کرو' پس جو رائے کتاب و سنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرو جو ان کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو) اسی بناء پر امام مالک نے خلیفہ ہارون رشید کو اس بات سے روکا تھا کہ وہ لوگوں کو مالکی مذہب اختیار کرنے کی ترغیب نہ دیں۔

اسی طرح امام شافعی نے فرمایا: ما قلت و ماکان النبی ﷺ قدقال بخلاف قولی فماصح عن النبی ﷺ اولی ولا تقلدونی واذاصح خبر یخالف مذہبی فا تبعوه و علمو انه مذہبی۔" (یعنی اگر نبی کریم ﷺ کا فرمان میرے قول کے خلاف ہو تو حضور کا فرمان واجب العمل ہے' اس وقت میری تقلید نہ کرو۔ اور اگر کوئی حدیث میرے مسلک کے خلاف ہو تو حدیث کی پیروی کرو اور جان لو کہ وہی میرا مذہب ہے)

آخر میں امام احمد بن حنبل نے جو سنت پر عمل کرنے اور رائے سے نفرت کرنے میں تمام آئمہ سے زیادہ مشہور ہیں بالکل یہی مضمون بیان فرمایا ہے: لا تقلدنی ولا مالکا ولا الشافعی ولا الثوری و خذومن حیث اخذوا (یعنی نہ میری تقلید کرو' نہ میرے مالک کی نہ شافعی کی نہ ثوری کی بلکہ انہیں ماخذوں کو پیش نظر رکھو جو ان کے پیش نظر تھے' یعنی قرآن و حدیث)

مذکورہ بالا تمام دلائل سے اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ شرع میں اندھی تقلید جائز نہیں اور یہ کہ اجتہاد ہر اس شخص پر فرض ہے جو عالم اور اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو' ان دلائل سے ایک اور مسئلے پر بھی روشنی پڑتی ہے اور وہ یہ کہ مجتہد کی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کے واجب ہونے اور تقلید کے ممنوع ہونے سے یہ بات بھی لازم آتی ہے کہ جب کسی مجتہد یا قاضی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے سابقہ فیصلے میں غلطی کی ہے تو اسے اپنے غلط فیصلے کی پابندی لازمی نہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کا ایک خط عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو تحریر فرمایا تھا: ولا يمنعك قضاء قضيت فيه اليوم' فراجعت فيه رائك فهديت فيه الرشدك ان تراجع فى الحق قديم لا يبطله شيء و مراجعة الحق خير من التمادى فى الباطل" (یعنی جو فیصلہ تم نے آج کیا پھر تم نے اس فیصلے سے رجوع کرتے ہوئے اپنی صائب رائے سے صحیح فیصلہ کر لیا تو اپنے سابق فیصلے کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرنے میں دریغ نہ کرو کیونکہ حق دائم و قائم ہے اور کوئی چیز حق کو نہیں مٹا سکتی۔ اور حق کی طرف رجوع کرنے باطل پر زیادہ عرصہ قائم رہنے سے بہتر ہے)

شیعہ امامیہ کے نزدیک اجتہاد میں بہ نسبت اہل سنت کے زیادہ وسعت ہے کیونکہ ان کے نزدیک جس طرح اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہا ہے اسی طرح آج بھی کھلا ہوا ہے۔ شیعہ امامیہ اجتہاد کو اجماع اور قیاس سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور امام ان کے نزدیک سب سے بڑا مجتہد ہوتا ہے جس سے علمی فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ خطا و نسیان سے معصوم ہوتا ہے۔ لیکن اہل سنت کے عقیدے میں خلیفہ کی یہ حیثیت نہیں۔

تقلید کب جائز ہے:

تقلید کا لفظ قلادۃ سے نکلا ہے جس کے معنی گلے کی رسی ہے یعنی گلے میں رسی ڈال لینا یعنی بے چوں و چرا دوسرے کی رائے کی پیروی کرنا تقلید صرف اس شخص کے لئے جائز ہے جو اجتہاد سے قاصر ہو جیسے عوام جہلا یا وہ طالب علم جس میں اجتہاد کی صلاحیت پیدا نہ ہوئی ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قواعد عامہ میں کہا گیا ہے: الفتوى فى حق الجاهل كالا جتهاد فى حق المجتهد" (یعنی ان پڑھ کے لئے ایسا ہے جیسے اجتہاد مجتہد کے لئے)

عوام کے لئے تقلید کا جائز ہونا ایک معقولی بات ہے' کیونکہ اجتماعی اور اقتصادی زندگی کا تقاضا یہی ہے کہ بعض لوگ صنعت و حرفت کے مختلف پیشوں میں مشغول ہوں۔ پس اجتہاد کے مواقع اسی شخص کو حاصل ہیں جو علم فقہ اور اصول فقہ میں مہارت تامہ رکھتا ہو لیکن جس کو یہ مہارت حاصل نہ ہو اس پر ائمہ مجتہدین کی تقلید واجب ہے۔ اس آیت پر عمل کرتے ہوئے "فاسئلو اهل اكذكر ان كنت لا تعلمون" (یعنی اگر تم علم نہیں رکھتے تو اہل علم سے پوچھو)

مذاہب اربعہ کے منضبط کے بعد بہت کم فقہا ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے آزادانہ اجتہاد کیا' بلکہ اکثر مجتہدین مذاہب اربعہ میں سے کسی نہ کسی مذہب کے مقلد بن گئے اور اسی کے مسلک پر چلنے لگے' نیز اسی مذہب کے مطابق فتویٰ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلسلہ اجتہاد بالکل بند ہو گیا مگر جدید اصلاحی تحریکات جیسے وہابیہ اور سلفیہ نے اس جمود کو دور کیا۔ علاوہ ازیں اجتہاد کا دروازہ بند کر دینا روح شریعت' قرآن و حدیث نیز مذکورہ بالا دلائل عقلیہ کے بھی خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض سوالات اور ان کے جوابات : تقلید کے بارے میں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

"کیا اہل سنت کے نزدیک چار مذاہب کے علاوہ کسی اور مسلک کی تقلید جائز ہے؟ اور کیا یہ جائز ہے کہ ایک امام مسلک ترک کر کے دوسرے امام کا مسلک اختیار کر لیا جائے"

جواب : پہلے سوال کا جواب ابن صلاح نے یہ دیا ہے کہ صرف ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے دوسرے کسی کی نہیں اسی لئے کہ ان کے مذاہب تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں اور ان مذاہب کے تمام مسائل بحث و تمحیص کے بعد منضبط ہو چکے ہیں اور ان کی فروعات شائع ہو چلی ہیں اور یہ جواب اس لئے معقول ہے کہ مقلد تفصیلی حالات سے ناواقف ہوتا ہے اس لئے حزم و احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ وہ انہیں (چار) مذاہب مشہورہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرے۔

البتہ دوسرے سوال کے جواب میں رائے مختار یہ ہے کہ اگر کوئی عام آدمی کسی مسئلے میں کسی ایک مذہب کی اتباع کرے تو وہ دوسرے مسئلے میں دوسرے مذہب کو اختیار کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مسئلہ پہلے مسئلے سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی عام آدمی کسی مسئلے میں کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے کہ دوسرے مسئلے میں کسی دوسرے مفتی کے فتوے پر عمل کرے تو پھر اس کے لئے دوسرے مذہب کے فتوے پر عمل کرنا جائز نہیں۔

س :۔ حالات یا سبب بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں اولیاتِ عمر کی روشنی میں اس قاعدہ کی وضاحت کریں۔

ج :۔ بعض خلفاء ائمہ اور فقہائے اسلام ایسے گزرے ہیں جنہوں نے سبب بدل جانے یا اس کا رواج بدل جانے سے جس پر نص مبنی تھی یا ضرورت و مصلحت کے پیش نظر پوری نص یا بعض نص کے حکم کو تبدیل کیا ہے۔ یہاں صرف چند تائیدی مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

اولیات عمر بن خطابؓ :

خلیفہ حضرت فاروق عمر بن خطابؓ حکومت اسلامیہ کے بانی تھے اور اپنی عادلانہ اور جرات مندانہ حکومت کے لئے مشہور تھے۔ آپ کے عہد خلافت میں حکومت اسلامی بہت قوی الاقتدار تھی جس میں رعایا کے حقوق اور مصالح کا بدرجہ اتم خیال رکھا جاتا تھا۔

حضرت عمر بن خطابؓ کا پورا عہد خلافت عظیم الشان فتوحات اور نمایاں تغیرات سے مملو تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نئی نئی ضروریات پیدا ہو گئی اور پرانے رسم و رواج بدل گئے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ اور خلیفہ ابو بکر صدیقؓ کے بعض احکام بتقاضائے ضروریات و حسب رواج تبدیل کرنے پڑے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس معاملے میں اس قدر مستعد اور اتنے اولوالعزم انسان تھے کہ سیاست ملکی اور رفاہ عامہ کے پیش نظر نص کے ظاہر کو چھوڑ کر نص کی روح پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

پہلی مثال :

المؤلفۃ قلوبھم (جن کی تالیف قلوب کی گئی ہو)

قرآن کریم نے صدقہ و خیرات کو مصرف اس آیۃ کریمہ میں معین کر دیا ہے ''انما الصدقات للفقراء والمساکین و العاملین علیھا والمولفۃ قلوبھم و فی الرقاب والغارمین و فی سبیل اللہ و ابن السبیل فریضۃ من اللہ'' (یعنی صدقات تو حق ہے' غریبوں کا' محتاجوں کا' صدقہ وصول کرنے والوں کا' ان نو مسلموں کا جن کی دل جوئی منظور ہے' غلاموں کے آزاد کرانے میں' اخراجات جہاد میں اور مسافروں کی مدد کرنے میں یہ حق اللہ کی طرف سے مقرر ہے) موالفۃ قلوبھم وہ لوگ تھے جنہیں نبی کریم ﷺ اس لئے خیرات عطا فرمایا کرتے تھے تاکہ ان کی دل جوئی کر کے انہیں اسلام پر قائم رکھیں۔

باوجود اس صریح نص قرآنی کے عمر بن خطابؓ نے مولفۃ قلوبھم کا حصہ موقوف کر دیا اور ان سے فرمایا کہ یہ وظیفہ رسول اللہ ﷺ تمہیں اس لئے عطا فرماتے تھے کہ تمہاری دل جوئی کر کے تمہیں اسلام پر قائم رکھیں لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو طاقتور بنا دیا ہے اور تم سے بے نیاز کر دیا ہے پس اگر تم اسلام پر قائم رہو تو تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔ ہم اسلام کے معاوضے میں تمہیں کچھ نہ دیں گے۔ للذا جو چاہے کافر ہو جائے۔

پس اس زمانے میں آیت مذکورہ کا حکم اشاعت اور اسے مدد پہنچانے کی مصلحت پر مبنی تھا۔ جب اسلام طاقتور ہو گیا تو یہ ضرورت ختم ہو گئی۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا جو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔

دوسری مثال ''طلاق''

جب شوہر اپنی بیوی کو ایک ہی نشست میں تین طلاقیں دے دے تو جناب رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ کی خلافت کے اوائل میں وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے اور اس وقت یہی طریقہ رائج تھا اور بعد میں اسی پر اجماع ہو گیا تھا۔

باوجود اس کے حضرت عمر بن خطابؓ نے ایسی طلاق کو طلاق بائن قرار دیا گویا مرد کے لفظوں کے مطابق تین طلاقیں ہوں گی۔ وجہ یہ تھی کہ جب عمر بن خطابؓ نے دیکھا کہ لوگوں نے اس قسم کی طلاق کو ایک کھیل بنا لیا ہے اور ایسی طلاقیں بکثرت دی جانے لگی ہیں تو آپ نے انہیں سزا دینے اور اس بری عادت سے روکنے کی غرض سے یہ تبدیل کر دی۔

عمر بن خطابؓ نے اپنے زمانہ کے حالات کے لحاظ سے جس رائے کو بہتر سمجھا تھا۔ اسے بعض فقہاء نے اپنے زمانے کے حالت کے اعتبار سے بہتر نہ سمجھا اور انہوں نے تغیر احکام کے اصول کے مطابق سنت نبوی کی طرف رجوع کرنا مناسب خیال کیا۔

بعض علماء کے نزدیک حضرت عمرؓ کا یہ فعل ایک ہنگامی حکم کی حیثیت رکھتا ہے جو امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت (عمر رضی اللہ عنہ) نے بضرورت سیاست دیا تھا۔ ورنہ جو احکام قرآن و سنت کی نص صریح ثابت ہیں' انہیں نہ کسی کو تبدیل کرنے کا حق ہے اور نہ کوئی ان احکام کے علاوہ کسی دوسرے حکم کو اختیار کرنے کا مجاز ہے خواہ ایک شخص ہو یا پوری جماعت۔

تیسری مثال: امہات الاولاد کی فروخت کی ممانعت

امہات الاولاد وہ لونڈیاں کہلاتی ہیں جن کے ہاں اپنے آقا سے اولاد پیدا ہو جائے۔ ایسی لونڈیوں کی بیع نبی ﷺ اور ابوبکرؓ کے زمانے میں جائز تھی۔ لیکن عمر بن خطابؓ نے یہ فرماتے ہوئے ان کی بیع ممنوع قرار دی کہ "خالطت دمائنا بدمائھن" (یعنی ہمارے خون ان کے خون سے مخلوط ہو گئے ہیں)

یہ بہت گراں قدر رائے ہے جیسا کہ ابن رشد الحفید کا مقولہ ہے "یہ بات اخلاق کریمانہ سے بعید ہے کہ آدمی اپنی ام ولد کو فروخت کر دے' دراں حالیکہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے" "بعثت لاتمیم مکارم الاخلاق" (یعنی میں تمہارے پاکیزہ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں"

چوتھی مثال: چوری کی سزا کا معطل کرنا

شرع اسلام میں چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے "والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما" (یعنی چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو) اور سنت نبوی قولی و فعلی بھی اس پر شاہد ہے۔ لیکن حضرت عمر بن خطابؓ قحط کے سال لوگوں کی ضرورت اور ان کی بقا کے پیش نظر اس سزا کے موقوف کر دیا اور اس پر فقہا کا اجماع ہے۔

پانچویں مثال زنا:

غیر شادی شدہ زانی کی سزا جمہور یہ فقہا کے نزدیک سو کوڑے ہیں اور پورے ایک سال کا جلاوطنی ہے۔ اور شہر بدر کرنا حدیث سے ثابت ہے لیکن باوجود صریح نص کے حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ربیعہ بن امین بن خلف کو شہر بدر کیا تو وہ رومیوں سے جا ملا۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ سے فرمایا "لا اغرب بعد ھا احدا" (یعنی اس کے بعد میں کبھی کسی کو شہر بدر نہ کروں گا) آپ کا یہ فیصلہ اس غرض سے تھا کہ مسلمان دشمنوں سے نہ جا ملیں حالانکہ یہ فیصلہ نص صریح کے بالکل خلاف ہے۔

چھٹی مثال: تعزیر میں سزا کی حد

تعزیر کے شرعی معنی اس سزا کے ہیں جو حاکم وقت تادیباً کسی ایسے جرم کے لئے تجویز کرتا ہے جس کے لئے شرعی اسلامی میں کوئی سزا مقرر نہ ہو حدیث میں وارد ہے "لا یجلد فوق عشر جلدان الا فی حد من حدود اللہ" (یعنی کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جائے سوائے ان سزاؤں کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہیں) اس نص صریح کے باوجود حضرت عمر بن خطابؓ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کو سو کوڑوں کی سزا دی تھی جس نے بیت المال کی جعلی مہر بنالی تھی۔

بعض فقہاء نے حدیث مذکور کو منسوخ قرار دیا ہے۔ لیکن حضرت امام مالک کے اصحاب نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے لہٰذا اور زمانوں میں قابل عمل نہیں ہو سکتی۔ ائمہ مذکورین کے اقوال سے یہ واضح ہو گیا کہ بعض منصوص احکام وقتی ہوتے ہیں جو زمانے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

ساتویں مثال' عاقلہ الدیۃ (خون بہا کے ذمہ دار لوگ)

سب جانتے ہیں کہ بعض اوقات خون بہا کی ادائیگی ایک خاص جماعت پر شرعاً واجب ہوتی ہے اور یہ خاص جماعت جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قاتل کا قبیلہ ہوا کرتی تھی چنانچہ مدرسہ حجاز کے فقہاء کا بھی یہ دستور رہا۔

لیکن حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانے میں یہ طریقہ بدل گیا کیونکہ جب حضرت عمر بن خطابؓ نے فوج اور دیوان کی تنظیم کی اور تمام جنگی طاقت قبائل سے منتقل ہو کر محکمہ فوج کے ہاتھ آ گئی تو حضرت عمرؓ نے عہد نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے خلاف مقتول کا خون بہا قاتل کے قبیلے پر سے ساقط کر دیا اور اہل دیوان کے ذمہ ڈال دیا۔ چنانچہ آپ ہی کی رائے کو عراق کے فقہاء نے بھی اختیار کیا۔

امام سرخسی نے اس تبدیلی کو مستحسن قرار دیتے ہوئے کہا ہے "اگر کہا جائے کہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق یہ گمان کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا اجماع جناب رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے خلاف ہوا تھا تو ہم جواب دیں گے (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا اجماع رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہ تھا بلکہ موافق تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے مقتول کا خون بہا قاتل کے ذمے اس لئے مقرر فرمایا تھا کہ اس زمانے میں آدمی کی قوت و نصرت کا انحصار قبیلے ہی پر تھا۔ لیکن جب عمر بن خطابؓ نے باقاعدہ فوجی محکمہ قائم کر دیا تو لوگوں کی طاقت اور مدد کا مرکز فوجی محکمہ بن گیا حتیٰ کہ بعض اوقات لوگ دیوان یعنی محکمہ فوج کی طرف سے اپنے قبیلے سے جنگ کرتے تھے" مگر اس توجیہ کو امام شافعی نے تسلیم نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خون بہا کا ذمہ دار قاتل قبیلہ ہوا کرتا تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کے تعامل کے خلاف کوئی فیصلہ قابل اختیار نہیں ہو سکتا۔

بعض خلفا کی اولیات

تبدیلی سنت کی مثالوں میں سے ایک بخاری کی روایت خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے متعلق بیان کی ہے کہ آپ (حضرت عمر بن عبدالعزیز) نے فرمایا "کانت الھدیۃ فی زمن رسول اللہ ﷺ ھدیۃ والیوم رشوۃ" (یعنی ہدیہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہدیہ تھا۔ لیکن آج کل وہ رشوت کے حکم میں ہے) واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت عمر بن خطابؓ لوگوں کا تحفہ بول فرماتے تھے مگر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ہدیہ قبول نہ کیا اور اسے ایک قسم کی رشوت سمجھ کر اس کا لینا برا سمجھا۔

تبدیلی کی ایک مثال ذمی کا خون بہا بھی ہے چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ذمی کا خون بہا مسلمان کے خون بہا کے برابر ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک ذمی کا خون بہا مسلمان کے خون بہا سے نصف ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک تہائی ہے اس مسئلے کے متعلق بیہقی نے زہری سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں عیسائی اور یہودی کا خون بہا مسلمان کے خون بہا کے برابر ہوا کرتا تھا۔ معاویہؓ نے خون بہا کا نصف بیت المال کے لئے مخصوص کر دیا تھا اور نصف مقتول کے ورثا کے لئے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے بھی خون بہا کا نصف تو ورثائے مقتول کے لئے مقرر کیا تھا اور نصف جو بیت المال کا حصہ تھا اسے معاف کر دیا تھا۔ پس ان واقعات سے معلوم ہوا کہ دو خلفاء کا عمل سنت اور عمل صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے مختلف تھا اور یہ تبدیلی اس وقت کی سیاست کا تقاضا تھا۔

☆_____☆_____☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی

۱۔ فقہ اسلامی کے بنیادی ماخذ کون کون سے ہیں نیز ان کی کیا اہمیت ہے واضح کریں؟

۲۔ فقہ اسلامی کے ضمنی مآخذ کا مختصر سا جائزہ پیش کریں؟

۳۔ حدیث سے کیا مراد ہے؟ قرآن پاک اور حدیث میں کیا فرق ہے؟

۴۔ اجماع کی تعریف کیجئے۔ اجماع کا رکن کس اہلیت کا مالک ہو نیز اس کی تکمیل کا کیا طریقہ کار ہے؟

۵۔ مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں؟

۱۔ قرآن

۲۔ استدلال واستحسان

۳۔ قیاس واستصلاح

۴۔ عرف ورواج

۵۔ ملکی قانون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکاتب فقہ اسلامی

فقہ اسلامی کے تدریجی ارتقاء پر بغور نظر ڈالی جائے تو اس کے مندرجہ ذیل عمومی مکاتب فقہ سامنے آتے ہیں

۱۔ حنفی ۲۔ مالکی ۳۔ شافعی
۴۔ حنبلی ۵۔ جعفری
۶۔ اہل سنت کے معدوم فقہی مسالک

ان میں سے اہلِ سنت کے معدوم فقہی مسالک کو چھوڑ کر چار مکاتب فقہ حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی ایسے ہیں جو مذاہب اربعہ کی حیثیت سے بہت مشہور ہیں اور مکتبہ جعفری' فقہ جعفری کی حیثیت سے مشہور ہے۔ ذیل میں مذاہب اربعہ کے ساتھ ساتھ دوسرے دبستان فقہ کا بھی مختصر سا تعارف پیش ہے۔

۱۔ دبستان حنفی

امام ابو حنیفہؒ

آپ ۸۰ ہجری کو کوفہ کے شہر میں ایک عجمی تاجر ثابت بن زوطے کے ہاں پیدا ہوئے نام نعمان تھا مگر نام سے زیادہ کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم نے شہرت پائی۔ آپ تابعی تھے۔

آپ نے عملی زندگی کے میدان میں قدم رکھا تو باپ دادا کا پیشہ یعنی کپڑے کی تجارت اختیار کی جو آپ کے فہم و فراست اور دیانت داری کی بدولت نہایت کامیاب ہوئی۔ ان ایام میں کوفہ میں علوم نقلی و عقلی کی گرم بازاری تھی۔ آپ کی طبیعت میں بھی تحصیل علم کی رغبت پیدا ہوئی اس اثناء میں ایک دن آپ کی ملاقات حضرت امام شعبی سے ہو گئی انہوں نے آپ کی پیشانی میں سعادت' بیدار طبعی اور جستجو کی چمک دیکھی تو تحصیل علم اور صحبت علماء کا مزید شوق دلایا۔ آپ تجارت سے یکسو ہو کر علم میں کھو گئے۔

آپ نے امام حماد بن سلمہ کا تلمذ اختیار کیا۔ وہ ان دنوں میں کوفہ میں فقہ کا مرجع تھے۔ آپ نے امام حماد کے علاوہ اور بھی کئی اصحاب علم سے فقہ اور حدیث کی تحصیل کی۔ اس دوران حرمین کے سفر بھی کیے۔ وہاں بعض علماء سے ملے۔ اور ان سے مستفیض ہوئے۔ آپ نے چار ہزار شیوخ علم سے فیض اٹھایا۔

آپ نے جلد ہی فقہ میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا اور عقیدت کی نگاہیں آپ پر جم گئیں۔ لیکن جب تک امام حماد زندہ رہے ان کے ادب سے علیحدہ درس قائم نہ کیا ۱۲۰ھ میں امام حماد نے انتقال فرمایا۔ لوگوں نے ان کی مسند آپ کو سونپ دی۔ روحانی اور علمی جلالت نے آپ کو دنیائے اسلام کی آنکھ کا تارا بنا دیا۔ حاسدوں نے شروع میں آپ کے خلاف بدظنی پھیلانا چاہی لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھک کر بیٹھ گئے۔

ان دنوں حضرت امام حسین کے پوتے امام محمد باقر کا آفتاب علم و کمال نصف النہار پر تھا۔ لوگوں نے ان کے کان بھی غلط کوشوں سے بھرے کہ امام ابو حنیفہ حدیث پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں لیکن جب امام ابو حنیفہ نے خود ان کے آستانہ اقدس پر حاضری دی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا تو امام محمد باقر نے اٹھ کر آپ کو سینے لگایا اور چوم لیا۔

ملوکیت بعض اوقات حق پرست اور بے نیاز نفوس کے لیے مصائب اور ابتلاؤں کے ٹھٹ لگا دیتی ہے۔ اموری حکومت نے آپ کو سرکاری ملازمت پر مجبور کرنا چاہا لیکن آپ نے تسلیم نہ کیا شاہی ناز کی مزاجی کو آپ کا انکار کیسے گوارا ہو سکتا تھا؟ آپ کو کوڑوں سے پیٹا گیا۔ لیکن آپ کے قدم نہ ڈگمگائے۔

بنو امیہ کا تخت آل عباس نے سنبھالا۔ منصور خلیفہ ہوا تو سادات کے ایک امام محمد نفس زکیہ اس کے خلاف اٹھے۔ امام ابو حنیفہ نے ان کے حق میں فتویٰ دیا منصور فتح یاب ہوا تو اس نے ۱۴۶ھ میں امام اعظم کو کوفہ سے بغداد بلایا۔ اور قضا کا عہدہ پیش کیا آپ نے انکار فرمایا اور کہا مجھ میں اس کی اہلیت نہیں۔ منصور نے بھڑک کر کہا۔ تم جھوٹے ہو۔ فرمایا پھر تو میں اور بھی اس عہدہ کے قابل نہیں کیونکہ آپ نے مجھے جھوٹا کہا ہے۔ اور جھوٹا قضا کے قابل نہیں ہوتا۔ منصور نے سو کوڑے پٹوائے اور قید میں ڈلوا دیا یہاں سے ۴ برس کے بعد جب چھوٹے کہ روح نے قفس عنصری سے رہائی پائی۔

پردیس کے اس عالم میں بھی قبول عام کا یہ نقشہ نظر آیا کہ پہلے روز پچاس ہزار سے زائد اشخاص جنازے میں آئے اور آپ کی نماز جنازہ چھ بار پڑھی گئی بعد میں بھی عقیدت مند آتے رہے اور مزار پر بیس روز تک نماز جنازہ ادا ہوتی رہی۔ بغداد کے جس محلہ میں آپ کا مزار ہے 'اعظمیہ' کہلاتا ہے۔

قسام ازل نے امام اعظم میں فقاہت کے سب عناصر بدرجہ کمال ودیعت کیے تھے۔ آپ عجم نژاد تھے لیکن کوفہ میں پرورش پائی تھی جہاں کی بولی عربی تھی۔ اس لیے آپ کو بھی اس مقدس زبان کی گود نصیب ہوئی۔ ذہن استعداد اور ان تھک مشقت سے قادر الفن عربی دان ہو گئے حدیث کا وسیع سرمایہ فراہم کیا۔ معاملہ رسی 'زود فہمی' اور نکتہ پروری کے اوصاف جو فقہ کی جان ہیں۔ آپ کا مائیہ خمیر تھے۔ آپ کی طباعی اور دقت نظر کا جواب تاریخی عالم میں خال خال نظر آتا ہے امام مالک نے ایک دفعہ آپ کے بارے میں فرمایا کہ آپ چاہیں تو اس ستون کو طلائی ثابت کر سکتے ہیں۔

آپ کو نہایت مشکل اور ناگہانی الجھنوں کا حل یوں سوجھ جاتا تھا گویا پہلے سے آپ کے پاس تیار تھا مثلاً:

ایک شخص کی بیوی سے لڑائی مچ گئی۔ اس نے قسم کھالی کہ صبح تک نہ بولو گی تو طلاق پڑ جائے گی۔ بیوی بھی ڈٹ گئی۔ خاوند کو فکر لگی کہ صبح ہوتے ہی بیوی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ روتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتا امام صاحب کی خدمت میں پہنچا کہ کیا کروں؟ فرمایا مت رو۔ کچھ مشکل نہیں جاؤ۔ بیوی سے کہو لوگ کہتے ہیں تمہارا باپ جلاھا ہے۔ اس نے جا کر بیوی سے یہ الفاظ کہے تو وہ بے تحاشا پھوٹ پڑی کہ تم جلاہے ہو' تمہارا باپ جلاھا ہے یوں بیوی کی ضد نے مات کھائی اور طلاق ٹل گئی۔

ایک دفعہ خارجی سردار ضحاک نے ایک دستہ کے ہمراہ آپ کو آن گھیرا اور قتل پر آمادہ ہوا کہ تم تحکیم کے قائل کیوں ہو۔ امام نے کہا پہلے میرے ساتھ مناظرہ کرو' بولا' بہتر آپ نے فرمایا فیصلہ کے لیے اپنے سرداروں ہی سے کسی کو ثابت مقرر کر دو۔ اس نے مان لیا۔ آپ نے کہا اب تم نے خود ہی تحکیم قبول کر لی ضحاک لاجواب رہ گیا۔

ایک دفعہ چند خوارج تلواریں لہرائے آپ کے پاس آ دھمکے اور بولے تمہارا عقیدہ ہے کہ آدمی گناہ سے کافر نہیں ہوتا۔ یہ عقیدہ کفر ہے اس سے توبہ کرو فرمایا میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں بعد میں ان کے سردار سے کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے تو تمہارے کفر سے توبہ کی ہے۔ اس سے پھر توبہ کراؤ۔ سردار نے دوبارہ توبہ کا مطالبہ کیا تو فرمایا۔ تم گمان سے یہ بات کہتے ہو یا یقین سے۔ سردار بولا گمان سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ لہذا تم خود توبہ کرو۔ تو سردار نے بھی توبہ کی۔

آپ کا دل غیر اللہ سے بے خوف تھا۔ اللہ تعالیٰ سے لرزاں رہتے تھے۔ ایک دن ایک بچے کے پاؤں پر پاؤں آ گیا وہ چلایا بڑے میاں روز جزاء سے نہیں ڈرتے؟ آپ غش کھا گئے۔ ہوش میں آئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ ایک لڑکے کی آواز کا اتنا اثر بھی کیا لینا تھا۔ فرمایا ڈرتا ہوں کہ یہی فہمائش نہ ہو۔

آپ نہایت فراخ دل اور سخاوت شعار تھے۔ غریب طلبہ کی اکثر دستگیری فرماتے تھے۔ ایک روز کسی کی عیادت کو جا رہے تھے سامنے سے ایک واقف کار نکلا اس نے چھپ کر رستہ بدلنا چاہا مگر جب دیکھا کہ امام کی نظر پڑ گئی ہے تو رک گیا۔ آپ نے پوچھا رستہ کیوں چھوڑے جاتے تھے اس نے کہا مجھ پر آپ کا دس ہزار درہم کا قرضہ ہے مدت گزر چکی ہے اور ادا نہ کر سکا شرم سے آنکھ برابر نہیں کر سکتا۔ آپ نے کل رقم معاف کر دی اور فرمایا مجھے دیکھ کر تمہارے دل پر جو گزری اس کے بارے میں مجھے معاف کر دو۔

دیانت داری کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ حاکم شہر نے آپ کو فتویٰ دینے سے روک دیا۔ ان ایام میں ایک دن آپ کی صاحبزادی نے پوچھا کہ میرے دانتوں سے خون نکلا ہے۔ کیا وضو کروں؟ فرمایا بیٹی مجھے فتویٰ دینے سے منع کر دیا گیا ہے اور مجھ سے قسم لی گئی ہے اپنے بھائی عماد سے پوچھ۔

حلم و درگزر میں بھی آپ مرتبہ کمال پر تھے۔ ایک دفعہ مکہ کی ایک مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص منہ ڈھانپے آیا اور آپ کو فحش گالی دے کر کہا تم نے فلاں مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا اور تم نے حسن بصری کی رائے کے خلاف فتویٰ دیا۔ آپ نے جواب دیا کہ حسن نے غلطی کی تھی۔ وہ شخص مزید بد زبانی کرنے لگا کہ تم حسن کو بر سر غلط بتاتے ہو۔ آپ کے صحابہ اُسے مارنے اٹھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے منع کیا اور گالیاں دینے والے سے فقط اتنا کہا کہ وہاں اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود کا فتویٰ درست اور حسن کا غلط ہے۔

معاصرانہ چشمک رکھنے والوں اور حاسدوں کی کمی نہ تھی۔ آپ کے خلاف لوگ زبان لعن دراز کرتے تھے۔ پر آپ کو کسی کی غیبت گوارا نہ تھی۔

امام اعظم اور تدوین فقہ

فقہ کے مآخذ چہارگانہ حضور ﷺ اور صحابہ اکرام کے عہد مبارک سے چلے آتے ہیں ان کے بعد کسی فرد کو ان کا موجد قرار دینا غلط ہے۔ البتہ علمائے فقہ کا اس قدر حصہ ضرور ہے کہ ان اصول میں مزید غور و فکر کر کے ان کے پیرائیہ تعبیر اور طریق استعمال کے قوائد اور شروط مرتب کیں اور فقہ کو ابواب میں تقسیم کیا۔ امام ابو حنیفہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ علم شریعت کو اس طور سے مدون و مرتب کرنے میں پیشوا ہیں۔

آپ کا دوسرا امتیاز یہ ہے کہ اہل السنّت والجماعت کے علماء میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مفروضہ مسائل کی طرف توجہ دی۔ مفروضہ مسائل پر غور کرنے کا یہی فائدہ نہیں کہ ذہنی چابک دستی اور فکری انضباط حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ عوام کو مستند فتوے تیار مل جاتے ہیں۔

آپ کا تیسرا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے حل مسائل کے لیے جماعت کی طرح ڈالی اور اس طرح خلافت راشدہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے شورائی تدبر کو زندہ کرنے کی کوشش کی۔ آپ فقہی مسائل کو ایک ہزار ارباب علم کے مجمع میں پیش کرتے تھے ان میں چالیس صاحب الاجتہاد علماء تھے جو علم و ادارک کے آسمان کے آفتاب و ماہتاب تھے اور متفرق علوم و فنون کے ماہرین اس بزم میں شامل ہوتے تھے۔ اور مسئلہ کا کوئی پہلو اوجھل نہیں رہتا تھا۔

اس مجلس میں کوئی امام ابو یوسف کی طرح فقاہت اور روایت میں صاحب کمال تھا۔ کوئی امام محمد کے مانند زوفہم تھا اور زبان و فقہ کا نکتہ دان' کوئی امام زفر کی طرف علم اور ذہانت سے مالا مال تھا اور کوئی امام حسن بن زیاد کی طرح قانون دان تھا۔

لیل و نہار کی نگاہ سے فضیلت اور تقدس کی ایسی دلفریب کہکشاں اس دور کے بعد نہیں گزری بعض مسئلوں پر ایک ایک مہینہ بحث و تمحیص ہوئی تھی جب کسی مسئلے کا متفقہ فیصلہ ہو جاتا تو اسے لکھ لیا جاتا تھا۔ تدوین فقہ کا یہ فیصلہ آپ کی زندگی کے اواخر تک رہا۔ لاکھوں مسئلے معرض تحریر میں آئے۔

اس طریق سے فقہ کا جو دفتر سپرد قلم ہوا وہ آج دنیا سے ناپید ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کے نامور شاگردوں اور پیروکاروں نے اپنے طور سے نئے مجموعے قلم بند کیے۔ ان میں اس دفتر کے تمام مسائل زیادہ وضاحت اور خوش ترتیبی سے آگئے کہ اصل نسخہ کی ضرورت نہ رہی اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا وجود آہستہ آہستہ اٹھ گیا۔

جو فقہ آج حنفی فقہ کے نام سے رائج ہے وہ امام ابو حنیفہ کی کوئی قطعی تالیف پیش نہیں کرتا۔ بہر حال آپ کا علم حنفی فقہا کی تالیفات میں محفوظ رہ گیا ہے۔ آپ کے نام سے خوارزمی نے ایک مستند جمع کی ہے جو مختلف اسناد کی چودہ مسندوں کا مجموعہ ہے ان مسندوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ یہی دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کی روایت بعد میں مدون کر دی گئیں۔

امام ابو حنیفہ کے نام سے دو مزید رسالے الفقہ الاکبر اور العالم والمتعلم بھی منسوب ہیں۔

امام اعظم کے تلامذہ

امام کے شاگردوں کا شمار نہیں ان میں متعدد ایسے تھے جو مسند امامت کے مالک ہوئے۔ آپ کے جو شاگرد حنفی فقہ کے ارکان کہلاتے ہیں چار ہیں۔

امام یوسف۔ محمد بن حسن۔ امام زفر اور حسن بن زیاد لولوی۔ انہوں نے حنفی مسلک میں اجتہاد کا درجہ پیدا کیا۔

یہ چار اصحاب امام اعظم کے پیرو ضرور تھے لیکن آپ کی اندھی تقلید نہیں کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ نے بارہا ان سے اختلاف کیا ہے۔ لیکن ان کے شاگردوں نے بعض دفعہ جناب حماد کی رائے کو امام ابو حنیفہ کی رائے پر ترجیح دی ہے۔ کئی نئے مسئلوں میں بھی انہوں نے امام ابو حنیفہ کے قول کو چھوڑا ہے۔ ان اصحاب کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

امام ابو یوسف

آپ کا نام یعقوب اور باپ کا نام ابراہیم تھا۔ ۱۱۳ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ والدہ نے ایک دھوبی کے پاس کام سے لگایا علم کا شوق جزو طبیعت تھا۔ کام چھوڑ کر امام ابو حنیفہؒ کے درس میں آکر شریک ہو جاتے۔ والدہ پیچھے پیچھے آتیں اور ہاتھ پکڑ کر دھوبی کے پاس لے جاتیں ایک دن تنگ آکر آپ کی والدہ نے امام صاحب سے کہا کہ یہ یتیم بچہ ہے۔ تم نے اسے بگاڑ دیا ہے۔ میں اسے کہاں سے کھلاؤں گی امام اعظم کو اس حقیقت کا علم ہوا تو ان کی مدد اپنے ذمے لے لی۔

امام اعظم کے علاوہ آپ نے دیگر اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ خلیفہ مہدی نے آپ کو قاضی القضاۃ کے عہدوں پر مامور کیا۔ قبل ازیں اس عہد کا وجود نہ تھا قاضی ابو یوسف دنیائے اسلام میں پہلے قاضی القضاۃ ہیں۔ ہارون الرشید کے عہد تک اس منصب پر فائز رہے۔

قاضی صاحب نے دنیاوی لحاظ سے بھی بلند مقام پیدا کیا۔ مگر اس عروج نے آپ کی سادگی اور تواضع پر حرف نہ آنے دیا۔ شاگردوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ بہت دولت ہاتھ آئی لیکن سب اللہ کی راہ میں صرف کر ڈالی۔

امام ابو یوسف ہارون الرشید جیسے بابر اور پر سطوت بادشاہ کے دربار سے منسلک تھے۔ تاہم آپ کی حق گوئی اور بے باکی کا منہ کبھی بند نہیں ہوا۔ ہارون کو بے لاگ اور دوٹوک الفاظ میں تنبیہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ کتاب الخراج کے دیباچے میں اسے لکھتے ہیں کہ تو رعیت کا پاسبان ہے۔ کل اللہ کو جواب دینا ہوگا۔ اگر آج غفلت کی تو قیامت کو کیا عذر پیش کرو گے ؟

آپ نے ۷۴ برس کی عمر میں ۱۸۲ ہجری میں وفات پائی۔

حنفیہ میں آپ پہلے شخص ہیں جن کو تصنیفات دستیاب ہیں آپ کی کتاب الخراج کو بہت شہرت حاصل ہے۔ اصلاً یہ ایک خط تھا۔ جو آپ نے ہارون کو لکھا۔ اس میں ملکی حاصلات کی مختلف مدوں مثلاً خراج 'زکوۃ صدقات' عشور' اور جزیہ وغیرہ کے بارے میں ہدایات ہیں۔ آپ کے دور کی اور تصنیفیں جامع الفتاوی اور کتاب اختلاف ابی حنیفہ اور ابی لیلیٰ کے نام سے مشہور ہیں۔

امام محمد بن شیبانی

آپ ۱۳۲ھ میں واسطہ میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں نشو ونما پائی امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام ابو یوسفؒ اور وقت کے دیگر ائمہ سے استفادہ کیا۔ بیس برس کی عمر میں مسند درس سنبھالی۔

ہارون الرشید نے آپ کو قاضی مقرر کیا۔ ہمیشہ آپ کو ساتھ رکھتا تھا۔ ۱۸۹ھ میں ہارون کے ساتھ دوران سفر میں "رے" کر مقام پر وفات پائی۔

درباری وابستگی کے باوجود حق گوئی میں بے باک تھے۔ ہارون نے یحییٰ علوی کو امان دی تھی پھر' منحرف ہو کر انہیں قید کرنا چاہا۔ محمد بن حسن نے فتویٰ طلب کیا تو آپ نے نہ مانا۔ ہارون غضب ناک ہوا لیکن آپ نے اس کی پروانہ کی۔

آپ نہایت فراخ دل اور سادہ دل تھے۔ امام شافعی آپ کے شاگرد تھے تاہم ان کو آزادانہ مناظرات کا موقع دیتے تھے۔ گھر والوں سے کہا کرتے تھے کہ مسجد سے دنیا کی حاجتیں طلب نہ کرو تم میرا من دنیا میں اکارت دیتے ہو۔

امام محمد نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل مشہور ہیں۔

جامع صغیر

اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کے دو مسئلے درج ہیں جنہیں امام محمد نے امام ابو یوسف کی وساطت سے حاصل کیا ہے۔ بعض مسائل میں آپ نے اختلاف بھی کیا ہے۔

زیادات :۔ اس کو جامع صغیر کا ضمیمہ سمجھ لیجئے۔

جامع کبیر

اس میں امام ابو حنیفہ کے مسائل ہیں۔ ساتھ ہی امام یوسف اور امام زفر کے اقوال بھی درج ہیں ہر فتویٰ کے ہمراہ دلیل دی ہے۔

حنفی فقہ پر ایک نہایت مفصل اور مستند کتاب ہے۔ اس کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں۔

کتاب الحج

امام محمد نے امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد مدینہ میں رہ کر امام مالک سے تین برس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موطا پڑھی مگر ان کے مسلک سے اختلاف باقی رہا۔ یہ کتاب اسی اختلاف کا مظہر ہے۔ اس میں آپ نے مذہب مالکی کی تردید کی ہے۔

سیر صغیر اور سیر کبیر

پہلے آپ نے سیر صغیر لکھی۔ بعد میں اسے خوب مبسوط کیا اور نام سیر کبیر رکھا۔

آپ کی روایت سے موطا کا ایک نسخہ بھی رائج ہے جو موطائے امام محمد کہلاتا ہے۔

امام زفر بن ہزیل

آپ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۵ھ میں وفات پائی۔ آپ بصرہ کے قاضی تھے۔

امام ابو حنیفہ کا مسلک

فکری خطوط

امام ابو حنیفہ نے ابتداء علم الکلام میں مہارت حاصل کی تھی لیکن بعد میں اس سے دستبردار ہو گئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے زود فہمی اور نکتہ کا بے مثل ملکہ عطا کیا تھا۔ لیکن ایسے مباحث کو بہت پسند کرتے تھے۔ جن کا تعلق محض عجائب پسندی ہو۔ قدرت کے ناقابل ادراک حقائق مثلاً صفات الٰہی' تقدیر وغیرہ کے بارے قرآن و حدیث میں جو کچھ مذکور ہے اس پر بغیر فلسفیانہ کاوشوں کے ایمان لانا کافی ووافی سمجھتے تھے تقدیر میں غور کرنے والے میں کہا کرتے تھے کہ اس کی مثال سورج کی شعاعوں سے نظر ملانے والے کی ہے۔ وہ جس قدر دیکھے گا اس کی برگشتگی اور بڑھے گی

امام ابو حنیفہ کے ہاں فکر و تدبر کی فروانی ہے لیکن اس کا تار و پود سادگی اور بے ساختگی سے بنا ہوا ہے اس میں نہ عقل کی بے قیدی ہے اور نہ حجت پردازی کے پیچ و خم۔

حدیث: ۔ خبر متواتر کا علم قطعی ہوتا ہے اور خبر واحد کا ظنی' اس لیے امام ابو حنیفہ کو صرف خبر متواتر مدار ایمان قرار دیتے ہیں۔ خبر واحد پر عمل واجب مانتے ہیں لیکن اس ایمانیات میں حجت تسلیم نہیں کرتے۔

امام ابو حنیفہؒ خبر واحد کو وہ درجہ نہیں دیتے جو اسے شافعی یا حنبلی مسلک میں حاصل ہے لیکن آپ خبر مشہور کو خبر متواتر کے قریب قریب رتبہ دیتے ہیں۔ مشہور احادیث کثیر ہیں۔

خبر واحد کے قبول کا معیار امام صاحب کے نزدیک بہت کڑا تھا۔ آپ اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ جس کا تصادم قرآن حکیم یا سنت سے ہو۔

اگر دو روایتیں بظاہر مختلف ہوں ایک فقط ظاہری پہلو رکھتی ہو اور دوسری کی تاویل ہو سکے تو ان کو اس تاویل کے بموجب تطبیق دیتے تھے۔

اگر دو حدیثوں میں ایسا تعارض ہو کہ موافقت کا کوئی پہلو نظر نہ آئے تو ان میں سے اس کو اختیار کرتے تھے۔ جس کی تائید صحابہ سے ثابت ہو یا جس کے راوی ضبط و عدالت اور فہم میں فائق تر ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر خبر واحد کا تعارض قیاس سے ہو جائے تو امام اعظم خبر واحد کو ترجیح دیتے تھے۔ ایسی روایت کو حقیہ (غیر قیاسی) کہتے ہیں یعنی قیاس کی نگاہ میں انسان اس کے ادراک سے عاجز ہے۔ امام اعظمؒ کے بعض اخبار آحاد پر عمل نہیں کیا لیکن اس کا سبب کوئی مخفی سقم تھا یا کوئی دیگر دلیل ورنہ اصولی لحاظ سے امام اعظم کے نزدیک خبر واحد کو قیاس پر ترجیح حاصل ہے۔ امام خبر مرسل کو بھی قیاس پر ترجیح دیتے تھے۔

اقوال صحابہ :

امام اعظم کے نزدیک کتاب و سنت کے بعد اجماع صحابہ کا درجہ ہے صحابہ کرام کا اجماع سنت نبوی کی تفسیر ہے اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک صحابی کا قول ملے اور کسی دیگر صحابی کا فتویٰ اس کے متضاد نہ ہو تو حنفیہ اسے بھی ایک قسم کا اجماع۔ اجماع سکوتی سمجھتے ہیں۔ بشرطیکہ کتاب و سنت کے منافی نہ ہو اگر صحابہ کی آراء میں اختلاف ہو تو امام اعظم اس قول کو لیتے ہیں جو کتاب و سنت سے اقرب ہو

جو عمل صحابہ کرام اور تابعین میں متواتر چلا آیا ہو اسے امام ابو حنیفہ حجت تسلیم کرتے ہیں کیونکہ صحابہ و تابعین سے یہ توقع بے جا ہے کہ انہوں نے سنت سے بالتواتر اختلاف کیا ہو گا۔

اقوال تابعین :۔

امام اعظم خود بھی تابعی تھے اور تابعین کے انفرادی اقوال کے پابند تھے اس میں اجتہاد کرتے تھے۔

اجماع :۔ امام اعظم نظری لحاظ سے ہر دور میں اجماع کے قائل ہیں۔

قیاس :۔ حنفی مسلک میں قیاس پر عمل اسی صورت میں جائز ہے جب اس کے سوا اور کوئی دلیل فراہم نہ ہو۔

حنفی نقطۂ نظر سے قیاس کی بنیاد علت منضبطہ یعنی اصل اور فرع میں اشتراک کی وہ وجہ جو ان دونوں کو حکم میں مساوی قرار دیتی ہے۔ امام ابو حنیفہ قیاس کے استعمال میں بہت محتاط تھے لیکن آپ نے چونکہ نہ صرف پیش آمدہ مسائل کے حل ڈھونڈے ہیں بلکہ فرعی مسائل میں بھی غور و خوض کیا ہے۔ اس لیے آپ کے ہاں قیاسی فتووں کی ایک وافر تعداد ہے۔ ملک داری اور تمدن کی وسعت روز افزوں تھی۔ امام اعظم نے ناگزیر جانا کہ فقہی تدبر کا دامن بھی وسیع کیا جائے لیکن ساتھ یہ بھی لازمی تھا کہ رائے کو بے راہ نہ ہونے دیا جائے۔ اس کی حدود کی تعیین لازم تھی۔ آپ نے فکر و نظر کے لئے قاعدے اور ضابطے مقرر کئے اور قیاس کو ایک فن میں ڈھال دیا تاکہ اس میں کسی صورت غلو پیدا نہ ہو سکے۔ مسائل کی کثرت کے باوجود آپ کا مسلک نقل و عقل کا نہایت خوش آئندہ اور متوازن امتزاج پیش کرتا ہے۔ امام اعظم نے جو ذمہ داری اٹھائی وہ کٹھن اور گراں بار تھی۔ اس وقت بعض ائمہ کرام اس روش کے خلاف تھے اور فرضی مسائل ایک طرف واقع شدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور میں بھی جب تک ان کے سامنے کوئی سابقہ نظیر نہ ہوتی رائے دینے سے اجتناب کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کی رائے مختلف تھی اور مخالف الرائے گروہ کی طرح تقویٰ پر مبنی تھی۔

اگرچہ علم دین ایک نازک ذمہ داری ہے لیکن آپ اس ذمہ داری کی اہلیت رکھتے ہوئے اس سے گریز کرنا جرم سمجھتے تھے۔ آپ کا قول ہے کہ اگر مجھے علم کے ضائع ہو جانے کا خوف نہ ہو تو فتویٰ دینے کا بوجھ کبھی نہ اٹھاؤں۔

استحسان امام ابو حنیفہ کا ایک امتیازی اصول استحسان ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول کے احکام میں اسرار و رموز ہیں ان کا کامل ادراک ہمارے لیے محال ہے لیکن کتاب و سنت کی بعض حکمتوں تک ذہن رسائی ہو سکتی ہے کتاب و سنت نے شریعت کے بعض اصول خود صراحتاً بتائے ہیں۔ اور بعض نصوص سے مستنبط ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات قیاسی فتویٰ کو چھوڑ کر ان اصولوں کے تحت فیصلہ کیا جاتا ہے۔ قیاس کو چھوڑ کر اصول ثانیہ کی رو سے فتویٰ دینے کو استحسان کہتے ہیں۔

حنفی مسلک کی اشاعت :۔

امام اعظم کا مسلک آپ کی زندگی ہی میں بہت مقبول ہو گیا تھا آپ کی وفات کے بعد آپ کے فضیلت مآب تلامذہ نے اس کی عالمگیر پیمانہ پر اشاعت کی۔ اور بلاد عجم۔ ایشیائے کوچک' ترکستان' ہندوستان' اور چین تک پہنچ گیا۔ اس مسلک کی اشاعت اب بھی زیادہ تر انہی علاقوں میں ہے۔ پاکستان کی غالب اکثریت حنفی ہے۔

مذہب حنفی کی مقبولیت واشاعت کی وجوہات

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حنفی مذہب اسلامی دنیا کی دو تہائی اکثریت کا مذہب ہے اس مذہب کی مقبولیت واشاعت کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ خلفائے عباسیہ نے اس مذہب کو اختیار کیا اور اس کو عدل و قضا کے سلسلہ میں فیصلہ والی فقہ قرار دیا۔ پس لوگوں نے اس کو اختیار کرنا شروع کر دیا۔

۲۔ اسی طرح اہل عراق بھی اسی مذہب کے مقلد ہو گئے۔

۳۔ سلطنت عثمانیہ (ترکی) کا بھی یہی سرکاری فقہی مذہب قرار پایا۔ اور اس کی روشنی میں مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تدوین ہوئی جو بعد میں دوسرے اسلامی ممالک کی قانون سازی میں بھی مشعل راہ ثابت ہوا۔ اور جو ممالک مصر' سعودیہ اور لبنان وغیرہ سلطنت عثمانیہ کے زیر حکومت تھے انہوں نے بھی اسے اپنایا۔

۴۔ مذہب حنفی نے تجارت اور معاملات میں عملی نقطہ نظر کو فوقیت دی اور اس معاملہ میں انہوں نے تجارت میں آسانی اور لوگوں کی مصلحت کو فقہی قوانین پر فوقیت دی۔ مثلاً استحسان کے ذریعے انہوں نے مصالح عامہ کو پیش نظر رکھا اور مانع قوانین کو نظر انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔

۵۔ فقہ حنفی شخصی آزادی کی طرف زیادہ راغب رہی ہے مثلاً احناف کے نزدیک ایک بالغہ باکرہ عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے چاہے ولی اجازت دے یا نہ دے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک ایسا نکاح بغیر اذن ولی باطل ہے وہ اس سلسلہ میں حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح احناف ۲۵ سال کی عمر کے بعد کسی شخص پر سوئے تصرف کی وجہ سے اس کے مال میں تصرف پر پابندی کے قائل نہیں چاہے اس میں رشد آئے یا نہ آئے۔

۲۔ دبستان مالکی

امام مالک :۔

نام مالک اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انس بن مالک اصبحی کے فرزند تھے جو یمن کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ صبح سے تھے۔ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔

امام مالک کے گھرانے کو علم سے بہت اختصاص تھا۔ آپ کے دادا مالک اور چچا ابو سہیل نافع مدینہ کے مشہور و معروف محدث تھے۔ آپ نے اجداد کی علمی راہ اختیار کی۔ قوت حافظہ اتنی زبردست تھی کہ جو بات ایک دفعہ خانہ دماغ میں پہنچتی گھر کر لیتی تھی۔ ایک دفعہ آپ کے استاد امام زہری نے چالیس سے زائد حدیثیں پڑھائیں دوسری صبح امام مالک کو لفظ بہ لفظ ازبر تھیں۔ علمی حلقوں میں ایک امتیازی شان کے ساتھ چمکے۔ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب تک ستر (۷۰) شیوخ نے اجازت نہ دی مسند تدریس پر نہیں بیٹھے تاہم حنفوان شباب ہی تھا کہ ایک پر رونق درس گاہ کے میر مجلس نظر آئے۔ آپ کا شہرہ دور دور تک پھیلا۔ افریقہ اور اندلس تک کے تشنگان علم مصائب سفر اٹھا کر اس قلزم معانی سے سیراب ہونے کے لیے آئے۔ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔ کہ ہادی اسلام ﷺ کی یہ پیشگوئی آپ ہی کے حق میں تھی کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ اونٹوں پر بیٹھ کر منزلیں کاٹیں گے۔ اور عالم مدینہ سے بلند تر عالم کسی کو نہ پائیں گے بنو عباس کے پر جلال بادشاہوں ہادی اور ہارون نے آپ کے قدموں میں بیٹھ کر درس سنا۔ امین اور مومن بھی آپ کے پاس موطا پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے۔

اس زمانہ کے علمائے مدینہ کے طریق کے بموجب آپ اپنی تالیف کردہ کتاب موطا سے درس دیتے تھے۔ ایک قابل شاگرد کھڑا ہوا کر پڑھتا تھا۔ وہ خطا کرتا تو آپ تصحیح فرما دیتے تھے۔ اس کے بعد تشریح فرماتے۔ معارف کا ایک دریا امڈ پڑتا۔ اور ہر شخص بقدر ظرف سیراب ہوتا تھا۔

آپ کو علم حدیث کی تعظیم و اجلال کا بہت اہتمام تھا۔ فقہ کی مجلس میں آپ اس قدر اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جب تدریس حدیث کے لیے بیٹھنا ہوتا تو پہلے نہاتے خوشبو لگاتے اور اجلا لباس پہنتے تھے۔ چبوترہ پر خضوع و خشوع کے ساتھ رونق افروز ہوتے اور مجلس پر وقار کی فضا طاری ہو جاتی تھی۔ حلقہ درس میں عطر بیز لہریں موج زن رہتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو بھی امام ابو حنیفہ کی طرح عباسی خلیفہ منصور کے عہد میں مصیبت اٹھانا پڑی۔ آپ نے اس کے خلاف محمد نفس ذکیہ کے حق میں فتویٰ دیا تھا۔ آپ کی دلیل یہ تھی کہ منصور خلافت کا اہل نہیں اس نے بہ زور شمشیر بیعت کی ہے اور جس طرح جبر کی طلاق نافذ نہیں ہوتی اسی طرح جبری بیعت بھی کالعدم ہے۔ منصور نے میدان جیت لیا اور نفس زکیہ شہادت پا گئے۔ منصور کا چچیرا بھائی جعفر مدینہ کا والی ہوا تو اس نے حکم بھیجا کہ آپ جبری طلاق کے خلاف فتویٰ نہ دیں کیونکہ اس سے منصور کی بیعت کا جواز جاتا ہے۔ آپ اپنی رائے پر جمے رہے۔ جعفر نے آپ کو ننگے بدن کوڑے پٹوائے اور بازو کھنچوا کر شانوں سے اتروا دیئے۔ اس کے بعد اونٹ پر بٹھوا کر گلیوں میں پھروایا۔ تاہم آپ کے ثبات پر آنچ نہ آئی۔ ایسے میں بھی کہ آپ اونٹ کی ننگی پشت پر زخموں سے چور بیٹھے تھے زبان مبارک سے رہ رہ کر یہ صدا اٹھتی 'جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں مالک بن انس ہوں اور فتویٰ دیتا ہوں کہ جبری طلاق باطل ہے۔ جعفر کو معلوم ہوا تو اونٹ سے اتروا دیا۔ یہ ۱۴۷ھ کا واقعہ ہے۔ بعد میں منصور کا سلوک آپ سے دوستانہ رہا۔ اس نے قضا کا عہدہ بھی پیش کیا لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا۔

آپ کو مدینہ النبی سے بے انتہا محبت تھی۔ عمر بھر سوائے سفر حج اس محبوب شہر سے جدا نہیں ہوئے۔ بادشاہوں کے بلاوے بھی رد کر دیئے۔

مدینہ کی حرمت کا آپ کو اس قدر پاس تھا کہ اپنی اصطبل میں کئی سواریوں کے باوجود شہر میں ہمیشہ پیدل نکلتے تھے۔ کہا کرتے تھے' مجھے حیا آتی ہے کہ جس شہر میں رسول ﷺ کا بدن مبارک ہے اس میں سوار ہو کر چلوں۔

آخری سالوں میں بہت نحیف ہو گئے تھے۔ گھلتے ہوئے بدن کو بھی ورثہ نبوی (علم دین) کی خدمت سے فرصت نہ دی۔ ۱۷۹ھ میں رحلت کی۔ اس شہنشاہ فقر کا جنازہ اس شوکت سے اٹھا کہ والیٔ شہر پاپیادہ شریک ہوا اور راستہ میں جنازہ کو کندھا دیتا گیا۔ آپ کی آخری آرام گاہ مدینہ کے مقدس قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

امام مالک بلند قامت' خوش رو اور خوش پوشاک تھے۔ صفائی اور خوش وضعی پر جان چھڑکتے تھے۔ مزاج میں انتہا کی نفاست تھی۔ لباس عطر میں بسا رہتا تھا۔ کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے آثار صورت سے آشکار ہونے چاہئیں۔

خودداری اور استغناء کا ملکہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ شاہان وقت کے طنطنہ کو بھی ٹھکرا دیتے تھے۔ آپ کی آنکھوں نے بنو امیہ اور بنو عباس کے ذی احتشام بادشاہوں کی آب و تاب دیکھی لیکن کسی سے خیرہ نہ ہوئیں۔ منصور نے ایک دفعہ مسجد النبی میں آپ سے بحث کی اور اونچی آواز سے بولا۔ آپ نے فرمایا آہستہ بولو پاس مزار رسول ہے۔

عباسی سلسلہ کا تیسرا تاجدار محمد المہدی ۱۶۰ھ میں مدینہ آیا اور چاہا کہ امام مالک اس کے دربار میں آکر شہزادوں موسیٰ اور ہارون کو موطا پڑھائیں۔ آپ نے انکار فرمایا۔ اس نے شہزادوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی درس گاہ میں بھیجا۔ ان کی اتالیق نے خواہش کی کہ موطا کی قرأت آپ خود کریں۔ آپ نے کہا۔ علمائے سابق میں یہ دستور نہیں۔ ان شہزادوں میں سے ایک نے کہا' میں آپ کی حدیث آب زر سے لکھوں گا فرمایا نہیں اس پر عمل کرو۔

ہارون بادشاہی کے ایام میں مدینہ آیا تو جناب امام سے درس موطا کی خواہش کی۔ فرمایا' بہتر کل کا دن اس لئے ہوگا۔ اگلا دن آیا ہارون اپنے ٹھکانے ستم کش میں انتظار کرتا گیا۔ ہارون آپ کی آمد کا طالب تھا اور آپ کو اس کی حاضری کی توقع تھی۔ آپ درس میں مصروف رہے۔ ہارون نے بلوایا۔ آپ نے کہلا بھیجا۔ ''علم کے پاس لوگ خود آتے ہیں یہ کسی کے پاس نہیں جاتا'' اس کے بعد اس کے خیمہ میں جا کر کہا علم تمہارے گھرانے سے نکلا ہے۔ چاہو تو اسے عزت دو اور چاہو تو ذلیل کر دو۔ علم کو پست کرنے میں پہل نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں پست کر دے گا۔ ہارون نے کہا' ہم خود آئیں گے۔ آپ اس دوران میں عوام کو منع کر دیں۔ فرمایا' جب علم کو عوام سے روک دیا جائے تو نہ خواص کے کام آتا ہے نہ عوام کے ہارون بولا' قرأت آپ خود کریں۔ جواب دیا میرا یہ قاعدہ نہیں۔ ہارون مجلس میں حاضر ہوا۔ اور آکر چبوترہ پر ہو بیٹھا۔ آپ نے اچھا نہ جانا اور فرمایا۔ مدینہ کے لوگ تواضع کو بہت پسند کرتے ہیں ہارون اٹھ کر آپ کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔

طبیعت کے ضبط اور استقلال کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ایک بار آپ کے موزوں میں بچھو تھا۔ آپ کو معلوم نہ تھا' موزے پہن کر آ گئے۔ دوران درس بچھو نے کئی بار ڈسا۔ چہرے پر کرب کے آثار ہویدا ہوئے' لیکن ضبط کے خیال سے پہلو تک نہ بدلا' مجلس کے خاتمہ کے بعد بچھو نکالا۔

آپ کے مزاج میں انتہا کا تحمل تھا۔ مدینہ کے والی نے آپ کو بے گناہ دکھ دیا تھا۔ منصور نے اس والی کو سزا دینا چاہی تو آپ نے معاف کر دیا۔

اہل علم کے قدر دان تھے۔ امام ابو حنیفہ سے نظری اختلاف تھا تاہم ان کے کمالات کے معترف تھے۔ انصاف پسندی اور رواداری اس وقت کے علماء کا خاصہ تھا۔ اور ہارون نے چاہا کہ موطا کو بہ زور شمشیر کل مملکت میں منوائیں۔ آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ مسلمانوں میں احادیث اور اقوال علماء کی اشاعت ہو چکی اور وہ ان پر عمل پیرا ہیں۔ آپ انہیں اپنے حال پر رہنے دیں علماء کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر ایک رحمت ہے کسی پر جبر کرنا روا نہیں۔

تدوین فقہ اور تالیفات :

امام مالک نے احادیث کا ایک مجموعہ موطا نامی خود مرتب کیا تھا۔ اس سے فقہ کا درس دیتے تھے۔ فقہی مسائل کی کوئی کتاب آپ نے اپنے ہاتھ سے مدون نہیں کی۔

آپ کے اکثر مسائل المدونہ الکبریٰ میں محفوظ ہیں۔ مالکیہ کے نزدیک قرآن اور موطا کے بعد یہی کتاب اساس علم ہے اسے امام سحنون نے مرتب کیا تھا۔ اس کتاب کے مصدر امام مالک کے شاگرد عبدالرحمٰن بن قاسم (متوفی ۱۹۱ھ) نے آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ کے مسائل قلمبند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے اور کتاب کا نام اسد یہ رکھا واپس مغرب گئے تو امام سحنون نے ان سے اسد یہ کی نقل لی۔ اسے ساتھ لے کر مصر آئے اور امام عبدالرحمن بن قاسم کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے اس میں کمی بیشی کی۔ جب سحنون مغرب کو لوٹے تو ابن قاسم نے احمد بن فرات کے نام سے ایک خط لکھ کر دیا کہ ان کی کتاب مستند نہ رہی لوگوں نے سحنون کی طرف رجوع کیا ان کی کتاب المدونہ کے نام شہرت یاب ہو گئی۔

موطا:

امام مالک کے نام جو تالیفات منسوب کی جاتی ہیں ان میں سے صرف موطا کے بارے میں قطعیت سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ آپ کا کارنامہ ہے۔

علماء مدینہ کا دستور تھا کہ حدیث و فقہ کی تعلیم اپنی تحریر کردہ کتابوں سے دیتے تھے۔ امام مالک نے بھی اس مقصد کے لئے حدیث کا ایک مجموعہ لکھا اور اس کا نام موطا رکھا۔

اس مجموعہ کی آپ ساتھ ساتھ تہذیب و تنقیح بھی کرتے رہے اور ترتیب بھی سنوارتے رہے۔ شروع میں دس ہزار احادیث تھیں۔ کم ہوتے ہوتے..... رہ گئیں۔ ان میں بھی مرفوع حدیثیں کل ۸۲۲ ہیں۔ ترمیم کے سبب سے موطا کی تقریباً تیس مختلف روایت شائع ہو گئیں۔ اب بھی تقریباً بارہ نسخوں کے نام معلوم ہیں۔

موطا کے لغوی معنی ہیں۔ سنوارا ہوا، ہموار کردہ، تحقیق شدہ، متفق علیہ۔ موطا اس رستہ کو بھی کہتے ہیں جس پر لوگوں کا عام گزر ہو۔ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ نام رکھتے وقت امام مالک کے سامنے موطا کا کون سا مفہوم تھا۔

بعض روایات میں آیا ہے موطا منصور یا اس کے کسی جانشین کی فرمائش پر لکھی گئی یہ غلط ہے۔ علمائے مدینہ کا اس وقت یہ طریق تھا کہ کتاب سے پڑھاتے تھے۔ لہٰذا شاہی فرمائش کی حاجت نہ تھی۔

موطا کے اس وقت دو ہی نسخے کاملاً دستیاب ہیں۔ ایک موطائے مالک کہلاتا ہے۔ اسے امام مالک کے شاگرد یحییٰ اندلسی (متوفی ۲۳۴ھ) نے روایت کیا ہے۔ دوسرا نسخہ امام محمد سے منقول ہے۔ اسے موطائے محمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ فقط موطا کے نام کا اطلاق موطائے مالک پر ہوتا ہے۔

موطا مختصر کتاب ہے اس کی غرض فقط سنن یعنی احکامی روایت سے ہے۔ اس میں تاریخ و قصص کا دخل نہیں۔ ارشاداتِ نبوی کے ساتھ ساتھ ثقات صحابہ و تابعین کے اقوال اور اجماع مدینہ کو بھی آپ نے درج کر دیا ہے کیونکہ ان کا سرچشمہ بھی ذاتِ نبوی ہی تھی۔

امام مالک کا مسلک

فکری خطوط: حضرت امام مالک مابعد الطبیعیات کے بعید از فہم مسائل سے بہت دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے اللہ تعالیٰ کی عرش نشینی کے بارے میں فلسفہ پوچھا۔ آپ نے اسے مجلس سے نکلوا دیا۔ اللہ کی صفات سے متعلق جو احادیث ہیں ان پر مطلق ایمان رکھتے تھے۔ صفات الٰہی اور تقدیر وغیرہ کی کرید میں نہیں پڑتے تھے اور نہ اس فرقہ بازی کے قائل تھے۔ ایک شخص نے پوچھا اہل سنت والجماعت کون ہیں؟ فرمایا' جن کا کوئی لقب (مثلاً جہمی یا قدری وغیرہ) نہیں۔

امام نہایت سادہ فکر کے مالک تھے۔ زیادہ باتیں بھی ناپسند کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ درستی قلیل باتوں میں ہوتی ہے۔

آپ کا قول ہے۔ لیس الجلدال فی الدین یشی (دین میں جدال کوئی چیز نہیں)

قرآن اور سنت نبوی ہی ان کی فکر کا مرکز و محور تھی۔ کہا کرتے تھے کہ سنت نوح کا سفینہ ہے جو اس میں بیٹھا بچ رہا اور جو رہ گیا غرق ہوا۔

حدیث: امام مالک خبر واحد پر ایمان کی بنیاد نہیں رکھتے۔ لیکن اس پر عمل قرار دیتے تھے۔

امام مالک قبول حدیث کے باب میں بہت متشدد تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ کے فقہاء پر تنقید کی ہے۔ کہا کرتے تھے کہ علم حدیث دین ہے دیکھو کس سے لیتے ہو۔ آپ نے روایت کے قبول کرنے کا یہ معیار مقرر کیا تھا۔

الف: روایت قرآن کے معارض نہ ہو۔

ب: راوی کا حافظہ قوی ہو۔ اگر اس کا حافظہ قوی نہ ہو اور اس کے ماسواہر لحاظ سے قابل اعتبار ہو تو جب بھی اس کی حدیث نہ لو چاہے اس نے اپنے کانوں سے سن کر لکھ بھی لی ہو۔ عین ممکن ہے کہ اس کی تحریر میں کسی نے جعل سازی کر دی ہو۔

ج: راوی فہیم ہو۔ جس راوی کو دین کی سمجھ نہ ہو اس کی حدیث کا اعتبار نہیں۔ آپ کا قول ہے کہ صرف اس راوی سے حدیث لو جو جانتا بھی ہو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

د: راوی عام بول چال میں دروغ گو ہو تو اس کی روایت نہ لی جائے۔ چاہے حدیث نبوی میں صادق ہو۔ آپ کا بیان ہے کہ میں نے مسجد النبی کے ستونوں کے پاس ستر آدمیوں کو حدیث کا درس دیتے دیکھا ہے۔ لیکن ان میں سے ایک سے بھی علم نہیں سیکھا' حالانکہ یہ بڑے امانت دار ہیں تاہم علم اس کے شایان شان نہیں سیکھا' نافہم آدمی کے ساتھ بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

ر: حدیث اجماع مدینہ کے خلاف نہ ہو۔ آپ نے امام زہری جیسے جلیل القدر اساتذہ کی بھی بعض روایتیں اس لئے نہ لیں کہ مدینہ والوں کا ان پر عمل نہ تھا۔

س: روایت دین کے اصول ثابتہ کے خلاف نہ ہو

ص: حدیث بالمعنی اس صورت میں لیتے تھے کہ حروف کا فرق معمولی ہو

ط: راوی علم کا جو ہو' ارباب علم کا صحبت نشین ہو اور باعمل ہو آپ کا ارشاد ہے کہ علم اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کا نور ہے جسے چاہے عطا کر دے علم کثرت روایت کا نام نہیں۔
آپ کا جس حدیث میں شک گزرتا اسے چھوڑ دیتے تھے۔

اجماع :

امام مالک کے نزدیک کتاب و سنت کے بعد حجت کا درجہ اجماع کو حاصل ہے۔ لیکن صرف اجماع مدینہ کو معتبر جانتے تھے۔ مدینہ میں ہادی اسلام ﷺ نے زندگی کے آخری گیارہ برس گزارے تھے۔ حضور کی سنت مدینہ والوں کے تعامل میں محفوظ تھی۔ امام مالک مدینہ کے تعامل کو اس دلیل سے خبر واحد پر ترجیح دیتے تھے کہ خبر واحد میں خطاونسیان کا احتمال ہو سکتا ہے لیکن شہر بھر کے مجموعی عمل میں اس کی گنجائش نہیں ہوتی۔

ثقہ راوی کی روایت اجماع مدینہ کے موافق ہوتی تو امام مالک اسے قبول کر لیتے تھے۔ چاہے منقطع ہی کیوں نہ ہو۔ بعض روایات آپ رسول اللہ ﷺ سے بغیر واسطہ کے بیان کرتے ہیں ایسی روایات بلاغات مالک کہلاتی ہیں۔ ان کو اجماع مدینہ کے موافق پایا اس لئے سند لانا ضروری نہ جانا۔

آپ کے نزدیک فقہ وہی درست تھا جو حجاز میں رائج تھا جہاں کا علمی مرکز مدینہ تھا۔ آپ نے مدینہ کے محدثین کے سوا صرف چھ شیوخ سے حدیث اخذ کی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر مکاتب فقہ کو آپ درست نہیں جانتے تھے۔ آپ بہت فراخ دل تھے اور سب مجتہدین کو برسر حق تسلیم کرتے تھے۔

اقوال صحابہ :

صحابی کے قول کو قیاس پر ترجیح دیتے تھے۔ لیکن جہاں صحابی کا انفرادی قول اجماع مدینہ کے موافق نہ ہوتا اس کو ترک کر دیتے تھے۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے کئی فتووں سے اختلاف کیا ہے۔

قیاس :

امام مالک قیاس کے معاملہ میں بہت محتاط تھے۔ مفروضہ مسائل میں فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ واقعاتی مسائل میں بھی جہاں سمجھ کام نہیں کرتی تھی۔ وہاں کہہ دیتے تھے (لاادری) میں نہیں جانتا۔ آپ کا قول ہے کہ عالم کو چاہئے کہ اپنے جانشینوں کو لاادری کہنے کی جرأت سکھا جائے۔

امام مالک اپنے قول کو حرف آخر نہیں سمجھتے تھے۔ ملک بعیدہ سے آنے والوں کے فتاوی کا کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔ کہتے تھے ہو سکتا ہے کہ کسی قیاسی مسئلہ میں کل اپنی رائے سے رجوع کر لوں اس وقت انہیں کون اطلاع دے گا۔ ان کے علماء موجود ہیں ان سے پوچھیں۔ ایک شخص بہت دور سے فتوی لینے آیا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اس کا اچھا حل نہیں بتا سکتا اس نے کہا کہ جناب میں بہت سفر کاٹ کر آیا ہوں۔ واپس جا کر لوگوں سے کیا کہوں گا؟ فرمایا ان سے کہنا امام مالک کہتے ہیں کہ میرے پاس اس کا اچھا حل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن مسائل میں دو فتوؤں کا احتمال ہو تا وہاں دونوں بیان کر دیتے تھے

استصلاح : امام مالک کے ہاں حنفیہ کے استحسان سے ایک حد تک متوازن اصول استصلاح ہے۔ مالکیہ کے ہاں اصول ثابتہ کی جان مصلحت عامہ یعنی عوام کی فلاح و بہبود کا اصول ہے امام مالک بعض اوقات قیاس کو چھوڑ کر مصلحت عامہ کے موافق فتوی دیتے تھے اسے استصلاح کہتے ہیں۔

مالکی مذہب کی اشاعت :

امام مالک کا مذہب حجاز' مصر' مغربی افریقہ اور اندلس میں بہت مقبول ہوا' اندلس سے تو اسلامی حکومت مدت ہوئی' ناپید ہو چکی ہے۔ آج کل مغربی افریقہ میں اسی مسلک کا سکہ رواں ہے۔ قطر' بحرین اور کویت میں مالکیہ ہی ہیں مصر میں ان کی کثیر تعداد ہے کچھ احساء اور عراق میں بھی ہیں۔

۳۔ دبستان شافعی

امام شافعی :

ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعیؒ ۱۵۰ھ میں ارض مقدس میں پیدا ہوئے۔ آپ قریشی تھے۔ آپ کا شجرہ نسب عبد مناف پر رسول مقبول ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے اجداد میں ایک صحابی شائع نامی تھے۔ ان کی نسبت سے شافعی کہلائے۔

آپ کم سنی میں یتیم ہو گئے۔ آپ کی والدہ جو یمنی قبیلہ سے تھیں آپ کو دو برس کی عمر میں مکہ لائیں۔ قدرت نے ذہنی صلاحیتوں سے مالا مال کیا تھا۔ نو برس کی عمر تک آپ نے قرآن شریف ازبر کر لیا۔ اس کے بعد حفظ حدیث میں محو ہوئے یتیمی اور ناداری نے ہر قدم پر روکنا چاہا لیکن آپ کی اولوالعزمی میں کمی نہ آئی۔

آپ تیرہ برس کے تھے کہ امام مالک کی موطا حفظ کر لی اور امام مالک کے پاس مدینہ حاضر ہوئے۔ وہ آپ سے متاثر ہوئے اور فرمایا "اللہ سے ڈرتے رہنا اور گناہوں سے اجتناب رکھنا۔ تمہاری ایک نرالی شان ہو گی۔ اللہ نے تمہارے دل میں ایک نور ڈالا ہے۔ اسے گناہوں سے بجھانہ دینا" آپ تین برس متواتر حضرت امام مالک سے مستفیض ہوئے۔

اس کے بعد مکہ سے ہوتے ہوئے یمن پہنچے اور قبیلہ ہذیل میں قیام کیا یہ قبیلہ فصاحت اور شستہ بیانی میں تمام عرب میں ممتاز تھا۔ آپ چار برس تک اس کے سفر و حضر میں شریک رہے اور صحرائی زندگی کی صعوبتیں اٹھائیں۔ اسی اثناء میں آپ نے عربیت' فصاحت و بلاغت اور لغت و نحو میں کمال حاصل کیا۔ اس تکمیل کے بعد واپس امام مالک کے پاس مدینہ حاضر ہوئے اور ان کی وفات تک جو ۱۷۹ھ میں واقع ہوئی برابر ان کے آستانہ سے وابستہ رہے۔

امام مالک کی رحلت کے بعد مکہ آئے۔ اس وقت یمن کا والی مکہ میں تھا وہ آپ کو ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گیا اور ملازمت دلوادی۔ کچھ مدت کے بعد نجران کے قاضی مقرر ہوئے۔ آپ بہت دیانتدار اور راست باز تھے۔ خوشامد اور رشوت کے تمام رخنے مسدود کر دیئے دشمن نے سازش کے جال پھیلائے اور ہارون الرشید سے چغلی کھائی کہ شافعی سادات کی حکومت کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ آپ تین سو سادات کے ہمراہ گرفتار ہو کر بغداد میں خلیفہ ہارون کے پاس حاضر کئے گئے وہ آپ کے علم اور خوش بیانی سے اس قدر متاثر ہوا کہ نہ صرف رہا کر دیا بلکہ بہت عزت افزائی کی یہ ماجرہ ۱۸۴ھ کا ہے۔

یہ واقعہ امام شافعی کی زندگی میں ایک موڑ ثابت ہوا۔ آپ کو ہارون الرشید کے قاضی امام محمد کی مجلس نصیب ہوئی۔ امام محمد حنفی فقہ کے ایک ستون تھے۔ ان سے عراقی فقہ کا مطالعہ کیا اور ملازمت سے دل ہٹا کر علم میں ہم تن کھو گئے۔

مامون نے آپ کو پوری مملکت کا قاضی القضاۃ بنانا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

امام شافعی امام محمد کے شاگرد ہوتے ہوئے بھی حنفی فقہ کے قائل نہ تھے۔ فراخ دلی اور کشادہ نظری کے دن تھے۔ آپ کے امام محمد کے ساتھ نہایت آزادانہ مناظرے رہتے تھے۔ امام محمد آپ کی فضیلت کے معترف تھے اور آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ امام شافعی نے اسی اثناء میں عراقی فقہ کی ضخیم کتابیں نقل کیں۔

بغداد سے مکہ تشریف لائے اور تدریس شروع کی۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نظریات کے بغور مطالعہ اور مقابلہ و موازنہ کے بعد آپ نے ایک نئے طریق فکر کی بنیاد رکھی جسے ہم شافعی مذہب کہتے ہیں۔ آپ نے اپنے مسلک پر کتابیں لکھیں اور ان کی اشاعت کی۔ دو دفعہ بغداد بھی تشریف لے گئے اور اپنے نظریات کی ترویج کی۔

آپ نے ۲۰۰ھ کے لگ بھگ مصر میں قدم رنجہ فرمایا اور زندگی کے باقی چار برس وہیں گزارے۔ اسلامی دیار و امصار کے طلبہ وہیں حاضر ہو کر آپ سے اکتساب فیض کرتے تھے۔ آپ نے ۲۰۴ھ میں مصر میں وفات پائی۔

حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے کہ میں نے عمر بھر جھوٹ نہیں بولا اور نہ کبھی جھوٹی یا سچی قسم کھائی۔ جناب شافعی فقیر منش تھے۔ ابتدائی زندگی پر عسرت کا غلبہ رہا لیکن بعد میں دولت قدم چومنے لگی ایسے میں آپ لذات دنیا سے دامن کش رہے۔ جو مال ہاتھ میں آتا غرباء اور اہل حاجت میں لٹا دیتے تھے۔ بعض اوقات گھر میں پھوٹی کوڑی تک نہ رہتی تھی۔

ملازمت کے ایام میں ایک دفعہ مکہ آئے آپ کے پاس دس ہزار دینار تھے مکہ سے باہر خیمہ لگایا اور کل رقم عوام میں تقسیم کرنے کے بعد شہر میں داخل ہوئے۔

ایک رات مسجد سے گھر گئے تو ایک شخص نے دروازہ پر حاضر ہو کر ایک تھیلی نقدی کی پیش کی۔ آپ نے اسے لیا ہی تھا کہ ایک حاجت مند آیا اور رقم کی درخواست کی۔ سالم تھیلی اس کے حوالے کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدوین فقہ اور تصنیفات

امام شافعی پہلے شخص ہیں جنہوں نے فقہ کے اصول پر کتابیں لکھیں اور ان کی اشاعت کی۔ آپ نے اپنے مسلک کی تائید میں خوب زور دار دلائل پیش کئے اور مخالفین کے نظریات کو توڑنے میں حسن تحریر اور حسن نطق دونوں کا کمال دکھایا۔ آپ نے آخری چار سال مصر میں قیام رکھا۔ اسی اثناء میں آپ کے خیالات میں کچھ تبدیلی آئی۔ آپ نے اپنے مسلک کی ترمیم کی اور کتابوں پر نظر ثانی کی۔ آپ کا مذہب دو (۲) ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے قدیم اور جدید یہ آپ کی حق پرستی اور کشادہ نظری کی دلیل ہے کہ اپنی جن آراء کو درستی کے قابل جانا ان میں بغیر کسی عار کے ترمیم کر دی۔

آپ کی تصنیفات ۱۱۳ بتائی جاتی ہیں۔ ان میں سے آٹھ نو کتابیں مشہور ہیں اور دستیاب بھی ہیں ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں درج ہے۔

کتاب السنن:

بالعموم مسند شافعی کہلاتی ہے۔ یہ احکامی احادیث کا ایک مختصر مجموعہ ہے۔ اس کا انداز موطا سے ملتا ہے اس میں حدیث اور فقہ کا امتزاج ہے۔ یہ امام شافعی نے خود نہیں لکھی۔ آپ کے ایک پیرو ابو العباس محمد بن یعقوب نے مرتب کی ہے۔

رسالہ امام۔ اسے الرسالۃ الاصولیہ اور الرسالۃ فی ادلۃ الاحکام بھی کہتے ہیں۔ بغداد میں لکھا تھا۔

اس کتاب میں سنت، اجماع اور قیاس پر اصولی نقطہ نگاہ سے بحث کی گئی ہے اور استنباط کے قواعد و حدود کا تعین کیا گیا ہے۔

آپ کے مذہب کی بنیاد یہی رسالہ ہے۔ پہلے بغداد میں لکھا تھا۔ پھر مصر میں از سر نو تحریر کیا۔ اس میں آپ کے اصول کے سب مباحث نہیں کچھ آپ کی دیگر کتابوں میں بھی ہیں۔ مثلاً کتاب الام، اجماع العلم، ابطال الاستحسان وغیرہ۔

کتاب الام۔ اسے مبسوط اور حجۃ بھی کہتے ہیں۔ اس میں امام شافعی نے فقہی مسائل ابواب میں مرتب کئے ہیں۔ ان کا انداز جدلی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات پوری قوت کے ساتھ اکٹھے ہیں۔ اور پھر ان کی تردید پر خوب زر صرف کیا۔ اس کتاب کا پیرایہ اچھوتا اور دل فریب ہے دلیل آرائی اور نکتہ وری کا شہکار ہے۔

اختلاف الحدیث: اس میں اختلاف حدیث پر بحث ہے خبر واحد کی زوردار تائید کرتے ہیں

کتب خلافیات۔ آپ نے فقہی مذاہب اور علماء کے اختلاف پر جو کتابیں لکھی ہیں ان میں سے چھ موجود ہیں۔ ان میں جماع العلم اور ابطال الاستحسان بہت معروف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کا مسلک

فکری خطوط: حضرت امام شافعی جناب امام ابو حنیفہ کی طرح فراست وذکاوت اور استدلال کے جوہروں سے مالا مال تھے۔ آپ کی کتابیں فقیہانہ دقیقہ سنجی سے معمور ہیں۔ آپ کا استدلال آزاد روی سے بہت دور تھا اور کتاب وسنت اور آثار سلف میں محدود۔ آپ علم الکلام کو ناپسند کرتے تھے۔

آپ لغت اور عربیت میں کمال رکھتے تھے۔ استدلال میں لغت سے بہت کام لیتے تھے۔ نصوص کے لفظ و عبارت کی ظاہری تشریح پر بہت تاکید کرتے تھے۔ باطن کی طرف صرف قوی دلیل کی صورت میں مائل ہوتے تھے۔ امام شافعی تا حد امکان نصوص کا ظاہری مفہوم لیتے تھے۔ اگر عبارت ایک سے زائد معانی کی متحمل ہو تو آپ کے نزدیک وہی معنی زیادہ مناسب ہوتے ہیں جو اس کے ظاہری پہلو سے قریب تر ہوں۔

حدیث: امام شافعی اپنے پیش رو ائمہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی طرح خبر واحد کو ایمانیت میں حجت نہیں مانتے تھے اور احکام میں اس پر عمل لازم قرار دیتے تھے۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے عہد تک حدیث کی سند میں واسطے کم تھے اور حدیث کے متن کی تنقید آسانی سے ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ حدیث مرسل کو بھی لے لیتے تھے۔ لیکن امام شافعی کے عصر تک سند کے سلسلے طویل ہو گئے۔ اس لئے آپ نے مرسل روایات کو قبول کیا بھی تو بعض شرائط کے تحت صرف حضرت سعید بن مسیب کی مراسیل کو تسلیم کرتے تھے۔

حدیث کی سند کو آپ خوب پرکھتے تھے اور ضعیف حدیث کو قابل حجت تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اگر دو ہم پلہ حدیثوں کو معارض پاتے تو ان میں سے اسے قبول کرتے جس کی سند زیادہ قوی اور صحیح ہوتی تھی۔

اقوال صحابہ:

کتاب و سنت کے بعد اجماع امام شافعی کے نزدیک تیسرا مصدر شریعت ہے۔ آپ نظری طور پر ہر دور کے لئے اجماع کے قائل تھے۔ مثلاً ہارون کے دربار میں آپ سے پوچھا گیا کہ کیا تم اجماع کو مانتے ہو؟ کہا۔ ہاں پھر سوال ہوا کہ بتاؤ کس چیز پر لوگوں کا اجماع ہے؟ جواب دیا اس بات پر کہ امیر المومنین بیٹھے ہیں جو انکار کرے مار دیا جائے۔

دین میں آپ کے نزدیک اجماع اہل علم کے متفقہ قول کا نام ہے آپ کا خیال تھا کہ یہ اجماع صحابہ کے بعد میسر نہیں آسکتا۔ صحابہ کے جو اجماعی اقوال نقل در نقل چلے آتے ہیں اب انہی کی حیثیت اجماع کی رہ گئی ہے۔ اسے امام شافعی اجماع متواتر کہتے ہیں

آپ کا نظریہ ہے کہ اصول پر اجماع ہر دور میں ممکن ہے لیکن فروع میں سوائے اجماع متواتر کے ممکن نہیں۔ اسلامی مملکت کی بساط بہت پھیل چکی ہے۔ سب علاقوں کے علماء کا اجماع کسی ایک فرعی مسئلہ میں میسر آنا ممکن ہے۔ اس لئے کوئی شخص فروع میں اجماع کا دعویٰ نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے۔

آپ منفرد شہر کے اجماع کو بھی جیسا کہ امام مالک کا مسلک ہے کہ جس مسئلہ میں اہلِ مدینہ متفق ہیں وہ اجماع ہے تسلیم نہیں کرتے تھے۔ آپ کی رائے ہے کہ کسی شہر کے لوگوں کو حق نہیں پہنچتا کہ محض اس لئے خبر واحد کو ترک کر دیں کہ اس پر ان کے اہلِ شہر کا عمل نہیں۔

قیاس: حضرت امام شافعی قیاس کو تسلیم کرتے ہیں اور حنفیہ کی طرح علت منضبطہ کو مدار قیاس قرار دیتے ہیں۔

شافعی مسلک کی اشاعت

شافعیہ میں جس قدر مجتہد اٹھے کسی اور مسلک میں نہیں ہوئے۔ اسلامی دنیا کا کوئی خطہ نہیں تھا۔ جہاں اس مسلک نے کچھ رواج نہیں پایا۔ سب سے زیادہ پھیلاؤ مصر میں ہوا۔ آج کل بھی اس کے زیادہ پیرو مصر میں ہیں یا انڈونیشیا وغیرہ میں۔ فلسطین، عراق اور حجاز میں بھی خاصی تعداد میں ہیں۔

(۴) دبستان حنبلی

امام احمد بن حنبل نے ۱۶۴ھ میں بغداد میں ولادت پائی۔ آبائی شہر مرو کی نسبت سے مروزی کہلاتے ہیں۔ آپ قبیلہ بنو شیبان سے تھے۔ آپ کے والد کا نام محمد اور دادا کا نام حنبل تھا۔ آپ دادا کے نام سے احمد بن حنبل مشہور ہوئے۔ آپ کے والد ایک فوجی افسر تھے۔ آپ کے دادا حنبل اموی دور میں خراسان کے شہر سرخس کے گورنر تھے۔ عباسی تحریک سے وابستہ ہو کر نہ صرف اس وقیع عہدہ سے دست کش ہوئے بلکہ شدائد مصائب کو بھی لبیک کہا۔

جناب احمد بن حنبل طفلی ہی میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ مالی حالت تنگ تھی۔ والدہ کی اولوالعزمی اور بلند ہمتی نے سرشت اور عالی دماغ بیٹے کے لئے اخلاقی پاکیزگی اور عملی کمالات کی راہ ہموار کر دی۔

آپ نے بچپن میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔ چودہ برس کے تھے کہ تحصیل حدیث میں مصروف ہوئے۔ پہلے امام ابو یوسف کی شاگردی کی۔ پھر دیگر اساتذہ سے مستفیض ہوئے۔ ساتھ آٹھ برس کے بعد ۱۸۷ھ میں بصرہ تشریف لے گئے۔ کچھ دن کوفہ بھی رہے۔ غربت ساتھ ساتھ تھی۔ اس پردیس میں اینٹ کا سرہانہ رکھ کر سوتے تھے۔ اس کے بعد حجاز شام اور یمن کی بار بار راہ پیمائی کی۔ پانچ حج کئے ان میں سے تین پیدل تھے۔

آپ کی ملاقات ۱۹۹ھ میں امام عبدالرزاق سے مکہ میں ہوئی۔ لیکن آپ نیت کر کے چلے تھے کہ یمن جا کر اس بے عدیل محدث سے اس کے شہر صنعا میں حدیث حاصل کروں گا۔ اس لئے مکہ میں ملاقات کے باوجود ان سے استفادہ کیا۔ آپ نے یمن کا سفر کیا اور بہت مشکلوں سے دوچار ہوئے۔ شتربانوں کی ملازمت کر کے صنعا پہنچے وہاں دو برس تنگی میں بسر کئے۔ استاد نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعانت کرنا چاہی لیکن ان پر بوجھ بننا گوارا نہ کیا۔ واپسی کا سفر بھی مشکلات سے معمور تھا۔ راستہ میں پاؤں شق ہو گئے۔

آپ نے کئی اساتذہ سے علم حاصل کیا اور ایک ایک حدیث کی چھ چھ سات سات سندیں جمع کیں۔ علم حدیث میں صاحب کمال ہونے کے باوجود چالیس برس سے ادھر تدریس کی ذمہ داری نہ سنبھالی۔

آپ کے درس کی دو نشستیں ہوتی تھیں۔ ایک خصوصی طلبہ کے لئے مکان پر منعقد کرتے تھے۔ دوسری احاطہ مسجد میں عمومی نوعیت کی ہوتی تھی۔ ان میں کم و بیش پانچ ہزار سامعین ہوتے تھے۔

آپ چودہ برس اطمینان سے تدریس فرماتے رہے۔ اس کے بعد ابتلاء کا دور شروع ہوا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ عباسی بادشاہ مامون پر معتزلہ کا بہت اثر تھا۔ معتزلہ کا عقیدہ تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ جو اس عقیدہ کو نہیں مانتا وہ مرتد ہے۔ لہٰذا واجب القتل ہے۔ مامون نے ۲۱۸ھ میں اس کی نہایت شد و مد اور جور و جفا سے اشاعت شروع کی۔ جن علماء نے ہم نوائی نہ کی انہیں پابند سلاسل کر کے زندان میں ڈلوا دیا۔ اور ان پر مصائب کے پہاڑ توڑے۔ راہِ حق کے ان ستم ہر داروں کے سرخیل امام احمد بن حنبل تھے۔

جناب احمد بن حنبل کو بیڑیوں میں جکڑ کر مامون کے پاس لے چلے رستہ ہی میں تھے کہ مامون کی موت کی خبر آئی۔ اب اس کا بھائی معتصم تخت نشین ہوا۔ اس نے مامون کا شعار جاری رکھا۔ مامون صاحب علم تھا۔ معتصم اس جوہر سے عاری تھا۔ اس لئے سفاکی میں مامون سے بھی بازی لے گیا۔

امام احمد زندان نشین کر دیئے گئے۔ ایک دن آپ کو معتصم کے دربار میں پیش کیا گیا۔ وہاں معتزلی علماء اکٹھے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کا ان سے مناظرہ ہوا۔ فرمایا قرآن و سنت سے دلیل لاؤ تو مانوں گا۔ بحث گرم ہوئی بے خوف ہو کر بلند آواز سے بولے اور چونکہ معتصم آپ کے علم و فضل کے قدر دان تھے۔ اس لئے آپ کو گاہے تخویف سے رام کرنا چاہا لیکن بے کار۔ آخر جلادوں کو تازیانے مارنے کا حکم دیا۔ آپ کی قمیض اتار دی گئی ایک ایک جلاد آکر پوری پوری طاقت سے دو کوڑے مارتا۔ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔ ہوش میں آتے تو پھر تازیانوں کی بارش ہوتی۔ تین بار ایسا ہوا۔ بے ہوشی میں آپ کو پاؤں تلے روندتے۔

کئی علماء نے جان کے خوف سے معتزلی عقیدہ محض زبان سے تسلیم کر لیا آپ کو حفظ جان کے لئے بارہا مشورہ دیا گیا کہ تقلید کر لیں۔ لیکن آپ نے نہ مانا ایک دفعہ دوران اسیری میں ایک شاگرد نے قرآن حکیم کا حوالہ دے کر کہا کہ جان ہلاک نہ کریں۔ آپ نے فرمایا' خلیفہ کے قصر میں جا کر ایک نظر ڈال آؤ۔ شاگرد نے آکر دیکھا تو احاطہ میں لاتعداد لوگ کاغذ اور قلم لئے کھڑے تھے۔ اس نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اس انتظار میں ہیں کہ احمد کے ارشادات تحریر کریں۔ شاگرد نے جا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کو بتایا انہوں نے فرمایا کیا ان سب کو گمراہ کر دوں؟ جان دے دوں گا لیکن ان کو گمراہ نہیں کروں گا۔

معتصم نے دیکھا کہ امام احمد کو اپنے مقام سے ہلانا ناممکن ہے۔ تو آپ کو رہا کر دیا۔ معتصم کے بعد واثق تخت نشین ہوا۔ اس نے جناب امام کو حکم دیا کہ جس علاقہ میں، میں موجود ہوں وہاں نہ رہنا۔ واثق کی حکومت کے پانچ برس آپ کو جلاوطنی میں کاٹنا پڑے۔ واثق کا جانشین متوکل ہوا۔ وہ اہل السنّت والجماعت سے تھا۔ اس کے دل میں امام احمد کے لئے بڑی قدر و منزلت تھی۔ یہ دیکھ کر ایک بد خواہ نے اس سے چغلی کھائی کہ امام احمد علویوں کے ہمدرد ہیں۔ آپ کے پاس ایک علوی مفرور رہتا تھا۔ متوکل کے حکم سے بغداد کے حکام نے اچانک رات کے وقت آپ کے مکان پر چھاپہ ڈلوایا۔ مگر نتیجہ یہ نکلا کہ امام کی بے گناہی ثابت ہو گئی۔

متوکل نے ایک خطیر رقم آپ کے زادِ راہ کے لئے بھیجی اور لکھا کہ سامرا تشریف لائیے جو متوکل کا دارالخلافہ تھا۔ آپ نے تھیلی لے لی مگر رات بھر آنکھ نہ لگی۔ صبح ہوتے ہی کل رقم غریبوں اور یتیموں پر تقسیم کر دی خالی تھیلی بھی دے ڈالی۔ سامرا کا سفر آپ نے اپنے خرچ پر کیا۔ بادشاہ کا مال آپ کے نزدیک حلال خالص نہ تھا۔ آپ نے خلیفہ کے متعین کردہ محل میں قیام نہ کیا اور نہ اس کا ساز و سامان کام میں لائے اس کے بھیجے ہوئے کھانوں کو ہاتھ نہ لگایا۔ متواتر روزے رکھتے رہے۔ رات کو کچھ ستو پی لیتے یا کھجور یا روٹی کا کوئی ٹکڑا کھا کر افطار کرتے پندرہ سولہ روز کے بعد آپ کو واپسی کی اجازت ملی۔ راستہ کے لئے بادشاہ نے کھانا ساتھ کر دیا۔ لیکن آپ کے کس کام؟ بغداد پہنچے تو مسلسل فاقوں سے نڈھال تھے۔ یہ ۲۳۷ھ کا واقعہ ہے۔

لیکن متوکل سے ملنا منظور نہ تھا۔ ایک دن محل گئے لیکن اس شرط پر کہ متوکل سے دو بہ دو ملاقات نہ ہو گی۔ بادشاہ نے جھروکے میں بیٹھ کر دیدار حاصل کیا۔

اس سفر کے بعد آپ کی صحت بحال نہ ہو سکی۔ چار برس کے بعد ۲۴۱ھ میں چند دن بخار سے بیمار رہ کر جمعہ کے روز اس دنیا سے سفر کیا۔ وفات کی خبر پھیلی تو بغداد کے کوچہ و بازار سے نالہ و شیون کے صدائیں بلند ہوئیں۔ لاکھوں لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

امام احمد کو سنت رسول ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ زندگی کے ہر جزئیہ میں رسول اللہ ﷺ کا عکس اتارنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک عالم کا قول ہے کہ جو شخص امام احمد سے محبت رکھتا ہے اسے سنت مصطفےٰ سے محبت ہے۔

امام احمد سادہ رو، پاک وطن، فقر پیشہ اور غنی دل تھے۔ نہایت معمولی جائیداد تھی۔ اس کے کرایہ کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ اکثر تنگ دست رہتے لیکن کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتے تھے۔ بار بار دوستوں اور مداحوں نے مدد کرنا چاہی لیکن قبول نہ کی۔ آپ کو کسی کا احسان تک گوارا نہ تھا۔ ایک دفعہ آپ کی قینچی کنوئیں میں گر گئیں۔ آپ کے ایک کرایہ دار نے نکال دی۔ اسے تین ماہ کا کرایہ معاف کر دیا۔ یہ رقم قینچی کی قیمت سے کئی گنا زیادہ تھی خرچ پورا کرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے مشقت کرنی پڑتی تھی۔ گاہے بگاہے سوت کاتتے اور کپڑا بن کر بیچتے تھے۔ یہ نوبت بھی آئی کہ لوگوں کا سامان ڈھویا۔

محنت کشی کو بہت پسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ بیٹے کی ٹانگوں پر نظر گئی۔ دیکھا ملائم تھیں فرمایا یہ کیا ٹانگیں ہیں؟ ننگے پاؤں کیوں نہیں چلتے کہ کھردری ہو جائیں۔

قرض لیتے تو انتہائی مجبوری سے اور یہ دیکھ کر ادا کرنے کہ اسباب نظر آئے ہیں۔ ایک دفعہ مکہ میں تھے کہ کپڑے چوری ہو گئے۔ مکان میں بند ہو کر بیٹھ رہے۔ چند روز کے بعد ایک ساتھی نے آکر خبر لی اور قرض یا عطیہ کے طور پر دینار پیش کئے۔ آپ نے اس شرط پر لئے کہ عوض میں کتابت کر کے دوں گا۔

حلال کمائی کا بہت دھیان رکھتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ رزق حلال ہی سے گداز قلب پیدا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ایک دکاندار کے پاس تانبے کا ایک برتن رھن رکھا۔ چند یوم کے بعد چھڑانے گئے وہ دو برتن نکال لایا جو بالکل مشابہ تھے۔ آپ پہچان نہ سکے اور اپنا برتن بھی چھوڑ آئے کہ غلطی میں دوسرے کا مال گھر میں نہ آجائے۔

سرکاری تعلقات سے ہمیشہ گریزاں رہے۔ امام شافعی نے ہارون الرشید سے آپ کے لئے عہدہ قضا کا فیصلہ کیا اور آپ کو آمادہ کرنا چاہا۔ آپ نے فرمایا آپ سے علم دین پڑھنے آیا ہوں اور آپ مجھے نوکری سونپنا چاہتے ہیں۔ امام شافعی کو یہ جواب سن کر حیا آگئی

آپ کے ایک بیٹے صالح نامی نے آپ کی منشاء کے بر خلاف سرکاری وظیفہ قبول کر لیا تھا۔ آپ نے اس سے تعلقات منقطع کر لئے۔ ایک بار تین روز کا فاقہ گزر گیا۔ کہیں سے آٹا میسر آیا بیوی نے گوندھا اور صالح کے ہاں سے تنور میں پکا لائیں۔ جناب امام کو معلوم ہوا تو روٹی کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ صالح کے گھر کا دروازہ بند کر دو۔

آپ صبر و ثبات کے پیکر تھے۔ جس وقت معتصم کے دربار میں پابہ زنجیر پیش ہوئے تو موت سامنے تھی۔ ایسے میں بھی ایک فقیہ پر نظر گئی تو پوچھا کہ مسح کے بارے میں امام شافعی کا فتویٰ بتا سکتے ہو؟ یہ دیکھ کر آپ کا دشمن ابن ابی دواد کہہ اٹھا کہ اس شخص کو دیکھو موت کے منہ میں جا رہا ہے اور فقہ کی طلب میں ہے۔

آپ کے حلم و درگزر کے بھی کئی بے نظیر واقعات ہیں۔ ایک دفعہ امام ابو حنیفہ کے کسی مسئلہ سے ناموافقت کی تو ان کا ایک معتقد پھر اٹھا اور آپ کو سخت کلمات کہہ گیا۔ دوسرے دن علی الصباح نادم ہو کر معافی چاہنے آیا۔ آپ نے فرمایا تم سے جدا ہوتے وقت ابھی میرے قدم بھی نہ اٹھے تھے کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا تھا۔ حد تو یہ تھی کہ معتصم کی طرف سے بھی دل میں کوئی غبار نہ تھا۔ خلیفہ متوکل کے پاس ایک شخص نے آپ کی چغلی کھائی اور نتیجہ آپ کی خانہ تلاشی ہوئی۔ آپ بے گناہ نکلے۔ متوکل نے اس بد خواہ کو گرفتار کر لیا اور امام احمد سے پوچھ بھیجا کہ آپ کی مرضی ہو تو اسے مار دو۔ آپ نے درگزر کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیم وزر کے جال سے بچ نکلنا یقیناً مشکل ہے لیکن نام و نمود کے پھندے سے محفوظ رہ جانا بہ درجہا مشکل تر ہے۔ جناب امام کو اللہ تعالیٰ نے اس دام سے بھی بچائے رکھا۔ آپ کو شہرت سے بہت وحشت تھی کہا کرتے تھے کہ وہ آدمی خوش نصیب ہے جس کا ذکر گم ہے۔ ایک دفعہ کہا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ممکن ہو تو میں اس شہر کو چھوڑ کر ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں میرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔

تواضع اور انکساری آپ کا وصف غالب تھا۔ تاہم شخصیت میں وہ دبدبہ تھا کہ آپ کی مجلس پر ہمیشہ سنجیدگی و وقار کی فضا طاری رہتی تھی۔ حاضرین میں سے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کی موجودگی میں دوسرے سے مزاح یا دل لگی کی بات بھی کہہ سکے۔

دروازہ پر حاضری دینے والوں کی مرعوبیت کا یہ حال تھا کہ آپ کے دروازہ کے بجائے آپ کے چچا کا دروازہ کھٹکھٹاتے جو آپ کے مکان کے برابر تھا۔ آپ سن کر باہر تشریف لے آتے۔

تدوین فقہ و تصنیفات :

امام احمد بن حنبل پر حدیث و اثر کا بہت غلبہ تھا اس لئے آپ نے فقہ میں کوئی کتاب مدون نہیں کی۔ اوروں کو بھی اپنے اقوال لکھنے سے منع کرتے تھے۔

آپ نے جس قدر کتابیں لکھی ہیں ان کا تعلق حدیث اور آثار سلف سے ہے۔ مثلاً التاریخ، الناسخ، المنسوخ، فضائل الصحابہ، کتاب الرد علی الجہمیہ، کتاب الرد علی الزنادقہ، المناسک الکبیر، المناسک الصغیر، کتاب الزھد وغیرہ۔

سب سے زیادہ شہرت آپ کی تالیف المسند کو ہے۔ اس ضخیم کتاب میں تقریباً تین ہزار حدیثیں ہیں جو حدیث اس میں نہیں اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

امام احمد کا مسلک :

فکری خطوط..... امام احمد کی فکری دنیا نہایت سادہ تھی۔ آئمہ متقدمین کی طرح علم کلام اور مناظرہ بازی سے نفور تھے۔ بدعتی فرقوں کے پیروں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل نہ تھے۔

امام احمد کی سادہ روی یہیں تک محدود نہ تھی بلکہ فقہی دائرہ کے اندر بھی حدیث و اثر میں محدود رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ سے پہلے حنفی، مالکی اور شافعی مکاتب فکر موجود تھے۔ آپ نے ان کا بغور مطالعہ کیا لیکن ان میں سے کسی کی پابندی قبول نہ کی۔

آپ نے نہایت سادہ راہ اختیار کی۔ کتاب و سنت اور صحابہ کے اجماع اور اقوال کی اس طور سے پیروی اختیار کی کہ جہاں ضعیف حدیث یا سلف کا کوئی قول بھی مل جاتا وہاں ذاتی اجتہاد کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے۔ اگر صحابہ کی آراء میں اختلاف دیکھتے اور کتاب و سنت کی رو سے ان میں ترجیح قائم نہ کر سکتے تو فتویٰ دونوں قولوں پر چھوڑ دیتے۔ جس مسئلہ میں خود قیاس کرنے پر مجبور ہوتے وہاں بھی اگر دو احتمال پیش آجاتے تو دونوں بیان کر دیتے تھے۔ لہٰذا آپ کے ہاں دو قولوں کے مسائل بہت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد کی سادہ مشربی ہی ان کی فقہ کی جان بلکہ وجہ امتیاز ہے۔ بعض اہل علم نے تو اسی فکر کی سادگی اور بے تکلفی کی بناء پر انہیں فقیہ ہی تسلیم نہیں کیا لیکن جس ہستی کے مذہب کو دیگر ثلاثہ کے شانہ بہ شانہ قبولیت حاصل ہوئی اسے فقیہ تسلیم نہ کرنا درست نہیں۔ آپ کا مسلک بھی دیگر مسالک کی طرح ایک الگ فکری نظام رکھتا ہے۔

حدیث :

خبر واحد ضعیف بھی ہوتی تو اسے قیاس پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت عمر نے ایک صحابہ فاطمہ نامی سے حدیث سنی لیکن اس عورت کا اعتبار نہ کیا اور اس کے برعکس اپنی رائے سے فتویٰ دیا۔ امام احمد حضرت عمر کے اس فتویٰ کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور جناب فاطمہ کی روایت کے بموجب فتویٰ دیتے تھے۔

اقوال صحابہ :

اجماع صحابہ کو حجت مانتے تھے۔ جہاں صحابہ کا اختلاف ہو تا وہاں ترجیح کا پہلو تلاش کرتے تھے اور جب اس میں کامیاب نہ ہوتے تو اختلاف اقوال بیان کر دیتے تھے۔

اجماع :

اجماع کے بارے میں آپ امام شافعی سے متفق تھے۔ آپ کی رائے ہے کہ صحابہ کے بعد حقیقی اجماع ختم ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں مسئلہ میں اجماع ہے تو وہ جھوٹ کہتا ہے ہو سکتا ہے کہ کسی عالم کو اختلاف ہو جس کا علم اجماع کے اس دعویدار کو نہ ہو۔

قیاس :

قیاس کا استعمال آپ فقط اس صورت میں کرتے تھے کہ کتاب و سنت یا اقوال صحابہ میں سے کوئی چیز بھی صراحتاً رہنمائی نہ کرتی قیاس میں آپ اصل و فرع کے وصف مشترک کو پیش نگاہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کی علت غائی یعنی مقصود کو دیکھتے تھے۔ دیگر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قیاس کی بنیاد وصف مشترک ہے۔

مصلحت عامہ :

جس اصول نے امام احمد کے مسلک کو پناہ اور سرمدی تروتازگی عطا کی ہے وہ مصلحت عامہ کا اصول امام مالک کے مسلک میں بھی ہے لیکن جو وسعت اسے حنبلی مذہب میں حاصل ہے وہ مالکیہ کے ہاں نہیں۔

مصلحت عامہ کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں کتاب و سنت اور اجماع صحابہ خاموش ہو وہاں حکومت وقت عوام کی مصلحت اور دفع ضرر کو ملحوظ رکھ کر آئین سازی کرے۔ مثلاً تاجروں کی ذخیرہ اندوزی اور منافع پرستی کی وجہ سے بھاؤ چڑھ جائیں تو حکومت کو حق حاصل ہے کہ قیمتیں مقرر کر دے۔ آپ کا ایک اور فتویٰ یہ ہے کہ کاریگر کام کرنے سے انکار کر دیں تو حکومت جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجرتیں دے کر انہیں کام پر مجبور کر سکتی ہے۔

مصلحت عامہ کی ایک طبعی شاخ سد ذرائع ہے۔ یعنی ضرر سے بچنے کے لئے اس کے ذرائع کی روک تھام کرنا۔ مثلاً امام احمد کا فتویٰ ہے کہ بدامنی کا خدشہ ہو تو حکومت اسلحہ پر پابندی لگا سکتی ہے۔

سد ذرائع کے ذیل میں نیت کا سوال بھی اٹھتا ہے۔ امام احمد کے ہاں نیت کا بہت لحاظ ہے۔ آپ کا فتویٰ ہے کہ کسی شخص نے قتل کی نیت سے تلوار خریدی تو یہ سودا باطل ٹھہرے گا چاہے حکومت کی طرف سے اسلحہ کی خرید و فروخت پر پابندی نہ ہو۔

حنبلی مذہب کی اشاعت :

امام احمد کے بیٹے عبداللہ (۲۱۳ھ۔۲۲۹ھ) نے آپ سے حدیث کی روایت کی اور مسند کو شائع کیا۔ آپ کے بیٹے صالح نے آپ کے فقہی سرمایہ کو عام کیا۔ صالح طرطوس کے قاضی تھے ان کو موقع ملا کہ اپنے والد ماجد کے فتاوی کو علمی طور سے برتیں۔ اس طرح حنبلی فقہ کی کامیابی تجربہ کی امتحان گاہ میں ثابت ہو گئی۔ حنبلی فقہ کو ایسے پیروؤں کی ایک وافق تعداد میسر آئی جو علم و فضیلت کی دنیا میں یگانہ تھے۔

حنبلیت کی اشاعت دیگر مکاتب ثلاثہ کے مقابلے میں کم ہوئی۔ امام احمد بن حنبل خود نہایت وسیع القلب تھے۔ لیکن ان کے بعد حنبلہ نے جہاں رسوخ پایا عوام کی داروگیر میں سختی کی۔ غالباً اسی سبب سے اس کی مقبولیت کم ہوئی۔ آج کل شام، فلسطین اور عراق میں اس کے پیرو ملتے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت کا مذہب بھی اس سے بہت متاثر ہے۔

(۵) دبستان فقہ جعفری

پچھلے صفحات میں سنی مذاہب اربعہ کا تفصیلی ذکر آچکا ہے اہل تشیع کا اہل سنت حضرات سے خلافت امت، مسئلہ اجتہاد، دلائل شرع، مذہبی اصول و فروع اور عبادات و معاملات تک میں کافی اختلاف موجود ہے۔ اس لئے ان کا علیحدہ مکتبہ فکر فقہ جعفری کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اہل سنت حضرات کے نزدیک تو رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلفائے برحق اور قابل احترام ہیں۔ اہل سنت کے ہاں خلافت کو ایسا منصب تسلیم نہیں کیا جاتا جو نبوت کی طرح خدا کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ لیکن شیعہ حضرات پہلے تین خلفاء کی خلافت غیر قانونی سمجھتے ہیں اور جناب علی المرتضیٰ کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں اور خلافت کو صرف اہل بیت کا حق مانتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے انہیں ودیعت کر دیا ہے۔ امام معصوم ہوتا ہے اور اس کے اقوال و افعال بھی پیغمبر کے اقوال و افعال کی مانند دلیل شرعی ہوتے ہیں پھر شیعہ حضرات کے مختلف فرقوں میں ائمہ کی تعداد اور ناموں وغیرہ میں بے حد اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کی بناء پر شیعہ حضرات کو فرقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ اثناء عشری شیعہ

اس فرقہ کے پیروکار حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بارہ معصوم اماموں کی خلافت کے قائل ہیں۔ آخری آمام، امام مہدی کے منتظر ہیں۔ یہ لوگ قرآن و حدیث اور اجماع کو فقہ کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ یہ فرقہ جعفری کے پیروکار کہلاتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب ہے۔ ان میں سے بعض مشہور علماء و مصنفین قرآن پاک کی تحریف کے بھی قائل تھے۔ احادیث کے لئے یہ حضرات اخبار کا لفظ استعمال کرتے ہیں ان کے پاس حدیث کی قبولیت کا معیار یہ ہے کہ اس کی روایت اہل بیت سے کی گئی ہے۔

اجماع کا مفہوم ان کے نزدیک شیعہ علماء کا کسی امام معصوم کے قول پر متفق ہو جانا ہے۔ بعض محدثین اہل تشیع حدیث کو ناجائز لیکن بعض نے درست قرار دیا ہے۔ اصول فقہ کا یہ اختلاف تو سخت ہے مگر فروع میں متعہ اور بعض مسائل وراثت کو چھوڑ کر ان کا مذہب شافعی مذہب بعض محدثین اہل تشیع نے حدیث کو ناجائز لیکن بعض نے درست قرار دیا ہے۔ اصول فقہ کا یہ اختلاف تو سخت ہے مگر فروع میں متعہ اور بعض مسائل وراثت کو چھوڑ کر ان کا مذہب شافعیؒ مذہب سے قریب تر ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ

حضرت امام جعفر صادقؒ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے جن کے فضائل کا ذکر اور روایات معتبر سنی کتب میں ملتا ہے۔ ان کی دیانت و امانت اور صداقت و امامت پر شیعہ سنی متفق ہیں۔ اختلاف ان سے روایت کردہ اقوال و فعل میں واقع ہوا ہے۔ شیعہ کے مشہور راوی زرارہ بن اعین اور ان کے بیٹے حسن و حسین گزرے ہیں۔

تصانیف اہل شیعہ

امام فقہ کی مشہور کتابیں یہ ہیں۔ شرائع الاسلام مصنفہ محقق علی جواہر الکلام مصنفہ محمد حسن نجفی، تذکرۃ الفقہاء از محسن بن یوسف، مفتاح الکرامۃ مصنفہ محمد جواد عاملی، اور وسائل الشیعہ، مصنفہ محمد بن حسن۔

اشاعت مذہب

شیعہ حضرات کا سب سے بڑا فرقہ یہی اثناء عشری ہے۔ امامیہ کی تعداد ایران میں ۷۰ لاکھ ہندوپاک میں تقریباً ۵۰ لاکھ، عراق میں تقریباً ۱۵ لاکھ، لبنان میں ایک لاکھ ۴۶ ہزار اور شام میں گیارہ ہزار ہے۔ ایران کی حکومت کا سرکاری مذہب صفوی خاندان سے لے کر اب تک شیعہ امامیہ ہے۔ شام و لبنان میں ان کو متولی کہا جاتا ہے ان کے پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص عدالتیں محاکم جعفریہ کے نام سے قائم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعیہ زیدیہ :

اس فقہ کے پیروکار امام زین العابدین اور ان کے بیٹے امام زیدؒ کی امامت کا قائل نہیں۔ زید کے بعد ان کے نزدیک خلافت اولاد فاطمہ کا حق ہے۔ یہ فرقہ اہلِ سنت سے زیادہ قریب ہے کیونکہ خلفائے راشدینؓ کے بارے میں ان کا عقیدہ عمل متوازن و معتدل ہے یہ ان کی خلافت کو برحق مانتے ہیں کیونکہ ان کے ہاں افضل کی موجودگی میں دوسروں کی امامت جائز ہے زیدیہ کا مرکز یمن ہے جہاں ان کی تعداد ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

حسن بن صالح، حسن بن زید قاسم بن ابراہیم علوی، یحی اور ابو جعفری مرادی، ان کے مشہور علماء ہیں اور ان کی مشہور کتاب "الجوع" ہے جو امام زید بن علی سے روایت شدہ احادیث و فتاوی پر مشتمل ہے۔ آج کل شرف الدین ضیمی کی کتاب الروض النضیر بہت مشہور و مقبول ہے۔

شیعیہ اسماعیلیہ :

یہ شیعہ فرقہ تعداد میں بہت چھوٹا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ امامت امام جعفر صادقؒ کے بعد ان کے بیٹے اسماعیل کو ملی تھی۔ یاد رہے کہ زیدی زید بن علی اور اثناء عشری موسی کاظمؒ اور ابن جعفر صادق کی امامت کے قائل تھے۔ اس مذہب کا آغاز مصر سے ہوا۔ اس کے پیروؤں نے مصر میں فاطمی حکومت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسماعیلیہ کے دو گروہ ہیں۔ ایک شرقی اور دوسرے غربی کہلاتے ہیں۔ شرقی کا مرکز ہندوستان میں ہے ان کی کچھ تعداد ایران اور وسط ایشیا میں بھی ملتی ہے۔ یہ حاضر امام کے قائل ہیں۔ ان کے موجودہ امام پرنس کریم آغا خان اپنے فرقہ کے ۴۹ (انچاسویں) امام ہیں۔ ان کے پیرو اماعی اسماعیلی اور عرف عام میں آغا خانی کہلاتے ہیں۔ اڑتالیسویں (۴۸) امام سر آغا خان مرحوم نے انہیں اہل سنت کے عقیدہ کے قریب کر دیا تھا۔ ان کی تعداد ہندوپاک میں دس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

غربی اسماعیلی جنوبی عرب، خلیج فارس کے جزائر اور قرب وجوار، شام، لاذقیہ اور مماۃ میں پائے جاتے ہیں۔ شام میں ان کی تعداد علویوں سمیت بیس ہزار سے زائد ہے۔ اسماعیلی فقہ کا انحصار دعائم الاسلام مصنفہ قاضی نعمان مغربی پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی

۱۔ مختلف سنی مکتبہ ہائے فکر نے اسلامی فقہ کی ترقی و ترویج کے لئے جو مساعی کیں ان کا احاطہ کیجئے؟

۲۔ فقہ جعفری پر ایک مختصر سا نوٹ تحریر کریں؟

۳۔ دبستان حنفی کے بانی کون تھے ان کے اوصاف اور مسلک پر سیر حاصل بحث کریں؟

۴۔ امام شافعی کی سیرت و کردار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ نیز ان کے مسلک کے اہم نکات تحریر کریں؟

۵۔ مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں

(۱) امام اعظم کے تلامذہ (۲) دبستان مالکی (۳) اہل سنت کے متروک مذاہب

(۴) دبستان حنبلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کا تدریجی ارتقاء

- ☆ دور رسالت۔
- ☆ دور خلافت راشدہ۔
- ☆ تاسیسی دور۔
- ☆ عباسی دور۔
- ☆ انحطاط اور تقلید کا دور۔
- ☆ جدید بیداری کا دور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کا تدریجی ارتقاء

قانون سازی کے لحاظ سے فقہ اسلامی کو ذیل کے چھ ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے

۱۔ دور رسالت
۲۔ خلافت راشدہ
۳۔ تاسیسی دور یا دور بنو امیہ
۴۔ عباسی دور
۵۔ انحطاط اور تقلید کا دور
۶۔ جدید بیداری کا زمانہ

۱۔ دور رسالت

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فقہ سے متعلق جملہ امور آپ کی ذات مبارک سے وابستہ تھے، قانون سازی، فتاویٰ، فیصلے وغیرہ کے فرائض آپ خود بنفس انجام دیا کرتے تھے۔ فقہ کی نہ قاعدہ ترتیب و تدوین ہوئی تھی اور ضروریات زندگی کے محدود ہونے کی بناء پر نہ ہی اس کی ضرورت تھی۔

یہ دور زندگی کے "جواہر" کو نشو و نما دینے اور اسلامی کاز کو آگے بڑھانے کا تھا، اس بناء پر لوگوں کی ساری توجہ جہاد اور عمل پر مرکوز تھی۔ دیگر مسائل کی طرف انہیں سوچنے کی فرصت ہی نہ ملتی تھی ایک صالح اور سادہ اجتماعی زندگی کے جو مسائل و مصالح ہو سکتے ہیں۔ بس وہ تھے اور انہیں کے مثبت و منفی دونوں پہلوؤں کی وضاحت تک رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات محدود تھیں۔

لیکن یہ تعلیمات عموماً اصولی اور دستوری رنگ میں ہوتی تھیں۔ جنہیں بنیاد بنا کر قانون کی عمارت تیار کی جاتی ہے۔ بہت سی جزئیات کی تشریحات ایسی تھیں جو بڑی حد تک حالات و زمانہ کے تقاضا پر مبنی تھیں کبھی تو رسول اللہ ﷺ نے نیا قانون نافذ فرمایا تھا اور اکثر جو قوانین موجود اور مروج تھے۔ انہیں میں معمولی ترمیم و اصلاح کے بعد قبول فرمالیا تھا۔

اس دور میں فقہ کے صرف دو ماخذ تھے

۱۔ قرآن حکیم
۲۔ تشریحات نبوی

قرآن حکیم میں اصول و دستور کے علاوہ وہ مصالح اور مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں جو ایک صالح سوسائٹی کے لئے درکار ہیں۔ بیان کی صورت یہ تھی کہ جیسی جیسی ضرورت پیش آتی رہتی اسی لحاظ سے احکام آتے رہتے۔

اور خطرات کے انسداد کے لئے بھی احکام دیئے جاتے رہے تاکہ خطرہ آنے سے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اس کے انسداد کی تدبیر نکالی جاسکے۔ سوالات کا سلسلہ بہت کم تھا اور نہ عموماً اس کی ضرورت پڑتی تھی۔

تشریحات نبوی میں بھی یہی رنگ غالب تھا۔ ضرورت کے موقع پر یا غلط فہمی میں مبتلا ہونے کے اندیشہ سے رسول اللہ ﷺ قرآن کریم میں بیان کئے گئے حکم کی تشریح فرمادیتے تھے اور موقع و محل کا تعین کر دیتے تھے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا فعل اتنا جامع اور الٰہی حکمت عملی کے ہم آہنگ تھا کہ وہ تمام ضرورتوں کو پورا کرتا رہتا تھا۔ اس بناء پر بھی قولی تشریح کی زیادہ ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔

اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کے درج ذیل کام تھے

۱۔ تعلیم کتاب

۲۔ تشریح کتاب جس میں مختلف انداز سے حکمت کی تعلیم شامل تھی

۳۔ تزکیہ نفس۔ اس کا کوئی نپا، تلا طریقہ مقرر نہ تھا بلکہ نفسیات اور مزاج کی مناسبت سے احکام اور ہدایات پر عمل درآمد کرنے ہی سے کامیابی حاصل ہو جاتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اسلامی معاشرتی زندگی کے تقاضے و مطالبے ہی اس قدر موثر تھے کہ ان پر ٹھیک ٹھیک عمل پیرا ہونے سے زندگی کا سانچہ یکسر بدل جاتا تھا۔

۴۔ جماعت کی عملی زندگی ایسی تربیت جو ہر موڑ اور ہر موقف سے گزر کر اسلامی کاز کو برابر آگے بڑھاتی رہی۔

صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے قرآن حکیم (کتاب) کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جس میں یاد کرنا سمجھنا اور عمل کرنا سب شامل ہے۔ نیز رسول اللہ کی قولی و فعلی تشریحات سے استفادہ کر کے اپنی زندگی میں ان کو جذب کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ جو خصوصی ہدایتیں تزکیہ و اصلاح وغیرہ سے متعلق ہوتی تھیں ان سب کو وہ حرز جان بناتے تھے اور جانی و مالی ہر بڑی سے بڑی قربانی کے ذریعہ نبوی مشن اور اسلامی کاز کو آگے بڑھاتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ دنیا سے اسی وقت تشریف لے گئے جب کہ آپ نے ہر طرح سے اطمینان حاصل کر لیا کہ اسلام کی بنیادیں ہر حیثیت سے مکمل ہو گئی ہیں۔ ایک طرف قانون کو منضبط و مدون کرنے کا پورا خاکہ آپ نے تیار فرمایا اور دوسری طرف اس کو نافذ کر کے بعد کے لئے عملی راہیں پیدا فرمادیں۔ نیز نمونہ کے طور پر ایک ایسے معاشرے کی تشکیل فرمائی جو قانون کے اتار چڑھاؤ اور نوک پلک سے بخوبی واقف تھا۔

۲۔ دور خلافت راشدہ

فتوحات کی کثرت اور مختلف تمدنی زندگی سابقہ کی وجہ سے اس دور میں نئے نئے سیاسی و اجتماعی مسائل ابھر آئے۔ حالات و زمانہ کے تقاضا کی نئی نئی کروٹوں نے اجتماعی مسائل حل کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے نئے نئے زاویہ نگاہ پیدا کر دیئے۔ لازمی طور پر پہلے دور کا جو مجموعہ موجود اور سینوں میں محفوظ تھا اس کو اس حد تک وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ موجودہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کسی اور روشنی سے استفادہ کی ضرورت نہ باقی رہے۔

چنانچہ اس دور میں مذکورہ ضرورت کے پیش نظر مسائل حل کرنے کے لئے دو چیزوں کا اضافہ ہوا۔

۱۔ اجماع

۲۔ رائے کا استعمال

ان دونوں سے کام لینے کی ترغیب قرآن وسنت میں موجود تھی۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد موجودہ دور کے حضرات ہی دین الٰہی کے اصل محافظ اور امین تھے۔ اور رہتی دنیا تک ان کے عمل سے استفادہ نبوت کے نقشہ میں داخل تھا۔ اس بناء پر ان حضرات نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے فقہ کو وسیع کرنے کی راہیں کھولیں اور بعد والوں کے لئے بہت کچھ سرمایا جمع کیا۔

اس دور میں اجماع کو منظم شکل دی گئی صورت یہ ہوئی کہ صاحب صلاحیت لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں ائی اور حتی الامکان ایسے لوگوں کو باہر جانے سے بھی روک دیا گیا اس کے بعد جو بات قرآن وسنت میں موجود نہ ہونے کی صورت میں باہمی رائے اور مشورہ سے طے پاتی وہ قانونی کا درجہ حاصل کرتی تھی۔

رائے کے استعمال کے لئے فقہی قواعد واصول بعد میں منضبط ہوئے ہیں اس دور میں رائے کا استعمال مقاصد شریعت اور اصول دین کے ماتحت ہوتا تھا اور جو رائے آزادانہ استعمال کی جاتی یا اس کی وجہ سے کسی اصول کی کایہ زد پڑتی تو اس پر سخت نکیر کی جاتی تھی۔

مذکورہ دونوں ماخذ کے اضافہ کے باوجود اس دور میں بھی فقہ علمی اور واقعاتی رہا جو ضرورت پیش آتی یا جو مسئلہ حل طلب ہوتا اس کو طے فرما لیتے۔ نظری مسائل اور بعد میں پیش آنے والے واقعات ومسائل کی طرف توجہ کرنے کی انہیں فرصت ہی نہ تھی۔ گوناگوں مصلحتوں کے لحاظ سے اسلامی ضرورتیں اس قدر وسیع ہو گئی تھیں کہ ان پر قابو پالینا ہی اہم کارنامہ تھا۔

اس دور کے بعض مسائل میں صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا۔ لیکن چونکہ اس دور میں فقہ واقعاتی اور علمی تھا۔ اس بناء پر اختلاف بھی محدود تھا، باہمی مشورہ اور اطمینان حاصل ہونے کے بعد جو مسئلہ حل کیا جاتا اس میں اختلاف کا سوال ہی نہ تھا۔

اس دور کے مشہور ترین حضرات جو فقہ میں زیادہ ماہر اور رمز شناس تھے درج ذیل ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ)، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی ابن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ

اس دور میں سیاسی حیثیت سے مسلم جماعت کا ذیل کے تین فرقوں میں منقسم ہونا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ پر کوئی اثر انداز نہ ہوا ہے۔

۱۔ جمہور مسلمان، جنہوں نے حضرت امیر معاویہ اور ان کی خلافت پر اتفاق کر لیا تھا۔

۲۔ شیعہ، جو حضرت علی اور اہل بیت کی محبت پر قائم تھے

۳۔ خوارج، جو حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہ تینوں کو ناپسند کرتے تھے۔

۳۔ تاسیسی دور

یہ دور حضرت معاویہ کی حکومت ۴۱ھ سے شروع ہو کر دوسری صدی ہجری کی ابتدا تک رہتا ہے۔ فقہ کی ترتیب و تدوین کا پورا مسالہ اسی دور میں تیار ہوا تھا۔ اسی بناء پر اس کو ترتیب و تدوین کا تاسیسی دور کہنا زیادہ مناسب ہے۔

اس دور کی درج ذیل خصوصیات فقہ پر بھی اثر انداز ہوئی ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کی باہمی فرقہ بندیاں، فرقوں کے رجحانات و میلانات ایک حد تک باہم مختلف ہونے کی وجہ سے اپنے اپنے فرقہ کے آدمیوں کو ترجیح دیتے تھے

۲۔ مرکز میں پہلے جیسی جاذبیت باقی نہ رہنے کی وجہ سے نیز اسلامی کاز کو آگے بڑھانے کی غرض سے علماء، و فقہاء مختلف ملکوں اور شہروں پر پھیل گئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی ان حضرات کی تعلیم و تربیت سے تابعین کی ایک جماعت تیار تھی جو صحابہ کے بعد صحیح معنوں میں ان کی جانشین ثابت ہوئی۔ ان میں سے بعض تابعی ایسے بھی تھے جو جا طور پر فتویٰ وغیرہ میں صحابہ کے ہم پلہ تھے۔

۳۔ احادیث کی روایت کا سلسلہ قائم ہوا اور حدیث کا عام رواج ہو۔ صحابہ کے زمانہ میں ایک حد تک اس پر پابندی تھی۔ لوگوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا عمل وجود تھا۔ اس بناء پر زیادہ ضرورت بھی نہ تھی۔ ضرورت تھی کہ لوگوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور رسول اللہ ﷺ کی وہ زندگی جو صحابہ نے اپنے اندر سرایت کی تھی، کو تعلیم و تربیت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ عام کی جائے۔ چنانچہ صحابہ کی حاصل کردہ تمام خبروں، نیز اپنی پاکیزہ زندگی کو تابعین کی طرف منتقل کیا اور وہ امور و وسائل بھی ان کے گوش و گزار کئے جن سے رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ کو سابقہ پڑا تھا۔ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں لوگ اس پر کاربند تھے۔

۴۔ غیر عرب لوگوں کی تعلیم و تربیت سے آراستہ ایک بڑی جماعت تیار ہوئی اور اس نے تمام اسلامی شہروں میں تعلیم و تربیت کے مرکز قائم کئے۔ یہ حضرات اپنی صلاحیت کے لحاظ سے عرب کے مقابلہ میں کم نہ تھے۔ بلکہ بعض مورخین کا خیال ہے کہ فقہ اور روایت میں عجم کا حصہ عرب سے زیادہ ہے۔ اگر زیادہ نہ بھی ہو تو برابر کی شرکت میں کوئی کلام نہیں ہے اس طرح غیر عربی ممالک کے لوگوں کو نظام تشریع سمجھنے، اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجزیہ کرنے اور نئے انداز سے سوچنے کے کافی مواقع فراہم ہوئے۔

۵۔ رائے اور حدیث کو استعمال کرنے کی حد میں اختلاف رونما ہوا جس کی بنائے پر دو مختلف گروہ بن گئے۔ ایک گروہ انہیں احادیث کو سامنے رکھ کر فتویٰ دیتا تھا جو موجود تھیں اور اس کو مل سکتی تھیں۔ اس بناء پر اس کا دائرہ نسبتاً تنگ اور محدود تھا۔ دوسرا گروہ وہ شریعت کو عقلی اور اصولی معیار سے دیکھتا تھا اور حدیث نہ ملنے کی صورت میں رائے استعمال کرتے تھا۔ اس بناء پر اس کا دائرہ نسبتاً وسیع تھا۔ اہل حجاز کا رجحان اول کی طرف تھا اور مرکز مدینہ تھا اور اہل عراق کا دوسرے کی طرف تھا اور مرکز کوفہ تھا۔ ظاہر ہے کہ حجازیوں کو حدیث حاصل کرنے میں جتنی سہولتیں تھیں عراقیوں کو اتنی میسر نہ تھیں۔ البتہ صحابہ کے مختلف ممالک میں منتشر ہونے کے بعد حجازیوں کے لئے بھی پہلے جیسی سہولتیں نہ رہ گئیں تھیں۔ اس وقت ملکوں اور شہروں میں ایسے روابط نہ تھے کہ جن کی بناء پر مسائل کی باہمی شیرازہ بندی کی جا سکتی۔ مخالف رائے سے کام لینے والے گروہ کے وہ علل واسباب کا سراغ لگا کر اصول کے تحت بڑی حد تک احکام و مسائل کی شیرازہ بندی کر سکتا تھا۔ اس کے علاوہ پہلے کے مقابلہ میں اس گروہ کو تمدنی زندگی اور گوناگوں احوال و مسائل سے زیادہ سابقہ تھا۔ بیرونی اثرات یہاں کافی تھے۔ مختلف تمدن اور مکاتب فکر کے لوگ موجود تھے۔ اس بنا پر لازمی طور پر دونوں نگاہوں میں بڑا فرق ہو گا۔ اور فتاوی و فیصلہ میں اختلاف ہو گا۔

اس دور میں قیاس، استحسان، استصلاح وغیرہ کا استعمال کثرت سے ہونے لگا تھا۔ فقہاء نئے نئے مسائل کا دباؤ ایسا پڑا کہ انہیں مذکورہ اصولوں کے بغیر چارہ ہی نہ تھا۔ اہل حدیث کے بعض حضرات نے اس کے خلاف سخت آواز اٹھائی، حتیٰ کہ قیاس کے استعمال تک کو ناجائز بتایا، لیکن عملی زندگی سے انہیں اگر ایسا ہی سابقہ پڑتا جیسا کہ ان حضرات کو پڑا تھا۔ تو بڑی حد تک اختلاف کی نوعیت میں فرق ہو جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ اختلاف میں شدت زیادہ دنوں تک نہ باقی رہ سکتی تھی بلکہ کچھ دنوں کے بعد ان کے شاگردوں کے درمیان باہمی استفادہ کا سلسلہ قائم ہو گیا تھا۔

اس دور کے مشہور ترین فقیہ و مفتی درج ذیل ہیں

مدینہ کے مشہور فقیہ و مفتی :۔

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ (۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۳) حضرت ابو ہریرہؓ (۴) حضرت سعید بن مسیّب مخزومیؒ (۵) حضرت عروہ بن زبیر بن عوام (۶) حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰنؒ (۷) حضرت علی بن حسین (۸) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؒ (۹) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر (۱۰) حضرت سلیمان بن یسارؒ

مکہ کے فقیہ و مفتی :۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۲) حضرت مجاہد بن جبیر (۳) حضرت عکرمہ (۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عطاء بن ابی رباح (۵) حضرت ابو الزبیر بن مسلمؒ

کوفہ کے فقیہ و مفتی :۔

(۱) حضرت علقمہ بن قیس النخعی (۲) حضرت مسروق بن الاجدع (۳) حضرت عبیدہ بن عمر سلمانی (۴) حضرت اسود بن یزید نخعی (۵) حضرت شریح بن حارث کندی (۶) حضرت ابراہیم بن یزید نخعی (۷) حضرت سعید بن جبیر مولا والبہ (۸) حضرت عامر بن شراحیلؒ

بصرہ کے فقیہ و مفتی :۔

۱۔ حضرت انس بن مالک انصاری خادم رسول اللہ ﷺ
۲۔ حضرت ابو العالیہ
۳۔ حضرت ابو الشعثاء جابر بن زید
۴۔ حضرت محمد بن سیرین
۵۔ حضرت حسن بن ابی الحسن یسار
۶۔ حضرت قتادہ بن عامہ رضی اللہ عنھم

شام کے فقیہ و مفتی :۔

۱۔ حضرت عبد الرحمٰن بن غنم اشعری
۲۔ حضرت ابو ادریس خولانی
۳۔ حضرت قبیصہ بن ذویب
۴۔ حضرت مکحول بن ابو مسلم
۵۔ حضرت رجاء بن حیونہ الکندی
۶۔ حضرت عمر بن عبد العزیز بن مروان رضی اللہ عنھم

مصر کے فقیہ و مفتی :۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص
۲۔ حضرت ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ
۳۔ حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنھم

اور دوسری طرف جھوٹی حدیثوں کے روایت کرنے کا رواج ہوا۔ اس کے درج ذیل اسباب تھے۔

۱۔ بد دین قسم کے لوگ دین کی تحقیر کے لئے حدیثیں وضع کرتے تھے
۲۔ جاہل صوفی اور عبادت گزار نیکی اور دینداری کا کام سمجھ کر مذہبی ترغیبات اور فضائل سے متعلق حدیثیں وضع کرتے تھے
۳۔ کم ظرف اور بے استعداد محدثین شہرت حاصل کرنے کے لئے حدیثیں وضع کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

۴۔ بدعت کے مبلغین اور مذہب کے متبعین اپنے اپنے مسلک پر دلیل قائم کرنے کے لئے حدیثیں وضع کرتے تھے

۵۔ بعض لوگ اہل دنیا کو خوش کرنے اور ان کے کاموں پر شرعی دلیل قائم کرنے کی غرض سے حدیثیں وضع کرتے تھے۔

۶۔ بعض لوگ ضعیف اور کمزور متن کے لئے مشہور اور صحیح سند گھڑتے تھے اور بعض سند کو الٹ پلٹ کر کے اس میں کچھ ترمیم کر دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ان کی کہی ہوئی بات پر کسی قسم کا الزام نہ آنے پائے یا لوگ نئی دریافت سے متحیر ہو کر ان کی علمی بلندی کو تسلیم کر لیں۔

۷۔ اسی مقصد کی غرض سے بعض لوگوں نے جن حدیثوں کو خود نہیں سنا اور جن راویوں سے خود ملاقات نہ کی تھی۔ ان کے بارے میں وہ جھوٹے دعوے کرتے تھے کہ میں نے اپنے کان سے سنا ہے یا میں نے خود راوی سے ملاقات کی ہے۔

۸۔ بعض لوگ صحابہ کے اقوال، عرب کے مقولوں حکماء کے حکمت آمیز قصوں کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت منسوب کرتے تھے۔

مختلف فرقہ کے لوگ اپنے اپنے عقائد و اعمال کی تائید میں حدیثیں وضع کرنے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ کسی دور میں بھی نہ سب انسان یکساں ہوتے ہیں نہ اس دور میں سب یکساں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے قرب کی بناء پر اچھی خاصی تعداد حق پرستوں اور دین و ایمان پر قربان ہو جانے والوں کی موجود تھی۔ کچھ ایسے بھی تھے جو مذکورہ قسم کی حرکتیں کر کے اس روشنی کو مدہم کرنا چاہتے تے۔ وضع حدیث کا سلسلہ شروع ہو جانے کی وجہ سے محدثین کے لئے تدوین حدیث کا کام نہایت مشکل اور سخت بن گیا تھا۔ ان حضرات نے تدوین حدیث کے مرحلہ میں آمیزشوں سے حدیث کو کس طرح پاک کیا اور کس قدر کامیابی حاصل کی؟ وہ تاریخ کا نہایت اہم باب ہے۔

۴۔ عباسی دور

اس دور کی بنیاد تیسرے دور میں پڑ چکی تھی۔ اور فقہ کی باقاعدہ تدوین اس دور میں ہوئی جلیل القدر امام اور پیشوا جن کے مقلدین اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے امام کی طرف منسوب فقہ پر عمل پیرا ہیں، اسی دور کے ہیں۔

اس دور میں درج ذیل خصوصیات، فقہ پر کافی اثر انداز ہوئی

۱۔ تمدن کی وسعت۔ اس کی وجہ سے نئی نئی ضرورتیں پیدا ہوئی اور غور و فکر کے لئے نئے میدان سامنے آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عمومی حیثیت سے علمی حرکت، یونانی علوم و فنون کی ترویج ہوئی اور ایک دوسرے سے استفادہ کے مواقع فراہم ہوئے۔

۳۔ تدوین حدیث کا کام اس دور میں انجام پایا اور تقریباً تمام اسلامی شہروں میں تدوین کی طرف توجہ دی گئی اس سلسلہ میں کام کرنے والے خصوصی حیثیت کے حامل درج ذیل اصحاب تھے۔

۱۔ مدینہ میں امام مالک بن انسؒ۔
۲۔ مکہ میں عبدالملک بن عبدالعزیزؒ۔
۳۔ کوفہ میں سفیان ثوریؒ۔
۴۔ بصرہ میں حماد بن سلمہ اور سعید بن ابی عروہؒ۔
۵۔ واسط میں ہشیم بن بشیرؒ۔
۶۔ شام میں عبدالرحمن اوزاعیؒ۔
۷۔ یمن میں عمر بن ارشدؒ۔
۸۔ خراسان میں عبداللہ میں مبارکؒ۔
۹۔ رے میں جریر بن عبدالحمیدؒ۔

تدوین کے اس ابتدائی دور میں عموماً ایک قسم مثلاً نماز روزہ وغیرہ سے متعلق حدیثوں کو سلسلہ وار جوڑ دیا گیا تھا۔ نیز اس دور سے حدیث کے ساتھ صحابہ و تابعین کے اقوال مخلوط طریقہ پر جمع کرنے کا رواج تھا۔ لیکن اب حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوتی اور صحابہ تابعین کے اقوال کی نسبت ان کی طرف کی جاتی تھی۔

تدوین کے دوسرے مرحلہ میں لوگوں نے اقوال واحادیث الگ الگ نقل کئے اور ایسی کتابیں مسانید کے نام سے مشہور ہوئیں۔ مثلاً مسند عبداللہ بن موسیٰ کوفی، مسند امام احمد بن حنبل، مسند اسحاق بن راہویہ، مسند عثمان ابن ابی شیبہ، مسند مسدد بن مسرہد بصری، مسند اسد بن موسیٰ المصری مسند نعیم بن حماد۔

ان تمام حضرات نے اس بات کا بھی اہتمام کیا تھا کہ ایک راوی کی ساری روایتیں اسی راوی کے تحت بیان کی جاتی تھیں۔ مثلاً مسند ابو بکر صدیق جس میں حضرت ابو بکر سے مروی تمام روایتیں بیان کی گئی تھیں۔

تیسرے مرحلہ میں اس عظیم ذخیرہ سے انتخاب میں نہایت چھان بین کی گئی۔ اس طبقہ کے سرخیل محمد بن اسماعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری ہیں۔ ان بزرگوں نے نہایت چھان بین کے بعد اپنی کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم تالیف فرمائی۔ ان کے علاوہ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے بھی بڑی حد تک انہیں دونوں بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اس اہم کام کو انجام دیا۔ صحاح ستہ کے نام سے انہیں کی کتابیں مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ اور حضرات بھی ہیں جنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی کتابیں تالیف کی ہیں لیکن جتنی شہرت ان حضرات کو حاصل ہوئی دوسروں کو نہ حاصل ہو سکی۔ اگرچہ بعض حیثیات سے دوسرے بھی زیادہ شہرت کے مستحق تھے۔

اس دور میں ایک اور طبقہ نے حدیث کی راویوں کے حالات کی چھان بین کو اپنا مطمح نظر بنایا اس نے راویوں کے حالات کی پوری تحقیق کی۔ اخلاقی حالت، حافظہ ضبط کی طاقت وغیرہ پر تفصیلی معلومات فراہم کیے یہ حضرات رجال جرح و تعدیل کے نام سے مشہور ہیں۔

جرح و تعدیل کے اعتبار سے کچھ راوی ایسے ہیں جن میں سقم کی وجہ سے ان کے چھوڑ دینے پر سب کا اتفاق ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کے بارے میں خود اصحابہ جرح و تعدیل کا اختلاف ہے۔ بہر حال اس دور میں علم حدیث ایک مستقل فن بن گیا تھا اور اس کے بارے میں ہر حیثیت سے بحث و مباحثہ اور تحقیق کا سلسلہ قائم ہوا تھا اور بہت سے لوگ اس خدمت کے لئے وقف تھے۔

۴۔ اصول فقہ کی تدوین اسی دور میں ہوئی لیکن فقہ کے مواد کے بارے میں اختلاف ہوا اس کی درج ذیل صورتیں تھیں۔

الف: حدیث کی حجت اور اس سے فقہ کے استنباط میں کسی فقیہ نے کلام نہیں کیا، البتہ اس کے قبول کرنے کے طریقوں میں اختلاف ہوا ہے اور ہر فقیہ نے اپنے اپنے معیار کے مطابق اس کے ضابطے اور طریقے مقرر کیے ہیں۔ چند آدمیوں نے حدیث ہی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن جمہور فقہاء سے ان کا تعلق نہ تھا بلکہ انہوں نے ان پر سخت نکیر کی تھی حتی کہ امام شافعی وغیرہ نے انکار حدیث کے طریقہ کو ضلالت و گمراہی کا طریقہ قرار دیا ہے۔

ب: قیاس اور استحسان کے ماخذ قرار دینے میں اختلاف ہوا۔ محدثین نے قیاس کے زاویہ استعمال پر پابندی لگانے کی کوشش کی اور امام شافعی نے استحسان کی تردید کی۔ ظاہریہ نے قیاس کا نہایت شدت کے ساتھ انکار کیا۔

اس میں شک نہیں کہ قیاس سے اس دور میں بہت زیادہ کام لیا گیا تھا۔ احناف کا حصہ اس میں بہت زیادہ ہے۔ حنابلہ اور مالکیہ کا ان کے مقابل میں بہت کم ہے اور شافعیہ کا ان دونوں کے درمیان ہے۔

ج: اجماع کی شرطوں میں اختلاف ہوا جس کی بناء پر مسائل ثابت کرنے میں مختلف زاویہ نگاہ پیدا ہوئے۔

د: حکم کے ثبوت کے درجہ اور طریقہ میں اختلاف ہوا کہ مثلاً کسی طرح وجوبی حکم ثابت ہوتا ہے اور کس طرح غیر وجوبی حکم کا ثبوت ہوتا ہے۔ فقہاء نے اس کے قاعدے و ضابطے مرتب کیے۔

۵۔ فقہاء نے اصول فقہ پر بہت سی کتابیں لکھیں اور نہایت کامیاب طریقہ پر اس فن کو مدون کیا جس سے بعد کے لوگوں کو رہبری حاصل ہوئی اور اسی کو بنیاد بنا کر مسائل کا استنباط و استخراج کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ قرآن و سنت کے اسلوب بیان اور قوت مطالعہ وغیرہ پر نظر کر کے فرض واجب سنت مستحب مندوب وغیرہ کی اصلاحیں مقرر کی گئی۔

اس دور کے مشہور فقہاء حسب ذیل ہیں

۱۔ سفیان بن سعید ثوری
۲۔ شریک بن عبداللہ نخعی
۳۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

امام ابو حنیفہ اور ان حضرات میں علمی بحثیں ہوتی رہتی تھیں۔

امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں درج ذیل کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی

۱۔ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری
۲۔ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی
۳۔ زفر بن ہذیل بن قیس کوفی
۴۔ حسن بن زیاد لولوئی کوفی

امام مالک بن انس ابن ابی عامر، محدثین اور فقہاء دونوں گروہ میں ان کے شاگرد ہیں کیونکہ ان میں محدث، فقیہ دونوں کے وصف موجود تھے۔ اصول "مصالح مرسلہ" سے امام مالک نے فقہ کو کافی وسیع بنایا ہے۔

۳۔ امام محمد بن ادریس شافعی کے نام سے مشہور ہیں ان کے شاگرد عراق اور مصر دونوں جگہ کافی تعداد میں موجود تھے۔

۴۔ امام احمد بن حنبل، ان کے بھی محدثین اور فقہاء دونوں گروہوں میں کافی شاگرد ہیں

یہ چاروں امام وہ ہیں جن کے مسلک نے شہرت حاصل کی ان کی فقہ مدون کی گئی اور باقی رہی شہرت کے عمومی اسباب حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ان حضرات کی تمام آراء جمع کر لی گئی تھیں۔ پہلے دور کے لوگوں کو یہ بات نہ حاصل تھی۔ اس بناء پر مستقل رائے کی حیثیت سے ان کے مقابلہ میں ان کو شہرت حاصل نہ ہوئی۔

۲۔ ان کے شاگردوں کو سوسائٹی میں اونچا درجہ حاصل ہوا پھر جب انہوں نے اپنے استادوں کی آراء نقل کیں تو نہایت وقعت کی نظر سے دیکھی گئیں۔

۳۔ شاگردوں نے ان کی رائے کی اشاعت میں کافی زور لگایا

۴۔ بعض مسالک میں اپنی وسعت اور ان میں ضرورتوں کے زیادہ پوری ہونے کی وجہ سے حکومت کے قانون بن گئے تھے۔

اس دور کے دو فرقوں اور ان کے مذہبوں نے شہرت حاصل کی

۱۔ شیعہ زیدیہ اور (۲) شیعہ امامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ زیدیہ فرقہ زید بن علی بن حسین کی طرف منسوب ہے۔ اس کے اماموں میں اجتہاد کی شرط ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ ان میں بکثرت امام صاحب الرائے پیدا ہوئے ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔

۱۔ الحسن بن علی بن الحسن زید
۲۔ الحسن بن زید بن محمد
۳۔ قاسم بن ابراہیم
۴۔ ہادی یحیٰی بن الحسن بن القاسم

۲۔ شیعہ امامیہ، اس فرقہ کی بنیاد اس بات پر تھی کہ امام معصوم ہوتے ہیں اور حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں۔ اثناء عشریہ کے سب سے بڑے امام اس در میں ابو عبداللہؒ جعفر صادق اور ان کے والد ابو جعفر ابو باقر تھے۔

فقہ کے بعض مذاہب ایسے بھی ہیں جن کے ماننے والے موجود تھے اور ایک زمانہ تک ان کی پابندی کی جاتی رہی۔ لیکن بعد میں دوسرے مذاہب ان پر غالب آگئے اور یہ فناء ہو گئے ان میں سے مشہور فقیہ امام یہ ہیں۔

۱۔ ابو عبدالرحمٰن بن محمد اوزاعی
۲۔ ابو سلیمان داؤد ظاہری
۳۔ ابو جعفر محمد بن جریر طبری

اس دور میں فقہ عملی اور واقعی نہ رہا بلکہ ایک حد تک نظری اور تخیلی بن گیا یعنی واقعات و مسائل کے پیش آنے سے پہلے فرض کر کے ان کے متعلق احکام بیان کئے جانے لگے اس سلسلہ میں فقہاء عراق سب سے بلندی لے گئے۔ ان میں بعض مسائل ایسے بھی ہیں کہ نسلیں گزرنے کے بعد بھی شاید ان کی ضرورت نہ پڑے اس طریق کار سے ایک طرف فقہ نہایت وسیع اور ضخیم بن گیا اور دوسری طرف بعد کے لوگوں میں اعتماد اور سہل پسندی پیدا ہو گئی۔

۵۔ انحطاط اور تقلید کا دور

دولت عباسیہ کے اواخر میں علم فقہ کی ترقی رک گئی یعنی فقہ میں استقلال کی جو روح تھی وہ سیاسی ضعف کی تقلید میں ضعیف ہو گئی۔ وہ بلند روح جو امام ابو حنیفہؒ امام مالک، امام شافعی امام احمد، داؤد بن علی اور محمد بن جریر طبری اور اس کے ہمسروں میں کام کر رہی تھی اس کا صرف ضعیف سا اثر باقی رہ گیا۔ اس روح کی جگہ جس نے امام ابو حنیفہ کو ان کے اسلاف کے متعلق یہ کہنا سکھایا تھا کہ "وہ بھی آدمی ہیں اور ہم بھی آدمی ہیں" اور امام مالک کو یہ کہنا سکھایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں جس کا قول رد و قبول کے قابل نہ ہو اور ان دونوں اماموں کے سوا اوروں کو بھی اس قسم کے قول سکھائے تھے، ایک ایسی روح نے لے لی جس کو ہم روح تقلید کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہاء نے تدوین مذہب پر اکتفا کیا اور ان کا اجتہاد مسائل فرعیہ تک محدود ہو گیا۔ ان کا کام صرف متقدین کی کتابوں کی شروح اور حواشی لکھنا رہ گیا تھا۔ بلکہ ساتویں صدی ہجری کے وسط میں تمام سنی فقہاء اس بات پر متفق ہو گئے کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور مذاہب اربعہ کافی ہیں۔

اس طرح عربی تمدن کو تدریجاً ادبار آگیا اور ہر طرف جمود چھا گیا۔ اس سے تقلید پھیل گئی اور فقہی اجتہاد رک گیا۔

(محمد تقی امینی فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر ص ۵۱ تا ۴۹)

۶۔ جدید بیداری کا دور

پانچویں دور کے جمود و تنزل کے خلاف شدید ردعمل کے طور پر بیداری کی ایک لہر اٹھی کیونکہ تقلید کے دور میں بدعات اور خرافات کثرت سے پھیلے جن کی بنیاد وہم اور جہالت پر تھی۔ لوگوں نے ان کی تکفیر میں تساہل کیا کیونکہ وہ شریعت کی اصلی روح کو نظر انداز کر کے بعض متقدمین کے اجتہاد کے پابند ہو گئے تھے مگر مسلمان فقہاء میں بعض ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے تقلید کو قبول نہیں کیا بلکہ علی الاعلان کہا کہ اجتہاد لازم ہے اور شریعت کے اصلی مصادر یعنی قرآن و سنت کی طرف رجوع ضروری ہے۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم کا شمار اسی قسم کے مجتہدین میں ہوتا ہے۔ وہ دونوں آٹھویں صدی ہجری کے حنبلی فقہاء میں سے تھے۔ بارھویں صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب جو بلاد عرب میں وہابی تحریک کے بانی ہوئے ہیں انہیں کے نقش قدم پر چلے اور پھر اخیر میں انیسویں صدی میں سید جمال الدین افغانی اور شیخ محمد عبدہ اور اس کے تلامذہ اٹھے اور انہوں نے لوگوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ تقلید کو چھوڑیں اور مذاہب فقہ میں وحدت پیدا کریں، شریعت کے اصلی مصادر کی طرف رجوع کریں اور بدعات اور خرافات سے دوری اختیار کریں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شریعت اسلامی کا مطالعہ نصوص اصلیہ اور زمانہ حال کی جدید تمدنی ضروریات کی روشنی میں شروع ہوا اور مختلف اسلامی ممالک میں قانون سازی کی عام تحریک شروع ہو گئی ذیل میں ہم بڑے بڑے اسلامی اور عربی ملکوں کی قانون سازی کا جائزہ لیتے ہیں۔

ترکی

مغربی ممالک کی قانون سازی کے طرز پر تدوین فقہ اسلام کی دوسری باضابطہ کوشش اٹھارویں صدی عیسوی میں کی گئی جب کہ سلطان ترکی نے ایک حکم کے ذریعہ ۱۸۶۹ء میں دیوانی قانون مرتب کرنے کے لئے سعادت پاشا کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دی اس کمیٹی نے ۱۸۷۲ء میں ترکی کے لئے "مجلۃ الاحکام احمدیہ" کے نام سے اسلامی دیوانی قانون مرتب کیا جو عام طور پر "مجلہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ مجلہ بیع، اجارہ، کفالت، تحویل، رھن، امانت، ہبہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصب، شفعہ، شراکت، کارندگی، تصفیہ و ابراء، اقرار، دعویٰ، شہادت، و تحلیف اور قضاء سے متعلق احکام پر مبنی تھا۔ (افسوس کہ کمال اتاترک کے لائے ہوئے۔ انقلاب کے بعد ۱۹۲۶ء میں ترکی حکومت نے سوئٹزرلینڈ کے قوانین اپنانے کا فیصلہ کیا اور مجلہ کو منسوخ کر دیا گیا البتہ "مجلہ" آج کل ترمیم شدہ صورت میں فلسطین عراق شام اور شرق اردن میں نافذ ہے)

دیوانی قانون کے علاوہ حکومت ترکی نے ۱۹۱۷ء میں قانون نکاح و طلاق وضع کیا جو حقوق العائد کے نام سے مشہور ہے اگرچہ یہ قانون حنفی مذہب کے مطابق تھا۔ لیکن نکاح بالجبر اور طلاق بحالت نشہ کے مسائل میں مالکی مذہب کی اتباع کی گئی۔

۱۷ ستمبر ۱۹۵۳ء کو "قانون الاحوال الشخصیہ" کے نام سے دفعہ وار شکل میں مرتب شدہ شخصی قانون نافذ کر دیا گیا۔ اس قانون کے ذریعہ اہلیت نکاح کا عمر کا تعین کر دیا گیا جو لڑکی کے لئے ۱۷ سال اور لڑکے کے لئے ۱۸ سال رکھی گئی اور یہ کہ اگر لڑکی ۱۳ سال کی ہو اور لڑکا ۱۵ سال کا ہو اور دونوں نکاح کرنا چاہیں اور ان کے ولی معترض نہ ہوں تو قاضی انہیں نکاح کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جسمانی اعتبار سے مشقت جماع کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ نکاح کے لئے قاضی سے اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا نیز اجازت کی درخواست کے ساتھ طبی صداقت (عمر اور صحت کے بارے میں) دینا لازمی قرار دیا گیا۔ اس طرح نکاح ثانی کے لئے بھی اجازت ضروری قرار دی گئی البتہ یہ اجازت مرد کی مالی استطاعت پر موقوف کر دی گئی۔

طلاق بحالت نشہ، طلاق بالکنایہ، طلاق رجعی، وغیرہ کے احکام قانون کی مانند مدون کئے گئے چنانچہ ایک وقت میں تین یا اس سے زیادہ مرتبہ دینے کی صورت میں ایک ہی طلاق تسلیم کی گئی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عمل تھا۔ چنانچہ طلاق بالمال یعنی خلع اور طلاق متمم للثلاث کے علاوہ باقی تمام طلاقوں کو طلاق رجعی کے حکم میں داخل کیا گیا۔ اسی طرح مرد کے عدم قدرت نفقہ کی صورت میں عورت کو طلب تفریق کا حق دیا گیا۔

نسب اولاد کے ضمن میں امام ابو حنیفہ کے اس نقطہ نظر سے کہ حمل کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے۔ اختلاف کرتے ہوئے مالکیہ مذہب کی اتباع میں مدت حمل کو ایک سال شمسی بطور حد کے مقرر کیا گیا۔

قانون مذکورہ کے تحت شام میں وصیت کے احکام میں بھی کئی تبدیلیاں کی گئیں۔ چنانچہ مالکی مذہب کے مطابق یہ قرار دیا گیا کہ اگر وصیت کی گئی ہو اور وہ شخص جس کے لئے وصیت کی گئی، وصیت کرنے والے کا قاتل ہو تو اس صورت میں وصیت کے تحت اس شخص کو کچھ حصہ نہ ملے گا وصیت کے باب میں اہم تر امر یہ ہے کہ ابن حزم اور امام احمد بن حنبل کے مذہب کے مطابق اولاد محروم کے لئے یعنی ایسی اولاد کے لئے جس کا باپ اس کے دادا کی حیات میں فوت ہو جائے وصیت کرنا واجب قرار دیا گیا جس کی مقدار اتنی ہونی چاہئے۔ جتنی کہ اس کے باپ کو ملتی اگر وہ دادا کی موت کے وقت بقید حیات ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وراثت کے سلسلے میں بھی شامی قانون میں متعدد تبدیلیاں کی گئیں۔ چنانچہ مالکی مذہب کے مطابق قاتل مقتول کے ترکے میں وارث نہیں ہو سکتا۔ اس طرح حضرت زید ابن مسعود کی متابعت میں بھائی دادا کے ساتھ متوفی کے ورثے میں حقدار قرار دیا گیا۔ اسی طرح وراثت حمل صرف اس صورت میں معتبر قرار دی گئی جب کہ مدت حمل ایک سال ہو۔

برطانوی ہند

انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کر لینے کے بعد جب عدالتی نظام بحال کیا تو انہوں نے بذریعہ قانون یہ اعلان کر دیا کہ وہاں کے باشندوں کو اپنے شخصی معاملات یعنی شادی، طلاق، وراثت، وصیت وغیرہ میں اپنے اپنے مذہبی قانون کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہو گی لیکن اس کے برعکس ۱۹۲۹ء میں قانون امتناع ازدواج طفال کے ذریعہ نابالغوں کی شادیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔

۱۹۳۹ء میں مسلمانوں کے مطالبے پر ہندوستان کی مرکزی اسمبلی نے قانون انفساخ ازدواج مسلمانان منظور کیا۔ جس کے تحت مسلمان عورتوں کے اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے کہ شرع کے مطابق کسی بھی سبب کی بناء پر انہیں طلب تفریق کا حق حاصل ہو گا چند وجوہ و اسباب کو مدون کر دیا گیا۔ جو بلا لحاظ اس امر کے کہ وہ عورت یا مرد کسی فرقے یا مسلک سے تعلق رکھتا ہے، قانون مذکورہ جملہ مسلمانوں پر نافذ العمل قرار دیا گیا اس قانون کے تحت اہم ترین امر امام مالک کے مذہب کی متابعت میں عورت کا فسخ نکاح کا وہ حق تھا جو اس کے شوہر کے چار سال تک مفقود الخبر رہنے کی صورت میں اس کو دیا گیا تھا۔

پاکستان

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بفضل ایزدی مسلمانان ہند کے پیہم مطالبے اور مسلسل جدوجہد کے بعد تقسیم ہند کے نتیجے میں مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک "پاکستان" قائم ہوا۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے اس واضح اعلان کی روشنی میں پاکستان ایک جمہوری مملکت ہو گی۔ جس کی بنیادیں اسلام کے عدل حکمرانی کے اصولوں پر رکھی جائیں گی حکومت پاکستان نے اپنی اولین فرصت میں دستور پاکستان کی تدوین کے سلسلے میں اسلامی نظریات کی سفارشات کے لئے "تعلیمات اسلامی بورڈ" قائم کیا جس کے صدر ڈاکٹر محمد حمید اللہ پروفیسر انٹرنیشنل لاء کالج پیرس مقرر کئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے مستعفی ہو جانے کے بعد برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز ادیب محقق اور مورخ مولانا سید سلیمان ندوی (مرحوم) اس بورڈ کے صدر نامزد کئے گئے جو تا حیات اس کے صدر رہے۔

۱۹۴۹ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے قرار داد مقاصد منظور کی جس کی رو سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان پر اللہ کی حاکمیت کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اس مقصد کی تکمیل کا ذمہ لیا گیا کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو ان اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے مطابق ڈھال سکیں جو قرآن پاک اور سنت رسولؐ میں متعین ہیں۔

۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پہلا دستور نافذ ہوا اس دستور کے ذریعہ مسلمانوں کی زندگیوں کو قرآن مجید اور سنت رسولؐ کے مطابق بنانے کا موقع فراہم کیا گیا۔ چنانچہ دستور کی دفعہ ۱۹۸ کی رو سے یہ قرار دیا گیا۔ اس ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جا سکے گا جو قرآن پاک اور سنت نبوی میں مذکور اسلامی احکام و تعلیمات کے منافی ہو ساتھ ہی اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ موجودہ قوانین کو قرآن پاک و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء کو ایک اسلامی قانون کمیشن کے قیام کا اعلان کیا گیا جس کے صدر عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے سابق جج جناب جسٹس محمد شریف مقرر کیے گئے۔

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء کو انجمن خواتین پاکستان کے پیہم اصرار پر عائلی قانون کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں عائلی قوانین آرڈی نینس نافذ کر دیا۔ اس آرڈی نینس میں نکاح کی رجسٹری لازم قرار دی گئی دوسری شادی پر حکومت کے مقرر کردہ ادارے کی اجازت لازمی قرار دی گئی۔ طلاق کو بھی نتیجتاً طلاق رجعی کے حکم میں داخل کر دیا گیا اور اس کے عدم نفاذ کے لئے یونین کونسل کے چیئرمین کو طلاق کی اطلاع دینے کے بعد سے تین ماہ کی مدت مقرر کر دی گئی۔

وراثت کے باب میں یتیم پوتے کی وراثت کے حق کو جو پہلے محروم الارث قرار پاتا تھا دادا کے ترکے میں اپنے باپ کے حصہ کے بقدر وراثت قرار دیا گیا۔ مہر کے باب میں بھی یہ تصریح کر دی گئی کہ اگر نکاح نامے یا معاہدہ نکاح میں مہر کی ادائیگی کے طریقہ کار کے متعلق کوئی صراحت موجود نہ ہو تو کل مہر، مہر معجل قرار پائے گا۔

۱۹۶۲ء میں پاکستان کا دوسرا دستور نافذ ہوا۔ اس کے تحت بھی قانون سازی کے اس اصول کو صراحتاً تسلیم کیا گیا کہ پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے منافی نہ ہو گا۔ نیز پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور تصورات کے مطابق زندگی گزارنے کا مفہوم سمجھ سکیں۔ دستور کی دفعہ ۱۹۹ کے تحت صدر مملکت کو اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کے قیام کا اختیار دیا گیا تاکہ یہ کونسل پاکستان کے ہر شعبہ زندگی میں اسلام کے اصولوں اور تصورات کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب اور امداد دے سکے نیز یہ جائزہ بھی لے سکے کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلام کے خلاف یا منافی ہے۔

دستور مذکور کی دفعہ ۲۰۷ کے تحت صدر کو ادارہ تحقیقات اسلامی کے نام سے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کا بھی اختیار دیا گیا جو اسلام اور اسلامی تعلیمات کی تحقیق کرے۔ جس سے صحیح اسلامی بنیاد پر مسلم معاشرے کی تشکیل جدید میں مدد مل سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مذکورہ بالا مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی نے ایک جامع منصوبہ کے تحت تمام منتشر اسلامی قوانین کو تحقیق کے بعد جدید انداز پر مرتب اور مدون کرنے کا بیڑا اٹھایا جس میں عائلی قوانین دیوانی قوانین اور فوجداری قوانین شامل ہیں۔

قوانین اسلامی تدوین اور ضابطہ بندی کے لئے سب سے پہلے چند رہنما اصول طے کئے گئے جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ہر مسئلہ کے اثبات کے لئے قرآن پاک کی کسی آیت کی تلاش اور اس کا حوالہ

۲۔ اگر مسئلہ سے متعلق قرآن پاک میں صریحی حکم بلا اختلاف دلیل موجود ہو تو اسے بلا چون وچرا قبول کرنا۔

۳۔ اگر حکم قرآنی صریح وبلا اختلاف موجود نہ ہو بلکہ دلائل میں اختلاف ہو یا حکم معنوی ہو اور اس کی تعبیر میں مفسرین، محدثین، مجتہدین یا فقہاء کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کے معنی و مطلب کو متعین کرنے کی غرض سے مستند اور صحیح حدیث کی تلاش کرنا اور اس سے استدلال کرنا

۴۔ اگر کسی مسئلہ میں حکم قرآنی صریحاً یا معناً موجود نہ ہو تو احادیث نبوی کی تلاش و حوالہ۔

۵۔ اگر حدیثیں آپس میں متعارض ہوں تو ان کا تاریخی جائزہ لینا اور اصول روایت کے تحت ان کی تخریج کرنا اور صحیح تر حدیث معلوم کر کے اس پر مسئلہ کی بنیاد رکھنا۔

۶۔ اگر کوئی مسئلہ حکم قرآنی یا حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو مگر اس مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین یا ائمہ میں اتفاق پایا جاتا ہو تو اس کو اختیار کرنا۔

۷۔ اختلاف ائمہ کی صورت میں فقہی قواعد و اصول فقہ کی روشنی میں ائمہ کے دلائل کا جائزہ لینا اور یہ دیکھنا کہ زمانہ سابق میں اس مسئلہ میں خلافیات میں کس کو ترجیح دی گئی ہے اور کس پر عمل رہا ہے؟ اگر وہ طریقہ زمانہ حال کے تقاضوں کے مطابق ہو تو اس کو اختیار کرنا۔

۸۔ اگر زمانہ سابق کا تعامل زمانہ حال کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو تو مصلحت عامہ (جو قرآن وسنت کے احکام کے مغائر نہ ہو) کے اصول پر عمل پیرا ہو کر مختلف مکاتب فکر میں سے جس کے ساتھ حق نظر آئے اس کی رائے کو ترجیح دینا اور اسے اختیار کرنا۔

۹۔ اگر کسی مسئلہ میں نص موجود نہ ہو اور کسی بھی مکتب فکر کی رائے کی اتباع بوجوہ معقول بالخصوص مصلحت عامہ کے نقطہ نظر سے (جو قرآن و سنت کے احکام کے مطابق ہو) قابل قبول نہ ہو تو ضروری اجتہاد سے کام لینا۔

۱۰۔ اجتہاد میں قرآن وسنت کی متابعت اور ادلہ شرعیہ کی پابندی کرنا۔

۱۹۷۳ء میں بھٹو حکومت کے دور میں قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر ایک آئین منظور کر لیا گیا اس آئین کی رو سے اس ریاست کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔ پاکستان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری مذہب اسلام ہو گا ملک کا سربراہ مسلمان ہو گا کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے۔ اسلامی تعلیمات پر عملداری کے لئے اسلامی نظریہ کی کونسل قائم کی جائے گی۔

جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ ہجری کو زکوۃ اور عشر کے نظام اور اسلامی حدود اور تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا اور بتایا :۔

۱۔ شادی شدہ زانی کو سر عام سنگسار کر دیا جائے گا

۲۔ زنا بالجبر کا ارتکاب کرنے والے نابالغ شخص کو پانچ سال قید یا جرمانے کی سزائیں دی جا سکیں گی۔

۳۔ بہتان تراشی کے مجرموں کو اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

۴۔ ساڑھے چار گرام سونے کی مالیت کا سامان چرانے والے کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

۵۔ شراب سمیت تمام منشیات کی تیاری و خرید و فروخت پر پانچ سال قید اور کوڑوں کی سزا دی جا سکے گی۔

۶۔ زکوۃ کی وصولی یکم جولائی سے شروع کی جائے گی جب کہ عشر کا اطلاق اکتوبر سے ہو گا۔

۷۔ تین سال میں ملکی معیشت کو سود سے پاک کر دیا جائے گا

۸۔ سوا دو کروڑ روپے سے زکوۃ فنڈ قائم کر دیا جائے گا۔ وغیرہ۔

مئی ۱۹۸۹ء میں جنرل ضیاء الحق نے اسلامی نظریے کی کونسل کی تشکیل نو کی اب کونسل میں ارکان کی تعداد بیس کر دی گئی۔ ارکان کے لئے قرآن و سنت، حدیث، فقہ اور دوسرے دینی دنیاوی علوم پر ماہر ہونا لازم قرار پایا۔ تاکہ کونسل کے فیصلے شریعت کے لحاظ سے حرف آخر ثابت ہو سکیں۔ غرض اس حکومت نے اسلامی حدود تعزیرات نافذ کرنے کے علاوہ قوانین کے پورے سانچے کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کے لئے وفاقی شریعت کورٹ قائم کی۔ جسے کسی بھی قانون کو اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر خلاف اسلام قرار دے کر منسوخ کرنے کا مکمل اختیار حاصل تھا۔ زکوۃ اور عشر کا نظام قائم کیا۔ مالیات کے نظام سے سود کے خاتمہ کے لئے ٹھوس اقدامات کئے اور اب اسلامی نظام کے قیام کے لئے اسلامی اصولوں پر مبنی قانون شہادت نافذ کر دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی

۱۔ فقہ اسلامی کے تدریجی ارتقاء کا مختصر سا جائزہ پیش کیجئے؟

۲۔ کہتے ہیں کہ فقہ اسلامی کے ارتقاء میں جدید بیداری کا زمانہ تقلیدی دور کے خلاف رد عمل ہے۔ آپ اس سے کہاں تک متفق ہیں واضح کریں؟

۳۔ مذاہب اربعہ کس دور کی پیداوار ہیں اس دور کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔ تحریر کریں؟

۴۔ پاکستان میں فقہ اسلامی کے ارتقاء کا جائزہ لیجئے گا۔

۵۔ چند اسلامی ممالک میں اسلامی قانون سازی کا خلاصہ بیان کریں؟

۶۔ مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں؟

۱۔ دور رسالت میں فقہ کا ارتقاء

۲۔ پاکستان میں قوانین اسلام کی تدوین کے چند رہنما اصول

۳۔ مسلم دور حکومت ہند میں فقہ کا ارتقاء

۴۔ خلافت راشدہ اور فقہ

۵۔ بنی امیہ اور فقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدایۃ المجتہد

مصنفہ

قاضی ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

المشہور بہ

ابن رشد

مرتبہ

تنویر بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدایہ

البدایہ کی مندرجہ ذیل کتب شامل نصاب ہیں:

(1) کتاب النکاح
(2) کتاب الطلاق
(3) کتاب القضیہ

کتاب النکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النکاح

سوال: نکاح سے کیا مراد ہے؟ نکاح کے بارے میں قرآن حدیث اور فقہا کی رائے درج کریں۔ نیز "خطبہ نکاح" کی کیا حیثیت ہے؟

جواب : نکاح : "نکاح" کے لغوی معنی ہیں: (1) جماع، مباشرت، مجامعت (2) عقد، بیاہ، شادی۔

آئمہ اربعہ کی رائے : حنفیہ کے نزدیک نکاح ایک معاملہ ہے جو اس ارادہ سے کیا جائے کہ ایک شخص ملک متعہ (تمتع) کا مالک ہو جائے۔

شافعیہ کے نزدیک نکاح ایک معاملہ ہے جس میں نکاح یا تزویج یا اس کا ہم معنی لفظ استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ اس سے مباشرت کی ملکیت حاصل ہو۔ بعض شوافع کے نزدیک نکاح ایک عقد اباحت ہے، عقد تقلید نہیں۔

مالکیہ کے نزدیک نکاح محض جنسی لذت کے لئے ایک معاملہ ہے جو حصول لذت سے پہلے گواہوں کی موجودگی میں کیا جاتا ہے۔

حنابلہ کے نزدیک نکاح منفعت استمتاع کے لئے ایک معاملہ ہے، جس میں نکاح یا تزویج کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

قرآن میں نکاح کا حکم : "جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔" (النساء)

حدیث نبوی میں نکاح کا حکم : "نکاح کرو کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری قوموں پر فخر کروں۔"

نکاح کی فقہی حیثیت : جمہور فقہا کے نزدیک نکاح مستحب ہے۔

اہل ظاہر کے نزدیک نکاح واجب ہے۔

متاخرین فقہائے مالکیہ کے نزدیک نکاح بعض لوگوں کے لئے واجب ہے، بعض کے حق میں "مندوب" ہے اور بعض کے حق میں مباح۔ یعنی جس قدر انسان کو اپنے اوپر ضبط حاصل ہو اسی کے مطابق اس کے لئے حکم ہے۔

جن فقہا نے یہ کہا ہے کہ بعض کے حق میں نکاح واجب ہے، بعض کے حق میں مستحب اور بعض کے حق میں محض جائز، تو ان کا یہ قول "مصلحت" کے پیش نظر ہے۔ اور یہ "قیاس"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وہ قسم ہے جسے "قیاس مرسل" کہا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ کئی فقہا نے "قیاس مرسل" کو رد کر دیا ہے' لیکن امام مالک کے مسلک میں اسے درست تسلیم کیا گیا ہے۔

نوٹ : نکاح کے ضمن میں کچھ اصطلاحات کا ذکر آیا ہے' ان کا مفہوم سمجھ لیجئے :

مندوب : جس کا کرنا شرع نے مکلف سے غیر لازمی طور پر طلب کیا ہو' یا وہ فعل ہے' جس کے کرنے پر فاعل کی تعریف کی جائے لیکن اس کے چھوڑنے پر مذمت نہ کی جائے۔

واجب : احناف کے نزدیک جس کا کرنا شرع نے دلیل ظنی سے لازمی قرار دیا ہو۔
جمہور فقہا کے نزدیک "فرض" اور "واجب" ایک ہی چیز ہیں' جبکہ احناف کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق ہے۔ سینوں کے نزدیک "واجب" کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا جبکہ فرض کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔

مباح : حلال' جائز' روا' درست

خطبہ نکاح : جمہور فقہا کے نزدیک خطبہ نکاح واجب نہیں ہے۔
امام داؤد کے نزدیک خطبہ نکاح واجب ہے۔
اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عمل نبوت کو "وجوب" پر محمول کیا جائے گا۔ یا استحباب پر۔

سوال : کیا خطبہ بر خطبہ (پیغام پر پیغام) جائز ہے؟ فقہا کی رائے بھی درج کریں۔

جواب : **خطبہ بر خطبہ** : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ خطبہ بر خطبہ (پیغام پر پیغام) نہ دیا جائے۔ رسول اللہ کی اس حدیث پر فقہا کا اختلاف ہے کہ کیا یہ ممانعت منہی عنہ (جس کام سے منع کیا گیا ہے) کے فساد پر دلالت کرتی ہے یا نہیں کرتی' اور اگر کرتی ہے تو کس حالت میں کرتی ہے؟
داؤد کا قول ہے کہ خطبہ بر خطبہ کی صورت میں نکاح فسخ ہو جائے گا۔
امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ بر خطبہ سے نکاح فسخ نہیں ہو گا۔
بعض فقہا کے نزدیک خطبہ بر خطبہ کی صورت میں نکاح دخول سے قبل فاسخ قرار دیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا لیکن دخول کے بعد نہیں۔

ابن قاسم کے نزدیک ممانعت اس صورت میں ہے کہ دوسری مرتبہ خطبہ (پیغام) دینے والا اور پہلی مرتبہ پیغام دینے والا دونوں صالح ہوں' لیکن اگر دوسرا صالح ہو اور پہلا نہ ہو تو پھر دوسرے کا نکاح جائز ہے۔

جہاں تک خطبہ بر خطبہ (پیغام پر پیغام) دینے کی ممانعت کے وقت کا تعلق ہے تو یہ ممانعت اس وقت ہے جب پیغام دینے والا اور خطیبہ (منگیتر) ایک دوسرے کی جانب مائل ہو جائیں یا والدین رشتہ منظور کر لیں۔

ابتدا" پیغام آنے کے بعد دوسرا پیغام دینا ممنوع نہیں ہے۔ جیسا کہ فاطمہ بنت قیس کے اس واقعہ سے ظاہر ہے جو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

> "فاطمہ بنت قیس رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان نے انہیں پیغام دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ابو جہم عورتوں کو ڈنڈے کے نیچے رکھتا ہے اور معاویہ مفلوک الحال ہے' بہتر ہے کہ تم اسامہ سے نکاح کر لو۔"

سوال : کیا خطبہ کے وقت مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے؟ فقہا کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب : خطبہ کے وقت مخطوبہ کو دیکھنا : اس مسئلہ میں فقہا کا اختلاف ہے۔

(1) امام مالک کے نزدیک خطبہ کے وقت مخطوبہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔

(2) امام ابوحنیفہ کے نزدیک چہرے اور ہاتھوں کے ساتھ مخطوبہ کے پیروں کا دیکھنا بھی جائز ہے۔

(3) ابن حزم کے نزدیک پوشیدہ مقامات کے علاوہ تمام اعضائے جسم کا دیکھنا جائز ہے۔ (یاد رہے کہ اکثر فقہا نے ابن حزم کے اس قول کو مردود متروک قرار دیا ہے)

(4) بعض فقہا کے نزدیک خطبہ کے وقت مخطوبہ کے جسم کا کوئی بھی حصہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ دیکھنے کی مطلق اجازت بھی مروی ہے اور مطلق ممانعت بھی ہے اور مقید اجازت (چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی اجازت) بھی موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

ولا یبد ین زینتھن الا ما ظھر منھا (النور)

(اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے کہ جو خود ظاہر ہو جائے)

اکثر فقہا نے اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے چہرہ اور ہاتھ مراد ہیں اس لئے مخطوبہ کے چہرہ اور ہاتھ کا دیکھنا جائز ہے۔

بیشتر فقہا کے نزدیک حج میں عورت کا چہرہ اور ہاتھ کھولنا جائز ہے' اس لئے مخطوبہ کے چہرہ اور ہاتھوں کا دیکھنا جائز ہے۔

جن فقہا کے نزدیک خطبہ کے موقعہ پر مخطوبہ کا دیکھنا ناجائز ہے' انہوں نے عام حرمت کے پیش نظر یہ قول اختیار کیا ہے۔

سوال : نکاح کس کی اجازت سے منعقد ہوتا ہے؟ عقد نکاح میں کس کی رضا مندی ضروری ہے؟ ولایت نکاح کے بارے میں فقہا کی رائے بھی درج کریں۔

جواب : نکاح کس کی اجازت سے منعقد ہوتا ہے؟ : نکاح کی اجازت مردوں کی طرف سے اور ثیبہ (شوہر دیدہ عورت) کی طرف سے الفاظ کے ساتھ ہوتی ہے۔

باکرہ لڑکی طرف سے اجازت نکاح اس کی خاموشی سے بھی ہو جاتی ہے' لیکن اگر باکرہ نکاح کو رد کرنا چاہیے تو وہ ہر حال میں الفاظ ہی سے رد ہو گا۔

امام شافعی کے اصحاب سے ایک قول یہ ہے کہ اگر نکاح کرانے والا باپ یا دادا کے علاوہ کوئی اور شخص ہو تو پھر باکرہ لڑکی کی اجازت بھی الفاظ کے ساتھ ہی قبول ہو گی۔

جمہور فقہا کی اس رائے (کہ خاموشی باکرہ کی جازت سے اجازت متصور ہو گی) کی وجہ مستند حدیث ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"والایم احق بنفسھا من ولیھا والبکر تستا مر فی نفسھا و اذ نھا صما تھا"

بیوہ (ایم) اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے مگر باکرہ سے اس کے معاملہ میں اس کی اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔)

جس کی اجازت "الفاظ" سے ضروری ہے' اس کے بارے میں فقہا کا اتفاق ہے کہ اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح' نکاح اور تزویج کے الفاظ سے کرنا درست ہے۔

امام شافعی کے نزدیک نکاح صرف "نکاح" اور "تزویج" کے الفاظ سے منعقد ہوتا ہے۔ جبکہ بعض فقہا کے نزدیک نکاح طے پانے کے لئے "مخصوص الفاظ" کی شرط ضروری نہیں ہے۔

عقد کے لئے کس کی رضامندی ضروری ہے؟ : عقد نکاح کی صحت میں کس کا قبول کرنا معتبر ہے؟ تو شریعت میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1) زن و شوہر کی رضامندی' ولی کے ساتھ یا بغیر ولی کے۔

(2) وہ قبولیت جس میں صرف اولیاء کی رضامندی معتبر ہے۔

مندرجہ بالا دونوں مسئلوں میں فقہا کی رائے مختلف ہے۔ بعض ایک دوسرے سے متفق ہیں اور بعض مختلف الرائے۔

بالغ آزاد مرد جو اپنے آپ کے خود مالک ہوں' ان کے بارے میں فقہا کا اتفاق ہے کہ صحت نکاح کے لئے ان کی رضامندی اور ان کا نکاح کو قبول کرنا شرط ہے۔

غلام کے بارے میں امام مالک اور امام ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے کہ مالک اپنے غلام کو نکاح پر مجبور کر سکتا ہے۔

فقہا کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بالغ ثیبہ عورت کی رضامندی کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کا جواز یہ فرمان نبویؐ ہے کہ "ثیبہ اپنی مرضی کا اظہار خود کرے گی۔"

بالغ باکرہ اور نابالغ ثیبہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ بالغ باکرہ کے بارے میں امام مالک' امام شافعی اور ابن لیلیٰ کی رائے یہ ہے کہ صرف اس کا باپ اسے نکاح پر مجبور کر سکتا ہے' جبکہ امام ابو حنیفہ' ثوری' اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک اس کی رضامندی حاصل کرنا ضروری ہے۔

یتیمہ کے بارے میں حدیث نبوی ہے کہ : "یتیمہ سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے۔"

امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک : نابالغ ثیبہ کو اس کا باپ نکاح پر مجبور کر سکتا ہے' لیکن امام شافعی کے نزدیک نابالغ ثیبہ کو اس کا باپ نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ثیبہ کے نکاح کے بارے میں حدیث نبویؐ ہے کہ :

"بیوہ کا نکاح اس کے مشورے اور اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔"

رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ :

"ثیبہ اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر پر فقہا کا اتفاق ہے کہ باپ اپنے صغیر سن بیٹے اور اپنی صغیر سن باکرہ بیٹی کو نکاح پر مجبور کر سکتا ہے اور ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے' کیونکہ مستند طریقہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ یا سات برس تھی اور جب حضرت عائشہ رخصت ہوئیں تو نو سال کی تھیں اور ان کا نکاح ان کے باپ حضرت ابوبکر نے کیا تھا۔

کیا نابالغ یا نابالغہ کا نکاح باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی کر سکتا ہے؟ اس سلسلہ میں امام شافعی کی رائے ہے کہ چھوٹی بچی کا نکاح باپ اور دادا کر سکتے ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ چھوٹی بچی کا نکاح صرف اس کا باپ ہی کر سکتا ہے یا اس کا باپ جس شخص کو اس کام کے لئے متعین کر دے اور شوہر کا تعین کر دے' اس شرط کے ساتھ کہ کسی فساد اور نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک صغیر کا نکاح باپ بھی کر سکتا ہے اور وہ قریبی رشتہ دار بھی' جسے اس پر ولایت حاصل ہو' مگر اسے بالغ ہو جانے پر نکاح کے برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار حاصل ہو گا۔

امام شافعی نے باپ کا ہمسر صرف دادا کو قرار دیا ہے' کیونکہ دادا بھی بمنزلہ باپ کے ہے۔

امام مالک نے کہا ہے کہ یہ حق (ولیت) صرف باپ ہی کو حاصل ہے' اور یہ حق ازروئے شریعت بھی ہے اور "قیاس" کی بنا پر بھی۔ ازروئے شریعت تو اس لئے کہ حدیث نے خود باپ کی تخصیص کی ہے اور ازروئے قیاس اس لئے کہ جو محبت اور ہمدردی باپ کو اپنی اولاد کے لئے ہوتی ہے' وہ کسی اور شخص کو نہیں ہوتی۔

فقہائے احناف کے نزدیک باپ کے علاوہ شخص کی طرف سے نکاح صغار کے درست ہونے کی دلیل قرآن مجید کا یہ فرمان ہے :

"اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔" (النساء)

امام مالک کے نزدیک صغیرہ کا ولی اس کا وصی بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اجازت سے صغیرہ کا نکاح منعقد ہو سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک "وصی" ولی نہیں ہو سکتا۔ ان کے نزدیک صغیرہ کا نکاح صرف اس کا ولی ہی کر سکتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک صغیرہ کا نکاح اس کے باپ کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں کر سکتا۔

ولی سے متعلق عام نظریہ : تمام اختلافات سے قطع نظر' آئمہ اربعہ اور شیعوں کا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر پر اتفاق ہے کہ نابالغ کا نکاح اس کا ولی کر سکتا ہے۔ ولی کا عاقل' بالغ اور مسلمان ہونا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل قسم کے رشتہ داروں کو علی الترتیب حق ولایت حاصل ہے۔

(1) باپ (2) دادا (3) سگا بھائی (4) علاتی بھائی (5) سگا بھتیجا (6) علاتی بھتیجا (7) سگا چچا (8) سگا چچا زاد بھائی (9) علاتی چچا زاد بھائی (پدری رشتہ داران) (10) ماں (11) بیٹے کی بیٹی (12) بیٹی کی بیٹی (13) پوتے کی بیٹی (14) بیٹی کی نواسی (15) سگی بہن (16) سوتیلا بھائی (17) سوتیلی بہن (18) دیگر ذوی الارحام (مادری رشتہ داران) (19) حاکم وقت یا قاضی

یاد رہے کہ قریب تر ولی کی موجودگی میں بعید تر ولی کو حق ولایت کم حاصل ہوتا ہے۔

امام حنیفہ اور دوسرے آئمہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر قریب تر ولی غائب ہو اور غیبت منقطعہ پر ہو تو بعید تر ولی کو اس امر کا اختیار ہو گا کہ وہ مولیٰ علیہ کا نکاح کر دے۔

سوال : "خیار بلوغ" سے کیا مراد ہے؟ "حق خیار" پر نکاح کی کیا حیثیت ہے؟

جواب : **خیار بلوغ** : نابالغ لڑکے یا لڑکی کا بہ زمانہ نابالغیت ولی کے کئے ہوئے نکاح کو بالغ ہو جانے پر رد کر دینے کا اختیار "خیار بلوغ" کہلاتا ہے۔

حنیفہ کے نزدیک باپ دادا کے علاوہ اگر کسی دوسرے ولی نے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کیا ہو تو وہ نابالغ یا نابالغہ' بالغ ہونے پر "خیار بلوغ" کا حق استعمال کر کے اس نکاح کو جو ان کے ولی نے بہ زمانہ نابالغیت کیا ہو' رد کر سکتے ہیں۔

ابو ثور کے نزدیک حق خیار پر نکاح جائز نہیں۔

مالکیہ کے نزدیک، صرف باپ اور شافعیہ کے نزدیک صرف باپ اور دادا کو ولایت نکاح حاصل ہے' اس لئے ان کے یہاں باپ یا دادا کے علاوہ کسی دوسرے ولی کے کئے ہوئے نکاح میں حق خیار استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

جمہور فقہا کے نزدیک حق خیار پر نکاح جائز نہیں۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا نکاح کی نوعیت اس بیع کی سی ہے جس میں حق خیار حاصل ہوتا ہے یا اس بیع کی سی ہے جس میں حق خیار حاصل نہیں ہوتا۔ بالفاظ دیگر عقود میں اختیار حاصل نہیں ہے' سوائے اس کے کہ کسی موقع سے متعلق "نص" موجود ہو اور خیار ثابت کرنے والے پر دلیل پیش کرنا لازم ہے' یا یہ کہ بیع میں خیار کے ممنوع ہونے کی وجہ سے دھوکا کا ہوتا ہے' جبکہ نکاح میں دھوکا نہیں ہے اور اس لئے نکاح میں اختیار کی اور دیکھنے کی ضرورت بیع سے بھی زائد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حضرات خیار بلوغ کے حق کو تسلیم کرتے ہیں ان کے نزدیک زوجین میں سے کسی ایک کے خیار بلوغ کا حق استعمال کرنے سے نکاح عدالت کے ذریعہ فسخ ہو جاتا ہے' قانون انفساخ ازدواج کے تحت 18 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے لڑکا یا لڑکی خیار بلوغ کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

سوال : کیا قبولیت نکاح فوری طور پر ضروری ہے؟

جواب : امام مالک کے نزدیک اگر دونوں جانب سے کسی کی طرف سے نکاح کے قبول میں معمولی تاخیر ہو تو نکاح جائز ہے۔ مگر بعض فقہا کے نزدیک تاخیر سے نکاح جائز نہیں ہوتا۔

بعض دیگر فقہا کے نزدیک اس طرح کی تاخیر روا ہے کہ ولی نے عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیا اور اس کو جب اطلاع ملی تو اس نے قبول کر لیا۔

امام شافعی کے نزدیک نکاح میں تاخیر قطعاً" ممنوع ہے اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک مطلقاً" جائز ہے۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا نکاح کے انعقاد کی یہ شرط ہے کہ دونوں متعاقدین ایک ہی وقت نکاح کو قبول کریں یا یہ شرط نہیں ہے اور یہی اختلاف بیع میں بھی موجود ہے۔

بعض فقہا نے جواز نکاح کی ایک ضروری شرط انعقاد مجلس یا "مکان عقد" بھی مقرر کی ہے اور کہا ہے کہ ایجاب و قبول کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ ایجاب و قبول (دونوں) ایک ہی مجلس میں ہوں۔ چنانچہ اگر ایک مجلس میں "ایجاب" اور دوسری میں "قبول" ہو تو نکاح منعقد نہ ہو گا۔

سوال : کیا ولایت' صحت نکاح کی شرط ہے یا نہیں؟ فقہا کی رائے درج کریں۔

جواب : ولایت نکاح : فقہا کا اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا ولایت صحت نکاح کی شرط ہے یا نہیں۔ امام مالک کے نزدیک بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے۔ ان کے نزدیک ولایت صحت نکاح کی ایک شرط ہے' پس شرط پوری نہ ہونے پر نکاح نہیں ہو گا۔

داؤد کے نزدیک باکرہ کے نکاح میں ولی کا ہونا شرط ہے اور ثیبہ کے نکاح میں ولی کا ہونا شرط نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ' زفر' شعبی اور زہری کہتے ہیں کہ اگر عورت بغیر ولی نکاح کرے اور "کفو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کفات : برابری' ہمسری' مرد عورت کا آپس میں مذہب' آزادی' پیشہ' دیانت' تمول اور کردار وغیرہ میں ہمسر ہونا) کے مطابق ہو تو درست ہے۔

امام مالک کا جو قول اوپر درج کیا گیا ہے اس کے مطابق ولی کا ہونا صحت نکاح کی ایک شرط ہے' لیکن ان کے ایک دوسرے قول کے مطابق ولایت شرط صحت نکاح نہیں ہے۔ امام مالک سے مروی ہے کہ بغیر ولی کے نکاح میں زوجین کے مابین میراث جاری ہو گی' اونچا خاندان نہ رکھنے والی عورت اپنا نائب مقرر کر سکتی ہے کہ وہ اس کا نکاح کرا دے اور ثیبہ کے لئے مستحسن یہ ہے کہ وہ اپنے ولی سے اپنے نکاح کے لئے کہے۔ ان امور سے پتا چلتا ہے کہ ان کے نزدیک ولایت صحت نکاح کی شرط نہیں بلکہ شرط تمام نکاح ہے۔

بعض فقہا کا خیال ہے کہ ولایت کی شرط نکاح کے صحیح ہونے کی شرط ہے' نکاح کے تمام ہونے کی شرط نہیں ہے۔

فقہاء کے مابین وجہ اختلاف یہ امر ہے کہ نص کے درجہ کی کوئی قرآنی آیت یا حدیث ایسی منقول نہیں ہے جس سے ولایت کے نکاح میں شرط ہونے کی وضاحت ہوتی ہو۔ جن آیات اور احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے وہ محتمل (ایک سے زائد احتمال والی) ہیں۔ شرط ولایت کی سب سے اہم دلیل قرآن کی یہ آیت ہے :

فبلغن اجلهن فلا تعضلو هن ان ينكحن ازواجهن

(البقرہ)

(اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر ان میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کر لیں)

اکثر فقہا کے نزدیک اس آیت کے مخاطب "ولی" ہیں کہ ان کو "عضل" (زیر تولیت افراد کی شادی میں تاخیر) سے منع کیا گیا ہے۔ اگر وہ ولی ہونے کی حیثیت میں نکاح کا اختیار نہ رکھتے تو ان کو عضل سے کیوں منع کیا جاتا۔

نیز ارشاد باری ہے :

ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا (البقرہ)

(اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)

فقہا کا خیال ہے کہ اس آیت میں بھی قرآن کے مخاطب "اولیاء" ہیں۔ اس لئے ولیت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواز حاصل ہے۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عورت اپنے ولی کے اذن کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔"

اس کے برعکس جن فقہا کے نزدیک ولایت نکاح کی شرط نہیں ہے' وہ سورۃ بقرہ کی یہ آیت پیش کرتے ہیں :

فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف

(اپنی ذات کے معاملہ میں وہ معروف طریقہ سے جو کچھ بھی کریں اس کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے)

اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ عورت کا اپنا عقد خود کرنا درست ہے۔ دوسرا مکتب فکر حضرت ابن عباس سے مروی یہ حدیث بھی پیش کرتا ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی اس کا اذن ہے۔"

اس بنا پر دوسرے مکتب فکر کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ولی کا ہونا شرط نہیں ہے۔

ان دونوں فریقین کے دلائل پیش کرنے کے بعد علامہ ابن رشد تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سامی دلائل ہیں۔ لیکن جہاں تک فرمان الٰہی **"فاذا بلغن اجلھن فلا تعضلوا ھن"** کو دلیل بنانے کا تعلق ہے' تو درحقیقت اس آیت سے صرف اتنا مفہوم نکلتا ہے کہ عورت کے رشتہ دار اور اس کے دوھیالی اقربا (عصبہ) اس کے نکاح میں حارج نہ ہوں۔ اس حارج نہ ہونے کے حکم سے صحت نکاح کے لئے ان کی شرط نہ حقیقتاً مفہوم ہوتی ہے اور نہ مجازاً" یعنی دلیل خطاب کی کسی بھی وجہ سے یا خود نص سے یہ بات مفہوم نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے برعکس مفہوم ہوتا ہے کہ اولیاء کو اپنے زیر ولایت کے نکاح پر دسترس حاصل نہیں ہے۔

اس طرح یہ آیت **"ولا تنکحوا المشرکین حتی یو منوا"** سے یہ مفہوم نہیں ہوتا کہ اولیاء کو خطاب ہے بلکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ یہ تمام اولوالامر اور مسلمانوں کو خطاب ہے۔ اس لئے جو فقہا اس آیت سے استدلال کرتے ہیں' انہیں پہلے تو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اس آیت کا مخاطب اولیاء ہی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ خطاب عام ہے اور ذوی الارحام اور اولیاء دونوں کو مشتمل ہے تو کہا جائے گا کہ یہ خطاب مشتمل بر ممانعت شرعی ہے' جس میں اولیاء اور غیر اولیاء برابر ہیں اور اس حکم ممانعت سے ولی کی ولایت خاص ثابت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ دراصل اس فرمان کے مخاطب اولیاء ہیں اور اس سے صحت نکاح کے لئے ان کی اجازت کی شرط لازم آتی ہے تو یہ اثبات مجمل ہے' اس پر عمل درست نہیں ہو گا' کیونکہ اس میں نہ اولیاء کی اصناف کا ذکر ہے اور نہ ان کا صفات اور ان کے مراتب بیان کئے گئے ہیں۔

ابن رشد کا خیال ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ابتلائے عام کی حیثیت رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ میں ایسے افراد بھی ہوں گے جن کے ولی نہیں ہوں گے۔ مگر ایسی کوئی روایت نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ رسول اللہ نے کسی کا عقد فرمایا یا کسی کو کسی عقد کے لئے مامور فرمایا۔ ابن رشد کے مطابق **"ولا تنکحوا"** والی آیت سے مراد صرف مشرک مردوں اور عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان کرنا ہے' نہ کہ ولایت نکاح کا جواز پیش کرنا۔ اسی طرح انہوں نے حضرت عائشہ والی حدیث سے بھی یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ نکاح میں ولی کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔

ابن رشد کا خیال ہے کہ حضرت عائشہ اور امام زہری کا یہ مسلک نہیں ہے کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں۔ ابن رشد احناف کی یہ دلیل کہ "کوئی نکاح بغیر ولی اور دو پارسا گواہوں کے نہیں ہوتا۔" یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کی صحت اور اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ رسول اللہ نے جب ام سلمہ سے نکاح فرمایا تو ان کے صاحبزادے کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کا نکاح ان سے کر دیں۔

آخر میں ابن رشد کا کہنا ہے کہ "اب ان دو میں سے کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ یا تو ولیت نکاح کی شرط نہیں ہے اور اگر شرط ہے تو پھر ولی کی اصناف' صفات اور مراتب کا کوئی تعین نہیں ہے اور اس صورت میں جن فقہا نے ولی قریب کی موجودگی میں ولی بعید کی سرپرستی کو باطل قرار دیا ہے تو یہ غیر صحیح ہے۔

سوال : "ولی" کی صفات بیان کیجئے۔ ولی قریب اور ولی بعید کے کئے ہوئے نکاح کی کیا حیثیت ہے؟

جواب : ولی کی صفات : فقہا کے نزدیک ولایت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں :

(1) اسلام (2) بلوغ (3) مذکر ہونا

ولی کی تین صفات میں فقہا کا اختلاف ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) غلام ہونا (2) فاسق ہونا (3) بیوقوف ہونا

غلام کے بارے میں اکثر فقہا کی رائے ہے کہ اس کی ولایت درست نہیں' لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک غلام ولی ہو سکتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک رشد (عقل) بھی شرط ولایت ہے۔ یہی رائے امام مالک کے مسلک کے بیشتر اصحاب کی ہے۔

یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ ولی کا عاقل' بالغ اور مسلمان ہونا ضروری ہے' چنانچہ ایک کافر کسی مسلمان نابالغ لڑکے یا لڑکی کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مرتد بھی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا۔

وجہ اختلاف اس ولایت کو ولایت مال سے مشابہ قرار دینا ہے۔ جن فقہا کے نزدیک اس ولایت میں رشد ضروری ہے ہے' ان کے نزدیک اس رشد کا مال میں ہونا لازم نہیں ہے۔ ان کے نزدیک ولایت کی یہ شرط نہیں ہے کہ ولی مال میں بھی رشید ہو اور جن کے نزدیک ایسا نہیں ہو سکتا کہ اگر ایک شخص نکاح کے معاملہ میں تو عقل رکھتا ہو مگر مال کے بارے میں اسے عقل نہ ہو' ان کے نزدیک ولی کا مال میں عقل رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح رشد کی دو قسمیں ہو گئیں یعنی کفو کے انتخاب کا رشد مال کے رشد سے مختلف ہو گیا۔

عدالت (پارسائی) کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ ولایت کا ایک معنوی پہلو ہے کہ عدم عدالت کی صورت میں یہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنی طرح کفو کا خیال رکھے گا۔ جبکہ یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ انہیں عار کے لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے' جو بالطبع موجود ہوتا ہے جبکہ دوسری عدالت کسبی ہوتی ہے۔

خلاصہ : ولی کے لئے مسلمان' بالغ اور مرد ہونا ضروری ہے۔ بعض فقہا کی رائے ہے کہ ولی کو عاقل بھی ہونا چاہیے۔

سوال : اولیاء کی اقسام اور ان کی ترتیب بیان کیجئے۔

جواب : **اولیاء کی اقسام** : جو فقہا ولایت کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس کی اقسام یوں ہیں :

(1) نسب (2) سلطان (3) مولیٰ اعلیٰ (4) مولیٰ اسفل

امام مالک کے نزدیک ولی کوئی معمولی عورت بھی ہو سکتی ہے۔ ان کے نزدیک وصی بھی ولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک وصی ولی نہیں ہو سکتا۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا ولایت ایسا امر ہے جس میں دوسرا شخص نائب ہو سکتا ہے۔ یا اس میں نائب ہونا ممکن نہیں ہے۔ نکاح میں وکالت کے بارے میں بھی یہی وجہ اختلاف ہے۔ جمہور فقہا کے نزدیک نائب ہونا ممکن اور جائز ہے' مگر ابو ثور کے نزدیک جائز نہیں۔

نسبی ولایت کی ترتیب میں اختلاف ہے۔ امام مالک کے نزدیک ماسوا بیٹے کے ولایت میں **تعصیب** (ددھیالی رشتہ دار ہونا) معتبر ہے۔ یعنی جو قریب ترین عصبہ رشتہ دار ہو گا وہی ولایت کا حقدار ہو گا۔ بیٹے ان کے نزدیک زیادہ ولایت کے حقدار ہیں خواہ وہ نیچے تک کے ہوں (پوتے اور پڑپوتے) پھر باپ' پھر باپ اور ماں شریک بھائی' پھر صرف باپ شریک بھائی' پھر باپ اور ماں شریک بھتیجے اور پھر باپ شریک پھر دادا اوپر تک (پردادا وغیرہ)۔

مغیرہ کے نزدیک باپ اور دادا' بھائی اور بھتیجے پر فوقیت رکھتے ہیں' اس لئے کہ یہ اصل رشتہ دار ہیں۔ پھر بھائیوں کی ترتیب کے مطابق چچا ہیں' نیچے تک' پھر مولیٰ ہے' پھر سلطان ہے اور ان کے نزدیک مولیٰ اعلیٰ زیادہ حقدار ہے۔ مولیٰ اسفل سے' اور ان کے نزدیک وصی ولی نسب سے زیادہ حقدار ہے۔

بیٹوں کی ولایت کے بارے میں امام شافعی کی رائے امام مالک سے مختلف ہے اور امام شافعی کے نزدیک بیٹوں کی ولایت درست نہیں۔

اولیاء کی ترتیب سے تین مشہور مسائل متعلق ہیں :

(1) اگر دور کا ولی قریب کے ولی کی موجودگی کے باوجود نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟

(2) اگر قریبی ولی موجود نہ ہو تو کیا ولایت دور کے ولی کی جانب یا سلطان کی جانب منتقل ہو جائے گی؟

(3) اگر باپ غائب اور اس کی باکرہ بیٹی ہو تو اس کی ولایت کسی اور فرد کی طرف منتقل ہو گی یا نہیں؟

ان مسائل کے جوابات درج ذیل ہیں۔

(1) امام مالک کے نزدیک ولی کی موجودگی میں دور کے ولی نے نکاح کر دیا تو وہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔

امام مالک کے دوسرے قول کے مطابق ایسا نکاح جائز ہو گا۔

امام مالک کے تیسرے قول کے مطابق ولی قریب کو اختیار ہو گا کہ وہ چاہے تو نکاح باقی رکھے' چاہے تو ختم کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کے نزدیک باپ کی موجودگی میں بیٹی کا نکاح کوئی نہیں کر سکتا' خواہ وہ بالغہ ہو یا ثیبہ۔

(2) امام مالک کے نزدیک اگر ولی قریب غائب ہو تو ولایت ولی بعید کو منتقل ہو جائے گی لیکن امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں ولایت سلطان کو منتقل ہو جائے گی۔

(3) امام مالک کے مسلک کے فقہا کے نزدیک اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر باپ کی جائے غیبت بعید ہو یا باپ ایسی جگہ موجود ہو جہاں کا علم نہ ہو یا وہ قیدی ہو اور لڑکی کو تحفظ و اخراجات کی سہولت حاصل ہو اور وہ خود شادی کی خواہاں نہ ہو تو اس کی شادی (باپ کی عدم موجودگی میں) نہیں کی جائے گی' اور اگر وہ خود شادی کی خواہاں ہو تو باپ کے قیدی ہونے اور اس کی جائے غیاب کے عدم علم کی صورت میں اس کی شادی کی جا سکتی ہے۔ اگر اس لڑکی کے پاس اخراجات موجود نہ ہوں یا تحفظ حاصل نہ ہو تو اس کی تین صورتوں میں شادی کر دی جائے گی۔ (1) غیاب بعید کی صورت میں (2) باپ کے قیدی ہونے کی صورت میں (3) اور اس کے جائے قیام نامعلوم ہونے کی صورت میں۔

اگر کوئی عورت اس لڑکی کا معاملہ دو ولیوں کے سپرد کر دے اور دونوں ولی اس کا نکاح کر دیں تو ظاہر ہے کہ ایک نکاح دوسرے نکاح سے مقدم ہو گا یا دونوں عقد ایک ساتھ ہوں گے۔ اس صورت میں یا تو پہلے نکاں کا علم ہو گا یا نہیں ہو گا۔ اگر علم ہو تو اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر دونو میں سے کسی نے دخول نہیں کیا ہے تو جس کا نکاح پہلے ہوا ہے اس کا نکاح درست ہے۔ لیک اگر دوسرے نے دخول کر لیا تو امام شافعی کے نزدیک پہلا نکاح ہی درست ہے' جبکہ امام مالک ا ابن قاسم کے نزدیک دوسرا نکاح درست قرار پائے گا۔ اگر دونوں نکاح ایک ساتھ ہوئے ہوں ابن رشد کے مطابق دونوں نکاح فسخ ہوں گے۔

سوال : کفو (کفاءت) سے کیا مراد ہے؟ کفو کی حیثیت کے بارے میں فقہاء رائے بیان کریں۔

جواب : کفو / کفاءت : کفاءت کے لفظی ہیں : ہمسری' برابری۔ بالعموم ان اشخاص کو ایک دوسرے کا کفو کہا جاتا ہے' جو مسلمان ہوں' ہم نسب ہوں' آزاد ہوں' نیز دیانت داری اور مالداری میں مساوی حیثیت کے مالک ہوں۔

فقہی اصطلاح میں کفاءت سے مراد مرد اور عورت کا آپس میں مذہب' نسب' آزادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردار وغیرہ میں ہمسر ہونا ہے۔

حنفیہ کے نزدیک کفاءت میں اسلام' نسب' آزادی' پیشہ' دیانت اور تمول شامل ہیں' جبکہ مالکیوں کے نزدیک کفاءت میں صرف دو امور شامل ہیں :

(1) دیانت داری

(2) ایسے عیوب سے پاک ہونا جن کے سبب عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

شوافع کے نزدیک کفاءت میں نسب' دین' آزادی اور پیشہ شامل ہیں۔

فقہا کی رائے :

اسلام : کفاءت کے بارے میں اکثر کا اتفاق ہے کہ اس میں دین (اسلام) بہتر ہے۔

محمد بن حسن بصری کے نزدیک دین کفاءت میں معتبر نہیں۔

نسب : کیا نسب کفاءت میں داخل ہے یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے۔ حنفی اور شافعی فقہ کے مطابق نسب کفاءت کا ایک جزو ہے۔

امام ابو حنیفہ کے مطابق قرشی عورت کا نکاح قرشی مرد سے اور عربی عورت کا عربی مرد ہی سے ہونا چاہیے۔ امام مالک سے مروی ہے کہ مولیٰ کا نکاح عرب سے جائز ہے۔

سفیان ثوری اور امام احمد کے نزدیک عربی عورت کا مولیٰ سے نکاح درست نہیں۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ نسب کو دین میں کوئی وقعت حاصل نہیں' تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے طبقاتی تقسیم پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ بعضوں نے مجہول النسب اور معروف النسب میں فرق کیا ہے۔

آزادی : ایک غلام ایک آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔

پیشہ : امام ابو حنیفہ کے مطابق پیشہ میں ہمسری ضروری نہیں' لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے کہ اگر مرد کا پیشہ حقیر اور ذلیل ہو' جو عار کا سبب ہو تو وہ مرد اس عورت کا کفو نہ ہو گا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ فی الحقیقت پیشہ کا تفاوت ایک اضافی شے ہے۔

ذاتی کردار / سیرت : دیانت داری اور پرہیز گاری بھی کفاءت کی ایک شرط ہے' امام مالک کے مسلک کے مطابق اگر باپ اپنی باکرہ لڑکی کا کسی شرابی یا فاسق سے نکاح کرنے لگے تو لڑکی منع کر سکتی ہے اور نکاح ہو جانے پر حاکم تفریق کروا سکتا ہے۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب باپ ایسے شخص سے نکاح کر دے جس کی کمائی حرام ہو یا جو طلاق کے بڑے حلف اٹھاتا ہو۔

تمول : بعض فقہا کا خیال ہے کہ مرد کے لئے باعتبار مال اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بوقت نکاح مہر معجل ادا کر سکتا ہو اور بیوی کے نفقہ کا متحمل ہو سکتا ہو' لیکن بعض فقہا کا خیال ہے کہ کسی خوشحال مالدار عورت کا کفو ایسا مرد نہیں ہو سکتا جو صرف نفقہ اور مہر معجل پر قادر ہو۔

امام مالک کے نزدیک اگر شوہر نفقہ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو باپ کی طرف سے بالرہ بیٹی کا کیا ہوا نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔

صحت اور حسن : بعض فقہائے نے حسن اور صحت کو بھی کفاءت میں شمار کیا ہے۔ جن فقہا کے نزدیک برنائے عیب نکاح رد ہو سکتا ہے ان کے نزدیک صحت بھی امور کفاءت میں سے ہے اور اس لحاظ سے حسن بھی معتبر تصور ہو گا۔

کفو کی حیثیت : اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کفو موجود ہو اور مہر مثل میسر ہو تو ولی کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ اس کی شادی میں تاخیر کرے' اس صورت میں لڑکی سلطان کے پاس مرافعہ کر سکتی ہے اور اگر ولی باپ کے علاوہ کوئی اور شخص ہو تو سلطان اس کی شادی کر سکتا ہے۔

اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ اگر ولی لڑکی کے غیر کفو میں نکاح کرنے پر اسے مجبور کرے تو وہ اسے رد کر سکتی ہے۔

تمام آئمہ اس پر متفق ہیں کہ کفاءت کا اعتبار نکاح کے وقت کیا جائے گا' نکاح کے بعد اس کا قائم رہنا معتبر نہیں۔

سوال : کیا ولی کا اپنی زیر تولیت سے خود نکاح کر لینا جائز ہے؟

جواب : امام شافعی کے نزدیک ولی کا اپنی زیر تولیت سے خود نکاح کر لینا جائز نہیں ہے' کیونکہ وہ خود ہی شاہد اور خود ہی حاکم نہیں بن سکتا۔

امام مالک کے نزدیک ولی کا اپنی زیر تولیت سے خود نکاح کر لینا جائز ہے۔ ابن رشد کا کہنا ہے کہ اس جواز کی دلیل مجھے معلوم نہیں۔ سوائے اس روایت کے کہ رسول اللہ نے حضرت ام سلمہ سے ولی کی موجودگی کے بغیر نکاح کیا تھا۔ کیونکہ حضرت ام سلمہ کے صاحبزادے چھوٹے تھے۔ اور یہ بھی مستند طریقے سے ثابت ہے کہ آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا تھا اور ان کی آزادی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر قرار دیا تھا۔

سوال : نکاح میں "شہادت" کی حیثیت بیان کریں۔

جواب : **شہادت نکاح** : مجلس عقد میں ایجاب و قبول کے وقت گواہوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول کی سماعت ضروری ہے۔ امام ابو حنیفہ' امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک " شہادت" نکاح کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا شہادت شرط تمام ہے کہ دخول کے وقت اس کا حکم ہو گا یا شرط صحت ہے کہ انعقاد نکاح کے وقت اس کا حکم ہو گا۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ نکاح میں دو گواہ تو موجود ہوں مگر ان کو نکاح چھپانے کی تاکید کر دی جائے کہ کیا یہ نکاح سر (خفیہ) ہے یا نہیں ہے؟

امام مالک کے نزدیک ایسا نکاح خفیہ ہے اور قابل فسخ ہے' مگر امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک خفیہ نہیں ہے۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا شہادت نکاح حکم شرعی ہے یا اس سے اختلاف اور انکار کا سدباب کرنا مقصود ہے۔ جن کے نزدیک شہادت شرعی حکم ہے ان کے نزدیک صحت نکاح کی شرط ہے اور جن کے نزدیک حکم شرعی نہیں ان کے نزدیک شہادت نکاح کے مکمل ہونے کی شرائط میں سے ہے۔

شہادت کیلئے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے' جیسا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :

"دو پارسا گواہوں اور عاقل ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک مقصود شہادت "اعلان" ہے۔

امام شافعی کے نزدیک شہادت میں "عدالت" شرط ہے۔

گواہوں کی اہلیت کے بارے میں اتفاق ہے کہ وہ آزاد' عاقل' بالغ اور مسلمان ہوں۔

اگر مرد مسلمان اور عورت غیر مسلمہ ہو تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح غیر مسلم گواہوں کے روبرو ہو سکتا ہے' جبکہ امام محمد' امام احمد حنبل اور امام شافعی کے نزدیک غیر مسلموں کی گواہی میں نکاح کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کے نزدیک نابینا اور فاسق شخص گواہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وکالت گواہی کی شرط ہے اور گواہ کا بینا ہونا بھی شرط عدل ہے۔

ابو ثور اور کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ شاہدوں کی موجودگی نہ نکاح کی شرط صحت ہے اور نہ شرط تمام۔ اور حسن بن علی کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بغیر شاہدوں کے نکاح فرمایا اور بعد میں اس کا اعلان کیا۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ جس نکاح میں گواہ موجود ہوں اور وہ نکاح کو چھپائے رکھیں تو کیا ایسا نکاح خفیہ کہلائے گا یا نہیں۔

حضرت عمر کا قول ہے کہ جس نکاح کا اعلان نہیں کیا جاتا وہ نکاح سر ہے' اور اگر ایسے نکاح میں عورت نے اپنے آپ کو مرد کے سپرد کیا تو اسے رجم کیا جائے۔

خلاصہ :

(1) مجلس عقد میں گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔

(2) گواہوں کا عاقل' بالغ' مسلمان اور آزاد ہونا ضروری ہے۔

(3) گواہوں کی تعداد دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔

سوال : "مہر" سے کیا مراد ہے؟ فقہا کی رائے کے مطابق "مقدار مہر" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : مہر : وہ چیز جو خاوند پر بیوی سے استمتاع کے بدلے بیوی کو دی جانی واجب ہے۔

"مہر" کو عربی زبان میں "صداق"، "اجر" اور "نحلہ" بھی کہتے ہیں۔

وجوب مہر : قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

1- **وا توا النساء صدقتهن نحلة** (النساء)

اور عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔

(2) **فانكحو هن باذن اهلهن وا تو هن اجور هن** (النساء)

(ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) مہر میں مال کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے :

واحل لکم ما ولا ء ذالکم ان تبتغوا اموالکم

(حلال کیں تمہارے واسطے علاوہ ان عورتوں کے' کہ تم خواہش کرو ان کی مال کے بدلے میں)

مقدار مہر : حنفی فقہ میں کم از کم مہر کا تعین کر دیا گیا ہے لیکن زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ شیعہ مسلک میں کم از کم مہر کا تعین نہیں کیا گیا۔

حنفی اور شافعی فقہ کے مطابق مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ امام مالک کے نزدیک کم از کم مقدار تین اور بقول بعض پانچ درہم ہے۔

اختلاف : جو فقہا مہر کی کم سے کم مقدار کے تعین کے قائل ہیں ان کے مابین اختلاف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ چوتھائی دینار سونا یا تین درہم وزن چاندی یا تین دراہم کیل (وزن) کے مساوی کوئی شے مہر کی کم سے کم مقدار ہے۔ امام حنیفہ کا قول ہے کہ مہر کی اقل مقدار دس درہم ہے۔ ایک قول پانچ درہم کا اور ایک قول چالیس درہم کا ہے۔

وجہ اختلاف : مقدار مہر کے بارے میں اس اختلاف کے دو اسباب ہیں :

(1) یہ کہ مہر ایسا عوض ہے جس میں قلیل پر رضامندی بھی معتبر ہوتی ہے' جیسے بیع میں یہ صورت ہوتی ہے۔

یا مہر عبادت ہے اور اس لئے موقت ہے (یعنی شرعاً" اس کی مقدار متعین ہے) یعنی اس لحاظ سے کہ ادائے مہر کے بدلے شوہر کو دوامی طور پر حق تمتع ملتا ہے' اس لئے یہ عوض سے مشابہ ہے اور اس لحاظ سے کہ اسقاط کے لئے راضی کرنا درست نہیں ہے' اس لئے یہ عبادت سے مشابہ ہے۔

(2) دوسرا سبب قیاس کا جو تحدید کا مقتضی ہے' اس حدیث کے معارض ہوتا ہے' جو تحدید کی متقاضی نہیں ہے۔ قیاس جو تحدید کا متقاضی ہے وہ یہ ہے کہ مہر عبادت ہے اور عبادات موقت ہوا کرتی ہیں۔ اور حدیث جس کا مفہوم عدم تحدید ہے سہل ابن ساعدی کی یہ روایت ہے' کہ :

"ایک عورت خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے آپ کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ وہ کافی دیر تک کھڑی رہی' ایک شخص اٹھا اور بولا یا رسول اللہ آپ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شادی مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کو مہر میں دینے کے لئے کچھ موجود ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو صرف میرا ازار ہے۔ آپ نے فرمایا: بھلے آدمی اسے ازار دیدو گے تو کیا بغیر ازار بیٹھے رہو گے' کوئی اور شے ڈھونڈو' اس نے کہا' میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو' اس نے تلاش کیا اور کچھ نہ پایا' تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی قرآن ہے' اس نے کہا' جی ہاں فلاں فلاں سورت' آپ نے فرمایا: تیرے پاس جو قرآن ہے اس پر میں نے تیرا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔"

آپ کا یہ فرمانا کہ "لوہے کی انگوٹھی ہی تلاش کر لو" اس امر کی دلیل ہے کہ مہر کی مقدار متعین نہیں ہے۔

جس قیاس کی اساس پر قائلین تحدید مہر نے اعتماد کیا ہے اس کے مقدمات مسلم نہیں ہیں' یعنی یہ کہنا کہ مہر عبادت ہے اور یہ کہنا کہ عبادت موقتہ ہوتی ہے' دونوں ہی امور محل نظر ہیں' اس لئے کہ شریعت میں ایسی عبادات بھی موجود ہیں جو موقتہ نہیں ہیں' بلکہ کم از کم مقدار پر بھی وہ عبادت ہی کہلاتی ہیں۔ اس طرح مہر عبادت کے مشابہ نہیں ہے۔

قائلین تحدید کا خیال ہے کہ مذکورہ (انگوٹھی والی) حدیث اس شخص کے ساتھ خاص ہے اور ممکن ہے کہ یہ حکم عام نہ ہو۔

بعض قائلین تحدید مہر اسے قطع ید کی مقدار مال پر قیاس کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ نکاح میں بھی مال کے بدلے ایک عضو حلال ہوتا ہے تو اس کی مقدار اس مال کے برابر ہونی چاہیے' جس کے لئے سرقہ (چوری) پر قطع ید لازم آتا ہے۔ چنانچہ امام مالک کے نزدیک نصاب سرقہ چوتھائی دینار یا تین درہم ہے اور مہر بھی چوتھائی دینار یا تین درہم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نصاب سرقہ کی کم از کم مقدار دس درہم ہے اور اسی بنا پر مہر کی کم از کم مقدار بھی دس درہم ہے۔

ابن رشد اور بعض دوسرے فقہاء نے قطع ید کی بنا پر مہر کی تحدید کو ضعیف اور مردود قرار دیا ہے۔

فقہائے احناف کے نزدیک تحدید مہر کی دلیل یہ حدیث ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس درہم سے کم مہر نہیں ہے۔"

عدم تحدید کی دلیل اس حدیث سے دی جاتی ہے۔

"ایک عورت نے دو جوتوں کے عوض شادی کی تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا تو اپنے آپ کے لئے دو جوتوں کے عوض راضی ہو گئی' اس نے کہا: جی ہاں' تو آپ نے اس کا نکاح جائز رکھا۔"

سوال : مہر کی نوع اور وصف بیان کریں۔

جواب : مہر کی نوع : مہر ہر وہ شے بن سکتی ہے جسے ملک بنایا جا سکتا ہو اور جو کسی شے کا عوض بن سکتی ہو۔

بالفاظ دیگر مہر ایسی جائز شے قرار پا سکتا ہے جو اپنے اندر مالیت رکھتا ہو اور اس پر قبضہ اور تصرف ممکن ہو۔

اختلاف : اس مقام پر فقہاء کے مابین دو امور میں اختلاف ہے۔

(1) اجارہ (اجرت پر نکاح)

(2) آزادی کو مہر بنانا۔

"اجارہ" کے بارے میں امام مالک کے مسلک میں تین اقوال ہے۔

(1) اجارہ جائز ہے۔

(2) ناجائز ہے۔

(3) مکروہ ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ نکاح ممنوع ہے لیکن غلام کا نکاح اجرت پر جائز ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اجارہ پر نکاح جائز ہے۔

وجہ اختلاف اور دلائل : اس اختلاف کے دو اسباب ہیں۔

(1) کیا سابقہ شریعت ہم پر لازم ہے یا نہیں۔ جن فقہا کے نزدیک سابقہ شریعت کا وہ حکم لازم ہے جس کے رفع ہو جانے پر دلیل موجود نہ ہو تو ان کے نزدیک اس فرمان الٰہی کی بنا پر نکاح اجارہ جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھا تین علی ان تاجرنی ثمنی حجج (القصص)

(میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو۔)

(یاد رہے کہ اس آیت میں حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے' جن کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام کا یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔)

جن فقہاء کے نزدیک سابقہ شریعت کا کوئی حکم لازم نہیں ہے ان کے نزدیک یہ نکاح (نکاح اجارہ) جائز نہیں۔

(2) دوسرا جب اختلاف یہ ہے کہ کیا اس نکاح کو اجارہ (اجرت) کے معاملہ پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ معاملہ اجرت بیوع غرر اور مجہول سے مستثنیٰ ہے۔ اصم نے اس مسئلہ میں برخلاف رائے دی ہے' کیونکہ بیع کا اصل معاملہ تو معروف اور ثابت عین شے کا دوسری معروف اور ثابت عین شے کے بدلے میں ہوتا ہے' جبکہ نکاح اجارہ میں اجرت تو عین ثانیہ ہے مگر اس کے مقابل محض حرکات و اعمال ہیں جو نہ ثابت ہیں اور نہ بذاتہ مقدر ہیں۔

آزادی : انہوں نے کہا ہے کہ "آزادی" بھی مہر میں شامل ہو سکتی ہے۔ ان کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا' اس لئے آزادی بھی بطور مہر استعمال ہو سکتی ہے۔

اس دلیل کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں اس امر کا احتمال ہے کہ یہ عمل آپ کی خصوصیت ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ کے نکاح کے معاملہ میں بہت سی خصوصیات ہیں۔

علاوہ داؤد اور احمد کے جملہ فقہائے امصار کے نزدیک آزادی کا مہر قرار دیا جانا درست نہیں ہے۔ اس گروہ کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث اصول سے اس طرح معارض ہے کہ آزادی دراصل زوال ملکیت ہے' کیونکہ باندی آزاد ہوتے ہی خود اپنے نفس کی مالک ہو جائے گی تو اس پر نکاح کیسے لازم ہو گا۔ اسی لئے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس نکاح کو ناگوار سمجھے تو وہ مالک کو اپنی قیمت کا تاوان ادا کرے گی' اس لئے کہ اس نے اس پر اپنی قیمت تلف کر دی ہے' اور اس نے اس قیمت کو استمتاع پر تلف کیا تھا۔ اور یہ امور نبوت کے معارض نہیں ہیں اور اگر یہ ناجائز ہوتا تو آپ ضرور بیان فرما دیتے اور اصول یہی ہے کہ آپ کے افعال ہم پر لازم ہیں' الا یہ کہ کسی فعل کے آپ کی خصوصیت ہونے پر کوئی دلیل نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کی صفت : مہر کی صفت کے بارے میں فقہاء متفق ہیں کہ نکاح کا بیان شدہ متعین عوض مہر ہے' مگر جو مہر عوض بیان شدہ اور متعین نہ ہو اس کے مہر ہونے کے بارے میں اختلاف ہے کہ مہر ہونا درست ہے یا نہیں؟ مثلاً" کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں نے تیرا اس عورت سے غلام یا خادم کے بدلے نکاح کر دیا ہے' مگر غلام کا ایسا وصف بیان کرے جس سے اس کی قیمت کا تعین ہوتا ہو' اس صورت میں امام ابو حنیفہ امام مالک کے مطابق جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے مطابق مہر قیمت سے پورا کیا جائے گا۔ امام شافعی کے نزدیک مذکورہ بالا صورت میں نکاح ناجائز ہے۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ :

"کیا نکاح سے مقصود بیع کی طرح ضرورت پوری کرنا ہے یا نکاح کا مقصود تکریم ہے۔

جن کے نزدیک نکاح کا مقصود رفع حاجت ہے ان کے نزدیک جس طرح غیر متعین شے کے بدلے بیع درست نہیں ہے' اسی طرح نکاح بھی درست نہیں ہے۔

جن کے نزدیک نکاح سے مقصود تکریم ہے' ان کے نزدیک نکاح جائز ہے۔

خلاصہ :

(1) مہر دراصل اس مال کا نام ہے جو زوجہ کو نکاح کے عوض دیا جاتا ہے۔ چنانچہ نقدی' مال' تجارت' جائیداد اور قیمت رکھنے والی اشیاء مہر میں دی جا سکتی ہیں' مگر شرط یہ ہے کہ اس پر قبضہ و تصرف ممکن ہو۔

(2) بعض فقہاء کا خیال ہے کہ آزادی کو بھی بطور حق مہر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(3) بعض فقہاء کے نزدیک اجرت پر بھی نکاح کیا جا سکتا ہے' لیکن بعض فقہا نے اس مسئلہ سے اختلاف کیا ہے۔

سوال : "مہر" کس وقت واجب ہو جاتا ہے؟ وجوب مہر کی شرط بیان کریں۔

یا

"وجوب مہر کا وقت" بیان کیجئے۔

جواب : وجوب مہر کا وقت : مہر یا تو وقت دخول واجب ہے یا بوقت موت۔

(1) **دخول پر وجوب** : مہر کے وقت دخول واجب ہونے کے بارے میں قرآن مجید کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے کہ :

و ان ارد تم استبد ال زوج مکان زوج واتیتم احدا ھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیاء

(اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے ہی کا ارادہ کر لو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو' اس میں سے کچھ واپس نہ لینا۔)

اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجوب مہر کی شرط باقاعدہ بستری ہے یا یہ شرط نہیں اور محض خلوت کافی ہے۔

فقہاء کے نزدیک خلوت سے مراد ہے : میاں بیوی کا کمرے میں چلے جانا اور پردے گرا لینا۔ صحابہ کرام کے نزدیک اگر شوہر نے دروازہ بند کر لیا یا پردے لٹکا لئے تو مہر واجب ہو گیا۔ امام مالک' امام شافعی اور داؤد کے نزدیک پردے گرا لینے پر نصف مہر واجب ہو جاتا ہے' جب تک بستری نہ ہو۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک محض خلوت ہی سے مہر واجب ہو جاتا ہے' بشرطیکہ شوہر حالت احرام میں یا بیمار یا رمضان کے روزے سے نہ ہو یا بیوی حائضہ ہو۔ جو فقہا صرف دخول کے وقت مہر کو واجب قرار دیتے ہیں' وہ اپنی دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں :

وکیف تاخذ وانہ وقد افضی بعضکم الی بعض

(النساء)

(اور آخر تم اسے کس طرح لے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو۔)

موت پر وجوب مہر : ابن رشد کا بیان ہے کہ موت کے وقت وجوب مہر کے بارے میں مجھے کسی دلیل کا علم نہیں ہے' سوائے اس کے کہ اس پر اجماع ہے۔

امام شافعی کے نزدیک اگر دخول سے پہلے کسی ایک کی موت واقع ہو جائے تو مہر مثل واجب نہ ہو گا' لیکن اگر دخول ہو جائے تو تمام آئمہ کے نزدیک مہر مثل لازم ہو گا۔

سوال : مہر کی اقسام بیان کریں۔

جواب : **مہر کی اقسام** : مہر کی دو اقسام ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) مہر مسمی (2) مہر مثل

(1) مہر مسمی : مہر مسمی وہ مہر ہے جو بوقت نکاح زوجین کے مابین مقرر ہوا ہو۔ مہر مسمی کی دو قسمیں ہیں : (1) مہر معجل (2) مہر موجل

(الف) مہر معجل : وہ مہر جس کا پورا یا کچھ حصہ فوری طور پر ادا کر دیا جائے یا عند الطلب قابل ادا ہو۔

(ب) مہر موجل : وہ مہر ہے جس کی نکاح کے وقت فوری طور پر ادائیگی کی شرط نہ ہو بلکہ بعد میں بوقت طلاق یا کسی ایک کی وفات پر قابل ادا ہو۔

مہر کو موجل کرنا بعض فقہا کے نزدیک بالکل جائز نہیں ہے اور بعض کے نزدیک جائز تو ہے مگر دخول کے وقت کچھ نہ کچھ دینا مستحب ہے۔

جن فقہاء نے تاجیل کو درست قرار دیا ہے ان میں سے امام مالک کے نزدیک ایک محدود مدت کے لئے تاجیل (موخر کرنا) درست ہے۔

امام اوزاعی کے نزدیک مہر موت یا جدائی تک موخر کرنا درست ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا تاجیل میں نکاح بیع کے مشابہ ہے یا نہیں ہے۔ جن کے نزدیک مشابہ ہے' ان کے نزدیک موت یا جدائی تک مہر کو موخر کرنا درست نہیں ہے۔ اور جن کے نزدیک مشابہ نہیں ہے' ان کے نزدیک موخر کرنا درست ہے۔ اور جن کے نزدیک موجل کرنا درست نہیں ہے تو وہ اس بنا پر کہ وہ مہر کو عبادت قرار دیتے ہیں۔

(2) مہر مثل : اگر مہر نکاح کے وقت مقرر نہ کیا جائے تو بعد میں بیوی کے خاندان' خوبصورتی' علم اور اس جیسی خوبیوں والی عورتوں کے مہر کے برابر مہر مقرر کیا جاتا ہے' یہ "مہر مثل" کہلاتا ہے۔

مہر مثل کے تعین کے لئے عورتوں کے باپ کی رشتہ دار عورتوں کے مہروں کو دیکھا جاتا ہے' مثلاً پھوپھیوں' سگی بہنوں اور چچا زاد بہنوں کا مہر۔ بعض فقہا کے نزدیک مہر مثل میں عمر' حسن و جمال، علم وغیرہ کے علاوہ ان عورتوں کے شہروں کے حسب اور مال کو بھی دیکھا جائے گا اور اگر عورت میں کچھ ذاتی اوصاف ہوں تو ان کا لحاظ بھی کیا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک مہر مثل میں اس کے جمال اور اس کی سماجی حیثیت کا اعتبار ہو گا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کی عصبہ اور غیر عصبہ رشتہ دار عورتوں کا اعتبار ہو گا۔ مہر مثل کی دلیل یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عورت سے نکاح اس کے دین اور اس کے حسب کی بنا پر کیا جاتا ہے۔"

اگر بوقت نکاح مہر مقرر نہ کیا گیا ہو تو حنفیوں کے نزدیک نفس عقد کی بنا پر مہر مثل دینا ہو گا۔ اگر عورت دخول سے قبل مر جائے تو اس کے شوہر سے اس عورت کا مہر مثل لیا جائے گا اور مرد دخول سے قبل مر جائے تب بھی متوفی کے ترکہ میں سے مہر مثل قابل ادائیگی ہو گا۔

امام شافعی کے نزدیک نفس عقد کی بنا پر مہر مثل واجب نہیں ہوتا۔ ان کے نزدیک صرف دو صورتوں میں مہر واجب ہوتا ہے' ایک اس صورت میں جب کہ مہر مقرر کر لیا جائے' اور دوسرے دخول کی صورت میں۔ چنانچہ اگر مہر مقرر نہیں کیا گیا اور دخول سے پہلے کسی ایک کی وفات ہو جائے تو امام شافعی کے نزدیک مہر مثل واجب نہیں ہو گا' لیکن اگر دخول ہو جائے تو تمام آئمہ کے نزدیک مہر مثل واجب ہو گا۔ اگر بوقت نکاح مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور بعد میں بیوی مہر مقرر کرنے کا مطالبہ کرے تو فقہا کی ایک جماعت کے نزدیک اسے مہر مثل ملے گا۔

سوال : فقہا کے حوالہ سے "مہر فاسد" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : مہر فاسد : مہر دو صورتوں میں فاسد ہوتا ہے۔

(الف) مہر کبھی بعینہ فاسد ہوتا ہے' مثلاً" خمر یا خنزیر کا مہر میں دینا یا کوئی ایسی شے مہر میں مقرر کرنا جس کی ملکیت رکھنا جائز نہیں ہے۔

(ب) اور کبھی مہر کسی جہل یا عذر کی بنا پر فاسد ہوتا ہے۔

ابن رشد نے مہر فاسد ہونے کے ضمن میں پانچ مسائل بیان کئے ہیں' جو درج ذیل ہیں :

(1) اگر مہر شراب یا خنزیر کی صورت میں ہو یا ایسا پھل ہو جو ابھی تیار نہ ہوا ہو' یا بھاگا ہوا اونٹ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ عقد صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہو گا۔ امام مالک سے اس سلسلہ میں دو قول منقول ہیں' ایک یہ کہ عقد فاسد ہے اور دخول سے قبل اور دخول کے بعد فسخ ہو جائے گا' یہی قول ابو عبید کا بھی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اگر اس نے دخول کر لیا ہو تو نکاح ثابت ہو جائے اور اس پر مہر مثل لازم ہو گا۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا اس صورت میں نکاح کا حکم بیع کی طرح ہو گا یا نہیں؟

جن کے نزدیک نکاح کی یہ صورت بیع کی طرح ہے ان کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے' جیسے فساد ثمن سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔

جن کے نزدیک عقد نکاح کی صحت کے لئے مہر کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے' کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت عقد کے لئے مہر کا ذکر شرط نہیں' ان کے نزدیک نکاح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم آئے گا۔

(2) اگر مہر اور بیع باہم مل جائیں تو ایسی صورت میں فقہا کا اختلاف ہے۔ مثلاً" شوہر کو ایک غلام دیا جائے اور شوہر اس غلام کی قیمت اور زر مہر کے طور پر ایک ہزار درہم دے مگر مہر کا نام نہ لے۔ امام مالک' ابن قاسم اور ابو ثور کے نزدیک یہ صورت ممنوع ہے' امام ابو حنیفہ اور اشہب کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی کے ایک قول کے مطابق جائز ہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق مہر مثل ہے۔

(3) فقہا کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کسی عورت کا نکاح کیا اور شوہر پر شرط عائد کی کہ اس کا مہر اس کا باپ وصول کرے گا۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک یہ شرط لازم ہے اور مہر صحیح ہے۔ امام شافعی کے نزدیک یہ مہر فاسد ہے اور مہر مثل واجب ہو گا۔

امام مالک کے نزدیک اگر شرط نکاح کے وقت عائد کی گئی ہو تو مہر اس کی بیٹی (یعنی خاوند کی بیوی) کو ملے گا اور اگر نکاح کے بعد شرط عائد ہوئی تو مہر باپ کو مل سکے گا۔ اس سلسلہ میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے:

> "جس عورت کا نکاح عقد نکاح سے پہلے شرط کئے گئے مہر پر ہوا' وہ مہر اسی کو ملے گا اور جو عقد نکاح کے بعد مہر کسی اور کو دیا جانا طے ہوا تو وہ اسے دے دیا جائے گا' اور آدمی کے اکرام کی زیادہ حقدار اس کی بیٹی اور بہن ہے۔"

(4) اگر مہر میں جو شے دی گئی وہ عیب دار ہو تو جمہور فقہا کے نزدیک نکاح درست ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ پھر عورت اس شے کی قیمت وصول کرے گی یا اس جیسی شے لے گی یا مہر مثل وصول کرے گی۔

امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ قیمت لے گی اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے مثل لے گی۔ امام مالک کا بھی یہی مسلک ہے۔

ابو الحسن **اللخمی** کا قول ہے کہ وہ اس شے کی قیمت سے کم تر قیمت لے گی جو مہر مثل سے بھی کم ہو۔

سحنون کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے۔

(5) اگر کوئی شخص کسی سے کسی عورت کا نکاح اس طرح کرے کہ اگر اس (شوہر) کی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی بیوی نہیں ہے تو مہر ایک ہزار ہو گا اور اگر پہلی بیوی ہے تو مہر دو ہزار ہو گا۔

جمہور فقہا اس قسم کے نکاح کے قائل ہیں اور بعض فقہا کی رائے ہے کہ شرط کے مطابق مہر لازم آئے گا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ مہر مثل لازم آئے گا۔ یہی امام شافعی اور ابو ثور کا قول ہے' لیکن وہ یہ بھی کہتے ہیں' اگر شوہر نے دخول سے پہلے ہی طلاق دیدی تو پھر اسے متعہ ہی ملے گا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر اس کی پہلی بیوی ہے تو اسے ایک ہزار درہم مہر دینا ہو گا اور اگر پہلی بیوی نہ ہوئی تو پھر مہر مثل لازم ہو گا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوکا ہونے کی بنا پر یہ نکاح فسخ ہے۔

سوال : اگر زوجین کا مابین مہر کے بارے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو فقہا کے نزدیک اس کا کیا حل ہے؟

جواب : **زوجین کا دربارہ مہر اختلاف** : زوجہ کے مابین مہر کے بارے میں مندرجہ ذیل امور پر اختلاف ہو سکتا ہے :

(1) مہر کی مقدار۔

(2) مہر کی نوعیت۔

(3) مہر کا وقت وجوب۔

(4) مہر پر قبضہ۔

مقدار کے بارے میں اختلاف : اگر مقدار کے بارے میں اختلاف ہو مثلاً" عورت دو سو کی دعویدار ہو اور مرد سو کہے' تو فقہاء کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر اختلاف دخول سے قبل ہو اور دونوں اپنے قول کی تائید پیش کریں تو دونوں حلف اٹھائیں گے۔ اگر ایک حلف اٹھا لے اور دوسرا انکار کرے تو حلف اٹھانے والے کا قول معتبر ہو گا۔ اگر اختلاف دخول کے بعد ہو تو شوہر کا قول معتبر ہو گا اور فقہاء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ شوہر کا قول اس کی یمین (قسم) کے ساتھ معتبر ہو گا۔ یہی قول ابو ثور' ابن لیلیٰ اور ابن شبرمہ کا ہے۔ اور بعض فقہاء کا خیال ہے کہ مہر مثل کی حد تک بیوی کا اور مہر مثل سے زائد شوہر کا قول معتبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جماعت کا کہنا ہے کہ دونوں حلف اٹھائیں گے اور مہر مثل کی جانب رجوع کیا جائے گا مگر نکاح فسخ نہیں ہو گا' یہ مسلک امام شافعی اور ثوری کا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر مہر مثل عورت کے دعویٰ سے زائد ہو اور شوہر کے دعویٰ سے کم ہو تو بغیر یمین (قسم) مہر مثل کی جانب رجوع کیا جائے گا۔

بعضوں کے نزدیک اگر دونوں فریقین قسم اٹھائیں تو نکاح فسخ ہو جائے گا' جبکہ بعض کے نزدیک فسخ نہیں ہو گا۔

بعض کا خیال ہے کہ اختلاف کی صورت میں صرف شوہر قسم اٹھائے گا اور اس صورت میں بیوی مدعی اور شوہر مدعا علیہ ہو گا۔

بعض فقہاء کی رائے ہے کہ مہر مثل تک عورت کا دعویٰ قابل قبول اور مہر مثل سے زائد پر مرد کا دعویٰ قابل قبول ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک شوہر اور بیوی ہمیشہ دعویٰ میں مساوی نہیں ہوں گے بلکہ ان میں سے ایک کا قول زیادہ تائید کا حامل ہو گا۔ یعنی بیوی کا دعویٰ یا تو مہر مثل کے برابر یا اس سے کم کا ہو گا تو اس صورت میں اس کا قول قابل قبول ہو گا یا اس کا دعویٰ مہر مثل سے زائد کا ہو گا تو شوہر کا دعویٰ قابل قبول ہو گا۔

قبضہ کے بارے میں اختلاف : اگر زن و شوہر میں مہر کے قبضہ کے بارے میں اختلاف ہو کہ بیوی کہے کہ مجھے مہر نہیں دیا گیا اور شوہر کہے کہ تجھے مہر مل چکا ہے' تو جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کا قول قبول کیا جائے گا' یہ رائے امام شافعی' ثوری' احمد' اور ابو ثور کی ہے۔

امام مالک کے نزدیک دخول سے قبل عورت کا قول قبول کیا جائے گا اور دخول کے بعد شوہر کا قول قابل قبول ہو گا۔ امام مالک کی یہ رائے اس بنا پر ہے کہ مدینہ منورہ میں رواج تھا کہ شوہر مہر کی ادائیگی سے پہلے بیوی کے پاس نہیں جایا کرتا تھا۔ امام مالک کے بعض اصحاب کی رائے ہے کہ اگر کسی جگہ ایسا رواج نہ ہو تو عورت کا قول قابل قبول ہو گا۔

نوع مہر کے بارے میں اختلاف : اگر مہر کی نوع کے بارے میں اختلاف ہو کہ شوہر کہے کہ میں نے تجھ سے اس غلام کے بدلے میں نکاح کیا ہے اور عورت کہے کہ تو نے مجھ سے اس کپڑے پر نکاح کیا ہے' تو امام مالک کے قول کے مطابق دونوں حلف اٹھائیں گے اور نکاح فسخ ہو جائے گا' بشرطیکہ یہ اختلاف جماع سے پہلے ہو' اگر یہ اختلاف صحبت کے بعد ہوا تو نکاح برقرار رہے گا اور مہر مثل لازم ہو گا۔' بشرطیکہ وہ عورت کے دعویٰ سے زائد اور مرد کے اعتراف سے کم نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن القصاء کے مطابق دونوں دخول سے پہلے حلف اٹھائیں گے اور بعد دخول شوہر کا قول قابل قبول ہو گا۔

اصبغ کے نزدیک اگر شوہر کے قول کا تائید کرنے والا کوئی امر موجود ہو تو اس کے قول کا اعتبار ہو گا اور اگر عورت کے قول کا موئد موجود ہو تو اس کے قول کا اعتبار ہو گا' ورنہ دونوں حلف اٹھائیں گے اور مہر مثل لازم ہو گا۔

امام شافعی کے مطابق دونوں حلف اٹھائیں گے اور مہر مثل لازم ہو گا۔

وقت کے بارے میں اختلاف : اگر وقت کے بارے میں اختلاف ہو تو امام مالک کے مسلک میں مشہور اصول یہ ہے کہ غارم (تاوان دہندہ) کا قول معتبر ہو گا۔ امام مالک نے اس مسئلہ کو بیع پر قیاس کیا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے کہ مہر دخول سے قبل لازم آتا ہے یا دخول کے بعد۔ جن فقہا نے نکاح کو بیع کے مشابہ قرار دیا ہے' انہوں نے بیع پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہر دخول کے بعد واجب ہوتا ہے' اس لئے مشتری پر قیمت اس وقت لازم آتی ہے' جب خریدی ہوئی شے اس کے قبضہ میں آ جائے اور جن کے نزدیک نکاح عبادت ہے اور بیوی کے حلال ہونے کی شرط ہے' ان کے نزدیک مہر دخول سے پہلے لازم ہے۔ اسی لئے امام مالک فرماتے ہیں کہ دخول سے قبل مہر کا کچھ حصہ دے دینا مستحب ہے۔

مہر سے متعلق مزید معلومات

(1) حنفیوں کے نزدیک مہر نکاح کے جواز کی ایک شرط ہے اور مہر کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک مہر نکاح کی شرط نہیں اور نکاح بغیر مہر کے جائز ہے۔

(2) مہر کی ادائیگی کی ذمہ داری براہ راست شوہر پر عائد ہو گی لیکن اگر یہ نکاح بحالت صغیر سنی اس کے ولی نے کیا ہو' تو اس صورت میں مہر کی ذمہ داری ولی پر ہو گی اور شوہر کے بلغ ہو جانے پر نکاح قائم رکھنے کی صورت میں مہر کی ذمہ داری شوہر پر عاید ہو جائے گی۔

(3) معاہدہ نکاح میں مہر کی ادائیگی کے بارے میں کوئی صراحت نہ ہونے کی صورت میں پورا مہر معجل متصور ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4) خلوت صحیحہ کے بغیر طلاق یا تنسیخ نکاح کی صورت میں مرد کے ذمہ نصف مہر واجب الادا ہو گا۔

(5) خلوت صحیحہ کے بعد اگر طلاق دی جائے یا نکاح فسخ ہو جائے تو کل مہر فی الفور واجب الادا ہو گا۔

(6) زوجین میں کسی ایک کے مر جانے کی صورت میں مرد کے ذمہ پورا مہر واجب الادا ہو گا' خواہ خلوت صحیحہ ہوئی یا نہ ہوئی ہو۔ البتہ نکاح فاسد کی صورت میں اگر خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو اور زوجین میں سے کسی ایک کی موت واقع ہو جائے تو کوئی مہر واجب نہ ہو گا۔

(7) مہر وصول کرنے کا اختیار بالغہ عورت کو بذات خود حاصل ہے' البتہ اگر نابالغہ ہو تو اس کا باپ اور باپ کی غیر موجودگی میں اس کا ولی اقرب وصول کر سکتا ہے۔

(8) زوجہ بالغہ اپنے مہر کا کل یا جزو ہبہ یا معاف کر سکتی ہے' لیکن اگر زوجہ نابالغہ ہو تو اس کا ولی مہر کو معاف یا بحق شوہر ہبہ نہیں کر سکتا۔

(9) جب تک عورت اپنے نفس کو شوہر کے سپرد نہیں کرتی اس وقت تک اسے اختیار ہے کہ مہر معجل کی عدم ادائیگی کے سبب شوہر کے ساتھ رہنے اور اسے مجامعت کا موقعہ دینے سے انکار کر دے۔

(10) مہر ایک قرض کی نوعیت ہے' جو عدم ادائی کی صورت میں شوہر کی وفات سے ساقط نہیں ہوتا۔ بیوہ کو حق ہے کہ وہ اپنا مہر متوفی کی جائیداد سے وصول کرے۔

اگر زوجہ شوہر کی حیات کے زمانہ میں شوہر کی کسی جائیداد یا اس کے کسی حصہ پر بلا شرکت غیرے قابض ہو تو شوہر کی وفات کے بعد تا ادائی زر مہر بلا منظوری وارثان' اس جائیداد پر قبضہ رکھ سکتی ہے۔

(نوٹ : یاد رہے کہ مہر سے متعلق مندرجہ بالا معلومات عمومی نوعیت کی حامل ہیں' اور ان میں فقہا کا اختلاف موجود ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرمات نکاح

موانع شرعی

نکاح کے شرعی موانع چار قسم کے ہیں :

(1) نسبی / نسلی (2) رضاعی

(3) ازدواجی (4) سببی

علامہ ابن رشد نے موانع نکاح کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور پھران دونوں حصوں کی علیحدہ علیحدہ درجہ بندی کی ہے۔ ابن رشد کے نزدیک شرعی موانع کی دو بڑی قسمیں ہیں :

(1) موانع موبدہ (دائمی ممانعتیں)

(2) موانع غیر موبدہ (وقتی ممانعتیں)

سوال : ابن رشد کے مطابق "موانع موبدہ" پر روشنی ڈالئے۔

یا

نکاح کی دائمی "ممانعتیں" بیان کیجئے۔

جواب : موانع موبدہ : ابن رشد کے نزدیک موانع موبدہ یعنی ممانعتیں درج ذیل ہیں :

(1) نسب (2) مصاہرت (3) رضاعت

(4) زنا (5) لعان

موانع موبدہ کی تفصیل درج ذیل ہے :

نسب : قرآن مجید کے مطابق بوجہ نسب نکاح میں حرام قرار پانے والی عورتوں کی تعداد سات ہے۔

(1) **ماں** : ماں سے مراد ہر وہ عورت ہے جس کا ماں کی جانب سے یا باپ کی جانب سے ولادت کا رشتہ بنتا ہو۔

(2) **بیٹی** : بیٹی ہر وہ عورت ہے جس سے تمہارا بیٹے کے واسطے سے یا بیٹی کے واسطے سے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہ راست ولادت کا رشتہ ہو۔

(3) **بہن** : بہن وہ عورت ہے جو تمہاری ایک اصل یعنی ماں باپ یا ماں میں شریک ہو یا دونوں میں شریک ہو۔

(4) **پھوپھی (عمہ)** : پھوپھی سے مراد ہر وہ عورت ہے جو تمہارے باپ کی بہن ہو یا اس مرد کی بہن ہو جس سے تمہارا رشتہ ولادت قائم ہے۔

(5) **خالہ** : خالہ وہ عورت ہے جو تمہاری ماں کی بہن ہو یا اس عورت کی بہن ہو جس سے تمہارا رشتہ ولادت قائم ہو۔

(6) **بھتیجی** : بھتیجی ہر وہ عورت ہے جس سے تمہارے بھائی کا ماں کے واسطے یا باپ کے واسطے سے براہ راست ولادت کا رشتہ ہو۔ یعنی بھائی کی بیٹی۔

(7) **بھانجی** : بھانجی ہر وہ عورت ہے جس سے تمہاری بہن کا ماں کے واسطے سے یا باپ کے واسطے سے یا براہ راست ولادت کا رشتہ ہو۔ یعنی حقیقی بہن کی بیٹی۔

مندرجہ بالا ساتوں رشتوں سے قرآن مجید کی رو سے نکاح حرام ہے' اس لئے ان ساتوں عورتوں کی حرمت پر فقہاء کا مکمل اتفاق ہے۔

مصاہرت : "مصاہرت" سے مراد ازدواجی رشتہ کے ذریعہ سے دوسروں کے ساتھ رشتہ داری ہے۔ اور اس کی کئی صورتیں ہیں :

(1) بیٹے کی بیوی (بہو) (2) بیوی کی بیٹی (سوتیلی بیٹی)

(3) باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) (4) بیوی کی ماں (ساس)

یہ رشتہ دار عقد صحیح کے بعد محرمات میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ان کا الٹ بیوی کے لئے مصاہرت ہے' مثلاً" :

(1) سسر (2) سوتیلا بیٹا (3) داماد (4) سوتیلا باپ وغیرہ

رشتہ ازدواج سے چار عورتیں حرام ہو جاتی ہیں :

(1) باپ کی بیویاں (سوتیلی والدہ) :

ولا تنکحوا ما نکح ابائو کم من النساء

(النساء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں' ان سے ہرگز نکاح نہ کرو۔

(2) بیویوں کی مائیں (ساس)

و امھات نسائکم (النساء)

(اور تمہاری بیویوں کی مائیں)

(3) بیٹوں کی بیویاں (بہو)

وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم (النساء)

(اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں' جو تمہارے صلب سے ہوں)

(4) بیویوں کی بیٹیاں (سوتیلی بیٹی)

وربائبکم الاتی فی حجورکم من نساءکم اللاتی دخلتم بھن (النساء)

(اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہے' ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلق زن و شو سے ہو چکا ہو)

ان چاروں کے بارے میں فقہا کا اتفاق ہے کہ ان میں سے دو رشتے تو محض عقد سے حرام ہو جاتے ہیں' یعنی باپوں کی بیویاں اور بیٹوں کی بیویاں۔ اور ایک دخول سے حرام ہوتی ہے' یعنی بیوی کی بیٹی۔

اس مقام پر فقہاء کے درمیان دو امور میں اختلاف ہے کہ کیا بیوی کی بیٹی کی حرمت کی یہ شرط ہے کہ وہ شوہر کی تربیت میں ہو' اور کیا بیوی کی بیٹی سے بطور لذت مباشرت کرنے سے حرام ہو جاتی ہے یا دخول سے حرام ہوتی ہے۔

بیوی کی ماں کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ کیا وہ بیوی سے دطی کے تعلق سے حرام ہو جاتی ہے یا محض عقد سے حرام ہو جاتی ہے۔

اس مقام پر ایک اور اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ جو حرمت نکاح صحیح ثابت ہوتی ہے یا نکاح شبہ سے ثابت ہوتی ہے' کیا وہ حرمت زنا سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

فقہاء کے نزدیک ان چاروں مسائل کے جوابات یوں ہیں :

(1) بیوی کی بیٹی سے متعلق : جمہور فقہاء کے نزدیک بیوی کی بیٹی کے حرام ہونے کے لئے شوہر کے زیر تربیت ہونا شرط نہیں ہے' لیکن داؤد کے نزدیک بیوی کی بیٹی کا شوہر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر تربیت ہونا تحریم کے لئے شرط ہے۔ یعنی بیوی کی وہی بیٹی حرام ہے جو شوہر کے زیر تربیت ہو۔

(2) فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ماں کے ساتھ جنسی تعلق قائم ہو جانے پر اس کی بیٹی حرام ہو جاتی ہے' لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ وطی سے کم امور مثلاً" چھونا' شرم گاہ کی جانب شہوت کی نظر سے دیکھنا یا بغیر شہوت دیکھنے سے بھی اس کی بیٹی حرام ہو جائے گی یا نہیں۔

امام مالک' امام ثوری' امام ابو حنیفہ' اوزاعی اور لیث بن سعد کہتے ہیں کہ شہوت کے ساتھ چھونے پر ماں حرام ہو جائے گی۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ مزنی کے نزدیک صرف وطی سے حرمت ثابت ہو گی۔

(3) ساس سے متعلق : جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ محض کسی عورت سے عقد کر لینے سے خواہ دخول ہو یا نہ ہو' اس کی ماں حرام ہو جاتی ہے اور بعض فقہا کی رائے یہ ہے کہ ماں اسی وقت حرام ہوتی ہے جب اس کی بیٹی کے ساتھ دخول ہو جائے' جس طرح کہ بیٹی اس وقت حرام ہوتی ہے جب اس کی ماں کے ساتھ دخول ہو جائے اور یہی قول حضرت علی' اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

(4) اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے کہ کیا زنا سے وہ حرمتیں لازم آتی ہیں جو نکاح صحیح سے یا نکاح شبہ سے (یعنی جس میں حد ساقط ہو جائے) لازم آتی ہیں۔

امام شافعی کے نزدیک زنا سے مزنیہ عورت کی ماں اور بیٹی حرام نہیں ہوتیں اور نہ زانی کے باپ کا اس سے یا اس کی بیٹی سے نکاح حرام ہوتا ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی زنا سے رشتوں کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ امام ابو حنیفہ' امام ثوری اور اوزاعی کے نزدیک زنا سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نکاح سے حرام ہوتے ہیں۔

رضاعت : اس امر پر اتفاق ہے کہ رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ یعنی دودھ پلانے والی عورت ماں بن جاتی ہے اور دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتی ہے اور مرضع (دودھ پینے والے) پر رضاعی ماں کے تعلق سے تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں' جو باعتبار نسب حقیقی ماں کے بیٹے پر حرام ہوتے ہیں۔ رضاعت (دودھ پینے یا پلانے) سے متعلق ابن رشد نے نو اختلافی مسائل کا حوالہ دیا ہے۔

(1) دودھ کی وہ مقدار جو حرام ہے۔

(2) رضاعت (دودھ پینے) کی عمر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) جن فقہا کے نزدیک حرمت رضاعت کا ایک وقت معتبر ہے' اس وقت مرضع (دودھ پینے والے) کی حالت۔

(4) کیا رضاعت میں پستان (ثدی) کا منہ میں لینا معتبر ہے یا نہیں؟

(5) کیا مخالطت معتبر ہے یا نہیں؟

(6) کیا دودھ کا حلق سے پہنچنا معتبر ہے یا نہیں ہے؟

(7) جس عورت کا دودھ پیا ہے کیا اس کا شوہر بھی باپ کے درجہ میں ہو گا۔

(8) رضاعت کی شہادت۔

(9) مرضعہ (دودھ پلانے (والی) کی کیفیت۔

دودھ کی مقدار سے متعلق :- امام مالک اور ان کے اصحاب کے نزدیک حرمت نکاح کے لئے دودھ کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ یہی قول حضرت علی' حضرت ابن مسعود' حضرت ابن عمر' حضرت ابن عباس' ماما ابو حنیفہ' امام ثوری اور امام اوزاعی کا ہے۔

اس کے برعکس بعض فقہا کے نزدیک حرمت نکاح کے لئے دودھ کی مقدار مقرر ہے۔

ابو عبید اور ابو ثور کے نزدیک ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی' البتہ تین بار اور بعض فقہا نے پانچ رضعات سے حرمت کا ثابت ہونا بیان کیا ہے۔

اس ضمن میں یہ احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

(1) ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے یا چسکی لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(2) رسول اللہ نے سہلا سے سالم کے بارے میں فرمایا کہ "اسے پانچ رضعات پلاؤ۔"

رضاعت کی عمر : اس امر پر فقہا کا اختلاف ہے کہ رضاعت سے جو حرمت ثابت ہوتی ہے وہ دو سال کے اندر اندر ہوتی ہے۔ رضاعت کبیر سے متعلق امام مالک' امام ابو حنیفہ' امام شافعی اور بیشتر فقہاء کا خیال ہے کہ رضاعت کبیر سے حرمت ثابت نہیں ہوتی' حضرت عائشہ' حضرت ابن مسعود' حضرت ابن عمر' حضرت ابو ہریرہ' حضرت بن عباس اور داؤد کے مطابق رضاعت کبیر سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

اگر بچہ کا دودھ دو سال سے پہلے چھڑایا جا چکا ہو اور وہ اس غذا سے مستغنی ہو چکا ہو' پھر اسے کوئی عورت دودھ پلا دے تو اس سلسلہ میں امام مالک کی رائے ہے کہ یہ رضاعت حرمت ثابت نہیں کرتی۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

بعض فقہا کا خیال ہے کہ دو سال سے زائد کی عمر کے بچے کا دودھ پینا اس کی فطری احتیاج کی تسکین نہیں ہے اور فرمان نبوت ہے کہ حرمت رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلانا بچے کی فطری احتیاج کو پورا کرے اور اس وقت بچے کی غذا دودھ ہی ہو---- اس بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ دو سال سے زائد کی عمر کے بچے کا کسی غیر عورت کا دودھ پی لینا تحریم ثابت نہیں کرتا۔

خالص پن یا آمیزش : کیا دودھ سے حرمت کے اثبات کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ حلق میں بغیر کسی آمیزش کے پہنچے' اس بارے میں اختلاف ہے۔ ابن القاسم کے نزدیک اگر دودھ پانی میں یا کسی اور شے میں اس حد تک مل گیا ہو کہ دودھ ختم ہو گیا اور پھر وہ بچے کو پلا دیا گیا تو حرمت ثابت نہیں ہو گی' لیکن امام شافعی ابن حبیب' مطرف اور ابن الما جشون کے نزدیک حرمت ثابت ہو جاتی ہے' بشرطیکہ دودھ کا عین ضائع نہ ہوا ہو۔

ذریعہ رضاعت : کیا رضاعت سے رشتوں کی حرمت ثابت ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دودھ حلق کے راستہ سے منہ میں پہنچے یا اس کا اعتبار نہیں؟ اسی طرح اس سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ اگر دودھ ناک ناک سے چڑھا دیا جائے یا حقنہ کر دیا جائے تو کیا حرمت ثابت ہو جائے گی یا نہیں؟ اور ہو سکتا ہے کہ یہ اختلاف شک کی بنا پر ہو کہ دودھ اعضاء تک پہنچ جاتا ہے یا نہیں پہنچا۔

رضاعی ماں کے شوہر کے بارے میں : کیا بچے نے جس عورت کا دودھ پیا ہو' اس کا شوہر اس کا باپ بن جائے گا اور ان دونوں کے درمیان باپ بیٹے کی وہ حرمت ثابت ہو جائے گی جو نسب سے ثابت ہوتی ہے---- (اس بات کو فقہاء کی اصطلاح میں "لبن الفحل" کہتے ہیں۔)

امام مالک' امام ابو حنیفہ' شافعی احمد حنبل' اوزاعی اور ثوری کے نزدیک "لبن الفحل" سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے لیکن فقہا کی ایک جماعت کے نزدیک حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

رضاعت کی شہادت : بعض فقہا کا قول ہے کہ رضاعت کے بارے میں دو عورتوں کی شہادت قابل قبول ہو گی۔ امام شافعی اور عطا کے مطابق چار عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔ بعض فقہا نے صرف ایک عورت کی شہادت کافی تصور کی ہے۔

دودھ پلانے والی کی کیفیت : جہاں تک دودھ پلانیوالی کی کیفیت کا تعلق ہے' تو اس بارے میں اتفاق ہے کہ ہر عورت کے دودھ سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے' خواہ وہ بالغ ہو' نابالغ ہو' یا حیض سے مایوس ہو گئی ہو' شوہر ہو یا نہ ہو' حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔

یاد رہے کہ نابالغہ غیر حاملہ کے دودھ سے حنفیہ کے نزدیک حرمت رضاعت واقع نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی)

بعضوں کے نزدیک مردہ عورت کے دودھ کے بارے میں بھی اختلاف ہے' مگر حقیقت یہ ہے کہ مردہ عورت کا دودھ صرف نام کی حد تک ہوتا ہے' اس لئے یہ صرف زبانی اختلاف ہے۔

زنا : زانیہ عورت سے نکاح جمہور فقہا کے نزدیک جائز ہے جبکہ بعض فقہا کے نزدیک ناجائز ہے۔ جن فقہا کے نزدیک زانیہ سے نکاح ناجائز ہے وہ قرآن مجید کی یہ آیت پیش کرتے ہیں :

"والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک ج و حرم ذالک علی المومنین (النور)

(اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر)

لیکن جمہور فقہا نے اس حکم کو بیان مذمت پر محمول کیا ہے اور زانیہ سے نکاح کے جواز کے لئے یہ حدیث پیش کی ہے :

"ایک شخص نے عرض کی کہ میری بیوی کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا کہ طلاق دیدو' اس نے عرض کی لیکن مجھے اس سے محبت بھی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اسے اپنے پاس رکھو۔"

لعان : جہاں تک لعان کرنے والی عورت کا اپنے لعان کرنے والے شوہر سے نکاح کا تعلق ہے تو جمہور فقہا کا اس امر پر اتفاق ہے کہ لعان سے از خود یا عدالتی حکم کے ذریعہ تفریق واقع ہو جاتی ہے' لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا اس تفریق کے بعد شوہر کو حق رجوع حاصل ہے یا نہیں۔

امام مالک' امام شافعی' امام ثوری' امام داؤد' امام احمد اور جمہور فقہاء کے نزدیک لعان کرنے والے زن و شوہر کبھی جمع نہیں ہو سکتے' اگرچہ بعد میں شوہر اپنے آپ کو جھٹلا دے۔

بعض فقہاء کی رائے ہے کہ شوہر کے اپنی تکذیب کرنے کے بعد بیوی اسے دلا دی جائے گی۔

سوال : نکاح کے "موانع غیر موبدہ" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : **موانع غیر موبدہ** : موانع غیر موبدہ وہ ہیں' جن رشتوں کی وجہ سے نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف فسخ طور پر حرام ہوتا ہے۔ ا ئمہ کے نزدیک موانع غیر موبدہ کی تعداد نو ہے

(1) مانع العدد
(2) مانع الجمع
(3) مانع الرق
(4) مانع الکفر
(5) مانع الاحرام
(6) مانع المرض
(7) مانع العدة
(8) مانع التعلیق ثلاثا" للمطلق
(9) مانع الزوجیة

مندرجہ بالا موانع غیر موبدہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مانع العدد : فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ایک آزاد مرد بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔ البتہ فقہاء کے مابین دو امور میں اختلاف ہے۔

(1) غلام کے بارے میں۔
(2) چار سے زائد نکاح کے بارے میں۔

غلام کے بارے میں : امام مالک کے نزدیک غلام بھی چار عورتوں سے بیک وقت نکاح کر سکتا ہے' جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک غلام بیک وقت صرف دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

چار سے زائد نکاح کے بارے میں : جمہور فقہاء کے نزدیک ایک ہی وقت میں پانچویں عورت سے نکاح جائز ہے۔ اور اس کی دلیل سورۃ النساء کی اس آیت سے دی جاتی ہے :

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث ورباع

(پس جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے دو دو' تین تین' چار چار سے نکاح کر لو)

اس حدیث سے بھی چار شادیوں کا جواز ثابت ہے :

"غیلان جب اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں' تو آپ نے فرمایا کہ چار کو رکھ لو اور باقیوں کو طلاق دیدو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن کچھ فقہاء نے بیک وقت تو عورتوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کو جائز قرار دیا ہے' انہوں نے سورۃ نساء کی مذکورہ بالا آیت میں ذکر کئے گئے اعداد (4, 3, 2) کو جمع کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بیک وقت نو شادیاں کی جا سکتی ہیں۔

مانع جمع : قرآن میں فرمایا گیا ہے :

وان تجمعوا بین الاختین (النساء)

(اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو۔)

اس مسئلہ کا دوسرا پہلو "ملک یمین" ہے۔ امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ صورت جائز نہیں ہے کہ ایک بہن نکاح میں ہو اور ایک ملکیت یمین میں ہو' لیکن امام شافعی کے نزدیک یہ صورت جائز ہے۔

فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بھتیجی اور پھوپھی' بھانجی اور خالہ کو بیک وقت نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث متواتر ہے' جس کے راوی ابو ہریرہ ہیں :

"عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ کو جمع نہ کیا جائے۔"

بعض فقہا نے کہا ہے کہ ان دو عورتوں کے درمیان جمع ناجائز ہے جن کے درمیان قرابت محرمہ موجود ہو' یعنی اگر ان میں سے ایک کو مرد اور دوسرے کو عورت تصور کیا جائے تو دونوں کے درمیان نکاح درست نہ ہو' اور ان میں سے بعض فقہا کے نزدیک اس کا اعتبار دونوں طرف سے ہو گا' یعنی دونوں میں سے ہر ایک کو مرد اور ہر ایک کو عورت تصور کر کے دیکھا جائے گا کہ ان کے درمیان اگر نکاح جائز نہ ہو تو ان کے مابین جمع بھی جائز نہیں---- لیکن اگر ایک کو مرد تصور کیا جائے تو نکاح جائز نہ ہو اور دوسری عورت کو مرد تصور کیا جائے تو نکاح جائز ہو جائے' تو اس صورت میں جمع جائز ہے۔ جیسے کسی شخص کی بیوی اور اس شخص کی دوسری بیوی سے بیٹی کے درمیان جمع کہ اگر ہم اس عورت کو مرد تصور کریں تو اس کا نکاح شوہر کی بیٹی سے ہو سکے گا کہ وہ اس کے لئے ایک اجنبی شخص کی بیٹی ہو گی۔ یہ قانون امام مالک کے مسلک رکھنے والے فقہا نے اختیار کیا ہے اور اس اصول کے تحت ان کے نزدیک ایک شخص کی بیوی اور اس شخص کی اس بیوی کے علاوہ عورت سے بیٹی کے درمیان جمع جائز ہے۔

مانع الرق (مانع غلامی) : اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ غلام باندی سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر آزاد عورت اور اس کے اولیا راضی ہوں تو وہ غلام سے نکاح کر سکتی ہے۔

آزاد مرد کے باندی سے نکاح کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن القاسم کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد مرد کا باندی سے نکاح جائز ہے۔ امام مالک' امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک عدم طول (عدم استطاعت) اور خوف عنت (بدکاری) کی صورت میں جائز ہے' یعنی اگر آزاد عورت سے شادی کی استطاعت نہ ہو اور بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو آزاد مرد باندی سے نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن بعضوں کا خیال ہے آزاد مرد کے باندی سے نکاح کرنے کے لئے "عدم طول" اور خوف عنت کی کوئی شرط نہیں۔

جن فقہاء کے نزدیک باندی سے نکاح دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے' ان کے نزدیک اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر کسی شخص کی آزاد بیوی موجود ہو تو کیا یہ طول (استطاعت) متصور ہو گا؟ یا نہیں؟۔۔۔۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ "طول" ہے اور دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ طول نہیں ہے۔ امام مالک سے یہ دونوں اقوال مروی ہیں۔

جن فقہاء کے نزدیک کسی شخص کے نکاح میں پہلے سے آزاد عورت موجود ہے تو اسے اندیشہ بدکاری نہ رہا کہ بہرحال وہ مجرد نہیں ہے' تو ان کے نزدیک جس شخص کے نکاح میں آزاد عورت موجود ہو اس کا باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے' جن کے نزدیک مطلقاً" اندیشہ بدکاری معتبر ہے خواہ وہ مجرد ہو یا شادی شدہ ہو' ان کے نزدیک وہ باندی سے نکاح کر سکتا ہے۔

اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ باندی اپنے مملوک مرد سے نکاح نہیں کر سکتی اور اگر وہ بعد میں اپنے شوہر کی مالک بن جائے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

مانع الکفر : اس امر پر اتفاق ہے کہ ایک مسلمان شخص کسی بت پرست عورت سے نکاح نہیں کر سکتا' کیونکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

ولا تمسکوا بعصم الکوافر (الممتحنہ)

(اور کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو)

اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ آزاد کتابی عورت سے نکاح جائز ہے۔

جنگ میں ہاتھ آنے والی عورتوں سے متعلق اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک مشرکہ باندی سے نکاح جائز نہیں لیکن بعضوں نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک کتابیہ باندی (کنیز) سے نکاح جائز ہے اور بعض کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

اسی طرح ایک مسلمان عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں۔

مانع الاحرام : اس سے مراد ہے حالت احرام میں نکاح کرنے کی ممانعت۔ امام مالک' امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعی' لیث' اوزاعی اور امام احمد کے نزدیک محرم کا خود نکاح کرنا اور دوسرے کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اس نے نکاح کیا تو یہ نکاح باطل ہو گا اور یہی قول حضرت عمر' حضرت علی' حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت کا ہے' لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس میں کوئی ہرج نہیں۔

رسول اللہ کی ایک حدیث ہے :

"محرم نہ نکاح کرے' نہ نکاح کرائے اور نہ پیغام دے۔"

بعض فقہاء کے نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہے اور کروا بھی سکتا ہے۔ اس مکتب فکر کی یہ دلیل ہے کہ :

"حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت میمونہ سے بحالت احرام نکاح فرمایا۔" لیکن اس حدیث کے برعکس خود حضرت میمونہ سے مروی ہے کہ :

"جب رسول اللہ نے ان سے نکاح فرمایا تو وہ حلال تھے۔"

مانع مرض (بیماری) : امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک مریض کا نکاح کرنا جائز ہے' مگر امام مالک کے نزدیک ناجائز ہے' بلکہ اگر نکاح ہو جائے تو تفریق کرا دی جائے گی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ تفریق نہیں کرائے جائے گی کہ تفریق مستحب ہے' واجب نہیں ہے۔

مانع عدت : فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ عدت میں نکاح جائز نہیں ہے' خواہ عورت عدت حیض سے شمار کر رہی ہو' یا حمل سے پورا کر رہی ہو یا مہینوں سے حساب ہو۔

اگر کوئی شخص کسی عورت سے عدت کے دوران نکاح کر لے اور دخول بھی کر لے تو امام مالک' اوزاعی اور لیث کے مطابق ان کے درمیان تفریق کرائی جائے گی اور وہ اس کے لئے بالکل حلال نہیں رہے گی۔ اس کے برعکس امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ ان کے درمیان تفریق کرا دی جائے گی لیکن عدت ختم ہونے کے بعد وہ دوبارہ نکاح کر سکیں گے۔

حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت طلیحہ اسدیہ کے درمیان اور ان کے شوہر رشد ثقفی کے درمیان تفریق کرا دی تھی' کیونکہ رشد نے اس سے دوران عدت نکاح کر لیا تھا اور وہ اپنے شوہر کی عدت گذار رہی تھی۔

حضرت عمر کا قول ہے کہ جو عورت عدت کے دوران نکاح کر لے لیکن اس کا شوہر اس کے ساتھ دخول نہ کرے تو ان دونوں میں تفرق کرا دی جائے اور عدت پوری ہو جانے کے بعد یہ شخص از سر نو پیغام دے گا۔ اور اگر اس نے دخول کر لیا ہو تو وہ عورت اولاً پہلے شوہر کی عدت گذارے گی اور بعد ازاں دوسرے شوہر کی اور پھر دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے۔

سعید کا خیال ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں شوہر کو مہر دینا ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود کی رائے حضرت عمر فاروق سے مختلف ہے۔ ان کا قول ہے کہ اصولاً" اس عورت کو حرام نہیں ہونا چاہیے تاکہ آنکہ اس کی حرمت پر کتاب یا سنت یا اجماع سے کوئی دلیل موجود ہو۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت عمر نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ عورت حرام ہے اور اس کا مربیت المال میں جمع ہو گا' مگر حضرت علی نے اس فیصلہ کو موزوں خیال نہ کیا تو حضرت عمر نے اس سے رجوع کر لیا اور عورت کو حرام قرار نہیں دیا اور شوہر پر مہر عائد کیا۔ اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ حاملہ قیدی کنیز سے وضع حمل تک وطی نہ کی جائے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر دوران حمل حاملہ قیدی کنیز سے وطی کر لی جائے تو کیا وہ ہونے والا بچہ آزاد ہو گا یا نہیں؟ جمہور کی رائے ہے کہ آزاد ہو جائے گا۔ وجہ اختلاف یہ سوال ہے کہ کیا اس کا پانی اس بچے کی تخلیق میں موثر ہے یا نہیں؟ اگر ہم موثر تسلیم کر لیں تو وہ ایک حد تک اس کا بچہ بن گیا۔ اور اگر موثر نہیں ہے تو اس کا بچہ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :

"اس بچے کو کیسے غلام بنایا جا سکتا ہے جس کے کان اور آنکھ کو اس نے تقویت پہنچائی ہو۔"

مانع زوجیت : فقہا اس امر پر متفق ہیں کہ مسلمانوں اور ذمیوں کے مابین موجود زوجیت مانع نکاح ہے۔

اس امر پر اتفاق ہے کہ قیدی ہو جانے کے بعد غیر شادی شدہ کنیز حلال ہو جاتی ہے' البتہ شادی شدہ کنیز کے بارے میں اختلاف ہے کہ کنیز بن جانے سے اس کا نکاح ختم ہو جائے گا اور اگر ختم ہو جائے گا تو کب ہو گا۔ بعض فقہاء کا خیال ہے کہ اگر میاں بیوی ایک ساتھ قید ہو کر آئیں تو ان کا نکاح فسخ نہیں ہو گا اور اگر یکے بعد دیگرے قید ہو کر آئیں تو ان کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قیدی بن جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے' خواہ میاں بیوی ایک ساتھ قیدی بنے ہوں' خواہ یکے بعد دیگرے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر کنیز کو فروخت کیا جائے تو کیا اس کی بیع اس کے لئے طلاق بن جائے گی۔ جمہور کے نزدیک یہ طلاق نہیں ہے لیکن حضرت ابن عباس' جابر ابن مسعود اور ابی کعب سے مروی ہے کہ بیع سے طلاق ہو جائے گی۔

متفرقات :

(1) جو نکاح اسلام سے پہلے منعقد ہوئے ہوں' اور پھر اسلام آ گیا تو اگر شوہر اور بیوی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اسلام لائے ہوں تو میاں بیوی کا رشتہ (بشرطیکہ جائز ہو) برقرار رہے گا۔

(2) اگر کوئی اسلام لائے اور اس کی چار بیویوں سے زائد ہوں ان میں سے چار کو رکھ لیا جائے گا۔ باقیوں کو طلاق دی جائے گی۔

(3) اگر کوئی اسلام لائے اور اس کے گھر میں دو حقیقی بہنیں ہوں تو ایک کو طلاق دی جائے گی۔ ابن الما جشون کا قول ہے کہ اس صورت میں پہلے دونوں سے تفریق کرا دی جائے گی اور بعد ازاں وہ انہی میں سے جس سے چاہے نکاح کر سکے گا۔

(4) امام مالک' امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر عورت مرد سے پہلے اسلام لائی' پھر شوہر بھی اس کی عدت کے دوران اسلام لے آیا تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہو گا اور اگر شوہر ایمان لے آیا اور اس کی بیوی کتابیہ ہوئی تو یہ نکاح برقرار رہے گا۔

(5) امام مالک کا قول ہے کہ اگر شوہر پہلے اسلام لائے تو بیوی کو اسلام لانے کے لئے کہا جائے گا اور بیوی کے انکار پر تفریق کرا دی جائے گی۔

امام شافعی کا قول ہے کہ خواہ عورت پہلے اسلام لائے یا مرد' اگر بعد میں اسلام لانے والا دوران عدت ہی اسلام لے آیا تو نکاح برقرار رہے گا۔

خلاصہ موانع شرعی

نکاح میں "موانع شرعی" دو اقسام کے ہیں۔ ایک ہمیشہ کے لئے ممانعت (موانع موبدہ) اور دوسرے وقتی طور پر ممانعت (موانع غیر موبدہ)۔

موانع شرعی کی تعداد چار ہے' ان میں سے تین "موانع موبدہ" میں شامل ہیں' یعنی (1) نسلی یا نسبی (2) رضائی (3) ازدواجی

اور ایک "موانع غیر موبدہ" میں شامل ہیں' یعنی "مانع سببی"

نسلی یا نسبی موانع وہ ہیں جو قرابت نسب یعنی خون کے رشتہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ موانع نسبی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل رشتوں سے نکاح حرام ہے۔

ماں' بیٹی' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی' بہن

رضائی موانع وہ ہیں جو بچے کے کسی اجنبی عورت کا دودھ پی لینے کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ رضائی ماؤں اور رضائی بہنوں سے نکاح بوجہ رضاعت حرام ہے۔

ازدواجی موانع وہ ہیں جو ازدواج کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں' چنانچہ مدخولہ بیوی کی بیٹی' بیوی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں (ساس) اور بیوی کے بیٹے پوتے اور نواسے کی بیوی سے نکاح ممنوع ہے۔

سبھی موانع وہ ہیں جو مختلف اسباب کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں' اگر وہ اسباب دور ہو جائیں تو نکاح ناجائز نہیں ہوتا۔ مثلاً" ایسی عورت سے نکاح جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہو اس سے نکاح ممنوع ہے (اگر اس طلاق مل جائے تو اس سے نکاح جائز ہو جاتا ہے) یا مطلقہ سے نکاح جس کی ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔

یاد رہے کہ ابن رشد نے موانع سبھی کی نو اقسام بیان کی ہیں اور انہیں "موانع غیر موبدہ" کا نام دیا ہے۔

نکاح کے موجبات خیار

سوال : نکاح کے "موجبات خیار" بیان کریں۔

جواب : موجبات خیار : وہ امور جن کی بنا پر نکاح کے باقی رکھنے کا اختیار مل جاتا ہے' انہیں نکاح کے "موجبات خیار" کا نام دیا جاتا ہے۔

نکاح کے موجبات خیار چار ہیں۔

(1) خیار عیوب (2) مرد کی تنگدستی

(3) شوہر کی مفقود الخبری (4) خیار عتق

خیار عیوب : اگر زوجین میں سے کسی میں کوئی عیب ہو تو اس سے نکاح کے برقرار رکھنے کے اختیار کے بارے میں دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو یہ کہ عیوب کی موجودگی میں نکاح رد ہو سکتا ہے اور دوسرا پہلو یہ کہ کون سے عیوب سے نکاح رد ہو سکتا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

پہلے پہلو کے بارے میں امام مالک اور امام شافعی اور ان کا مسلک رکھنے والوں کا خیال ہے کہ عیوب سے نکاح کو باقی رکھنے یا رد کر دینے کا اختیار مل جاتا ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک اس سے اختیار نہیں ملتا۔ یہی رائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ہے۔

- امام مالک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ نکاح چار عیوب سے رد ہو جاتا ہے۔

(1) جنون (2) جذام (3) برص (4) فرج میں ایسی بیماری جس سے ہمبستری نہ ہو سکے۔

امام مالک کے مسلک کے اصحاب کے مابین ان چار بیماریوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) دانتوں کی بیماری (2) کنج (3) منہ کی بدبو (4) شرمگاہ کی بدبو

ایک قول کے مطابق ان بیماریوں کی بنا پر نکاح رد ہو جاتا ہے اور دوسرے قول کے مطابق رد نہیں ہو سکتا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف دو عیبوں کی بنا پر نکاح رد ہو سکتا ہے۔

(1) **قرن** : عورت کے اندام نہانی میں سینگ جیسا پٹھا آ جانا اور اس کا صحبت میں مانع ہونا۔

(2) **رتق** : عورت کے اندام نہانی کے منہ پر یا رحم پر ایک قسم کا پٹھا آ جانا جس سے ہمبستری متاثر ہو جاتی ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک رد نکاح کا حکم یہ ہے کہ جب شوہر کو بیوی کے عیب کا علم ہو جائے اور وہ اسے دخول سے پہلے طلاق دیدے تو اس پر مہر لازم نہیں ہو گا۔ لیکن اگر بیوی کے عیب کا علم دخول کے بعد ہو تو امام مالک کے نزدیک اگر ولی قریب (جس نے نکاح کروایا ہو) کے بارے میں یہ گمان ہو کہ وہ عورت کے اس عیب سے واقف ہو گا تو اس ولی کو فریب دہندہ متصور کر کے شوہر اس سے اپنا دیا ہوا مہر واپس لے گا اور عورت سے مطالبہ نہیں کرے گا۔ اور اگر عورت کا نکاح کرنے والا ولی بعید ہو تو دخول کے بعد شوہر پر مہر لازم ہو گا اور وہ مہر واپس لینے کا حقدار نہ ہو گا۔

شوہر کی تنگدستی : اگر شوہر اس قدر تنگ دست ہو کہ وہ مہر یا نفقہ نہ ادا کر سکے تو عورت کو کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں' امام شافعی کا قول ہے کہ اگر دخول نہ ہوا ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ نکاح کو رد کر دے۔

امام مالک کے مسلک کے فقہا کے نزدیک شوہر کو مہلت دی جائے گی اور یہ مہلت بعض کے نزدیک ایک سال ہے اور بعض کے نزدیک دو سال۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر شوہر مہر نہ ادا کر سکے تو عورت کو حق ہو گا کہ جب تک شوہر مہر ادا نہ کر دے وہ اپنے نفس سے اسے روکے رکھے۔

نفقہ نہ دینے کے بارے میں امام مالک' امام شافعی' امام احمد' ابو ثور' ابو عبید کے نزدیک ان میں تفریق کرائی جائے گی' لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان کے مابین تفریق نہیں کرائی جائے گی' اور یہی قول اہل ظاہر کا ہے۔

یاد رہے کہ نفقہ سے بالعموم تین چیزیں یعنی خوراک' لباس اور مسکن مراد لی جاتی ہیں' لیکن اس میں دوسری اشیاء بھی شامل ہیں جو عورت کے آرام و آسائش کے لئے ضروری ہوں۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت مرد کی قید اختیار میں آ جاتی ہے تو مرد کے ذمہ نفقہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر عورت مالدار ہو اور مرد تنگ دست تو حنفیہ کے نزدیک اس کو متوسط درجہ کا نفقہ دیا جائے گا۔ امام شافعی کے نزدیک اس پر تنگدستی کا نفقہ واجب ہو گا۔

شوہر کی مفقود الخبری : اگر کسی عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو گیا ہو اور دارالاسلام میں اس کا کوئی علم نہ ہو تو امام مالک کے نزدیک جس وقت عورت اپنا معاملہ حاکم کے سامنے پیش کرے اس وقت سے اس کے لئے چار سال کی مدت مقرر کی جائے گی۔ یہ مدت پوری کرنے کے بعد عورت چار ماہ دس دن عدت گذارے گی اور نکاح ثانی کے لئے حلال ہو جائے گی۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے مطابق جب تک مفقود الخبر کی موت کا علم نہ ہو جائے اس کی بیوی قید نکاح سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ ان کا یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے۔

امام مالک کے نزدیک مفقود الخبر کی چار اقسام ہیں :

(1) جو اسلامی حکومت میں مفقود الخبر ہو۔

(2) جو کفار کے ساتھ جنگ میں مفقود الخبر ہو۔

(3) جو کفار کے ملک میں جا کر مفقود الخبر ہو جائے۔

(4) جو مسلمانوں کے ساتھ باہم جنگ میں مفقود الخبر ہو جائے۔

کفار کے ساتھ جنگ میں مفقود الخبری کا حکم اسیر (قیدی) کی طرح ہے کہ اس کی بیوی نکاح نہیں کر سکے گی اور تاوقتیکہ اس کی موت کا صحیح علم نہ ہو اس کا مال تقسیم نہ ہو گا۔

مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں مفقود الخبر ہو جانے کا حکم "مقتول" کے مانند ہے اور اس کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔

کفار کے ساتھ جنگ میں مفقود الخبر ہونے کے بارے میں امام مالک کے مسلک کے تین اقوال ہیں۔

(1) یہ کہ اس کا حکم قیدی کی مانند ہے۔

(2) یہ کہ اس کا حکم مقتول کی مانند ہے اور اس کا ایک سال انتظار کیا جائے گا الا یہ کہ وہ ایسے مقام پر ہو جہاں اس کی حالت مخفی نہ رہے اور اس کا حکم مسلمانوں کی باہمی جنگ میں مفقود الخبر ہو جانے کا ہو جائے گا۔

(3) یہ کہ اس کا حکم اسلامی حکومت میں مفقود الخبر کا ہو گا۔

(4) یہ کہ زوجہ کے حق میں مقتول کے حکم میں ہو گا اور اس کے مال کے اعتبار سے اس کا حکم اسلامی حکومت میں مفقود الخبر ہو جانے والے کا ہو گا' یعنی عمر کا حساب ہو گا اور اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عمر کے لوگ زندہ نہ رہے ہوں تو اس کی میراث تقسیم کی جائے گی۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان سے مروی ہے کہ مفقود الخبر کی میراث اس وقت تک جاری نہیں ہو گی جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اب وہ زندہ نہیں رہا ہو گا۔ یعنی اس کی عمر اسی اور نوے سال تک ہو چکی ہو' اور ایک روایت ہے کہ سو برس ہو چکی ہو۔

خیار عتق : اس مسئلہ پر تمام فقہا کا اتفاق ہے کہ اگر باندی کسی غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو جائے تو اسے اختیار حاصل ہو گا کہ وہ اس نکاح کو برقرار رکھے یا نہ رکھے اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر باندی آزاد کے نکاح میں ہو تو کیا اس کے آزاد ہونے پر اسے اختیار حاصل ہو گا یا نہیں؟ امام مالک' امام شافعی' اوزاعی' احمد اور لیث کے نزدیک اسے اختیار حاصل نہیں ہو گا۔ امام ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک شوہر آزاد ہو یا غلام باندی کو آزاد ہونے پر نکاح کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔

اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ کس وقت غلام بیوی کو اختیار حاصل ہو گا؟ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ اختیار اسے اس وقت حاصل ہو گا جب شوہر نے اسے چھوا نہ ہو اور امام ابو حنیفہ کے مطابق اسے اختیار اس مجلس میں حاصل ہو گا' جس میں وہ آزاد ہوئی ہو۔ امام اوزاعی کا قول ہے کہ اگر اسے یہ علم ہو کہ شوہر کے چھو لینے سے اس کا اختیار ساقط ہو جاتا ہے تو چھو لینے کے بعد اس کا اختیار باقی نہیں رہے گا۔

حقوق زوجیت

سوال : حق نفقہ پر نوٹ لکھئے۔

جواب : **نفقہ** : نفقہ کے لفظی معنی خرچ کرنے اور نکال دینے کے ہیں۔ فقہ کی اصطلاح میں نفقہ سے مراد اس خرچ کی ذمہ داری ہے جو شوہر پر عائد ہوتی ہے۔

نفقہ میں بالعموم تین چیزوں کی ذمہ داری شوہر پر عائد ہوتی ہے :

(1) خوراک (2) لباس (3) مسکن

لیکن نفقہ میں دیگر ضروری اشیاء مثلاً" صابن' تیل' پانی' دوا وغیرہ اور وہ اشیاء جو عورت کے گذارہ اور آرام و آسائش کے لئے ضروری ہوں' شامل ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفقہ کے جواز کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی جا سکتی ہے۔

وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف
(البقرہ)

(بچے کے باپ اس کو معروف طریقے سے انہیں کھانا اور کپڑا دینا ہو گا)

حدیث نبوی ہے کہ :

"تم پر ان کا لباس اور کھانا پینا رواج کے مطابق لازم ہے۔"

نفقہ کے وجوب کے بارے میں تو اتفاق ہے' مگر اس سے متعلقہ چار امور میں اختلاف ہے۔

(1) نفقہ کس وقت لازم ہے؟ (2) نفقہ کی مقدار کتنی ہونی چاہیے۔

(3) نفقہ کس کے لئے لازم ہے؟ (4) نفقہ کس پر لازم ہے؟

نفقہ کے وقت وجوب کے بارے میں امام مالک کی رائے ہے کہ یہ اس وقت سے لازم ہے جب شوہر اس سے دخول کر چکا ہو یا دخول کا دعویٰ ہو' اور دخول سے مراد ہے کہ بالغ مرد عورت سے وطی کرے۔

وقت نفقہ : امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا قول ہے کہ اگر عورت بالغ ہو تو نابالغ مرد پر بھی نفقہ لازم ہے اور اگر شوہر بالغ ہو اور بیوی نابالغ ہو تو امام شافعی کے دو اقوال ہیں۔

ایک یہ کہ جو امام مالک کا قول ہے اور دوسرا قول یہ کہ اسے مطلقاً" نفقہ ملے گا۔ بعض فقہا کا خیال ہے کہ نفقہ کے لئے عمر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ بیوی جماع کی مشقت برداشت کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر برداشت کر سکتی ہے تو نفقہ واجب ہو گا' خواہ مرد نابالغ ہو اور اس سے صحبت پر قادر نہ ہو۔

مقدار نفقہ : مقدار نفقہ کے بارے میں امام مالک کی رائے یہ ہے کہ شرعاً" مقدار نفقہ متعلین نہیں ہے اور مقدار نفقہ میں فرق ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک نفقہ کی مقدار مقرر ہے' یعنی فراخ دست پر دو مد' متوسط پر ڈیڑھ مد اور تنگدستی پر ایک مد لازم ہوتی ہے۔

حنفیوں کے نزدیک نفقہ میں عورت کے مرتبے اور حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور شافعیہ میں مرد کے رتبہ اور حیثیت کا لحاظ۔ اگر عورت مالدار ہو اور مرد تنگدست تو حنفیہ کے نزدیک اس پر متوسط درجہ کا نفقہ واجب ہو گا اور شافعیہ کے مطابق اس پر تنگدست کا نفقہ واجب ہو گا۔

نفقہ کس کے لئے لازم ہے؟ : بعض فقہا نے بیوی کے خادم کا نفقہ بھی لازم قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر بیوی کا تعلق اس طبقہ سے ہو جس میں دو خادم خدمت کے لئے ہوتے ہیں تو امام مالک اور ابو ثور کے مطابق شوہر کو دو خادموں کے مصارف برداشت کرنا ہوں گے۔ علامہ ابن رشد کے نزدیک خادم کے نفقہ کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔

بعضوں کے نزدیک نافرمان بیوی کا نفقہ واجب نہیں ہے لیکن بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔

بعضوں کے نزدیک باندی کا نفقہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک ناواجب بعض کا قول ہے کہ اگر باندی خود شوہر کے پاس آئی ہو تو نفقہ لازم ہے اور اگر شوہر اس کے پاس جاتا ہو تو نفقہ لازم نہیں ہے' ایک قول ہے کہ جس وقت وہ شوہر کے پاس ہو تو نفقہ ہے اور اگر شوہر غلام ہو تو نفقہ نہیں ہے۔

نفقہ کس کے لئے لازم ہے : نفقہ بالاتفاق آزاد اور موجود شوہر پر لازم ہے' جبکہ غلام اور غیر موجود کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن المنذر کے نزدیک غلام پر اس کی بیوی کا نفقہ لازم ہے۔ ابو مصعب کے مطابق اس پر نفقہ واجب نہیں۔

امام ابو حنیفہ کے مطابق غیر موجود شوہر پر نفقہ سلطان کے واجب کرنے سے لازم ہو گا۔

نفقے کا عدم وجوب : مندرجہ ذیل صورتوں میں مرد پر عورت کا نفقہ واجب نہیں ہو گا۔

(1) جب کہ زوجہ اتنی کم عمر ہو کہ جماع کی مشقت برداشت نہ کر سکے۔

(2) جب زوجہ اس قدر بیمار ہو کہ بعد عقد رخصت ہو کر خاوند کے گھر نہ آ سکتی ہو' لیکن اگر شوہر کے گھر میں بیمار ہو تو نفقہ واجب ہو گا۔

(3) جب عورت کہیں ملازمت اختیار کر لے اور شوہر کے منع کرنے کے باوجود گھر سے باہر رہتی ہو۔

(4) جب کہ عورت قید میں ہو۔

(5) جبکہ عورت ناشزہ (نافرمان) ہو (بیوی کی نافرمانی یہ ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے یا اگر مکان عورت کا ہو تو شوہر کو اس مکان میں نہ آنے دے۔ لیکن اگر شوہر کے گھر میں رہتے ہوئے شوہر کو ہمبستری سے منع کرے تو "نشوز" (نافرمانی) نہیں ہے۔

(6) جب عورت بلاوجہ جائز شوہر سے علیحدہ رہے یا اس کے ساتھ دوسرے شہر جانے سے انکار کرے۔

(7) جب کہ عورت مرتد ہو گئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(8) جب کہ تفریق عورت کی معصیت کے سبب واقع ہوئی ہو۔

(9) جب کہ کوئی غیر مرد عورت کو غصب کر کے لے جائے۔

سوال : مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں :

(الف) ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں بیویوں کے درمیان عدل

(ب) حصانت

جواب : بیویوں کے درمیان عدل : اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو بیویوں کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر ان کے درمیان عدل قائم رکھے' اور ہر شے ان میں برابر تقسیم کرے۔

فرمان نبوت ہے کہ :

"اگر آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی جانب زیادہ مائل ہو تو روز قیامت وہ اس حال میں مبعوث ہو گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر پر تشریف لے جاتے تو ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ کون سی زوج مطہرہ آپ کے ساتھ سفر پر تشریف لے جائیں گی۔

دو بیویوں کی صورت میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ دونوں بیویوں کے پاس اقامت برابر ہو گی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ (شوہر دیدہ)

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے کہ باکرہ (بیوی) کے پاس سات دن قیام کرے اور ثیبہ کے پاس تین دن قیام کرے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باکرہ سے نکاح فرماتے تو سات دن اس کے پاس قیام فرماتے اور جب ثیبہ سے نکاح کرتے تو اس کے پاس تین دن قیام کرتے۔

حضرت ام سلمہ کی بیان کردہ ایک حدیث ہے کہ :

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی فرمائی تو ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سات دن میں تمہارے پاس رہوں اور سات دن ان کے پاس رہوں اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سب کے پاس رہوں۔ میں نے کہا کہ آپ تین دن میرے پاس رہیں۔"

حصانت : "حصانت" کے لغوی معانی ہیں : "تربیت" شرعی اصطلاح میں ماں یا کسی شرعی مستحق کے کسی چھوٹے بچے کی پرورش کرنے کو "حصانت" کہتے ہیں۔

بعض فقہا کی رائے ہے کہ بیوی پر شوہر کے بچوں کو دودھ پلانا واجب ہے اور بعض کے نزدیک بالکل واجب نہیں ہے۔ بعض کے نزدیک معمولی عورت پر لازم ہے اور شریف و معزز پر واجب نہیں ہے' الا یہ کہ بچہ صرف اسی کا دودھ پیے۔ اور یہی امام مالک کا قول ہے۔

مطلقہ عورت پر دودھ پلانا لازم نہیں ہے الا یہ کہ بچہ اس کے سوا کسی کا دودھ نہ پیے لیکن اس صورت میں شوہر اس کو دودھ پلانے کی اجرت ادا کرے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ "الطلاق" میں فرمایا گیا ہے۔

فان ارضعن لکم فاتوھن اجورھن

(پھر اگر وہ تمہارے لئے (بچہ کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو)

جب بچہ باشعور ہو جائے تو امام شافعی اور بعض دیگر فقہا کے نزدیک بچہ کو اختیار ہو گا کہ وہ ماں کے پاس رہنا چاہتا ہے یا باپ کے' لیکن بعضوں کے نزدیک بچہ کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

فرمان نبوت ہے کہ :

"باندی کے درمیان اور اس کے بچے کے درمیان اور قیدی عورت اور اس کے بچے کے درمیان جدائی نہ پیدا کی جائے۔ اس حکم کو آزاد عورت پر بھی منطبق کیا جاتا ہے۔"

"حصانت" سے متعلق مندرجہ ذیل امور زیادہ اہم ہیں :

(1) جب تک مطلقہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے' اس وقت تک وہ بچے کی زیادہ حقدار ہے۔

(2) بچے کے اخراجات باپ کے ذمہ ہوں گے۔

(3) بچے کی پرورش کے سلسلہ میں ماں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا' ممکن ہے وہ اس پرورش سے عاجز ہو۔

(4) اگر بچے کی ماں نہ ہو تو دادی کی بہ نسبت نانی پرورش کی زیادہ حقدار ہے' خواہ وہ نانی کی ماں ہی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) نانی کی عدم موجودگی میں دادی کی بہ نسبت بہن پرورش کی زیادہ حقدار ہے۔

(6) اگر بچے کی دادی نہ ہو تو پھوپھی اور خالہ سے اس کی سگی بہن کو زیادہ حق حاصل ہے۔ اس کے بعد ماں کی طرف سے بہن کا درجہ ہے اور پھر باپ کی طرف سے بہن کا حق۔

(7) پھوپھیوں سے زیادہ خالاؤں کو پرورش کا حق حاصل ہے۔

(8) اگر بچے کی پرورش کے لئے اس کے کنبہ سے کوئی عورت نہ ہو اور مردوں کو اس کی پرورش میں اختلاف ہو تو ان میں سے سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہو گا جو عصبہ ہونے کے لحاظ سے زیادہ قریب ہو' کیونکہ ولایت قرابت کے لحاظ سے حاصل ہوتی ہے۔

(9) ماں اور نانی لڑکے کی پرورش کی اس وقت تک حقدار ہیں جب تک بچہ اس قابل نہ ہو کہ خود بخود کھا پی سکے' لباس پہن سکے اور طہارت کر سکے۔

(10) ماں اور نانی لڑکی کی پرورش کی اس وقت تک زیادہ حقدار ہیں جب تک وہ بالغہ نہ ہو جائے (یعنی اسے حیض آنے لگے)۔

امام محمد سے روایت ہے کہ جب بچی بالغہ ہو جائے تو اسے باپ کے سپرد کر دیا جائے' کیونکہ اب اس کی حفاظت کی ضرورت ثابت ہو چکی ہے۔

(11) پرورش کے سلسلہ میں لڑکے یا لڑکی کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک بچے کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے۔

ممنوع اور فاسد نکاح

سوال : ممنوع اور فاسد نکاح کی اقسام پر نوٹ لکھئے :

جواب : **ممنوع اور فاسد نکاح** : جن اقسام کے نکاح کے بارے میں کھلی ممانعت ہے' وہ چار ہیں :

(1) نکاح شغار (2) نکاح متعہ

(3) خطبہ بر خطبہ (4) نکاح محلل

: نکاح شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زیر سرپرستی لڑکی کا دوسرے شخص سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کر دے اور دوسرا شخص اپنی زیر سرپرستی لڑکی کا نکاح اس پہلے شخص سے کر دے اور دونوں میں سے کسی کا کوئی مہر نہ ہو' سوائے جنسی انتفاع کے تبادلہ کے۔

اس نکاح کے بارے میں فقہا کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس بارے میں ممانعت موجود ہے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر ایسا نکاح ہو جائے تو کیا مہر مثل سے درست ہو جائے گا؟

امام مالک کی رائے میں یہ نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور دخول سے پہلے اور دخول کے بعد ہر حال میں فسخ ہو جائے گا۔

امام شافعی کے نزدیک اگر ایک کا یا دونوں کا مہر متعین ہوا ہو تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہو گا اور جو مہر انہوں نے متعین کیا ہے وہ فاسد ہو گا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مہر مثل کے لازم کر دینے کے بعد نکاح شغار درست ہو جاتا ہے' یہی قول لیث' اسحاق' احمد' ابو ثور اور طبری کا ہے۔

نکاح متعہ : جماعت اہل سنت کے نزدیک متعہ حرام ہے' کیونکہ متعہ کی حرمت کے بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں' جبکہ اثنا عشریہ کے نزدیک متعہ جائز ہے۔

اہلسنت فقہا کا متعہ کو حرام قرار دینے والی احادیث میں حرمت کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے۔ متعہ کی تحریم کے بارے میں مندرجہ ذیل روایات سامنے آتی ہیں۔

(1) متعہ خیبر کے موقعہ پر حرام ہوا۔

(2) فتح مکہ کے موقعہ پر حرام ہوا۔

(3) حجتہ الوداع کے موقعہ پر حرام ہوا۔

(4) عمرہ قضا کے موقعہ پر حرام ہوا۔

(5) غزوہ تبوک کے موقعہ پر حرام ہوا۔

(6) عام اوطاس کے موقعہ پر حرام ہوا۔

ابن عباس سے منقول ہے کہ متعہ امت محمدیہ پر اللہ کی ایک رحمت تھی' اگر عمر اس کو ممنوع قرار نہ دیتے تو پھر شاید کوئی بدبخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا۔

عطا سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ "ہم عہد نبوت" عہد ابوبکر اور حضرت عمر کے نصف عہد خلافت تک متعہ کرتے رہے بعد ازاں حضرت عمر نے لوگوں کو ممانعت کر دی۔"

خطبہ بر خطبہ : خطبہ بر خطبہ (پیغام پر پیغام) کی ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے۔ داؤد کے نزدیک خطبہ بر خطبہ کی صورت میں نکاح فسخ ہو جائے گا اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فسخ نہیں ہو گا۔ بعضوں کے نزدیک دخول سے قبل فاسخ قرار دیا جائے گا مگر دخول کے بعد فسخ نہیں ہو گا۔

امام مالک کا قولی ہے کہ اگر پہلا خطبہ (پیغام) مکمل ہونے کے قریب ہے تو اس پر دوسرا خطبہ دینا درست نہیں، لیکن اگر پہلا خطبہ مکمل نہیں ہے (زیر غور ہے) تو اس پر دوسرا خطبہ درست ہے۔

نکاح محلل : نکاح محلل سے وہ نکاح مراد ہے، جس کا مقصود مطلقہ ثلاث کا حلالہ ہو۔ امام مالک کے نزدیک حلالہ کے مقصد سے کیا گیا نکاح فسخ ہو گا۔

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک یہ نکاح صحیح ہے۔

وجہ اختلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے :

"اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

جن کے نزدیک اس حدیث میں لعنت سے مراد صرف لعنت گناہ ہے، ان کے نزدیک نکاح صحیح ہے اور جن کے نزدیک لعنت اور گناہ ہونے سے فساد عقد مراد ہے، جس طرح کہ اصول ہے کہ نہی سے ممنوع شے فاسد قرار پاتی ہے، ان کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے۔

سوال : نکاح فاسد اور نکاح باطل میں کیا فرق ہے؟ ان کے اثرات بھی بیان کریں۔

جواب : **نکاح فاسد** : نکاح فاسد وہ نکاح ہے جس میں نکاح صحیح کی کوئی شرط مفقود ہو۔ اگر نکاح کے موانع شرعی یا اسباب تحریم عارضی نوعیت کے ہوں یعنی کسی بھی وقت دور ہو سکتے ہوں تو نکاح فاسد ہو گا۔

نکاح باطل : نکاح باطل وہ ہے جو فی نفسہ کالعدم ہو، یعنی جس کا وجود اور عدم برابر ہو۔ بالفاظ دیگر اگر نکاح کے موانع شرعی دائمی ہوں تو نکاح فی نفسہ باطل اور حرام ہے۔ نکاح باطل نصوص قطعیہ صریحہ کے خلاف ہوتا ہے۔

نکاح فاسد اور باطل میں فرق : ان دونوں قسم کے نکاحوں میں احکام یعنی اثرات و نتائج میں کافی فرق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح باطل نصوص قطعیہ صریحہ کے خلاف ہوتا ہے اور اس کا وجود اور عدم وجود برابر ہوتا ہے' یعنی اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہوتی۔ اس میں نہ مہر واجب ہوتا ہے' نہ عدت اور نہ ہی اولاد ثابت النسل قرار پاتی ہے۔

نکاح فاسد میں ہمبستری ہو جانے کے بعد مرد کے ذمہ عورت کا مہر واجب ہو جاتا ہے اور طلاق یا وفات کی صورت میں عورت پر عدت واجب ہوتی ہے اور ان سے جو اولاد ہو وہ بھی جائز ہوتی ہے۔

نوٹ : یاد رہے کہ قرآن و سنت میں نکاح فاسد اور نکاح باطل کے درمیان خاص طور پر کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ چنانچہ اگر نکاح کے وقت متناکحین یا ان میں سے کسی ایک کی ذات پر نکاح کرنے کے سلسلے میں کوئی امر مانع شرعی (خواہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہو) موجود ہو تو اس عارضی امتناع کے ختم ہونے کا محض امکان نکاح کے وقت کے اثرات قانونی کو تبدیل نہیں کر سکتا اور اس امتناع کے باوجود اگر نکاح کیا جائے گا تو وہ باطل ہو گا' البتہ اگر مرد نے عورت سے لا علمی میں وطی کر لی ہو تو وطی بالشبہ کی بنا پر مہر واجب ہو گا اور دونوں میں تفریق کرا دی جائے گی۔

شیعہ مکتب فکر میں فاسد اور باطل نکاح میں کوئی فرق نہیں۔ ان کے نزدیک نکاح یا تو جائز ہو گا یا ناجائز۔

نکاح فاسد کے واقع ہو جانے کے بعد اس کا حکم : علامہ ابن رشد لکھتے ہیں کہ فقہا کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بعض نکاح فاسد دخول سے پہلے یا دخول کے بعد ہر دو حالت میں فسخ ہو جاتے ہیں' یعنی وہ نکاح جو صحت نکاح کی شرائط میں سے کسی شرط کے ساقط ہونے سے فاسد ہوئے ہوں' مثلاً" یہ کہ محرمہ عین سے نکاح کر لیا ہو۔ اور کچھ نکاح فاسد ایسے ہیں جن کے حکم کے بارے میں فساد کی علت کے قوی ہونے یا ضعیف ہونے کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے رائے مختلف ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ اس علت کا شرط صحت میں خلل پیدا کرنے سے کس حد تک تعلق ہے' امام مالک کے نزدیک ایسی صورت میں قبل دخول نکاح فسخ ہے' جبکہ دخول قائم رہے گا۔

مسلک مالک میں اس صورت میں اختلاف ہے کہ جب نکاح فاسد میں شوہر وفات پا جائے تو میراث جاری ہو گی یا نہیں؟ یا اگر طلاق ہو تو وہ واقع ہو گی یا نہیں؟ کبھی اس میں اتفاق اور اختلاف کا اعتبار کیا گیا ہے اور کبھی اس میں دخول اور عدم دخول کی صورت میں فسخ کا اعتبار کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الطلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطلاق

سوال : "طلاق" سے کیا مراد ہے؟ طلاق کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب : **طلاق** : طلاق کے لغوی معنی ہیں: قید کھول دینا' آزاد کر دینا' ترک' مفارقت' رہائی۔ شرعی اصطلاح میں "طلاق" سے مراد ہے: خاوند کا عقد نکاح توڑ دینا۔

بعض فقہا کے نزدیک طلاق مخصوص الفاظ کے ذریعہ ہوتی ہے۔

طلاق کی قسمیں : عام طور پر طلاق کو درج ذیل طریقہ سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) بہ لحاظ کیفیت طلاق کی دو اقسام ہیں :

(1) طلاق مسنون یا طلاق سنت

(2) طلاق بدعی یا غیر مسنون طلاق

(ب) بہ لحاظ تاثیر طلاق کی تین قسمیں ہیں :

(1) طلاق رجعی

(2) طلاق بائن صغیر

(3) طلاق مغلظ یا طلاق بائن کبریٰ

ابن رشد نے "البدایہ" میں طلاق کی اقسام یوں بیان کی ہیں۔

(1) طلاق بائن

(2) طلاق رجعی

(3) طلاق سنت

(4) طلاق بدعت

تفصیل درج ذیل ہے :

طلاق رجعی : رجعی طلاق وہ ہے جس میں شوہر کو عورت کی مرضی کے بغیر رجوع کا اختیار باقی رہے اور شرط یہ ہے کہ عورت (بیوی) سے دخول ہو چکا ہو۔

سورۃ "الطلاق" میں فرمایا گیا ہے کہ :

یا یھا النبی اذا طلقتم النساء ____ بعد ذالک امرا

"اے نبی تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لئے طلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کرو۔ اور عدت کا زمانہ ٹھیک ٹھیک شمار کرو' اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے' (زمانہ عدت میں) نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں' الا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں' یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا' تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے۔"

طلاق رجعی کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے تو طلاق کے ساتھ بائن کا لفظ استعمال نہ کرے۔ مثلاً" یوں کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی (طلاق سے ساتھ ایک طلاق یا دو طلاق نہ کہے) اس صورت میں مرد عدت کے دوران اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے' خواہ بیوی راضی ہو یا نہ ہو۔

طلاق بائن : طلاق بائن کی دو قسمیں ہیں۔

طلاق بائن صغریٰ : ایسی طلاق جس کے نتیجہ میں فوری طور پر بدوں انقضائے عدت فرقت واقع ہو جاتی ہے اور مرد عورت کے درمیان رشتہ زوجیت منقطع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے اور اس کے ساتھ بائن کا لفظ استعمال کرے' مثلاً" یوں کہے کہ میں تجھے ایک بائن یا دو بائن طلاق دیتا ہوں۔ تو امام شافعی کے علاوہ مذاہب ثلاثہ کی رو سے اس عورت پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور مرد عدت کے زمانہ میں اپنی بیوی سے رجوع نہیں کر سکے گا۔

طلاق بائن کبریٰ / طلاق مغلظہ : یہ ایسی طلاق ہے جس کے نتیجہ میں مرد اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا تاوقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر کے اس سے مجامعت کے بعد طلاق حاصل نہ کر لے یا وہ مرد (جس سے حلالہ کے لئے نکاح کیا ہے) فوت ہو جائے۔

جمہور فقہا کے نزدیک طلاق بائن کبریٰ اس وقت واقع ہوتی ہے جبکہ مرد اپنی بیوی کو ایک وقت یا متفرق اوقات میں بلفظ واحد یا متفرق کلمات سے تین طلاقیں دیدے۔

ابن رشد کا بیان ہے کہ :

طلاق بائن کے بارے میں فقہا کا اتفاق ہے کہ طلاق بائن دخول نہ ہونے کی صورت میں تین طلاقوں کی شکل میں ہوتی ہے اور خلع کا معاوضہ لینے کی صورت میں ہوتی ہے' باوجود یکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ خلع طلاق ہے یا فسخ نکاح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر پر اتفاق ہے کہ عدد طلاق سے طلاق بائن آزاد کے حق میں اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ تین طلاق علیحدہ دی گئی ہوں' اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے :

"الطلاق مرتان"

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر طلاق الفاظ میں تین ہوں مگر فعلاً" ایک ہوں۔ اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ غلامی تعداد طلاق کے سقوط میں موثر ہے اور غلامی کی صورت میں دو طلاقیں موثر ہو جائیں گی۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ غلامی عورت کی معتبر ہے یا شوہر کی یا دونوں میں سے جو بھی غلام ہو اس کی غلامی تعداد طلاق پر موثر ہوتی ہے؟

غلامی کی بنا پر طلاق بائن کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض فقہا کے نزدیک اگر شوہر غلام ہو تو اس کی دو طلاقوں پر اس کی بیوی جدا ہو جائے گی' خواہ بیوی آزاد ہو یا باندی۔

تین طلاق : جمہور فقہا کی رائے یہ ہے کہ تین کے لفظ کے ساتھ طلاق کا حکم تین طلاق کا ہے اور اہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ ایک ہی طلاق ہے اور تین کے لفظ کی کوئی تاثیر نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔

> "حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رکانہ نے ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں اور اس پر انہیں بہت غم ہو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس طرح طلاق دی تو انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدیں' آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ہی طلاق ہے تم رجوع کر لو۔"

بعض فقہا نے ایک ہی مجلس میں دی جانے والی تین طلاقوں کو نافذ قرار دیا ہے۔

نوٹ : طلاق کے ساتھ لفظ "تین" استعمال کر کے یا تین مرتبہ لفظ طلاق طلاق طلاق کی تکرار سے ایک طلاق واقع ہو گی یا تین یا ایک بھی طلاق واقع نہیں ہو گی' اس بارے میں فقہا کے نزدیک اختلاف ہے اور اس مسئلہ میں تین مسلک بیان کئے جاتے ہیں۔

(1) یہ کہ طلاق واقع ہی نہیں ہو گی۔

(2) یہ کہ صرف ایک رجعی طلاق واقع ہو گی۔

(3) یہ کہ تین طلاقیں بائن (مغلظہ) نافذ ہو جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال : "طلاق سنت" اور "طلاق بدعت" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : طلاق سنت : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ سے طلاق دینے کو "طلاق سنت" یا "مسنون طلاق" کہتے ہیں' اس طریقہ کے خلاف طلاق دینا گناہ ہے مگر طلاق خواہ کسی بھی طریقہ سے دی جائے' موجب عبادت یا کار ثواب نہیں ہے۔

طلاق سنت کی دو قسمیں :

(1) طلاق احسن (2) طلاق حسن

طلاق احسن : یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ مدخولہ کو ایسے طہر (حیض سے پاک ہو جانے کے زمانہ) میں' جس میں اس سے صحبت نہ کی ہو اور نہ کوئی طلاق دی ہو اور نہ اس طہر سے قبل حیض میں طلاق دی ہو' ایک رجعی طلاق دے' پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے یا اگر حاملہ ہو تو وضع حمل گذر جائے۔

طلاق حسن : طلاق حسن یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ مدخولہ کو ایسے طہر میں' جس میں اس سے صحبت نہ کی ہو' ایک رجعی طلاق دے' پھر دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے۔ اس صورت میں تین طہر میں تین طلاقیں مکمل ہوں گی۔

طلاق بدعت : طلاق بدعت (طلاق بدعی) کو غیر مسنون طلاق بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ طلاق جو "طلاق سنت" کے طریق کے خلاف ہو' اسے طلاق بدعت کہتے ہیں۔ طلاق بدعت کی دو اقسام ہیں :

(1) **باعتبار وقت** : اگر ایسے وقت میں رجعی طلاق دی جائے جس وقت کہ عورت کو حیض آ رہا ہو تو ایسی طلاق' طلاق بدعی کہلائے گی۔ اس صورت میں مرد رجوع کر سکتا ہے۔

(2) **باعتبار عدد** : ایک طہر میں ایک طلاق دینے کے بجائے ایک ہی طہر میں بیک وقت دو یا تین طلاقیں دینا بدعی طلاق میں شامل ہے۔ مثلاً" کوئی شخص اپنی بیوی سے یوں کہے کہ "میں تجھے تین طلاق دیتا ہوں" یا "تجھے طلاق طلاق طلاق۔"

طلاق سنت کے بارے میں فقہا کی رائے

علامہ ابن رشد کی رائے میں طلاق سنت کی تعریف یوں ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس بیوی سے صحبت ہو چکی ہو' اسے پاکی کے زمانہ میں اس طرح ایک طلاق دینا۔ اس طہر میں شوہر اس کے پاس نہ آیا ہو' طلاق سنت ہے۔"

اس سلسلہ میں حضرت ابن عمر کی روایت کردہ یہ حدیث پیش کی جاتی ہے :

"انہوں نے عہد نبوت میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دیدی' رسول اللہ نے فرمایا کہ انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں' یہاں تک کہ (بیوی کو) پاکی کے بعد پھر حیض آئے اور پھر پاکی کا عرصہ آ جائے' اس کے بعد چاہیں تو اسے روک لیں اور چاہیں تو اسے طلاق دیدیں' اس سے پہلے کہ چھوا ہو' اور یہ وہ تعداد ہے جس سے اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔"

اس باب میں تین مقامات پر اختلاف ہے۔

(1) کیا یہ بھی شرط طلاق سنت ہے کہ عدت میں طلاق نہ دی جائے۔

(2) کیا تین کے الفاظ سے طلاق (تجھے تین طلاق) بھی طلاق سنت ہے۔

(3) حیض میں دی گئی طلاق کا حکم۔

پہلا مقام : امام مالک کے نزدیک طلاق سنت کی شرط یہ ہے کہ زمانہ عدت میں دی گئی طلاق نہ دی جائے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر طہر میں ایک طلاق' طلاق سنت ہے۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا طلاق سنت کی شرط یہ ہے کہ رجوع کے بعد حالت زوجیت میں یہ واقع ہو یا یہ شرط نہیں ہے---- جن کے نزدیک شرط ہے' ان کے نزدیک پہلی طلاق کے بعد زمانہ عدت میں دوسری طلاق روا نہیں ہے اور جن کے نزدیک شرط نہیں ہے ان کے نزدیک روا ہے' جبکہ یکے بعد دیگرے طلاقوں کے وقوع کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

دوسرا مقام : امام مالک کے نزدیک ایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دینا طلاق سنت نہیں ہے' جبکہ امام شافعی کے نزدیک طلاق سنت ہے۔ امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ " مجلانی نے اپنی بیوی سے لعان کے بعد رسول اللہ کے سامنے اسے بیک وقت تین طلاقیں دیں۔ اگر تین طلاقوں کا یہ طریقہ بدعت (ناروا) ہوتا تو رسول اللہ سکوت نہ فرماتے۔"

مجلانی کی بیان کردہ حدیث کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ مجلانی نے لعان کے بعد تین طلاقیں دی تھیں' مگر چونکہ ان کی بیوی پہلے ہی لعان سے بائن ہو چکی تھی' اس لئے وہ تین طلاقیں بے معنی تھیں کہ محل طلاق باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے مذکورہ طلاق نہ تو طلاق سنت ہے اور نہ ہی طلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت۔

تیسرا مقام : حالت حیض میں دی گئی طلاق' جمہور فقہا کے نزدیک طلاق نافذ ہے' جبکہ بعض فقہا کے نزدیک ایسی طلاق نہ نافذ ہے اور نہ واقع۔

بعضوں کا خیال ہے کہ ایسی طلاق کی صورت میں مرد کو رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ امام مالک کی رائے میں مرد کو رجوع پر مجبور کیا جائے۔ امام شافعی امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی رائے ہے کہ اس صورت میں رجوع مستحب ہے' واجب نہیں' اس لئے شوہر کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

رجوع کے قائل فقہا کے مابین اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر شوہر بعد رجوع طلاق دے تو کس وقت دے؟ بعض کے نزدیک رجوع میں یہ شرط ہے کہ وہ اس کے اس حیض سے گذر کر دوسرے حیض کے آ جانے کے بعد کے طہر کا انتظار کرے اور اس طہر میں طلاق دے یا روک رکھے۔ یہ امام مالک اور امام شافعی کی رائے ہے۔

بعض فقہا کی رائے ہے کہ رجوع کرے اور جس حیض میں طلاق دی ہے اس کے بعد آنے والے طہر میں خواہ طلاق دے یا روک لے اور یہ امام ابو حنیفہ اور فقہائے کوفہ کی رائے ہے۔

جن فقہا کے نزدیک طلاق سنت کی شرط یہ ہے کہ وہ اس طہر میں ہو جس میں مساس (قربت) نہ ہوئی ہو' ان کے نزدیک اگر اس طہر میں طلاق دی جس میں مساس ہوا ہے' اس میں رجوع روا نہیں ہے۔

اس باب میں چار مسائل ہیں :

(1) حالت حیض میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

(2) اگر طلاق واقع ہو جائے تو کیا اسے رجوع پر مجبور کیا جائے گا یا صرف حکم دیا جائے گا۔

(3) رجوع یا جبریا رجوع کے استحباب کے بعد طلاق کب واقع ہو گی۔

(4) کس وقت جبر واقع ہو گا۔

مندرجہ بالا مسائل سے متعلق فقہا کی رائے درج ذیل ہے :

(1) جمہور فقہا کا خیال ہے کہ حیض میں واقع ہونے والی طلاق شمار ہو گی' کیونکہ یہ درحقیقت طلاق ہی ہے' اس لئے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث میں رجوع کا حکم ہے اور رجوع ظاہر ہے کہ طلاق کے بعد ہوتا ہے۔ امام شافعی نے مسلم بن خالد سے اور انہوں نے صریح سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نافع کے پاس پوچھنے کے لئے بھیجا کہ کیا آپ حضرت ابن عمر کی (حیض میں) طلاق کو ایک طلاق شمار کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا "ہاں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انہوں نے بیان کیا کہ یہی فتویٰ خود حضرت ابن عمر کا بھی تھا۔

جن فقہا کے نزدیک یہ طلاق واقع نہیں ہوتی' ان کی دلیل اس فرمان نبوت کا عموم ہے کہ

"جو فعل یا عمل ہمارے حکم کے بر خلاف ہو وہ رد ہے۔"

ظاہر ہے کہ اس فرمان نبوت کا یہی مفہوم ہے کہ ایسے فعل یا عمل کا نفاذ یا وقوع نہیں ہوتا۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ طلاق سنت کی جو شرائط شریعت نے بیان کی ہیں وہ جواز اور صحت کی شرائط ہیں یا کمال اور تمام کی شرائط ہیں۔

جن فقہا کے نزدیک یہ جواز کی شرائط ہیں' ان کے نزدیک وہ طلاق واقع نہ ہو گی' جو ان شرائط کی حامل نہ ہو گی۔

جن فقہا کے نزدیک یہ شرائط کمال اور جواز کی شرائط ہیں ان کے نزدیک طلاق واقع ہو گی لیکن مستحب یہی ہو گا کہ کامل طلاق ہو گی۔

(2) جس نے حیض میں طلاق دی ہو کیا اسے رجوع پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟

جن فقہا نے ظاہر امر کا اعتبار کیا ہے یعنی وجوب طلاق کا' جیسا کہ جمہور کی رائے ہے تو ان کے نزدیک اسے رجوع پر مجبور کیا جائے گا اور جن فقہا نے اس مفہوم کو مد نظر رکھا ہے کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے' ان کے نزدیک رجوع کا حکم استحباب پر مبنی ہے۔

(3) رجوع پر مجبور کرنے کے بعد طلاق ایک واقع ہو گی؟

جن فقہا نے بیان کیا ہے کہ شرط یہ ہے کہ بیوی کو روکے رکھے یہاں تک کہ طہر آ جائے پھر حیض آئے اور اس کے بعد پھر طہر آئے تو ان کی رائے اس بنا پر ہے کہ یہ حکم ابن عمر کی مذکورہ حدیث میں موجود ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ طہر میں وطی کے ذریعہ رجعت صحیح ہو جائے' اس لئے کہ اگر اس حیض کے بعد آنے والے طہر میں طلاق دیدے تو عورت پر اس دوسری طلاق کی عدت نہ ہو گی۔ یہ طلاق ایسی ہو جائے گی' جیسے بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ مختصر یہ کہ رجعت کے لئے ایسے زمانہ کا ہونا شرط ہے جس میں شوہر کا بیوی کا وطی کرنا درست ہو۔ اس لحاظ سے طلاق سنت کی ایک شرط یہ ہو گی کہ وہ ایسے طہر میں ہو جس سے پہلے حیض میں طلاق نہ دی گئی ہو۔

جن فقہا کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے' ان کے نزدیک حضرت ابن عمر سے مروی حدیث کے مطابق شوہر رجوع کرے گا اور طہر میں چاہے تو طلاق دے سکے گا' کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے مکروہ زمانہ میں طلاق دینے پر بطور سزا رجوع کا حکم دیا گیا ہے اور جب یہ دور گذر گیا تو بلا کراہت طلاق کا وقوع درست ہو گیا۔

(4) امام مالک کے نزدیک شوہر کو حیض کے بعد آنے والے طہر میں رجوع پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ درحقیقت طہر ہی رجوع کا زمانہ ہے اور اگر رجوع نہ کیا جائے تو حیض میں طلاق کے واقع ہونے سے عورت کی عدت میں اضافہ ہو جائے گا۔

اشہب کے نزدیک شوہر کو حیض ہی میں رجوع پر مجبور کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک حیض ہی میں مراجعت کا حکم اس لئے ہے کہ عورت کی عدت طویل نہ ہو کہ حیض کی طلاق بالا جماع قابل شمار نہیں ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ شوہر بیوی سے حیض گذارنے کے بعد رجوع کرے تو عدت اور بھی زیادہ طویل ہو جائے گی اور اس تعلیل کی بنیاد پر حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینا درست ہو گا۔

سوال : "خلع" سے کیا مراد ہے؟ درج ذیل عنوانات کے تحت خلع پر نوٹ لکھئے۔
(الف) جواز خلع (ب) شرائط خلع (ج) نوعیت خلع (د) احکام خلع

جواب : خلع : خلع کے لغوی معانی ہیں : باہر نکالنا' اتارنا' ایک شے سے دوسری شے نکالنا۔ فقہی اصطلاح میں زوجہ کی مرضی اور خواہش پر حاکم کا زوجہ کو اس کے خاوند سے زوجیت سے آزاد کرنا "خلع" کہلاتا ہے۔

بعضوں کے نزدیک خلع کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے مال لیکر ملک نکاح سے دست بردار ہو جائے۔

خلع میں عام طور پر بیوی اپنے مالی حقوق سے' جو اسے خاوند کی طرف سے حاصل ہوں' دستبردار ہو جاتی ہے۔ مثلاً "حق مہر' ہبہ' وغیرہ اور بعض اوقات اسے خاوند کے مالی نقصان کے ازالہ کے لئے بھی کچھ بدل دینا پڑتا ہے۔

جواز خلع : اکثر فقہا کے نزدیک خلع جائز ہے' کیونکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

فلا جناح علیکم فیما افتدت به (البقرہ)

(مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دیکر علیحدگی حاصل کرے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں یہ حدیث بھی پیش کی جاتی ہے' جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے

"ثابت بن قیس کی زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس کے نیک برتاؤ اور خوبی دین میں کچھ عیب نہیں لگاتی لیکن حالت اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا جانتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟ اس نے کہا: ہاں۔ آنحضرت نے ثابت قیس سے فرمایا کہ باغ لے لو اور اسے طلاق دیدو۔"

جواز خلع کے بارے میں تو اتفاق ہے لیکن خلع کے معاوضہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوبکر بن عبداللہ المزینی کے خیال میں شوہر کے لئے بیوی سے کچھ لینا جائز نہیں ہے۔ ان کے نزدیک **"فلا جناح علیکم فیما افتدت بہ"** کا حکم اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے

وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیاء (النساء)

(اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ ہی کر لو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو اس میں سے کچھ واپس نہ لو)

جمہور فقہا کے نزدیک اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ بیوی کی رضا مندی کے بغیر لینا ناجائز ہے مگر رضامندی کے ساتھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض فقہا کا خیال ہے کہ اگر نا اتفاقی شوہر کی جانب سے ہو تو شوہر کے لئے اپنی بیوی سے خلع کا معاوضہ لینا درست نہیں ہے۔ اور اگر نااتفاقی بیوی کی طرف سے ہو تو شوہر صرف اپنا دیا ہوا مال واپس لے سکتا ہے' اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔

شرائط خلع : شرائط جواز کے بارے میں چار امور زیر بحث آئے ہیں :

(1) کتنی مقدار پر خلع جائز ہے؟

(2) کس قسم کے عوض پر خلع جائز ہے؟

(3) کس حالت میں خلع جائز ہے؟

(4) کون سی عورت کی طرف سے یا اس کے کس ولی کی طرف سے خلع درست ہے؟

مندرجہ بالا سوالات سے متعلق فقہا کی رائے درج ذیل ہے۔

(1) امام مالک' امام شافعی اور متعدد فقہا کے نزدیک اگر بیوی ناشزہ (نافرمان) ہو تو شوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جانب سے دیے گئے مہر سے زائد پر' اتنی ہی مقدار پر یا اس سے کم پر خلع کر سکتی ہے۔

بعض فقہا کے نزدیک مہر سے زائد معاوضہ پر خلع درست نہیں ہے۔

(2) امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معاوضہ خلع کی کیفیت اور اس کا وجود معلوم چاہیے' جبکہ امام مالک کے نزدیک معدوم شے پر اور اس شے پر جس کی مقدار اور وجود معلوم نہ ہو' پر بھی خلع جائز ہے۔ جیسے اس غلام کو معاوضہ میں دینا جو مفرور ہو یا ایسے پھل کو معاوضہ میں دینا جو ابھی تیار نہیں ہوا۔

امام ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے کہ غیر معلوم (غرر) کا معاوضہ تو درست ہے مگر معدوم شے کا خلع کا عوض بننا درست نہیں ہے۔

(3) جمہور فقہا کے نزدیک زن و شوہر کی باہمی رضا مندی سے خلع جائز ہے الا یہ کہ رضا مندی کسی ایسے امر پر نہ ہو کہ جس میں عورت کا نقصان ہو' اس سلسلہ میں یہ آیات پیش کی جاتی ہے' جن کا ترجمہ درج ذیل ہے :

(1) اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو' ہاں اگر وہ صریح بد چلنی کی مرتکب ہوں (النساء 19)

(2) اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کرے (البقرہ 229)

خلع کے بارے میں پانچ اقوال ہیں :

(1) خلع جائز نہیں ہے۔

(2) خلع ہر حال میں جائز ہے یعنی ضرر کے ساتھ۔

(3) خلع محض مشاہدہ زنا کی صورت میں جائز ہے۔

(4) خلع اس صورت میں جائز ہے جبکہ حدود اللہ قائم نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو۔

(5) سوائے ضرر کی صورت کے خلع ہر حال میں جائز ہے۔

(4) جواز خلع کی چوتھی شرط یہ ہے کہ رشیدہ (سمجھ دار عورت) اپنے نفس کی جانب سے خلع کر سکتی ہے اور باندی اپنے نفس کا خلع اس وقت کر سکتی ہے جب اس کا مالک اجازت دیدے۔ اور سفیہ (بیوقوف عورت) اپنے ولی کے ساتھ خلع کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک کے نزدیک جس طرح باپ اپنی کمسن بیٹی کا نکاح کر سکتا ہے' اسی طرح اس کی جانب سے خلع کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح امام مالک کے نزدیک باپ اپنے کمسن بیٹے کی جانب سے خلع کر سکتا ہے اور اس کی طرف سے طلاق بھی دے سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک باپ کا کمسن بیٹے کی طرف سے خلع جائز نہیں اور نہ ہی طلاق دینا جائز ہے۔

امام مالک کے نزدیک مریضہ کا خلع جائز ہے بشرطیکہ وہ معاوضہ خلع اس قدر دے جس قدر اس سے شوہر کو میراث ملنے والی ہو۔ امام مالک کے نزدیک مریضہ اپنی تہائی میراث پر بھی شوہر سے خلع کر سکتی ہے' امام شافعی کے نزدیک مہر مثل کے عوض پر بھی خلع ہو سکتا ہے۔

جمہور فقہا کے نزدیک اپنے نفس کی مالک عورت خود خلع حاصل کر سکتی ہے' لیکن ابو الحسن اور ابن سیرین کی رائے ہے کہ صرف سلطان کی اجازت پر ہی خلع درست ہے۔

خلع کی نوعیت : کیا خلع طلاق ہے یا فسخ؟

جمہور فقہا کے نزدیک خلع طلاق ہی ہے اور یہ قول امام مالک کا بھی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق اور فسخ دونوں برابر ہیں۔

امام شافعی کے نزدیک خلع فسخ ہے۔ یہی رائے حضرت ابن عباس' احمد اور داؤد کی ہے۔ امام شافعی سے ایک قول یہ بھی مروی ہے کہ خلع دراصل کنایہ ہے کہ اگر اس سے مراد طلاق ہو تو طلاق ہے ورنہ فسخ۔

جمہور فقہا کے نزدیک خلع طلاق بائن کے حکم میں ہے۔ ابو ثور کا خیال ہے کہ اگر شوہر نے طلاق کا لفظ استعمال نہ کیا ہو تو اسے حق رجوع بھی نہیں ہے اور اگر طلاق کا لفظ استعمال کیا ہو تو پھر رجوع کا حق ہے۔

بعض فقہا کا خیال ہے کہ خلع میں رجوع کا اختیار باقی رہتا ہے' اس لئے یہ طلاق ہے۔

احکام خلع : خلع کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ خلع لینے والی پر کیا ساتھ ہی طلاق بھی واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

امام مالک کا قول ہے کہ اگر طلاق بھی ساتھ ہی ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور امام شافعی کا قول ہے کہ طلاق واقع نہیں ہو گی اگرچہ ساتھ ہی ہو۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جائے گی اور فوراً" یا بعد میں ہونے کا کوئی فرق نہیں ہو گا۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک عدت احکام طلاق سے ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عدت کا تعلق احکام نکاح سے ہے۔

جن فقہا کے نزدیک خلع احکام نکاح میں سے ہے ان کے نزدیک خلع کے ساتھ طلاق مربوط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جن کے نزدیک ایسا نہیں ہے ان کے نزدیک ساتھ میں طلاق نہیں ہے۔ جمہور فقہا کی رائے یہ ہے کہ خلع کرنے والی عورت سے شوہر عدت میں رجوع نہیں کر سکتا۔ لیکن سعید بن المسیب اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ شوہر نے خلع کے تحت بیوی سے جو کچھ لیا ہے اگر وہ دوران عدت لوٹا دے تو یہ رجوع کا ثبوت متصور ہو گا۔

بعض فقہا کا اس پر اجماع ہے کہ شوہر دوران عدت مختلعہ عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، جبکہ متاخر فقہا کی رائے ہے کہ وہ یا کوئی اور دوران عدت نکاح نہیں کر سکتا۔

اگر خلع کے بعد میاں بیوی میں خلع کی مقدار عوض میں اختلاف ہو جائے تو امام مالک کے نزدیک عدم ثبوت (بینہ) کی صورت میں شوہر کے قول کا اعتبار ہو گا۔ امام شافعی کے مطابق دونوں حلف اٹھائیں گے اور عورت کو مہر مثل دینا ہو گا۔

نوٹ : بعض فقہا نے "خلع"، "فدیہ" اور "مبارات" کو مترادف قرار دیا ہے اور بعض نے ان میں قدرے فرق بیان کیا ہے۔

خلع میں عورت حصول طلاق کے لئے شوہر کو وہ تمام مال دیتی ہے جو شوہر نے اسے دیا ہو اور صلح میں اس میں سے کچھ مال دیتی ہے۔

فدیہ میں اس سے زائد مال دیتی ہے۔

مبارات میں شوہر پر عورت کا جو حق لازم ہو عورت اس کو ساقط کر دیتی ہے۔ مبارات کا حکم طلاق بائن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ زوجین کی جب سے نکاح کو ختم کرنے کے لئے باہمی شوہر پر متفق ہو جائیں تو وہ بلا اجازت عدالت ایسا کرنے کے مجاز ہیں۔ الغرض فقہا کے نزدیک خلع اور مبارات میں کوئی فرق نہیں۔

سوال : "طلاق" اور "فسخ" میں کیا فرق ہے؟

جواب : طلاق اور فسخ میں فرق : فسخ نکاح جو تین طلاقوں میں شمار نہیں ہوتا اور طلاق جو تین طلاقوں میں شمار ہوتی ہے، کے مابین فرق کے بارے میں امام مالک سے دو اقوال منسوب ہیں :

(۱) یہ کہ اگر جواز نکاح میں کوئی اختلاف ہو اور اختلاف مشہور ہو تو اس صورت میں تفریق طلاق ہے جیسے عورت کا محرم سے نکاح کرنے کا حکم کہ یہ اس روایت کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق ہے فسخ نہیں ہے۔

(2) یہ کہ اس بارے میں اصل اعتبار اس سبب کا ہو گا جو تفریق کا موجب بنا ہو۔

اگر اس سبب کا تعلق زوجین سے نہ ہو کہ دونوں تعلق نکاح برقرار رکھنا چاہیں مگر اس تعلق کا باقی رکھنا صحیح نہ ہو تو یہ فسخ ہو گا' جیسے اس عورت سے نکاح جو رشتہ رضاعت کی بنا پر حرام ہو۔ یا زمانہ عدت میں نکاح کرنا اور اگر سبب ایسا ہو کہ وہ اس کے باوجود نکاح باقی رکھ سکتے ہوں' مثلاً" زن و شوہر میں سے کسی میں کوئی عیب ہو تو یہ تفریق طلاق کہلائے گی۔

اختیار و تملیک

سوال : "تملیک" سے کیا مراد ہے؟
تملیک اور تخییر میں کیا فرق ہے؟
تملیک اور تخییر کے بارے میں فقہاء کی رائے بیان کیجئے۔

جواب : **تملیک** : "تملیک" سے مراد ہے : بیوی کو طلاق کا مالک بنانا۔ اسے "تفویض طلاق" بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ عورت کا مرد سے نکاح کے وقت یہ شرط کرنا کہ وہ طلاق کی مختار ہے' شرعاً" صحیح ہے۔ اس طرح شوہر کا اپنی زوجہ کو جو قیام نکاح کے دوران حق طلاق تفویض کرنا بھی جائز ہوتا ہے۔

اگر زوجہ نے بوقت نکاح شوہر سے حق طلاق حاصل کر لیا ہو یا وہ نکاح کے بعد اس حق کی مالک بن گئی ہو تو وہ اس حق کو استعمال کر کے خود کو طلاق دیکر رشتہ زوجیت قطع کر سکتی ہے' اس طلاق کا اسی طرح اعتبار کیا جائے گا جیسا کہ شوہر نے زوجہ کو وہ طلاق خود دی ہو۔

تخییر : تخییر (خیار) سے مراد ہے' ایسی طلاق جس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے الا یہ کہ یہ تخییر مقید ہو کہ مثلاً" شوہر یہ کہے کہ "یا اپنے نفس کو اختیار کر لے یا ایک یا دو طلاق اختیار کر لے۔" یا یوں کہے کہ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔"

تملیک اور تخییر میں فرق اور فقہاء کی رائے : بعض فقہا کے نزدیک تملیک و تخییر میں کوئی فرق نہیں ہے اور بعض فقہا نے ان دونوں میں فرق ظاہر کیا ہے۔

امام مالک کے نزدیک شوہر کا بیوی کو یہ کہنا کہ "تو اپنے آپ کو اختیار کر لے" اور "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے" دونوں برابر ہیں اور یہ الفاظ شوہر کی نیت کے بغیر طلاق نہ ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر شوہر نے کہا تو اس کی نیت کے مطابق ہو گا کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہو گی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اور وہ عورت کے اپنے اوپر طلاق کرنے خیار اور تملیک کے عدد پر معترض بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے نفس کو طلاق دے لے تو وہ طلاق رجعی ہو گی۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے پیرو کہتے ہیں کہ خیار طلاق نہیں ہوتا اور اگر وہ تملیک کی صورت میں اپنے آپ کو ایک طلاق دے لے تو "بائنہ" ہو جائے گی۔

امام ثوری' زہری اور عطا نے حضرت علی اور ابن المسیب سے مروی قول پر رائے دی ہے کہ خیار اور تملیک ایک ہی ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں اور تملیک کی صورت میں تعداد طلاق کے بارے میں عورت کا قول معتبر ہو گا اور شوہر اس کو رد نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابن عباس اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ تملیک میں عورت اپنے آپ کو صرف ایک طلاق دے سکتی ہے۔

بعض فقہا کے نزدیک تملیک بے اثر ہے کہ حق شریعت نے مرد کو عطا کیا ہے وہ از خود اس حق کو عورت کی طرف منتقل نہیں کر سکتا۔ یہی قول ابو محمد بن حزم کا اختیار (تخییر) کے بارے میں ہے۔

امام مالک کے نزدیک تملیک میں عورت کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لے یا بدستور نکاح میں رہے اور یہ فیصلہ وہ دوران مجلس کرے۔ یہی قول امام شافعی' امام ابو حنیفہ اور اوزاعی کا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک اگر تملیک سے طلاق کا ارادہ ہو تو اس کی حیثیت وکالت کی ہو گی اور وقوع طلاق سے پہلے شوہر اپنے اس حق کو واپس لے سکے گا۔

امام مالک کے نزدیک "تملیک" اور "توکیل" (بیوی کو خود طلاق کا وکیل بنا دینا) میں فرق یہ ہے کہ "توکیل" میں عورت کے اپنے آپ کو طلاق دینے سے پہلے شوہر اس کے قریب جا سکتا ہے' جبکہ تملیک میں اس کو ایسا اختیار نہیں ہے۔

تخییر کے بارے میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کے پاس رہنا پسند کر لیا اور طلاق نہیں ہوئی۔

اسی بنا پر جمہور فقہا کا قول ہے کہ اگر عورت تملیک اور تخییر میں اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو طلاق نہیں ہوتی۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ اگر عورت شوہر کو اختیار کر لے تو بھی ایک طلاق واقع ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

خلاصہ :

(1) تملیک یا تخییر سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(2) تملیک یا تخییر سے تفریق واقع ہو جاتی ہے۔

(3) تملیک اور تخییر میں فرق ہے یعنی تخییر میں بیوی کو طلاق بائنہ ہو گی اور تملیک میں طلاق بائنہ نہ ہو گی۔

بائنہ ہونے میں دو اقوال ہیں :

(1) عورت ایک ہی طلاق کی مالک ہو گی اور اس سے بائنہ ہو جائے گی۔ اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ طلاق بائنہ ہو گی اور بعض کے نزدیک یہ طلاق رجعی ہو گی۔

(2) عورت تین طلاق کی مالک ہو گی اور اس سے بائنہ ہو گی۔

امام مالک' امام شافعی اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق دہندہ لفظ طلاق سے طلاق دے اور یہ کہے کہ اس کا طلاق کا ارادہ نہیں تھا تو اس کا یہ قول معتبر نہ ہو گا اور امام شافعی کے نزدیک لفظ "سراح" اور "فراق" بھی اسی طرح ہیں۔

امام مالک کا قول ہے کہ شوہر کی صداقت میں کوئی قرینہ موجود ہو تو طلاق نہ ہو گی۔ مثلاً" عورت شوہر سے یوں کہے کہ "میں بندھی ہوئی ہوں تو مجھے کھو دے" اور شوہر کہے کہ "انت طالق" (میں نے کھول دیا)

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ طلاق میں نیت شرط نہیں ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے اور کہے کہ اس کا ارادہ دو یا تین طلاق کا تھا تو امام مالک کی رائے ہے کہ شوہر کی نیت کے مطابق طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف "طلاق" کہنے سے دو یا تین طلاق واقع نہ ہوں گی' اس لئے کہ طلاق ایک مفرد لفظ ہے اور اس میں صراحتاً" یا کنایتہ" عدد کا مفہوم موجود نہیں ہے۔

جن فقہا کے نزدیک نیت سے طلاق واقع ہوتی ہے ان کے نزدیک اگر تین طلاق کی نیت ہو تو تین طلاقیں واقع ہوں گی اور جن کے نزدیک طلاق لفظ محتمل سے اور نیت سے واقع ہوتی ہے ان کے نزدیک لفظ میں عدد کا احتمال ہو تو بھی طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ جن کے نزدیک لفظ "طلاق" میں عدد کا احتمال نہیں ہے اور لفظ طلاق کے ساتھ نیت بھی شرط ہے' ان کے نزدیک تعداد کی نیت ہونے کے باوجود متعدد طلاقیں واقع نہ ہوں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو الفاظ طلاق صریح نہ ہوں تو امام مالک کے نزدیک یا تو کنایہ ظاہرہ ہوں گے یا کنایہ محتملہ ہوں گے اور اگر شوہر نے کنایہ ظاہرہ میں یہ دعویٰ کیا کہ اس کا ارادہ طلاق کا نہیں تھا تو اس کا یہ دعویٰ قابل قبول نہ ہو گا۔ الا یہ کہ کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو شوہر کے اس دعویٰ کا موید ہو' جیسا کہ امام مالک کی صریح لفظ کے استعمال میں رائے ہے اور اسی طرح کنایہ ظاہرہ میں ان کے نزدیک شوہر کا تین طلاق سے کم کا دعویٰ قابل قبول نہ ہو گا' جبکہ طلاق مدخول بہا کو دی گئی ہو الا یہ کہ خلع کی صورت ہو لیکن غیر مدخول بہا کے معاملہ میں تین طلاق کم کے بارے میں کنایہ ظاہرہ میں اس کا دعویٰ قبول کیا جائے گا' کیونکہ غیر مدخول بہا کی طلاق بائنہ ہوتی ہے۔ جیسے شوہر اپنی بیوی کو یوں کہے کہ: "تیری ڈور تیرے حوالے" یا "تو آزاد ہے" یا "تو بری ہے۔"

کنایہ ظاہرہ میں امام شافعی کی رائے یہ ہے کہ یہ اسی مفہوم پر دلالت ہو گی جو شوہر کی نیت ہو گی کہ اگر اس کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر اس کی نیت تین طلاق کی ہے تو تین طلاق ہو جائے گی اور اگر اس کی نیت ایک طلاق ہو گی تو بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر قرینہ موجود ہو (کہ شوہر طلاق کا ذکر کر رہا ہو) تو تمام کنایوں سے طلاق ہو جائے گی' سوائے ان چار ہے)

حبلک علی غارب ک (تیری ڈور تیرے حوالے)

اعتدی (تو عدت شمار کر)

استبری (تو بری ہو جاؤ)

تقنعی (چادر اوڑھ لے)

کیونکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ الفاظ محتمل ہیں' ظاہر نہیں ہیں۔

امام شافعی کے نزدیک کنایہ ظاہر میں نیت معتبر ہے۔

امام مالک کے نزدیک غیر ظاہر محتمل الفاظ طلاق میں نیت معتبر ہے۔

جمہور فقہا کے نزدیک اگر نیت طلاق ہو تب بھی کچھ نہیں۔

یوں کنایات ظاہرہ میں تین اقوال ہوئے :

(1) یہ کہ شوہر کے قول کی مطلقاً تصدیق ہو جائے گی۔ یہ امام شافعی کی رائے ہے۔

(2) یہ کہ جب تک قرینہ نہ ہو مطلقاً تصدیق نہیں کی جائے گی۔ یہ امام مالک کی رائے ہے۔

(3) یہ کہ شوہر کی اس وقت تصدیق کی جائے گی جب طلاق کا ذکر کر رہا ہو۔ یہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہ کی رائے ہے۔

بعض فقہا کے نزدیک لفظ "تحریم" سے بھی طلاق ہو جاتی ہے' مثلاً" کوئی شخص اپنی بیوی سے یوں کہے کہ "تو مجھ پر حرام ہے" تو امام مالک کے نزدیک یہ تین طلاقیں متصور ہوں گی۔

امام ثوری اور کچھ دوسرے فقہا کی رائے ہے کہ اگر شوہر نے "تحریم" کے الفاظ سے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر "یمین" (قسم) کی نیت کی تو کفارہ ادا کرے گا۔ اور اگر سرے سے طلاق یا یمین کی نیت نہ تھی تو کذب (جھوٹ) ہے اور غیر موثر ہے۔

امام اوزاعی کا قول ہے کہ اگر شوہر نے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہو گی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی۔ اور اگر اس نے کوئی بھی نیت نہیں کی تو پھر یہ "یمین" ہو گی' اسے کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر شوہر طلاق اور تعداد طلاق کی نیت کرے گا' کہ ایک کی نیت کی تو ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر نیت طلاق نہیں کی تو یمین ہو گی اور "ایلاء" ہو جائے گا اور اگر کوئی نیت نہیں کی تو کچھ بھی نہیں۔

حضرت عمر' حضرت ابن مسعود اور ابن عباس کی رائے ہے کہ یہ یمین ہے اور اس پر کفارہ یمین لازم ہے' جبکہ بعض نے اسے "یمین مغلظ" کہا ہے۔

بعضوں کا قول ہے کہ بیوی کو حرام قرار دینا ایسا ہی ہے جیسے پانی کو حرام قرار دینا اور اس میں نہ کوئی کفارہ ہے اور نہ طلاق کیونکہ فرمان ایزدی ہے۔

"جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں' انہیں حرام نہ کر لو۔" (المائدہ۔ 87)

خلاصہ :

(1) طلاق دینے کے لئے لفظ مخصوص ہیں' مثلاً" طلاق' فراق' صراح۔

(2) الفاظ طلاق کی دو قسمیں ہیں : (1) صریح (2) کنایہ

(3) صریح طلاق وہ ہے' جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جن کا مفہوم بہرحال طلاق ہو۔

(4) طلاق کنایہ کی دو قسمیں ہیں :

(الف) کنایہ بنفسہ : ایسے الفاظ جو طلاق کے لئے مخصوص نہ ہوں مگر ان سے طلاق کے معانی لئے جائیں۔ مثلاً" اعتدی (تو عدت شمار کر) ' بائن (حرام)' امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ)' اختاری (تو اختیار کر لے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) کنایہ شرعی: وہ الفاظ جو کاغذ پر لکھ کر دیئے جائیں مگر اس میں طلاق دینے والا اپنی بیوی کو مخاطب نہ کرے بلکہ صرف "مطلقہ" کا لفظ لکھ دے یا وہ صرف یہ کہہ دے کہ "تو طلاق دینے کے قابل ہے"۔ ان الفاظ سے اگر طلاق کی نیت ہو گی تو طلاق ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

(5) بعض فقہا کے نزدیک طلاق میں نیت شرط ہے اور بعض کے نزدیک نیت شرط نہیں۔

سوال : "طلاق مقید" اور اس کے الفاظ کی مثالیں بیان کیجئے، نیز طلاق مقید کی قید کی اقسام تحریر کریں۔

جواب : طلاق مقید : طلاق مقید کی قید کی دو قسمیں ہیں :

(1) قید شرط (2) قید استثنا

قید شرط یہ ہے کہ طلاق دینے والا اپنے فعل کو کسی صاحب اختیار کے ساتھ یا مستقبل میں واقع ہونے والے کسی فعل کے ساتھ مشروط کر دے یا کسی ایسی لا علم شے کو متعلق کر دے کہ جب تک وہ ظاہر نہ ہو اس کے وجود کا علم نہ ہو سکے اور اس پر طلاق معلق کر دے۔

مشیت پر طلاق معلق کرنے کی صورتیں ہیں کہ اللہ کی مشیت پر معلق کیا یا کسی انسان کی مشیت پر معلق کیا۔ اللہ کی مشیت پر معلق کرتے ہوئے مثلاً" اس نے بطور شرط کہا کہ "اگر اللہ چاہے تو تجھے طلاق"۔ یا بطور استثنا کہے کہ "تجھے طلاق مگر یہ کہ خدا چاہے۔

اس بارے میں امام مالک کے نزدیک طلاق میں استثنا غیر موثر ہے اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اگر طلاق دینے والا اللہ کی مشیت کا استثنا کرے یعنی انشاء اللہ کہے تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

مستقبل کے جن افعال پر طلاق معلق کی جائے ان کی تین قسمیں ہیں :

(1) ایک قسم ایسا فعل مستقبل ہے جس کا واقع ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہوں۔ مثلاً" خاوند یوں کہے کہ اگر "تو زید کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہو جائے گی۔"

(2) دوسری قسم یہ ہے کہ اگر فعل مستقبل ایسا ہو جس کا وقوع لازمی ہو۔ مثلاً" طلاق کو اگلے روز کے سورج طلوع ہونے پر معلق کرنا۔

امام مالک کے نزدیک ایسی طلاق اسی وقت واقع ہو جائے گی۔ مگر امام ابو حنیفہ اور امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعی کے نزدیک شرط کے وجود میں آنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(3) تیسری قسم مستقبل کے افعال کی یہ ہے کہ ان کا وقوع اکثر ہو جاتا ہو' لیکن کبھی کبھی نہ بھی ہوتا ہو۔ مثلاً" طلاق کو وضع حمل یا حیض آنے یا طہر کی مدت آنے پر معلق کیا جائے۔

اس مسئلہ میں امام مالک سے دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ طلاق فی الفور واقع ہو جائے گی اور دوسرے یہ کہ جب شرط وجود میں آئے گی تب واقع ہو گی۔ یہی مسلک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔

اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کیا جائے جس کا وجود مجہول ہو اور اس کے علم کا کوئی ذریعہ نہ ہو' مثلاً" کوئی یہ کہے کہ اگر آج خدا نے بحر قلزم میں ایسی مچھلی پیدا فرمائی تو تجھے طلاق۔ اس صورت میں مسلک امام مالک میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

اگر طلاق کو ایسی مجہول شے پر معلق کیا جائے جس کے وجود میں آنے کا علم ممکن ہو' مثلاً" خاوند یوں کہے کہ "اگر تیرے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی تو تجھے طلاق۔" اس صورت میں طلاق اس شرط کے ظہور پر موقوف ہو گی۔

اگر کسی شخص نے اپنے اوپر طلاق لازم کی اس شرط کے ساتھ کہ وہ فلاں کام کرے گا تو امام مالک کے نزدیک وہ جب تک اس فعل کو نہ کرے حانث (قسم توڑنے والا) نہیں ہو گا اور وہ بیوی کے پاس جانے سے باز رہے گا۔ پھر اگر یہ مدت ایلاء کی مدت کے بقدر ہو گی۔ تو اس پر ایلاء کی مدت لازم ہو جائے گی۔ مگر ان کے نزدیک ایسا اس وقت ہو گا جبکہ وہ فعل ختم (فوت) ہو جانے والا ہو اور ختم ہو جائے۔ جبکہ بعض فقہا کی رائے یہ ہے کہ وہ اس فعل کے فوت ہونے تک بری ہے اور اگر وہ فعل ایسا ہے جو ختم نہیں ہوتا تو مرتے دم تک بری ہے۔

تبعیض مطلقہ کے بارے میں امام مالک کی رائے ہے کہ اگر شوہر نے کہا کہ "تیرے ہاتھ کو یا پیر کو یا بال کو طلاق" تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی ایسے عضو کے ذکر سے طلاق ہو گی جس سے تمام بدن مراد لیا جاتا ہو مثلاً" سر' قلب' فرج۔ اور ان اجزاء کے ذکر پر کہ ایک چوتھائی تہائی سر کو طلاق' بھی طلاق ہو جائے گی۔

امام مالک کے نزدیک اگر شوہر نے کہا کہ تجھے نصف طلاق تو طلاق ہو جائے گی۔ دیگر فقہا کے نزدیک نصف یا تہائی طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

اگر شوہر نے پے در پے غیر مدخول بہا کہا کہ تجھے طلاق طلاق طلاق تو امام مالک کے نزدیک یہ تینوں طلاقیں ہوں گی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف ایک طلاق ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ طلاق مقید جس میں استثنا کی قید ہو' اس میں صرف تعداد کا تصور ہو گا اور اس کی تین صورتیں ہوں گی۔

یا تو بعینہ تمام تعداد کو مستثنا کر دیا گیا ہو' مثلاً" یہ کہا کہ تجھے تین طلاقیں مگر تین طلاقیں۔ یا دو طلاقیں ماسوا دو طلاقوں کے' یا اس تعداد سے کم کو مستثنا کرے تو اگر زائد تعداد میں سے کم کو مستثنا کرے تو یہ استثنا بلا اختلاف درست ہے اور اس سے مستثنا ساقط ہو جائے گا۔ مثلاً" یہ کہے کہ تجھے تین طلاقیں ماسوا ایک طلاق کے اور اگر وہ کم تعداد میں سے زیادہ تعداد کو مستثنا کرے تو اس صورت میں دو اقوال ہیں: ایک قول یہ کہ استثنا صحیح نہیں ہے۔ دوسرا قول جو امام مالک کا ہے یہ ہے کہ استثنا صحیح ہے۔

امام مالک کے نزدیک بعینہ عدد کے استثنا کی صورت میں' مثلاً" یہ کہے کہ تجھے تین طلاق ماسوائے تین طلاق کے' تو طلاق واقع ہو جائے گی کہ اس میں تہمت رجوع پائی جاتی ہے' لیکن اگر یہ تہمت موجود نہ ہو اور مقصود وقوع طلاق کا محال ہونا ہو تو طلاق نہیں ہے۔ مثلاً" یہ کہے کہ: انت طالق لا طالق (تو مطلقہ و غیر مطلقہ ہے) کہ کوئی شے اپنی ضد کے ساتھ واقع نہیں ہوتی۔

امام ابو محمد بن حزم کی رائے یہ ہے کہ ایسی طلاق واقع نہیں ہوتی جو فی الفور واقع ہوتی ہو' اس لئے کہ طلاق وقت وقوع اسی وقت واقع ہوتی ہے جب طلاق دینے والا اس وقت واقع کرے۔۔۔۔ ابن رشد نے اس قول کے بارے میں کہا ہے کہ اس امر کی کتاب و سنت اور اجماع سے کوئی دلیل نہیں ملتی کہ طلاق اس وقت واقع نہ ہو جس وقت کہ طلاق دینے والے نے واقع کی ہے' بلکہ وہ طلاق کا وقوع اپنے اوپر لازم کرے اور اگر ہم لازم کرنے کی بات کہیں تو یہ اس وقت تک موقوف رہے گی۔ یہ ان کا قیاس اور ان کی دلیل ہے' ابن رشد کہتا ہے کہ اس بارے میں اسے ان کی کسی اور دلیل کا علم نہیں ہے۔

سوال : کس طلاق دینے والے کی طلاق جائز ہے؟ اور کن اشخاص کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جواب : طلاق دینے والے کی اہلیت : اس امر پر فقہا کا اتفاق ہے کہ عاقل' بالغ' آزاد شوہر پر جسے مجبور نہ کیا گیا ہو وہ طلاق دے سکتا ہے۔

کن اشخاص کی طلاق واقع نہیں ہوتی : مندرجہ ذیل اشخاص کی دی ہوئی طلاق واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی :

(1) نابالغ

(2) مجنون (پاگل)

(3) مغشی (جس شخص پر غشی طاری ہو)

(4) مدہوش (جو کسی صدمہ یا اچانک حادثہ یا غمناک واقعہ کے سبب عقل کھو بیٹھے)

(5) خوابیدہ (سویا ہوا)

(6) مغلوب العقل (معتوہ)

(7) سرسام زدہ (جس شخص کو سرسام ہو گیا ہو)

(8) مغمی علیہ

(9) مکرہ (مجبور)

فقہا کی رائے : مکرہ (مجبور)، سکران (مدہوش)، مریض اور بلوغ کے قریب شخص کی طلاق میں اختلاف ہے۔

نابالغ : امام مالک کے نزدیک صبی (بچہ) جب تک بالغ نہ ہو اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔ امام مالک کا ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ احتلام کے قریب ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ اگر اس میں ماہ رمضان کے روزے رکھنے کی قدرت پیدا ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے۔

حضرت عمر اور عطاء کے نزدیک بارہ سال کے لڑکے کی طلاق درست ہے۔

سکران (مدہوش) : سکران کی طلاق بعض فقہا کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے مگر امام ابو حنیفہ کے مسلک کے بعض فقہا کے نزدیک سکران کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا سکران اور مجنون دونوں برابر ہیں یا نہیں۔ جن فقہا کے نزدیک سکران (مدہوش) اور مجنون دونوں برابر ہیں ان کے نزدیک مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور جن کے نزدیک مدہوش اور مجنون میں فرق ہے کہ مدہوش خود اپنے ارادے سے اپنی عقل میں خرابی پیدا کرتا ہے جبکہ مجنون کی عقل کے فساد میں اس کے ارادہ کو دخل نہیں ہوتا' ان کے نزدیک مدہوش کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

حضرت عثمان سے مروی ہے کہ وہ سکران کی طلاق کے واقع ہونے کے قائل نہیں تھے۔ اور بعض فقہا نے کہا کہ صحابہ کرام میں سے کسی کی رائے بھی اس کے برعکس نہ تھی۔ اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد' ابو ثور' اسحاق اور تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک سکران کی طلاق لازم نہیں ہوتی۔

مکرہ (مجبور) : امام مالک' امام شافعی' امام داؤد اور متعدد فقہا کے نزدیک طلاق مکرہ (مجبور) واقع نہیں ہوتی۔ امام شافعی کے مسلک کے فقہا نے کہا ہے کہ اگر مکرہ نے خود بھی نیت طلاق کر لی تو دو قول ہیں۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ طلاق لازم ہو گی اور اگر اس نے نیت نہیں کی تو بھی دو اقوال ہیں اور صحیح قول یہ ہے کہ طلاق لازم نہیں ہو گی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکرہ (مجبور) کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

مریض : اس پر اتفاق ہے کہ اس اس مریض کی طلاق درست ہے جو بعد میں صحت مند ہو جائے' مگر اس صورت میں یہ اختلاف ہے کہ اگر مریض مر جائے تو کیا اس کی بیوی (مطلقہ) وارث ہو گی یا نہیں؟

اگر مریض اپنی بیوی کو طلاق بائن دیدے اور اسی مرض میں مر جائے تو امام مالک اور فقہا کی ایک جماعت کے نزدیک اس کی بیوی اس کی میراث پائے گی' مگر امام شافعی کے نزدیک اسے میراث نہیں ملے گی۔

سوال : کن عورتوں پر طلاق واقع ہوتی ہے؟ نیز بشرط نکاح طلاق کے بارے میں فقہا کی رائے بیان کریں۔

جواب : کن عورتوں پر طلاق واقع ہوتی ہے؟ : اس امر میں فقہا کا اتفاق ہے کہ طلاق ان عورتوں پر واقع ہوتی ہے۔

(الف) جو شوہروں کے نکاح میں ہوں۔

(ب) ان کی طلاق رجعی کی عدت ختم نہ ہوئی ہو۔

بشرط نکاح طلاق : اگر بشرط نکاح طلاق دی جائے یعنی کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے تجھ سے نکاح کیا تو تجھے تین طلاق۔

اس مسئلہ میں فقہاء کی تین آراء ہیں :

امام شافعی' امام احمد' امام داؤد اور متعدد فقہاء کی رائے یہ ہے کہ شرط نکاح سے طلاق اجنبیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

امام ابو حنیفہ اور متعدد فقہاء کی رائے ہے کہ شرط نکاح سے طلاق متعلق ہو جاتی ہے' خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق دینے والا اس شرط کو عام رکھے یا خاص کر دے۔

امام مالک اور ان کے اصحاب کی رائے یہ ہے کہ اگر اس کا قول عام ہے اور تمام عورتوں پر مشتمل ہے تو طلاق لازم نہیں ہو گی۔ اور اگر اس نے کسی خاص عورت کے بارے میں کہا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔۔۔۔ یعنی اگر وہ یہ کہے کہ میں فلاں خاندان کی جس عورت سے شادی کروں' یا فلاں شہر کی جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق' یا یوں کہے کہ فلاں وقت اگر میں شادی کروں تو اسے طلاق۔ تو جونہی وہ ان عورتوں سے شادی کرے گا انہیں طلاق ہو جائے گی۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا وقوع طلاق کے لئے زمانہ طلاق سے پہلے ملکیت (زوجیت) کا ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جن فقہا کے نزدیک وقوع طلاق سے پہلے زوجیت شرط ہے ان کے نزدیک اجنبیہ سے طلاق متعلق نہیں ہو گی۔

جن فقہاء کے نزدیک وقوع طلاق کے لئے صرف ملکیت کا وجود شرط ہے اور ملکیت میں ہونا ضروری نہیں ہے' ان کے نزدیک اجنبیہ سے طلاق متعلق ہو جائے گی۔ اصل میں طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے' جیسا کہ ارشاد نبوی ہے :

(1) طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(2) غیر مملوک عورت پر طلاق نہیں ہوتی اور غیر مملوک غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا۔

سوال : طلاق رجعی کی صورت میں رجعت کے احکام بیان کیجئے۔

جواب : طلاق رجعی میں رجعت کے احکام : رجعت سے مراد ہے مرد کا اپنی زوجہ مطلقہ سے دوران عدت طلاق سے رجوع کر لینا۔ رجعت ایک طلاق یا ایک مجلس میں کئی طلاق (بہ اختلاف فقہا) کے بعد ہوتی ہے' بشرطیکہ جس طہر میں طلاق دی جائے وہ طہر قائم ہو۔

رجوع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مرد عدت کے اندر اپنی زوجہ سے رجوع کرنا چاہے تو وہ پہلے گواہوں کی موجودگی میں اپنی زبان سے رجوع کرنے کے الفاظ ادا کرے۔ احناف کے نزدیک اپنی بیوی سے عدت کے دوران جماع کر لینا ہی رجوع کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک جماع کے ذریعہ رجوع نہیں ہو سکتا بلکہ رجوع نکاح کے مانند زبان سے اقرار کرنے ہی پر ہو سکتا ہے۔ ابن مسعود کے نزدیک مستحسن صورت یہ ہے کہ مرد رجوع کرنے پر دو گواہ بنا لے۔

فقہا کی رائے : فقہاء کا اس امر پر اجماع ہے کہ [illegible] کے بعد دوران عدت اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلقہ بیوی سے بغیر اس کی مرضی کے رجوع کر سکتا ہے' اس لئے کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے

و بعو لتھن ا حق برد ھن فی ذالک (البقرہ)

(ان کے شوہر انہیں پھر زوجیت میں لینے کے حقدار ہیں)

اور اس طلاق رجعی کی شرط یہ ہے کہ بیوی سے (طلاق سے پہلے) صحبت ہو چکی ہو۔ اس امر پر اتفاق ہے کہ رجوع زبانی بھی ہو سکتا ہے اور شوہر رجوع پر گواہ بھی بنا سکتا ہے۔ لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ گواہ بنانا رجوع کی صحت کی شرط ہے یا شرط نہیں ہے۔ اور اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ کیا وطی سے رجعت صحیح ہے؟

امام مالک کے نزدیک گواہ بنانا مستحب ہے۔

امام شافعی کے نزدیک گواہ بنانا واجب ہے اور رجوع زبان کے ذریعہ کرنا درست ہے۔

امام مالک کے نزدیک رجوع وطی سے بھی درست ہے اور وطی میں نیت رجوع ضروری ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک رجوع کی نیت سے وطی درست ہے۔

امام مالک کے نزدیک شوہر مطلقہ کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ اس کے پاس جائے الا یہ کہ وہ اجازت دیدے۔ البتہ اگر کوئی اور مرد موجود ہو تو اس کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہے۔ ابن القاسم کا بیان ہے کہ امام مالک نے مطلقہ رجعیہ کے ساتھ کھانے پینے کی اجازت سے رجوع کر لیا تھا۔

امام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ مطلقہ رجعیہ اپنے شوہر کے لئے زینت کر سکتی ہے' خوشبو لگا سکتی ہے اور انگلیاں اور سرمہ وغیرہ دکھا سکتی ہے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ شوہر باہر ہو اور وہیں سے بیوی کو طلاق رجعی دیدے اور یہ اطلاع بیوی کو پہنچ جائے' پھر رجوع کرے' لیکن رجوع کی خبر اسے نہ پہنچے اور عدت ختم ہونے کے بعد وہ (مطلقہ رجعیہ) نکاح کر لے۔ امام مالک کا قول ہے کہ یہ عورت بعد میں نکاح کرنے والے کی بیوی ہو گی' خواہ اس نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ ابن القاسم کا بیان ہے کہ امام مالک نے بعد میں یہ رائے اختیار کر لی تھی کہ شوہر ثانی جب تک دخول نہ کرے پہلا شوہر زیادہ اولیٰ ہے۔ اور آپ کے مسلک کے مدنی فقہا پہلے قول کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے رجوع نہیں کیا تھا۔

امام شافعی' امام ابو حنیفہ اور فقہائے احناف کہتے ہیں کہ شوہر اول جس نے رجوع کر لیا تھا' وہی اس کا حقدار ہے' خواہ شوہر ثانی نے اس سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ شوہر اول کو اختیار ہو گا کہ وہ اس مطلقہ کو اپنی بیوی رکھے یا اس کو دیا ہوا مہر اس سے واپس لیکر اسے چھوڑ دے۔

سوال : طلاق بائن کی صورت میں رجوع کے احکام بیان کیجئے۔ نیز "حلالہ" سے متعلق احکام بیان کریں۔

جواب : **طلاق بائن میں رجوع کے احکام** : تین طلاقوں سے کم میں طلاق بائن بالاتفاق صرف غیر مدخولہ پر واقع ہوتی ہے اور مختلعہ (جس سے خلع ہوا ہو) پر باختلاف واقع ہوتی ہے۔

حلالہ : اس امر میں اختلاف ہے کہ تین طلاقوں سے بائنہ عورت سے اس کا پہلا شوہر اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ مطلقہ دوسرے شوہر سے ہمبستر ہو کر طلاق حاصل نہ کر لے۔ اس (حلالہ) کے حق میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔

> "رفاعہ بن سموئل سے روایت ہے کہ انہوں نے عہد نبوت میں اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دیدی تھیں اور انہوں نے عبدالرحمان بن زبیر سے نکاح کر لیا' لیکن عبدالرحمٰن ان سے صحبت نہ کر سکے اور انہیں چھوڑ دیا تو رفاعہ نے ان سے پھر نکاح کرنا چاہا' اور اس ارادہ کا انہوں نے رسول اللہ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ دوسرے شوہر سے ہمبستر نہ ہو جائے۔"

حضرت سعید بن المسیب کی منفرد رائے یہ ہے کہ وہ اسی عقد سے اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جا سکتی ہے' اس لئے کہ فرمان الٰہی :

حتی تنکح زوجا غیرہ

عام ہے اور نکاح کا اطلاق عقد پر ہوتا ہے۔

اور تمام فقہاء کی رائے ہے کہ عورت شرمگاہوں کے مل جانے سے حلال ہو جاتی ہے لیکن حسن بصری کی رائے ہے کہ وطی ہو اور اس میں انزال ہو' تب عورت حلال ہو گی۔

امام مالک اور ابن قاسم کی رائے ہے کہ مطلقہ اسی وطی صحیح سے مباح ہوتی ہے جو عقد صحیح

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے لازم ہے یعنی جو بغیر صوم (روزہ) یا حیض یا اعتکاف کے ہو۔ ان کے نزدیک ذمی عورت ذمی شوہر کی وطی سے مسلمان کے لئے حلال نہیں ہوتی اور نابالغ کی وطی سے بھی حلال نہیں ہوتی۔

امام شافعی' امام ابو حنیفہ' امام ثوری اور امام اوزاعی کے نزدیک وطی خواہ عقد فاسد کے ساتھ ہو یا غیر مباح وقت میں ہو عورت بہرحال شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک مراہق (قریب البلوغ) کی وطی سے بھی وہ حلال ہو جاتی ہے اور مجنون کی وطی سے بھی اور اس خصی کی وطی سے بھی جس کا اتنا عضو باقی ہو جو فرج میں غائب ہو سکے۔

محلل کے نکاح کے بارے میں فقہا کے مابین اختلاف ہے یعنی اس شخص کے نکاح کے بارے میں جو مطلقہ ثلاث سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے شوہر اول کے لئے حلال کر دے گا۔

امام مالک کے نزدیک حلالہ کی شرط پر کیا ہوا نکاح قبل دخول اور بعد دخول فاسد ہے' اور یہ شرط بھی فاسد ہے اور اس سے عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو گی۔ ان کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں عورت کا تحلیل کا ارادہ معتبر نہ ہو گا بلکہ مرد کا تحلیل کا ارادہ معتبر ہو گا۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ (محلل کا) نکاح جائز ہے۔ اور اس میں نیت تحلیل موثر نہیں۔ یہی قول امام داؤد اور متعدد فقہاء کا ہے۔ ان کے نزدیک دوسرا شوہر تین طلاقیں دینے والے کے لئے محلل ہو گا۔

بعض فقہاء کے نزدیک نکاح تو جائز ہے مگر شرط باطل ہے' یعنی شوہر ثانی محلل نہیں ہو گا۔ یہی قول امام ثوری سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک "حلالہ" حرام ہے۔ اس ضمن میں وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شوہر تین سے کم طلاق کو منہدم کر سکتا ہے لیکن امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک منہدم نہیں کر سکتا۔ یعنی اگر بیوی تیسری طلاق سے پہلے کسی اور مرد سے نکاح کر لے پھر شوہر اس سے رجوع کرے تو کیا پہلی طلاق شمار ہو گی یا نہیں؟ جن فقہاء کے نزدیک سابقہ طلاقوں کو منہدم ازروئے شریعت تین کے ساتھ خاص ہے۔ ان کے نزدیک شوہر تین سے کم طلاقوں کو منہدم نہیں کر سکتا۔ اور جن فقہاء نے یہ قیاس کیا کہ جب شوہر تین طلاقوں کو منہدم کر سکتا ہے تو بدرجہ اولیٰ تین سے کم کو بھی کر سکتا ہے' تو ان کے نزدیک تین سے کم مقدار طلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی منہدم ہو جائے گی۔

سوال : "عدت" سے کیا مراد ہے؟ مدت عدت اور احکام عدت بیان کیجئے۔ نیز فقہاء کی رائے بھی درج کریں۔

جواب : **عدت** : "عدت" لفظ "عد" سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں شمار کرنا۔ شرعی اصطلاح میں "عدت" سے مراد وہ عرصہ ہے جس میں عورت طلاق ملنے یا خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

مذاہب اربعہ کے مطابق عدت کی تعریف درج ذیل ہے۔

(1) **حنفی مکتب فقہ** : عدت سے مراد وہ مدت مقررہ ہے جو نکاح یا ہمبستری کے آثار ختم ہو جانے کے لئے رکھی گئی ہے۔

(2) **مالکی مکتب فقہ** : عدت سے مراد وہ مدت ہے جس میں طلاق پانے' خاوند کے فوت ہو جانے یا فسخ نکاح کے بعد کسی عورت کا شادی کرنا منع ہے۔

(3) **شافعی مکتب فقہ** : عدت سے مراد وہ مدت ہے جس میں ایک عورت اس بات کو جاننے کے لئے کہ اس کا رحم حمل سے فارغ ہے یا بتقاضائے تعبد یا خاوند سے علیحدگی کے غم میں حالت تعطل میں رہے۔

(4) **حنبلی مکتب فقہ** : عدت سے مراد ازروئے شریعت ایک خاص مدت تک منتظر رہنا ہے۔

وجوب عدت : مندرجہ ذیل صورتوں میں عورت پر عدت واجب ہو گی :

(1) نکاح جائز میں دخول یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق مل جانے یا تفریق ہو جانے پر۔

(2) نکاح فاسد میں بعد دخول یا خلوت صحیحہ طلاق مل جائے یا تفریق ہو جائے۔

(3) نکاح جائز یا فاسد میں خاوند فوت ہو جانے پر۔

عدت قرآن مجید کی رو سے ہر مطلقہ یا بیوہ پر واجب ہے۔

عدت سے متعلق قرآنی احکام یوں ہیں :

(1) جن عورتوں کو طلاق دی جائے وہ تین حیض تک اپنے آپ کو روکے (البقرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں اپنے تئیں چار مہینے دس دن تک روک رکھیں' پھر جب اپنی عدت پوری کر لیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس میں جو وہ اپنے لئے دستور کے موافق عمل کریں۔

(3) تمہاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو گئیں (ان کی عدت میں) اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (اور اسی طرح) ان عورتوں کی عدت جن کو حیض نہ آیا ہو۔ (الطلاق)

(4) اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جنیں۔

(5) اور عقد کا قصد نہ کرو جب تک مقررہ عدت گذر نہ جائے۔

(6) غیر مدخول بہا پر قرآن کی رو سے کوئی عدت نہیں۔ سورہ احزاب میں فرمایا گیا ہے :
"تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے۔"

فقہا کی رائے : حیض والی آزاد عورتیں جن کا حیض جاری ہو ان کی عدت تین قروء (مدت حیض) ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے اور یا سہ (مایوس حیض) کی عدت تین ماہ ہے۔ اس بارے میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن سورہ البقرہ کی آیت

والمطلقت تیر تصن بانفسھن ثلثہ قروء (البقرہ۔ 228)

(جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں)

اس آیت میں وارد ہونے والے لفظ قروء کے مفہوم میں اختلاف ہے کہ اس سے طہر (یعنی دو حیضوں کے درمیان کی پاکی کی مدت) مراد ہے یا اس سے حیض مراد ہے۔

حضرت عائشہ' حضرت ابن عمر' حضرت زید بن ثابت' امام مالک' امام شافعی' ابو ثور اور ایک جماعت فقہاء کے نزدیک "قروء" سے مراد "طہر" (دو حیضوں کے درمیان میں پاکی کی مدت) ہے۔

حضرت علی' حضرت عمر بن الخطاب' حضرت ابن مسعود' حضرت ابو موسیٰ اشعری' امام ابو حنیفہ' ثوری' اوزاعی' ابن لیلیٰ' امام احمد' شعبی اور اکابر صحابہ کے نزدیک "قروء" سے مراد "حیض" ہے۔

قروء کے مفہوم میں اختلاف کا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جبکہ مطلقہ رجعیہ تیسرے حیض میں داخل ہو جائے کہ جن فقہا کے نزدیک قروء کے معنی طہر کے ہیں' ان کے نزدیک شوہر کے رجوع کی مہلت ختم ہو جائے گی اور وہ دوسرے نکاح کے لئے حلال ہو جائے گی۔ لیکن جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہاء کے نزدیک قروء کے معنی حیض کے ہیں' ان کے نزدیک وہ تیسرا حیض ختم ہونے تک نکاح ثانی کے لئے حلال نہ ہو گی۔

قروء کے مفہوم میں اختلاف اس لئے ہے کہ اس کے متعدد معانی ہیں۔ مثلاً" قروء کے معانی عربی زبان میں حیض کے ہیں اور زمانہ پاکی کو بھی "قروء" کہتے ہیں۔ جن فقہاء کے نزدیک قروء کے معنی طہر کے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ عربی میں "قرء" کی جمع "قروء" ہے اور یہ اس وقت مستعمل ہے جب یہ لفظ پاکی کے معنی میں ہو اور "قرء" جب حیض کے معانی میں استعمال ہوتا ہے تو اس کی جمع "اقراء" آتی ہے۔

اس امر میں اختلاف نہیں ہے کہ عدت اگر بلحاظ طہر ہو تو یہ تیسرے حیض میں داخل ہونے پر پوری ہو جانی چاہیے لیکن جن فقہاء کے نزدیک عدت حیض سے پوری ہوتی ہے ان کے مابین انقطاع عدت میں اختلاف ہے۔

اوزاعی کے قول کے مطابق تیسرے حیض کے اختتام پر عدت ختم ہو جاتی ہے۔

صحابہ کرام سے حضرت عمر' حضرت علی' حضرت ابن مسعود اور فقہاء میں ثوری اور اسحاق کی رائے یہ ہے کہ تیسرے حیض سے نہا لینے کے بعد عدت ختم ہو گی۔

بعض فقہاء کے نزدیک عدت تب ختم ہو گی جب تیسرے حیض سے نہا لینے کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہے' خواہ وہ غسل میں بیس برس تک کوتاہی کرے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ تیسرے حیض میں داخل ہوتے ہی اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

جس عورت کو طلاق دی جائے اور اسے حیض ہی کی عمر ہونے کے باوجود حیض نہ آتا ہو اور حمل کا بھی شبہ نہ ہو اور حیض کی بندش کا سبب رضاعت اور مرض بھی نہ ہو تو امام مالک کا قول ہے کہ یہ عورت نو ماہ انتظار کرے گی' اگر اس دوران حیض نہ آئے تو پھر تین ماہ کی عدت گذارے گی' اس تین ماہ کی مدت میں اگر حیض آ جائے تو وہ تیسرے حیض کا انتظار کرے گی اور اگر حیض سے پہلے نو ماہ گذر گئے تو تین ماہ کی عدت پوری کرے گی اور اگر اس تین ماہ کے عرصہ میں تیسرے مہینے میں حیض آ گیا تو اس کی حیض سے عدت پوری متصور کی جائے گی اور جب تک وہ حلال نہ ہو جائے شوہر اس سے رجوع کر سکے گا۔

مسلک امام مالک کے فقہاء کے مابین یہ اختلاف ہے کہ عورت نو ماہ کی عدت کس وقت سے شروع کرے گی۔ امام مالک کا قول ہے کہ جس دن سے طلاق ہوئی اس دن سے عدت شمار کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔۔۔۔ ابن القاسم نے روایت کیا ہے کہ جس دن سے اس کا حیض رفع ہوا (یعنی حیض کی آمد بند ہوئی) اس دن سے شمار کرے گی۔

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جس عورت کا حیض بند ہو اور وہ حیض سے مایوس نہ ہوئی ہو تو وہ سن آیاس حیض کے بند ہو جانے کی فطری عمر) تک انتظار کرے گی اور اگر اس وقت تک حیض نہ آیا تو مہینوں کے حساب سے عدت گذارے گی۔

امام مالک کے نزدیک مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے' بشرطیکہ وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ کر سکتی ہو۔ اگر فرق کر سکتی ہو تو دو روایات ہیں' ایک یہ کہ اس کی عدت ایک سال ہے اور دوسری یہ کہ وہ اپنے فرق کرنے کی صلاحیت کی بنیاد پر قروء شمار کرے گی۔

امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اگر وہ فرق کر سکتی ہو تو اس کی عدت قروء ہے اور اگر وہ فرق نہ کر سکتی ہو تو تین ماہ ہے۔

خون حیض کی پہچان امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ تیز سرخ ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون پیلا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث یوں ہے رسول اللہ نے فاطمہ بنت حبیش سے فرمایا:

"حیض کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے۔ جب یہ خون دیکھو تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر کے نماز پڑھو کہ وہ خون رگ ہے۔" (ابو داؤد)

اس بارے میں اختلاف ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی سے دوران عدت طلاق رجعی کے بعد رجوع کر لیا پھر صحبت سے پہلے اسے چھوڑ دیا تو کیا وہ عورت اپنی عدت از سر نو شروع کرے گی یا نہیں؟

جمہور فقہا کے نزدیک عدت از سر نو شروع کرے گی۔

امام شافعی کا قول ہے کہ وہ اپنی پہلی طلاق سے ہی عدت برقرار رکھے گی۔

داؤد کا قول ہے کہ نہ وہ عدت پوری کرے گی اور نہ از سر نو عدت کا آغاز کرے گی۔

امام مالک کے نزدیک ہر رجوع سے سابقہ عدت ختم ہو جاتی ہے' خواہ رجوع کے بعد صحبت ہوئی ہو یا نہیں ہوئی ہو' ماسوائے مولی (ایلاء کرنے والے) کے رجوع کے۔

امام مالک کے نزدیک جو شوہر نفقہ دینے سے تنگ دست ہو چکا ہو' اس کے رجوع کی صحت اس کے نفقہ دینے پر موقوف ہو گی' کہ اگر نفقہ دیا تو رجوع صحیح ہو گا اور عدت کالعدم ہو جائے گی اور اگر نفقہ نہ دیا تو وہ اپنی پہلی عدت پر برقرار رہے گی۔

احکام عدت : اس امر پر اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعی کو دوران عدت رہائش اور نفقہ ملے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حاملہ عورتوں کو بھی ملے گا' اس لئے کہ قرآن مجید کی سورۃ الطلاق میں فرمایا گیا ہے۔

(1) "ان کو زمانہ عدت میں اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو' جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو۔"

(2) "اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا حمل وضع نہ ہو جائے۔"

فقہاء کے مابین ان عورتوں کے بارے میں جنہیں طلاق بائن دی گئی ہو' اس امر پر اختلاف ہے کہ انہیں رہائش اور نفقہ ملے گا یا نہیں؟ اس بارے میں تین اقوال ہیں :

(1) فقہائے کوفہ کی رائے ہے کہ اسے بھی سکنی (رہائش) اور نفقہ ملے گا۔

(2) امام احمد' امام داؤد' ابو ثور' اسحاق اور متعدد فقہاء کا قول ہے کہ اسے رہائش اور نفقہ نہیں ملے گا۔

(3) امام مالک' امام شافعی اور متعدد فقہا کی رائے ہے کہ اسے رہائش (سکنی) ملے گی مگر نفقہ نہیں ملے گا۔

اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ تین صورتوں میں عدت واجب ہے :

(1) طلاق (2) موت (3) باندی کے آزاد ہونے پر

فسخ کی صورت میں عدت لازم ہونے کے بارے میں اختلاف ہے' لیکن جمہور فقہاء کے نزدیک فسخ نکاح میں بھی عدت لازم ہے۔

آزاد شوہر کی موت پر اس کی آزاد بیوی کی عدت بروئے قرآن چار ماہ دس دن ہے' حاملہ اور باندی ہونے کی عدت موت کے بارے میں اس صورت میں اختلاف ہے کہ جب شرط یہ ہے کہ اسے اس مدت میں حیض نہ آئے۔ امام مالک کا قول ہے کہ اس عدت کی شرط یہ ہے کہ اسے اس مدت میں ایک حیض آ جائے' اگر نہ آئے تو وہ ان کے نزدیک مستراب (جس پر حمل ہونے کا شبہ ہو) ہے اور وہ مدت حمل تک انتظار کرے گی اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب اسے چار ماہ سے زائد کی مدت میں حیض آتا ہو۔ ابن القاسم' ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر اس کی عدت وفات پوری ہو جائے اور حمل ظاہر نہ ہو تو وہ نکاح کر سکتی ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک حاملہ کی وفات شوہر کی عدت اس کا وضع حمل ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے :

"اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا حمل وضع ہو جائے۔"

اس سلسلہ میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سبیعہ اسلمی کے شوہر کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' آپ نے فرمایا کہ تمہاری عدت پوری ہو گئی اب تم جس سے چاہو نکاح کر سکتی ہو۔"

باندی کے بارے میں اختلاف ہے۔ باندی جس شخص کے لئے حلال ہو' اگر وہ فوت ہو جائے تو یہ باندی یا تو بیوی ہو گی' یا ملک یمین ہو گی یا ام ولد ہو گی یا ام غیر ولد ہو گی۔ اگر بیوی ہو تو جمہور فقہا کے نزدیک اس کی عدت آزاد عورت کی نصف عدت کے برابر ہو گی اور اس عدت کو انہوں نے عدت طلاق پر قیاس کیا ہے۔ مگر اہل ظاہر کے نزدیک اس کی عدت آزاد عورت کے برابر ہو گی۔

ام ولد کے بارے میں امام مالک' امام شافعی' امام احمد' لیث اور ابو ثور وغیرہم کی رائے ہے کہ اس کی عدت ایک حیض ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ اگر ام ولد کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے اور اسے سکنی (رہائش) بھی دیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کی عدت تین حیض ہے۔ بعضوں کے نزدیک اس کی عدت آزاد عورت (جس کا شوہر مر گیا ہو) کی نصف ہے اور بعضوں کے نزدیک مساوی ہے۔

خلاصہ

(1) عدت سے مراد ہے : وہ مدت جس میں عورت کو طلاق ملنے یا شوہر کے فوت ہونے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی اجازت نہیں۔

(2) عدت مطلقہ اور بیوہ پر واجب ہے۔

(3) بالغہ مطلقہ جس کو حیض آتا ہو' کی عدت تین حیض ہے۔ اگر شوہر نے دوران حیض طلاق دی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہو گی اور وہ حیض عدت میں شامل نہ ہو گا جس میں اسے طلاق دی گئی ہو۔

(4) وہ مطلقہ جس کو بوجہ کمسنی یا کبر سنی یا مرض یا کسی اور وجہ سے حیض نہ آتا ہو' اس کی عدت تین ماہ ہے۔

(5) جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

(6) اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کی عدت طلاق یا شوہر کی فوتیدگی کی صورت میں وضع حمل تک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7) حاملہ کی عدت تین طہر یا تین حیض ہے (اس میں اختلاف ہے)

(8) جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت تین ماہ ہے۔

(9) عدت تفریق' طلاق یا وفات کے وقت سے شمار کی جاتی ہے۔

سوال : کیا طلاق کی صورت میں مطلقہ متعہ کی حقدار ہے؟ فقہا کی رائے درج کریں۔

جواب : متعہ سے مراد ہے وہ اشیاء جو مطلقہ کو شوہر کی طرف سے دی گئی ہوں۔ جمہور فقہاء کے نزدیک ہر مطلقہ کے لئے متعہ واجب نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ متعہ اس مطلقہ قبل دخول کے لئے واجب ہے جس کا مہر مثل مقرر نہ ہوا ہو۔

امام شافعی کے نزدیک متعہ ہر مطلقہ قبل دخول کے لئے واجب ہے' الا یہ کہ اس کا مہر مثل مقرر ہو گیا ہو اور اسے قبل دخول طلاق دیدی گئی ہو۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

(1) اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو'جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کر سکو لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ (الاحزاب)

(2) اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہو گا۔

بعض فقہا کا خیال ہے کہ مہر مسمی کے باوجود اور طلاق قبل دخول کے باوجود متعہ نہیں ہے کیونکہ جب مطلقہ قبل دخول کا مہر ہی واجب نہیں تو متعہ بھی واجب نہیں ہو گا لیکن ابن رشد کا خیال ہے کہ یہ ایک مغالطہ ہے۔ اس لئے کہ جب مہر واجب نہ ہو تو متعہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے اور وہ جب نصف مہر لوٹا دے تو اس کے لئے کچھ واجب نہیں ہوتا۔

امام شافعی کے نزدیک **"و متعهن على الموسع قدره و على المقترقدرة"** میں متعہ کے احکام عام ہیں اور ہر مطلقہ کے لئے ہیں' خواہ اس کا مہر مثل مقرر ہو گیا ہو اور خواہ اسے قبل دخول طلاق دی گئی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور فقہا کے نزدیک مختلعہ (خلع کرنے والی) کے لئے متعہ نہیں ہے کیونکہ وہ تو خود معاوضہ خلع ادا کرتی ہے جیسے مطلقہ قبل دخول جس کا مقرر ادا کر دیا گیا ہو نصف مہر واپس کرتی ہے۔ اہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ حکم شرعی ہے اور اس کے لحاظ سے مختلعہ معاوضہ خلع بھی دے گی اور متعہ بھی لے گی۔

سوال : "حکمین" سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء بھی درج کریں۔

جواب : حکمین : "حکمین" (لفظ) "حکم" کی جمع ہے جس سے مراد ہے : ثالث۔ فریقین کا رضامندی سے کسی تیسرے شخص کو (جو حاکم نہ ہو) جھگڑے میں فیصلہ کرنے والا تسلیم کر لینا۔ یہ تیسرا شخص "حکم" کہلائے گا۔

قرآنی حکم : سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے :

وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ و حکما من اھلھا

(اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔)

یعنی یہ دونوں حکم میاں اور بیوی کے رشتہ داروں میں سے ہونے چاہیں کہ ایک میاں کا رشتہ دار ہو اور دوسرا بیوی کا رشتہ دار ہو۔

فقہاء کی رائے : اس امر میں فقہا کا اتفاق ہے کہ اگر میاں بیوی میں اختلاف ہو جائے اور ان کے جھگڑے کی تفصیل کا علم نہ ہو تو ان کے مابین دو حکم بھیجنا جائز ہے۔ قرآن میں حکمین کا میاں اور بیوی کے رشتہ داروں میں سے ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے، لیکن فقہاء کی رائے ہے کہ اگر دونوں کے خاندان میں ایسے افراد موجود نہ ہوں، جو صلح کرا سکیں تو غیر خاندان کے لوگ بھی حکم بنائے جا سکتے ہیں۔

اس امر پر فقہاء کا اجماع ہے کہ اگر دونوں حکم باہم مختلف الرائے ہو جائیں تو ان کا فیصلہ نافذ نہیں ہو گا اور اتفاق کی صورت میں ان کا مصالحانہ فیصلہ زوجین کے وکیلوں کے بغیر نافذ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر حکمین کا فیصلہ میاں بیوی کے مابین تفریق کا ہو تو کیا اس میں شوہر کی اجازت کی ضرورت ہو گی یا نہیں؟

اس بارے میں امام مالک کا قول ہے کہ ان دونوں حکموں کا مصالحانہ فیصلہ اور تفریق کا فیصلہ دونوں میاں بیوی کے وکیل اور ان کی اجازت کے بغیر نافذ ہو جائے گا۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ دونوں حکم اس وقت تک تفریق نہیں کرا سکتے جب تک تفریق پر خود شوہر راضی نہ ہو۔

امام مالک کی دلیل حضرت علی سے مروی یہ روایت ہے کہ انہوں نے حکمین کے بارے میں فرمایا کہ وہ میاں بیوی میں مصالحت کرانے اور تفریق کرانے کے مجاز ہیں۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ اصولاً طلاق شوہر کے یا اس کے وکیل کے ہاتھ میں ہے۔

امام مالک کے نزدیک حکمین تین طلاقیں واقع کر سکتے ہیں۔ ابن القاسم کے نزدیک یہ ایک ہی طلاق ہو گی اور اشہب اور مغیرہ کے نزدیک تینوں طلاقیں ہو جائیں گی۔ امام مالک حکمین کو سلطان (حاکم) کے مشابہ قرار دیتے ہیں اور سلطان اگر ضروری سمجھے تو ایسا فیصلہ دے سکتا ہے جو کسی فریق کی مضرت پر مبنی ہو۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ روایت ہے کہ :

> "حضرت علی نے حکمین سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے' اگر دونوں میں مصالحت ہو سکے تو مصالحت کروا دینا اور اگر تفریق ناگزیر ہو تو تفریق کروا دینا' اس پر عورت نے کہا' میں کتاب اللہ کے احکام پر راضی ہوں' لیکن شوہر نے کہا کہ میں تفریق نہیں چاہتا' اس پر حضرت علی نے فرمایا کہ جب تک تم عورت کی طرح اقرار نہیں کرو گے یہاں سے نہیں جاؤ گے۔"

گویا حضرت علی نے شوہر کی اجازت کو ضروری متصور کیا۔

سوال : "ایلاء" سے کیا مراد ہے؟ فقہا کے حوالہ سے ایلا پر بھرپور روشنی ڈالئے۔

جواب : **ایلاء** : "ایلاء" کے لغوی معانی ہیں : قسم کھانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہی و شرعی اصطلاح میں "ایلاء" سے مراد ہے: اس بات کی قسم کھانا کہ شوہر اپنی بیوی سے مجامعت نہیں کرے گا۔ یہ قسم وقت کے ساتھ مشروط بھی ہو سکتی ہے اور غیر مشروط بھی۔

ایلاء کے لئے شرط ہے کہ وہ قسمیہ (قسم کے طور پر) ہو' اگر قسم نہیں کھائی تو "ایلاء" نہ ہو گا اور اس پر ایلاء کا کوئی شرعی حکم مرتب نہ ہو گا۔

ایلاء کی مدت : شرعی طور پر ایلاء کی مدت چار ماہ ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

1- **للذ ین یولون من نسا ئھم تربص ا ربعتہ ا شھر** (ا لبقرہ)

(جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے۔

2- **فان فاووا فان اللہ غفور رحیم** (ا لبقرہ)

(اگر انہوں نے رجوع کر لیا تو اللہ معاف کرنے والا ہے)۔

3- **وان عزموا الطلا ق فان اللہ سمیع علیم** (ا لبقر)

(اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو جانتے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے)

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایلاء کی مدت چار ماہ سے زائد نہیں ہونی چاہیے اور شوہر اگر ان چار ماہ کے دوران اپنی بیوی سے رجوع کر لے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

فقہاء کی رائے : ایلاء کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف رائے کے کئی پہلو ہیں' جو سلسلہ وار درج کئے جاتے ہیں۔

(1) کیا شریعت میں بیان کردہ ایلاء کی مدت یعنی چار ماہ گذرنے کے بعد عورت کو خود بخود طلاق ہو جائے گی یا شوہر کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ چار ماہ گذرنے کے بعد طلاق دیدے یا رجوع کر لے؟

اس بارے میں امام مالک' امام شافعی' امام احمد' امام ابو ثور' امام داؤد اور لیث کی رائے یہ ہے کہ شوہر توقف کرے گا اور چار ماہ گذرنے کے بعد وہ چاہے تو رجوع کر سکتا ہے اور چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ یہی قول حضرت علی اور ابن عمر سے بھی مروی ہے۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے مسلک کے اصحاب کی رائے یہ ہے کہ چار ماہ کی مدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذرنے کے بعد خود بخود طلاق ہو جائے گی' الا یہ کہ شوہر دوران مدت چار ماہ' رجوع کر لے۔ یہی قول حضرت ابن مسعود اور تابعین کی ایک جماعت کا ہے۔

(2) کیا ایلاء میں وہی قسم ضروری ہے جو ازروئے شریعت مباح ہے یا ہر قسم سے ایلاء جائز ہے؟

ایلاء میں کھائی جانے والی قسم کے بارے میں امام مالک کا قول ہے کہ ہر قسم (یمین) سے ایلاء ہو جاتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک ایلاء انہی قسموں سے واقع ہوتا ہے جو ازروئے شریعت مباح ہیں یعنی اللہ اور اللہ کی صفات کی قسمیں۔

(3) اگر شوہر بغیر قسم ہی صحبت سے اجتناب کرے تو کیا یہ بھی ایلاء ہو گا یا نہیں؟

جمہور فقہاء کے نزدیک اگر شوہر بغیر قسم کھائے بیوی سے فطری تعلق ترک کئے رکھے تو اس پر ایلا کا حکم عائد نہیں ہو گا۔ جبکہ امام مالک کے نزدیک ہو گا' بشرطیکہ شوہر کا مقصود بیوی کو تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا ہو۔

(4) کیا شوہر اس وقت مولی (ایلاء کرنے والا) ہو گا جو وہ اپنی قسم میں چار ماہ کی مدت کا تعین کر دے یا اس سے زائد مدت کا تعین کرے۔ یا پھر مولی وہ ہو گا جو سرے سے کوئی مدت متعین نہ کرے؟

امام مالک اور ان کے مسلک کے اصحاب کے نزدیک مدت ایلاء چار ماہ سے زائد ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک رجوع کا اختیار چار ماہ کی مدت گذرنے کے بعد ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مدت ایلاء صرف چار ماہ ہے اور رجوع کا اختیار بھی اسی چار ماہ کے اندر ہے۔

حسن اور ابن ابی لیلیٰ کی رائے یہ ہے کہ شوہر کسی بھی مدت کی قسم کھائے وہ ایلاء ہی ہو گا اور قسم کے وقت سے ایلاء کی مدت چار ماہ شمار ہوں گے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایلاء کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدم صحبت کی ہمیشہ کی قسم کھائے۔

(5) ایلاء سے طلاق بائن ہوتی ہے یا رجعی؟

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ایلاء سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے کہ شرعاً" ہر طلاق کو رجعی متصور ہونا چاہیے تا آنکہ اس کے بائن قرار دیے جانے کی کوئی دلیل موجود ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کے نزدیک یہ طلاق بائن ہے' اس لئے کہ اگر ایلاء سے واقع ہونے والی طلاق کو رجعی قرار دیا جائے تو بیوی کو ہونے والا ضرر کبھی دور نہیں ہو گا۔ کہ شوہر ایلاء کر کے رجوع کر لیا لے گا۔

(6) اگر شوہر ایلاء کی مدت گذرنے کے بعد رجوع سے اور طلاق سے انکار کرے تو کیا قاضی (عدالت) طلاق واقع کر سکے گا؟

اگر شوہر ایلاء کرنے کے بعد نہ تو بیوی سے رجوع کرے اور نہ ہی اسے طلاق دے تو ایسی صورت میں امام مالک کے نزدیک قاضی (عدالت) طلاق واقع کر سکے گا۔

اہل ظاہر کا خیال ہے کہ شوہر کو قید میں رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ خود طلاق دیدے۔

(7) ایلاء کرنے کے بعد طلاق دے کر شوہر اگر بیوی سے رجوع کرے تو کیا ایلاء متکرر ہو سکے گا؟

اگر شوہر طلاق دے کر رجوع کر لے تو کیا اس کے بعد بھی ایلاء ہو سکے گا تو اس کے بارے میں امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر رجوع کے بعد وطی نہیں کی تو ایلاء دوبارہ ہو جائے گا اور یہ طلاق رجعی اور طلاق بائن دونوں ہو گا۔

امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ طلاق بائن سے ایلاء ساقط ہو جاتا ہے۔ یہی قول امام شافعی کا ہے۔

فقہا کی ایک جماعت کے نزدیک دوبارہ ایلاء دوبارہ قسم کھانے ہی سے ہو گا۔

(8) کیا مولی کے رجوع کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ دوران عدت رجوع کرے یا نہیں؟

جمہور فقہا کے نزدیک جس بیوی سے ایلاء کیا گیا ہو اس پر عدت بھی واجب ہے۔ جابر بن زید کے نزدیک اگر ایلاء کی مدت چار ماہ میں اسے تین حیض آ چکے ہوں تو عدت واجب نہیں ہے۔ ایک جماعت فقہاء کی بھی یہی رائے ہے۔

(9) غلام کا ایلاء آزاد کے ایلاء کی طرح ہے یا نہیں؟

امام مالک ک نزدیک غلام کے ایلاء کی مدت آزاد کے ایلاء کی مدت سے نصف یعنی دو ماہ ہے۔

امام شافعی اور اہل ظاہر کے نزدیک غلام کے ایلاء کی مدت بھی چار ماہ ہے' کیونکہ قسمیں آزاد اور غلام سے یکساں طور پر متعلق ہوتی ہیں۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر عورت آزاد ہو تو اس کی مدت ایلاء آزاد کی مدت ایلاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گی' اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو۔ اور اگر بیوی باندی ہو تو اس کی مدت ایلاء نصف ہو گی۔

اگر ایلاء کے بعد رق (غلامی) زائل ہو جائے تو کیا ایلاء احرار (آزاد) کی طرح ہو جائے گا یا نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ غلام کا ایلاء آزاد کے ایلاء میں تبدیل نہیں ہو گا۔ مگر امام حنیفہ کے نزدیک وہ باندی جس سے اس کے شوہر نے ایلاء کیا ہو تو آزاد ہو جانے پر اس کا ایلاء آزاد کے ایلاء میں تبدیل ہو جائے گا۔

(10) کیا مولیٰ کے رجوع کے دوران عدت صحبت شرط ہے؟

جمہور فقہا کے نزدیک مولی کے رجوع کے دوران عدت صحبت شرط نہیں ہے لیکن امام مالک کے نزدیک اگر شوہر نے بغیر بیماری کے عذر یا اس کے مشابہ عذر کے بغیر صحبت نہیں کی تو یہ رجوع نہیں ہو گا اور بیوی بدستور عدت میں رہے گی اور عدت پوری ہو جانے پر شوہر کو اس پر کوئی اختیار باقی نہیں رہے گا۔

(11) رجوع کی صحت کی معتبر شکل کیا ہے؟

رجوع کی معتبر شکل یہ ہے کہ اس سے ضرر رفع ہو جائے۔ مثلاً" اگر بیوی شوہر کی تنگ دستی کی بنا پر اس سے طلاق حاصل کر لے تو شوہر کے رجوع کی معتبر شکل یہی ہو گی کہ وہ فراخ دست ہو کر رجوع کرے۔ امام مالک کا قول ہے کہ طلاق سے ہر ایک رجوع رفع ضرر کے لئے ہوتا ہے۔

(12) ایلاء کی مدت کا اعتبار کب سے ہو گا؟

جمہور فقہاء کے نزدیک یا تو دوران عدت رجوع کے بعد ایلاء پھر ہو گا یا نہیں ہو گا۔ اگر ایلاء دوبارہ ہو گا تو اس کی مدت رجوع کے وقت سے شروع ہو گی اور اگر ایلا دوبارہ نہیں ہوا تو اس کا مطلق اعتبار نہیں۔

(13) کیا نابالغہ (بچی) سے ایلاء کیا جا سکتا ہے؟

ابن القاسم کے نزدیک جس عمر کی بچی سے صحبت نہیں کی جاتی اس سے ایلاء بھی نہیں ہو گا' لیکن اگر شوہر ایلاء کر لے اور اس کی مدت طویل ہو جائے تو اس کے بلوغ سے چار ماہ کی مدت شمار ہو گی۔ اس لئے کہ بچی سے ترک جماع میں کوئی ضرر نہیں۔

(14) کیا خصی کا ایلاء واقع ہو سکتا ہے؟

جمہور فقہاء کے نزدیک خصی اور جماع کی قدرت نہ رکھنے والے شخص کا ایلاء واقع نہیں ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال : "ظہار" سے کیا مراد ہے؟ فقہا کے حوالہ سے ظہار کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالئے۔

جواب : ظہار : "ظہار" ظہر سے مشتق ہے' جس کے معانی ہیں: پیٹھ' پشت۔
فقہی اصطلاح میں کسی مرد کا اپنی زوجہ کو کسی دائمی حرام عورت (مثلاً" ماں' بہن' پھوپھی' خالہ) سے تشبیہ دینا "ظہار" کہلاتا ہے۔

مذاہب اربعہ کے مطابق "ظہار" کی تعریف درج ذیل ہے۔

(1) **حنفی مکتب فکر** : ظہار سے مراد ایک مسلمان کا اپنی بیوی کو یا بیوی کے کسی عضو یا جزو کو جس سے بالعموم بیوی مراد ہوتی ہے' محرمات ابدیہ سے تشبیہ دینا۔

(2) **مالکی مکتب فکر** : ایک مسلمان مکلف مرد اس عورت کو جو اس پر حلال ہے یا اس کے جزو بدن کو محرم عورت کی پیٹھ یا اس کے جزو سے یا اجنبی عورت کی پشت سے تشبیہ دے۔

(3) **شافعی مکتب فکر** : ظہار سے مراد ہے خاوند کا اپنی بیوی کو حرام ہو جانے میں اپنی کسی محرم سے تشبیہ دینا۔

(4) **حنبلی مکتب فکر** : ظہار سے مراد خاوند کا اپنی بیوی کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا ہے جو اس پر ہمیشہ کے لئے یا وقتی طور پر حرام ہو۔

ظہار کا رکن : ظہار کا رکن تشبیہ ہے اگر تشبیہ نہ ہو تو ظہار نہ ہو گا۔ مثلاً" کوئی مرد اپنی زوجہ سے کہے کہ تیری پشت میری ماں (بہن وغیرہ) کی پشت کی مانند ہے تو یہ ظہار ہو گا۔ یا یوں کہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔

ظہار کی شرط : ظہار کی شرط یہ ہے کہ شوہر احکام شرع کا مکلف ہو اور تصرف کرنے کی اہلیت رکھتا ہو یعنی عاقل و بالغ ہو اور عورت اس کی منکوحہ ہو اور ملکیت نکاح قائم ہو۔

ظہار کے الفاظ : ظہار کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(1) ماں کی کمر (پشت) سے تشبیہ دینا: فقہاء کا اس امر میں اتفاق ہے کہ اگر شوہر نے بیوی سے کہا کہ "تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے۔" تو یہ ظہار ہے۔ ماں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اگر ان عورتوں کی پشت سے شہوت سے دیکھی جو دائمی طور پر حلال ہیں تو امام مالک کے نزدیک یہ بھی ظہار ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک پشت اور ران کا ذکر (ظہار کے لئے) ضروری ہے۔

(2) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ہر اس عضو کے ذکر سے ظہار ہو جاتا ہے جس کی جانب دیکھنا حرام ہے۔

(3) اگر خاوند نے اپنی بیوی کو اس عورت سے شہوت سے دیکھی جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو تو امام مالک کے نزدیک یہ ظہار ہے اور ابن الماجشون کے نزدیک ظہار نہیں ہے۔

کفارہ : ظہار کا کفارہ قرآن مجید کے مطابق ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ چنانچہ سورۃ المجادلہ میں فرمایا گیا ہے :

والذ ین یظاھرون من نسائھم ثم یعود ون لما قالوا فتحریر رقبتہ

(جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں' ایک غلام آزاد کرنا ہو گا)

حدیث نبوی کے مطابق ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ :

(1) اگر شوہر غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ دو ماہ کے روزے رکھے۔

(2) اگر شوہر روزے بھی نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

جب تک ظہار کا کفارہ ادا نہ کیا جائے بیوی سے صحبت حرام ہے۔ اگر شوہر بیوی کو ظہار کے فوراً بعد طلاق دیدے تو کفارہ ختم ہو جائے گا یا ظہار کے فوراً بعد بیوی فوت ہو جائے تو کفارہ واجب الادا نہیں ہو گا۔

کس عورت سے ظہار درست ہے؟ : ظہار اپنی منکوحہ سے ہو سکتا ہے۔

باندی سے ظہار میں اختلاف ہے۔

اس عورت سے ظہار کے بارے میں اختلاف ہے جو نکاح میں نہ ہو۔

امام مالک' امام ثوری اور ایک جماعت فقہاء کے نزدیک باندی سے ظہار کا وہی حکم ہے جو آزاد عورت سے نکاح کا ہے اور اسی طرح مدبرہ اور ام ولد کا حکم ہے۔

امام شافعی' امام احمد' امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کے نزدیک باندی سے ظہار درست نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اوزاعی کا قول ہے کہ اگر باندی سے صحبت کرتا ہے تو اس سے ظہار بھی درست ہے لیکن اگر صحبت نہ کرتا ہو تو پھر یہ قسم ہو گی اور اس پر کفارہ یمین لازم ہو گا۔

مظاہر کے نزدیک یہ بھی ظہار ہے اور ظہار کرنے والے (مظاہر) پر نصف کفارہ ہو گا۔

امام مالک کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے کہ جس سے ظہار کیا جائے وہ ظہار کرنے والے کے نکاح میں ہو' اگر کسی شخص نے کسی متعین عورت کے بارے میں اس شرط کے ساتھ کہ اگر وہ اس کے نکاح میں آ جائے ظہار کے الفاظ کہے تو یہ ظہار ہو گا اور اسی طرح اگر کسی نے متعین عورت کے بجائے عام الفاظ میں یہ کہا کہ "میں جس عورت سے بھی نکاح کروں وہ میرے لئے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو گی" تو یہ بھی ظہار ہو گا' بہ خلاف طلاق کے یہی رائے امام ابو حنیفہ' ثوری اور اوزاعی کی ہے۔

امام شافعی کے نزدیک ظہار اسی عورت سے ہو سکتا ہے جو ملکیت نکاح یا ملکیت یمین میں ہو۔

عورت کی طرف سے ظہار : عورت اگر مرد سے ظہار کرے تو اس بارے میں فقہا کے تین اقوال ہیں :

(1) امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے کہ عورت کی طرف سے ظہار منعقد نہیں ہوتا۔

(2) اس پر کفارہ یمین لازم آئے گا۔

(3) اس پر کفارہ ظہار لازم ہو گا۔

رجعی طلاق یا دوبارہ نکاح کے بعد ظہار کی حیثیت : اگر ظہار کے بعد شوہر نے بیوی کو طلاق دیدی اور ابھی تک کفارہ نہیں دیا تھا' بعد ازاں بیوی سے رجوع کر لیا تو امام مالک کا قول ہے کہ اگر تین سے کم طلاق دی اور دوران عدت رجوع کر لیا تو اس پر کفارہ ظہار باقی رہے گا۔ امام شافعی کے نزدیک دوران عدت رجوع کیا تو کفارہ باقی رہے گا لیکن اگر عدت کے علاوہ رجوع کیا (نکاح کر لیا) تو پھر کفارہ نہیں ہے۔

امام محمد بن الحسن کے نزدیک ظہار ہر حال میں برقرار رہے گا' خواہ شوہر نے بیوی سے تین طلاقوں کے بعد نکاح کر لیا ہو یا ایک طلاق کے بعد۔

کیا ظہار ایلاء میں تبدیل ہو جاتا ہے؟ : امام مالک کا قول ہے کہ اگر شوہر بیوی کو نقصان پہنچانے کی نیت سے ظہار کا کفارہ نہ ادا کرے تو یہ ظہار ایلاء بن جائے گا۔

امام ثوری کے نزدیک چار ماہ گذرنے کے بعد ظہار پر ایلاء کا حکم عائد ہو جائے گا' خواہ شوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو نقصان پہنچانے والا ہو یا نہ ہو۔

اگر شوہر باوجود قدرت کے کفارہ ادا نہ کرے تو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک ظہار پر ایلا کا حکم عاید نہیں ہو گا۔

کفارہ ظہار کے احکام : کفارہ کی تین انواع ہیں :

(1) **غلام آزاد کرنا** : آزاد کے بارے میں اتفاق ہے کہ وہ غلام آزاد کرے لیکن غلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا کفارہ میں غلام آزاد کرے۔ ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ اگر مالک اجازت دے تو وہ غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کر سکتا ہے۔ جبکہ باقی فقہا کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ آزاد کئے جانے والے غلام سے متعلق امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے کہ غلام مسلم ہو، مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کافر غلام کا آزاد کر دینا بھی روا ہے۔ البتہ بت پرست اور مرتد کا آزاد کرنا روا نہیں ہے۔ بعض فقہا کی رائے ہے کہ آزاد کیا جانے والا غلام عیوب جسمانی سے پاک ہو۔ اندھے، دست بریدہ، بھینگے، کان کٹے، پا بریدہ، بہرے، گونگے، خصی، مجنون غلام آزاد کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

(2) **دو ماہ کے روزے رکھنا** : اگر مرد غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کفارہ ظہار کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھے۔

اگر کفارہ دہندہ دو ماہ کے روزوں کے دوران وطی کر لے تو امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ از سر نو روزے رکھے گا، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حکم بشرط عمد (بالا رادہ) ہے۔ امام مالک کے نزدیک عمد اور نسیان کا کوئی فرق نہیں۔۔۔۔ امام شافعی کے نزدیک کسی صورت میں بھی از سر نو روزے رکھنا لازم نہیں۔

(3) **ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا** : اگر ظہار کرنے والا دو ماہ کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے کفارہ ظہار کے طور پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا۔

امام مالک کے نزدیک ہر مسکین کو "مد ہشام" کے حساب سے ایک ایک "مد" دیا جائے گا۔ اور "مد نبی" کے حساب سے دو مد۔ مطلب یہ کہ ہر مسکین کو اس قدر مقدار مل جائے کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اسے صبح و شام دو وقت کی خوراک میسر آ جائے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے کم مقدار دی جائے گی اور ایک رائے یہ ہے کہ مد اور تہائی دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق مسائل :

(1) اگر کسی شخص نے اپنی متعدد بیویوں سے ایک ہی مرتبہ الفاظ ظہار ادا کئے تو امام مالک کے نزدیک ایک ہی کفارہ درست ہے اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیویوں کی تعداد کے مطابق کفارہ لازم ہو گا۔

(2) اگر شوہر نے اپنی بیوی سے متعدد مجالس میں ظہار کیا تو امام مالک کے نزدیک ایک ہی کفارہ لازم ہو گا سوائے اس کے کہ پہلے ظہار کا کفارہ ادا کر چکا ہو پھر دوبارہ الفاظ ظہار کہے تو اس پر دوبارہ کفارہ لازم آئے گا۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک ہر ظہار کا کفارہ ہے۔

(3) اگر کسی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر اسے کفارہ سے پہلے ہی چھو لیا (صحبت کر لی) تو اکثر فقہائے مثلاً امام مالک' امام شافعی' ثوری' اوزاعی' احمد' ابو ثور' داؤد' طبری اور ابو عبید کے نزدیک ایک ہی کفارہ عاید ہو گا۔ (اس سلسلہ میں مسلمہ بن صخرا لبیاضی کی حدیث موجود ہے۔)

لیکن بعض فقہاء کے نزدیک اس پر دو کفارہ عائد ہوں گے' ایک کفارہ ارادہ وطی اور دوسرا وطی کر لینے کا۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہے اور محمد بن حزم کے نزدیک کفارہ کھانے کی صورت میں ہو تو کفارہ سے پہلے چھو لینا حرام نہیں ہے۔

سوال : "لعان" سے کیا مراد ہے؟ لعان کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالئے اور اس کے احکام بیان کیجئے۔

جواب : لعان : "لعان" "لاعن" کا مصدر ہے اور یہ "لعن" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں : دور کرنا' لعنت کرنا۔

فقہی اصطلاح میں زوجین میں سے ہر ایک کی جانب سے قسم کے ساتھ اللہ کی لعنت اور غضب کی شہادت دینا "لعان" کہلاتا ہے۔

لعان شوہر کے حق میں جھوٹی تہمت اور عورت کے حق میں زنا کی حد کا قائم مقام ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہو گا کہ یا تو وہ اپنے الزام کے جھوٹا ہونے کا اقرار کرے (اس صورت میں اس پر جھوٹا الزام لگانے کی شرعی حد 80 درے نافذ ہو گی) یا لعان کرے۔

وجوب لعان : وجوب لعان کے بارے میں قرآن مجید کی سورۃ النور میں فرمایا گیا ہے :

والذ ین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم

(اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں۔)

لعان کے سلسلہ میں عویمر عجلانی سے روایت کی گئی ایک حدیث یوں ہے :

"عویمر نے عرض کیا' یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی اور شخص کو دیکھے تو وہ کیا کرے؟ کہ اگر وہ اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا' تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن نازل ہو چکا ہے' جاؤ اور جا کر اسے لے آؤ۔ بعد ازاں ہم نے لعان کیا اور اس کے بعد میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اب اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں جھوٹا ہوں اور انہوں نے آپ کے حکم سے پہلے ہی تین طلاقیں دیدیں۔"

دعویٰ لعان : لعان کے دعوؤں کی دو صورتیں ہیں :

(1) **زنا کا دعویٰ** : زنا کے دعویٰ کی دو صورتیں ہیں :

(الف) محض دعویٰ

(ب) شہادت : شہادت کے طور پر گواہی دینا کہ میں نے اسے زنا کا مرتکب دیکھا ہے۔

(2) **حمل کا انکار (انکار نسب)** : حمل کے انکار کی بھی دو صورتیں ہیں :

(الف) محض انکار

(ب) شوہر یہ دعویٰ کرے کہ بیوی کے استبراء کے بعد اس نے اس سے صحبت نہیں کی۔

زنا کی تہمت : اگر شوہر بیوی پر تہمت زنا بایں طور لگائے کہ اس نے دیکھا ہے تو یہ بلا اختلاف لعان ہے۔ فقہائے مالکیہ کے نزدیک اس کے ساتھ شوہر کا یہ دعویٰ بھی ضروری ہے کہ وہ اس کے بعد بیوی کے پاس نہیں گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرد قذف پر لعان کے لازم آنے کے بارے میں امام شافعی' امام ابو حنیفہ' ثوری' احمد اور داؤد وغیرہ متفق ہیں۔ امام مالک کے نزدیک مجرد قذف کا لعان قرار دینا درست نہیں۔

اگر کسی نے دعویٰ زنا کے ساتھ اپنی بیوی پر تہمت (قذف) عائد کی اور بعد ازاں اسے تین طلاقیں دیدیں تو امام مالک' امام شافعی اور اوزاعی اسے لعان قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب تک بچہ سے انکار نہ ہو لعان نہیں ہے اور نہ ہی حد قذف جاری ہو گی۔ قتادہ اور حکم کے نزدیک یہ لعان نہیں ہے اور حد قذف جاری ہو گی۔

انکار حمل (انکار نسب) : انکار حمل (نفی حمل) کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ شوہر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے استبراء رحم کے بعد (یعنی بچہ کی پیدائش یا حیض آ جانے کے بعد) صحبت نہیں کی ہے' اس صورت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خود استبراء کے بارے میں امام مالک کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ بیوی کو تین حیض آ چکے ہوں اور دوسرا قول یہ ہے کہ ایک حیض آیا ہو۔

مطلق نفی حمل کے بارے میں امام مالک کا قول ہے کہ اس سے لعان لازم نہیں آتا مگر امام شافعی' احمد اور داؤد کے نزدیک بسا اوقات عورت خون آنے کے باوجود حاملہ ہوتی ہے۔

مسلک شافعی کے مطابق بغیر قذف کے انکار حمل (انکار نسب) درست نہیں۔

انکار حمل کے وقت کے بارے میں فقہائے جمہور کی رائے یہ ہے کہ وقت حمل ان کا موثر ہے اور امام مالک نے یہ شرط عاید کی ہے کہ دوران حمل اگر انکار نسب نہیں کیا تو ولادت کے بعد لعان کے ذریعہ انکار درست نہیں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک شوہر کے حمل کے بارے میں علم ہونے اور حاکم کے لعان کرا دینے کے ممکن ہونے کے باوجود لعان نہ کرانے کی صورت میں بعد ولادت شوہر کا انکار نسب درست نہیں ہو گا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک شوہر نسب سے انکار ولادت کے بعد کرے گا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد نے وقت مقرر کیا ہے اور کہا ہے کہ شوہر ولادت سے چالیس دن کے اندر اندر انکار نسب کر سکتا ہے۔

طلاق کے بعد انکار نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام مالک کے نزدیک شوہر کو نسب کے انکار کا اس ساری مدت میں حق حاصل ہے جس میں بچہ اس کا قرار دیا جائے۔ یعنی حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت چار سال یا پانچ سال ہے اور اسی طرح ان کے نزدیک طلاق کے بعد بچہ سے انکار کا حکم ہے' اگر وہ بدستور منکر رہے لیکن بعض فقہا کی رائے ہے کہ شوہر صرف دوران عدت ہی انکار نسب کر سکتا ہے۔ اگر وہ عدت گذرنے کے بعد انکار نسب کرے تو اس پر حد جاری ہو گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچہ اسی کا قرار دیا جائے گا۔ یہ حکم مدت حمل کے طویل وقت کے پورا ہونے کے بعد عاید ہو گا۔ فقہائے ظاہر کے نزدیک مدت حمل جس پر یہ حکم عاید ہو گا' وہ حمل کی کم از کم مدت یعنی نو ماہ یا اس کے لگ بھگ ہے۔

اس امر میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں کہ انکار نسب کا حکم نکاح کے عرصہ ہی میں موثر ہو گا اور اگر حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہو کہ وقت دخول سے چھ ماہ ہوئے ہوں' نہ کہ وقت نکاح سے---- امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مدت وقت نکاح سے شمار ہو گی۔

دعویٰ زنا بغیر انکار نسب : اگر شوہر بیوی کے زنا کار ہونے کا دعویٰ کرے لیکن ساتھ ہی یہ اعتراف کرے کہ حمل اسی کا ہے تو اس صورت میں امام مالک کے تین اقوال ہیں۔

(1) شوہر پر حد جاری ہو گی' بچہ اسی کا ہو گا اور لعان نہیں ہو گا۔

(2) شوہر لعان کرے گا اور بچہ سے انکار کرے گا۔

(3) بچہ اسی کا ہو گا اور اسقاط حد (قذف) کے لئے لعان کرے گا۔

زنا کی شہادتیں قائم ہونے کی صورت میں : اگر زنا پر شہادتیں قائم ہو جائیں تو کیا شوہر لعان کرے گا یا نہیں؟

امام ابو حنیفہ اور داؤد کے نزدیک لعان نہیں کرے گا' اس لئے کہ لعان گواہوں کے بدلے میں ہے۔

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک شوہر لعان کرے گا' اس لئے کہ شاہد دفع فراش (انکار نسب) میں موثر نہیں ہیں۔

لعان کرنے والوں کے اوصاف : بعض فقہاء کی رائے ہے کہ لعان زن و شوہر کے مابین ہوتا ہے :

(1) خواہ وہ آزاد ہوں۔

(2) خواہ دونوں غلام ہوں۔

(3) خواہ ایک آزاد اور دوسرا غلام ہو۔

(4) خواہ ان دونوں پر یا ایک پر پہلے کبھی حد جاری ہوئی ہو۔

(5) خواہ دونوں عدل (پارسا) ہوں۔

(6) خواہ دونوں مسلمان ہوں۔

(7) خواہ شوہر مسلمان اور بیوی کتابیہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک لعان آزاد' پارسا مسلمان زن و شوہر کے مابین روا ہے۔ ان کے نزدیک لعان صرف اہل شہادت ہی کا درست ہے۔

اگر میاں بیوی دونوں کافر ہوں تو لعان نہیں ہو گا۔ الا یہ کہ وہ خود اسلامی عدالت سے مرافعہ کریں۔ بعض فقہاء کے نزدیک اگر دونوں میاں بیوی غلام ہوں تو لعان روا نہیں ہے۔ نابینا کے لعان کے جواز پر فقہا کا اتفاق ہے۔

گونگے کے لعان کے جواز میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اگر گونگے کی بات قابل فہم ہو تو اس کا لعان درست ہے' مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں' کیونکہ وہ اہل شہادت نہیں ہے۔

اس امر پر اتفاق ہے کہ لعان کرنے والا عاقل اور بالغ ہو۔

لعان کا طریقہ : لعان کا طریقہ یہ ہے کہ :

شوہر چار قسمیں اللہ کے نام کی اس طرح کھائے کہ اس نے ارتکاب زنا کرتے دیکھا ہے اور بیوی کا حمل اس کا نہیں ہے۔

پانچویں مرتبہ کہے : اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت۔

بعد ازاں بیوی اس کے برعکس چار مرتبہ گواہی دے (انکار زنا کرے) اور پانچویں مرتبہ کہے کہ :

"اگر وہ جھوٹی ہے تو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔"

لعان سے انکار کرنے والے کے بارے میں : اگر شوہر لعان سے انکار کرے تو اس پر حد قذف جاری ہو گی۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ حد تو جاری نہیں ہو گی لیکن اسے قید کیا جا سکے گا۔ نص میں یہ حکم موجود ہے کہ قسم سے بیوی کی سزا ساقط ہو جائے گی۔

اگر عورت لعان کی قسم کھانے سے پہلو تہی کرے تو امام شافعی' امام مالک اور امام احمد کی رائے ہے کہ اس پر حد جاری ہو گی اور اس کی حد "رجم" ہے' بشرطیکہ شوہر نے اس بیوی سے صحبت کی ہے اور بیوی میں احصان کی شرائط موجود ہوں۔ اور اگر شوہر نے صحبت نہ کی ہو تو پھر اس عورت کی سزا کوڑوں (جلد) کی صورت میں ہو گی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر بیوی لعان سے پہلو تہی کرے تو اسے قید کر دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لعان کے لئے آمادہ ہو جائے۔

لعان کے بعد : جمہور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ لعان سے فرقت (تفریق) لازم آ جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' از خود یا عدالتی حکم کے ذریعہ۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اس تفریق کے بعد شوہر کو حق رجوع حاصل ہے یا نہیں؟ امام مالک' امام شافعی' امام ثوری' امام داؤد اور امام احمد کے نزدیک لعان کرنے والے زن و شوہر کبھی جمع نہیں ہو سکتے' اگرچہ بعد میں شوہر اپنے آپ کو جھٹلا دے۔

امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت فقہاء کے نزدیک اگر شوہر اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اس پر حد قذف جاری ہو گی اور وہ بعد ازاں اس تفریق شدہ عورت سے نکاح کر سکے گا۔ بعض فقہاء کے نزدیک شوہر کے اپنی تکذیب کرنے کے بعد بیوی اسے دلا دی جائے گی۔

جمہور فقہا کی رائے ہے کہ لعان سے خود ہی تفریق ہو جاتی ہے۔

فقہائے بصرہ کے نزدیک لعان کے بعد تفریق لازم نہیں آتی' کیونکہ یہ حکم آیت لعان میں موجود نہیں ہے۔

امام مالک' لیث اور ایک جماعت فقہا کے نزدیک دونوں کے لعان سے فارغ ہوتے ہی تفریق واقع ہو جاتی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک شوہر کے لعان کر چکنے کے بعد تفریق واقع ہو جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تفریق حکم حاکم یعنی عدالتی فیصلہ سے واقع ہوتی ہے۔ یہی رائے امام ثوری اور امام احمد کی ہے۔

تفریق کی حیثیت : کیا تفریق فسخ نکاح ہے یا طلاق؟

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ فسخ ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ تفریق طلاق بائن ہے۔

احداد

سوال : "احداد" سے کیا مراد ہے؟

یا

شوہر کی موت پر سوگ منانے کے بارے میں فقہا کی رائے بیان کریں۔

جواب : احداد : "احداد" سے مراد ہے : سوگ۔

فقہی اصطلاح میں شوہر کے فوت ہو جانے کے بعد بیوی کا سوگ منانا "احداد" کہلاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احداد کے بارے میں فقہا کی رائے : اس امر میں اتفاق ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد دوران عدت آزاد اور مسلمان عورتوں پر احداد (سوگ) واجب ہے۔

امام مالک کے نزدیک احداد مسلمہ اور کتابیہ پر لازم ہے' خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

امام شافعی اور امام مالک کے ایک قول کے مطابق کتابیہ پر سوگ نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک کمسن بیوی اور کتابیہ پر سوگ لازم نہیں۔

امام ابو حنیفہ اور بعض فقہاء کے نزدیک نکاح میں آئی ہوئی باندی پر سوگ نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن کی عدت میں بھی سوگ لازم ہے اور امام شافعی کے نزدیک مطلقہ کا سوگ مستحب ہے مگر واجب نہیں ہے۔

سوگ کرنے والی کن امور سے باز رہے؟ : عورت کو ایسی زینت سے پرہیز کرنا چاہیے جو مردوں کے لئے کشش رکھتی ہو' مثلاً" زیورات پہننا' سرمہ لگانا' رنگین کپڑے پہننا (امام مالک کے نزدیک سادہ کپڑے پہننا مکروہ نہیں)

بعض فقہا کے نزدیک ضرورتاً" سرمہ لگانا ناجائز ہے' لیکن بعض کے نزدیک شرط یہ ہے کہ اس میں زینت نہ ہو اور بعض کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے۔ کچھ فقہاء نے کہا ہے کہ سرمہ دن کو استعمال نہ کرے البتہ رات کو کر سکتی ہے۔

احداد کا جواز : فقہائے کرام احداد کے اس لئے قائل ہیں کہ سنت نبوی سے اس کا ثبوت ملتا ہے' چنانچہ حضرت ام سلمہ کی روایت ہے کہ :

> "ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری بیٹی کا شوہر وفات پا گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں سرمہ لگا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے دو تین مرتبہ عرض کی اور آپ نے ہر مرتبہ منع فرمایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو چار ماہ اور دس دن ہیں' جبکہ (زمانہ جاہلیت میں) تم عورتیں پورا سال سر میں خاک ڈالا کرتی تھیں۔"

مسلمان اور کافرہ کے سوگ کے بارے میں : مسلمان عورت پر سوگ کے واجب ہونے اور کافر عورت پر نہ ہونے کے بارے میں فقہی اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ جن فقہاء کے نزدیک سوگ عبادت ہے ان کے نزدیک کافر عورت پر عبادت لازم نہیں اس لئے سوگ بھی واجب نہیں۔ جن کے نزدیک سوگ میں معقول مفہوم موجود ہے' وہ مفہوم یہ ہے کہ مرد اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب متوجہ نہ ہوں' تو ان کے نزدیک مسلمان اور کافر پر یکساں سوگ واجب ہے۔ جن فقہاء کے نزدیک سوگ صرف مسلمان عورتوں پر واجب ہے اور کافر عورتوں پر نہیں ہے تو ان کی دلیل یہ فرمان نبوت ہے :

"جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے' اس پر سوائے شوہر کے اور کسی کا سوگ واجب نہیں ہے۔"

اس فرمان نبوت میں ایمان کی شرط ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عبادت ہے اور عبادت غیر مسلم پر لازم نہیں ہوتی۔

باندی کے سوگ کے بارے میں : جن فقہاء نے باندی اور آزاد عورت کے سوگ میں فرق کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عدت میں بالاتفاق دو امور لازم آتے ہیں۔ ایک سوگ اور دوسرے عدم خروج۔ چونکہ باندی خدمت وغیرہ کے لئے خروج پر مجبور ہے اس لئے اس سے زینت کی ممانعت بھی ساقط ہے۔

باندی جو ملک یمین میں ہو اور ام ولد ہو تو اس کے بارے میں جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ان پر سوگ واجب نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الافضیہ

تنویر بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاقضیتہ

فیصلوں کی کتاب

سوال : قاضی کی صفات و شرائط بیان کیجئے اور اس سلسلہ میں فقہاء کی رائے بھی درج کیجئے۔

جواب : قاضی کی صفات و شرائط : قاضی کو مندرجہ ذیل صفات کا حامل ہونا چاہیے :

(1) مسلم ہو۔

(2) آزاد ہو۔ قاضی کے آزاد ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(3) بالغ ہو۔

(4) عاقل ہو۔

(5) مذکر (مرد) ہو۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مذکر ہونا فیصلہ کی صحت کی شرط ہے۔

(6) عادل ہو۔

(7) امام شافعی نے کہا ہے کہ قاضی کا مجتہد ہونا واجب ہے اور بعض کے نزدیک اس کا مجتہد ہونا مستحب ہے۔

(8) فاسق کے قاضی ہونے میں اختلاف ہے۔ مالکی مذہب میں کہا گیا ہے کہ فسق کے باعث اس کی معزولی واجب ہے' مگر جو فیصلے اس نے کئے ہیں وہ قائم رہیں گے۔

(9) عورت کے قاضی ہونے میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اموال کے مقدمات میں عورت کا قاضی ہونا جائز ہے۔ طبری کا قول ہے کہ ہر چیز میں غیر مشروط طور پر عورت کا قاضی ہونا جائز ہے۔

جن فقہاء نے عورت کی قضا کی نفی کی ہے' انہوں نے قضا کو امامت کبریٰ (حکومت و خلافت) سے تشبیہ دی ہے اور انہوں نے عورت کا قیاس غلام پر بھی کیا ہے' کیونکہ اس کی حرمت مرد کے مقابلہ میں کم ہے اور جنہوں نے اموال میں اس کی قضاء کو جائز قرار دیا ہے انہوں نے اموال میں اس کی گواہی کے جواز سے قضاء کو تشبیہ دی ہے اور جنہوں نے ہر چیز میں عورت کے فیصلہ کو نافذ کیا ہے' انہوں نے کہا ہے کہ اصول یہ ہے کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلہ کر سکے اس کا فیصلہ جائز ہے' سوائے امامت کبریٰ کے' کیونکہ اسے اجماع نے اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔"

(10) بعضوں کے نزدیک قاضی کے برقرار رہنے کے لئے تین شرطیں ہیں :

(الف) سماعت (ب) بصارت (ج) گویائی

فقہائے ما کیہ کی رائے ہے کہ مندرجہ بالا صفات قاضی بنائے جانے کی صفات نہیں ہیں بلکہ یہ اس کے جواز کی شرطیں ہیں۔ اگر مندرجہ بالا صفات سے عاری شخص کو قاضی بنا دیا جائے تو اسے معزول کیا جائے گا اور اس کے تمام فیصلے منسوخ ہوں گے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ اس قسم کا آدمی جب قاضی بن جائے تو اسے معزول کیا جائے گا' لیکن اس کے فیصلے نافذ ہوں گے' سوائے ان فیصلوں کے جو ظلم (جور) پر مبنی ہوں۔

(11) امام مالک کے نزدیک قضاء کی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قاضی ایک ہو۔ لیکن امام شافعی شہر میں دو قاضیوں کو جائز قرار دیتے ہیں' جبکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو اس کی قضا کے الگ الگ فرائض سونپ دیے جائیں۔ اگر ہر فیصلے میں دونوں کے اتفاق کی شرط عاید کی جائے تو جائز نہیں ہے اور اگر دونوں کے استقلال کی شرط کی جائے تو اس میں دو صورتیں ہیں :

(1) شرط جواز

(2) شرط عدم جواز

امام شافعی نے کہا ہے کہ جب وہ متنازع فریق ان دو قاضیوں میں سے کسی کے اختیار میں جھگڑ پڑیں تو ضروری ہے کہ اس کے پاس قرعہ اندازی کریں۔

(12) امی کے قاضی ہونے میں اختلاف ہے۔ جو فقہاء امی کا قاضی ہونا درست مانتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے۔ جو لوگ امی کا قاضی ہونا درست تسلیم نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ کا امی ہونا رسول اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

(13) قاضی کے لئے اس کی قضا کی صحت کے سلسلہ میں یہ شرط بھی ہے کہ وہ حاکم اعلیٰ کی طرف سے مقرر ہو۔ اس باب میں فقہاء کا ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ جو شخص باضابطہ فیصلے کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر مقدمہ کے دونوں فریق اس پر راضی ہوں تو کیا اس کا فیصلہ نافذ ہے یا نہیں؟ امام مالک کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی کے ایک قول کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق جائز اور ایک قول کے مطابق ناجائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کی رائے میں اگر اس کا فیصلہ شہر کے قاضی کے مطابق ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(14) حاکم اعلیٰ (امام اعظم) کے فیصلہ کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔

سوال : ایک قاضی کن معاملات کا فیصلہ کر سکتا ہے؟ قاضی کے اختیارات کا احاطہ کیجئے۔

جواب : قاضی کن معاملات کا فیصلہ کر سکتا ہے؟ : قاضی حاکم اعلیٰ (امام اعظم) کا نائب ہے۔ اس امر میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سلسلہ میں فیصلے کر سکتا ہے۔ مثلاً"

(1) وہ نکاح منعقد کر سکتا ہے۔

(2) وصیوں کی تقدیم و تاخیر کر سکتا ہے۔

(3) اماموں کا تقرر : اس میں اختلاف ہے کہ آیا قاضی جامع مسجدوں میں اماموں کا تقرر کر سکتا ہے یا نہیں؟

(4) نائب کا تقرر : اس سلسلہ میں بھی اختلاف ہے کہ آیا قاضی مرض اور سفر میں اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ اس کی اجازت دی جائے۔

(5) قاضی احمقوں پر پابندی لگا سکتا ہے' لیکن ان فقہاء کے نزدیک جن کے ہاں یہ پابندی جائز ہے۔

قاضی کن امور کا فیصلہ نہیں کر سکتا :

(1) اگر ایک چیز فی نفسہ حلال نہ ہو تو کیا قاضی کے فیصلہ سے حلال ہو سکتی ہے؟

اس سلسلہ میں فقہاء کا اجماع ہے کہ قاضی کا ظاہری حکم (جو ظاہری حالت کے پیش نظر ہی ہو گا) حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔

یعنی قاضی قرآن و سنت کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتا۔

(2) قاضی ولایت کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔

سوال : قاضی کے فیصلوں کی حیثیت بیان کیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب : قاضی کے فیصلوں کی حیثیت : قاضی کے ایسے فیصلے جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں جائز اور نافذ ہیں لیکن اگر وہ شریعت کے برخلاف ہوں تو ناجائز اور ناقابل نفاذ ہیں۔

فقہاء میں اختلاف ہے کہ ظاہر کی بنا پر جسے حاکم حق سمجھتا ہے' حالانکہ وہ حق نہیں' اس صورت میں اس کے فیصلوں کی کیا حیثیت ہے۔ مثلاً"

(1) ایک قاضی نکاح باطل تو ظاہر کی بنا پر صحیح سمجھتا ہے حالانکہ وہ صحیح نہیں تو کیا نکاح کی عصمت کھل جاتی ہے یا نہیں؟ اور نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حاکم کے ظاہری فیصلہ سے کوئی حلال حرام نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی حرام حلال ہو سکتا ہے جب تک کہ باطن بھی ظاہر کی مانند نہ ہو۔

(2) دو جھوٹے گواہ ایک اجنبی عورت کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ یہ فلاں کی عورت ہے' حالانکہ وہ اس کی بیوی نہیں' اس کے باوجود حاکم گواہوں کے بیان پر غلط فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض فقہاء کا خیال ہے کہ چونکہ قاضی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار نہیں دے سکتا۔ اس کی غلطی سے کیا ہوا فیصلہ غلط ہے اور وہ ناقابل نفاذ ہے۔

امام ابو حنیفہ نے اس صورت میں قاضی کے فیصلہ کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ کا شبہ یہ ہے کہ لعان کے ساتھ فیصلہ شرعاً" ثابت ہوتا ہے کہ لعان کے فریقین میں سے ایک جھوٹا ہے اور لعان فرقت کو واجب کر دیتا ہے اور عورت کو لعان کرنے والے پر حرام کر دیتا ہے اور اسے اوروں کے لئے حلال کر دیتا ہے۔ پس اگر مرد جھوٹا تھا تو عورت اس پر صرف قاضی کے حکم سے حرام ہوئی اور اگر عورت جھوٹی تھی تو بھی یہی صورت ہے۔ کیونکہ اس کا زنا اکثر فقہاء کے قول کے مطابق اس کی فرقت کو واجب نہیں کرتا۔ اور جمہور کہتے ہیں کہ فرقت یہاں پر بطور سزا واقع ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔

فیما یکون بہ القضاء

(ان چیزوں کے بیان میں جن پر فیصلہ ہوتا ہے۔)

فیصلہ چار چیزوں سے ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) شہادت

(2) قسم

(3) انکار

(4) اقرار

یا مندرجہ بالا چیزوں کے مجموعہ سے۔

سوال : "کتاب الاقضیہ" کے حوالہ سے "شہادت" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : **شہادت کے بارے میں** : ابن رشد کے مطابق گواہوں کے ضمن میں تین امور پر توجہ دی جاتی ہے

(1) صفت

(2) جنس

(3) عدد

گواہ کی قبولیت میں مندرجہ ذیل شرائط کا اعتبار کیا جاتا ہے :

(1) عدالت (العدالتہ)

(2) بلوغت (البلوغ)

(3) اسلام (الاسلام)

(4) حریت (الحریتہ)

مندرجہ بالا شرائط میں فقہاء کے مابین بعض میں اتفاق ہے اور بعض میں اختلاف ہے۔

عدالت : سب مسلم اس پر متفق ہیں کہ قبول شہادت میں سے عدالت ایک شرط ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

1- **ممن ترضون من الشھد اء**

(جن گواہوں پر تم راضی ہو)

2- **واشھد وا ذوی عد ل منکم**

(اور اپنے میں سے دو عادل لوگوں کو گواہ کر لو۔)

فقہاء کے مابین اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ عدالت کس چیز میں ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جمہور نے کہا ہے کہ یہ اسلام پر ایک زائد صفت ہے اور وہ یہ ہے کہ گواہ شرع کے فرائض و مستحبات پر عمل کرتا ہو اور حرام اور مکروہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہو۔

امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اس عدالت میں ظاہر اسلام کافی ہے اور یہ کہ اس کے کوئی خرچ نہ ہو (یعنی جس سے وہ نااہل ثابت ہو جائے۔)

اختلاف کا سبب یہ ہے کہ علماء میں عدالت کے نام کے مفہوم میں جو فسق کے مقابلہ میں ہے' تردد پایا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق فاسق کی شہادت قبول نہیں کی جاتی۔

یایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق ..... (الخ)

(اے ایمان والو! کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے .....

اور اس میں بھی اختلاف نہیں کہ جب فاسق کی توبہ کا علم ہو جائے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی' سوائے اس شخص کے جس کا فسق قذف کے باعث ہو' کیونکہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قاذف کی گواہی توبہ کے بعد بھی قبول نہیں۔ اور جمہور کہتے ہیں کہ قبول کی جائے گی۔

اختلاف کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں استثنا کا تعلق کس چیز کے ساتھ ہے؟

ولا تقبلوا لھم شھادۃ واولئک ھم الفاسقون

(اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہی لوگ فاسق ہیں)

الا الذین تابوا من بعد ذالک

(سوائے ان کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں)

کیا استثناء کا تعلق قریب ترین مذکور سے ہے یعنی "اولئک ھم الفاسقون" یا اس کا تعلق پورے جملے سے ہے؟ سوائے اس چیز کے جس کو اجماع نے خاص کر لیا ہے اور وہ یہ کہ توبہ اس سے "حد" کو ساقط نہیں کرتی۔

بلوغت : اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس طرح عدالت شہادت کے لئے شرط ہے' اسی طرح بلوغت بھی شرط ہے۔

امام مالک کے نزدیک بچوں کی شہادت' حقیقت میں شہادت نہیں ہے بلکہ وہ صرف ایک قرینہ کے طور پر ہے۔

امام مالک کے اصحاب کا اس امر میں اختلاف ہے کہ جب ان میں کوئی بالغ بھی ہو تو بھی بچوں کی شہادت معتبر ہے یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس شہادت میں مشروط عدد کی شرط لازم ہے یا نہیں۔؟ اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ آیا اس میں ذکر ہونا بھی شرط ہے یا نہیں؟

اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ بچوں میں واقع ہونے والے قتل میں بھی ان کی شہادت کا اعتبار ہے یا نہیں؟ جو فقہاء بچوں کی شہادت کو رد کر دیتے ہیں ان کے نزدیک مندرجہ بالا تمام اختلافات بے معنی ہیں۔ جن فقہاء نے امام مالک کا قول اپنایا ہے ان کا جواز مصلحتِ عامہ کے جواز کے حوالہ سے ہے۔

اسلام : اسلام کی شرط کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ قبول شہادت کی شرط ہے اور کافر کی شہادت جائز نہیں سوائے حالت سفر میں وصیت کے بارے میں' کیونکہ ارشاد ایزدی ہے :

یا یھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احد کم الموت حین الوصیتہ اثنان ذوا عدل منکم او اخران من غیر کم

(اے ایمان والو! تمہاری شہادت جب کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو عادل شخص گواہ ہوں یا تمہارے علاوہ دو اور شخص۔)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان شرطوں کے ساتھ کافر کی شہادت جائز ہے' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (مندرجہ بالا آیت میں) کیا ہے۔

اور امام شافعی کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے' اس لئے کافر کی شہادت قبول نہیں۔

حریت : اس امر میں اختلاف ہے۔ بعض قبول شہادت میں حریت کو شرط مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے۔

اہل ظاہر نے غلام کی شہادت کو جائز قرار دیا ہے' کیونکہ اصل چیز تو عدالت کی شرط ہے۔ اور غلامی کا رد شہادت میں کوئی اثر نہیں ہے' جبکہ وہ کتاب اللہ سے یا سنت یا اجماع سے ثابت نہ ہو جائے۔

جن فقہاء کے نزدیک غلام کی شہادت قبول نہیں' ان کے نزدیک غلامی کفر کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے' اس لئے ان کے نزدیک رد شہادت میں (غلامی کی) تاثیر ہے۔

نفی التہم (قاذف نہ ہونا) : تہمت سے مراد گواہ پر طرفداری یا تعصب کا الزام ہے اور یہ تہمت بوجہ محبت ہوتی ہے۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ تہمت (قاذف ہونا) شہادت کو ساقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں موثر ہے لیکن کسی عادل کی شہادت کو محبت کی تہمت کے باعث رد کرنے میں یا ایسے بغض کو رد کرنے میں جس کا سبب دینوی عداوت ہو' فقہاء کا اختلاف ہے۔

فقہائے امصار نے اسے رد کیا ہے' مگر بعض جگہوں میں تہمت کے موثر کرنے میں اور بعض میں اسے ساقط کرنے میں ان کا اختلاف ہوا کہ یہ تہمت کارگر ہو سکتی ہے یا نہیں؟ پس بعض فقہاء نے اسے موثر قرار دیا ہے اور بعض نے اسے ساقط کیا ہے۔

بعضوں نے بیٹے کی شہادت باپ کے لئے اور باپ کی شہادت بیٹے کے لئے جائز قرار نہیں دی۔ اور بعضوں نے اسے درست تسلیم کیا ہے۔ اسی طرح ماں کی شہادت بیٹے کے لئے اور بیٹے کی شہادت ماں کے لئے بھی موجب اختلاف ہے۔

میاں کی شہادت بیوی کے حق میں اور بیوی کی شہادت میاں کے حق میں بعضوں کے نزدیک درست اور بعضوں کے نزدیک نادرست ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی نے اسے رد کیا ہے اور ابو ثور اور حسن بصری نے اسے جائز سمجھا ہے۔ ابن لیلیٰ کی رائے ہے کہ خاوند کی شہادت بیوی کے حق میں قبول ہے۔ مگر بیوی کی شہادت خاوند کے حق میں قبول نہیں۔

جن صورتوں میں فقہاء کا تہمت کے اسقاط پر اتفاق ہے وہ بھائی کی شہادت کے لئے ہے' بشرطیکہ وہ اپنے نفس سے کسی عار کو دور نہ کر رہا ہو' اور جب تک وہ بھائی اس دوسرے پر انحصار نہ رکھتا ہو اسے اس کی نیکی اور صلہ ملتا ہو۔ امام اوزاعی کا قول ہے کہ یہ کسی صورت میں قبول نہیں۔

اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ کیا دشمن کی شہادت اس کے دشمن کے خلاف قبول ہے یا نہیں؟ امام مالک اور امام شافعی نے اسے غیر مقبول اور امام ابو حنیفہ نے قبول قرار دیا ہے۔

شہادت اور تہمت کے رد میں جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ :

لا تقبل شهادة عد و ولا ظنين

(دشمن اور متہم کی شہادت قبول نہیں ہے)

علاوہ ازیں ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تقبل شهادة بد وی على حضری

(بدوی آدمی کی شہادت شہری کے خلاف قبول نہیں ہے)

وجہ یہ ہے کہ شہر کے واقعات میں بدوی کم ہی حاضر ہوتا ہے۔

جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا اور حالت مرض میں جس عورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو طلاق مغلظہ ملی ہو وہ وارث ہے۔

ایک گروہ نے جس میں شریح قاضی ابو ثور' داؤد اور ظاہری شامل ہیں' کہا ہے کہ' باپ کی شہادت بیٹے کے حق میں جائز ہے چہ جائیکہ کسی اور کے حق میں' اور یہ تب ہے کہ جب باپ عادل ہو۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ :

یایھا الذ ین امنوا کونوا اقوامین بالقسط شھد اء للہ ولو علی انفسکم او الو الد ین والا قربین

(اے ایمان والو! انصاف کو خوب قائم کرنے والے بنو' اللہ کے لئے گواہی دینے والے' خواہ اپنے خلاف ہو یا والدین کے یا قرابتداروں کے خلاف ہو۔)

تعداد : جہاں تک گواہوں کی تعداد اور جنس کا تعلق ہے تو مسلمان اس پر متفق ہیں کہ زنا چار عادل گواہوں کے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ زنا کے سوا تمام حقوق دو عادل مذکر گواہوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اس میں حسن بصری کا اختلاف ہے انہوں نے کہا ہے کہ رجم سے شبیہ دیتے ہوئے چار سے کم گواہ کہیں قبول نہ ہوں گے۔ اور یہ ضعیف قول ہے کیونکہ یہ فرمان ایزدی ہے کہ :

"تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ رکھو۔"

سب فقہاء متفق ہیں کہ فیصلہ دو گواہوں کے ساتھ مدعی کی قسم کے بغیر ہی واجب ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ میں ابن لیلیٰ کا قول ہے کہ مدعی کی قسم کے سوا چارہ نہیں۔

جنس : فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مالی معاملات ایک عادل مذکر گواہ اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتے ہیں' جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

فرجل و امرا تان ممن ترضون من الشھداء

(پس ایک مرد اور دو عورتیں تمہارے پسندیدہ گواہوں میں سے ہوں)

اور جمہور کا یہ مسلک ہے کہ حدود میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہوتی' نہ مرد کے ساتھ نہ اس کے بغیر۔

اہل ظاہر کا قول ہے کہ جب عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہو اور عورتیں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کی شہادت ہر چیز میں قبول کی جائے گی' کیونکہ آیت کا ظاہر یہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اموال اور حدود کے سوا عورتوں کی شہادت قبول ہے' مثلاً طلاق' رجوع' نکاح' غلام کی آزادی ہر چیز میں ان کی گواہی قبول ہے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک بدنی احکام میں سے کسی میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

امام مالک کے اصحاب نے بدنی حقوق متعلقہ اموال میں عورتوں کی شہادت کی قبولیت میں اختلاف کیا ہے۔ مثلاً" وکالتیں اور وہ وصیت جو صرف مال سے متعلق نہیں ہے۔ امام مالک' ابن القاسم اور ابن وہب نے کہا ہے کہ اس میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی مقبول ہے۔ اشہب اور ابن الماجشون نے کہا ہے کہ اس میں صرف دو مردوں کی گواہی قبول کی جا سکتی ہے۔

صرف اکیلی عورت کی شہادت جن کے ساتھ مرد نہ ہوں تو وہ جمہور کے نزدیک ان بدنی حقوق میں قبول ہے' جن پر عام مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی۔ مثلاً" بچے کی پیدائش بوقت ولادت بچے کا رونا اور عورتوں کے عیوب۔

رضاع کی شہادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اس میں عورتوں کی شہادت صرف مردوں کے ساتھ ہی مقبول ہے' کیونکہ ان کے نزدیک رضاعت ان بدنی حقوق میں سے ہے جن پر مردوں اور عورتوں سب کو اطلاع ہوتی ہے۔

جن لوگوں نے عورتوں کی مردوں سے الگ شہادت کا جواز بیان کیا ہے' ان میں عورتوں کی مشروط تعداد میں اختلاف ہے۔ امام مالک نے کہا ہے کہ اس میں دو عورتیں کافی ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک اس میں چار عورتوں کا ہونا لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر فرمائی ہے اور ایک مرد کی بجائے دو عورتوں کی شرط لگائی ہے۔

کچھ فقہاء کے نزدیک تین عورتوں سے کم کی گواہی کافی نہیں ہے۔ ابن رشد کے نزدیک یہ ایک بے معنی رائے ہے۔

امام ابو حنیفہ نے عورت کی گواہی کو ناف اور گھٹنے کے درمیان کے بارے میں معاملات میں جائز کیا ہے۔

قسم

سوال : "قسم" کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالئے۔

جواب : کیا قسم کھانے سے دعویٰ ختم ہو جاتا ہے؟ : اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ قسم کھانے سے مدعا علیہ پر سے دعویٰ ختم ہو جاتا ہے' جبکہ مدعی کے پاس شہادت نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔

مدعی کی قسم کی حیثیت : امام مالک کا قول ہے کہ جس چیز کا مدعا علیہ نے انکار کیا ہو' مدعی کی قسم سے اس کا اثبات ہو کر اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمہ آنے والے حقوق باطل ہو جاتے ہیں' جبکہ وہ اپنے خلاف ثابت ہونے والے حق کے اسقاط کا دعویٰ کرے اور مقام ایسا ہو کہ مدعی کے اسباب کے اعتبار سے اور شبہ کی رو سے مدعلیہ سے قوی تر ہو۔

بعض فقہا کے نزدیک مدعی کی قسم سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا' خواہ وہ قسم اپنے آپ پر سے کسی حق کو ساقط کرنے کی خاطر ہو' جو ثابت ہو گیا ہو' یا کسی حق کے اثبات کے لئے ہو' جس کا اس کے مخالف نے انکار کیا ہے۔

اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مدعی کی قسم کا اعتبار نہ کرنے والے اس حدیث پر متردد ہیں کہ :

البینتہ علی المد عی والیمین علی من انکر

(ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس پر ہے جو منکر ہے)

اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا مدعی کو ثبوت کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے اور مدعا علیہ کو قسم کے ساتھ؟ کیونکہ مدعی اکثر حالات میں شبہ کے لحاظ سے مدعا علیہ کی نسبت کمزور ہوتا ہے اور مدعا علیہ اس کے برخلاف ہوتا ہے۔

جن فقہاء کا خیال ہے کہ یہ حکم ہر مدعی اور مدعا علیہ کے لئے عام ہے اور اس عموم میں کسی کو استثنا نہیں' تو انہوں نے کہا ہے کہ قسم سے نہ کوئی حق ثابت ہوتا ہے اور نہ کوئی ثابت شدہ حق ساقط ہوتا ہے۔

جن فقہا نے کہا ہے کہ مدعا علیہ کو اس حکم کے ساتھ صرف اس لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ شبہ کے لحاظ سے وہ قوی تر ہوتا ہو' ان کا قول ہے کہ جب اتفاق ایسا ہو کہ کسی مقدمہ میں مدعی کا شبہ قوی تر ہے تو بات اسی کی مانی جائے گی۔ اور ان لوگوں نے ان مقدمات سے استدلال کیا ہے جن میں جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ مدعی کی بات ہی قسم کے ساتھ قابل قبول ہو گی۔ مثلاً" ودیعت کے معاملہ میں اس کے تلف ہونے کا دعویٰ وغیرہ۔

قسم کے الفاظ : سب فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ وہ قسم جو دعویٰ کو ساقط کرتی ہے یا اسے ثابت کرتی ہے وہ یہ ہے :

الیمین باللہ الذ ی لا الہ الا ھو

اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کا خیال ہے کہ قسم میں اس سے زائد الفاظ نہیں کہنے چاہیں' لیکن امام شافعی ان الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں :

یعلم من السرما یعلم من العلا نیته

وہ اللہ جو پوشیدگی کو بھی ظاہر کی طرح جانتا ہے۔

امام مالک کے نزدیک قسم کے الفاظ یوں ہیں :

باللہ الذی لا الا الا ھو

اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

قسم کھانے کے لئے مقام : اس امر میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ آیا قسم' قسم کے مقام کے باعث قوی ہو جاتی ہے یا نہیں؟ امام مالک کی رائے ہے کہ وہ مقام کے باعث قوی ہو جاتی ہے اور یہ تب ہے جبکہ قسم ایک خاص مقدار کے بارے میں ہو۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

مقدار کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام مالک نے کہا ہے کہ جس کے خلاف تین درہم یا زیادہ کا دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر قسم جامع مسجد میں آتی ہے۔ پھر اگر وہ مسجد نبوی ہو تو اس میں اختلاف نہیں کہ منبر پر قسم کھائے اور اگر کوئی اور مسجد ہو تو اس میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مسجد میں جہاں بھی ہو قسم کھائے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ منبر کے پاس قسم کھائے۔

ابن القاسم نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ ہر اہم چیز کے لئے مسجد میں قسم کھائے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ مدینہ میں قسم منبر کے پاس کھائے اور مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھائے۔ ان کے نزدیک قسم کے لئے دعویٰ کا نصاب بیس دینار ہے۔

امام داؤد نے کہا ہے کہ قلیل و کثیر ہر طرح کی چیز میں منبر پر قسم کھائے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جگہ کی وجہ سے قسم قوی نہیں ہوتی۔

قسم کی قوت میں یہ حدیث بیان کی جاتی ہے جو جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من حلف علی منبری اثما تبوا مقعدہ من النار

(جس نے میرے منبر پر جھوٹی قسم کھائی اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا۔

اسی باعث منبر پر قسم کھانے کو اہمیت دی گئی ہے۔ امام شافعی کا بیان ہے کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اس پر ہمیشہ عمل رہا ہے۔

ایک گواہ اور قسم : فقہاء نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک' امام شافعی' امام احمد' داؤد' ابو ثور اور فقہائے مدینہ کے نزدیک اموال میں ایک گواہ قسم پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

امام ابو حنیفہ' سفیان ثوری' اوزاعی اور عراق کے جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ ایک گواہ اور قسم پر کسی چیز میں بھی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ امام مالک کے اصحاب میں سے لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے۔

ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کے جواز میں ابن عباس کی یہ حدیث بیان کی جاتی ہے' جسے مسلم نے روایت کیا ہے :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا تھا۔"

اس کے برخلاف یہ حدیث پیش کی جاتی ہے جسے بخاری نے اشعث بن قیس سے روایت کیا ہے :

"انہوں نے کہا میرے اور قیس کے درمیان ایک جھگڑا تھا ہم وہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یا تو دو گواہ اور یا اس کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔۔۔۔۔"

جو لوگ ایک گواہ اور قسم کے قائل ہیں وہ اپنے اس اصول پر ہیں کہ قسم اس شخص کی دلیل ہے جو فریقین میں سے قوی شبہ رکھتا ہو۔ اور یہاں پر مدعی کی دلیل شاہد کی وجہ سے قوی ہو گئی ہے۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا قسم اور دو عورتوں کی گواہی پر فیصلہ جائز ہے یا نہیں؟ امام مالک نے کہا ہے کہ جائز ہے' کیونکہ دو عورتیں ایک مرد کی قائم مقام بنائی گئی ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں' کیونکہ دو عورتوں کو ایک مرد کا قائم مقام اس وقت بنایا گیا ہے' جبکہ ان کے ساتھ ایک مرد بھی ہو۔ اکیلی یا کسی اور کے ساتھ نہیں۔

حدود میں قسم کی حیثیت : آیا حدود جو انسان کا حق ہے مثلاً" قذف اور زخم لگانا وغیرہ' ان میں بھی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مالکی مذہب میں دو آراء ہیں' ایک اس کے جواز میں ایک عدم جواز میں۔

مدعا علیہ کے قسم سے گریز کی صورت میں : جہاں تک مدعا علیہ کے قسم کھانے سے انکار کی صورت میں اس کے خلاف مدعی کے حق ثابت ہو جانے کا مسئلہ ہے تو فقہاء کا اس میں اختلاف ہے۔

ابو حنیفہ اور فقہائے کوفہ نے کہا ہے کہ جب مدعا علیہ قسم کھانے سے گریز کرے تو مال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں تین مرتبہ اسے قسم کی تلقین کرنے کے بعد صرف اس کے قسم کے انکار پر ہی مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک قسم مدعا علیہ سے مدعی کی طرف پھر آئے گی' بشرطیکہ مقدمہ ایسا ہو جس میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہو یا مدعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہو۔

امام شافعی کے نزدیک ہر وہ مقدمہ جس میں قسم واجب ہوتی ہے' مدعا علیہ کے انکار پر قسم مدعی کی طرف لوٹ آئے گی۔

ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غیر تہمت میں قسم مدعی کی طرف لوٹاؤں گا اور تہمت کے مقام پر نہیں لوٹاؤں گا (یعنی جہاں یہ خدشہ ہو کہ وہ جھوٹی قسم کھائے گا)۔

امام مالک کے نزدیک اس مسئلہ میں کہ آیا مقام تہمت میں قسم مدعی پر آئے گی یا نہیں' دو آراء ہیں (ایک ہاں اور ایک نہیں)۔

جو لوگ قسم کے مدعی کی طرف لوٹ جانے کے قائل ہیں ان کی دلیل امام مالک کی روایت کردہ یہ حدیث ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت میں یہود کی طرف قسمیں پھیر دیں بعد اس کے کہ انصار سے شروع کیں۔"

امام مالک کی دلیل یہ بھی ہے کہ : "حقوق دو چیزوں کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں' قسم اور گواہ سے یا انکار اور گواہ سے اور یا انکار اور قسم سے۔

جن لوگوں نے مدعا علیہ کے انکار پر ہی اس کے خلاف فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شہادت چونکہ دعویٰ کے اثبات کے لئے ہوتی ہے اور قسم اس کے بطلان کے لئے پس واجب ہوا کہ جب اس نے قسم کھانے سے گریز کیا تو اس کے خلاف دعویٰ ثابت ہو گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ قسم کو مدعا علیہ سے مدعی کی طرف لوٹانا نص کے خلاف ہے' کیونکہ نص سے یہ ثابت ہے کہ قسم مدعا علیہ کی دلیل ہے۔

سوال : کیا ایک قاضی دوسرے قاضی کی تحریر یا دستاویز پر فیصلہ کر سکتا ہے؟

جواب : فقہاء و علمائے کرام اس امر پر متفق ہیں کہ ایک قاضی دوسرے قاضی کی بھیجی ہوئی تحریر یا دستاویز پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے لیکن امام مالک کے نزدیک یہ اس وقت ہو گا جب اس تحریر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ شہادت بھی ہو۔ یعنی جب پہلے قاضی نے فیصلہ کیا ہو یا اپنی رائے لکھی ہو کہ فلاں حکم اس کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اس پر اس نے دو عادل گواہ بھی رکھے ہیں اور یہ اسی کی تحریر ہے۔ اور ان گواہوں نے دوسرے قاضی کے پاس شہادت دی کہ واقعی یہ فلاں قاضی کی تحریر ہے اور اس نے ہمیں اس کے لکھنے اور مضمون پر گواہ رکھا تھا۔ یہ اس صورت میں دوسرا قاضی اس تحریر پر فیصلہ کر سکتا ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک قاضی کی تحریر کے ساتھ گواہوں کی ضرورت نہیں محض خط اور دستخط ہی کافی ہیں۔

اگر قاضی نے لوگوں کو اپنی تحریر پر گواہ تو رکھا مگر ان کے سامنے اسے پڑھا نہیں تو اس کے حکم میں امام مالک' امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا اختلاف ہے۔ امام مالک نے اسے جائز اور امام حنیفہ اور امام شافعی نے ناجائز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شہادت صحیح نہیں۔

سوال : کیا لقطہ کے بارے میں شہادت ضروری ہے؟

جواب : "لقطہ" سے مراد ہے : گری پڑی چیز۔

اگر کسی نے لقطہ اٹھایا ہو تو وہ اس کا اعلان کرے تاکہ مالک لے جائے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ لقطہ کے بارے میں صرف تھیلی وغیرہ ڈھکنے کی بنیاد پر ملکیت کا فیصلہ ہو سکتا ہے یا نہیں' جبکہ مدعی شہادت نہ پیش کر سکے یا یہ کہ شہادت ضروری ہے۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر فیصلہ جائز نہیں بلکہ شہادت ضروری ہے۔

سوال : کیا قاضی اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے؟

جواب : اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گواہوں کی تعدیل، تجریح (عادل ہونے اور نہ کیہ) میں اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اور جب گواہ اس کے علم کے مخالف شہادت دیں تو وہ اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے' بلکہ گواہی پر فیصلہ کرے۔

اسی طرح قاضی کسی فریق مقدمہ کے اقرار کا بھی اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں امام مالک کا اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ قاضی کسی فریق مقدمہ کے اقرار یا انکار پر دو گواہ مقرر کرے۔

اس امر پر فقہاء کا اجماع ہے کہ کسی فریق مقدمہ کی دلیل کو دوسرے کی دلیل پر غالب کرنے کا فیصلہ وہ اپنے علم سے کر سکتا ہے جبکہ اس میں کوئی اختلاف نہ ہو' لیکن جب اس مسئلہ میں اختلاف ہو تو فقہاء کا اس میں اختلاف ہے۔ فقہاء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ جب تک اس کا فیصلہ اجماع سے تصادم نہ ہو تو اسے نہیں کیا جائے گا۔ کچھ فقہاء نے کہا ہے کہ جب اس کا فیصلہ شاذ ہو تو بھی مانا جائے گا۔ کچھ فقہاء نے کہا ہے کہ اس کا فیصلہ اس وقت رد کیا جائے گا جب وہ قیاس کی بنیاد پر ہو اور کتاب و سنت کے دلائل اس کے خلاف ہوں۔ اور یہی زیادہ انصاف کے مطابق معلوم ہو' لیکن اگر فیصلہ کی بنیاد ایسے قیاس پر ہو جس کی اصول شرع گواہی دیں اور کتاب اللہ میں اس کے حق میں احتمال پائے جائیں اور سنت غیر متواترہ سے بھی ہو تو اس کا فیصلہ رد نہیں کیا جائے گا۔

اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا قاضی شہادت یا اقرار کے بغیر اپنے علم کی بنیاد پر کسی مقدمہ کا فیصلہ کر سکتا ہے یا وہ ثبوت اور اقرار کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا؟

امام احمد اور قاضی شریح کی بھی یہی رائے ہے۔ امام شافعی' امام ابو حنیفہ' ابو ثور اور فقہاء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ قاضی اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

جس گروہ نے قاضی کے علم سے فیصلہ کے جواز کا انکار کیا ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو معمر نے زہری سے' اس نے عروہ سے اور عروہ نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ

> "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم کو صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجا تو صدقہ کے واجب ہونے میں ایک شخص نے ان سے جھگڑا کیا' جس سے ان کے درمیان زخموں تک نوبت پہنچ گئی۔ پس وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے انہیں ہرجانہ عطا کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں ان لوگوں سے خطاب کرنے والا ہوں اور انہیں بتاؤں گا کہ تم راضی ہو" آپ نے فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور انہیں واقعہ بتایا' پھر فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا' نہیں پس مہاجروں نے انہیں پکڑنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور انہیں کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عطا کیا' پھر منبر پر تشریف لے آئے اور ان لوگوں سے فرمایا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں!"

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم کی بنیاد پر ان کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔ ان فقہاء کے معنوی دلیل یہ ہے کہ اپنے علم سے فیصلہ کرنے میں قاضی پر الزام آتا ہے اور فقہاء کا اجماع ہے کہ شرع میں الزام کو موجب تسلیم کیا گیا ہے' جیسا کہ عمداً" قتل کرنے والا جمہور فقہاء کے نزدیک مقتول کا وارث نہیں ہوتا اور اسی طرح باپ کی شہادت کا بیٹے کے حق میں اسی الزام کے باعث قبول ہونا ہے۔

جن فقہا نے قاضی کے اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کو جائز کیا ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ کی وہ حدیث ہے جس میں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اپنے خاوند ابو سفیان بن حرب کے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کی بات سنے بغیر اس سے فرمایا: "معروف طریقے سے جو کچھ تیرے لئے اور تیری اولاد کے لئے کافی ہو اتنا لے لیا کر۔"

عقلی دلیل یہ ہے کہ جب قاضی ایسے گواہوں کے بیان پر فیصلہ کر سکتا ہے جن کی جانبداری پر گمان شک ہو تو یہ بدرجہ اولیٰ جائز ہے کہ وہ اپنے یقینی علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے ایسے معاملات میں تخصیص کی ہے جن میں حاکم اپنے علم پر حدود کے مقدمات میں فیصلہ نہیں کر سکتا اور دوسرے معاملات میں کر سکتا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے اس علم میں بھی تخصیص کی ہے جس کی بنا پر قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو علم اسے قاضی ہونے کے وقت حاصل ہو اس کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اس سے قبل کے علم پر نہیں۔

حضرت عمر کے متعلق ایک روایت ہے کہ انہوں نے ابو سفیان کے خلاف بنی مخزوم کے ایک آدمی کے حق میں اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا تھا۔

امام مالک کے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ قاضی مجلس قضاء میں اپنے علم سے فیصلہ کر سکتا ہے' یعنی جو کچھ وہ سن رہا تھا اگرچہ اس کے پاس اس سلسلہ میں کوئی شہادت نہیں لائی گئی۔

شریعت اسلامی میں اصول یہ ہے کہ دلیل کے بغیر فیصلہ نہ کیا جائے' اگرچہ غلبہ ظن جو ذاتی علم سے حاصل ہوتا ہے وہ اس ظن سے زیادہ قوی ہوتا ہے جو گواہوں کی سچائی سے حاصل ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار

سوال : مقدمہ میں "اقرار" پر نوٹ لکھیے۔

جواب : **اقرار کے بارے میں** : اقرار جب کہ واضح ہو تو اس پر کیے گئے حکم کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کس کا اقرار جائز ہے اور کس کا اقرار ناجائز ہے؟ اور جب اقرار میں احتمال ہو یعنی اقرار واضح الفاظ میں نہ ہو تو اس میں بھی فقہاء کا اختلاف واقع ہوا ہے۔

فقہاء کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ ایک ہی دفعہ کا اقرار مالی معاملات میں موثر ہے۔

(نوٹ : اقرار سے متعلق تفصیلات ابن رشد کی کتاب "البدایہ" کے مختلف ابواب میں پھیلی ہوئی ہیں مثلاً" فیصلہ کو واجب کرنے والے اقراروں کی تعداد کا تعلق "باب الحدود" میں بیان کیا گیا ہے اور اقرار سے متعلق کچھ مسائل "کتاب الفروع" میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ ابواب شامل نصاب نہیں ہیں۔)

سوال : قاضی کسی کے خلاف اور کس کے حق میں فیصلہ دے سکتا ہے؟

جواب : **کس کے خلاف یا حق میں فیصلہ کے بارے میں** : فقہاء اس امر پر متفق ہیں کہ جس امر کا قاضی پر کوئی الزام نہ ہو قاضی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

جن امور سے متعلق قاضی پر جانبداری کا الزام ہو' ان کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ فیصلہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

امام مالک کی رائے ہے کہ جس کے خلاف قاضی کی شہادت جائز نہیں' اس کے خلاف اس کا فیصلہ بھی جائز نہیں۔ بعض فقہاء کے نزدیک ایسا فیصلہ جائز ہے کیونکہ فیصلہ معلوم اسباب کی بنا پر ہوتا ہے۔

جہاں تک کسی کے خلاف فیصلہ کا تعلق ہے تو فقہاء اس پر متفق ہیں کہ وہ حاضر مسلمان کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہے۔

غیر حاضر شخص سے متعلق اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے کہ جس فریق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غائب ہونا طویل ہو گیا تو اس کے خلاف قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ غائب کے خلاف بالکل فیصلہ نہیں کر سکتا۔

امام مالک سے ایک رائے یہ بھی منقول ہے کہ قاضی ایسی غیر منقولہ جائیداد میں فیصلہ نہیں کر سکتا جس میں غائب کے علاوہ دوسروں کا بھی حق ہو۔

جن فقہاء نے غائب فریق کے خلاف فیصلہ کو جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کی پونجی میں سے کچھ لے لینے کا فیصلہ دیا تھا کیونکہ ابو سفیان اس وقت صرف مجلس مقدمہ میں موجود نہیں تھا' شہر میں موجود تھا۔

جن فقہاء کے نزدیک غائب کے خلاف فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا ان کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ :

"میں تو وہی فیصلہ کرتا ہوں' جس کے متعلق بیان سن لیتا ہوں۔"

اور اس کی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ :

حضرت علی کو یمن روانہ کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فریقین میں سے ایک کے لئے فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کو بھی نہ سن لو۔"

سوال : کیا قاضی ذمی کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہے؟

جواب : جہاں تک ذمی کے خلاف فیصلہ کا تعلق ہے تو اس میں تین اقوال ہیں :

(1) ایک یہ کہ ذمی لوگ قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لائیں تو وہ ان میں مسلمانوں کے مطابق شرعی فیصلہ کرے۔ یہ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے۔

(2) دوسرا قول یہ ہے کہ قاضی کو اختیار ہے کہ فیصلہ کرے یا نہ کرے۔ یہ امام مالک کا قول ہے۔

(3) تیسرا قول یہ ہے کہ خواہ ذمی قاضی کو اپنا قاضی نہ بنائیں تب بھی ان میں فیصلہ کرنا واجب ہے۔

مسلم قاضی کے فیصلہ کے لئے جن لوگوں نے ذمی کے قاضی کے پاس آنے کی شرط لگائی ہے ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

"پس اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو ان میں فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قاضی کے سلسلہ میں اختیار کی رائے رکھنے والے بھی اسی آیت کو اپنی دلیل بناتے ہیں۔
جن فقہاء نے اس بارے میں فیصلہ کو لازم قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

"اور یہ کہ تو ان میں فیصلہ کر"

ان فقہاء کا کہنا ہے کہ اس آیت نے اختیار کو منسوخ کر دیا ہے۔
جن فقہاء نے یہ کہا ہے کہ اگر ذمی مقدمہ نہ بھی لائیں تو بہر صورت ان کا فیصلہ کرنا واجب ہے' ان کی دلیل فقہاء کا یہ اجماع ہے کہ :

"ذمی اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔"

قضا کی کیفیت

سوال : قاضی فیصلہ کس طرح کرے؟ "کتاب الاقضیہ" کے حوالہ سے نوٹ لکھئے۔

جواب : قاضی فیصلہ کس طرح کرے؟ : یہ مسئلہ کہ قاضی فیصلہ کس طرح کرے تو اس کے متعلق فقہاء کا اجماع ہے کہ قاضی پر واجب ہے کہ فریقین کے بیٹھنے میں برابری رکھے اور دونوں فریقین کی بات غور سے سنے' یہ نہ ہو کہ ایک فریق کی بات تو سنے اور دوسرے کی نہ سنے۔ اور وہ سننا مدعی سے شروع کرے۔ اور اس سے شہادت طلب کرے۔ اگر مدعا علیہ دعویٰ سے انکار کر دے اور اور اگر مدعی کے پاس گواہی نہ ہو تو اگر مقدمہ مال کے متعلق ہو تو مدعا علیہ پر تمام فقہاء کے نزدیک قسم واجب ہو گی اور اگر یہ مقدمہ طلاق' نکاح یا قتل کے بارے میں ہو تو امام شافعی کے نزدیک صرف دعویٰ سے ہی مدعا علیہ پر قسم واجب ہو گی' جبکہ امام مالک کا قول ہے کہ یہ قسم ایک گواہ کے ساتھ واجب ہے۔

اور جب مقدمہ مالی ہو تو کیا مدعا علیہ صرف دعویٰ کی وجہ سے ہی قسم کھائے گا یا وہ اس وقت تک قسم نہ کھائے گا جب تک کہ مدعی سرسری طور پر اسے ثابت نہ کر دے۔

جمہور فقہائے امصار نے کہا ہے کہ صرف دعویٰ سے ہی مدعا علیہ پر قسم لازم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے عموم سے ثابت ہے کہ "ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔"

امام مالک نے کہا ہے کہ مدعا علیہ پر قسم اس وقت واجب ہو گی جب کہ مدعی سرسری طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا مقدمہ ثابت کر دے۔ یہی رائے مدینہ کے ساتوں فقہاء کی ہے۔

جب کسی معین چیز میں بیع و شراء وغیرہ کے عقد کے بارے میں اختلاف ہو تو مدعا علیہ اگر شہادت پیش کرنا چاہے تو اسے سنا جائے گا لیکن اگر دعویٰ کسی معین چیز کا ہو' جسے کہ استحقاق کہا جاتا ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ مدعا علیہ کی شہادت سنی جائے گی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ مدعا علیہ کی شہادت نکاح میں یا ایسی چیزوں میں جو بار بار نہیں ہوتیں' سنی جائے گی۔ دوسرے فقہاء کے نزدیک اس کی شہادت کسی چیز میں بھی نہیں سنی جائے گی۔

اس صورت میں جبکہ مدعا علیہ کی شہادت مدعی کے لئے ثبوت فراہم کرے کہ فلاں چیز مدعی کا مال ہے اور اس کی ملکیت میں ہے' امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اس کی شہادت سنی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مدعی کی شہادت اصل ہونے کے لحاظ سے برتر و فائق ہے اور عدالت کی بنیاد پر اس پر کسی اور کو ترجیح نہیں دی جا سکتی جیسا کہ تعداد کی بنیاد پر امام مالک کے نزدیک شہادت میں ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ امام اوزاعی نے کہا ہے کہ شہادت کو تعداد کی بنیاد پر ترجیح دی جائے گیا ور جب مدعی اور مدعا علیہ کی شہادت عدالت میں برابر ہو تو مدعا علیہ کو قسم دی جائے گی اور اگر وہ انکار کرے تو مدعی قسم کھائے گا اور اس کا حق مدعا علیہ پر واجب ہو جائے گا۔ ابن رشد کا خیال ہے کہ مدعا علیہ قسم کھا کر مقدمہ جیت سکتا ہے۔

جب مدعا علیہ اقرار کر لے تو اگر جس چیز کا دعویٰ تھا وہ عین چیز تھی تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ مدعی کو لوٹا دی جائے گی لیکن اگر وہ کوئی مال لے جو دوسرے فریق کے ذمہ تھا تو اب اس اقرار کرنے والے پر اس کا تاوان لازم ہو گا۔ لیکن اگر وہ کہے کہ مال ختم ہو چکا ہے تو قاضی اسے قید کر دے گا۔ امام مالک کے نزدیک اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ مال کا ختم ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ ایسا یا تو قید کی طوالت سے ظاہر ہو گا یا اگر وہ کوئی تہمت زدہ شخص ہو تو کسی ثبوت کے ذریعہ۔ لیکن اگر ثابت ہو جائے کہ یہ ایک مفلس آدمی ہے اور ادائیگی کے قابل نہیں ہے تو اسے آزاد کر دیں گے' کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔

"اگر کوئی تنگ دست ہے تو اسے آسودگی تک کی مہلت دی جائے۔"

اور فقہاء کا قول ہے کہ قاضی اسے قسطوں میں وصول کرے گا۔ یہ امام احمد کا مسلک ہے۔

امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ اس کا قرض خواہ اس کے پیچھے لگا رہے۔

جب مدعا علیہ گواہوں کو جرح کر کے جھوٹا ثابت کر دے تو اگر یہ جھوٹا ثابت کرنا از حکم ہو تو فیصلہ ساقط ہو جائے گا' اگر یہ فیصلہ کے بعد ہو تو امام مالک کے نزدیک فیصلہ باطل نہیں ہو گا' جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کے نزدیک فیصلہ باطل ہو جائے گا۔

اگر گواہ گواہی سے رجوع کر لیں تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ یا تو وہ فیصلہ سے پہلے رجوع کریں گے یا اس کے بعد۔ اگر فیصلہ سے پہلے رجوع کریں تو اکثر فقہا کے نزدیک اس سے مقدمہ ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر فیصلہ دیا جا سکتا ہے' لیکن بعض کے نزدیک فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اگر فیصلہ کے بعد رجوع کریں تو امام مالک کے نزدیک فیصلہ تب بھی قائم رہے گا۔ بعض فقہاء کے نزدیک فیصلہ قائم نہیں رہے گا۔

فیصلہ کا وقت

سوال : قاضی فیصلہ کس وقت کر سکتا ہے؟ فیصلہ میں وقت کی حیثیت بیان کریں۔

جواب : **فیصلہ کے وقت کے بارے میں** : جہاں تک یہ معاملہ ہے کہ قاضی کب فیصلہ کرے' تو اس بارے میں ایک معاملہ خود قاضی کے اپنے حال سے متعلق ہے اور اس میں سے ایک حکم کو نافذ کرنے اور اس کو ختم کرنے سے متعلق ہے اور تیسری چیز کا تعلق مدعا علیہ کو روک رکھنے اور اس کا قبضہ چھڑانے سے متعلق ہے' جبکہ وہ چیز عینی ہو۔

پس رہا یہ سوال کہ قاضی کب فیصلہ کرے' تو چاہیے کہ وہ اس وقت فیصلہ کرے جب کہ اس کا دل کسی اور طرف متوجہ نہ ہو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

"قاضی اس حالت میں فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ غضبناک ہو۔"

امام مالک کے نزدیک یہی حکم اس حالت میں بھی ہے جبکہ وہ پیاسا' بھوکا یا خوفزدہ ہو' یعنی جو عوارض اس کو صحیح فہم میں رکاوٹ پیدا کریں' ان سے آزاد ہو جانے پر فیصلہ کرے' لیکن جب اس نے ان احوال میں سے کسی حال میں صحیح فیصلہ کیا ہو تو فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا فیصلہ نافذ کیا جائے گا۔

رہا معاملہ کہ مدعا علیہ پر فیصلہ کب نافذ ہو گا؟ تو اس کا سیدھا سا جواب یوں ہے کہ اسے مہلت دینے اور عذر پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد نافذ ہو گا۔

اس فیصلہ کے بعد آیا قاضی کو کسی دلیل کی سماعت کا اختیار ہے؟ امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ کا حق ہیں ان میں سماعت کر سکتا ہے' مثلاً" محبوس کرنا یا عتق' اور دوسری چیزوں میں سماعت نہیں کر سکتا---- اور کہا گیا ہے کہ فیصلے کے نفوذ کے بعد وہ سماعت نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا (اسے "تعجیز" (عاجز کرنا) کہتے ہیں) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ دونوں (مدعی اور مدعا علیہ) کی دلیل نہیں سنے گا۔

جہاں تک وقفہ دینے کا سوال ہے' سو وہ ثبوت کے وقت اور عذر پیش کرنے سے پہلے ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں متنازعہ چیز ہے' وہ جھگڑنا نہیں چاہتا تو اسے اختیار ہے کہ فروخت کرنے والے سے قیمت واپس لیکر چیز حوالہ کر دے' لیکن اگر وہ اس چیز کی واپسی میں فروخت کرنے والے کی رضا مندی کا محتاج ہے تو بائع کے انکار کی صورت میں یہ ثابت کرے کہ میں نے یہ چیز اس سے خریدی ہوئی تھی۔ یا اگر بائع فروخت کرنے کا اقرار کرے تو جس شخص کی وہ چیز ہے وہ اس کی قیمت دینے کے بعد چیز لے لے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ وہ اس چیز کو دوسرے سے خرید لے یعنی جس کے قبضہ میں ہے۔ اگر وہ چیز اس شخص کے ہاتھ میں ضائع ہو گئی تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ فیصلہ کے دوران ضائع ہو تو اس کی ضمانت کس پر ہو گی؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اگر ثابت ہونے کے بعد ضائع ہو تو جس پر حق ثابت ہوتا تھا اس پر ضمان ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ صرف اس وقت تک ضامن ہو گا جب اس کو ادا کرنے کا حکم ہو' لیکن ثبوت مل جانے اور فیصلہ سے قبل اگر ہلاک ہو جائے تو وہ اس سے لی جائے گی جس کے ذمہ دوسرے کا حق ثابت ہو گیا ہو۔

○ ○ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم عائلی قوانین
THE MUSLIM FAMILY LAWS

تنویر بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) The muslim family law ordinance, 1961

(2) West Pakistan rules under the Muslim family laws ordinance, 1961.

(3) The West Pakistan family court act, 1964.

(4) Family court rules, 1965.

(5) Dowry and bridal gifts restriction act, 1976.

(6) Dissolution of Muslim marriage act, 1939.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم عائلی قوانین کا آرڈیننس مجریہ 1961

The Muslim family laws ordinance VII of 1961

اس آرڈیننس کا نام "مسلم خاندانی قوانین کا آرڈیننس مجریہ 1961ء" ہے۔

یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہے اور اس کا اطلاق تمام مسلمان پاکستانی باشندوں پر ہوتا ہے۔ اس آرڈیننس کا نفاذ 15 جولائی 1961ء سے ہوا۔

اس آرڈیننس کا موضوع خاندانی قوانین (خصوصاً نکاح اور طلاق کے مسائل) سے ہے۔ یہ آرڈیننس صدر پاکستان کا وضع کردہ اور نافذ کردہ ہے۔

سوال : "ثالثی کونسل" سے کیا مراد ہے؟

جواب : صدر ایوب خاں کے دور حکومت میں "بنیادی جمہوریت" کے تحت ملک میں یونین کونسلز بذریعہ انتخاب تشکیل دی گئیں۔ ہر یونین کونسل کچھ ارکان اور ایک چیئرمین پر مشتمل ہوتی ہے۔

ثالثی کونسل : جب کسی یونین کونسل کے پاس کوئی متنازعہ امر پیش ہوتا ہے تو کونسل کا چیئرمین ایک ثالثی کونسل تشکیل دیتا ہے۔ یہ کونسل عموماً شوہر اور بیوی کے درمیان مصالحت کروانے کے لئے تشکیل دی جاتی ہے۔ ثالثی کونسل کا صدر یونین کونسل کا چیئرمین ہوتا ہے۔ اس کونسل میں شوہر اور بیوی کا ایک ایک نمائندہ بھی شامل ہوتا ہے۔ اگر کوئی فریق اپنا نمائندہ مقرر نہ کرے تو ایسے نمائندے کے بغیر بھی ثالثی کونسل وجود میں آ جائے گی۔

چیئرمین سے مراد یونین کونسل کا چیئرمین ہے یا کوئی شخص جسے مرکزی حکومت نے چھاؤنی کے علاقوں میں، صوبائی حکومت نے دیگر علاقوں یا کسی ایسے افسر نے جسے اس بارے میں حکومت نے اختیار دیا ہو، جو آرڈیننس ہذا کے تحت چیئرمین کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چیئرمین غیر مسلم ہو یا وہ خود ثالثی کونسل کو درخواست پیش کرنا چاہتا ہو تو کونسل اپنے مسلمان ممبروں میں سے کسی ایک کو آرڈیننس ہذا کے مقاصد کے لئے بطور چیئرمین منتخب کرے گی۔

سوال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے مطابق مرد کی دوسری شادی کے متعلق احکام بیان کریں۔

جواب : دوسری شادی : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے مطابق ایک مرد حکومت کی اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آرڈیننس ہذا کی دفعہ 6 (Polygamy) کی تحتی دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ :

> "دوسری شادی کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کو درخواست پیش کی جائے گی۔ یہ درخواست اس یونین کونسل کو پیش کی جائے گی' جس کے علاقہ میں پہلی بیوی کی رہائش ہو۔ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو جہاں سب سے آخری بیوی رہائش رکھتی ہو' اس یونین کو درخواست دی جائے گی۔"

دوسری یا تیسری شادی کرنے کا خواہش مند' اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست مقررہ فیس کے ساتھ چیئرمین یونین کونسل کو پیش کرے گا۔ اس درخواست میں نئی شادی کرنے کی وجوہات پیش کی جائیں گی۔ اور یہ بھی بیان کرے گا کہ اس نے پہلی بیوی یا بیویوں سے اجازت حاصل کر لی ہے۔

درخواست ملنے پر چیئرمین درخواست دہندہ اور اس کی موجودہ بیوی یا بیویوں کو ایک ایک نمائندہ مقرر کرنے کے لئے کہے گا۔ اگر چیئرمین کی تسلی ہو جائے کہ مجوزہ شادی ضروری اور انصاف پر مبنی ہے' تو ایسی شرائط کے تابع' اگر کوئی ہوں یا مناسب سمجھی جائیں' درخواست دہندہ کو دوسری یا نئی شادی کرنے کی اجازت دیدی جائے گی۔

خلاف ورزی کی صورت میں : اگر کوئی ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر شادی کرے گا تو وہ :

(الف) مہر کی تمام رقم موجودہ بیوی یا بیویوں کو فوراً ادا کرے گا' مہر خواہ معجل ہو یا موجل۔ اور ایسی رقم جو اس طرح ادا نہ کی جائے بطور بقایا مال گذاری قابل وصول ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔

(ب) شکایت پر سزا یابی کی صورت میں قید محض' جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پانچ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے' یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

یاد رہے کہ جب کسی شخص کے خلاف جس نے ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر ایک اور شادی کر لی ہو' چیئرمین یونین کونسل شکایت کرے' جسے کنٹرولنگ اتھارٹی مجسٹریٹ کو بھجوا دے' تو اسے شکایت تصور کیا جائے گا۔ اس شکایت کی سماعت کرنے کا اختیار اس مجسٹریٹ کو ہو گا جس کے علاقہ میں مرد نے ایک نئی شادی کی ہو۔

سوال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے مطابق "اندراج نکاح" پر روشنی ڈالئے۔

جواب : اندراج نکاح : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے تحت ہر نکاح کو رجسٹرڈ کروانا ضروری ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔

(1) نکاح کوئی بھی شخص پڑھا سکتا ہے لیکن نکاح کا اندراج کرنے کے لئے ایک نکاح رجسٹرار کا ہونا ضروری ہے۔

(2) نکاح رجسٹرار کو یونین کونسل سے لائسنس حاصل کرنا ہوتا۔

(3) کسی ایک وارڈ کے لئے کسی بھی صورت میں ایک سے زیادہ نکاح رجسٹرار کو لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا۔

(4) نکاح رجسٹرار سرکاری ملازم نہیں ہو گا بلکہ اس کی حیثیت لا سنسدار کی ہو گی۔

(5) ہر نکاح کا اندراج اس گاؤں یا وارڈ میں کیا جائے گا جہاں نکاح منعقد ہوا ہو بالفاظ دیگر نکاح کا اندراج دلہن کے والدین کے رہائشی علاقہ میں ہو گا۔

(6) نکاح درج کرنے کی مقررہ فیس وصول کی جائے گی۔

(7) کوئی شخص مقررہ فیس (اگر کوئی ہو) ادا کر کے یونین کونسل کے دفتر سے نکاح نامہ کی نقل وصول کر سکتا ہے۔

(8) اگر نکاح رجسٹرار نے نہ پڑھا ہو تو اس نکاح کی رپورٹ نکاح رجسٹرار کو دینا ضروری ہے تاکہ وہ اس نکاح کے کوائف درج کر سکے۔

(9) اگر کوئی نکاح درج رجسٹر نہ ہو تو ایسے نکاح کا باضابطہ عمل میں آنا مشکوک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(10) نکاح کا اندراج نہ کروانے پر آرڈیننس ہذا کی رو سے سرکاری طور پر کاروائی کی جا سکتی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو قید محض' جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

سوال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ اور کاروائی بیان کریں۔

جواب : طلاق کے بارے میں : مسلم عائلی قانون مجریہ 1961ء کی دفعہ 7 میں کہا گیا ہے کہ :

(1) "جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہو' وہ طلاق کا اعلان خواہ کسی شکل میں ہو' کرنے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایسا کرنے کا چیئرمین کو تحریری طور پر نوٹس دے گا اور اس کی ایک نقل بیوی کو مہیا کرے گا۔

(2) جو کوئی ضمنی دفعہ 2 کے احکامات کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ قید محض' جس کی مدت ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پانچ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے' یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

(3) سوائے اس کے جیسا کہ ضمنی دفعہ 5 میں محکوم کیا گیا ہے' کوئی طلاق ماسوا اس کے کہ قبل ازیں واضح طور پر یا بصورت دیگر منسوخ کر دی گئی ہو' ضمنی دفعہ 1 کے تحت چیئرمین کو دیئے گئے نوٹس سے نوے دن گزرنے تک موثر نہ ہو گی۔

(4) ضمنی دفعہ 1 کے تحت نوٹس وصول ہونے کی تاریخ سے انیس دن کے اندر چیئرمین فریقین میں مصالحت کرانے کی غرض سے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور ثالثی کونسل ایسی مصالحت کرانے کے لئے تمام ایسے اقدام اٹھائے گی جو ضروری ہوں۔

(5) اگر طلاق کے وقت بیوی حمل سے ہو تو طلاق اس وقت تک موثر نہ ہو گی جب تک کہ ضمنی دفعہ 3 میں متذکرہ مدت یا مدت حمل جو بھی موخر ہو' ختم نہ ہو جائے۔

(6) ایسی بیوی کے لئے جس کا نکاح دفعہ ہذا کے تحت موثر شدہ طلاق سے فسخ ہو چکا ہو' کسی دیگر شخص سے شادی کئے بغیر اسی شوہر سے دوبارہ شادی کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہو گا' ماسوا اس کے کہ ایسا فسخ تیسری بار اس طرح موثر ہو چکا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق کے طریق کار کی وضاحت :

(1) جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اعلان کرے تو ایسا اعلان کرنے کے بعد طلاق دینے والا شخص چیئرمین کو ایک تحریری نوٹس پیش کرے گا کہ اس نے اپنی بیوی (فلاں بنت فلاں) کو طلاق دیدی ہے۔

(2) طلاق دینے والا' طلاق کے نوٹس کی ایک کاپی اپنی بیوی کو بھی بھجوائے گا۔

(3) نوٹس ملنے کے تیس دن کے اندر چیئرمین فریقین میں مصالحت کروانے کی غرض سے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا' جس میں ایک نمائندہ بیوی کی طرف سے اور ایک نمائندہ خاوند کی طرف سے ہو گا۔

(4) اگر مصالحت ناکام ہو جائے تو طلاق چیئرمین کو نوٹس ملنے کے نوے دن بعد موثر ہو جائے گی۔

(5) بیوی کے حاملہ ہونے کی صورت میں طلاق اس وقت موثر ہو گی جب حمل ختم ہو جائے یا حمل ختم ہونے کے بعد متذکرہ بالا نوے دن کی میعاد ختم ہو جائے' دونوں امور میں سے جو آخر میں ہو' اس تاریخ سے طلاق موثر ہو گی۔

(6) جب طلاق کا نوٹس چیئرمین کو نہ بھیجا جائے تو طلاق موثر نہ ہو گی اور اس کے وہ نتائج برآمد نہ ہوں گے جو ایک جائز طلاق سے برآمد ہوتے ہیں۔

(7) اگر شوہر نے چیئرمین کو طلاق کا نوٹس نہ دیا ہو تو طلاق نوے دن ختم ہونے سے قبل منسوخ کی جا سکتی ہے۔

(8) اگر بیوی غیر ملکی ہو لیکن مسلمان ہو تو بھی طلاق اعلان کے نوے دن کے اندر موثر ہو جائے گی۔

(9) اگر شوہر طلاق کے اعلان کو اپنے تک محدود رکھے اور چیئرمین کو نوٹس نہ بھیجے تو دفعہ 7 کے مطابق غالباً" یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے اعلان منسوخ کر دیا ہے اور یہ امر بیوی کے مفاد میں ہو گا۔

(10) جب تک طلاق موثر نہ ہو جائے میاں بیوی قانون کی نظر میں جائز طور پر میاں بیوی رہیں گے۔

نوٹ : دفعہ 8 میں بیان کیا گیا ہے کہ :

اگر بیوی کو حسب ضابطہ طلاق کا حق دیا گیا ہو اور وہ اس اختیار کو استعمال کرنا چاہتی ہو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی شادی کے فریقین میں سے کوئی طلاق کے علاوہ تنسیخ نکاح چاہتا ہو تو دفعہ 7 کے احکامات مناسب ردوبدل سے اور جہاں تک قابل اطلاق ہوں' اطلاق پذیر ہوں گے۔

سوال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کی رو سے بیان کریں کہ ایک بیوی نان و نفقہ کا دعویٰ کس طرح کر سکتی ہے اور اس پر کیا کاروائی کی جائے گی۔

جواب : نان و نفقہ سے متعلق : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کی دفعہ 9 میں "نان و نفقہ" کے عنوان سے بتایا گیا ہے کہ :

(1) اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کی مناسب کفالت سے قاصر رہے' یا جب ایک سے زیادہ بیویاں ہوں' ان کی منصفانہ کفالت سے قاصر رہے تو بیوی یا تمام بیویاں یا ان میں سے کوئی بیوی' دیگر دستیاب قانونی چارہ جوئی کرنے کے علاوہ چیئرمین کو درخواست دے سکتی ہے' جو معاملہ کے تصفیہ کے لئے ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور ثالثی کونسل ایک سرٹیفکیٹ جس میں خاوند کی طرف سے بیوی کو بطور نان و نفقہ واجب الادا رقم کی تصریح کی گئی ہو جاری کرنے کی مجاز ہو گی۔

(2) کوئی شوہر یا بیوی مقررہ طریقہ سے مقررہ مدت کے اندر' مقررہ فیس کی ادائیگی پر سرٹیفکیٹ کی نگرانی کی درخواست مغربی پاکستان میں کلکٹر کو اور مشرقی پاکستان کی صورت میں متعلقہ افسر ضلع کو گذار سکتے ہیں اور اس کا فیصلہ قطعی ہو گا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں کی جا سکے گی۔

مگر شرط یہ ہو گی کہ ڈویژن کا کمشنر مجاز ہو گا کہ اس ضمن میں درخواست گذار نے پر اور وجوہات جو قلم بند کی جائیں گی' کسی سرٹیفکیٹ کی نگرانی کی درخواست اپنے ڈویژن میں ایک کلکٹر سے کسی دیگر کلکٹر کو یا ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کو یا کسی ایڈیشنل کمشنر کو منتقل کر دے۔

(3) ضمنی دفعہ 1 اور 2 کے تحت واجب الادا کوئی رقم اگر مناسب وقت پر ادا نہ کی گئی ہو تو وہ بطور بقایا مالگزاری قابل وصول ہو گی۔

سوال : مسلم عائلی قانون مجریہ 1961ء کے مطابق مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) حق مہر
(ب) قانون امتناع ازدواج اطفال
(ج) مسلم تنسیخ نکاح 1939ء میں ترمیم

جواب : (الف) حق مہر : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کی دفعہ 10 میں "مہر" (Dowry) کے زیر عنوان بتایا گیا ہے کہ :

"جب نکاح نامہ یا معاہدہ شادی میں مہر کی ادائیگی کے طریق کار کے متعلق کسی تفصیل کی تصریح نہ کی گئی ہو تو مہر کی کل رقم کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا۔ کہ وہ عندا لطلب واجب الادا ہے۔"

قانون امتناع ازدواج اطفال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کے ذریعہ قانون امتناع ازدواج اطفال بابت 1929ء (1929ء کا اتیسواں) میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس ترمیم سے مندرجہ ذیل قانون تیار ہو کر سامنے آتا ہے :

(1) کوئی مرد جس کی عمر 18 سال سے زائد ہو، کسی کمسن لڑکی سے شادی کرے گا تو اسے ایک ماہ تک قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

(2) عدالت کسی شخص کے خلاف اس وقت کارروائی کر سکے گی جب اس بارے میں یونین کونسل یا مقرر کردہ حاکم مجاز شکایت کرے گا۔ اگر شادی ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہو تو کسی شکایت پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی۔

(ج) مسلم تنسیخ نکاح ایکٹ 1939ء میں ترمیم : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء کی دفعہ 13 کے ذریعہ "مسلم تنسیخ" نکاح ایکٹ 1939ء (1939ء کا آٹھواں) میں ترمیم کر کے ایک نئے قانون کو سامنے لایا گیا ہے۔

مسلم تنسیخ نکاح ایکٹ 1939ء میں وہ وجوہات درج ہیں جن کی بنا پر کوئی بیوی خاوند سے طلاق کا مطالبہ بذریعہ عدالت کر سکتی ہے۔ اب ان وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی شامل کر دی گئی ہے کہ اگر شوہر نے مسلم عائلی قوانین کے احکام کی خلاف ورزی کر کے دوسری شادی کر لی ہو تو پہلی بیوی اس وجہ سے بھی عدالت کے ذریعہ طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

دوسری ترمیم سے اب اگر کسی لڑکی عمر سولہ سال سے کم ہو اور اس کے والدین یا سرپرست شادی کر دیں تو وہ بذریعہ عدالت طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس مجریہ 1961ء کے تحت مغربی پاکستان کے قواعد"

WEST PAKISTAN RULES UNDER THE MUSLIM FAMILY LAW ORDINANCE ACT1961

تعارف : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء(Muslim Family Laws Ordinance, 1961) صدر پاکستان کی طرف سے جاری کئے گئے تھے۔ اس آرڈیننس کی دفعہ 1 سے تفویض شدہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے مغربی پاکستان کے گورنر نے جو قوانین وضع کر کے نافذ کئے' ان قوانین کے مجموعہ کا نام "مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس مجریہ 1961ء کے تحت مغربی پاکستان کے قواعد" رکھا گیا۔

آرڈیننس ہذا کے قوانین تقریباً" وہی ہیں جو صدر کے آرڈیننس میں بیان کئے گئے ہیں' البتہ قانون کو نافذ کرنے کے لئے کچھ نئے طریق کار وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً" رجسٹر نکاح اور نکاح رجسٹرار سے متعلق طریق کار' نکاح ناموں کے فارم اور لائسنس فارم وغیرہ۔ اہم دفعات کا خلاصہ درج ذیل ہے :

دفعہ 2 : اس میں بیان کیا گیا ہے کہ یونین کونسل کو اپنی حدود میں طلاق اور دوسری شادی کے مقدمات سننے کا اختیار ہو گا۔ خاوند کے خلاف بیوی اس یونین کونسل میں درخواست دے گی جہاں وہ آخری دفعہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی تھی۔ دوسری شادی کی اجازت کے لئے خاوند اس یونین کونسل میں درخواست پیش کرے گا جہاں اس کی بیوی رہائش پذیر ہے۔

دفعہ 3 : ایسی صورت میں جب بیوی کا ٹھکانا معلوم نہ ہو طلاق دینے والا چیئرمین کی اجازت سے اپنی بیوی کے والد' والدہ یا بالغ بھائی بہن کی وساطت سے طلاق کا نوٹس بھیج سکتا ہے' اگر بیوی کے ان لواحقین کا پتا موجود نہ ہو تو چیئرمین کی اجازت سے بیوی کو طلاق کا نوٹس اس اخبار میں شائع کروایا جا سکتا ہے' جس کی اس کی بیوی کے علاقہ میں اشاعت ہو۔

دفعہ 4 : اگر کسی یونین کونسل کا چیئرمین غیر مسلم ہو تو طلاق وغیرہ کے فیصلہ کے لئے یونین کونسل کے اراکین میں سے چیئرمین (مشاورتی کونسل) منتخب کیا جا سکتا ہے۔ یہ چیئرمین صرف مسلم خاندانی قوانین کے نفاذ کے لئے ہو گا باقی امور کے لئے اصل چیئرمین ہی ذمہ دار ہو گا۔

دفعہ 5 : جب تک چیئرمین تمام فریقین کی منظوری سے برعکس ہدایت جاری نہ کرے' ثالثی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسل کے روبرو تمام کارروائی خفیہ اجلاس میں کی جائے گی۔

ثالثی کونسل کے روبرو پیش ہونے والا شخص ثالثی کونسل کا ممبر نہیں ہو گا۔ فریقین ثالثی کونسل کے ارکان کے اکثریتی فیصلہ کے پابند ہوں گے۔

دفعہ 6 : چیئرمین دوسری شادی کی درخواست یا طلاق کا نوٹس ملنے کے سات دن کے اندر ہر فریق کو اپنا نمائندہ مقرر کرنے کی ہدایت کرے گا۔

اگر نامزد نمائندہ بیمار ہو جائے یا متعلقہ فریق کو اس پر اعتبار نہ رہے تو نیا نمائندہ مقرر کر کے کارروائی از سر نو شروع کی جائے گی۔

کسی فریق کے اغراض پر کلکٹر' یونین کونسل کی مشاورتی کونسل کی کارروائی روک سکتا ہے اور عارضی حکم امتناع جاری کر سکتا ہے۔

دفعہ 7 : جو شخص بھی نکاح خوانی کا فریضہ انجام دے سکتا ہو' وہ نکاح رجسٹرار کا لائسنس حاصل کر سکتا ہے۔ ایسی درخواست پر یونین کونسل فارم ! پر لائسنس جاری کر سکتا ہے۔ یہ لائسنس مستقل ہو گا مگر کسی قانونی خلاف ورزی پر قابل منسوخ ہو گا۔ لائسنسدار کو لائسنس کی کسی خلاف ورزی پر ایک ماہ کی قید یا دو سو روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ 8 : یونین کونسل صوبائی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ فیس وصول کر کے نکاح رجسٹرار کو رجسٹر نکاح اور ایک مہر دے گا۔ ہر رجسٹر پچاس صفحہ کا ہو گا اوراق کی تعداد چیئرمین کی تصدیق شدہ ہو گی۔ رجسٹر اور مہر یونین کونسل کی ملکیت رہیں گے۔

دفعہ 9 : نکاح درج کروانے کے لئے دلہا نکاح رجسٹرار کو دو روپے فیس اندراج پیش کرے گا۔ اگر مہر دو ہزار سے زائد ہو تو ہر ہزار روپے پر ایک روپیہ زائد فیس وصول کی جائے گی' جو زیادہ سے زیادہ بیس روپے تک ہو سکتی ہے۔

نکاح رجسٹرار وصول شدہ فیس سے 20 فیصد یونین کونسل میں جمع کروائے گا باقی 80 فیصد بطور معاوضہ اپنے پاس رکھے گا۔

دفعہ 10 : نکاح رجسٹرار رجسٹر کے فارم نمبر 2 کے چاروں پرتوں کی خانہ پری کرے گا اور متعلقہ اشخاص کے دستخط کروا کر ایک پرت دلہا کو ایک پرت دلہن کو پچاس پچاس پیسا کے عوض مہیا کرے گا۔ ایک پرت یونین کونسل کو بھیج دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس شخص کو قاعدہ ہذا کی رو سے رجسٹر پر دستخط کرنا لازم ہوں' وہ دستخط کرنے سے انکار کرے تو قید محض ایک ماہ یا دو سو روپے جرمانہ کا مستوجب ہو گا یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ 11 : اگر نکاح پاکستان میں رجسٹرار کے بجائے کسی اور شخص نے پڑھا ہو تو وہ شخص فارم نمبر 2 کی خانہ پری کرے گا جو صوبائی حکومت سے علیحدہ دستیاب ہو سکے گا۔ فارم نکاح پر متعلقہ شخص اگر دستخط نہ کرے تو مستوجب سزا ہو گا۔

دفعہ 12 : ایسا نکاح جو بیرون پاکستان کسی نے پڑھا ہو' جو پاکستانی کا شہری ہو تو فارم نمبر 2 کی خانہ پری قاعدہ نمبر 11 کے مطابق کی جائے گی۔ یہ فارم بیرون ملک پاکستان کے قونصل افسر کے حوالہ کیا جائے گا تاکہ وہ پاکستان میں متعلقہ وارڈ یا یونین کونسل میں بھجوا دے۔

دفعہ 13 : قاعدہ 11' 12 کے تحت فارم نمبر 2 کے موصول ہونے پر نکاح رجسٹرار قاعدہ 10 میں دے گئے طریق کار پر عمل کرے گا گویا کہ نکاح خود اس نے پڑھایا ہو۔

دفعہ 14 : دوسری شادی کی اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست موصول ہونے پر ثالثی کونسل مندرجہ ذیل امور پر غور کرے گا :

موجودہ بیوی کا بانجھ پن' جسمانی معذوری' ازدواجی تعلقات کے لئے جسمانی ناقابلیت' پاگل پن' ازدواجی تعلقات سے دانستہ گریز۔

دفعہ 15 : دوسری یا مزید شادی کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے چیئرمین کو درخواست دی جائے گی کہ موجودہ بیوی یا بیویوں کی رضا مندی حاصل کر لی گئی ہے اور وہ دلائل درج کئے جائیں گے جن کے تحت دوسری شادی کرنا ضروری ہے' یہ درخواست ایک سو روپیہ فیس کے ہمراہ دی جائے گی۔

دفعہ 16 : اگر کسی شخص نے دوسری شادی کی درخواست دی ہو اور ثالثی کونسل نے اس بارے میں فیصلہ دیدیا ہو تو متاثرہ فریق 2 روپیہ فیس ادا کر کے اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر سکتا ہے۔ ایسی اپیل فیصلہ صادر ہونے سے تیس دن کے اندر کی جا سکتی ہے۔

دفعہ 17 : یونین کونسل کے تمام فیصلہ جات کا ریکارڈ پانچ سال کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ اس دوران کسی بھی فیصلہ کی نقل حاصل کی جا سکتی ہے۔

دفعہ 18 : نکاح نامہ کا مکمل شدہ رجسٹر مستقل طور پر یونین کونسل میں محفوظ رہے گا۔ نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامہ کی ایک فہرست بھی یونین کونسل میں تیار کی جائے گی۔

دفعہ 19 : یونین کونسل میں موجود نکاح رجسٹر اور فہرست مقررہ فیس ادا کر کے دیکھی جا سکتی ہے اور متعلقہ دستاویز حاصل کی جا سکتی ہے۔

دفعہ 20 : ماسوا ان فیسوں کے جو قواعد 9، 10، 15 اور 19 کے تحت نکاح رجسٹرار کو یا یونین کونسل کو قابل ادائیگی ہوں ان قواعد کے تحت تمام واجب الادا فیس نان جوڈیشل اسٹامپ کی صورت میں ادا کی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کا قانون"
مجریہ 1964ء

THE WEST PAKISTAN FAMILY COURT ACT, 1964

تعارف : "مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کا قانون" بابت 1964ء مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی سے 30 جون 1963ء کو منظور ہوا۔

یہ مسودہ قانون 14 جولائی 1964ء کو گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے منظور کیا گیا۔ یہ پورے مغربی پاکستان پر ماسوا قبائلی علاقوں کے، وسعت پذیر ہو گا۔

موضوع : قانون ہذا کے تحت عائلی عدالتوں کو مندرجہ ذیل معاملات کی سماعت کا کلی اور بلا شرکت دیگرے اختیار دیا گیا ہے :

(1) تنسیخ نکاح

(2) مہر

(3) نان و نفقہ

(4) اعادہ حقوق زوجیت

(5) ولایت نابالغان

(6) جھوٹ پر مبنی دعویٰ نکاح

خلاصہ : قانون ہذا کی دفعات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

دفعہ 1 : قانون ہذا کا نام مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کا قانون بابت 1964ء ہے۔ یہ پورے پاکستان پر ماسوا قبائلی علاقوں کے نافذ العمل ہو گا۔

دفعہ 2 : ثالثی کونسل اور چیئرمین سے مراد یونین کونسل کی ثالثی کونسل اور یونین کونسل کا چیئرمین ہے۔ عائلی عدالت سے مراد قانون ہذا کے تحت تشکیل کردہ عدالت ہے۔

دفعہ 3 : حکومت ہر ضلع میں یا جہاں ضروری سمجھے ایک یا زیادہ عائلی عدالتیں قائم کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ ہر ایسی عدالت کا ایک جج ہو گا۔ قلات میں مجلس شوریٰ کے صدر کو اس عدالت کا جج مقرر کیا گیا۔ پھر ایک نوٹیفیکشن کے ذریعہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت' ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج' سول جج' مجلس شوریٰ قلات کے صدر اور ریاست قلات کے دستور العمل دیوانی کے تحت مقرر کردہ قاضی کو قانون ہذا کے مقاصد کے لئے عائلی عدالت بنا دیا گیا۔

بچوں کی حفاظت و تحویل اور ولایت کے لئے تمام مقدمات ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر ہوں گے۔ وہ ان مقدمات کو دوسری عدالتوں کے نام منتقل کر سکتا ہے۔

عائلی عدالت کو دیوانی عدالت سمجھا جائے گا۔

دفعہ 4 : کسی شخص کو عائلی عدالت کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ ڈسٹرکٹ جج' ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج یا دستور العمل ریاست قلات کے تحت مقرر کردہ قاضی نہ ہو یا نہ رہا ہو۔

دفعہ 5 : عائلی عدالتوں کو جدول میں تصریح کردہ امور کو منظور کرنے' سماعت کرنے اور فیصلہ کرنے کا بلا شرکت غیرے اختیار حاصل ہو گا۔ جدول میں درج ذیل امور شامل ہیں :

(1) تنسیخ نکاح (2) مہر (3) نان و نفقہ (4) اعادہ حق زنا شوئی (5) بچوں کی حفاظت (6) ولایت (گارڈین شپ) (7) غلط ادعاء حق

دفعہ 6 : عائلی عدالت اس ضلع یا علاقہ کے اندر اپنے اجلاس منعقد کرے گی جہاں ڈسٹرکٹ جج ہدایت دے گا۔

دفعہ 7 : عائلی عدالت میں دعویٰ کرتے وقت عرضی دعویٰ' جدول (گواہوں کی فہرست) فہرست انحصار دستاویز وغیرہ شامل ہوں گے۔

دفعہ 8 : عائلی عدالت میں دعویٰ دائر ہونے پر دعویٰ کے مکمل کوائف مدعا علیہ کو بھیج دیے جائیں گے۔ عدالت مدعا علیہ کی حاضری کی تاریخ مقرر کرے گی جو 30 یوم سے زیادہ نہ ہو گی۔ عدالت یونین کونسل کے چیئرمین کو دعویٰ دائر ہونے کا نوٹس بھیجے گی اور یہ نوٹس سات دن کے لئے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دیا جائے گا۔ تعمیل کا خرچہ مدعی برداشت کرے گا۔ سمن کی تعمیل ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 5 کے مطابق کرائی جائے گی۔

دفعہ 9 : مدعی اور مدعا علیہ مقررہ تاریخ پر عدالت میں پیش ہوں گے۔ مدعا علیہ پہلی حاضری کے دن اپنا جواب دعویٰ یعنی تحریری بیان پیش کرے گا۔ مدعا علیہ کے حاضر عدالت نہ ہونے پر یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 10 : مقدمہ کی اصل کارروائی شروع کرنے سے قبل عدالت دونوں فریقین میں سمجھوتہ کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ بصورت دیگر فریقین کے مابین اصل تنازعہ کا تعین کیا جائے گا اور فریقین کے وکلا کے دلائل سنے جائیں گے۔ عدالت شہادت لینے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کر دے گی۔

دفعہ 11 : مقررہ تاریخ پر شہادات قلمبند کی جائیں گی۔ فریقین کے وکلا جرح کرنے کے مجاز ہوں گے۔

دفعہ 12 : شہادت ختم ہونے کے بعد عدالت فریقین کے مابین مصالحت کرانے کی ایک اور کوشش کرے گی۔ اگر سمجھوتا ناممکن ہو تو عدالت اپنا فیصلہ سنا دے گی اور ڈگری صادر کر دے گی۔

دفعہ 13 : عدالت ڈگری کے کوائف رجسٹر میں درج کرے گی۔ اگر ڈگری کی رقم مقررہ مدت کے اندر ادا نہ کی گئی تو اس کی وصولی بطور بقایا **مالگذاری** کی جا سکتی ہے۔ ڈگری کی رقم اقساط میں ادا کرنے کی منظوری حاصل کی جا سکتی ہے۔

دفعہ 14 : عائلی عدالت کے خلاف اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہو گی۔ ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل جج کے فیصلہ کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں ہو گی۔ ایک ہزار سے کم حق مہر اور پچیس روپے سے کم نان و نفقہ کے احکام کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔ انفساخ نکاح اگر انفساخ ازدواج مسلماناں 1939ء کی وجوہات سے کیا گیا ہو تو اس کی اپیل رجوع ہو سکے گی۔

دفعہ 15 : عائلی عدالت کسی شخص کو شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لئے بذریعہ سمن طلب کرنے کی مجاز ہے۔ اگر کوئی گواہ جان بوجھ کر حاضر نہ ہو تو اسے سو روپے تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ 16 : عائلی عدالت توہین عدالت کے مرتکب شخص کو اسی وقت مقدمہ چلا کر دو سو روپے تک جرمانہ کر سکتی ہے۔ توہین عدالت سے مراد ہے: عدالت کے کام میں رکاوٹ ڈالنا عدالت کے کسی سوال کا جواب نہ دینا' حلف یا کسی بیان پر دستخط نہ کرنا۔

دفعہ 17 : دفعہ 17 کے مطابق عائلی عدالت کے روبرو کارروائیوں میں "قانون شہادت" اور "ضابطہ دیوانی" کے احکام کا اطلاق نہیں ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 18 : پردہ نشین عورت عائلی عدالت میں ذاتی طور پر حاضر ہونے سے قاصر ہو تو عدالت کی اجازت سے اس کا مجاز مختار نمائندگی کر سکتا ہے۔

دفعہ 19 : عائلی عدالت کے روبرو کسی عرضی دعویٰ پر ادا کی جانے والی کورٹ فیس قسم کی نالش کے لئے پندرہ روپے ہے۔

دفعہ 20 : حکومت مجاز ہو گی کہ عائلی عدالت کسی جج کو مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت 1898ء کی دفعہ 488 کے تحت نان و نفقہ کا حکم دینے کے لئے مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات عطا کرے۔

دفعہ 21 : دفعہ ہذا کے مطابق عائلی عدالتوں کے قانون کا مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

دفعہ 22 : عائلی عدالت کو اختیار ہو گا کہ وہ چیئرمین یا ثالثی کونسل کے روبرو زیر سماعت کسی کارروائی کا حکم امتناعی جاری کرے۔

دفعہ 23 : کوئی عائلی عدالت کسی شادی کے جواز پر جو مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس بابت 1961 کی شرائط کے مطابق درج کی گئی ہو' اعتراض نہیں کرے گی اور نہ ہی ایسی عدالت کے روبرو کوئی شہادت قابل سماعت ہو گی۔

دفعہ 24 : ہر نکاح لازمی طور پر درج رجسٹر کیا جائے گا۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر تین ماہ قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ 25 : جب عدالت گارڈین و وارڈ ایکٹ 1890ء کے تحت ولایت کے مقدمہ کی سماعت کرے تو اسے گارڈین ووارڈ ایکٹ میں بیان کردہ طریقہ کے مطابق کارروائی کرنی ہو گی۔ ایسے مقدمات ڈسٹرکٹ کورٹ میں دائر ہوں گے۔

دفعہ 26 : ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ وہ ضلع کے اندر ایک عائلی عدالت سے دوسری کو اور ایک ضلع کی عائلی عدالت سے دوسرے ضلع کی عائلی عدالت کو کوئی مقدمہ منتقل کر دے۔ اسی طرح ہائی کورٹ ایک ضلع کی ڈسٹرکٹ کورٹ سے کوئی اپیل یا کارروائی دوسرے ضلع کی ڈسٹرکٹ کورٹ کو منتقل کر سکتی ہے۔ دفعہ ہذا کا تعلق مختلف مقدمات کی منتقلی سے ہے۔

دفعہ 26 ب میں کہا گیا ہے کہ قانون ہذا کے تحت کسی نالش' اپیل یا کارروائی کا التوا کیا جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ کورٹ سے اگر نالش یا کارروائی یا اس کا اختیار سماعت کے اندر کسی عائلی عدالت کے روبرو زیر تصفیہ ہو یا ہائی کورٹ کی طرف سے کسی نالش یا اپیل یا کارروائی کی صورت میں۔

دفعہ 27 : حکومت، سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعہ قانون ہذا کی شرائط زیر عمل لانے کے لئے قانون وضع کرنے کی مجاز ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کے قواعد" مجریہ 1965ء

FAMILY COURT RULES, 1965

تعارف : مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کے قوانین مجریہ 1964 سے تفویض کردہ اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے مغربی پاکستان کے گورنر نے جو قواعد وضع کئے ان کا نام "مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کے قواعد مجریہ 1965ء" ہے۔ قواعد میں عائلی قوانین جو 1961ء اور 1964ء میں منظور ہوئے تھے کی ضرورت کے مطابق ترمیم اور وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ تر دفعات کا تعلق مقدمات کی نوعیت اور عائلی عدالتوں کے طریق کار سے ہے۔

خلاصہ

مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کے قواعد مجریہ 1965ء کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

دفعہ 1 تا 4 : اس میں بتایا گیا ہے کہ ان قواعد کا نام "مغربی پاکستان کی عائلی عدالتوں کے قواعد مجریہ 1965ء" ہے۔ دفعہ ہذا کے مقاصد کے لئے، سٹرکٹ جج، سول جج، قلات کی مجلس شوریٰ کے صدر اور ریاست قلات کے دستور العمل دیوانی کے تحت مقرر کردہ قاضی کی عدالتیں عائلی عدالتیں ہوں گی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عرضی دعویٰ میں کون کون سے کوائف یا کاغذات پیش کرنا پڑیں گے۔

دفعہ 5 : اگر عرضی دعویٰ اس عدالت میں پیش کیا گیا ہو جسے اختیار سماعت نہ ہو تو یہ عرضی دعویٰ اس عدالت میں واپس کر دیا جائے گا جس میں یہ پیش کرنا چاہیے تھا۔

دفعہ 6 : مقدمہ سننے کی مجاز وہ عدالت ہو گی جس کی حدود کے اندر بنائے دعویٰ مکمل یا جزوی طور پر پیدا ہوئی یا جس کی حدود کے اندر فریقین دعویٰ کرتے وقت رہائش پذیر ہوں۔ نکاح کی تنسیخ اور حق مہر کا مقدمہ وہ عدالت سماعت کر سکتی ہے جس کی حدود کے اندر بنائے دعویٰ پیدا ہوئی ہو یا میاں بیوی رہائش پذیر ہوں یا آخری بار رہائش پذیر رہے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 7 : بچوں کی حفاظت اور سرپرستی سے متعلق نالشیں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر کی جائیں گی لیکن یہ نالشیں دوسری عدالتوں کو بھی منتقل کی جا سکیں گی۔

دفعہ 8 : ڈسٹرکٹ جج کی عدالت مجاز ہو گی کہ کسی درجہ کے سول جج کی عدالت میں کسی زیر غور مقدمہ کی کاروائی روک دے۔ (بعد میں یہ قاعدہ پنجاب میں غیر اطلاق پذیر قرار دیدیا گیا۔)

دفعہ 9 : کسی مقدمہ کے ایک عدالت سے دوسری عدالت میں منتقلی پر یہ ضروری نہ ہو گا کہ جانشین جج کارروائی کا نئے سرے سے آغاز کرے' ماسوا ان وجوہات پر جو قلمبند کی جائیں گی' جج اس کے برعکس حکم دے۔ (یہ قاعدہ ایک نو ٹیفکیشن کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔)

دفعہ 10 : عدالت جہاں مناسب سمجھے حکم دے سکتی ہے کہ ایکٹ کے تحت کوئی کاروائی کلی یا جزوی طور پر بند کمرے میں کی جائے۔ بند کمرے میں کارروائی کی استدعا فریقین کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے۔

دفعہ 10 الف میں کہا گیا ہے کہ ہر ایک گواہ کی شہادت عدالت کی زبان میں عدالت کا صدر خود قلمبند کرے گا۔ اگر کسی گواہ کی شہادت انگریزی زبان میں ہو تو صدر عدالت اسے انگریزی ہی میں لکھے گا۔ ایسی شہادت کا ترجمہ ریکارڈ میں شامل کر لیا جائے گا۔ اگر گواہی عدالتی زبان کی بجائے کسی دیگر زبان میں ہو جو انگریزی نہ ہو تو صدر عدالت اسی زبان میں خود قلمبند کرے گا اور اس شہادت کا ترجمہ ریکارڈ میں شامل کیا جائے گا۔

دفعہ 11 : جب فریقین راضی نامہ پر رضا مند نہ ہوں یا رضا مند ہوں تو عدالت جیسی بھی صورت ہو ڈگری صادر کرے گی یا نالش کا فیصلہ صادر کرے گی۔

دفعہ 12 : اگر مدعی یا اس کا وکیل عدالت میں پیش ہونے سے قاصر رہے تو کوتاہی کی بنا پر مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ ایسا مقدمہ خارج ہونے کے تیس یوم کے اندر بذریعہ درخواست بحال کروایا جا سکتا ہے۔

دفعہ 13 : عدالت یک طرفہ ڈگری یا کارروائی معقول وجہ ظاہر کرنے پر' ڈگری صادر کرتے یا فیصلہ کے تیس یوم کے اندر درخواست دینے پر بحال کر سکتی ہے۔

دفعہ 14 : ہر فیصلہ صدارتی جج عدالتی زبان یا انگریزی زبان میں لکھے گا۔ فیصلہ پر جج کے دستخط اور تاریخ کا اندراج بھی کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں فیصلہ کی وجوہات بھی تحریر کی جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 15 : دائر کی جانے والی نالش کے کوائف ایک رجسٹر میں درج کئے جائیں گے۔

دفعہ 16 : ہر مقدمہ میں فیصلہ صادر کرنے کے بعد فارم 1 میں ڈگری تیار کی جائے گی جس پر جج کے دستخط اور مہر ثبت ہو گی۔

دفعہ 17 : عدالت' ضابطہ دیوانی 1908 کے تحت ڈگریوں اور احکام کے لئے مقرر کردہ فارم میں ڈگریوں اور احکام کا ایک رجسٹر رکھے گی۔

دفعہ 18 : جرمانہ یا دیگر فیس کی جو عدالت نے وصول کی ہو' رسید فارم II پر جاری کی جائے گی۔ اس کی مثنیٰ پرت عدالت میں رہے گی۔

دفعہ 19 : تمام جرمانے رقوم یا جائیداد جو عدالت میں جمع کرائے گئے ہوں یا عدالت نے وصول یا تقسیم کئے ہوں' کا اندراج رجسٹر میں فارم IV پر کیا جائے گا۔

دفعہ 20 : جب عدالت کسی فریق کو ادا کرنے کے لئے رقم وصول کرے (مثلاً نان و نفقہ کی رقم) تو ایسی وصولی کے متعلق عدالت فریق متعلقہ کو نوٹس دے گی کہ رقم وصول ہو گئی ہے۔ چنانچہ فریق متعلقہ درخواست کے ذریعہ عدالت سے رقم وصول کر سکے گا۔

دفعہ 21 : عدالت کا ریکارڈ بشمول رجسٹر ہائے ہائی کورٹ کے قواعد کے مطابق محفوظ رکھا جائے گا۔

دفعہ 22 : جب ابتدائی عدالت کسی مقدمہ کا فیصلہ سنا دے یا ڈگری صادر کر دے تو ایسے فیصلہ یا ڈگری کے خلاف تیس دن کے اندر اپیل کی جا سکے گی۔ اپیل کے ساتھ فیصلہ اور ضروری کاغذات کی نقول بھی پیش کی جائیں گی۔

دفعہ 23 : عدالت تنازعہ کے کسی فریق کی درخواست پر تنازعہ سے متعلقہ عدالت سے ریکارڈ کی پچاس پیسے فیس کی ادائیگی پر معائنہ کی اجازت دے گی۔ فیصلہ جات کی نقول حاصل کرنے کے لئے مقررہ فیس ادا کرنا ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہیز اور تحائف عروسی پر پابندی کا قانون مجریہ 1976ء

DOWRY AND BRIDAL GIFTS (RESTRICTION) ACT, 1976

دفعہ 1 : قانون ہذا جہیز و تحائف عروسی پر پابندی کا قانون بابت 1976ء کہلائے گا اور یہ فوری طور پر پورے پاکستان پر نافذ العمل ہو گا۔

دفعہ 2 : تعریفات : "تحفہ عروسی" سے مراد ایسی شے ہے جو شادی سے قبل' شادی پر یا بعد میں دلہا یا اس کے والدین کی طرف سے شادی کے سلسلہ میں دلہن کو بطور تحفہ دی گئی ہو۔

"جہیز سے مراد" ایسی اشیاء ہیں جو شادی سے قبل' شادی پر یا بعد میں دلہن کو اس کے والدین کی طرف سے شادی کے سلسلہ میں دی گئی ہوں لیکن اس میں وہ اشیاء شامل نہیں ہوں گی جو دلہن' اس پر اطلاق پذیر قوانین وراثت و جانشین کے تحت حاصل کرے۔

شادی میں "منگنی" نکاح اور رخصتی شامل ہیں۔

"تحفہ" سے مراد کسی ایسی شے کا تحفہ ہے جو تحفہ عروسی یا جہیز نہ ہو' جو شادی کے سلسلے میں دلہا یا دلہن کے کسی رشتہ دار کو دیا گیا ہو۔

دفعہ 3 : نہ تو دلہن کے والدین کی طرف سے دیئے گئے جہیز اور تحائف کی مجموعی مالیت نہ ہی دلہا کو دیئے گئے مخالف عروسی یا تحائف کی مجموعی مالیت پانچ ہزار روپے سے تجاوز کرے گی۔

دفعہ 4 : کوئی شخص شادی کے کسی فریق کو ایسا تحفہ نہیں دے گا جس کی مالیت ایک سو روپے سے زیادہ ہو۔ بشرطیکہ ایک سو روپے کی حد کا اطلاق ان تحائف پر نہ ہو گا جو دفعہ 3 کی ضمنی دفعہ 1 کے تحت دلہن کے والدین کی طرف سے دلہا کو دیے جائیں۔

صدر' وزیراعظم' وفاقی وزرا' وزیر اعلیٰ' وزیر مملکت' مشیر' گورنر' سپیکر' سینٹ کا چیئرمین' پارلیمانی سیکرٹری' قومی اسمبلی کا ممبر' سرکاری ملازم وغیرہ اپنی شادی یا اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں سوائے اپنے خاندان کے کسی اور سے کوئی تحفہ وصول نہیں کرے گا۔ اس پابندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اطلاق کسی ایسے سرکاری افسر یا ملازم پر نہیں ہو گا جو قومی پے سکیل 17 سے نچلے درجے میں کام کر رہا ہو اور کسی صورت میں عدالتی **مالگذاری** یا انتظامیہ کے اختیارات استعمال نہ کر رہا ہو۔

دفعہ 5 : وہ تمام اشیاء جو دلہن کو بطور جہیز یا تحفہ دی گئی ہوں وہ مطلق طور پر دلہن کی ملکیت ہوں گی اور اسے ان پر تصرف کا حق ہو گا۔

دفعہ 6 : شادی پر کیا جانے والا خرچ بشمول اخراجات مہندی' بارات اور ولیمہ مجموعی طور پر 2500 سے زیادہ نہ ہو گا۔

دفعہ 7 : دلہا اور دلہن رخصتی کے وقت تمام جہیز اور تحائف شادی میں شریک اشخاص کو دکھائیں گی یعنی جہیز وغیرہ کی نمائش کی جائے گی۔

(بعد میں یہ دفعہ ترمیمی آرڈیننس 1980ء کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی۔)

دفعہ 8 : شادی کے بعد شادی پر ہونے والے خرچ بشمول (جہیز تحائف اور تحائف عروسی) کی فہرست رجسٹرار کو مہیا کی جائے گی۔

(بعد میں یہ شرط عائد کی گئی کہ دلہن کے والدین کے لئے فہرست یا اقرار نامہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف دلہا کا والد فہرست اور اقرار نامہ پیش کرے گا۔)

دفعہ 8 الف میں کہا گیا ہے کہ اگر شادی کے سلسلہ میں قواعد کی خلاف ورزی ہوئی تو اس کی رپورٹ ڈپٹی کمشنر کو پیش کی جائے گی۔ یہ رپورٹ شادی میں شریک کوئی شخص بھی کر سکتا ہے۔

دفعہ 9 : اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو چھ ماہ قید یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ قانون کی حد سے زیادہ دیا گیا جہیز اور تحائف نادار لڑکیوں کی شادی کے لئے بحق وفاقی حکومت ضبط کر لئے جائیں گے۔ اگر خلاف ورزی کرنے والی کوئی عورت ہو تو صرف جرمانہ کی مستوجب ہو گی۔ قانون ہذا کے تحت قابل سزا جرم کا مواخذہ کوئی عائلی عدالت نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ نکاح کی تاریخ سے' اگر رخصتی نکاح کے پہلے عرصہ بعد ہوئی ہو تو ایسی رخصتی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ڈپٹی کمشنر کی طرف سے یا اس کے حکم کے تحت تحریری شکایت کی گئی ہو' کسی ایسے جرم کی سماعت کرتے ہوئے جو قانون ہذا کے تحت قابل تعزیر ہو' عائلی عدالت اس ضابطہ پر عمل پیرا ہو گی جو مجسٹریٹوں کے ذریعہ جرائم کی سماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مجموعہ ضابطہ فوجداری 1899ء میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ 10 : اسلام آباد کے دارالخلافہ کے علاقہ کی بابت وفاقی حکومت اور کسی صوبے کی بابت حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکشن کے ذریعہ قانون ہذا کے مقاصد زیر عمل لانے کے لئے قواعد وضع کرنے کی مجاز ہو گی۔

(بعد میں دفعہ ہذا 1980ء کے ترمیمی آرڈیننس سے تبدیل کر دی گئی۔ ترمیم کے مطابق اسلام آباد کے دارالخلافہ کے علاقہ میں وفاقی حکومت قواعد وضع کرے گی۔ اور ہر صوبہ اپنے صوبہ کے لئے قواعد وضع کرے گا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون انفساخ ازدواج مسلماناں مجریہ 1939ء

(DISSOLUTION OF MUSLIM MARRIAG ACT, 1939)

اسلامی قانون کے تحت شادی شدہ عورتوں کے تنسیخ نکاح کے مقدمات کے متعلق اسلامی قانون کے احکام کو یکجا کرنے اور ان کی وضاحت کرنے اور کسی شادی شدہ مسلمان عورت کے ترک اسلام سے اس کی شادی کے بندھن پر ہونے والے اثرات کے متعلق شکوک رفع کرنے کے لئے ایک قانون۔

خلاصہ

دفعہ 1 : قانون ہذا کو "قانون انفساخ ازدواج مسلماناں مجریہ 1939" کہا جائے گا اور یہ تمام صوبوں اور وفاقیہ کے دارالخلافہ پر وسعت پذیر ہو گا۔

دفعہ 2 : اسلامی قانون کے تحت کوئی شادی شدہ عورت مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا زیادہ وجوہات پر انفساخ ازدواج کی ڈگری حاصل کرنے کی حقدار ہو گی :

(1) شوہر کے ٹھکانے کا عرصہ چار سال سے علم نہیں ہے۔

(2) شوہر نے عرصہ دو سال سے اسے نظرانداز کیا ہوا ہے یا اسے نان و نفقہ فراہم کرنے سے قاصر رہا ہے۔

(3) شوہر نے مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس مجریہ 1961 کی خلاف ورزی کر کے دوسری شادی کر لی ہے۔

(4) شوہر کو عرصہ سات سال یا اس سے زیادہ کی سزائے قید ہو گئی ہے۔

(5) شوہر بلاوجہ معقول عرصہ تین سال سے اپنے ازدواجی فرائض انجام دینے سے قاصر رہا ہے۔

(6) شادی کے وقت شوہر نامرد تھا اور ایسا ہی چلا آ رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7) شوہر عرصہ دو سال سے فاتر العقل ہے یا جذام یا شدید جنسی مرض میں مبتلا ہے۔

(8) اس کی شادی سولہ سال کی عمر سے پہلے اس کے باپ یا سرپرست نے کر دی تھی اور اس نے 18 سال کی عمر کو پہنچنے سے قبل شادی کو رد کر دیا تھا۔

(9) شوہر اس کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتا ہے۔ یعنی :

(الف) اکثر اوقات' مارپیٹ کرتا ہے اور سنگ دلانہ رویہ سے اس کی زندگی اجیرن کرتا ہے' خواہ ایسا رویہ جسمانی بدسلوک کے مترادف نہ ہو۔

(ب) بری شہرت کی عورتوں سے میل جول رکھتا ہے یا بدنام زندگی گزارتا ہے۔

(ج) اسے بدکاری کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(د) اس کی جائیداد فروخت کرتا ہے یا اس پر اس کے قانونی حقوق استعمال کرنے سے اسے روکتا ہے۔

(ہ) اس کے مذہبی عقیدہ یا عمل پر کاربند ہونے میں اس کا مزاحم ہوتا ہے۔

(ر) اگر شوہر کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں تو اس سے قرآن کے احکام کے مطابق منصفانہ سلوک نہیں کرتا۔

(10) کوئی دیگر وجہ جو اسلامی قانون کے تحت انفساخ ازدواج کے لئے جائز تسلیم کی جاتی ہو مگر شرط یہ ہے کہ :

(الف) وجہ 3 پر کوئی ڈگری صادر نہ کی جائے جب تک کہ شوہر کو قطعی طور پر سات سال کی سزا نہ ہو جائے۔

(ب) وجہ 1 پر صادر کردہ ڈگری پر ایسی ڈگری کی تاریخ سے چھ ماہ کے عرصہ تک عملدرآمد نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر اس عرصہ کے درمیان شوہر اصالتاً یا مختار مجاز کے ذریعہ حاضر ہو کر عدالت کو ازدواجی فرائض سرانجام دینے کا اطمینان دلا دے تو عدالت ڈگری مذکور منسوخ کر دے گی۔

(ج) وجہ 5 پر ڈگری کے صادر کرنے سے قبل شوہر کی درخواست پر عدالت حکم دے سکتی ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر شوہر عدالت کو مطمئن کرے کہ وہ نامرد نہیں رہا اور اگر خاوند عدالت کو اس مدت کے دوران اس طور پر مطمئن کر دے تو مذکورہ وجہ پر ڈگری صادر نہیں کی جائے گی۔

دفعہ 3 : شوہر کا پتا معلوم نہ ہونے کی صورت میں شوہر کے ورثاء (جو اسلامی قانون کے مطابق اس کے وارث ہوتے ہیں) کو حاضر عدالت ہونے کا نوٹس جاری کیا جائے گا تاکہ وہ شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور کے لاپتا ہونے کی تصدیق یا تردید کریں۔

دفعہ 4 : اگر کوئی شادی شدہ مسلمان عورت مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح از خود فسخ نہیں ہو گا بلکہ عورت مذکورہ کو حق ہو گا کہ وہ دفعہ 2 میں منظور کسی وجہ سے اپنے نکاح کے انفساخ کی ڈگری حاصل کرے۔

اس دفعہ کا اطلاق اس عورت پر نہیں ہو گا جو کوئی دوسرا مذہب تبدیل کر کے اسلام میں داخل ہوئی ہو۔ اور پھر دوبارہ اپنا مذہب اختیار کر لیا ہو۔

دفعہ 5 : قانون ہذا میں کوئی امر کسی ایسے حق پر اثر انداز نہیں ہو گا جو انفساخ ازدواج ہونے پر اسلامی قانون کے تحت کسی شادی شدہ عورت کو مہر یا اس کے جزو کے لئے حاصل ہو۔

دفعہ 6 : منسوخی و ترمیم کے قانون 1942ء سے منسوخ ہوئی۔

سوال : مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء پر تبصرہ کریں۔

جواب : **تبصرہ** : جولائی 1961ء میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے "مسلم عائلی قانون کا آرڈیننس مجریہ 1961ء" نافذ کر دیا۔ اس آرڈیننس کا مقصد یہ تھا کہ یا آسانی طلاق دینے اور بلاوجہ ایک سے زائد شادی کرنے کے رجحان کو روکا جائے۔

طلاق : آرڈیننس ہذا میں طلاق دینے کا طریق کاریوں متعین کیا گیا ہے کہ :

"جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہو' وہ طلاق کا اعلان خواہ کسی شکل میں بھی ہو' کرنے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایسا کرنے کا چیئرمین کو تحریری طور پر نوٹس دے گا اور اس کی ایک نقل بیوی کو مہیا کرے گا۔"

(دفعہ 7)

"چیئرمین یونین کونسل نوٹس وصول ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر چیئرمین فریقین میں مصالحت کرانے کی غرض سے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور ثالثی کونسل ایسی مصالحت کرانے کے لئے تمام ایسے اقدامات کرے گی جو ضروری ہوں۔" (دفعہ 7)

آرڈیننس ہذا میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ طلاق دینے والا یونین کونسل کو "طلاق نامہ" بھجوائے گا یا محض یہ تحریر کرے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے۔ اگر کسی شخص نے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق پر مشتمل طلاق نامہ بھجوا دیا تو اس صورت میں مصالحت کیسے ہو گی۔

میاں بیوی کے مابین مصالحت کے سلسلہ میں قرآنی حکم ہے کہ :

"اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو (النساء)

حکمین مقرر کرنے کا حکم اس صورت میں ہے جب میاں بیوی میں نزاع پیدا ہو جائے' نہ کہ طلاق دے دینے کے بعد۔

دوسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مرد کو طلاق دینے کے سلسلہ میں جو حقوق حاصل ہیں' ان پر کسی موضوعہ قانون کے ذریعہ پابندی عائد نہیں کی جا سکتی۔ طلاق کے معاملہ میں اسلام نے مرد پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ ہاں طلاق دینے کے سلسلہ میں کچھ ہدایات ضروری دی گئی ہیں کہ اگر نباہ نہ ہو سکے تو سوچ سمجھ کر' تحمل اختیار کرتے ہوئے احسن طریقے سے طلاق دو۔ طلاق کی کئی قسمیں ہیں۔

مثلاً" طلاق رجعی' طلاق بائن' طلاق بائن مغلظہ' طلاق احسن' طلاق حسن وغیرہ لیکن مرد پر یہ پابندی کہیں بھی عائد نہیں کی گئی کہ وہ کس قسم کی طلاق دے۔ اقسام طلاق میں سے بعض کو اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن مرد کو پھر بھی اختیار ہے کہ وہ اچھا نہ سمجھے جانے والے طریقہ سے بھی اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ طلاق دینے پر پابندی عائد کرنا اور اس کے لئے کسی حکومت سے اجازت حاصل کرنا سراسر ایک مسلمان مرد کے حقوق کو سلب کرنے اور اسلامی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے۔

مسلم عائلی قانون مجریہ 1961ء کے مطابق اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے یونین کونسل کو نوٹس بھجوانے کی کارروائی عمل میں نہ لائے اور ازخود طلاق دیدے تو اس مرد کو قید محض جس کی مدت ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پانچ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے' یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

مندرجہ بالا اصول غیر اسلامی ہے۔ قانون اسلام میں یہ کہیں بھی نہیں فرمایا گیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے حکومت وقت کی اجازت حاصل کی جائے۔ اور نہ ہی اسلام میں طلاق دینے والے کے لئے کوئی سزا مقرر کی گئی ہے۔

مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961 کی دفعہ 7 کی آخری شق میں کہا گیا ہے کہ :

"ایسی بیوی کے لئے جس کا نکاح دفعہ ہذا کے تحت موثر شدہ طلاق سے فسخ ہو چکا ہو' کسی دیگر شخص سے شادی کئے بغیر' اسی شوہر سے دوبارہ شادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہو گا' ماسوا اس کے کہ ایسا فسخ تیسری بار اس طرح موثر ہوا ہو۔"

تین طلاق واقع ہونے اور عدت گذر جانے کے بعد شوہر اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ اس مقصد کے لئے فقہائے کرام نے "حلالہ" کو ضروری قرار دیا ہے' جس کا ثبوت احادیث رسول سے ملتا ہے۔ اس امر پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ تین طلاقوں سے بائنہ عورت سے اس کا پہلا شوہر اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ مطلقہ دوسرے شوہر سے منسلک ہو کر طلاق حاصل نہ کر لے لیکن عائلی قوانین میں "حلالہ" کی شرط کو غیر موثر قرار دے کر مطلقہ ثلاثہ کو پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

دوسری شادی : اسلام میں ایک مرد کو چار شادیاں کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا اور نہ ہی اسے اس مقصد کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے لیکن عائلی قوانین کے مطابق دوسری شادی یا زیادہ شادیاں کرنے کے لئے حکومت وقت سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ قانون ہذا کی دفعہ 6 میں کہا گیا ہے کہ :

> "کوئی شخص کسی پہلے کی ہوئی شادی کی موجودگی میں ماسوا ثالثی کونسل کی پیشگی تحریری اجازت کے دوسری شادی کرے گا تو وہ مہر کی تمام رقم موجودہ بیوی یا بیویوں کو فوراً ادا کرے گا۔ بلا اجازت دوسری شادی کی شکایت پر سزا یابی کی صورت میں قید محض جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے' یا جرمانہ پانچ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے' یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔"

ایک سے زیادہ شادیاں کرنے پر پابندی اور سزا کا تصور غیر اسلامی ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے حکومت وقت یہ پابندی عائد کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

حکومت نے مسلم عائلی قوانین کو ہر حال میں نافذ کرنے کے لئے علمائے کرام (جن میں زیادہ تر لوگ مغربی تعلیم یافتہ تھے) کے ایک گروہ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ان سے اس قانون کی موافقت میں بیان دلوائے اور مضامین لکھوا کر شائع کرنے کا بندوبست کیا۔ چنانچہ دوسرے طبقہ نے عائلی قوانین کی موافقت میں بہت کچھ لکھا اور اسے اسلامی نکتہ نظر سے ہمکنار ثابت کرنے پر اپنی تمامتر کوششیں صرف کر دیں۔

انھوں نے کہا کہ حکومت وقت مسلم رعایا کی محافظ و نگران ہوتی ہے' اس کا فرض ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ معاشرہ کے کسی طبقہ کو زیادتیوں اور محرومیوں سے تحفظ دینے کی خاطر ایسے قانون وضع کرے جو ویسے ان پر شرعاً لازم نہ ہوں۔ حکومت وقت مباحات پر بھی پابندیاں عائد کر سکتی ہے اور یہ پابندیاں ہمارے ہاں پہلے سے موجود ہیں' جنہیں علمائے کرام نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ مگر ہم نفسیاتی طور پر عورت کو غلام بنائے رکھنے کے قائل ہیں اس لئے عورت کے تحفظ پر بوکھلا اٹھے ہیں۔

بہرحال علمائے کرام کے کٹڑ گروہ کا اب بھی یہی خیال ہے کہ مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961ء خالص اسلامی قوانین سے متضاد ہیں۔ قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون وضع نہیں کیا جا سکتا' قانون ہذا چونکہ قرآن و سنت سے متصادم ہے اس لئے یہ باطل ہے۔

اسلامی قانون سازی

تنویر بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں اسلامی قانون سازی

سوال : برطانوی ہند میں اسلامی نظریات کے حوالہ سے قانون سازی پر روشنی ڈالئے۔

جواب : 1947ء سے پہلے برصغیر پاکستان و ہند کو "برطانوی ہند" کہا جاتا تھا اور اس پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس عہد میں ہندوستان کے باشندوں کو اپنے شخصی معاملات یعنی شادی' طلاق' وراثت اور وصیت وغیرہ کے سلسلہ میں اپنے اپنے مذہبی قانون کے مطابق عمل کرنے کی آزادی دی گئی۔ اس عہد میں مسلمانوں کے لئے قانون سازی بھی کی گئی لیکن یہ قوانین من و عن شریعت محمدیہ کے قوانین نہیں تھے۔ اکثر قوانین میں اسلامی قوانین کی اصل شکل کو مسخ کر دیا گیا تھا۔ مثلاً" برطانوی حکومت نے 1929ء میں "قانون امتناع ازدواج اطفال" کے ذریعہ نابالغوں کی شادی پر پابندی عائد کر دی۔ اس قانون کے مطابق "نابالغ" سے مراد ہے' دونوں جنسوں میں سے کوئی فرد جو اٹھارہ سال سے کم عمر ہو۔ یعنی اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے شادی نہیں کی جا سکتی۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ماہ کی قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے' یہ شادی کروانے والے سرپرست یا والدین بھی سزا کے مستوجب ٹھہرائے گئے۔ یہ قانون سراسر غیر اسلامی ہے (یاد رہے کہ یہ قانون قدرے ترمیم کے بعد پاکستان بننے پر بھی نافذ العمل ہے۔)

1939ء میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی نے قانون انفساخ ازدواج مسلماناں منظور کیا' جس کے تحت مسلمان عورتوں کو حق دیا گیا کہ وہ شرع کے مطابق کسی بھی سبب کی بنا پر تفریق کا دعویٰ دائر کر سکتی ہیں۔ اس قانون کا اہم امر حضرت امام مالک کی متابعت میں عورت کا فسخ نکاح کا وہ حق تھا جو اس کے شوہر کے چار سال تک مفقود الخبر رہنے کی صورت میں دیا گیا تھا۔ قانون انفساخ ازدواج مسلماناں کے تمام قواعد شرع محمدی کے مطابق نہیں ہیں۔ قانون ہذا کی دفعہ 4 میں بیان کیا گیا ہے کہ

"کسی شادی شدہ مسلمان عورت کا ترک اسلام کرنا یا اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اختیار کرنا از خود شادی کے فسخ ہونے کا محرک نہ بن سکیں گے۔ ترک اسلام کے بعد عورت عدالت سے فسخ نکاح کی ڈگری حاصل کرے گی۔"

اسلام ترک کرنے کو فقہی اصطلاح میں "مرتد ہونا" کہا جاتا ہے۔ تفریق بہ سبب ارتداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجہ کے بارے میں فقہائے اسلام کے مختلف نظریات ہیں۔ مثلاً"

امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق :

(1) یہ کہ جس طرح مرد کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے' اسی طرح عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جائے گا اور ہر ممکن صورت میں یہ کوشش کی جائے گی کہ عورت اسلام کی طرف واپس آ جائے۔ اس کے اسلام کی طرف لوٹ آنے پر اس کا دوبارہ نکاح اس کے سابق شوہر سے کرا دیا جائے گا۔

(2) یہ کہ زوجہ کے ارتداد کے بعد وہ مسلمان کے حق میں لونڈی کا درجہ حاصل کرے گی اور اس صورت میں شوہر کو چاہئے کہ وہ حاکم وقت سے اس کو قیمتاً" خرید لے اور اس کے لونڈی ہونے کی حیثیت سے فائدہ اٹھاتا رہے۔

(3) یہ کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

امام مالک کے مسلک کے مطابق :

شوہر کے ارتداد کی صورت میں دونوں میں تفریق کرا دی جائے گی۔ عورت کے مرتد ہونے کی صورت میں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس سے شوہر نے جان چھڑانے کے لئے ایسا کیا ہے تو عورت بائنہ نہ ہو گی۔ بلکہ اس کے قصد کے خلاف عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی کے نزدیک :

زوجین یا ان میں سے کسی ایک کا مرتد ہو جانا دخول کے بعد عمل میں آیا ہو یا دخول سے قبل تو فوراً" نکاح منقطع نہ ہو گا بلکہ ان کے دوبارہ اسلام لانے کی امید تک حکم موقوف رہے گا۔ اگر مرتد شوہر عورت کی عدت پوری ہونے سے قبل اسلام لے آئے تو ان کے درمیان نکاح باقی رہے گا۔ بصورت دیگر مرتد ہونے کے وقت سے نکاح منقطع سمجھا جائے گا۔ اگر یہ ارتداد دخول سے پہلے واقع ہوا ہو تو اس حالت میں نکاح فوراً" ختم ہو جائے گا۔

چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانوی ہند میں اسلامی نظریات کے نام پر جو قانون سازی ہوئی وہ خالص اسلامی نظریاتی قانون سازی نہیں تھی۔

سوال : پاکستان میں اسلامی قانون سازی کا تدریجی جائزہ پیش کریں۔

جواب : اسلامی قانون سازی کا نظریہ : اسلامی نکتہ نظر کے مطابق اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے' خلق اسی کی ہے' اس لئے فطرتاً" امر کا حق بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ یعنی اقتدار اعلیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور زمین پر حکومت کرنے کا حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ ہاں! انسان اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (نائب) کی حیثیت میں احکام الٰہی کو نافذ کرنے کا ذمہ دار ضرور ہے۔ اور یہ خلیفہ ہر کس و ناکس نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ اہلیت کا حامل ہونا ضروری ہے۔ خلافت الٰہی کے فرائض انبیائے کرام سر انجام دیتے رہے۔ سب سے آخر میں ختم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اپنے احکام نازل فرمائے۔ یہ احکام قرآن مجید کی صورت میں موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔ اس نظریہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلام کے قوانین کسی انسان کے وضع کردہ نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام ہیں' جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے۔

احکام الٰہی کی تشریح و تعبیر کے لئے حدیث فہمی کی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے لئے فقہی علوم وجود میں لائے گئے۔ فقہ "قانون الٰہی" سے کوئی علیحدہ نظریہ قانون نہیں ہے' بلکہ یہ قانون الٰہی کو سمجھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ فقہائے کرام نے اپنی زندگیاں قانون الٰہی کو سمجھنے اور اسے نافذ کرنے سے متعلقہ کوششوں میں صرف کر دیں۔ انہوں نے کوئی نیا قانون بنانے کی جرات نہیں کی کیونکہ یہ بات عقیدہ اسلام میں داخل ہے کہ قرآن و سنت سے متضاد کوئی قانون وضع کرنا دین اسلام سے خارج ہونے کی دلیل ہے۔

پاکستان میں قانون سازی : پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ :

"پاکستان ایک جمہوری مملکت ہو گی' جس کی بنیاد اسلام کے عدل عمرانی کے اصولوں پر رکھی جائے گی۔"

چنانچہ پاکستان میں "دستور پاکستان" کی تشکیل کے لئے' اسلامی نظریات کی سفارشات پیش کرنے کی خاطر "تعلیمات اسلامی بورڈ" قائم کیا گیا' جس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور مولانا سید سلیمان ندوی صدارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسلامی قانون سازی کے سلسلہ میں بورڈ نے کوئی نمایاں کام نہیں کیا۔ ہاں سید سلیمان ندوی کا علمی کام قابل قدر ہے۔

1949ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے "قرارداد مقاصد" منظور کی جس کی رو سے پاکستان پر اللہ کی حاکمیت کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اس مقصد کی تکمیل کا ذمہ لیا گیا کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو ان اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے مطابق ڈھال سکیں جو قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں متعین ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 اگست 1955ء کو حکومت پاکستان نے ایک سات رکنی کمیٹی مقرر کی جو "عائلی قانون کمیشن" کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کمیٹی کے ذمہ یہ کام سپرد کیا گیا کہ وہ خاندانی قوانین کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ مرتب کرے۔ اس کمیٹی میں ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین اور جسٹس عبدالرشید بطور صدر کام کرتے رہے۔ "عائلی قانون کمیشن" نے جون 1956ء میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی۔ یہ رپورٹ 30 جون 1956ء کو گزٹ میں شائع ہوئی۔ علمائے کرام نے اس رپورٹ کو ہدف تنقید بنایا اور یہ رپورٹ ایک عرصہ تک قانون کا درجہ حاصل نہ کر سکی۔

23 مارچ 1956ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پہلا دستور نافذ ہوا۔ اس دستور کی دفعہ 198 کے مطابق یہ قرار دیا گیا کہ :

> "اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جا سکے گا جو قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور اسلام احکامات و تعلیمات کے منافی ہو۔"

چنانچہ 22 مارچ 1957ء کو ایک "اسلامی قانون کمیشن" کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے صدر جسٹس محمد شریف (سابق جج سپریم کورٹ) مقرر کئے گئے۔ اسلامی قانون کمیشن نے بھی اسلامی قانون سازی میں کوئی نمایاں کردار ادا نہ کیا۔

7 اکتوبر 1958ء کو ایک خاموش فوجی انقلاب کے نتیجہ میں سابق صدر سکندر مرزا کے صدارتی اعلان کے تحت "دستور پاکستان 1956ء" معطل ہو کر رہ گیا اور ملک میں مارشل لاء نافذ ہو گیا۔

1958ء ہی میں' اس انقلاب کے بیس دن بعد صدر اسکندر مرزا کو منصب صدارت چھوڑنا پڑا' حکومت افواج پاکستان کے سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خان نے سنبھال لی' جو بعد میں پاکستان کے سربراہ (صدر) مقرر ہوئے۔

صدر محمد ایوب خان نے ملک میں "بنیادی جمہوریت" تشکیل دینے کے لئے یونین کونسلوں کا اجراء کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی "عائلی قوانین مجریہ 1961ء" کا آرڈیننس نافذ کر دیا۔ اس نفاذ کے بعد طلاق اور نکاح سے متعلقہ مسائل یونین کونسلر کے چیئرمینوں کو سونپ دیئے گئے۔ (عائلی قوانین پر تبصرہ علیحدہ سوال کے تحت درج کیا گیا ہے۔)

1962ء میں پاکستان کا دوسرا دستور نافذ ہوا جس میں تسلیم کیا گیا کہ پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے منافی نہیں ہو گا۔ دستور کی دفعہ 199 کے تحت صدر مملکت کو "اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل" کے قیام کا اختیار دیا گیا تاکہ یہ جائزہ لیا جا سکے کہ کوئی مجوزہ قانون اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف یا منافی تو نہیں ہے۔

دستور مذکورہ کی دفعہ 207 کے تحت صدر کو "ادارہ تحقیقات اسلامی" کے نام سے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے بھی اختیار دیا گیا جو اسلام اور اسلامی تعلیمات کی تحقیق کرے' جس سے صحیح اسلامی بنیاد پر مسلم معاشرے کی تشکیل جدید میں مدد مل سکے۔ چنانچہ "ادارہ تحقیقات اسلامی" وجود میں لایا گیا' جس کے تحت ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن نے نمایاں تحقیقی کام کیا۔ انہوں نے "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے چھ کتب مرتب کیں' جن کا تعلق عائلی قوانین' دیوانی قوانین اور فوجداری قوانین سے ہے۔ انہوں نے مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل کتب مرتب کیں' جو ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں :

جلد اول	:	قانون ازدواج
جلد دوم	:	قانون طلاق
جلد سوم	:	نسب اولاد و حصانت' نفقہ اولاد و آباؤ اجداد
جلد چہارم	:	قانون وصیت
جلد پنجم	:	قانون وصیت
جلد ششم	:	قانون شفعہ

1973ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر ایک آئین منظور کیا گیا اس آئین میں کہا گیا :

(1) اس ریاست کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو گا۔

(2) اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہو گا۔

(3) اسلامی جمہوریہ پاکستان کا صدر مسلمان ہو گا۔

(4) اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔

(5) اسلامی تعلیمات پر عملداری کے لئے "اسلامی نظریہ کونسل" تشکیل دی جائے گی۔

بھٹو حکومت کے زوال کے بعد ملک میں مارشل لاء نافذ ہو گیا اور جنرل محمد ضیاء الحق نے فوجی حکومت قائم کر لی۔ بعد میں وہ صدر مملکت مقرر ہوئے۔

صدر محمد ضیاء الحق کے عہد میں مئی 1981ء میں "اسلامی نظریہ کی کونسل" تشکیل دی گئی جس میں بیس ارکان شامل کئے گئے۔ ارکان کے لئے قرآن و سنت' حدیث و فقہ اور دوسرے دنیاوی و دینی علوم کا ماہر ہونا ضروری قرار دیا گیا تاکہ قرآن و سنت' حدیث کے فیصلے حرف آخر ثابت ہو سکیں۔ اس دور میں اسلامی حدود تعزیرات کا نفاذ ہوا۔ قوانین کے سانچے کو اسلامی قالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈھالنے کے لئے "وفاقی شریعت کورٹ" قائم کی گئی۔

صدر محمد ضیاء الحق کے عہد میں اسلامی قوانین سے متعلق مندرجہ ذیل کام ہوا

(1) عشر اور زکواۃ کا نظام

(2) حدود اور تعزیرات کا نفاذ

(3) ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے سے متعلق اقدامات

(4) منشیات کی تیاری اور خرید و فروخت کا امتناع اور سزاؤں کا تعین

صدر محمد ضیا الحق کی حادثاتی موت کے بعد ملک میں جمہوریت بحال ہوئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو' انتخاب کے لئے وزیراعظم پاکستان مقرر ہوئیں لیکن جلد ہی دوبارہ انتخابات کے ذریعہ محمد نواز شریف ملک کے نئے وزیراعظم مقرر ہوئے۔ ایک دفعہ پھر انقلاب آیا اور نئے انتخابات کے نتیجہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو برسر اقتدار آ گئیں۔ موجودہ وقت تک وہی ملک کی وزیراعظم ہیں۔ اس تمام عرصہ میں اسلامی قانون سازی کے کوئی نمایاں خدمات انجام نہیں دی گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی میں اسلامی قانون سازی

ترکی : ترکی میں صدیوں سے موروثی بادشاہت کا رواج تھا۔ مسلمانوں کے عہد میں ترکی کو "سلطنت عثمانیہ" کہا جاتا تھا جس میں سلطان ایک مطلق العنان حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ "خلیفہ المسلمین" بھی کہلاتا تھا۔ 1516ء کے بعد خلافت کا دور شروع ہوا جو 1924ء تک جاری رہا۔

ترکی میں مغربی ممالک کی طرز پر فقہ اسلام کو مدون کرنے کے لئے اٹھارویں صدی عیسوی میں باضابطہ کوششیں شروع ہوئیں۔ سلطان ترکی نے ایک حکم کے تحت 1869ء میں دیوانی قوانین مرتب کرنے کے لئے سعادت پاشا کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے 1876ء میں ترکی کے لئے "مجلۃ الاحکام العدلیہ" کے نام سے اسلامی دیوانی قانون مرتب کیا' جو "مجلہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس مجلہ میں مندرجہ ذیل امور سے متعلق قانون سازی کی گئی تھی۔

(1) اجارہ
(2) رہن
(3) کفالت
(4) امانت
(5) تحویل
(6) ہبہ
(7) غصب
(8) شفعہ
(9) شراکت
(10) کارندگی
(11) تصفیہ
(12) ابراء (برات)
(13) اقرار
(14) دعویٰ
(15) شہادت و تحلیف

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(16) قضا

یہ مجلّہ 1851ء دفعات پر مشتمل ہے' جس کو 1926ء تک ترکی میں قانونی حیثیت حاصل رہی۔ 1926ء میں ترکی حکومت نے مجلّہ کو منسوخ کر دیا۔

ترکی حکومت نے 1917ء میں قانون نکاح و طلاق وضع کیا جو "حقوق العائلہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قانون میں حنفی اور مالکی مذہب کا اتباع کیا گیا تھا۔

مصر میں اسلامی قانون سازی : مصر میں اسلامی قانون سازی کا کام سب سے پہلے 1915ء میں شروع ہوا۔ حکومت مصر نے مذاہب اربعہ کے علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا۔ اس بورڈ نے چھ سال کی مدت میں ایک مسودہ قانون مرتب کیا۔ اس مسودہ قانون کے شائع ہونے پر علماء کرام اور عوام کی طرف سے بے شمار اعتراضات کیے گئے' اس لئے یہ قانون نافذ نہ ہو سکا۔

اس کے بعد 1920ء میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا' جس میں شیخ الازہر اور مفتی مصر وغیرہ شامل تھے۔ اس کمیشن نے اسی سال کچھ سفارشات پیش کر دیں' جن کو بحیثیت قانون نافذ کر دیا گیا۔ اس قانون میں نان و نفقہ' عدت اور مفقود الخبر شوہر کے مسائل میں امام مالک اور امام شافعی کا اتباع کیا گیا جبکہ اس قانون سے قبل "ضابطہ تنظیم عدالت ہائے کے شرعیہ" مجریہ 1910ء کی دفعہ 280 کے تحت شخصی معاملات میں امام ابو حنیفہ کے مسلک پر عمل کیا جاتا تھا۔

قانون مذکورہ کے ذریعہ شافعی فقہ کی پیروی میں زوجہ کے نفقہ کو ایک قرض قرار دیا گیا اور جس وقت سے شوہر انکاری ہو' قابل ادا قرار دیا گیا۔

اس کے بعد 1929ء میں مصری حکومت نے ایک اور قانون کی منظوری دی جس میں طلاق بحالت نشہ اور جبری طلاق کو باطل اور طلاق بالکنایہ کو غیر نافذ قرار دیا گیا۔ نیز سوائے طلاق قبل دخول اور طلاق علی المال (خلع) اور تین طلاقوں کے' جن کی تکمیل تین طہروں میں کی گئی ہو' ہر طلاق کو طلاق رجعی قرار دیا گیا۔ شوہر کے ایک سال سے مفقود الخبر ہونے یا تین سال سے زائد قید کی صورت میں بیوی کو طلاق حاصل کرنے کا حق دے دیا گیا۔

1929ء کے قانون میں مندرجہ ذیل امور سے متعلق قانون سازی کی گئی :

(1) نسب اولاد

(2) نفقہ

(3) عدت

(4) مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) طلاق

(6) حصانت

(7) طلب طلاق (تفریق)

(8) نکاح

(9) خلع

1943ء میں "قانون میراث" اور 1949ء میں "قوانین وقف" نافذ کئے گئے۔ مصر میں اسلامی قوانین کا مجموعہ "احکام الشریعۃ فی الاحوال الشخصیہ" کے نام سے' دفعات کی شکل میں موجود ہے۔

شام میں اسلامی قانون سازی : شام میں 1917ء میں مذاہب اربعہ سے اخذ کردہ احکام کو قانونی شکل دی گئی۔ ان احکام کا بیشتر تعلق طلاق سے متعلقہ مسائل سے تھا۔ مندرجہ ذیل امور میں عورت کو طلب تفریق کا اختیار دیا گیا :

(1) اگر شوہر جذام کا مریض ہو۔

(2) اگر شوہر سل کا مریض ہو۔

(3) اگر شوہر مجنون ہو۔

(4) اگر شوہر نان و نفقہ ادا کرنے سے قاصر ہو۔

(5) اگر شوہر چار سال سے مفقود الخبر ہو۔

(6) اگر شوہر زمانہ جنگ میں ایک سال تک مفقود الخبر ہو۔

اس کے بعد شام میں' 1953ء میں "قانون الاحوال الشخصیہ" کے نام سے ایک اسلامی قانون نافذ کر دیا گیا جو دفعہ وار شکل میں مرتب شدہ ہے' اس قانون کی رو سے :

(1) اہلیت نکاح کے سلسلہ میں لڑکی کی عمر 17 سال اور لڑکے کی عمر 18 سال متعین کی گئی۔

(2) اگر لڑکی کی عمر 13 سال اور لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو اور وہ دونوں نکاح کرنے کے خواہش مند ہوں اور ان کے ولی معترض نہ ہوں تو قاضی انہیں نکاح کی اجازت دے سکتا ہے۔

(3) نکاح کے لئے قاضی سے اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا۔

(4) اجازت نکاح کے لئے طبی صداقت نامہ (عمر اور صحت کے بارے) میں پیش کرنا ضروری قرار دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) ایک وقت میں تین یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق دینے کی صورت میں ایک ہی طلاق تسلیم کی جائے گی۔

(6) خلع اور طلاق متہم ا ثلاث کے علاوہ باقی قسم کی طلاق کو طلاق رجعی کے حکم میں داخل کر دیا گیا۔

(7) مدت حمل ایک شمسی سال مقرر کر دی گئی' جو امام مالک کے مسلک کے مطابق ہے۔

(8) مالکی مذہب کے مطابق معدوم شخص کے لئے وصیت کو جائز قرار دیا گیا۔

(9) مالکی مذہب کے مطابق یہ قرار دیا گیا کہ اگر کسی شخص کے حق میں وصیت کی گئی ہو اور وہ شخص وصیت کرنے والے کا قاتل ہو تو وصیت کے تحت اس (قاتل) شخص کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

(10) ایسی اولاد جس کا باپ اس کے دادا کی حیات میں فوت ہو جائے' اس کے حق میں وصیت کرنا واجب قرار دیا گیا۔ جس کی مقدار اتنی ہونی چاہئے جتنی کہ اس کے باپ کو ملتی اگر وہ دادا کی موت کے وقت بقید حیات ہوتا۔

(11) بھائی کو دادا کے ساتھ متوفی کے ورثہ میں حقدار قرار دیا گیا۔

(12) وراثت حمل صرف اس صورت میں معتبر قرار دی گئی جب مدت حمل ایک سال ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق میں اسلامی قانون سازی

حکومت عراق کی وزارت انصاف نے 1959ء میں ایک قانون منظور کیا' جو "الاحکام الشخصیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور سے متعلق مسائل شامل ہیں۔

(1) نکاح
(2) طلاق
(3) نسب اولاد
(4) حصانت
(5) وصیت
(6) میراث

اس قانون کے مطابق :

(1) ایک سے زائد نکاح پر پابندی ہے۔
(2) دوسری شادی کرنے کے لئے قاضی سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔
(3) بلا اجازت نکاح ثانی پر ایک سال قید یا دو سو دینار جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔
(4) طلاق بلفظ ثلاث کو ایک طلاق تصور کیا جاتا ہے۔
(5) زوجین کے درمیان ناچاقی یا مرد کی نفقہ دینے سے عدم استطاعت کے باعث عورت کو طلب تفریق کا حق حاصل ہے۔
(6) اولاد کے تعلیمی اخراجات کو نفقہ میں داخل کیا گیا ہے۔
(7) حصانت کے معاملہ کو قاضی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افریقہ میں اسلامی قانون سازی

براعظم افریقہ کے اہم اسلامی ممالک میں مصر' مراکش اور تیونس میں اسلامی قانون سازی کا عمل انجام دیا گیا۔

تیونس : تیونس میں مخصی قانون "مجلۃ الاحوال الشخصیہ" کے نام سے مدون کیا گیا' جو یکم جنوری 1957ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ قانون حنفی اور مالکی فقہ کا امتزاج ہے۔

(1) اہلیت نکاح کے سلسلہ میں لڑکے کی عمر 18 سال اور لڑکی کی عمر 15 سال مقرر ہے۔

(2) خاص حالات میں جج کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اہلیت نکاح کی عمر سے پہلے شادی کی اجازت دے سکے' لیکن اجازت کے لئے بلوغت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔

(3) تعداد ازواج کو قطعاً" ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(4) دوسری شادی کرنے والے کو ایک سال قید یا دو لاکھ چالیس ہزار فرانک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(5) طلاق دینے کے لئے ضروری ہے کہ شوہر عدالت سے رجوع کرے۔ عدالت کے علاوہ دی جانے والی طلاق کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

(6) اگر زمانہ جنگ میں شوہر دو سال سے مفقود الخبر ہو تو عورت کو طلب تفریق کا حق حاصل ہے۔

(7) عام حالات میں شوہر کو مفقود الخبر ہونے کی بنا پر طلب تفریق کے سلسلہ میں جج کو اپنی صوابدید استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

مراکش : مراکش میں اسلامی قانون "مدونہ الاحوال الشخصیہ" کے نام سے موسوم ہے' جس میں عائلی قوانین مدون کئے گئے ہیں۔ یہ قوانین نکاح' طلاق اور وراثت وغیرہ سے متعلق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا جیون کے حالات زندگی

ترمیم و اضافہ

نور الانوار از ملا جیون

1 نام و نسب اور خاندان

آپ کا نام احمد عرف ملا جیون اور نسب نامہ شیخ احمد ابن ابی سعید بن عبداللہ بن عبدالرزاق بن خاصہ الصدیق صالحی ہے۔ نسب نامہ خلیفۂ اول حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے۔ والد بزرگوار کا نام ابو سعید ہے آپ کی والدہ شاہ عالمگیر کے داروغہ مطبخ میر آتش عبداللہ عرف نواب عزت خان امیٹھوی کی ہمشیرہ محترمہ تھیں بعض حضرات کا کہنا ہے کہ حضرت ملا جیون کا سلسلہ نسب حضرت صالح علیہ السلام تک جا پہنچا ہے۔ آپ کا خاندان علم و تقویف کے لحاظ سے مضافات لکھنو نہایت مقبول اور مرجع عام و خاص تھا یوں تو اس علاقے کے اکثر و بیشتر لوگ بلند پایہ عالم اور غایت درجے کے متقی تھے لیکن ملا جیون کا خاندان ان سب میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔

آپ کے والد مولانا ابو سعید بن عبداللہ بن عبدالرزاق صالحی امیٹھوی 4 ربیع الاول 1002ء کو میٹھی میں پیدا ہوئے اپنے زمانے کے مشہور اساتذہ علم حاصل کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد تمام عمر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا عالم و فاضل ہونے کے ساتھ ہی نہایت متقی، صالح، متورع، عابد و زاہد، کریم النفس اور سخی تھے 8 محرم الحرام 1061ء کو اپنے وطن امیٹھی میں فوت ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے

2 ولادت اور تعلیم و تربیت

ملا جیون پیر کے دن 25 شعبان المعظم 1047ء کو قصبہ امیٹھی میں صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ والدین نے بڑے ناز و نعم سے پرورش کی۔ جب عمر چار سال ہو گئی تو حسب قاعدہ شرفاء انہوں نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ سات سال ہی کے تھے کہ قرآن مجید کی حفظ سے فارغ ہو گئے۔

التفسیرات الاحمدیہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ میں اس عمر میں حافظ ہوا جب کہ میں ابھی حروف و اعراب کو شناخت کرنے کی بھی استعداد نہیں رکھتا تھا۔

حفظ قرآن کے بعد دیگر علوم مروجہ کی طرف توجہ کی اور اس زمانے کی مروجہ درسی کتب کی تعلیم شیخ محمد صادق ستر کھی سے حاصل کی۔ بعض کتابیں مولانا لطف اللہ کوروی سے پڑھیں۔ 22 سال کی عمر تھی کہ علم درسیہ سے فراغت حاصل کر لی تحصیل علم کے بعد اپنے وطن میٹھی آکر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکا من پسند مشغلہ تھا آپ کی علمی قابلیت اور تقویٰ کے سبب آپ کے گرد طلبہ کا ہجوم رہتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 قوت حافظہ

ملا جیون کا قوت حافظہ حیرت انگیز تھا مورخین کا کہنا ہے کہ تمام درسی کتب کی عبارت کے ورقوں آپ کو حفظ تھے اور قوت حافظہ کی اس سے بہتر مثال کیا ہو سکتی ہے۔ کہ سات سال کی عمر میں قرآن کے حافظ ہو گئے اور پندرہ سال کی عمر میں درسی کتب سے فراغت حاصل کی۔

صاحب تذکرہ علمائے ہند کا کہنا ہے کہ طویل ترین قصیدے کے سب اشعار ایک بار ہی سننے سے آپ کو ازبر ہو جاتے تھے۔

4 آپ کے عہد میں حکومت ہند کے حالات

خدا نے جہاں آپ کو بہت سے انعامات سے نوازا تھا وہاں یہ خصوصی انعام بھی اپنے خاص لطف و کرم سے عنایت کیا کہ آپ کے دور میں ہند کا حکمران سچا باعمل مسلمان تھا۔ یعنی اس وقت ہند پر ابی المظفر محی الدین اورنگ زیب کی حکومت تھی تمام مورخین کرام عالمگیر کے تذکروں میں ان کے اساتذہ کی فہرست میں ملا جیون کو بھی شامل کرتے ہیں۔ لیکن اس کا صحیح ثبوت خود عالمگیر کے بیانات میں کہیں نہیں ملتا۔ اس لیے مورخین کرام پر اعتماد کرتے ہوئے عالمگیر کے استاذہ میں ملا جیون کو شامل کرتے ہیں غرضیکہ ملا جیون کو ایسے پر امن دور میں دین کی خدمت کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ فی الحقیقت دین کی صحیح خدمت بھی ایسے حالات میں ہو سکتی ہے آپ نے اپنے دور حکومت کے بارے میں اپنی تفسیر تفسیرات احمدیہ میں لکھا ہے۔

"اس وقت اللہ تعالیٰ کا سایہ ہی سایہ ہے لواء شریعت باعزت طریقہ سے لہرا رہا ہے علوم شریعت و طہارت احکام غالب کر دیئے گئے ہیں۔ رسومات کفر اور معاصی کی نجاست مٹا دی گئی ہے اطراف مشرق اور مغرب اور تمام شہروں میں جمعہ و عیدین اور اقامت حدود قائم کی گئی ہیں اور یہ تمام باتیں حکومت سلطان مومنین مالک زمام عالم قاصر شریعت صحیحہ مالک طریق مستقیم عدل و انصاف کے بچھونے بچھانے والے ظلم و بے راہ روی کی اساس مٹانے والے شریعت غرا کی ترویج کرنے والے ملت بیضاء حنفیہ کی تاسیس کرنے والے ابی المظفر محی الدین اورنگ زیب کے دم قدم سے ہے"

5 زیارت حرمین شریفین

جب ملا جیون کی عمر 55 سال کی ہو گئی تو آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا قصد کیا اور وہاں تشریف لے جا کر تقریباً 5 سال وہیں قیام پذیر رہے ایک بار اپنے والد اور ایک بار اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے حج بدل کی سعادت حاصل کی حرمین شریفین میں قیام کے موقع پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہت سے علماء سے ملاقات کی اور علوم دینیہ میں ان سے فیض حاصل کیا یہیں پر آپ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف شرح منار لکھی جس کی عمدگی اور نفاست آج بھی مسلم گردانی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 لاہور' اجمیر اور دکن میں قیام

آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے شہروں کو اپنے قدم مبارک سے نوازا اور وہاں کے لوگوں کو اپنے چشمہ علم سے سیراب کیا ان میں سے مشہور شہر دہلی' لاہور' اجمیر اور حیدر آباد دکن ہیں' دہلی اور اجمیر میں تو آپ نے باقاعدہ درس کا انتظام کر رکھا تھا جس میں آپ باقاعدگی سے درس دیتے تھے یہاں آپ کے چشمہ علم سے ہزارھا لوگ مستفید ہوئے۔ لاہور میں آپ شاہ عالم کے ساتھ تشریف لائے تھے جب کہ شاہ عالم بن اورنگ زیب کو لاہور کا گورنر بنایا گیا تھا جب شاہ عالم کا انتقال ہو گیا تو آپ واپس دہلی تشریف لے گئے اور وہیں قیام پذیر رہے۔

اورنگ زیب کے شہزادوں میں سے فرخ سیر بھی آپ کی علمی قابلیت اور ورع و تقویٰ سے بہت متاثر تھا وہ آپ کو اپنے ساتھ اجمیر لے گیا جہاں پہنچ کر آپ نے اپنی فطرت اور طبیعت کے موافق بہت سے لوگوں کو راہ راست کی تلقین کی اور مدت تک دینی و علمی خدمات سر انجام دیتے رہے دکن میں آپ اورنگ زیب کی فوج میں قاضی عسکر تھے تقریباً پانچ سال دکن میں قیام رہا۔

7 وفات حسرت آیات

شروع ماہ ذیقعدہ 1130ھ سے ہی آپ نے اپنے ارتحال کی خبر دینا شروع کی اور چاہتے تھے کہ کسی طرح وطن پہنچ کر جان حق تسلیم ہو۔ بے چین اور مضطرب رہتے کہ کسی طرح اڑ کر کے وطن پہنچ جائیں لیکن قضا و قدر کا تقاضا اس کے خلاف تھا آپ کی تمنا پوری نہ ہوئی 8 ذیقعدہ دو شنبہ کے روز 1130ھ کو حسب معمول انداز طلب کے درس و تدریس سے فارغ ہوئے نماز مغرب مع اوابین و اوراد و وظائف ادا کی رات کا کھانا تناول فرمایا' عشاء پڑھی' اور سنن و نوافل ادا کیے نصف شب گزری تو سینہ میں کچھ سوزش محسوس کی جو بڑھتے بڑھتے پہلو میں بھی ہونے لگی شام کے وقت کوئی ستارہ ٹوٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کوئی عالم کامل دنیا سے رخصت ہونے کو ہے درد کی حالت میں اپنے بیٹے ملا عبد القادر سے جو موجود تھے فرمایا کہ وقت آخر ہے اور یہ کہہ کر جامع مسجد دہلی کے جنوبی دالان کی طرف ایک کوٹھڑی میں جا کے لیٹ گئے کلمہ طیبہ ورد زبان تھا کہ روح اطہر جسد عنصری کو چھوڑ راہی جنت ہوئی۔ 9 ذیقعدہ سہ شنبہ 1130ھ کا دن تھا ظہر کے وقت آپ کی میت کو میر محمد شفیع کے تکیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

14 محرم الحرام 1131ھ چہار شنبہ کے دن پچاس روز کے بعد آپ کی میت کو ایک تابوت میں رکھ کر امبیٹھی لایا گیا اور وہاں قدیم مدرسہ اسلامیہ کے ملحق مقبرہ میں دفن کیا گیا شیخ تبع محمد بن ملا ستر کھی نے جو آپ کے استاد زادے اور شاگرد بھی ہیں نے 1130ھ تاریخ وفات لکھی۔ آپ سلسلہ قادریہ میں مرید تھے۔ اور مجاز بیعت بھی اور سلسلہ چشتیہ سے بھی آپ کا سلسلہ ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد

آپ کی اولاد کے بارے میں تذکرہ نگاروں کے ہاں صرف ایک لڑکے کا ذکر ملتا ہے۔ جس کا نام ملا عبدالقادر تھا جو خود بھی ایک جید عالم اور درس و تدریس میں بہت شہرت رکھتا تھا۔

ملا جیون کے علمی آثار

ملا جیون نے جن علمی موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں وہ تفسیر قرآن' اصول فقہ' تصوف اور شاعری جیسے بلند مرتبت مضامین ہیں۔

تفسیر قرآن

تفسیر قرآن میں آپ کی شہرہ آفاق کتاب "تفسیر الاحمدیہ بیان آیات الشرعیہ" ہے یہ قرآن کریم کی پانچ صد آیات کی شرح و تفسیر ہے جن کا تعلق فقہی مسائل سے ہے اپنی جامعیت' وسعت' سلاست اور موضوع کے لحاظ سے یہ کتاب صحیح معنوں میں برصغیر میں پہلی کتاب ہے۔ کیونکہ برصغیر پاک وہند میں اس سے قبل اور اس کے بعد بہت سی تفسیریں لکھی گئیں لیکن ان میں وہ بات نہ تھی جو اس کتاب میں موجود ہے کئی بار چھپ چکی ہے۔ مطبع کریمی بمبئی اور مکتبہ رحمیہ دیوبند سے نہایت عمدہ انداز سے شائع ہوئی ہے۔ مطبع کریمی کے نسخے کے حاشیے پر اس کی مختصر اور عمدہ شرح بھی ہے۔

نور الانوار

اصول فقہ میں ملا جیون کی شہرہ آفاق تصنیف "نور الانوار" پاک وہند میں کون سی ایسی درسگاہ ہے جس کے اساتذہ اور طلبہ اس کتاب سے واقف نہ ہوں۔ اس کتاب کو درس نظامی کا ہر طالب علم جانتا ہے۔ یہ کتاب پاک وہند کے مختلف مطابع میں چھپ چکی ہے۔ اس کے حواشی مولانا عبدالحلیم کی توضیحات و تشریحات سے مزین ہیں یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اس کا خلاصہ مولنا رستم علی قنوجی نے لکھا۔ اردو میں اس کا ترجمہ مولنا عبدالجبار نے جلاالابصار کے نام سے کیا۔

نور الانوار دراصل ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی متوفی 710ھ کی کتاب منار الانوار کی شرح ہے ابوالبرکات حدائق احناف کے گل سرسید ہیں ان کی کتاب منار الانوار بھی اصول فقہ میں بڑی شہرت کی حامل ہے حاجی خلیفہ اپنی مشہور کتاب کشف الظنون میں اس کتاب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"عبارت ٹھوس اور قوی ہے' مختصر اور جامع ہے اور نفع بخش ہے ابوالبرکات کی مختصر اور مطول تمام کتابوں میں یہ ہی زائد پڑھی جاتی اور سہل الحصول بھی ہے۔ تو چھوٹا سا رسالہ اور عبارت میں بھی مصنف نے ایجاز سے کام لیا ہے۔ لیکن حقائق کے موتیوں کا ایک بڑا سمندر ہے اس کی اس جامعیت کے سبب علماء کے ایک جم غفیر نے اسکتاب کو اپنی توجہ کا مستحق جانا اور اس کی بہت ساری شروح لکھیں جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان سے مشہور یہ ہیں۔

1 شرح منار الانوار از ابو البرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نفسفی متوفی 710ھ

2 افاضۃ الانوار فی اغاءۃ اصول المنار از سعد الدین ابو الفضائل دہلوی متوفی 891ھ

3 شرح منار الانوار از سید یوسف جمال ملتانی

4 شرح منار الانوار از ملا عبد السلام دیوی

5 شرح منار الانوار از ملا جیون متوفی 1130ھ

نور الانوار ترتیب مضامین ' قوت استدلال استنباط مسائل کے لحاظ سے نہایت عمدہ اور نفیس کتاب ہے اس کتاب کے محتویات کتاب ' سنت ' اجماع اور قیاس وغیرہ کے مباحث ضروری ہیں طرز بیان دلکش ' افہام و تفہیم کے طریقے آسان اور سہل ترین۔ عبارت میں کسی قسم کا ثقل ' عموص اور ابہام نہیں بلکہ مبتدی کے لیے نہایت سہل الحفظ اور قابل سمجھ ہے۔

ملا جیون نے یہ کتاب مسجد نبوی میں بیٹھ کر لکھی جب کہ تائید ایزدی اور نصرت غیبی آپ کا شامل حال تھی۔ اس کی تالیف میں صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ صرف ہوا۔ سن تالیف 1112ھ ہے کتاب تالیف کرنے کے بعد جب اسے ملا نے عرب و عجم کے علماء پر پیش کیا تو انہوں نے نہایت ہی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

تصوف

تصوف کے موضوع پر آپ کی ایک تاریخ فارسی میں ہے۔ جو مناقب اولیاء کے نام سے مشہور ہے لیکن افسوس کافی جستجو و تلاش کے بعد بھی دستیاب نہ ہو سکی۔

تصوف میں آپ کی ایک اور کتاب کا بھی اکثر مورخین نے ذکر کیا ہے جس کا نام آداب احمدی ہے یہ آپ نے اس وقت لکھی جب کہ آپ کی عمر صرف 13 سال تھی۔ مدینہ کے دوران قیام میں ایک رسالہ لوائح بر اجازانوائح جامی بھی علم تصوف میں تحریر کیا

مجموعہ خطبات

یہ آپ کے ان خطاب کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے جمعہ ' عیدین وغیرہ کے خطبات کو نہایت فصاحت و کمال کے ساتھ جمع کیا۔

سوانح

مولانا مصطفیٰ حسن علوی نے اپنی کتاب دربار عالمگیری میں آپ کی ایک خود نوشت سوانح کا تذکرہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعری

آپ اردو' فارسی' اور عربی کے باکمال شاعر بھی تھے لیکن آپ کی شاعری تمام کی تمام مروجہ شاعری سے جدا تھی بلکہ ساری کی ساری پند و نصیحت اور نکات بدیعہ پر مشتمل ہے۔

مثنوی بطرز مولانا روم

یہ آپ کی شاعری کا عظیم کارنامہ ہے جس میں چھ دفتر ہیں جن میں 25000 ہزار اشعار ہیں

حافظ شیرازی کے طرز پر پانچ ہزار اشعار لکھے۔

قصیدہ بردہ کی نہج پر تقریباً 220 اشعار لکھے اس قصیدہ کی ایک عربی شرح بھی لکھی اس کے علاوہ اپنے دادا کی بہت سی تصانیف کو ترتیب دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) الشاطبیؒ

الموفقات از الشاطبیؒ

نام، نسب اور خاندان

ابو محمد القاسم بن فرح بن خلف بن احمد الرعینی جو بالعموم ابو القاسم الشاطبی کے نام سے مشہور ہیں۔ 538ھ بمطابق 1144ء کے اختتام پر شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیدائشی شہر Xativa ہی میں ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد الغزی المعروف بہ ابن اللایہ کی زیر نگرانی تعلیم پائی اور بقول ابن خلکان وہ اپنی کم عمری کے باوجود اپنے شہر کی مسجد کے خطیب تھے۔ اس کے بعد وہ بلنسیہ چلے گئے جہاں انہوں نے ابو الحسن علی بن محمد بن ھذیل اور دیگر علمائے سے، جن کے نام ان کے تذکرہ نویسوں نے گنوائے ہیں، قراءت اور حدیث کی تعلیم حاصل کی۔۔ سفر حج کے دوران میں انہیں اسکندریہ میں ابو طاہر احمد بن محمد السلفی کے حلقہ درس میں شرکت کا مواقع ملا۔ اور حج سے واپسی پر 572ھ بمطابق 1176ء میں انہیں قاضی الفاضل جیسا سرپرست مل گیا، جس نے انہیں اپنے قائم کردہ مدرسہ فاضلیہ میں صدر مدرس مقرر کر دیا۔

589ھ بمطابق 1193ء میں انہوں نے سلطان صلاح الدین سے بیت المقدس میں ملاقات کی جب وہ واس شہر کو عیسائیوں سے چھڑا چکے تھے اس کے بعد مدرسہ فاضلیہ میں اپنی جگہ پر واپس چلے گئے اور وفات تک وہیں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ ان کی وفات 28 جمادی الاخر 590ھ بمطابق 19 جون 1194ء کو اتوار کے روز باون سال کی عمر میں ہوئی۔ دوسرے دن انہیں قرافہ خرد کے قبرستان کے اس حصے میں دفن کر دیا گیا جو قاضی الفاضل نے دیا تھا۔

ابن خلکان کا بیان ہے کہ قاضی الفاضل متعدد مرتبہ شاطبی کی قبر کی زیارت کے لیے آئے وہ نہایت منکسر مزاج اور خدا پرست انسان تھے اور پھر اپنی آخری بیماری میں جبکہ انکا مرض انتہائی درجے شدید تھا، وہ مزاج پرسی کے جواب میں ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ وہ دوبد صحت میں وہ ان تمام علوم میں جن کا تعلق قرآن مجید کی قرات اور تفسیر سے ہے، خاص شہرت و امتیاز رکھتے تھے بطور مصنف ان کی شہرت کا دارومدار دو تعلیمی نظموں یا زیادہ صحیح طور پر متعلمی شر کی تالیفات پر ہے جو ان مضامین سے متعلق ہیں ایک نظم جس کا قافیہ صرف لام ہے اور جس میں 1173 اشعار ہیں اور جس کا نام مصنف نے حرز الامانی ووجہ التہانی رکھا تھا، اپنے مصنف کے نام پر الشاطبیہ کے نام مشہور ہے یہ عثمان بن سعید ابو عمرو الدانی کی اسی موضوع پر ایک کتاب موسوم بہ التیسیر کی منظوم شکل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ

کتاب الام از امام شافعیؒ

نام و نسب اور خاندان

الامام ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف انکا سلسلہ نسب عبد مناف پر حضور ﷺ سے مل جاتا ہے۔
(البیھقی = مناقب شافعی 1:84)

اھل السنّت کے آئمہ اربعہ میں شمار ہوتے ہیں اور شوافع کا فقہی مسلک انہیں سے منسوب ہے امام شافعیؒ کے اجداد میں سے السائب بن عبید غزوہ بدر میں کفار کی طرف سے لڑتا ہوا مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ (جوامع السیدۃ، ص 149)

امام شافعیؒ 150ھ مطابق 767ء میں غزہ فلسطین اور بقول دیگر عسقلان میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے تھے ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عبیداللہ بن الحسن بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب تھا۔ وہ انھیں دو سال کی عمر میں مکہ مکرمہ لے گئیں وہاں اعزہ و اقارب سے راہ و رسم قائم کی، پھر دوبارہ جب گئے تو دس برس کے تھے اب کی مرتبہ مکہ مکرمہ میں باقاعدہ سکونت اختیار کر لی۔ اس کے باوجود کہ ان کی ابتدائی زندگی بڑی عسرت و تنگی میں گزری۔

تحصیل علم

تحصیل علم کا شوق امام شافعیؒ میں کبھی ماند نہ پڑا سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر چکے تھے دس برس کی عمر میں امام مالک کی الموطا یاد کر لی پندرہ برس کی عمر میں فتویٰ دینے کی اجازت مل گئی۔ امام شافعیؒ نے خاصا عرصہ بدوی قبائل میں گزارا اس لیے ان کو عربیت میں بڑا رسوخ اور زبان پر بڑی قدرت اور دستگاہ حاصل ہو گئی الاصمعی جیسے ماہرین ادب و زبان امام شافعیؒ کے شاگردوں میں نظر آتے ہیں الاصمعی نے اشعار الھذلیین اور دیوان اشطری امام شافعیؒ سے پڑھے۔ وہ بیس برس اور بقول البیھقی تیرہ برس کے تھے کہ امام مالک بن انس کے سامنے زانوے تلمذ تہ کرنے کے لیے مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور ان کی وفات تک مدینے میں قیام پذیر رہ کر ان سے الموطا پڑھتے رہے امام مالکؒ کی وفات کے بعد مکہ واپس آئے اور وہاں مسلم بن خالد الزنجی سفیان بن عیینہ اور دیگر علمائے و فقہ سے تحصیل علم کی۔

قیام مکہ

امام شافعیؒ نے اپنے قیام مکہ کے دوران میں عربی زبان ادب، فقہ و حدیث اور دیگر علوم میں بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت اور نیک نامی حاصل کر لی تھی۔ اتفاق سے انہی دنوں حاکم یمن حاجز آیا ہوا تھا وہ امام شافعیؒ کے تبحر علمی اور ادبی ذوق سے بڑا متاثر ہوا اور اس نے امام شافعیؒ کو یمن میں ایک سرکاری عہدہ پیش کر دیا۔ مگر مقامی رقابتوں اور سازشوں کی وجہ سے امام شافعیؒ اس منصب پر زیادہ عرصہ فائز نہ رہ سکے۔ مخالفین نے ان پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ در پردہ زیادہ مدعی خلافت یحییٰ بن عبداللہ کے حامی ہیں اس الزام کی پاداش میں انہیں گرفتار کر کے رقہ لا کر خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے امام شافعیؒ کے دلائل و براہین سن کر انہیں بے قصور قرار دیتے ہوئے رہا کر دیا۔ خلیفہ امام شافعیؒ کے حسن بیان اور وسعت علم سے متاثر ہوا۔ وہاں امام محمد بن الحسن الشیبانی جیسے نامور حنفی فقیہ اور محدث سے ان کے گہرے مراسم ہو گئے تھے جن کی کتابیں انہوں نے اپنے لیے خود نقل کیں تھیں۔ اس علمی اور فقہی ماحول میں امام شافعیؒ نے اپنے لیے تحصیل علوم شرعیہ کی راہ پسند کر لی اور فقہی مسائل میں درک حاصل کرنے کے لیے کمربستہ ہو گئے عراقی فقہا سے تبادلہ خیالات اور بعض اوقات مناظروں نے امام شافعیؒ کے فکر و عمل پر گہرے نقوش مرتسم کیے۔ وہ عراق کو اپنے قیام کے لیے ناموزوں قرار دیتے ہوئے 188ھ بمطابق 804ء میں حران اور شام ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ یہاں اول اول حضرت امام مالک کا شاگرد ہونے کی حیثیت سے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا بیت اللہ شریف میں انہوں نے درس دینا شروع کیا۔ اور فقہی جزئیات میں امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ بڑے متاثر ہوئے' البتہ بہت سے مالکیؒ ان سے مایوس بلکہ بد ظن ہو گئے۔

195ھ بمطابق 810-811ھ بمطابق وہ بغداد آ کر مقید ہو گئے اور کامیابی سے ایک حلقہ درس دیا قائم کیا اس وقت تک امام شافعیؒ میں فقہی لحاظ سے بڑی پختگی آ چکی تھی۔ قیام بغداد کے دوران میں انہوں نے مصر کے نئے والی عباس بن موسیٰ کے بیٹے عبداللہ سے وابستگی پیدا کر لی تھی۔ 28 شوال 198ھ بمطابق 21 جون 814ء کو مصر چلے گئے۔

(الکندی' طبع Guest' ص 154)

امام شافعیؒ فسادات کی وجہ سے بہت جلد مصر سے مکہ مکرمہ چلے گئے اور 200ھ بمطابق 815-816ء میں مصر واپس آ کر وہاں مستقل طور پر مقیم ہو گئے اور یہیں فسطاط میں انہوں نے رجب 204ھ کی آخری تاریخ بمطابق 20 جنوری 820ء کو وفات پائی اور المقطم کے دامن میں ہو عبدالحکم کے مسقف قبے میں مدفون ہوئے۔ مشہد امام کے مقابل میں سلطان صلاح الدین نے ایک بہت بڑا اور وسیع مدرسہ تعمیر کرایا تھا۔

(ابن جبیر :الرحلۃ' ص 48)

مقبرے کا گنبد الملک الکامل ایوبی نے 608ھ بمطابق 1211-1212ء میں تعمیر کرایا تھا یہ بڑی مقبول عام زیارت گاہ ہے۔ امام شافعیؒ نے فقہی اجتہاد اور حدیث دونوں کو اپنایا۔ انہوں نے نہ صرف اس فقہی مواد پر کاملاً عبور حاصل کیا جو موجود تھا' بلکہ اپنی کتاب الرسالۃ میں اصول و طریق استدلال فقہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق کی انہیں اصول فقہ کا موسس وبانی سمجھا جاتا ہے انہوں نے قیاس کے باقدہ قواعد و ضوابط وضع کرنا چاہے۔ انہیں اصول استحسان میں کوئی دلچسپی نہ تھی' اور اصول استصحاب کے متعلق خیال ہے کہ اسے متاثر شوافع نے داخل مذہب کیا۔

(کتاب الرسالۃ' ص 66)

امام شافعیؒ میں دو تخلیقی دور نمایاں طور پر نظر آتے ہیں عراقی دور اور مصری دور' مثلاً الحاکم ان کے الرسالۃ کے متعلق یہی کہتا ہے۔ لیکن یہ کتاب صرف اپنی آخری تصحیح شدہ شکل میں باقی رہ سکی ہے یہ دونوں دور اکثر کتاب آلام میں نیز متاخرین شوافع کی متداول تصانیف نمایاں ہیں۔

(العسقلانی' ص 77)

ان کی تصانیف مکالمے کی صورت میں ہیں وہ مخالفین کا رد کرتے ہوئے ان کا نام نہیں لیتے۔ یہ تصانیف ان کے شاگرد الربیع بن سلیمان کی روایت سے ہم تک پہنچی ہے ان تصانیف کی ایک فہرست الفہرست میں ہے۔ ان کے کچھ اشعار بھی ہیں جن سے ان کی قادرالکلامی معلوم ہوتی ہے امام احمد بن حنبلؒ نے امام شافعیؒ کے علم و فضل کی یوں داد دی ہے۔

"اس قرشی نوجوان سے زیادہ کتاب اللہ کا فقیہہ میری نظر میں آج تک نہیں گزرا"

دوسری جگہ یوں فرمایا

"فقہ کا قفل بے کلید لوگوں پر جس شخص نے کھولا وہ شافعیؒ ہی تو تھے"

امام شافعیؒ نے وسیع مطالعہ کیا مختلف مکاتب فکر کے افکار و مسائل کو امعان نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اصول کی کسوٹی پر پرکھا جو چیز ان کے نزدیک کتاب و سنت اور اجماع کے مطابق تھی اسے قبول کیا اور جس بات سے اختلاف ہوا اس پر کتاب و سنت کی روشنی میں بحث کی۔ اس سلسلے میں وہ بعض صحابہ کے مسلک کے خلاف بھی گئے ہیں بعض اوقات امام ابو حنیفہؒ اور ابن ابی لیلیٰ کے خلاف اور بعض اوقات الواقدی اور الاوزاعی کے خلاف بھی۔

امام شافعیؒ نے مختصر مدت اور بالخصوص آخری عمر میں بکثرت لکھا اور املا کرایا۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ ربیع المرادی کی روایت کے مطابق امام شافعیؒ نے مصر میں چار سال تک قیام کیا اور ڈیڑھ ہزار ورق املا کرائے۔

امام شافعیؒ تصنیف و تالیف کا بیشتر کام مسجد میں بیٹھ کر کیا کرتے تھے وہ اپنے تلامذہ کو املا بھی کرایا کرتے تھے ان کے تلامذہ ان کی مصنفات کی نقل اور سماعت بھی کرتے تھے امام شافعیؒ کی تصانیف میں امام البیہقی کے مطابق تین خوبیاں نمایاں ہیں۔

1۔ حسن ترتیب

2۔ مسائل کے بیان میں دلائل و براہین

3۔ ایجاز و اختصار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل امام شافعیؒ نے اپنے قیام مصر کے دوران میں مسائل واحکام کے مختلف عنوانوں پر اپنے شاگردوں کو املا کا سلسلہ شروع کرایا۔ جوان کی وفات تک جاری رکھا۔ اس املا میں چھوٹے چھوٹے رسائل بھی شامل ہیں اور ضخیم کتابیں بھی۔ ان کے اکثر وبیشتر رسائل وکتب کتاب الام میں جمع کر دیے گئے ہیں۔

امام شافعیؒ نے بکثرت لکھا اور جو کچھ لکھا وہ اپنی اہمیت وافادیت کے لحاظ سے اتنا قیمتی اور گراں قدر ہے کہ فقہ کا کوئی طالب بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان کی تصانیف میں دو کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک کتاب الام اور دوسری الرسالۃ۔

امام شافعیؒ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے مصادر شریعت اور اصول حدیث و فقہ کی تعیین اور تحدید کی اور کتاب وسنت کے قانونی اور فقہی پہلو واضح طور پر پیش کیے' نیز اجماع وقیاس کا مقام بھی بیان فرمایا۔

امام شافعیؒ سے پہلے علماء وفقہائے اسلام دو نمایاں گروہوں میں منقسم تھے ایک اہل الحدیث اور دوسرے اہل الرائے' اور دونوں کے طرز عمل میں خاصی شدت پائی جاتی تھی۔ امام شافعیؒ کے انداز فکر اور طرز عمل سے دونوں جماعتوں کے درمیان مخالف اور بعد کم ہو گیا اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے قریب آنے لگے۔ اہل الحدیث نے رائے کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ دوسری طرف حدیث کے عام چرچے ہونے لگے اور حدیث سے استفادہ نسبۃ زیادہ ہونے لگا۔ چنانچہ یہ حضرات اہل حدیث سے قریب ہونے لگے۔ امام شافعیؒ کے مناقب وفضائل اور سوانح حیات پر ہر دور میں بکثرت لکھا گیا۔ بقول امام ابیہقی' امام شافعیؒ جدید کتب کی تصنیف کے وقت اپنی قدیم کتب کو سامنے رکھتے تھے جس رائے میں کوئی تغیر نہیں ہوتا تھا اسے عملی حالہ باقی رکھتے اور قدیم نسخے جوں کے توں قائم رہتے تھے لیکن جن رسائل میں رائے بدل گئی ہوتی ان کتابوں کو حذف وعتاقہ اور ترمیم وتبدیلی کے بعد از سر نو لکھتے اور قدیم کتابوں کو ضائع کر دیتے۔

امام شافعیؒ کی سرگرمیوں میں دو بڑے مرکز بغداد اور قاہرہ تھے ان کے مشاہیر تلامذہ میں سے یہ تھے۔

1۔	المزنی	م264ھ
2۔	البویطی	م231ھ
3۔	الربیع بن سلیمان المرادی	م270ھ
4۔	الزاعفرانی	م260ھ
5۔	ابو ثور	م240ھ
6۔	الحمیدی	م219ھ
7۔	امام احمد بن حنبل	م241ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ الکرابیسی م248ھ وغیرہ

تیسری اور چوتھی صدی ہجری بمطابق نویں و دسویں صدی عیسوں میں ان دو شہروں میں شافعیؒ مذہب کے مقلدین کا اضافہ ہونے لگا حالانکہ ابتداء ہی سے بغداد میں جو اس وقت اہل الرائے کا مرکز تھا' انہیں بڑی مشکلات درپیش رہیں۔ چوتھی صدی ہجری میں مصر کے بعد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ان کے بڑے مرکز تھے۔ تیسری صدی ہجری کے اختتام بمطابق دسویں عیسوی کے آغاز تک انہوں نے شام میں اوزاعیوں کے مقابلے میں کافی کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ ابوزرعہ سے شروع ہو کر دمشق میں قاضی کا عہدہ ہمیشہ انہیں کے پاس رہا' المقدسی کے زمانہ میں شام' کرمان' بخارا اور خراسان کے بڑے حصے میں قاضی کا عہدہ شوافع ہی کے پاس تھا= شمالی الجزیرہ اور دیلم میں انہیں زبردست قوت حاصل ہو چکی تھی۔

مصر میں سلطان الدین کے عہد حکومت میں ان کا مذہب پھر غالب آگیا لیکن 664ھ بمطابق 1265-1266ء میں ملک الظاہر بیبرس نے شوافع کے ساتھ باقی مذاہب ثلاثہ کے قاضی بھی مقرر کر دیے آل عثمان کے عروج سے پہلے کی آخری صدیوں میں اسلام کے مرکزی ممالک میں انہیں کامل غلبہ حاصل تھا۔ ابن جبیر کے وقت میں بھی خود مکہ مکرمہ میں شافعیؒ امام نمازوں میں امامت کراتا تھا۔ عثمانی ترک سلاطین کے عہد میں دسویں صدی ہجری بمطابق سولہویں صدی عیسوی میں قسطنطنیہ سے شوافع کی جگہ حنفی قاضی مقرر ہو کر آنے لگے اور وہی امامت کرانے لگے۔

ادھر وسطی ایشیا میں صفویوں کے عروج کے ساتھ قضاۃ شیعہ نے شوافع کی جگہ لے لی' تاہم مصر' شام اور حجاز میں عوام شافعیؒ مذہب کے پابند رہے۔ جامع الازہر میں اس وقت میں بھی شافعیؒ فقہ کا زور و شوق سے مطالعہ ہوتا ہے جنوبی عرب' بحرین' ملیشیا' انڈونیشیا' مصر اور مشرقی افریقہ' داغستان اور وسط ایشیا کے بعض حصوں میں اس وقت بھی شافعی مذہب ہی کو اقتدار حاصل ہے۔

اہم اور مشاہیر شوافع میں چند ایک یہ ہیں۔

1۔	النسائی محدث	م303ھ بمطابق 915ء
2۔	الاشعری	م324ھ بمطابق 935ء
3۔	الماوردی	م450ھ بمطابق 1058ء
4۔	الشیرازی	م476ھ بمطابق 1083ء
5۔	امام الحرمین	م478ھ بمطابق 1085ء
6۔	الغزالی	م505ھ بمطابق 1111ء
7۔	الرافعی	م623ھ بمطابق 1226ء
8۔	النووی	م676ھ بمطابق 1277ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الرسالۃ

امام شافعیؒ نے اصول میں سب سے پہلے الرسالۃ تصنیف کیا جو مصر آنے سے پہلے عبدالرحمٰن بن مہدی کے لیے لکھا گیا تھا مصر آکر اسے از سر نو لکھا۔ اس میں امام شافعیؒ کے بہت سے اصول آگئے ہیں امام شافعیؒ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے اصول فقہ کی بنیاد ڈالی ان سے پہلے فقہا کے لیے استنباط کے اصول اور حدود مرسومہ مربوط مدون صورت میں موجود نہیں تھے۔ علماء اصول فقہ پر گفتگو تو کرتے تھے استدلال سے کام بھی لیتے تھے لیکن دلائل شرعی کی معرفت کے لیے ان کے پاس قواعد وکلیہ نہیں تھے۔ امام شافعیؒ نے اصول فقہ وضع کیا اور ایک ایسا قابل قبول قانون کلی مدون شکل میں پیش کیا کہ ادلہ شرعی کے مراتب کی معرفت آسان ہو گئی۔

الرسالۃ (جدید) جو ہمارے یہاں مروج ہے امام شافعیؒ کی آخری عمر کی یادگار ہے اور امام موصوف کے پختہ افکار کا ترجمان ہے امام موصوف نے اس کتاب میں مصادر شریعت اور اصول فقہ سے بحث کی ہے۔ اس ضمن میں قرآن و سنت کا مقام متعین فرمادیا ہے اور بڑی تفصیلی بحث سے قرآن و سنت کی فرضیت' اہمیت اور دونوں کا باہمی تعلق بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ جہاں قرآن مجید میں کوئی حکم موجود نہیں ہے اور حدیث صحیح اور سنت میں اس امر کے بارے میں حکم موجود ہے تو وہ حکم بھی فرضیت و اہمیت میں قرآن مجید کے حکم کے برابر متصور ہو گا کیونکہ اطاعت رسول بھی اطاعت قرآنی میں داخل ہے۔ امام شافعیؒ کے فقہی نظریے کے مطابق آنحضرتؐ شارح بھی ہیں اور شارع بھی' وہ آپؐ کے قانونی فیصلوں کو واضح طور پر الہامی قرار دیتے ہیں۔ نیز سنت رسولؐ کو قرآن مجید کی تفسیر و شرح اور من جانب اللہ ہونے کے باعث ایک لحاظ سے قرآن مجید کے پہلو بہ پہلو قرار دیتے ہیں

مزید برآں استنباط مسائل کے ضمن میں امام موصوف نے احادیث بکثرت نقل کی ہیں۔ ان کے نزدیک احادیث میں کوئی تضاد نہیں وہ خبر واحد کو بھی حجت تسلیم کرتے ہیں اسی طرح اجماع و قیاس پر انہوں نے مفصل اور مدلل بحث کی ہے دوران بحث میں اجتہاد' استحسان اور اختلاف پر بھی مختصر طور پر خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

الرسالۃ کے دو قدیم ترین مخطوطے دارالکتاب قاہرہ میں موجود ہیں۔ ایک ابن جماعۃ کا مخلوطہ جو 24 اوراق پر مشتمل ہے اور دوسرا الربیع بن سلیمان المرادی کا جو پہلے سے قدیم تر اور 78 اوراق پر مشتمل ہے اسی طرح دو مطبوعہ نسخے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ایک تو وہ جو کتاب الام کی جلد اول کے آغاز میں ہے اور 82 صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا مطبوعہ نسخہ احمد شاکر کی علمی کاوش کا نتیجہ ہے اور 670 صفحات پر پھیلا ہوا ہے اس طباعت میں ایک تعارفی مقدمہ' بہت سے حواشی اور آٹھ ضمیمے شامل ہیں۔ لسانی اور تاریخی توضیحات نے اصول فقہ کے طلبہ کے لیے بڑی سہولتیں مہیا کر دی ہیں۔

الرسالۃ کو پہلے پہل 1934ء میں ولندیزی زبان میں مختصراً پیش کیا گیا پھر 1961ء میں مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخدوری نے اس کا ایک انگریزی ترجمہ مع مقدمہ وغیرہ شائع کیا۔ 1968ء میں محمد امجد علی نے الرسالۃ کا اردو ترجمہ شائع کیا اردو ترجمے کے ساتھ ایک پیش لفظ اور مقدمہ بھی شامل ہے جس میں کتاب اور مصنف کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کتاب الام

کتاب الام ان تصانیف پر مشتمل ہے جن کا ذکر البیہقی نے جداگانہ کتابوں کے طور پر کیا ہے۔

مثلاً

1۔	جماع العلم	(کتاب الام 7: 250
2۔	کتام ابطال الاستحسان	(کتاب الام 7: 267
3۔	کتاب بیان الفرض	جلد 7: 262
4۔	کتاب صفۃ الامر والنہی	جلد 7: 265
5۔	کتاب اختلاف مالک والشافعی	جلد 7: 177
6۔	کتاب اختلاف العراقیین	جلد 7: 87
7۔	کتاب الرد علی محمد بن الحسن اور	جلد 7: 277
8۔	کتاب اختلاف علی وعبداللہ بن مسعود	جلد 7: 151

کتاب اختلاف الحدیث کتاب الام جلد 7 کے حاشیے پر چھپی ہے۔ المسند اسی کتاب کی چھٹی جلد کے حاشیے پر چھپی ہے اس میں وہ تمام احادیث آگئی ہیں جو مختلف رسائل سے فراہم کی گئی ہیں ان میں وہ رسالے بھی شامل ہیں جو اب نہیں ملتے مر الفہرست میں اور یاقوت میں مذکور ہیں۔

کتاب الام سات جلدوں میں قاہرہ سے 1312 تا 1325ھ میں شائع ہوئی۔ امام شافعیؒ کے اجتہادات افکار و خیالات مسائل پر انداز بحث اور متقدات ک و پیش کرنے کے طریقے اور اصول فقہ کو سمجھنے کے لیے کتاب الام نہایت ضروری ہے کتاب الام کی تصنیف کے بارے میں بعض لوگوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے حالانکہ کتاب کا بنظر غائر مطالعہ یہ حقیقت واضح کر دیتا ہے کہ ساری کتاب ایک ہی انداز و اسلوب میں لکھی گئی ہے۔ فصیح و بلیغ انداز بیان الفاظ کا حسن و جمال اختصار و ایجاز دل نشین انداز بحث عمق معانی و احکام سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ اسلوب امام شافعیؒ کے سوا کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ یہ بات قطعی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ کتاب الام کی عبارت امام شافعیؒ ہی کی ہے خواہ انہوں نے خود لکھی ہو یا املا کرائی ہو۔ کتاب الام کا مطالعہ کرنے والا یہ بھی ضروری محسوس کرے گا کہ اس میں مسائل کلیہ کے لیے احکام فریعہ بھی موجود ہے۔ اس لیے اصول فقہ میں کتاب الام خاص طور قابل ذکر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب النکاح

(بدایۃ المجتہد)

از ابن رشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

وَاُصُوْلُ هٰذَاالْكِتَابِ تَنْحَصِرُ فِيْ خَمْسَةِ اَبْوَابٍ- اَلْبَابُ الْاَوَّلُ: فِيْ مُقَدِّمَاتِ النِّكَاحِ- اَلْبَابُ الثَّانِيُ: فِيْ مُوْجِبَاتِ صِحَّةِ النِّكَاحِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ : فِيْ مُوْجِبَاتِ الْخِيَارِ فِي النِّكَاحِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ: فِيْ حُقُوقِ الزَّوْجِيَّةِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ: فِي الْاَنْكِحَةِ الْمَنْهِي عَنْهُ وَالْفَاسِدَةِ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ مُقَدِّمَاتِ النِّكَاحِ

(نکاح اور اس کے مقدمے)

وَفِيْ هٰذَاالْبَابِ اَرْبَعُ مَسَائِلَ: فِي حُكْمِ النِّكَاحِ' وَفِيْ حُكْمِ خِطْبَةِ النِّكَاحِ وَ فِي الْخِطْبَةِ عَلَى الْخِطْبَةِ' وَ فِيْ النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوبَةِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ' فَاَمَّاحُكْمُ النِّكَاحِ فَقَالَ قَوْمٌ: هُوَ مَنْدُوبٌ اِلَيْهِ وَهُمُ الْجُمْهُوْرُ' وَقَالَ اَهْلُ الظَّاهِرِ: هُوَ وَاجِبٌ' وَقَالَتِ الْمُتَاَخِّرَةُ مِنَ الْمَالِكِيَّةِ: هُوَ فِيْ حَقِّ بَعْضِ النَّاسِ وَاجِبٌ وَفِيْ حَقِّ بَعْضِهِمْ مَنْدُوبٌ اِلَيْهِ' وَ فِيْ حَقِّ بَعْضِهِمْ مُبَاحٌ ' وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ بِحَسْبِ مَا يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الْعَنَتِ وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلْ تَحْمِلُ صِيْغَةُ الْاَمْرِ بِهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ وَفِيْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَنَالَحُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ وَمَا اَشْبَهُ مِنَ النِّسَآءِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ اَمْ عَلَى النَّدْبِ اَمْ عَلَى الْاِبَاحَةِ' فَاَمَّا مَنْ قَالَ اِنَّهُ فِيْ حَقِّ بَعْضِ النَّاسِ وَاجِبٌ وَفِيْ حَقِّ بَعْضِهِمْ مَنْدُوْبٌ اِلَيْهِ' وَفِيْ حَقِّ بَعْضِهِمْ مُبَاحٌ' فَهُوَ اِلْتِفَاتٌ اِلَى الْمَصْلَحَةِ' وَهٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْقِيَاسِ هُوَ الَّذِيْ يُسَمّٰى الْمُرْسَلُ' وَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ مُعَيَّنٌ يَسْتَنِدُ اِلَيْهِ' وَقَدْ اَنْكَرَهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ' وَالظَّاهِرُ مِنْ مَذْهَبِ مَالِكٍ الْقَوْلُ بِهٖ--

ترجمہ: من یرد اللہ به خیرا یفقه فی الدین

ترجمہ: جس کے لیے اللہ اچھائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

کتاب النکاح: اس کتاب کے اصول پانچ بابوں پر مشتمل ہیں۔(1) پہلا باب: نکاح کے مقدمات (2) دوسرا باب: نکاح کی صحت کے موجبات میں (3) تیسرا نکاح کے موجبات خیار میں۔(4) چوتھا باب: زوجیت کے حقوق میں (5) پانچواں: ممنوع اور ممنوع فاسد نکاح میں۔

1۔ پہلا باب: نکاح کے مقدمات میں۔اس باب میں چار مسائل ہیں۔یعنی نکاح کا حکم' پیغام نکاح کا حکم' پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پیغام کا حکم، نکرانے سے پہلے مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے کا حکم۔

الباب الاول: نکاح کے مقدمات میں

1۔ نکاح کا حکم:

پس نکاح کا حکم۔ پس جمہور فقہاء نے کہا۔ نکاح کرنا مستحب ہے اور اہل ظاہر نے کہا۔ نکاح واجب ہے۔ متاخرین فقہائے مالکیہ کہتے ہیں کہ نکاح بعض لوگوں کے حق میں واجب ہے بعض کے حق میں مندوب ہے۔ اور بعض کے حق میں مباح ہے اور یہ ان کے نزدیک اس کے مطابق ہے جتنا نفس پر گناہ کا خوف ہو۔ اسی کے مطابق حکم ہے۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ کیا یہ آیت **فانکحوا ما طاب لکم من النساء** (النساء: 3)

ترجمہ: جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کرلو۔

اور فرمان نبوی ہے: ''نکاح کرو میں تمہاری کثرت پر دوسری قوموں پر فخر کروں گا۔

اور اس کے مقابلہ احادیث وارد ہیں وجوب پر محمول ہیں۔ یا مندوب یا پر یا مباح پر۔ پس جس نے کہا کہ بے شک بعض کے حق میں واجب ہے اور بعض کے حق میں مستحب ہے اور بعض کے حق میں مباح ہے۔ پس یہ قول مصلحت پر مبنی ہے۔ یہ قیاس کی قسم ہے جسے قیاس مرسل کہتے ہیں جس کی کوئی اصل موجود نہیں۔ بہت سے علماء نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور امام مالک کے مذہب سے ظاہر ہے کہ یہ درست ہے۔

اَلْبَابُ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	مُقَدِّمَاتِ	النِّکَاحِ
باب	پہلا	میں	مقدمے	نکاح

وَفِیْ	هٰذَا الْبَابِ	اَرْبَعُ	مَسَائِلَ	وَفِیْ حُکْمِ النِّکَاحِ
اور میں	یہ باب	چار	مسائل	اور نکاح کے حکم میں

خِطْبَةِ	النِّکَاحِ	وَ	فِیْ	الْخِطْبَةِ	عَلَی
پیغام	نکاح	اور	میں	پیغام	پر
الْخِطْبَةِ	وَ	فِیْ	النَّظْرِ	اِلَی	الْمَخْطُوْبَةِ
پیغام	اور	میں	دیکھنا	طرف	منگیم
قَبْلَ	التَّزْوِیْجِ	فَاَمَّا	حُکْمُ	النِّکَاحِ	فَقَالَ
پہلے	نکاح کرنا	پس بہرحال	حکم	نکاح کرنا	پس اس نے کہا
قَوْمٌ	هُوَ	مَنْدُوْبٌ اِلَیْهِ	وَ	هُمُ	الْجُمْهُوْرُ
قوم	وہ	مندوب الیہ	اور	وہ	جمہور
وَ	قَالَ	اَهْلُ الظَّاهِرِ	هُوَ	وَاجِبٌ	وَ
اور	اس نے کہا	اہل ظاہر	وہ	واجب	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتِ	الْمُتَأَخِّرَةُ	مِنَ	الْمَالِكِيَّةِ	هُوَ	فِيْ
کہا ہے	بعد والے	سے	مالکیہ	وہ	میں
حَقِّ	بَعْضِ	النَّاسِ	وَاجِبٌ	وَ	فِيْ
حق	بعض	لوگ	واجب	اور	میں
حَقِّ	بَعْضِهِمْ	مَنْدُوْبٌ إِلَيْهِ		وَ	فِيْ	حَقِّ
حق	ان سے بعض	مندوب الیہ		اور	میں	حق
بَعْضِهِمْ	مُبَاحٌ	وَ	ذٰلِكَ	عِنْدَهُمْ	بِحَسْبِ
ان سے بعض	جائز	اور	یہ	انکے نزدیک	بلحاظ
مَا يَخَافُ	عَلٰى	نَفْسِهِ	مِنَ	الْعَنَتِ	وَ
جتاڑرتا ہے	پر	اپنے نفس	سے	بدکاری	اور
سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	تُحْمَلُ	صِيْغَةُ	الْاَمْرِ
وجہ	انکے اختلاف	کیا	محمول کیا جائیگا	صیغہ	امر
بِهٖ	فِيْ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى	فَانْكِحُوْا	مَا
اس پر	میں	اس کا قول	اللہ تعالی	تم نکاح کرو	جو
طَابَ	لَكُمْ	وَ	فِيْ	قَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
پسند آئیں	تمہارے لیے	اور	میں	ارشاد نبی	اس پر درود
وَالسَّلَامُ	تَنَاكَحُوْا	فَاِنِّيْ	مُكَاثِرٌ	بِكُمُ	الْاُمَمَ
اور سلام	نکاح کرو	پس میں	فخر کرنے والا	تم پر	امتوں
وَ	مَا	اَشْبَهَ	مِنَ	النِّسَاءِ ذٰلِكَ	مِنَ
اور	جو	مشابہ	سے	یہ عورتیں	جو
الْاَخْبَارِ	الْوَارِدَةِ	فِيْ	ذٰلِكَ	عَلَى	الْوُجُوْبِ
احادیث	وارد ہوئیں	میں	وہ	پر	وجوب
اَمْ	عَلٰى	النَّدْبِ	اَمْ	عَلَى	الْاِبَاحَةِ
یا	پر	استحباب	یا	پر	جواز
فَاَمَّا	مَنْ	قَالَ	اِنَّهُ	فِيْ	حَتْمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس	جو	کہتا ہے	کہ وہ	میں	حق
بَعْضِ	النَّاسِ	وَاجِبٌ	وَ	فِیْ	حَقِّ
بعض	لوگ	واجب	اور	میں	حق

بَعْضِهِمْ	مَنْدُوْبٌ اِلَيْهِ	وَ	فِیْ	حَقِّ	بَعْضِهِمْ
ان سے بعض	مستحب	اور	میں	حق	ان سے بعض

بَعْضِهِمْ	مُبَاحٌ	فَهُوَ	اِلْتِفَاتٌ	اِلَى	الْمَصْلِحَةِ
ان سے بعض	مباح	پس یہ	توجہ کرنا	طرف	مصلحت

وَ	هٰذَا	النَّوْعُ	مِنَ	الْقِيَاسِ	هُوَ
اور	یہ	قسم	سے	قیاس	وہ
الَّذِیْ	يُسَمّٰى	الْمُرْسَلُ	وَ	هُوَ	الَّذِیْ
جو	کہلاتی	مرسل	اور	وہ	جو
لَيْسَ	لَهٗ	اَصْلٌ	مُعَيَّنٌ	يَسْتَنِدُ	اِلَيْهِ
نہیں	اس کے لیے	اصل	معین	مسنوب کرتا ہے	اس کی

وَ	قَدْ	اَنْكَرَهٗ	كَثِيْرٌ	مِنَ	الْعُلَمَاءِ
اور	تحقیق	ناپسند کیا اسے	بہت سارے	سے	علماء
وَ	الظَّاهِرُ	مِنْ	مَذْهَبِ	مَالِكٍ	الْقَوْلُ
اور	ظاہر	سے	مذہب	مالکی	قول

وَاَمَّا خِطْبَةُ النِّكَاحِ الْمَرْوِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ اَنَّهَا لَيْسَتْ وَاجِبَةً وَقَالَ دَاوٗدُ هِيَ وَاجِبَةٌ وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ يَحْمِلُ فِعْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْوُجُوْبِ اَوْ عَلَى النَّدْبِ فَاَمَّا الْخِطْبَةُ عَلَى الْخِطْبَةِ فَاِنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ ثَابِتٌ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- وَاخْتَلَفُوْا هَلْ يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ اَوْ لَا يَدُلُّ؟ وَاِنْ كَانَ يَدُلُّ فَفِيْ اَيِّ حَالَةٍ يَدُلُّ؟ فَقَالَ دَاوٗدُ يَفْسَخُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا يَفْسَخُ وَعَنْ مَالِكٍ الْقَوْلَانِ جَمِيْعًا وَقَالَ وَهُوَ اَنْ يَفْسَخَ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَلَا يَفْسَخُ بَعْدَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ اِنَّمَا مَعْنَى النَّهْيِ عنه اِذَا خَطَبَ رَجُلٌ صَالِحٌ عَلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خِطْبَةِ رَجُلٍ صَالِحٍ، وَأَمَّا إِنْ كَانَ الْأَوَّلُ غَيْرَ صَالِحٍ وَالثَّانِيُّ صَالِحٌ جَازَ، وَأَمَّا الْوَقْتُ عِنْدَ الْأَكْثَرِ فَهُوَ إِذَا رَكَنَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لَا فِي أَوَّلِ الْخِطْبَةِ بِدَلِيلِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

ترجمہ:

2۔ خطبۃ النکاح (نکاح کا پیغام): اور لیکن نکاح کا پیغام حضور ﷺ سے مروی ہے۔ پس جمہور نے کہا کہ یہ واجب نہیں ہے۔ اور داؤد نے کہا یہ واجب ہے۔ اختلاف کا سبب یہ ہے کیا حضور ﷺ کے فعل کو اس بارے میں واجب پر محمول کیا جائے یا مستحب پر۔

3۔ پس پیغام پر پیغام: پس بے شک نہی اس بارے میں نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ اور اختلاف ہے۔ کہ کیا یہ ممانعت منہی عنہ جس سے منع کیا جائے کے فساد پر دلالت کرتی ہے یا دلالت نہیں کرتی؟ اور اگر دلالت کرتی ہے تو کس حالت پر دلالت کرتی ہے؟ پس داؤد نے کہا کہ نکاح فسخ ہو جا سکتا ہے اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نکاح فسخ نہیں کرتی ہے اور امام مالک سے دونوں قول مروی ہیں اور تیسرا قول ہے کہ وہ دخول سے پہلے فسخ کرتی ہے اور دخول کے بعد فسخ نہیں کرتی ہے اور ابن القاسم نے کہا۔ بے شک نہی کا معنی یہ ہے کہ جب نیک آدمی نے نیک آدمی کے پیغام پر پیغام دیا ہو۔ اور لیکن اگر پہلا نیک آدمی نہ ہو اور دوسرا آدمی نیک ہو تو نکاح جائز ہے۔ جہاں تک خطبہ بر خطبہ (پیغام پر پیغام) دینے کی ممانعت کے وقت کا تعلق ہے تو یہ ممانعت اس وقت ہے جب پیغام دینے والا خطبہ (منگیتر) ایک دوسرے کی جانب مائل ہو جائیں۔ جب کہ اولاً پیغام آنے کے وقت دوسرا پیغام ممنوع نہیں ہے۔ جیسے فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے۔

بِهٖ	وَ	اَمَّا	خِطْبَةُ	النِّكَاحِ	الْمَرْوِيَّةِ
اس کے ساتھ	اور	بہرحال	پیغام	نکاح	مروی ہے
النَّبِيِّ	ﷺ	فَقَالَ	الْجُمْهُوْرُ	اِنَّهَا	لَيْسَتْ
نبی اکرم	ﷺ	پس کہا	جمہور	بے شک وہ	نہیں
وَاجِبَةً	وَ	قَالَ	دَاوُدُ	هِيَ	وَاجِبَةً
واجب	اور	کہا	داؤد ظاہری نے	وہ	واجب
وَ	سَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ	يُحْمَلُ	فِعْلُهٗ
اور	سبب	اختلاف	کیا	محمول ہوگا	اس کا فعل
فِيْ	ذٰلِكَ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	عَلَى	الْوُجُوْبِ	اَوْ
میں	وہ	اس پر درود وسلام	پر	وجوب	یا
عَلَى	النَّدْبِ	فَاَمَّا	الْخِطْبَةُ	عَلَى	الْخِطْبَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر	مستحب	پس بہرحال	پیغام	پر	پیغام
فَاِنَّ	النَّهْيَ	فِيْ	ذٰلِكَ	ثَابِتٌ	عَنِ
پس بے شک	منع کرنا	میں	اس	ثابت	سے
النَّبِيَّ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	وَ	اِخْتَلَفُوْا	هَلْ	يَدُلُّ
نبی	اس پر درود وسلام	اور	اختلاف کیا	کیا	دلالت کرتا ہے
ذٰلِكَ	عَلٰى	فَسَادِ	الْمَنْهِيِّ	عَنْهُ	اَوْ
اس	پر	فساد	منع	اس سے	یا
لَا	يَدُلُّ	وَ	اِنْ	كَانَ	يَدُلُّ
نہیں	دلالت کرتا ہے	اور	اگر	ہو	دلالت کرتا ہے
فَفِيْ	اَيِّ	حَالَةٍ	يَدُلُّ	فَقَالَ	دَاوٗدُ
پس میں	کوئی	حالت	دلالت کرتا ہے	پس کہا	داؤد ظاہری
يَفْسَخُ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
فسخ کرتا ہے	اور	کہا	امام شافعی نے	اور فرمایا	ابوحنیفہ
لَا	يَفْسَخُ	وَ	عَنْ	مَالِكٍ	الْقَوْلَانِ
نہیں	فسخ ہوتا	اور	سے	مالکی	دو قول ہیں
جَمِيْعًا	وَ	ثَابِتٌ	وَ	هُوَ	اَنْ
تمام	اور	ثابت	اور	وہ	یہ کہ
يُفْسَخَ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَ	لَا	يَفْسَخُ
فسخ ہوتا ہے	پہلے	دخول	اور	نہیں	فسخ ہوگا
بَعْدَهٗ	وَ	قَالَ	ابْنُ	الْقَاسِمِ	اِنَّمَا
اس کے بعد	اور	کہا	ابن	قاسم	بیشک
مَعْنَى	النَّهْيِ	اِذَا	خَطَبَ	رَجُلٌ	صَالِحٌ
معنی	ممانعت	جب	پیغام	آدمی	صالح (نیک)
عَلٰى	خِطْبَةِ	رَجُلٍ	صَالِحٍ	وَ	اَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر	پیغام	آدمی	صالح (نیک)	اور	بہرحال
الْوَقْتُ	عِنْدَ	الْاَكْثَرِ	فَهُوَ	اِذَا	رَكَنَ
وقت	نزدیک	اکثر	پس وہ	جب	مائل
بَعْضُهُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ	لَا	فِيْ	اَوَّلِ
ان کے بعض	طرف	دوسرے (بعض)	نہیں	میں	پہلا
الْخِطْبَةِ	بِدَلِيْلِ	حَدِيْثِ	فَاطِمَةَ	بِنْتِ قَيْسٍ	حَيْثُ
پیغام	دلیل ہے	حدیث	فاطمہ	بنت قیس	اس وقت

حَيْثُ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ لَّا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَآءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ وَاَمَّا النَّظَرُ اِلَى الْمَرْاَةِ عِنْدَ الْخِطْبَةِ فَاَجَازَ ذٰلِكَ اِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَقَطْ وَاَجَازَ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اِلٰى جَمِيْعِ الْبَدَنِ عَدَ السَّوْاَتَيْنِ وَمَنَعَ ذٰلِكَ قَوْمٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَاَجَازَ اَبُوْحَنِيْفَةَ النَّظَرَ اِلَى الْقَدَمَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالسَّبَبُ فِيْ اِخْتِلَافِهِمْ اَنَّهٗ وَرَدَ الْاَمْرُ بِالنَّظَرِ اِلَيْهِنَّ مُطْلَقًا وَ وَرَدَ بِالْمَنْعِ مُطْلَقًا وَ وَرَدَ مُقَيَّدًا: اَعْنِيْ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ عَلٰى مَاقَالَهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا" اَنَّهُ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ وَقِيَاسًا عَلٰى جَوَازِ كَشْفِهِمَا فِي الْحَجِّ عِنْدَ الْاَكْثَرِ وَمَنْ مَّنَعَ تَمَسَّكَ بِالْاَصْلِ وَهُوَ تَحْرِيْمُ النَّظَرِ اِلَى النِّسَاءِ۔

ترجمہ:

(1) جب وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں۔ آپ سے بیان کیا۔ بے شک ابا جہم بن حذیفہ اور معاویہ ابن ابی سفیان نے انہیں پیغام دیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہم ایک شخص ہے کہ عورتوں کو ڈنڈے کے نیچے رکھتا ہے اور معاویہ درویش فقیر آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے اور لیکن تو اسامہ سے نکاح کر لے۔

4۔ اور لیکن خطبہ کے وقت مخطوبہ کو دیکھنا:

امام مالک کے نزدیک صرف چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔

اور اس کے علاوہ نے اس کی اجازت دی ہے۔ پوشیدہ اعضاء کے علاوہ تمام بدن کو دیکھنا جائز ہے۔ اور بعض نے مطلق دیکھنا منع کیا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے چہرے اور ہاتھوں کے ساتھ پیروں کا دیکھنا بھی جائز قرار دیا ہے۔ اختلاف کا سبب یہ ہے کہ دیکھنے کے مطلق اجازت بھی مروی ہے۔ اور مطلقاً ممانعت بھی مروی ہے۔ اور دیکھنے کی اجازت مقید ہے۔ یعنی صرف چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی۔ بیشتر فقہاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے۔ ''کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود ان سے ظاہر ہو جائے" بے شک وہ چہرا اور دونوں ہاتھ مراد ہیں۔ اوز قیاس ہے کہ حج میں عورت کا چہرہ اور ہاتھ کھولنا جائز ہے۔ اکثر کے نزدیک اور فقہاء نے منع کیا ہے۔ انہوں نے اصل سے دلیل لی ہے۔ کہ عورتوں کو دیکھنا جائز ہے۔

جَاءَتْ	اِلَى	النَّبِيِّ	صلی اللہ علیہ وسلم	فَذَكَرَتْ	لَهُ
وہ آئی	طرف	نبی اکرم	ﷺ	ذکر کیا	اس کا
اَنَّ	اَبَاجَهْمٍ	بْنَ	حُذَيْفَةَ	وَ	مُعَاوِيَةَ
بے شک	ابوجہم	ابن	حذیفہ	اور	معاویہ
ابْنَ	اَبِيْ	سُفْيَانَ	خَطَبَاهَا	فَقَالَ	اَمَّا
بیٹا	ابو	سفیان	اسے پیغام بھیجا	پس فرمایا	بہرحال
اَبُوْجَهْمٍ	فَرَجُلٌ	لَا	يَرْفَعُ	عَصَاهُ	عَنِ
ابوجہم	آدمی	نہیں	اُٹھاتا ہے	اس کا عصاء	سے
النِّسَاءِ	وَ	اَمَّا	مُعَاوِيَةُ	فَصَعْلُوْكٌ	لَا
عورتوں	اور	بہرحال	امیر معاویہ	غریب	نہیں
مَالَ	لَهُ	وَلٰكِنِ	انْكِحِيْ	اُسَامَةَ وَ	اَمَّا
مال	اس کے لیے	لیکن	تو نکاح کر	اسامہ اور	بہرحال
النَّظْرُ	اِلَى	الْمَرْاَةِ	عِنْدَ	الْخِطْبَةِ	فَاَجَازَ
دیکھنا	طرف	عورت	وقت	پیغام نکاح	پس جائز
ذٰلِكَ	اِلَى	الْوَجْهِ	وَ	الْكَفَّيْنِ	فَقَطْ
وہ	طرف	چہرہ	اور	ہتھیلیاں	پس صرف
وَ	اَجَازَ	ذٰلِكَ	عَبْرَهُ	اِلٰى	جَمِيْعِ
اور	جائز ہے	وہ	اس کے علاوہ	طرف	تمام
الْبَدَنِ	عَدَ	السَّوْاَتَيْنِ	وَ	مَنَعَ	ذٰلِكَ
بدن	سوائے	دو شرمگاہیں	اور	روکا	وہ
قَوْمٌ	عَلٰى	الْاِطْلَاقِ	وَ	اَجَازَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ
جماعت	پر	اطلاق	اور	اجازت دی	ابوحنیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّظَرَ	اِلَى	الْقَدَمَيْنِ	مَعَ	الْوَجْهِ	وَ
دیکھنا	طرف	قدموں	ساتھ	چہرہ	اور
الْكَفَّيْنِ	وَ	السَّبَبُ	فِيْ	اِخْتِلَافِهِمْ	اَنَّهٗ
ہتھیلیاں	اور	وجہ	میں	ان کا اختلاف	بیشک وہ
وَرَدَ	الْاَمْرُ	بِالنَّظْرِ	اِلَيْهِنَّ	مُطْلَقًا	وَ
وارد ہے	حکم	دیکھنے کیساتھ	ان کی طرف	مطلق	اور
وَرَدَ	بِالْمَنْعِ	مُطْلَقًا	وَ	وَرَدَ	مُقَيَّدًا
وارد ہے	منع کرنا	مطلق	اور	وارد	قید
اَعْنِيْ	بِالْوَجْهِ	وَ	الْكَفَّيْنِ	عَلٰى	مَا
میری مراد	چہرے کے ساتھ	اور	ہتھیلیاں	پر	جو
قَالَهٗ	كَثِيْرٌ	مِنَ	الْعُلَمَاءِ	فِيْ	قَوْلِهٖ
قول ان کا	بہت سارے	سے	علماء	میں	فرمان
تَعَالٰى	وَ	لَا	يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ	اِلَّا
اللہ تعالیٰ کا	اور	نہ	ظاہر کریں وہ	اپنی زینت	مگر
مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	اَنَّهٗ	الْوَجْهُ	وَ
جو	ظاہر ہے	اس سے	بیشک وہ	چہرہ	اور
الْكَفَّانِ	وَ	قِيَاسًا	عَلٰى	جَوَازِ	كَشْفِهِمَا
ہتھیلیاں	اور	قیاس	پر	جواز	اس کو نگا رکھنا
فِيْ	الْحَجِّ	عِنْدَ	الْاَكْثَرِ	وَ	مَنْ
میں	حج	نزدیک	اکثر فقہاء	اور	جو
مَنَعَ	تَمَسُّكَ	بِالْاَصْلِ	وَ	هُوَ	تَحْرِيْمُ
منع کیا	دلیل پکڑی	اصل کے ساتھ	اور	وہ	حرام ہونا
النَّظَرِ	اِلَى	النِّسَاءِ			
نظر کرنا	طرف	عورتیں			

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الثَّانِیُّ: فِیْ مُوْجِبَاتِ صِحَّةِ النِّکَاحِ

وَهٰذَا الْبَابُ يَنْقَسِمُ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَرْكَانٍ- اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ: فِیْ مَعْرِفَةِ كَيْفِيَّةِ هٰذَا الْعَقْدِ- اَلرُّكْنُ الثَّانِیُّ: فِیْ مَعْرِفَةِ مَحِلِّ هٰذَا الْعَقْدِ- اَلثَّالِثُ فِیْ مَعْرِفَةِ شُرُوطِ هٰذَا الْعَقْدِ (اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ) اَلْكَيْفِيَّةُ فِیْ هٰذَا الرُّكْنِ فِیْ مَوَاضِعَ: فِیْ كَيْفِيَّةِ الْاِذْنِ الْمُنْعَقِدِ بِهٖ وَمَنِ الْمُعْتَبَرُ رِضَاهُ فِیْ لُزُوْمِ هٰذَا الْعَقْدِ وَهَلْ يَجُوْزُ عَقْدُهٗ عَلَى الْاِخْيَارِ اَمْ لَا يَجُوْزُ؟ وَهَلْ اِنْ تَرَاخَى الْقَبُوْلُ مِنْ اَحَدِ الْمُتَعَاقِدَيْنِ لَزِمَ ذٰلِكَ الْعَقْدُ اَمْ شَرْطٌ ذٰلِكَ الْفَوْرُ؟

(اَلْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ) اَلْاِذْنُ فِیْ النِّكَاحِ عَلَى ضَرْبَيْنِ: فَهُوَ وَاقِعٌ فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ- وَالثَّيِّبِ مِنَ النِّسَاءِ بِاَلْاَلْفَاظِ وَهُوَ فِیْ حَقِّ الْاَبْكَارِ الْمُسْتَاْذَنَاتِ وَاقِعٌ بِالسُّكُوْتِ: اَعْنِیْ الرِّضَاءَ وَاَمَّا الرَّدُّ فَبِالْلَفْظِ وَلَا خِلَافَ فِیْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ اِلَّا مَا حُكِیَ عَنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ اِنَّ اِذْنَ الْبِكْرِ اِذَا كَانَ الْمُنْكِحُ غَيْرَ اَبٍ وَلَا جَدٍّ بِالنُّطْقِ وَاِنَّمَا صَارَ الْجُمْهُوْرُ اِلٰى اِذْنِهَا بِالصُّمْتِ لِلثَّابِتِ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا" وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنْ اِنْعِقَادَ النِّكَاحِ بِلَفْظِ النِّكَاحِ مِنْ اِذْنِهِ اللَّفْظُ، وَكَذٰلِكَ بِلَفْظِ التَّزْوِيْجِ-

دوسرا باب- نکاح کی صحت کے موجبات کے بارے میں

اور یہ باب تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

(۱) پہلا حصہ: اس عقد کے کیفیت کی پہچان میں

(۲) دوسرا حصہ اس عقد کے محل کی پہچان میں۔

(۳) تیسرا حصہ: اس عقد کی شرائط کی پہچان میں۔

پہلا حصہ: نکاح کی کیفیت میں۔ اور اس حصہ میں کئی مواقع پر غور کرنا ہوتا ہے۔

(۱) اجازت کی کیفیت میں جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔ (۲) اس عقد کے لازم ہونے میں کس کی رضا ضروری ہے اور کیا بعد بلوغ نکاح کو برقرار رکھنے کا اختیار جائز ہے یا ختم کر دینے کا اختیا جائز نہیں ہے؟ (۳) یعنی حق خیار پر نکاح (۴) اور کیا اگر دونوں معاہدہ کرنے والوں میں سے کسی ایک کی جانب سے قبولیت نکاح میں تاخیر ہو جائے تو کیا نکاح منعقد ہو جائے گا۔ یا قبولیت نکاح کے لیے ضروری ہے کہ فی الفور قبولیت نکاح ہو۔

پہلا حصہ: اجازت نکاح میں ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پس وہ مردوں کی طرف سے اور ثیبہ (وہ عورت جو کسی مرد سے ہمبستر ہو چکی ہو) عورتوں کی طرف سے الفاظ کہنے سے اجازت ہوگی اور وہ اجازت باکرہ لڑکی کی طرف سے اس کی خاموشی سے بھی ہو جاتی ہے یعنی رضامندی اس کی اور لیکن نکاح کو رد کرنا پس وہ الفاظ کہنے ہوگا (یعنی یہ نکاح مجھے قبول نہیں) اور اس میں کوئی خلاف نہیں مگر اصحاب شافعیؒ سے مروی ہے۔ بے شک باکرہ کی اجازت جب نکاح کرانے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ اور دادے کے سوا ہو تو پھر باکرہ کی اجازت الفاظ کہنے سے ہوگی اور بے شک جمہور فقہاء کے نزدیک باکرہ کی اجازت سے ہے جو حضور ﷺ کی حدیث سے ثابت ہے "بیوہ اپنے نفس کی اپنے والی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ بے شک نکاح کا منعقد ہونا لفظ نکاح سے ہو جاتا ہے جس کی اجازت الفاظ سے ہو اور اسی طرح تزویج کے لفظ سے ہو جاتا ہے (تزویج کا معنی نکاح کرانا)

اَلْبَابُ	الثَّانِیْ	فِیْ	مُوْجِبَاتِ	صِحَّةِ	النِّکَاحِ
باب	دوسرا	میں	اسباب	صحت	نکاح
وَ	هٰذَا	اَلْبَابُ	یَنْقَسِمُ	اِلٰی	ثَلَاثَةِ
اور	یہ	باب	منقسم ہوتا ہے	طرف	تین
اَرْکَانِ	اَلرُّکْنُ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	مَعْرِفَةِ	کَیْفِیَّةِ
حصوں	رکن	پہلا	میں	پہچان	کیفیت
هٰذَا	اَلْعَقْدِ	اَلرُّکْنُ	اَلثَّانِیْ	فِیْ	مَعْرِفَةِ
یہ	عقد	رکن	دوسرا	میں	پہچان
مَحَلِّ	هٰذَا	اَلْعَقْدِ	اَلثَّالِثُ	فِیْ	مَعْرِفَةِ
محل	یہ	گرہ	تیسرا	میں	پہچان
شُرُوْطِ	هٰذَا	اَلْعَقْدِ	اَلرُّکْنُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْکَیْفِیَّةُ
شرطیں	یہ	گرہ	رکن	پہلا	کیفیت
فِیْ	هٰذَا	اَلرُّکْنِ	فِیْ	مَوَاضِعَ	فِیْ
میں	اس	رکن	میں	جگہیں	میں
کَیْفِیَّةِ	اَلْاِذْنِ	اَلْمُنْعَقِدِ	بِهٖ	وَ	مَنِ
کیفیت	اجازت دینا	منعقد ہونے والا	اس کیساتھ	اور	جو
اَلْمُعْتَبَرِ	رِضَاهُ	فِیْ	لُزُوْمِ	هٰذَا	اَلْعَقْدِ
معتبر	اس کی رضا	میں	ضروری	یہ	گرہ
وَ	هَلْ	یَجُوْزُ	عَقْدُهٗ	عَلَی	اَلْاَخْیَارِ
اور	کیا	جائز ہے	اس کا عقد	پر	اختیار ہے
اَمْ	لَا	یَجُوْزُ	وَ	هَلْ	اِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا	نہیں	جائز	اور	کیا	اگر
تَرَاخِیَ	اَلْقَبُوْلِ	مِنْ	اَحَدِ	اَلْمُتَعَاقِدَیْنِ	لَزِمَ
دیر کرے	قبول	سے	یک	زوجین	ضروری ہے
ذٰلِکَ	اَلْعَقْدَ	اَمْ	شَرْطِ	ذٰلِکِ	اَلْفَوْرِ
یہ	عقد	یا	شرط	یہ	فوری
(اَلْمَوْضِعُ	اَلْاَوَّلُ)	اَلْاِذْنُ	فِیْ	اَلنِّکَاحِ	عَلٰی
مقام	پہلا	اجازت دینا	میں	نکاح	پر
ضَرْبَیْنِ	فَهُوَ	وَاقِعٌ	فِیْ	حَقِّ	اَلرِّجَالِ
قسم	پس وہ	ادا	میں	حق	مردوں
وَ	اَلثَّیِّبِ	مِنَ	اَلنِّسَاءِ	بِالْاَلْفَاظِ	وَ
اور	ثیبہ	سے	عورتوں	الفاظ کیساتھ	اور
هُوَ	فِیْ	حَقِّ	اَلْاَبْکَارِ	اَلْمُسْتَاْذَنَاتِ	وَاقِعٌ
وہ	میں	حق	باکرہ	اجازت طلب کی ہوئیں	واقع ہے
بِالسُّکُوْتِ	اَعْنِیْ	اَلرِّضَاءَ	وَ	اَمَّا	اَلرَّدُّ
خاموشی کیساتھ	میری مراد	رضا ہے	اور	بہرحال	رد کرنا
فَبِاللَّفْظِ	وَ	لَا	خِلَافَ	فِیْ	هٰذِهِ
ایسے الفاظ کیساتھ	اور	نہ	خلاف ہو	میں	اس
اَلْجُمْلَةِ	اِلَّا	مَا	حُکِیَ	عَنْ	اَصْحَابِ
جملے کے	مگر	وہ	بیان کی گئی	سے	بعض
اَلشَّافِعِیِّ	اِنَّ	اِذْنَ	اَلْبِکْرِ	اِذَا	کَانَ
شوافع	بیشک	اجازت	باکرہ	جب	ہو
اَلْمُنْکِحُ	غَیْرَ	اَبٍ	وَ	لَا	جَدٍّ
شادی	علاوہ	باپ	اور	نہ	دادا
بِالنُّطْقِ	وَ	اِنَّمَا	صَارَ	اَلْجُمْهُوْرُ	اِلٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنے کیساتھ	اور	بیشک	ہوگی	جمہور	طرف
اِذْنِهَا	بِالصُّمْتِ	لِلثَّابِتِ	مِنْ	قَوْلِهِ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
اسکی اجازت	خاموشی	ثابت	سے	آپ کا فرمان	اس پر درود وسلام
اَلْاَيِّمُ	اَحَقُّ	بِنَفْسِهَا	مِنْ	وَلِيِّهَا	وَ
بیوہ	زیادہ حق	اس کی ذات	سے	اس کے ولی	اور
اَلْبِكْرُ	تُسْتَأْمَرُ	فِيْ	نَفْسِهَا	وَ	اِذْنُهَا
باکرہ	اجازت طلب کی	میں	اپنی ذات	اور	اسکی اجازت
صُمَاتُهَا	وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	اِنْعِقَادَ
اس کی خاموشی	اور	اتفاق کیا	پر	بیشک	واقع ہوجانا
النِّكَاحِ	بِلَفْظِ	النِّكَاحِ	مِمَّنْ	اِذْنُهُ	اللَّفْظُ
نکاح	لفظ کیساتھ	نکاح	ان میں سے	اسکی اجازت	لفظ
وَ	كَذٰلِكَ	بِلَفْظِ	التَّزْوِيْجِ	وَ	اخْتَلَفُوْا
اور	اس طرح	لفظ کیساتھ	تزویج کرنا	اور	اختلاف کیا

وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اِنْعِقَادِهٖ بِلَفْظِ الْهِبَةِ اَوْ بِلَفْظِ الْبَيْعِ اَوْ بِلَفْظِ الصَّدَقَةِ فَاَجَازَهٗ قَوْمٌ وَبِهٖ قَالَ مَالِكٌ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَنْعَقِدُ اِلَّا بِلَفْظِ النِّكَاحِ اَوِ التَّزْوِيْجِ— وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ هَلْ هُوَ عَقْدٌ يُعْتَبَرُ فِيْهِ مَعَ النِّيَّةِ اَللَّفْظُ الْخَاصُّ بِهٖ؟ اَمْ لَيْسَ مِنْ صِحَّةِ اِعْتِبَارِ اللَّفْظِ؟ فَمَنْ اَلْحَقَهٗ بِالْعُقُوْدِ الَّتِيْ يُعْتَبَرُ فِيْهَا الْاَمْرُ اِنْ قَالَ: لَا نِكَاحَ مُنْعَقِدٌ اِلَّا بِلَفْظِ النِّكَاحِ اَوِ التَّزْوِيْجِ وَمَنْ قَالَ اِنَّ اللَّفْظَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِهٖ اِعْتِبَارًا بِمَا لَيْسَ مِنْ شَرْطِهِ اللَّفْظُ اَجَازَ النِّكَاحَ بِاَيِّ لَفْظٍ اتَّفَقَ اِذَا فُهِمَ الْمَعْنَى الشَّرْعِيُّ مِنْ ذٰلِكَ' اَعْنِيْ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَعْنَى الشَّرْعِيِّ مُشَارَكَةٌ

ترجمہ:

لفظ ہبہ یا لفظ بیع یا لفظ صدقہ کے الفاظ کہنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ پس کچھ فقہاء نے جائز قرار دیا ہے اور یہی قول امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا لفظ نکاح یا لفظ تزویج کے سوائے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا نکاح ایسا عقد ہے جس میں نیت کے ساتھ اس کے خاص الفاظ کا استعمال بھی شرط ہے؟ یا اس کی صحت کے لیے لفظ کا اعتبار نہیں ہے۔ پس جن فقہا نے عقد نکاح کو ان عقود سے ملحق کیا ہے جن میں مذکورہ دونوں امور کا اعتبار ہے۔ انہوں نے کہا کہ نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے طے پانے کے لیے مخصوص الفاظ شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ ان کے نزدیک نکاح بغیر ان الفاظ کے استعمال کیے بھی جائز ہے۔ جب کہ ان سے شرعی معنی سمجھا جائے یعنی بے شک جب ان الفاظ میں اور شرعی معنی میں اشتراک موجود ہو اور لیکن۔

فِیْ	اِنْعِقَادِہٖ	بِلَفْظِ	الْھِبَۃِ اَوْ	بِلَفْظِ الْبَیْعِ	اَوْ
میں	اس کا واقع ہونا (نکاح)	لفظ کیساتھ	ہبہ یا	لفظ بیع	یا
بِلَفْظِ	الصَّدَقَۃِ	فَاَجَازَہٗ	قَوْمٌ	وَ	بِہٖ
لفظ کیساتھ	صدقہ	پس اسے جائز کیا	ایک جماعت	اور	اس کیساتھ
قَالَ	مَالِکٌ	وَ	اَبُوْحَنِیْفَۃَ	وَ	قَالَ
کہا	امام مالک	اور	امام اعظم ابوحنیفہ	اور	کہا
الشَّافِعِیُّ	لَا	یَنْعَقِدُ	اِلَّا	بِلَفْظِ	النِّکَاحِ
امام شافعی	نہیں	منعقد ہوتا	مگر	لفظ کیساتھ	نکاح
اَوِ	التَّزْوِیْجِ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِھِمْ	ھَلْ
یا	شادی کرنا	اور	وجہ	انکا اختلاف	کیا
ھُوَ	عَقْدٌ	یُعْتَبَرُ	فِیْہِ	مَعَ	النِّیَّۃِ
وہ	عقد	معتبر	اس میں	ساتھ	نیت
اَللَّفْظُ	الْخَاصُّ	بِہٖ	اَمْ	لَیْسَ	مِنْ
لفظ	خاص	اس کیساتھ	یا	نہیں	میں
صِحَّۃِ	اِعْتِبَارِ	اللَّفْظِ	فَمَنْ	اَلْحَقَہٗ	بِالْعُقُوْدِ
صحت	اعتبار	لفظ	پس جو	اس کا حق	عقد کیساتھ
الَّتِیْ	یُعْتَبَرُ	فِیْھَا	الْاَمْرُ	اِنْ	قَالَ
جو	اعتبار کیا گیا	اس میں	حکم	اگر	کہا جائے
لَا	نِکَاحَ	مُنْعَقِدٌ	اِلَّا	بِلَفْظِ	النِّکَاحِ
نہیں	نکاح	منعقد ہونا	مگر	لفظ کے ساتھ	نکاح
اَوِ	التَّزْوِیْجِ	وَ	مَنْ	قَالَ	اِنَّ
یا	شادی	اور	جو	کہا	بیشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّفْظ	لَيْسَ	مِنْ	شَرْطِهِ	اِعْتِبَارًا	بِمَا
لفظ	نہیں	سے	اس کی شرط	اعتبار	اس کیساتھ
لَيْسَ	مِنْ	شَرْطِهِ	اللَّفْظُ	أَجَازَ	النِّكَاحَ
نہیں	سے	اس کی شرط	لفظ	جائز ہے	نکاح
بِاَيِّ	لفظٍ	اِتَّفَقَ	فُهِمَ	الْمَعْنٰى	الشَّرْعِيُّ
جونسا	لفظ	اتفاق کیا	سمجھا گیا	معنی	شرعی
مِنْ	ذٰلِكَ	اَعْنِيْ	اَنَّهُ	اِذَا	كَانَ
سے	اس	میری مراد	بیشک وہ	جب	ہو
بَيْنَهُ	وَ	بَيْنَ	الْمَعْنٰى	الشَّرْعِيّ	مُشَارَكَة
اس کے درمیان	اور	درمیان	معنی	شرعی	اشتراک

(اَلْمَوْضِعُ الثَّانِيْ) وَاَمَّا مَنِ الْمُعْتَبَرُ قُبْلُهُ فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْعَقْدِ فَاِنَّهُ يُوْجَدُ فِي الشَّرْعِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ: اَحَدُهُمَا يُعْتَبَرُ فِيْهِ رِضَاءُ الْمُتَنَاكِحِيْنَ اَنْفُسِهِمَا اَعْنِي الزَّوْجَ وَالزَّوْجَةَ اِمَّا مَعَ الْوَلِيِّ وَاِمَّا دُوْنَهُ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ لَّا يَشْتَرِطُ الْوَلِيُّ فِيْ رِضَاءِ الْمَرْاَةِ الْمَالِكَةِ اَمْرَ نَفْسِهَا وَالثَّانِيْ يُعْتَبَرُ فِيْهِ رِضَاءُ الْاَوْلِيَاءِ فَقَطْ وَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الضَّرْبَيْنِ مَسَائِلُ اِتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَمَسَائِلُ اِخْتَلَفُوْا فِيْهَا وَنَحْنُ نَذْكُرُ مِنْهَا قَوَاعِدَهَا وَاُصُوْلَهَا فَنَقُوْلُ: اَمَّا الرِّجَالُ الْبَالِغُوْنَ الْاَحْرَارُ الْمَالِكُوْنَ لِاَمْرِ اَنْفُسِهِمْ فَاِنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اِشْتِرَاطِ رِضَاءِ هِمْ وَقَبُوْلِهِمْ فِيْ صِحَّةِ النِّكَاحِ- وَاخْتَلَفُوْا هَلْ يُجْبَرُ الْعَبْدُ عَلَى النِّكَاحِ سَيِّدُهُ وَالْوَصِيُّ مَحْجُوْرُهُ الْبَالِغُ اَمْ لَيْسَ يُجْبِرُهُ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: يُجْبَرُ السَّيِّدُ عَبْدَهُ عَلَى النِّكَاحِ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْبِرُهُ- وَالسَّبَبُ فِيْ اِخْتِلَافِهِمْ هَلِ النِّكَاحُ مِنْ حُقُوْقِ السَّيِّدِ اَمْ لَيْسَ مِنْ حُقُوْقِهٖ؟ وَكَذٰلِكَ اِخْتَلَفُوْا فِيْ جَبْرِ الْوَصِيِّ مَحْجُوْرَهُ؟ وَالْخِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ مَوْجُوْدٌ فِي الْمَذْهَبِ- وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلِ النِّكَاحُ مَصْلَحَةٌ مِّنْ مَّصَالِحِ الْمَنْظُوْرِ لَهٗ اَمْ لَيْسَ بِمَصْلَحَةٍ وَاِنَّمَا طَرِيْقَةُ الْمَلَاذِ؟ وَعَلَى الْقَوْلِ بِاَنَّ النِّكَاحَ وَاجِبٌ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يُتَوَلّٰى فِيْ ذٰلِكَ- وَاَمَّا النِّسَاءُ اللَّاتِيْ يُعْتَبَرُ رِضَاءُ هُنَّ فِي النِّكَاحِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اِعْتِبَارِ رِضَاءِ الثَّيِّبِ الْبَالِغِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "وَالثَّيِّبُ تُعْرَبُ عَنْ نَّفْسِهَا" اِلَّا مَا حُكِيَ عَنِ الْحَسَنِ بَصْرِيِّ- وَاخْتَلَفُوْا فِي الْبِكْرِ الْبَالِغِ فِي الثَّيِّبِ الْغَيْرِ الْبَالِغِ مَالَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُنْ ظَهَرَ مِنْهَا الْفَسَادُ- فَاَمَّا الْبِكْرُ الْبَالِغُ فَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: لِلْاَبِ فَقَطْ اَنْ يُّجْبِرَهَا عَلَى النِّكَاحِ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَ جَمَاعَةٌ: لَا بُدَّ مِنِ اِعْتِبَارِ رِضَائِهَا ' وَوَافَقَهُمْ مَالِكٌ فِي الْبِكْرِ الْمُعَنَّسَةِ عَلٰى اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ عَنْهُ- وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ مُعَارَضَةُ دَلِيْلِ الْخِطَابِ فِيْ هٰذَا لِلْعُمُوْمِ' وَذٰلِكَ اَنَّ مَارُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ قَوْلِهِ "لَا تُنْكَحُ الْيَتِيْمَةُ اِلَّا بِاِذْنِهَا" وَقَوْلِهِ "تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا "خَرَّجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالْمَفْهُوْمُ مِنْهُ بِدَلِيْلِ الْخِطَابِ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ بِخِلَافِ الْيَتِيْمَةِ' وَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَشْهُوْرِ "وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ " يُوْجِبُ بِعُمُوْمِهٖ اِسْتِئْمَارَ كُلِّ بِكْرٍ وَالْعُمُوْمُ اَقْوٰى مِنْ دَلِيْلِ الْخِطَابِ' مَعَ اَنَّهٗ خَرَّجَ مُسْلِمٌ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ زِيَادَةً وَهُوَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا" وَهُوَ نَصٌّ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ

ترجمہ:

دوسرا حصہ: اور لیکن اس نکاح کی صحت کس کا قبول کرنا معتبر ہے۔ پس شریعت میں اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو مرد اور عورت کی خود رضامندی ہو اس کا اعتبار ہے (مرد زوج اور زوجہ ہیں) ولی کے ساتھ یا بغیر ولی کے۔ جن کے نزدیک اس عورت کے حق میں جو اپنے نفس کی خود مالک ہو ولی کی رضامندی شرط نہیں اور دوسری وہ ہے جس میں صرف اولیاء کی رضامندی کا اعتبار ہو۔ ان دو قسموں میں ہر ایک میں مسائل ہیں جن پر فقہاء متفق ہیں اور ایسے مسائل جن میں فقہاء کا اختلاف ہے اور ہم ان میں سے ان کی قواعد اور ان کے اصول ذکر کرتے ہیں۔

لیکن بالغ آزاد مرد اپنے نفوس کے امر کے بارے میں مالک ہیں۔ بے شک فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ نکاح کی صحت میں ان کی قبولیت اور رضامندی شرط ہے اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے کیا نکاح کے بارے میں اس کا مالک غلام پر جبر کر سکتا ہے؟ اور وصی اپنے مجور (جو روکا ہوا اور اپنے تصرفات میں ممنوع ہ) بالغ کو مجبور کر سکتا ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مالک فقہاء کا اتفاق ہے کہ بالغ ثیبہ عورت کی رضامندی حاصل کرنا لازم ہے اس لیے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ "کہ ثیبہ اپنے نفس کا اظہار خود کرے گی" مگر حسن بصریؒ سے اس کے خلاف رائے بیان کی ہے اور فقہا نے بالغ باکرہ کے بارے میں اور ثیبہ غیر بالغ کے بارے میں یہ۔ اختلاف کیا ہے جب کہ ان سے فساد ظاہر نہ ہو پس لیکن بالغ باکرہ کے بارے میں امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ کے نزدیک صرف باپ اسے نکاح پر مجبور کر سکتا ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ثوریؒ اور اوزاعی نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس باکرہ کے بارے میں جو عرصہ سے شادی کے انتظار میں بیٹھی ہو یہ ان کا دو قولوں میں سے ایک قول ہے۔ اس اختلاف کی وجہ عام حکم کا دلیل خطاب کے معارض ہونا ہے۔ یعنی اس لیے کہ بے شک کہ حضور ﷺ سے مروی ہے یتیمہ سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے" (اسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس حدیث کے دلیل خطاب یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ باپ ولی لڑکی کا حکم یتیم لڑکی سے مختلف ہے اور ابن عباس کی مشہور حدیث میں ''کہ باکرہ سے اجازت لی جائے'' اس حدیث سے ہر باکرہ لڑکی سے اجازت لینے کا عام حکم معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال عموم دلیل خطاب زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ امام مسلم نے حضرت ابن عباس کی اس حدیث میں یہ اضافہ کی رویت ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے ''کہ باکرہ لڑکی سے اجازت اس کا باپ لے گا'' اور یہ (حدیث اس اختلاف میں نص کی حیثیت رکھتی ہے)

(اَلْمَوْضِعُ	الثَّانِیْ)	وَ	اَمَّا	مِنَ	اَلْمُعْتَبِرِ
موضوع	دوسرا	اور	بہرحال	جو شخص	معتبر ہوگا
قَبِلَهٗ	فِیْ	صِحَّةِ	هٰذَا	اَلْعَقْدِ	فَاِنَّهٗ
اسے قبول کیا	میں	صحت	یہ	عقد	پس بیشک وہ
یُوْجَدُ	فِیْ	اَلشَّرْعِ	عَلٰی	ضَرْبَیْنِ	اَحَدُهُمَا
پایا جاتا ہے	میں	شریعت	پر	دو قسمیں	ان میں سے ایک
یُعْتَبَرُ	فِیْهِ	رِضَاءُ	اَلْمُتَنَاكِحَیْنِ	اَنْفُسِهِمَا	اَعْنِیْ
اعتبار کیا جائیگا	اس میں	راضی ہونا	نکاح کرنے والیاں	اپنی ذات کے بارے میں	میری مراد
اَلزَّوْجَ	وَ	اَلزَّوْجَةَ	اَمَّا	مَعَ	اَلْوَلِیِّ
خاوند	اور	بیوی	بہرحال	ساتھ	ولی
وَ	اَمَّا	دُوْنَهٗ	عَلٰی	مَلْهَبِ	مَنْ
اور	بہرحال	اس کے علاوہ	پر	مذہب	جو شخص
لَا	یَشْتَرِطُ	اَلْوَلِیُّ	فِیْ	رِضَاءِ	اَلْمَرْأَةِ
نہ	شرط لگائے	ولی کی	میں	رضا ہونا	عورت
اَلْمَالِكِیَّةِ	اَمْرِ	نَفْسِهَا	وَ	اَلثَّانِیْ	یُعْتَبَرُ
مالکی	معاملہ	اپنا ذات	اور	دوسرا	اعتبار کیا جائیگا
فِیْهِ	رِضَا	اَلْاَوْلِیَاءُ	فَقَطْ	وَ	فِیْ
اس میں	راضی ہونا	سرپرست	پس صرف	اور	میں
كُلِّ	وَاحِدٍ	مِنْ	هٰذَیْنِ	اَلضَّرْبَیْنِ	مَسَائِلَ
ہر	ایک	سے	یہ دو	دو قسمیں	مسائل
اِتَّفَقُوْا	عَلَیْهَا	وَ	مَسَائِلَ	اِخْتَلَفُوْا	فِیْهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کیا	اس پر	اور	مسائل	اختلاف کیا ہے	اور
وَ	نَحْنُ	نَذْكُرُ	مِنْهَا	قَوَاعِدَ	هَا
اور	ہم	ذکر کرتے ہیں	اس میں	قواعد	اس کے
وَ	اُصُوْلَهَا	فَنَقُوْلُ	اَمَّا	الرِّجَالُ	الْبَالِغُوْنَ
اور	اصول اس کے	پس ہم نے کہا	بہرحال	مردوں	بالغ
الْاَحْرَارُ	الْمَالِكُوْنَ	لِاَمْرِ	اَنْفُسِهِمْ	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا
آزاد	مالک ہیں	معاملے	اپنی ذات	پس بے شک انہوں نے	اتفاق کیا ہے
عَلٰى	اِشْتِرَاطِ	رِضَاءِ	هِمْ	وَ	قَبُوْلِهِمْ
پر	شرائط	راضی ہونا	ان کی	اور	قبولیت اس کی
فِيْ	صِحَّةِ	النِّكَاحِ	وَ	اخْتَلَفُوْا	هَلْ
میں	صحت	نکاح	اور	انہوں نے اختلاف کیا	کیا
يُجْبَرُ	الْعَبْدُ	عَلَى	النِّكَاحِ	سَيِّدُهٗ	وَ
مجبور کیا جائے گا	غلام	پر	نکاح	اس سردار	اور
الْوَصِيُّ	مَحْجُوْرُهٗ	الْبَالِغُ	اَمْ	لَيْسَ	يُجْبَرُهٗ
وصی	مجبور	بالغ	یا	نہیں	مجبور کیا جائے گا اسے
فَقَالَ	لِمَالِكٍ	يُجْبَرُ	السَّيِّدُ	عَبْدَهٗ	عَلٰى
پس کہا	امام مالک	مجبور کیا جائیگا	سردار	اس کا غلام	پر
النِّكَاحِ	وَ	بِهٖ	قَالَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ
نکاح	اور	اس کے ساتھ	کہا	امام ابوحنیفہ	اور
الشَّافِعِيُّ	لَا	يُجْبَرُهٗ	وَ	السَّبَبُ	فِيْ
امام شافعی	نہیں	مجبور کیا جائیگا اسے	اور	وجہ	میں
اِخْتِلَافِهِمْ	هَلِ	النِّكَاحُ	مِنْ	حُقُوْقِ	السَّيِّدِ
اس میں اختلاف	کی	نکاح	میں	حقوق	آقا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْ	لَيْسَ	مِنْ	حُقُوْقِهٖ	كَذٰلِكَ	اخْتَلَفُوْا
یا	نہیں	سے	اس کے حقوق	اوراس طرح	اختلاف کیا
فِيْ	جَبْرِ	الْوَصِيِّ	مَحْجُوْرَهٗ	وَ	الْخِلَافَ
میں	جبر	وصی	محجورہ	اور	اختلاف
فِيْ	ذٰلِكَ	مَوْجُوْدَةٌ	فِيْ	الْمَذْهَبِ	وَ
میں	اس	موجود	میں	مذہب	اور
سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلِ	النِّكَاحُ	مَصْلِحَةٌ	مِنْ
وجہ	ان کا اختلاف کرنا	کیا	نکاح	مصلحت	سے
مَصَالِحِ	الْمَنْظُوْرِ	لَهٗ	اَمْ	لَيْسَ	بِمَصْلِحَةٍ
مصالح	خیال	اس کے لیے	یا	نہیں	مصلحت کیساتھ
وَ	اِنَّمَا	طَرِيْقَةُ	الْمَلَاذِ	وَ	عَلٰى
اور	بے شک	طریقہ	اندوزی	اور	پر
الْقَوْلِ	بِاَنَّ	النِّكَاحَ	وَاجِبٌ	يَنْبَغِيْ	اَنْ
قول	بیشک اس کیساتھ	نکاح	واجب	مناسب ہے	یہ کہ
لَا	يُتَوَفّٰى	فِيْ	ذٰلِكَ	وَ	اَمَّا
نہیں	فوت شدہ	میں	اس	اور	بہرحال
النِّسَاءُ	اللَّاتِيْ	يُعْتَبَرُ	رِضَاءُ	هُنَّ	فِيْ
عورتیں	وہ	اعتبار کیا جائیگا	رضامندی	عورت	میں
النِّكَاحِ	فَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	اِعْتِبَارِ	رِضَا	الثَّيِّبِ
نکاح	پس اتفاق کیا	پر	اعتبار	رضامندی	ثیبہ
الْبَالِغِ	لِقَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	وَ	الثَّيِّبُ	تُعْرِبُ
بالغ	ارشاد فرمایا	اس پر درود وسلام	اور	ثیبہ	اظہار کرتی ہے
عَنْ	نَفْسِهَا	اِلَّا	مَا	حُكِيَ	عَنِ
سے	اپنی ذات	مگر	جو	نقل کیا گیا	سے
الْحَسَنِ	بَصْرِيٍّ	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْبِكْرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن	بصری	اور	الثَّيِّبِ	فِي	الْبَالِغِ
بالغ	میں	ثیبہ	سوا	الْغَيْرِ	اخْتَلَفَ
يَكُنْ	ظَهَرَ	مِنْهَا	الْفَسَادُ	فَأَمَّا	الْبِكْرُ
ہو	ظاہر کیا	اس سے	بدکاری	پس بہرحال	کنواری
الْبَالِغُ	فَقَالَ	مَالِكٌ	وَ	الشَّافِعِيُّ	وَ
بالغ	پس کہا	امام مالک نے	اور	امام شافعی نے	اور
ابْنُ أَبِي لَيْلَى	لِلْأَبِ	فَقَطْ	أَنْ	يُجْبِرَ	هَا
امام ابن ابی لیلی	باپ کیلئے	پس صرف	یہ کہ	مجبور کرے	اس کو
عَلَى	النِّكَاحِ	وَ	قَالَ	أَبُو حَنِيفَةَ	وَ
پر	نکاح	اور	کہا	امام ابوحنیفہ	اور
الثَّوْرِيُّ	وَ	الْأَوْزَاعِيُّ	وَ	أَبُو ثَوْرٍ	وَ
امام سفیان ثوری	اور	امام اوزاعی	اور	امام ابوثور	اور
جَمَاعَةٌ	لَا بُدَّ	مِنْ	اِعْتِبَارِ	رِضَاهَا	وَ وَافَقَهُمْ
گروہ	ضروری	سے	اعتبار	اس کی رضا	موافقت کی ان کی
مَالِكٌ	فِي	الْبِكْرِ	الْمُعَنَّسَةِ	عَلَى	أَحَدِ
امام مالک	میں	کنواری	زیادہ عمر والی	پر	ایک
الْقَوْلَيْنِ	عَنْهُ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	مُعَارَضَةُ
دو قول	ان سے	اور	وجہ	اس میں اختلاف	
دَلِيلِ	الْخِطَابِ	فِي	هٰذَا	لِلْعُمُومِ	وَ
دلیل	خطاب	میں	یہ	عموم	اور
ذٰلِكَ أَنَّ مَا رُوِيَ	عَنْهُ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	مِنْ	قَوْلِهِ	لَا
یہ جو روایت کیا گیا	اس سے	اس پر درود وسلام	سے	ارشاد	نہیں
تُنْكَحُ	الْيَتِيمَةُ	إِلَّا	بِإِذْنِهَا	وَ	قَوْلُهُ
نکاح	یتیم لڑکی کا	مگر	اسکی اجازت کیساتھ	اور	ارشاد
تُسْتَأْمَرُ	الْيَتِيمَةُ	فِي	نَفْسِهَا	يُوجِبُ	بِعُمُومِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا جائے گا	یتیم	میں	اپنی ذات	ثابت ہوتا ہے	اس کا عام ہونا
اِسْتِئْمَار	کُلِّ بِکْرٍ	وَالْعُمُوْمُ	اَقْوٰی	مِنْ دَلِیْلِ	الْخِطَابِ
اجازت لینا	ہر باکرہ	اور عموم	زیادہ قوی	دلیل سے	خطاب
مَعَ اَنَّهٗ	خَرَّجَ	مُسْلِمٌ	فِیْ حَدِیْثِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	زِیَادَةً
ساتھ بے شک وہ	تخریج کی	امام مسلم نے	حدیث میں	بن عباس	زیادہ
وَهُوَ اَنَّهٗ	قَالَ	عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ	وَالسَّلَامُ	وَالْبِکْرُ	یَسْتَاْذِنُهَا
اور وہ بے شک وہ	فرمایا	اس پر درود	اور سلام	اور باکرہ	اس سے اجازت لے
اَبُوْهَا	وَهُوَ	نَصٌّ	فِیْ	مَوْضِعِ	الْخِلَافِ
اس کا باپ	اور وہ	نص	میں	جگہ	اختلاف

وَاَمَّا الثَّیِّبُ الصَّغِیْرُ الْبَالِغُ فَاِنَّ مَالِکًا وَاَبَا حَنِیْفَةَ قَالَا: یُجْبِرُهَا الْاَبُ عَلَی النِّکَاحِ، وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: لَا یُجْبِرُهَا وَقَالَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ اِنَّ فِی الْمَذْهَبِ فِیْهَا ثَلَاثَةَ اَقْوَالٍ قَوْلٌ اِنَّ الْاَبَ یُجْبِرُهَا مَالَمْ تَبْلُغْ بَعْدَ الطَّلَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اَشْهَبَ، وَقَوْلٌ اِنَّهٗ یُجْبِرُهَا وَاِنْ بَلَغَتْ، وَهُوَ قَوْلُ سَحْنُوْنٍ، وَقَوْلٌ اِنَّهٗ لَا یُجْبِرُهَا وَاِنْ لَّمْ تَبْلُغْ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ تَمَّامٍ وَالَّذِیْ حَکَیْنَاهُ عَنْ مَالِکٍ هُوَ الَّذِیْ حَکَاهُ اَهْلُ مَسَائِلِ الْخِلَافِ کَابْنِ الْقَصَّارِ وَغَیْرِهٖ وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ مُعَارَضَةُ دَلِیْلِ الْخِطَابِ لِلْعُمُوْمِ، وَذٰلِکَ اَنَّ قَوْلَهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فِیْ نَفْسِهَا وَلَاتُنْکَحُ الْیَتِیْمَةُ اِلَّا بِاِذْنِهَا" یُفْهَمُ مِنْهُ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ لَا تُسْتَاْمَرُ اِلَّا مَا اَجْمَعَ عَلَیْهِ الْجُمْهُوْرُ مِنْ اِسْتِئْمَارِ الثَّیِّبِ الْبَالِغِ، وَعُمُوْمُ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا" یَتَنَاوَلُ الْبَالِغَ وَغَیْرَ الْبَالِغِ وَکَذٰلِکَ قَوْلُهٗ "لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ" یَدُلُّ بِعُمُوْمِهٖ عَلٰی مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ۔

ترجمہ:

اور لیکن غیر بالغ ثیبہ کے بارے میں بے شک امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ دونوں نے کہا ہے کہ اسے باپ نکاح پر مجبور کر سکتا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا اسے مجبور نہیں کر سکتا ہے۔

اور متاخرین فقہا نے کہا ہے کہ اس بارے میں تین اقوال ہیں۔ یہ مسلک امام مالکؒ کے فقہا ہیں۔ ایک قول ہے بے شک باپ اسے مجبور کر سکتا ہے جب کہ وہ طلاق کے بعد بالغ نہ ہو۔ یہ اشہب کی رائے ہے اور ایک قول ہے کہ بے شک اسے مجبور کر سکتا ہے اگر وہ بالغ ہو گئی ہو یہ رائے سحنون کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ایک قول یہ ہے کہ بے شک اسے نہیں مجبور کر سکتا اگر چہ وہ بالغ نہ ہوئی ہو۔ یہ ابی تمام کی رائے ہے۔ امام مالکؒ کے مسلک کے جو اقوال (تین) ہم نے بیان کیے ہیں وہی اختلافی مسائل بیان کرنے والے فقہا مثلاً ابن اقصار وغیرہ نے بھی بیان کیے ہیں۔ اور ان کے اختلاف کا سبب دلیل خطاب کا عموم کے معارض ہونا ہے۔ اور یہ اس لیے بے شک حضور ﷺ کا قول ہے ''یتیم لڑکی سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے'' اور یتیم لڑکی کا نکاح اس کے اجازت کے بغیر نہ کیا جائے'' اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس لڑکی کا باپ موجود ہو اس سے اجازت نہ لی جائے سوائے اس کے جمہور فقہاء کا اجماع ہے کہ بالغ ثیبہ سے اجازت لی جائے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا۔

عام قول ہے ''ثیبہ اپنے ولی سے اپنے بارے میں زیادہ حقدار ہے'' فرمان نبوی عام ہے بالغ اور غیر بالغ دونوں پر مشتمل ہے اور اسی طرح فرمان نبوی ہے اور ''بیوہ کا نکاح اس کے مشورہ اور اجازت کے بغیر نہ کیا جائے'' اس فرمان کا عموم امام شافعیؒ کے قول پر دلالت کرتا ہے۔

وَ	اَمَّا	الثَّيِّبُ	الْغَيْرُ	الْبَالِغُ	فَاِنَّ
اور	بہر حال	بیوہ	غیر	بالغ	پس بے شک
مَالِكًا	وَ	اَبَا حَنِيْفَةَ	قَالَا	يُجْبَرُ	هَا
امام مالک	اور	امام ابوحنیفہ	انہوں نے کہا	مجبور کیا جائے گا	اس کو
اَلْاَبُ	عَلَى	النِّكَاحِ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ
باپ	پر	نکاح	اور	فرمایا	امام شافعی
لَا	يُجْبَرُ	هَا	وَقَالَ	الْمُتَاَخِّرُوْنَ	اَنَّ
نہیں	مجبور کیا جائے گا	اس کو	فرمایا	متاخرین نے	بے شک
فِيْ	الْمَذْهَبِ	فِيْهَا	ثَلَاثَةُ	اَقْوَالٍ	قَوْلٌ
میں	مذہب	اس میں	تین	کئی قول	پہلا قول
اِنَّ	اَلْاَبَ	يُجْبَرُ	هَا	مَا	لَمْ
بیشک	باپ	مجبور کیا جائے گا	اس کو	جب	نہ
تَبْلُغُ	بَعْدَ	الطَّلَاقِ	وَ	هُوَ	قَوْلُ
پہنچے	بعد	طلاق	اور	وہ	قول
اَشْهَبَ	قَوْلٌ	اِنَّهُ	يُجْبَرُ	هَا	وَ
امام اشہب	دوسرا قول	بے شک وہ	مجبور کر سکتا ہے	اس کو	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ	بَلَغَتْ	وَ	هُوَ	قَوْلُ	سَحْنُوْنٍ
اگر چہ	پہنچ جائے	اور	وہ	فرمان ہے	امام سحنون کا
وَ	قَوْلُ	اَنَّهٗ	لَهٗ	يُجْبَرُ	هَا
اور	تیسرا قول	بے شک	نہیں	مجبور کیا جائیگا	اس کو
وَ	اِنْ	لَمْ	تَبْلُغْ	وَ	هُوَ
اور	اگر چہ	نہ	پہنچے	اور	وہ
هُوَ	قَوْلُ	اَبِیْ تَمَامٍ	وَ	الَّذِیْ	حَكَيْنَا
وہ	قول	ابی تمام کا ہے	اور	وہ جو	جو ہم نے بیان کیے ہیں
عَنْ	مَالِكٍ	هُوَ	الَّذِیْ	حَكَا	هُ
سے	امام مالک	وہ	جو	حکایت کی	جس کو
اَهْلُ	مَسَائِلِ	الْخِلَافِ	كَابْنِ	الْقَصَّارِ	وَغَيْرِهٖ
والے	مسائل	خلاف	جیسا کہ	امام ابن قصار	وغیرہ
وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	مُعَارَضَةُ	دَلِيْلٍ	الْخِطَابِ
اور	وجہ	انکے اختلاف کی	ٹکراؤ	دلیل	خطاب
لِلْعُمُوْمِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّ	قَوْلَهٗ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عموم کے لیے	اور	یہ اس وجہ سے ہے	کہ بے شک	آپ کا ارشاد	اس پر درود وسلام
تُسْتَاْمَرُ	الْيَتِيْمَةُ	فِیْ	نَفْسِهَا	وَ	لَا
پوچھا	یتیم لڑکی	میں	اس کی ذات	اور	نہیں
تُنْكَحُ	الْيَتِيْمَةُ	اِلَّا	بِاِذْنِهَا	يُفْهَمُ	مِنْهُ
نکاح کیا جائیگا	یتیم لڑکی کا	مگر	اسکی اجازت کیساتھ	جو بات سمجھی جاتی ہے	اس سے
اَنَّ	ذَاتَ	الْاَبِ	لَا	تُسْتَاْمَرُ	اِلَّا
وہ یہ ہے بیشک	ذات	باپ	نہ	پوچھا جائے	مگر
مَا	اَجْمَعَ	عَلَيْهِ	الْجُمْهُوْرُ	مِنِ	اِسْتِعْمَارِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو	اجماع ہے	جس پر	جمہور کا	یعنی	اجازت لینا
الثَّيِّبِ	الْبَالِغِ	وَ	عُمُوْمُ	قَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
بیوہ سے	بالغہ	اور	عام ہونا	آپکے فرمان عالی کا	اس پر درود اور سلام
اَلثَّيِّبُ	اَحَقُّ	بِنَفْسِهَا	مِنْ	وَلِيِّهَا	يَتَنَاوَلُ
بیوہ	زیادہ حقدار ہے	اپنی ذات کی	سے	اپنے مولیٰ	شامل ہوتا ہے
الْبَالِغَ	وَ	غَيْرَ	الْبَالِغِ	وَ	كَذٰلِكَ
بالغہ	اور	غیر	بالغ کو	اور	اسی طرح ہے
قَوْلُهٗ	لَا	تُنْكَحُ	الْاَيِّمُ	حَتّٰى	تُسْتَاْمَرَ
آپ کا فرمان	نہیں	نکاح کیا جائیگا	بیوہ کا	یہاں تک کہ	پوچھا جائے گا

وَ	لَا	تُنْكَحُ	حَتّٰى	تُسْتَاذَنَ	يَدُلُّ
اور	نہیں	نکاح کیا جائیگا	یہاں تک کہ	اجازت لی جائے	دلالت کرتا ہے

بِعُمُوْمِهٖ	عَلٰى	مَا	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ
اپنے عموم پر	پر	جو	فرمایا	امام شافعی نے	اور

'وَلِاخْتِلَافِهِمْ فِيْ هَاتَيْنِ الْمَسْئَلَتَيْنِ سَبَبٌ آخَرُ- وَهُوَ اِسْتِنْبَاطُ الْقِيَاسِ مِنْ مَوْضِعِ الْاِجْمَاعِ' وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمَّا اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْاَبَ يُجْبِرُ الْبِكْرَ غَيْرَ الْبَالِغِ' وَاَنَّهٗ لَا يُجْبِرُ الثَّيِّبَ الْبَالِغَ اِلَّا خِلَافًا شَاذًّا فِيْهِمَا جَمِيْعًا قُلْنَا اخْتَلَفُوْا فِيْ مُوْجِبِ الْاِجْبَارِ هَلْ هُوَ الْبَكَارَةُ اَوِ الصِّغَرُ؟ فَمَنْ قَالَ الْعِلَّةُ قَالَ: لَا يُجْبَرُ الْبِكْرُ الْبَالِغُ' وَمَنْ قَالَ الْبَكَارَةُ' قَالَ تُجْبَرُ الْبِكْرُ الْبَالِغُ وَلَا تُجْبَرُ الثَّيِّبُ الصَّغِيْرَةُ' وَمَنْ قَالَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يُوْجِبُ الْاِجْبَارَ اِذَا انْفَرَدَ قَالَ يُجْبَرُ الْبِكْرُ الْبَالِغُ وَالثَّيِّبُ غَيْرُ الْبَالِغِ'

وَالتَّعْلِيْلُ الْاَوَّلُ تَعْلِيْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَالثَّانِيْ تَعْلِيْلُ الشَّافِعِيِّ' وَالثَّالِثُ تَعْلِيْلُ مَالِكٍ' وَاُصُوْلُ اَكْثَرِ شَهَادَةِ تَعْلِيْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَاخْتَلَفُوْا فِي الثَّيُوْبَةِ الَّتِيْ تَرْفَعُ الْاِجْبَارَ وَتُوْجِبُ النُّطْقَ بِالرِّضَاءِ اَوِ الرَّدِّ' فَذَهَبَ مَالِكٌ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى اَنَّهَا الثَّيُوْبَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ بِنِكَاحٍ صَحِيْحٍ اَوْ شُبْهَةِ نِكَاحٍ اَوْ مِلْكٍ' وَاَنَّهَا لَا تَكُوْنُ بِزِنًا وَلَا بِغَصْبٍ- وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ

ترجمہ:

اوران دو مسئلوں میں اختلاف کا ایک سبب اور ہے اور وہ اجماع سے قیاس کا مستنبط کرنا ہے۔ اور یہ اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بے شک وہ جب فقہاء اس بات پر اجماع ہے کا باپ غیر بالغ باکرہ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اور بے شک وہ (باپ) بالغ ثیبہ کو مجبور کر سکتا ہے ان میں سے لیکن یہ تعلیل امام ابوحنیفہؒ کی ہے اور دوسری تعلیل امام شافعی کی ہے اور تیسری تعلیل امام مالک کی ہے اور اصول اکثر امام ابوحنیفہ کی تعلیل کی شہادت دیتے ہیں۔

ثیبہ ہونے کی کیفیت میں بھی انہوں نے اختلاف کیا ہے۔ کہ جس میں باپ کا جبر ختم ہوگا اور نکاح میں اس کی رضامندی بات سے ہوگی یا رد ہوگا۔ (یعنی رد بھی بات سے ہوگا) میں امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ثیوبت صحیح نکاح سے ہوگی یا شبہ نکاح یا ملیکت سے ہوگی۔ زنا اور غصب (یعنی زبردستی) سے نہ ہو۔ اور امام شافعی نے کہا

لِاخْتِلَافِهِمْ	فِيْ	هَاتَيْنِ	الْمَسْئَلَتَيْنِ	سَبَبٌ	آخَرُ
ان کا اختلاف کرنا	میں	دو وجہیں	دو مسئلے۔	وجہ	دوسری
وَ	هُوَ	اِسْتِنْبَاطٌ	الْقِيَاسِ	مِنْ	مَوْضِعِ
اور	وہ	استدلال کرنا	قیاس	سے	جگہ
الْاِجْمَاعِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهُمْ	لَمَّا	اَجْمَعُوْا
اجماع	اور	یہ	بے شک وہ	جب	اتفاق کیا
عَلٰى	اَنَّ	الْاَبَ	يُجْبِرُ	الْبِكْرَ	غَيْرَ
اس بات پر	بے شک	باپ	مجبور کر سکتا ہے	باکرہ کو	غیر
الْبَالِغِ	وَ	اَنَّهُ	لَا	يُجْبِرُ	الثَّيِّبَ
بالغہ	اور	بے شک	نہیں	مجبور کر سکتا	بیوہ
الْبَالِغَ	اِلَّا	خِلَافًا	شَاذًّا	فِيْهِمَا	جَمِيْعًا
بالغہ	مگر	خلاف	شاذ کے	ان میں	تمام
قُلْنَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	مُوْجِبِ	الْاِجْبَارِ	هَلْ
ہم نے کہا	اختلاف کیا	میں	ثابت ہونے والی	مجبور کرنا	کیا
هُوَ	اَلْبِكَارَةُ	اَوِ	الصِّغَرُ	فَمَنْ	قَالَ
وہ	بکارت	یا	کم عمری	پس جن	فقہا نے کہا
قَالَ	لَا	يُجْبَرُ	الْبِكْرُ	الْبَالِغُ	وَ
کہا	نہیں	مجبور کیا جائے	باکرہ	بالغہ کو	اور
مَنْ	قَالَ	الْبِكَارَةُ	قَالَ	تُجْبَرُ	اَلْبِكْرُ
جس نے	کہا	باکرہ	کہا	مجبور کیا جائیگا	باکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَالِغُ	وَ	لَا	تُجْبَرُ	الثَّيِّبُ	الصَّغِيْرَةُ
بالغہ کو	اور	نہ	مجبور کر	بیوہ	چھوٹی کو
وَ	مَنْ	قَالَ	مِنْ	كُلِّ	وَاحِدٍ
اور	جس نے	کہا	سے	ہر	ایک
مِنْهُمَا	يُوْجِبُ	الْإِجْبَارَ	إِذَا	انْفَرَدَ	قَالَ
ان دونوں میں سے	واجب کرتا ہے	اجبار کرنا	جب	منفرد ہوا	کہا
يُجْبَرُ	الْبِكْرُ	الْبَالِغُ	وَ	الثَّيِّبُ	غَيْرُ
مجبور کیا جائیگا	باکرہ کو	بالغہ	اور	بیوہ	غیر
الْبَالِغِ	وَ	التَّعْلِيْلُ	الْأَوَّلُ	تَعْلِيْلُ	أَبِيْ حَنِيْفَةَ
بالغہ کو	اور	تعلیل	پہلی	تعلیل	امام ابوحنیفہ کی
وَالثَّانِيْ	تَعْلِيْلُ	الشَّافِعِيِّ	وَ	الثَّالِثُ	تَعْلِيْلُ
اور دوسری	تعلیل (رائے)	امام شافعی کی	اور	تیسری	تعلیل
مَالِكٍ	وَ	أُصُوْلُ	أَكْثَرَ	شَهَادَةً	تَعْلِيْلُ
امام مالک کی	اور	اصول	زیادہ	شہادت	تعلیل
أَبِيْ	حَنِيْفَةَ	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	الثُّيُوْبَةِ
امام اعظم ابو	حنیفہ	اور	اختلاف کیا	میں	بیوہ
الَّتِيْ	تَرْفَعُ	الْإِجْبَارَ	وَ	تُوْجِبُ	النُّطْقَ
جو	دور ہو جائے	جبر کرنا	اور	واجب کرتا ہے	بولنا
بِالرِّضَا	أَوِ	الرَّدِّ	فَلَهَبَ	مَالِكٌ	وَ
رضامندی کیساتھ	یا	رد کرنا	پس یہ ذہب	امام مالک	اور
أَبُوْ حَنِيْفَةَ	إِلَى	أَنَّهَا	الثُّيُوْبَةُ	الَّتِيْ	تَكُوْنُ
امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے	طرف	بے شک وہ	بیوہ	جو	ہو
بِنِكَاحٍ	صَحِيْحٍ	أَوْ	شُبْهَةِ	نِكَاحٍ	أَوْ
نکاح کیساتھ	صحیح	یا	شبہ	نکاح	یا
مِلْكَ	وَ	أَنَّهَا	تَكُوْنُ	بِزِنًا	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکیت	اور	بے شک وہ	ہو	زنا کیساتھ	اور
لاَ	بِغَضَبٍ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِیُّ	کُلُّ
نہ	غضب کیساتھ	اور	کہا	امام شافعی نے	ہر

ثُیُوْبَةِ تَرْفَعُ الْاِجْبَارَ' وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ يَتَعَلَّقُ الْحُكْمُ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِالثُّيُوْبَةِ الشَّرْعِيَّةِ اَمْ بِالثُّيُوْبَةِ اللُّغَوِيَّةِ؟ وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْاَبَ يُجْبِرُ اِبْنَهُ الصَّغِيْرَ عَلَى النِّكَاحِ وَكَذٰلِكَ اِبْنَتَهُ الصَّغِيْرَةَ الْبِكْرَ' وَلَا يَسْتَأْمِرُ هَا لِمَا ثَبَتَ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ سِتٍّ اَوْسَبْعٍ وَبَنٰى بِهَا بِنْتَ تِسْعٍ بِاِنْكَاحِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبِيْهَا اِلَّا مَارُوِيَ مِنَ الْخِلَافِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ' وَاخْتَلَفُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَسْئَلَتَيْنِ' اِحْدَاهُمَا هَلْ يُزَوِّجُ الصَّغِيْرَةَ غَيْرُ الْاَبِ؟ وَالثَّانِيَةُ هَلْ يُزَوِّجُ الصَّغِيْرَ غَيْرُ الْاَبِ؟ فَاَمَّا هَلْ يُزَوِّجُ الصَّغِيْرَةَ غَيْرُ الْاَبِ اَمْ لَا؟ فَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُزَوِّجُ هَا الْجَدُّ اَبُو الْاَبِ وَالْاَبُ فَقَطْ' وَقَالَ مَالِكٌ لَا يُزَوِّجُهَا اِلَّا الْاَبُ فَقَطْ' اَوْمَنْ جَعَلَ الْاَبَ لَهٗ ذٰلِكَ اِذَا عَيَّنَ الزَّوْجَ اِلَّا اَنْ يُخَافَ عَلَيْهَا الضَّيْعَةُ وَالْفَسَادُ' وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ: يُزَوِّجُ الصَّغِيْرَةَ كُلُّ مَنْ لَهٗ عَلَيْهَا وِلَايَةٌ مِنْ اَبٍ وَقَرِيْبٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ' وَلَهَا الْخِيَارُ اِذَا بَلَغَتْ ' وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ مُعَارَضَةُ الْعُمُوْمِ لِلْقِيَاسِ وَذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا"

ترجمہ:

ہر طرح کی ثیوبت جبر کو ختم کرتی ہے ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ کیا یہ حکم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے قول سے تعلق رکھتا ہے؟ ثیبہ اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے"۔ یہاں یہ مراد شرعی ثیوبت ہے یا لغوی ثیوبت ہے۔ بہرحال اس بات پر اتفاق ہے کہ باپ اپنے صغیر سن بیٹے کو اور صغیر سن باکرہ لڑکی کو نکاح پر مجبور کر سکتا ہے اور اس سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے جب کہ ثابت ہے۔

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت عائشہؓ سے شادی کی تو ان کی عمر چھ یا سات سال تھی اور جب حضرت عائشہؓ رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی اور ان کا نکاح حضرت ابوبکرؓ نے کیا تھا مگر ابن شرمہ سے اس کے خلاف روایات ہے اور انہوں دو مسئلوں میں اختلاف کیا ہے۔ ایک ان دونوں میں سے یہ ہے کہ کیا باپ کے بغیر کوئی اور بھی چھوٹی بچی کا نکاح کر سکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کیا چھوٹے بچے کا باپ کے علاوہ کوئی اور نکاح کر سکتا ہے؟ پس کیا چھوٹی بچی کا سوائے باپ کے کوئی اور شخص نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ پس امام شافعیؒ نے کہا اس کا نکاح صرف باپ کر سکتا ہے یا جس کو باپ اس کام کے لیے معین کر دے اور شوہر بھی معین کر دے مگر اور کسی فساد اور نقصان کا خدشہ نہ ہو اور امام ابوحنیفہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

کہ صغیرہ کا نکاح ہر وہ کر سکتا ہے جسے باپ کی طرف سے ولایت حاصل ہو اور قریبی رشتہ دار وغیرہ بھی اور اس صغیرہ کے لیے اختیار حاصل ہے جب وہ بالغہ ہو جائے یعنی نکاح برقرار رکھنے نہ رکھنے کا اختیار حاصل ہوگا اور اختلاف کا سبب عمومی حکم قیاس کے معارض ہونا ہے۔ یعنی فرمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے "باکرہ سے اجازت لی جائے اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے"۔

ثُبُوْبَةٍ	تَرْفَعُ	اَلْاِجْبَارَ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
بیوہ	اٹھاتی ہے	جبر کو	اور	وجہ	انکے اختلاف کی
يَتَعَلَّقُ	اَلْحُكْمُ	بِقَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	اَلشَّبَهُ	اَحَقُّ
متعلق ہوتا ہے	حکم	آپ کا فرمان	اس پر درود اور سلام	بیوہ	زیادہ حقدار
بِنَفْسِهَا	مِنْ	وَلِيِّهَا	بِالثُّيُوْبَةِ	اَلشَّرْعِيَّةِ	اَمْ
اپنی ذات کے بارے میں	سے	اپنے ولی	ثیبہ	شرعی	یا
بِالثُّيُوْبَةِ	اَللُّغَوِيَّةِ	وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ
ثیبہ	لغوی	اور	اتفاق کیا	اس بات پر	بیشک
اَلْاَبَ	يُجْبِرُ	اِبْنَهٗ	اَلصَّغِيْرَ	عَلَى	اَلنِّكَاحِ
باپ	مجبور کر سکتا ہے	اس کا بیٹا	چھوٹا	پر	نکاح
وَ	كَذٰلِكَ	اِبْنَتَهٗ	اَلصَّغِيْرَةَ	اَلْبِكْرَ	وَ
اور	اس طرح	اس کی بیٹی	چھوٹی	باکرہ	اور
لَا	يُسْتَأْمَرُ		هَا	لَمَّا	ثَبَتَ	اَنَّ
نہیں	اجازت لی جائیگی		اس سے	جب	ثابت ہوا	بے شک
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ	تَزَوَّجَ	عَائِشَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا	بِنْتَ	سِتٍّ
رسول اللہ ﷺ	شادی کی	عائشہ صدیقہ	رضی اللہ عنہا	بیٹی	چھ
اَوْ	سَبْعٍ	وَ	بَنٰى	بِهَا	بِنْتَ
یا	سات	اور	رخصت کیا	اس کو	بیٹی
بِسَبْعٍ	بِاِنْكَاحِ	اَبِيْ بَكْرٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اَبِيْهَا	اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نو	نکاح	ابوبکر	رضی اللہ عنہ	آپ کے باپ	سوائے
مَا	رُوِیَ	مِنَ	الْخِلَافِ	عَنِ	ابْنِ شُبْرُمَةَ
جو	روایت کی گئی	سے	خلاف	سے	ابن شبرمہ
وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْ	ذٰلِکَ	مَسْئَلَتَیْنِ	اِحْدَاهُمَا
اور	اختلاف کیا	سے	اس	دونوں مسئلے	دونوں میں سے ایک
هَلْ	یُزَوِّجُ	الصَّغِیْرَةَ	غَیْرُ	اَلْاَبِ	وَ
کیا	شادی کرتا ہے	چھوٹی کی	غیر	باپ	اور
اَلثَّانِیَةُ	هَلْ	یُزَوِّجُ	الصَّغِیْرَ	غَیْرُ	اَلْاَبِ
دوسرا	کیا	شادی کرتا ہے	چھوٹی کی	غیر	باپ
فَاَمَّا	هَلْ	یُزَوَّجُ	الصَّغِیْرَةَ	غَیْرُ	اَلْاَبِ
پس بہرحال	کیا	شادی کی جاتی ہے	چھوٹی کی	غیر	باپ
اَمْ	لَا	فَقَالَ	الشَّافِعِیُّ	یُزَوِّجُ	هَا
یا	نہیں	پس فرمایا	امام شافعی نے	نکاح کرتا ہے	اس کا
اَلْجَدُّ اَبُو الْاَبِ	وَ	اَلْاَبُ	فَقَطْ	وَ	قَالَ
دادا	اور	حقیقی باپ	پس صرف	اور	فرمایا
مَالِکٌ	لَا	یُزَوِّجُهَا	اِلَّا	اَلْاَبُ	فَقَطْ
امام مالک نے	نہیں	نکاح کرتا اس کا	مگر	باپ	پس فقط
اَوْ	مَنْ	جَعَلَ	اَلْاَبُ	لَهٗ	ذٰلِکَ
یا	جو	بنائے	باپ	اس کے لیے	یہ
اِذَا	عَیَّنَ	الزَّوْجَ	اِلَّا	اَنْ	یَخَافَ
جب	مقرر کیا ہو	نکاح کے لیے	مگر	یہ کہ	خوف کرے
عَلَیْهَا	الضَّیْعَةَ	وَ	الْفَسَادُ	وَ	قَالَ
اس کے	ضائع	اور	فساد	اور	فرمایا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ	یُزَوِّجُ	الصَّغِیْرَةَ	کُلُّ	مَنْ	لَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اعظم ابو حنیفہ نے	نکاح کرسکتا ہے	چھوٹی کا	ہر	وہ شخص	جس کے لیے
عَلَيْهَا	وِلَايَةً	مِنْ	اَبٍ	وَ	قَرِيْبٍ
اس پر	ولایت	سے	باپ	اور	قریبی رشتہ دار
وَ	غَيْرُ	ذٰلِكَ	وَ	لَهَا	الْخِيَارُ
اور	غیر	یہ	اور	اس کے لیے	اختیار ہے
اِذَا	بَلَغَتْ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	مُعَارَضَةُ
جب	وہ بالغ ہو	اور	وجہ	ان کے اختلاف کی	دلیل
الْعُمُوْمُ	لِلْقِيَاسِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّ	قَوْلَهُ
عموم	قیاس کیساتھ	اور	یہ	بیشک	آپ کا فرمان
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ	وَالْبِكْرُ	تُسْتَاْمَرُ	وَاِذْنُهَا	صِمَاتُهَا	
اس پر درود وسلام	اور باکرہ	اجازت لی جائے گی	اور اسکا اجازت دینا	اس کا خاموش رہنا	

يَقْتَضِيْ الْعُمُوْمَ فِيْ كُلِّ بِكْرٍ اِلَّا ذَاتَ الْاَبِ الَّتِيْ خَصَّصَهَا الْاِجْمَاعُ اِلَّا الْخِلَافَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَكَوْنُ سَائِرِ الْاَوْلِيَاءِ مَعْلُوْمًا مِنْهُمُ النَّظَرُ وَالْمَصْلِحَةُ لِوَلِيِّهِمْ يُوْجِبُ اَنْ يُّلْحَقُوْا اَبَ الْاَبِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَمِنْهُمْ مَنْ اَلْحَقَ بِهِ جَمِيْعَ الْاَوْلِيَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَلْحَقَ بِهِ الْجَدَّ فَقَطْ لِاَنَّهُ فِي الْمَعْنٰى الْاَبِ اِذَا كَانَ اَبًا اَعْلٰى وَهُوَ شَافِعِيٌّ وَمَنْ قَصَرَ ذٰلِكَ عَلَى الْاَبِ رَاٰى اَنَّ مَا لِلْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَوْجُوْدٍ لِغَيْرِهٖ اِمَّا مِنْ قِبَلِ اَنَّ مَا اَنَّ الشَّرْعَ خَصَّهُ بِذٰلِكَ وَاِمَّا مِنْ قِبَلِ اَنَّ مَا يُوْجَدُ فِيْهِ مِنَ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ لَا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَاذَهَبَ اِلَيْهِ اَظْهَرُ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُنَالِكَ ضَرُوْرَةٌ وَقَدِ احْتَجَّ الْحَنَفِيَّةُ بِجَوَازِ اِنْكَاحِ الصِّغَارِ غَيْرِ الْاٰبَاءِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ: وَالْيَتِيْمُ لَا يُنْطَلَقُ اِلَّا

ترجمہ:

یہ حدیث ہر باکرہ کے بارے میں عموم کا تقاضا کرتی ہے۔ سوائے اس لڑکی کے جس کا باپ موجود ہو کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم بذریعہ اجماع اس حدیث سے خاص ہے اور سوائے اس اختلاف کے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور قیاس یہ ہے کہ تمام ولی اپنے زیر ولایت شخص کے مفاد کو پیش نظر رکھنے کے اعتبار سے باپ ہی کی طرح ہیں پس بعض ان میں وہ ہیں جو تمام اولیاء کو ملحق کرتے ہیں اور بعض ان میں وہ (فقہاء) ہیں جو صرف دادا کو اس سے ملحق کرتے ہیں۔ اس لیے وہ باپ کے معنی میں ہے جب کہ وہ اعلیٰ باپ ہے اور یہ امام شافعی کا قول ہے اور جس نے یہ حق باپ کے ساتھ مخصوص کیا ہے اس یہ خیال کیا ہے کہ بے شک جو ہمدردی اس میں باپ میں موجود ہو جاتی ہے اور باپ کے غیر میں موجود نہیں ہوتی ہے۔

لیکن پہلے سے بے شک شریعت نے باپ کو ہی اس کے ساتھ مختص کیا ہے اور لیکن پہلے سے جو محبت اور ہمدری باپ میں پائی جاتی ہے وہ باپ کے غیر میں نہیں پائی جاتی ہے۔ یہ وہ مسلک ہے جو امام مالکؒ نے اختیار کیا ہے او رجو مسلک امام مالکؒ نے اختیار کیا ہے بظاہر زیادہ صحیح ہے" اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔ سوائے اس کے کوئی ضرورت موجود ہو۔ دوسرے کو باپ کے علاوہ نکاح کرنے کا حق مل سکتا ہے اور تحقیق فقہائے احناف کے نزدیک باپ کے سوائے شخص کے نکاح صغار کے صحیح ہونے کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء. ترجمہ: "اور تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو"

احناف نے کہا کہ یتیم لفظ کا اطلاق

يَقْتَضِيْ	اَلْعُمُوْمَ	فِيْ	كُلِّ	بِكْرٍ
تقاضا کرتا ہے	عموم کا	میں	ہر	باکرہ

اِلَّا	ذَاتَ	اَلَّتِيْ	خَصَّهَا	اَلْاِجْمَاعُ	اِلَّا
مگر	ذات	جس کا	اسے مخصوص کیا	اجماع	مگر
اَلْخِلَافَ	اَلَّذِيْ	ذَكَرْنَاهُ	وَ	كَوْنُ	سَائِرِ
اختلاف	جو	ذکر کیا ہم نے اس کو	اور	ہو	سرپرست
اَلْاَوْلِيَاءِ	مَعْلُوْمٌ	مِنْهُمْ	اَلنَّظَرُ	وَ	اَلْمَصْلَحَةُ
ولی	معلوم شدہ	ان سے	غور وفکر کرنا	اور	مصلحت
لِوَلِيِّهِمْ	يُوْجِبُ	اَنْ	يُلْحَقُوْا	اَبٍ	بِالْاَبِ
ان کی ولایت	ضروری ہے	یہ کہ	شامل ہے	باپ	باپ کیساتھ
فِيْ	هٰذَا	اَلْمَعْنٰى	فَمِنْهُمْ	مِنَ	اَلْحَقِّ
میں	یہ	معنی	میں ان سے	سے	حق
بِهٖ	جَمِيْعَ	اَلْاَوْلِيَاءِ	وَ	مِنْ	هُمْ
اس کیساتھ	تمام	ولیوں کا	اور	سے	ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ	اَلْحَقَّ	بِهٖ	اَلْجَدَّ	فَقَطْ	لِاَنَّهٗ
جو	ملایا	اس کیساتھ	دادا	پس فقط	بیشک اس کیلئے
اَلْمَعْنٰی	اَلْاَبِ	اِذَا	کَانَ	اَبًا	اَعْلٰی
معنی	باپ	جب	ہو	باپ	بڑا
وَ	هُوَ	شَافِعِیٌّ	وَ	مَنْ	قَصَرَ
اور	وہ	امام شافعی	اور	جو	نگہداشت کی
ذٰلِکَ	عَلٰی	اَلْاَبِ	رَاٰی	اَنَّ	مَا
یہ	پر	باپ	رائے دی	بیشک	جو
لِلْاَبِ	فِیْ	ذٰلِکَ	غَیْرُ	مَوْجُوْدٍ	لِغَیْرِهٖ
باپ کیلئے	میں	یہ	نہیں	موجود	اس کے غیر کے لیے
اَمَّا	مِنْ	قِبَلِ	اَنَّ	مَا	اَنَّ
چاہے	سے	طرف	بیشک	جو	بیشک
ما	اَنَّ	اَلشَّرْعَ	حَصَّهٗ	بِذٰلِکَ	وَ
جو	بے شک	شرع	خاص کیا اسے	اس کیساتھ	اور
اَمَّا	مِنْ	قِبَلِ	اَنَّ	مَا	یُوْجَدُ
چاہے کہ	سے	طرف	بیشک	جو	پایا جائے گا
فِیْهِ	مِنَ	اَلرَّاْفَةِ	وَ	اَلرَّحْمَةِ	لَا
اس میں	سے	نرمی	اور	شفقت	نہیں
یُوْجَدُ	فِیْ	غَیْرِهٖ	وَ	هُوَ	اَلَّذِیْ
پایا جائے گا	میں	اس کا غیر	اور	وہ	جو
ذَهَبَ	اِلَیْهِ	مَالِکٌ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	وَ	مَا
گیا	اس کی طرف	امام مالک	رضی اللہ عنہ	اور	نہیں
ذَهَبَ	اِلَیْهِ	اَظْهَرُ	وَ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ
مسلک	اس کی طرف	زیادہ واضح	اور	اللہ تعالیٰ	زیادہ جانتا ہے
اِلَّا	اَنْ	یَّکُوْنَ	هُنَالِکَ	ضَرُوْرَةٌ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر	یہ کہ	ہو	وہاں	ضرورت	اور
قَدِ	احْتَجَّ	الْحَنَفِيَّةُ	بِجَوَازِ	اِنْكَاحِ	الصِّغَارِ
تحقیق	استدلال کیا	امام اعظم ابوحنیفہ	جائز	نکاح کرنا	چھوٹے
غَيْرَ	الْآبَاءِ	بِقَوْلِهِ	تَعَالٰى	وَ	اِنْ
غیر	باپ	فرمان ذیشان	اللہ تعالیٰ	اور	اگر
خِفْتُمْ	اَنْ	لَّا	تُقْسِطُوْا	فِي	الْيَتَامٰى
ڈرو تمہیں	یہ کہ	نہ	انصاف کرو	میں	یتیموں
فَانْكِحُوْا	مَا	طَابَ	لَكُمْ	مِنَ	النِّسَاءِ
پس نکاح کرو تم	جو	پسند ہو	تمہیں	سے	عورتیں
قَالَ	وَ	الْيَتِيْمُ	لَا	يَنْطَلِقُ	اِلَّا
فرمایا امام (ابوحنیفہ)	اور	یتیم	نہیں	اطلاق ہوتا	مگر

عَلٰى غَيْرِ الْبَالِغَةِ. وَالْفَرِيْقُ الثَّانِيْ قَالُوْا اِنَّ اِسْمَ الْيَتِيْمِ قَدْ يَنْطَلِقُ عَلٰى بَالِغَةٍ بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيْمَةُ" وَالْمُسْتَأْمَرَةُ هِيَ اَهْلُ الْاِذْنِ وَهِيَ الْبَالِغَةُ فَيَكُوْنُ لِاِخْتِلَافِهِمْ سَبَبٌ آخَرُ، وَهُوَ اِشْتِرَاكُ اِسْمِ الْيَتِيْمِ، وَقَدِ احْتَجَّ اَيْضًا مَنْ لَمْ يَجُزْ نِكَاحَ غَيْرِ الْاَبِ لَهَا بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا" قَالُوْا وَالصَّغِيْرَةُ لَيْسَتْ مِنْ اَهْلِ الْاِسْتِئْمَارِ بِاتِّفَاقٍ، فَوَجَبَ الْمَنْعُ وَالْاُولٰئِكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا اِنَّ هٰذَا حُكْمُ الْيَتِيْمَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْتِئْمَارِ، وَاَمَّا الصَّغِيْرَةُ فَمَسْكُوْتٌ عَنْهَا، وَاَمَّا هَلْ يُزَوِّجُ الْوَلِيُّ غَيْرَ الْاَبِ الصَّغِيْرَ فَاِنَّ مَالِكًا اَجَازَهُ لِلْوَصِيِّ، وَاَبَا حَنِيْفَةَ اَجَازَهُ لِلْاَوْلِيَاءِ، اِلَّا اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ اَوْجَبَ الْخِيَارَ لَهُ اِذَا بَلَغَ، وَلَمْ يُوْجِبْ ذٰلِكَ مَالِكٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَيْسَ لِغَيْرِ الْاَبِ اِنْكَاحُهُ، وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ قِيَاسُ غَيْرِ الْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْاَبِ، فَمَنْ رَاٰى اَنَّ الْاِجْتِهَادَ الْمَوْجُوْدَ فِيْهِ الَّذِيْ جَازَ لِلْاَبِ بِهٖ اَنْ يُّزَوِّجَ الصَّغِيْرَ مِنْ وَلَدِهٖ لَا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِ الْاَبِ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ، وَمَنْ رَاٰى اَنَّهُ يُوْجَدُ فِيْهِ اَجَازَ ذٰلِكَ، وَمَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّغِيْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَالصَّغِيْرَةِ فَلِاَنَّ الرَّجُلَ يَمْلِكُ الطَّلَاقَ اِذَا بَلَغَ وَلَا تَمْلِكُهُ الْمَرْاَةُ، وَلِذٰلِكَ جَعَلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَهُمَا الْخِيَارَ اِذَا بَلَغَا

ترجمہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر بالغہ پر ہی ہوتا ہے اور دوسرے فریق نے کہا بے شک یتیم کے اسم کا بھی بالغہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور حضور ﷺ کا قول دلیل ہے "کہ یتیمہ سے اجازت لی جائے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس سے اجازت لی جائے گی وہ بالغ ہوگی۔ پس ان فقہاء کے اختلاف کے لیے اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یتیم کا لفظ مشترک ہے اور جن فقہا کے نزدیک باپ کے سوائے شخص کا یتیم لڑکی کا نکاح کرنا درست نہیں ہے اور تحقیق اسی طرح حضور ﷺ کا فرمان حجت ہے "یتیمہ سے اپنے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔" فقہاء نے کہا اور چھوٹی لڑکی اجازت دینے کے قابل باتفاق یعنی متفقہ طور پر نہیں ہے اس لیے باپ کے علاوہ کے لیے کہ وہ اجازت دینے کے لیے اہل ہے (یعنی وہ اجازت لے سکتی ہے جب کہ صغیرہ کا حکم مسکوت عنہا ہے۔ (یعنی جس کے بارے میں شریعت نے سکوت اختیار کیا ہے) اور لیکن کیا ولی صغیرہ کا جس کا باپ نہ ہو نکاح کرا سکتا ہے۔ پس بے شک امام مالک نے اس کی وصی کو اجازت دی ہے اور ابو حنیفہ نے اولیاء کو اجازت دی ہے مگر بے شک ابو حنیفہ نے اس کے لیے اختیار واجب قرار دیا ہے جب وہ بالغ ہو جائے۔ امام مالکؒ کے نزدیک حق اختیار نہیں ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک باپ کے علاوہ صغیر کا نکاح نہیں کر سکتا ہے اور ان فقہاء کے اختلاف کا سبب غیر باپ کا اس میں باپ پر قیاس کرنا ہے پس جن کی رائے ہے کہ اجتہاد اس میں موجود ہے کہ باپ کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی چھوٹی اولاد کا نکاح کرے اور وہ اجتہاد یعنی بہبودی کی سعی غیر باپ میں موجود نہیں ہوتی ہے۔ لہذا اس کے لیے نکاح کرانا جائز نہیں ہے۔ ان کے نزدیک یہ جائز ہے اور جن نے فرق کیا ہے صغیر سن کے درمیان اس میں اور صغیرہ میں پس اس لیے کہ آدمی طلاق دینے کا مالک ہو جاتا ہے۔ جب بالغ ہو جائے اور عورت مالک طلاق دینے کی نہیں ہوتی ہے اور اس لیے امام ابو حنیفہ نے ان دونوں کو حق خیار (یعنی اختیار کا حق) دیا ہے جب وہ دونوں بالغ ہو جائیں یعنی بالغ ہونے کے بعد نکاح رکھنا بقول کریں۔ یا نکاح رکھنا قبول نہ کریں۔

عَلٰی	غَیْرِ	الْبَالِغَةِ	وَ	اَلْفَرِیْقُ	الثَّانِیْ
پر	غیر	بالغہ	اور	فریق	دوسرے
قَالُوْا	اِنَّ	اِسْمَ	اَلْیَتِیْمِ	قَدْ	یُنْطَلَقُ
کہا انہوں نے	بیشک	نام	یتیم	تحقیق	اطلاق

عَلٰی	بَالِغَةٍ	بِدَلِیْلِ	قَوْلِهٖ	عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	تُسْتَاْمَرُ
پر	بالغہ	دلیل کیساتھ	فرمان آپ کا	علیہ الصلوۃ والسلام	اجازت لی جائیگی

اَلْیَتِیْمَةُ	وَ	اَلْمُسْتَاْمَرَةُ	هِیَ	اَهْلُ	الْاِذْنِ
یتیمہ	اور	پوچھی ہوئی	وہ	اہل	اذن
وَ	هِیَ	اَلْبَالِغَةُ	فَیَکُوْنُ	لِاخْتِلَافِهِمْ	سَبَبُ
اور	وہ	بالغہ	پس ہے	انکا اختلاف کرنا	وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخَرَ	وَ	هُوَ	اِشْتِرَاكٌ	اِسْمٌ	الْيَتِيْمِ
دوسرے فقہاء	اور	وہ	مشترک ہونا	نام	یتیم
وَ	قَدْ	اِحْتَجَّ	اَيْضًا	مَنْ	لَمْ
اور	تحقیق	دلیل پکڑی	بھی	جو	نہیں
يَجُزْ	نِكَاحَ	غَيْرِ	الْاَبِ	لَهَا	بِقَوْلِهٖ
جائز	نکاح	غیر	باپ	اس کے لیے	فرمان آپ کا
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	تُسْتَامَرُ	الْيَتِيْمَةُ	فِيْ	نَفْسِهَا	قَالُوْ
علیہ الصلوۃ والسلام	پوچھا جائے	یتیمہ	میں	اسکی ذات کے بارے میں	کہا انہوں نے
وَ	الصَّغِيْرَةُ	لَيْسَتْ	مِنْ	اَهْلِ	الْاِسْتِئْمَارِ
اور	چھوٹی	نہیں ہے	سے	اہل	اجازت لینا
بِالْاِتِّفَاقِ	فَوَجَبَ	الْمَنْعُ	وَ	لِاُولٰئِكَ	اَنْ
اتفاق ہے	پس ضروری ہے	منع	اور	وہ سب	یہ کہ
يَقُوْلُوْا	اِنَّ	هٰذَا	حُكْمَ	الْيَتِيْمَةِ	الَّتِيْ
وہ کہیں	بے شک	یہ	حکم	یتیمہ	جو
هِيَ	مِنْ	اَهْلِ	الْاِسْتِئْمَارِ	وَ	اَمَّا
وہ	سے	اہل	اجازت لینا	اور	بہرحال
الصَّغِيْرَةُ	فَمَسْكُوْتٌ	عَنْهَا	وَ	اَمَّا	هَلْ
چھوٹی بچی	پس خاموشی ہے	اس سے	اور	بہرحال	کیا
يُزَوِّجُ	الْوَلِيُّ	غَيْرُ	الْاَبِ	الصَّغِيْرِ	فَاِنَّ
نکاح کرتا ہے	ولی	غیر	باپ	چھوٹا	پس بیشک
مَالِكًا	اَجَازَهٗ	لِلْوَصِيِّ	وَ	اَبَا	حَنِيْفَةَ
امام مالک	اسے جائز کہا	وصی کے لیے	اور	باپ	امام اعظم ابوحنیفہ
اَجَازَهٗ	لِلْاَوْلِيَاءِ	اِلَّا	اَنَّ	اَبَاحَنِيْفَةَ	اَوْجَبَ
اسے اجازت دی	ولیوں کیلیے	سوائے	بے شک	اما اعظم ابوحنیفہ	اس نے ثابت کیا
الْخِيَارَ	لَهٗ	اِذَا	بَلَغَ	وَ	لَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار	اس کے لیے	جب	بالغ ہوجائے	اور	نہیں ہے
يُوْجِبُ	ذٰلِكَ	مَالِكٌ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ
واجب	یہ	امام مالک	اور	فرمایا	امام شافعی نے
لَيْسَ	لِغَيْرِ	الْاَبِ	اِنْكَاحُهٗ	وَ	سَبَبٌ
نہیں	غیر کے لیے	باپ	اس کا نکاح	اور	وجہ
اِخْتِلَافِهِمْ	قِيَاسٌ	غَيْرِ	فِيْ	الْاَبِ	فِيْ
ان کا اختلاف	قیاس کرنا	سوا	میں	باپ	میں
ذٰلِكَ	عَلٰى	الْاَبِ	فَمَنْ	رَاٰى	اَنَّ
یہ	پر	باپ	پس جو	رائے دی	بیشک
الْاِجْتِهَادَ	الْمَوْجُوْدَ	فِيْهِ	الَّذِيْ	جَازَ	لِلْاَبِ
اجتہاد	موجود	اس میں	وہ جو	جائز کیا	باپ کے لیے
بِهٖ	اَنْ	يُّزَوِّجَ	الصَّغِيْرَ	مِنْ	وَلَدِهٖ
اس کے ساتھ	یہ کہ	نکاح کرے	صغیر	سے	اس کا بیٹا
لَا	يُوْجَدُ	فِيْ	غَيْرِ	الْاَبِ	لَمْ
نہیں	موجود	میں	غیر	باپ	نہیں
يَجُزْ	ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	رَاٰى	اَنَّهٗ
جائز کیا	یہ	اور	جس نے	رائے دی	بے شک وہ
يُوْجَدُ	فِيْهِ	اَجَازَ	ذٰلِكَ	وَ	مَنْ
موجود	اس میں	اجازت دی	یہ	اور	جو
فَرْقٌ	بَيْنَ	الصَّغِيْرِ	فِيْ	ذٰلِكَ	وَ
فرق	درمیان	صغیر	میں	یہ	اور
الصَّغِيْرَةِ	فَلِاَنَّ	الرَّجُلَ	يَمْلِكُ	الطَّلَاقَ	اِذَا
صغیرہ	کیونکہ	مرد	مالک ہوتا ہے	طلاق کا	جب
بَلَغَ	وَ	لَا	تَمْلِكُهٗ	الْمَرْاَةُ	وَ
بالغ ہوجائے	اور	نہیں	مالک ہوتی ہے اس کی	عورت	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِذٰلِکَ	جَعَلَ	اَبُوْ حَنِیْفَةَ	لَهُمَا	الْخِیَارَ	اِذَا
اس کیلئے	بنایا ہے	امام اعظم ابوحنیفہ	ان کے لیے	حق اختیار	جب
بَلَغَا					
وہ پہنچے					

وَاَمَّاالْمَوْضِعُ الَّذِیْ وَهُوَ هَلْ یَجُوْزُ عَقْدُ النِّکَاحِ عَلَی الْخِیَارِ؟ فَاِنَّ الْجُمْهُوْرَ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ' وَقَالَ اَبُوْ نُوْرٍ یَجُوْزُ' وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ تُرَدُّ النِّکَاحُ بَیْنَ الْبُیُوْعِ الَّتِیْ لَا یَجُوْزُ فِیْهَا الْخِیَارُ' وَالْبُیُوْعُ الَّتِیْ یَجُوْزُ فِیْهَا الْخِیَارُ' اَوْنَقُوْلُ اِنَّ الْاَصْلَ فِی الْعُقُوْدِ اَنْ لَّاخِیَارَ اِلَّا مَا وَقَعَ عَلَیْهِ النَّصُّ وَعَلَی الْمُثْبِتِ لِلْخِیَارِ الدَّلِیْلُ' اَوْنَقُوْلُ اِنَّ اَصْلَ مَنْعِ الْخِیَارِ فِی الْبُیُوْعِ هُوَ الضَّرَرُ' وَالْاَنْکِحَةُ لَا غَرَرَ فِیْهَا لِاَنَّ الضَّرَرَ بِهَا الْمُکَارَمَةُ لَا الْمُکَایَسَةُ وَلِاَنَّ الْحَاجَةَ اِلَی الْخِیَارِ وَالرُّؤْیَةِ فِی النِّکَاحِ اَقَلُّ مِنْهُ فِی الْبُیُوْعِ۔

وَاَمَّا تَرَاخِیْ الْقُبُوْلِ مِنْ اَحَدِ الطَّرَفَیْنِ عَنِ الْعَقْدِ' فَاَجَازَ مَالِکٌ مِنْ ذٰلِکَ التَّرَاخِیْ الْیَسِیْرَ' وَمَنَعَهٗ قَوْمٌ' وَاَجَازَهٗ قَوْمٌ مِثْلَ ' اَنْ یُّنْکِحَ الْوَلِیُّ امْرَاَةً بِغَیْرِ اِذْنِهَا' فَیَبْلُغُهَا النِّکَاحُ فَتُجِیْزُهٗ' وَمِمَّنْ مَنَعَهٗ مُطْلَقًا الشَّافِعِیُّ' وَمِمَّنْ اَجَازَهٗ مُطْلَقًا اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ' وَالْفُرْقَةُ بَیْنَ الْاَمْرِ الطَّوِیْلِ وَالْقَصِیْرِ لِمَالِکٍ' وَسَبَبُ الْخِلَافِ هُوَ هَلْ مِنْ شَرْطِ الْاِنْعِقَادِ وُجُوْدُ الْقُبُوْلِ مِنَ الْمُتَعَاقِدَیْنِ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ مَعًا' اَمْ لَیْسَ ذٰلِکَ مِنْ شَرْطِهٖ وَمِثْلُ

ترجمہ:

3۔تیسرا موضوع حق خیار پر نکاح:

کیا وہ عقد نکاح جو حق خیار پر ہو جائز ہے۔پس جمہور فقہاء کے نزدیک جائز نہیں ہے۔اور ابونور کے نزدیک جائز ہے۔اور ان کے اختلاف کا سبب اس بیع کی طرح ہے جس میں حق خیار حاصل ہوتا ہے۔یا اس بیع کی طرح جس میں حق خیار حاصل نہیں ہوتا ہے۔یا اس بیع کی طرح جس میں حق خیار حاصل نہیں ہوتا ہے۔یا ہم کہتے ہیں بے شک عقود میں اصل یہ ہے کہ حق خیار نہیں ہے سوائے اس کے جس میں نص واقع ہو اور ثابت کرنے والے پر دلیل لازم ہے یا ہم کہتے ہیں کہ بے شک اصل حق خیار ممنوع ہے اور بیع میں وہ دھوکہ ہے جب کہ نکاح میں دھوکہ نہیں ہے۔اور اس لیے کہ ضرورت حق خیار کی اور دیکھنے کی نکاح کرنے میں بیع سے بھی زیادہ ہے۔

4۔لیکن طرفین میں سے کسی ایک نکاح میں قبولیت میں تاخیر کرنا:

پس امام مالکؒ کے نزدیک نکاح کی قبولیت میں معمولی تاخیر کرنا جائز ہے اور کچھ فقہاء نے کہا تاخیر سے نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا اور کچھ فقہاء نے تاخیر کو جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً ولی نے عورت کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا۔ پس نکاح کی خبر اسے پہنچے گی پس وہ اسے جائز قرار دے گی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق ممنوع ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے مطلقاً تاخیر قبولیت کو جائز قرار دیا ہے اور فرق امر طویل اور معمولی ہونے میں یعنی مختصر ہونے میں امام مالکؒ کے نزدیک ہے۔

وَ	اَمَّا	اَلْمَوْضِعُ	اَلثَّالِثُ	وَ	
اور	بہرحال	مقام	تیسرا	اور	
هُوَ	هَلْ	يَجُوْزُ	عَقْدُ	اَلنِّكَاحِ	عَلَى
وہ	کیا	جائز ہے	حق اختیار	نکاح	پر
اَلْخِيَارِ	فَاِنَّ	اَلْجُمْهُوْرَ	عَلٰى	اَنَّهٗ	لَا
حق اختیار	پس بے شک	جمہور	پر	بے شک وہ	نہیں
يَجُوْزُ	وَ	قَالَ	اَبُوْ	نَوْرٍ	يَجُوْزُ
جائز قرار دیتا	اور	کہا	ابو	نور	جائز ہے
وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	تَرَدُّدُ	وَ	اَلنِّكَاحُ
اور	وجہ	ان کا اختلاف کرنا	لوٹتی ہے	اور	نکاح
لَا	يَجُوْزُ	فِيْهَا	اَلْخِيَارُ	وَ	اَلْبُيُوْعُ
نہیں	جائز	اس میں	اختیار	اور	تجارت
اَلَّتِيْ	يَجُوْزُ	فِيْهَا	اَلْخِيَارُ	اَوْ	نَقُوْلُ
جو	جائز ہے	اس میں	اختیار	یا	ہم کہتے ہیں
اِنَّ	اَلْاَصْلَ	فِيْ	اَلْعُقُوْدِ	اَنْ	لَّا
بے شک	اصل	میں	عقد	بیشک	نہیں
خِيَارَ	اِلَّا	مَا	وَقَعَ	عَلَيْهِ	اَلنَّصُّ
اختیار	مگر	جو	واقع ہوا	اس پر	نص
وَ	عَلٰى	اَلْمُثْبِتِ	لِلْخِيَارِ	اَلدَّلِيْلُ	اَوْ
اور	پر	ثابت کرنیوالا	اختیار کیلئے	دلیل	یا
نَقُوْلُ	اِنَّ	اَصْلَ	مَنْعٍ	اَلْخِيَارِ	فِيْ
ہم کہتے ہیں	بے شک	اصل	منع	اختیار	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبُيُوْعِ	هُوَ	الْغَرَرُ	وَ	لِنِكَاحَةُ	لاَ
بیوع	وہ	دھوکا	اور	نکاح	نہیں
غَرَرَ	فِيْهَا	لِاَنَّ	الْغَرَرَ	فِيْهَا	الْمُكَارَمَةُ
دھوکا	اس میں	کیونکہ	دھوکا	اس میں	عزت
لاَ	الْمُكَايَسَةُ	وَ	لِاَنَّ	الْحَاجَةَ	اِلَى
نہیں	دھوکا	اور	کیونکہ	حاجت	طرف
الْخِيَارِ	وَ	الرُّؤْيَةِ	فِيْ	النِّكَاحِ	اَشَدُّ
اختیار	اور	دیکھنا	میں	نکاح	زیادہ سخت
مِنْهُ	فِيْ	الْبُيُوْعِ	وَ	اَمَّا	تَرَاخِيْ
اس سے	میں	بیوع	اور	بہرحال	تاخیر کرنا
الْقَبُوْلِ	مِنْ	اَحَدِ	الطَّرَفَيْنِ	عَنِ	الْعَقْدِ
قبول	سے	ایک	دوطرفین	سے	عقد (نکاح)
فَاَجَازَ	مَالِكٌ	مِنْ	ذٰلِكَ	التَّرَاخِيْ	الْيَسِيْرَ
اجازت دی	امام مالک	سے	یہ	تاخیر کرنا	آسانی
وَ	مَنَعَهُ	قَوْمٌ	وَ	اَجَازَهُ	قَوْمٌ
اور	منع کیا اسے	ایک قوم	اور	اسے اجازت دی	ایک گروہ
ذٰلِكَ	مِثْلَ	اَنْ	يُنْكِحَ	الْوَلِيُّ	اِمْرَاَةً
یہ	مثل کے طور پر	یہ کہ	نکاح کرے	ولی	عورت کا
بِغَيْرِ	اِذْنِهَا	فَيَبْلُغُهَا	النِّكَاحُ	فَتُجِيْزُهُ	وَ
بغیر	اس کی اجازت کے	پہنچ جائے اسے	نکاح	اسے اجازت دیتا ہے	اور
مِمَّنْ	مَنَعَهُ	مُطْلَقًا	الشَّافِعِيُّ	وَ	مِمَّنْ
ان میں سے	جس نے منع کیا	مطلق	امام شافعی	اور	ان میں سے
اَجَازَهُ	مُطْلَقًا	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ	اَصْحَابُهُ	وَ
اسے اجازت دی	مطلقاً	امام اعظم ابوحنیفہ	اور	ان کے ساتھی	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّفْرِقَةُ	بَيْنَ	اَلْاَمْرِ	اَلطَّوِيْلِ	وَ	اَلْقَصِيْرِ
الگ	درمیان	حکم	لمبا	اور	چھوٹا
لِمَالِكٍ	وَ	سَبَبُ	اَلْخِلَافِ	هُوَ	هَلْ
امام مالک کیلئے	اور	وجہ	اختلاف	وہ	کیا
مِنْ	شَرْطِ	اَلْاِنْعِقَادِ	وُجُوْدُ	اَلْقَبُوْلِ	مِنَ
سے	شرط	انعقاد	وجود	قبول	سے
اَلْمُتَعَاقِدَيْنِ	فِيْ	وَقْتٍ	وَاحِدٍ	مَعًا	اَمْ
میاں بیوی	میں	وقت	ایک	ساتھ	یا
لَيْسَ	ذٰلِكَ	مِنْ	شَرْطِهِ	وَ	مِثْلُ
نہیں	یہ	سے	اس کی شرط	اور	مثل

هٰذَا الْخِلَافِ عُرِضَ فِيْ الْبَيْعِ اَلرُّكْنُ الثَّانِيْ فِيْ شَرْطِ الْعَقْدِ وَفِيْهِ ثَلَاثَةُ فُصُوْلٍ (اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ الْاَوْلِيَاءِ- اَلثَّانِيْ: فِيْ الشُّهُوْدِ اَلثَّالِثُ: فِيْ الصِّدَاقِ-

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ الْاَوْلِيَاءِ وَالنَّظْرُ فِيْ الْاَوْلِيَاءِ فِيْ مَوَاضِعَ اَرْبَعَةٍ فِيْ اِشْتِرَاطِ الْوِلَايَةِ فِيْ صِحَّةِ النِّكَاحِ اَلْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ اَلْمَوْضِعُ الثَّانِيْ فِيْ صِفَةِ الْوَلِيِّ (اَلثَّالِثُ) فِيْ اَصْنَافِ الْاَوْلِيَاءِ وَتَرْتِيْبِهِمْ فِيْ الْوِلَايَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ (اَلرَّابِعُ) فِيْ عَضْلِ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَلِيْهِمْ وَحُكْمِ الْخِلَافِ الْوَاقِعِ بَيْنَ الْوَلِيِّ وَالْمَوْلِيِّ عَلَيْهِ (اَلْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ)اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ هَلِ الْوَلَايَةُ شَرْطُ صِحَّةِ النِّكَاحِ اَمْ لَيْسَ بِشَرْطٍ؟ فَذَهَبَ مَالِكٌ اَنَّهُ لَا يَكُوْنُ نِكَاحٌ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَاَنَّهُ شَرْطٌ فِيْ الصِّحَّةِ فِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَبَ عَنْهُ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَ زُفَرُ وَالشَّعْبِيُّ وَالزُّهْرِيُّ اِذَا عَقَدَتِ الْمَرْاَةُ نِكَاحَهَا بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَكَانَ كُفْوًا جَازَ وَفَرَّقَ دَاوٗدُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَقَالَ بِالشَّرْطِ الْوَلِيِّ فِيْ الْبِكْرِ وَعَدَمِ اِشْتِرَاطِ فِيْ الثَّيِّبِ وَيَتَخَرَّجُ عَلٰى رِوَايَةِ ابْنِ الْمَوَّازِ عَنْ مَالِكٍ فِيْ الْوَلَايَةِ قَوْلٌ رَابِعٌ اِنَّ اشْتِرَاطَهَا سُنَّةٌ لَا فَرْضٌ وَذٰلِكَ اَنَّهُ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى الْمِيْرَاثَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَاَنَّهُ يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ غَيْرِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تَسْتَخْلِفَ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ عَلٰى اِنْكَاحِهَا وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُقَدِّمَ الثَّيِّبُ وَلِيَّهَا لِيَعْقِدَ عَلَيْهَا فَكَاَنَّهُ عِنْدَهٗ مِنْ شُرُوْطِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّمَامِ لَا مِنْ شُرُوطِ الصِّحَّةِ بِخِلَافِ عِبَارَةِ الْبَغْدَادِيِّيْنَ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ، اَعْنِيْ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا

ترجمہ:

اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا نکاح کے منعقد کرنے میں قبولیت کا وجود دونوں متعاقدین ایک ہی وقت میں شرط ہے یا یہ دونوں کے عقد کرنے میں یہ شرط نہیں اور اس کے مانند ہی اختلاف بیع میں بھی ہے۔

دوسرا حصہ: نکاح کی شرائط کے بارے میں: اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل: اولیاء کے بارے میں۔

دوسری فصل: مہر کے بارے میں۔

تیسری فصل: اولیاء کے بارے میں ہے اور یہ فصل اولیاء کے بارے میں چار عنوانوں پر مشتمل ہے۔

1۔ **پہلا عنوان:** صحت کے نکاح کے بارے میں ولایت کی شرط کے متعلق۔

2۔ **دوسرا عنوان:** ولی کی صفت کے بارے میں۔

3۔ **تیسرا عنوان:** اولیاء کی قسموں اور ان کی ترتیب ولایت کے بارے میں اور جو اس سے متعلق ہے۔

4۔ **چوتھا عنوان:** فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا ولایت صحت نکاح کی شرائط میں سے ایک شرط ہے یا نہیں ہے؟

امام مالکؒ کے نزدیک نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا ہے اور اشہب نے امام مالکؒ کا قول ذکر کیا ہے۔ کہ ولایت صحت نکاح کی شرط ہے اور یہی قول امام شافع کا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام زفرؒ اور امام شعبیؒ اور امام زہریؒ نے کہا ہے کہ جب کہ عورت اپنا نکاح فی رولی کے پڑھائے اور وہ کفو میں ہو تو جائز ہے اور داؤد نے باکرہ اور ثیبہ میں فرق کیا ہے پس داؤد کے نزدیک باکرہ کے لیے نکاح ولی کا ہونا شرط ہے اور ثیبہ کے نکاح میں نہیں ہے۔ کہ کوئی ولی کی شرط (نکاح میں) سنت ہے۔ فرض نہیں ہے کیونکہ امام مالکؒ سے مروی ہے کہ بغیر ولی کے نکاح میں زوجین کے مابین میراث جاری ہوگی اور غیر بلند شریف خاندان رکھنے والی عورت اپنا نائب مقرر کر سکتی ہے۔ اور مستحب ہے کہ ثیبہ اپنے ولی سے نکاح کرانے کے لیے کہے پس لوگیا امام مالکؒ کے نزدیک صحت نکاح کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ تمام نکاح کے لیے شرط ہے جب کہ برعکس اس کے اہل بغداد جو اصحاب امام مالکؒ ہیں۔

هٰذَا	اَلْخِلَافِ	عُرِضَ	فِيْ	اَلْبَيْعِ	اَلرُّكْنُ
یہ	اختلاف	پیش کیا گیا	میں	تجارت	رکن
اَلثَّانِيْ	فِيْ	شَرْطِ	اَلْعَقْدِ	وَ	فِيْهِ
دوسرا	میں	شرط	عقد	اور	اس میں
ثَلَاثَةُ	فُصُوْلٍ	اَلْفَصْلُ	اَلْاَوَّلُ	فِيْ	اَلْاَوْلِيَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین	فصلیں	فصل	پہلی	میں	اولیاء
اَلثَّانِیْ	فِیْ	اَلشُّهُوْدِ	اَلثَّالِثُ	فِیْ	اَلصِّدَاقِ
دوسری	میں	گواہوں	تیسری	میں	حق مہر
اَلْفَصْلُ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	اَلْاَوْلِیَاءِ	وَ	اَلنَّظَرُ
فصل	پہلی	میں	اولیاء	اور	دیکھنا

فِیْ	اَلْاَوْلِیَاءِ	فِیْ
میں	اولیاء	میں

مَوَاضِعِ	اَرْبَعَةٍ	فِیْ اِشْتِرَاطِ	اَلْوِلَایَةِ	فِیْ	صِحَّةِ
جگہیں	چار	میں شرط لگانا	ولایت کی	میں	صحت
اَلنِّکَاحِ	اَلْمَوْضِعُ	اَلثَّانِیْ	فِیْ	صِفَةِ	اَلْوَلِیِّ
نکاح	مقام	دوسرا	میں	صفت	ولی
(اَلثَّالِثُ)	فِیْ	اَصْنَافِ	اَلْاَوْلِیَاءِ	وَ	تَرْتِیْبِهِمْ
تیسرا	میں	قسمیں	اولیاء	اور	ان کی ترتیب
فِیْ	اَلْوِلَایَةِ	وَ	مَا	یَتَعَلَّقُ	بِذٰلِکَ
میں	ولایت	اور	جو	متعلق	اس کے
اَلرَّابِعُ	فِیْ	عَضْلِ	اَلْاَوْلِیَاءِ	مَنْ	یَلُوْنَهُمْ
چوتھا موضوع	میں	روکنا	اولیاء	جو	قریب ہیں ان کے
وَ	حُکْمُ	اَلْخِلَافِ	اَلْوَاقِعِ	بَیْنَ	اَلْوَلِیِّ
اور	حکم	اختلاف	واقع ہے	درمیان	ولی
وَ	اَلْمُوْلِیْ	عَلَیْهِ	اَلْمَوْضِعُ	اَلْاَوَّلُ	اِخْتَلَفَ
اور	آزاد کرنے والا	اس کو	مقام	پہلا	اختلاف کیا
اَلْعُلَمَاءُ	هَلِ	اَلْوِلَایَةُ	شَرْطٌ	صِحَّةِ	اَلنِّکَاحِ
علماء نے	کیا	ولایت	شرط	صحت	نکاح
اَمْ	لَیْسَ	بِشَرْطٍ	فَلَعَبَ	مَالِکٌ	اَنَّهُ
یا	نہیں	شرط	پس گیا	امام مالک	بے شک
لَا	یَکُوْنُ	نِکَاحٌ	اِلَّا	بِوَلِیٍّ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں	ہوتا	نکاح	مگر	ولی کے ساتھ	اور
شَرْطٌ	فِيْ	الصِّحَّةِ	فِيْ	رِوَايَةٍ	اَشْهَبَ
شرط	میں	صحت	میں	ایک روایت	امام اشہب
عَنْهُ	وَ	بِهٖ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ
ان سے	اور	اس کے متعلق	فرمایا	امام شافعی نے	اور
قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	زُفَرُ	وَ	الشَّعْبِيُّ
فرمایا	امام اعظم ابوحنیفہ	اور	اور امام زفر نے	اور	امام شعبی
وَ	الزُّهْرِيُّ	اِذَا	عَقَدَتِ	الْمَرْاَةُ	نِكَاحَهَا
اور	امام زہری نے	جب	عقد کیا	عورت	اس کا نکاح
بِغَيْرِ	وَلِيٍّ	وَ	كَانَ	كُفُوًا	جَازَ
بغیر	ولی کے	اور	ہو (وہ)	کف	جائز ہے
وَ	فَرَّقَ	دَاوٗدُ	بَيْنَ	الْبِكْرِ	وَ
اور	فرق کیا	امام داؤد	درمیان	باکرہ	اور
الثَّيِّبِ	فَقَالَ	بِاشْتِرَاطِ	الْوَلِيِّ	فِي	الْبِكْرِ
ثیبہ	پس فرمایا	ساتھ شرائط کے	ولی	میں	باکرہ
وَ	عَدَمِ	اِشْتِرَاطِ	فِي	الثَّيِّبِ	وَ
اور	عدم	شرائط	میں	ثیبہ	اور
و	يَتَخَرَّجُ	عَلٰى	رِوَايَةِ	ابْنِ الْمَرْيَمِ	عَنْ
اور	تخریج کرتا ہے	پر	روایت	ابن مریم	سے
عن	مَالِكٍ	فِي	الْوِلَايَةِ	قَوْلٌ	رَابِعٌ
سے	امام مالک	میں	ولایت	قول	چوتھا
اِنَّ	اِشْتِرَاطَهَا	سُنَّةٌ	لَا	فَرْضٌ	وَ
بے شک	اس کی شرائط	سنت ہے	نہ	فرض	اور
ذٰلِكَ	اَنَّهٗ	رُوِيَ	عَنْهُ	اَنَّهٗ	كَانَ
یہ	بیشک	روایت کی گئی ہیں	ان سے	بے شک	تھے
يَرَى	الْمِيْرَاثُ	بَيْنَ	الزَّوْجَيْنِ	بِغَيْرِ	وَلِيٍّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہے	میراث	درمیان	میاں بیوی	بغیر	ولی کے
وَ	اَنَّهٗ	يَجُوْزُ	لِلْمَرْاَةِ	غَيْرُ	الشَّرِيْفَةِ
اور	بیشک	جائز ہے	عورت کیلئے	غیر	شریفہ
اَنْ	تَسْتَخْلِفَ	رَجُلاً	مِنَ	النَّاسِ	عَلٰى
یہ کہ	وکیل بنائے	کسی مرد کو	سے	لوگ	پر
اِنْكَاحِهَا	وَ	كَانَ	يَسْتَحِبُّ	اَنْ	تُقَدِّمَ
اپنے نکاح	اور	ہے	مستحب	یہ کہ	بھیجے
الثَّيِّبُ	وَلِيَّهَا	لِيَعْقِدَ	عَلَيْهَا	فَكَاَنَّهٗ	عِنْدَهٗ
ثیبہ	اپنے ولی کو	تاکہ کرے نکاح	اس پر	گویا کہ وہ	اس کے نزدیک
مِنْ	شُرُوْطِ	التَّمَامِ	لاَ	مِنْ	شُرُوْطِ
سے	شرائط	تمام	نہ	سے	شرائط
الصِّحَّةِ	بِخِلَافِ	عِبَارَةِ	الْبَغْدَادِيِّيْنَ	مِنْ	اَصْحَابِ
صحت	اختلاف کے ساتھ	عبارت	بغدادیوں	سے	اصحاب
مَالِكٍ	اَعْنِيْ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّهَا	مِنْ
امام مالک	میری مراد	بے شک وہ	کہتے ہیں	بے شک وہ	سے

شُرُوْطِ الصِّحَّةِ لاَ مِنْ شُرُوْطِ التَّمَامِ وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ اَنَّهٗ لَمْ تَاْتِ اٰيَةٌ وَلَا سُنَّةٌ هِيَ ظَاهِرَةٌ فِيْ اِشْتِرَاطِ الْوَلَايَةِ فِي النِّكَاحِ فَضْلاً مَنْ يَّكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ نَصٌّ، بَلِ الْاٰيَاتُ وَالسُّنَنُ الَّتِيْ جَرَتِ الْعَادَةُ بِالْاِحْتِجَاجِ بِهَا عِنْدَ مَنْ يَّشْتَرِطُهَا هِيَ كُلُّهَا مُحْتَمِلَةٌ، وَكَذٰلِكَ الْاٰيَاتُ وَالسُّنَنُ الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يُّشْتَرِطُ اِسْقَاطَهَا هِيَ اَيْضًا مُحْتَمِلَةٌ فِيْ ذٰلِكَ وَالْاَحَادِيْثُ مَعَ كَوْنِهَا مُحْتَمِلَةً فِيْ اَلْفَاظِهَا مُخْتَلِفٌ فِيْ صِحَّتِهَا اِلَّا حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاِنْ كَانَ الْمُسْقِطُ لَهَا لَيْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ لِاَنَّ الْاَصْلَ بَرَاءَةُ الذِّمَّةِ، وَنَحْنُ نُوْرِدُ مَشْهُوْرًا مَا اِحْتَجَّ بِهِ الْفَرِيْقَانِ وَ نُبَيِّنُ وَجْهَ الْاِحْتِمَالِ فِيْ ذٰلِكَ، فَمِنْ اَظْهَرِ مَا يَحْتَجُّ بِهٖ مِنَ الْكِتَابِ مِنْ اِشْتِرَاطِ الْوَلَايَةِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ" قَالُوْا: وَهٰذَا خِطَابٌ لِلْاَوْلِيَاءِ، وَلَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُنْ لَهُمْ حَقٌّ فِي الْوَلَايَةِ لَمَا نُهُوْا عَنِ الْعَضْلِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تُنْكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا" قَالُوْا: وَهٰذَا خِطَابٌ لِلْاَوْلِيَاءِ اَيْضًا وَمِنْ اَظْهَرِ مَا اِحْتَجَّ بِهٖ هٰؤُلَاءِ الْاَحَادِيْثُ مَارَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ترجمہ:

یعنی بے شک وہ فقہاء کہتے ہیں کہ ولایت کی شرط صحت نکاح کے لیے ہے اور نکاح کے تمام ہونے کی شرط نہیں ہے۔

اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بے شک کوئی قرن کی آیت اور نہ ہی حدیث آئی ہے یعنی منقول ہے کہ وہ ظاہر کے کہ نکاح کے لیے ولایت شرط ہے بلکہ جن آیات واحادیث سے استدلال کیا جاتا ہے۔ محتمل ہیں اور اسی طرح جن آیات اور احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شرط نہیں ہے اسی طرح وہ اس بارے میں محتمل ہیں اور احادیث باوجود اس کے کہ وہ اپنے الفاظ میں محتمل ہیں اور وہ اپنی صحت کے اعتبار سے بھی مختلف ہیں سوائے ابن عباسؓ کی حدیث کے اور اگرچہ جو اس شرط کے اسقاط کے قائل ہیں ان پر دلیل لانا لازم نہیں ہے اس لیے اصل یہ ہے کہ نہ ہونے کی دلیل نہیں دی جاتی (سونے پر دلیل دی جاتی ہے) اور اب ہم دونوں فریقوں کے مشہور دلائل پیش کرتے ہیں اور اس بارے میں ہم وجہ احتمال بیان کرتے ہیں۔

شرط ولایت کی سب سے اہم دلیل قرآن کی یہ آیت ہے۔ فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن (البقرہ:232)

ترجمہ: اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کرلیں"۔ ان فقہاء کے نزدیک اس آیت کے مخاطب ولی ہیں اور اگر ان کے لیے ولایت کا حق نہ ہوتا تو ان کو عضل سے منع نہ کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے ولا تنكحوا ما تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا (البقرہ) ترجمہ: "اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں" فقہاء نے کہا اور یہ بھی اسی طرح اولیاء کو خطبا ہے اور زیادہ مشہور جس سے دلیل لی ہے ان احادیث سے وہ ہے جو زہریؒ نے عروہؒ اور عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جونسی عورت اپنے ولی کے اجازت کے بغیر نکاح کرے پس اس کا نکاح باطل ہے تین دفعہ فرمایا۔

شُرُوْطِ	الصِّحَّةِ	لَا	مِنْ	شُرُوْطِ	التَّمَامِ
شرائط	صحت	نہ	سے	شرائط	تمام
وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	اَنَّهٗ	لَمْ	تَاْتِ
اور	وجہ	ان کا اختلاف کرنا	بے شک وہ	نہیں	آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰيَةٌ	وَ	لَا	سُنَّةٌ	هِيَ	ظَاهِرَةٌ
کوئی آیت	اور	نہ	حدیث	وہ	ظاہر
فِيْ	اِشْتِرَاطِ	الْوَلَايَةِ	فِيْ	النِّكَاحِ	فَضْلاً
میں	نکاح	ولایت	میں	نکاح	زیادتی ہے
مَنْ	يَكُوْنُ	فِيْ	ذٰلِكَ	نَصٌّ	بَلْ
جو	ہو	میں	اس	نص	بلکہ
اٰيَاتٌ	وَ	السُّنَنُ	الَّتِيْ	جَرَتِ	الْعَادَةُ
آیات	اور	طریقے	جو	جاری	عادت
بِالْاِحْتِجَاجِ	بِهَا	عِنْدَ	مَنْ	يُشْتَرَطُهَا	هِيَ
حجت قائم کرنا	اس کے ساتھ	نزدیک	جو	اسے شرط قرار دیتا ہے	وہ
كُلُّهَا	مُحْتَمِلَةٌ	وَ	كَذٰلِكَ	الْاٰيَاتُ	وَ
وہ سب	احتمال رکھنے والی	اور	اسی طرح	آیات	اور
السُّنَنُ	الَّتِيْ	يَحْتَجُّ	بِهَا	مَنْ	يَشْتَرِطُ
حدیث	جو	استدلال کرتا ہے	اس کے ساتھ	جو	شرط لگاتا ہے
اِسْقَاطُهَا	هِيَ	اَيْضًا	مُحْتَمِلَةٌ	فِيْ	ذٰلِكَ
اسقاط اس کی	وہ	بھی	احتمال رکھنے والی	میں	اس
وَ	الْاَحَادِيْثُ	مَعَ	كَوْنِهَا	مُحْتَمِلَةً	فِيْ
اور	احادیث	ساتھ	ہونا اسکا	احتمال رکھنے والی	میں
اَلْفَاظِهَا	مُخْتَلِفٌ	فِيْ	صِحَّتِهَا	اِلَّا	حَدِيْثٌ
اس کے لحاظ	اختلاف کرنے والا	میں	اس کی صحت	سوائے	حدیث
ابْنِ عَبَّاسٍ	وَ	اِنْ	كَانَ	الْمُسْقِطُ	لَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس	اور	اگر	ہو	گرانے والا	اس کے
لَيْسَ	عَلَيْهِ	دَلِيْلٌ	لِاَنَّ	اَلْاَصْلَ	بَرَاءَةُ
نہیں	اس پر	دلیل	کیونکہ	اصل	دلیل
اللِّمَّةِ	وَ	نَحْنُ	نُوْرِدُ	مَشْهُوْرَ	مَا
ذمہ	اور	ہم	بیان کرتے ہیں	مشہور	جو
اِحْتَجَّ	بِهٖ	اَلْفَرِيْقَانِ	وَ	تَبَيَّنَ	وَجْهَ
استدلال کیا	یہی	دونوں گروہوں	اور	واضح کیا	وجہ
اَلْاِحْتِمَالِ	فِيْ	ذٰلِكَ	فَمِنْ	اَظْهَرِ	مَا
احتمال	میں	اس	پس سے	زیادہ واضح	جو
يَحْتَجُّ	بِهٖ	مِنَ	اَلْكِتَابِ	مِنْ	اِشْتِرَاطِ
استدلال کرتا ہے	یہی	جو	کتاب	جو	شرط لگانا
اَلْوَلَايَةِ	قَوْلَهٗ تَعَالٰى	فَاِذَا	بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا
ولایت	اللہ کا فرمان	پس جب	پہنچ جائیں	عورت کو	پس نہ
تَعْضُلُوْهُنَّ	اَنْ	يَّنْكِحْنَ	اَزْوَاجَهُنَّ	قَالُوْا	وَ
روکو انہیں	یہ کہ	نکاح کریں	اپنی ازواج	کہا انہوں نے	اور
هٰذَا	خِطَابٌ	لِلْاَوْلِيَاءِ	وَ	لَمْ	يَكُنْ
یہ	خطاب	ولیوں کیلئے	اور	نہ	ہو
لَهُمْ	حَقٌّ	فِيْ	اَلْوَلَايَةِ	لَمَّا نُهُوْا	عَنِ
اس کے لیے	حق	میں	ولایت	جب روکا	اسے
عن	اَلْعَضْلِ	وَ	قَوْلُهٗ تَعَالٰى	وَ	لَا
سے	منع	اور	اس کا فرمان	اور	نہ

تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ	حَتّٰى	يُؤْمِنُوْا	قَالُوْا	وَ	هٰذَا
نکاح کرو تم مشرک	یہاں تک کہ	وہ ایمان لائیں	کہا فقہا نے	اور	یہ

خِطَابٌ	لِلْاَوْلِيَاءِ	اَيْضًا	وَ	مِنْ	اَشْهُرِ
خطاب	اولیاء کے لیے	بھی	اور	سے	مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا	اِحْتَجَّ	بِهٖ	هٰؤُلَاءِ	اَلْاَحَادِيْثِ	مَا
جو	استدلال کیا	یہی	جن	احادیث	جو
رَوَاهُ	اَلزُّهْرِيُّ	عَنْ	عُرْوَةَ	عَنْ	عَائِشَةَ
روایت کیا اسے	زھری	سے	عروہ	سے	عائشہ صدیقہ
قَالَتْ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	ﷺ	اَيُّمَا	اِمْرَأَةٍ
اس نے کہا	فرمایا	اللہ کے رسول نے	صلی اللہ علیہ وسلم	اگر کوئی	عورت
نَكَحَتْ	بِغَيْرِ	اِذْنِ	وَلِيِّهَا	فَنِكَاحُهَا	بَاطِلٌ
نکاح کرتی ہے	بغیر	اجازت	اپنے ولی	اس کا نکاح	باطل ہے
ثَلَاثَ	مَرَّاتٍ				
۔	بار				

وَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ خَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْهِ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَمَّا اِحْتَجَّ بِهٖ مَنْ لَمْ يَشْتَرِطِ الْوَلَايَةَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا: وَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ تَصَرُّفِهَا فِي الْعَقْدِ عَلٰى نَفْسِهَا قَالُوْا: وَقَدْ اَضَافَ اِلَيْهِنَّ فِيْ سُوْرِ مَا آيَةٍ مِنَ الْكِتَابِ الْفِعْلَ قَالَ: "اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ" وَقَالَ "حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ" وَاَمَّا مِنَ السُّنَّةِ فَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُتَّفَقُ عَلٰى صِحَّتِهٖ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا" وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِحْتَجَّ دَاوٗدُ فِي الْفَرْقِ عِنْدَهٗ بَيْنَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَهٰذَا الْمَشْهُوْرُ مَا اِحْتَجَّ بِهِ الْفَرِيْقَانِ مِنَ السَّمَاعِ فَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى "فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ" فَلَيْسَ فِيْهِ اَكْثَرُ مِنْ نَهْيِ قَرَابَةِ الْمَرْاَةِ وَعَصَبَتِهَا مِنْ اَنْ يَّمْنَعُوْهَا النِّكَاحَ وَلَيْسَ نَهْيُهُمْ عَنِ الْعَضْلِ مِمَّا يُفْهَمُ مِنْهُ اِشْتِرَاطُ اِذْنِهِمْ فِيْ صِحَّةِ الْعَقْدِ لَا حَقِيْقَةً وَلَا مَجَازًا

ترجمہ:

اور اگر شوہر سے وابستگی ہوگئی پس اس کے لیے یہ لازم ہے اس وجہ سے جو اس سے پایا ہے پس اگر وہ نزاع کریں پس بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو" اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور جس نے کہا ہے اور جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہاء کے نزدیک ولایت نکاح کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے ان کی دلیل کتاب اور سنت ہے پس اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔ فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف ترجمہ: پس تم پر گناہ نہیں ہے جو عورتیں اپنی ذات کے بارے میں معروف طریقے سے کریں"۔

اور فقہاء نے کہا اور یہ فرمان الٰہی اس بات پر دلیل ہے کہ جو تصرف کریں اپنی ذات کے بارے میں نکاح کرنے میں جائز ہے۔ اور فقہاء نے کہا مزید یہ بات ہے کہ قرآن کریم میں نکاح کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان ینکحن ازواجھن اور فرمایا حتی تنکح زوجا غیرہ۔ ترجمہ: "یہاں تک کہ وہ عورت اپنے غیر زوج سے نکاح کرے" اور حدیث سے دلیل ہے پس فقہاء نے ابن عباسؓ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "بیوہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے" اور اس حدیث سے داؤد نے اس فرق کے بارے میں دلیل لی ہے جو اس کے نزدیک ثیبہ اور باکرہ کے درمیان اس معنی میں ہے۔ پس یہ مشہور ہے جس سے دونوں فریقوں نے سماع سے دلیل لی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ فاذا بلغن اجلھن فلا تعضلوھن پس نہیں ہے اس میں زیادہ چیز سے جو عورت سے رشتہ داری ہے اور اس کے رشتہ دار باپ کی طرف سے جو ہیں اسے نکاح سے منع کریں اور ان کا منع کرنا سختی سے نہیں ہے جو اس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ بے شک وہ نکاح کی صحت میں شرط ہیں۔ حقیقت میں اور نہ مجازاً مفہوم ہوتا ہے۔

لَهَا	بِمَا	اَصَابَ	مِنْهَا	فَاِنِ	اشْتَجَرُوْا
اس کے لیے	جو کچھ	پہنچا ہے	اس سے	پس اگر	جھگڑ پڑیں
فَالسُّلْطَانُ	وَلِيُّ	مَنْ	لَّا	وَلِيَّ	لَهٗ
حاکم	ولی	جو	نہیں	ولی	اس کے لیے
خَرَّجَهُ	التِّرْمِذِيُّ	وَ	قَالَ	فِيْهِ	حَدِيْثٌ
روایت کیا اسے	امام ترمذی	اور	فرمایا	اس میں	حدیث
حَسَنٌ	وَ	اَمَّا	احْتَجَّ	بِهٖ	مَنْ لَّمْ
حسن	اور	بہرحال	استدلال کیا	یہی	جس نے نہیں
يَشْتَرِطِ	الْوَلَايَةَ	مِنَ	الْكِتَابِ	وَ	السُّنَّةِ
شرط لگائی	ولایت	سے	کتاب	اور	حدیث
فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	فَعَلْنَ
وَ	اِنْ دَخَلَ	بِهَا	فَالْمَهْرُ		
اور	اگر دخول کیا	اس کے ساتھ	پس مہر ہوگا		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس فرمان اس کا	پس نہیں	گناہ	تم پر	اس میں	وہ کریں
فِیْ	اَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	قَالُوْا	وَ	هٰذَا
میں	اپنی ذات	بھلائی کیساتھ	کہا انہوں نے	اور	یہ
دَلِیْلٌ	عَلٰی	جَوَازِ	تَصَرُّفِهَا	فِیْ	الْعَقْدِ
دلیل	پر	جائز	تصرف کرنا ان کا	میں	عقد
عَلٰی	نَفْسِهَا	قَالُوْا	وَ	قَدْ	اَصْنَافَ
پر	اپنی ذات	کہا انہوں نے	اور	تحقیق	نسبت
اِلَیْهِنَّ	فِیْ	غَیْرِ	مَا	آیَةِ	مِنَ
ان کی طرف	میں	غیر	جو	آیت	سے
الْکِتَابِ	الْفِعْلُ	قَالَ	اَنْ	یَّنْکِحْنَ	اَزْوَاجَهُنَّ
کتاب	فعل	فرمایا (اللہ تعالیٰ نے)	یہ کہ	نکاح کریں	اپنے شوہروں سے
وَ	قَالَ	حَتّٰی	تَنْکِحَ	زَوْجًا	غَیْرَهٗ
اور	فرمایا	یہاں تک کہ	نکاح کرے	شوہر	اس کا غیر
وَ	اَمَّا	مِنَ	السُّنَّةِ	فَاحْتَجُّوْا	بِحَدِیْثِ
اور	بہرحال	سے	حدیث	پس استدلال کیا	حدیث کیساتھ
ابْنِ عَبَّاسٍ	الْمُتَّفَقُ	عَلٰی	صِحَّتِهٖ	وَ	هُوَ
ابن عباس	متفق	پر	اس کی صحت	اور	وہ
قَوْلُهٗ	عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	اَلْاَیِّمُ	اَحَقُّ	بِنَفْسِهَا	مِنْ
آپ کا فرمان	اس پر درود اور سلام	بیوہ	زیادہ حقدار	اپنی ذات	سے
وَلِیُّهَا	وَ	الْبِکْرُ	تُسْتَاْمَرُ	فِیْ	نَفْسِهَا
اپنے ولی	اور	باکرہ	اجازت لی جائے گی	میں	اپنی ذات
وَ	اِذْنُهَا	صُمَاتُهَا	وَ	بِهٰذَا	الْحَدِیْثِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	اس کا اجازت دینا	اس کا خاموش رہنا	اور	اس کے ساتھ	حدیث
اِحْتَجَّ	دَاوٗدُ	فِیْ	اَلْفَرْقِ	عِنْدَهٗ	بَیْنَ
استدلال کیا	امام داود	میں	فرق	انکے نزدیک	انکے درمیان
اَلثَّیِّبِ	وَ	اَلْبِکْرِ	فِیْ	هٰذَا	اَلْمَعْنٰی
ثیبہ	اور	باکرہ	میں	یہ	معنی
فَهٰذَا	اَلْمَشْهُوْرُ	ما	اِحْتَجَّ	بِهٖ	الفریقان
پس یہ	مشہور ہے	جو	استدلال کیا	یہی	فریقین
مِنَ	اَلسَّمَاعِ	فَاَمَّا	قَوْلُهٗ تَعَالٰی	فَاِذَا	بَلَغْنَ
سے	سماع	پس بہرحال	اس کا فرمان	پس جب	پہنچ جائیں
اَجَلَهُنَّ	فَلَا	تَعْضُلُوْهُنَّ	فَلَیْسَ	فِیْهِ	اَکْثَرَ
اپنی عدت کو	پس نہ	تم روکو انہیں	پس نہیں	اس میں	زیادہ
مِنْ	نَهْیٌ	قَرَابَةٍ	اَلْمَرْاَةِ	وَ	عَصَبَتِهَا
سے	نہیں	قریبی رشتہ دار	عورت	اور	اس کے عصبہ
مِنْ	اَنْ	یَّمْنَعُوْهَا	اَلنِّکَاحَ	وَ	لَیْسَ
سے	یہ کہ	روکیں اس کو	نکاح	اور	نہیں
نَهْیُهُمْ	عَنِ	اَلْعَضْلِ	مِمَّا	یُفْهَمُ	مِنْهُ
منع کرنا انکا	سے	روکنا	اس سے	جو سمجھا گیا	اس سے
اِشْتِرَاطُ	اِذْنِهِمْ	فِیْ	صِحَّةِ	اَلْعَقْدِ	لَا
شرط لگانا	ان کی اجازت	میں	صحت	عقد	نہ
حَقِیْقَةً	وَ	لَا	مَجَازًا		
حقیقت	اور	نہ	مجاز		

اَعْنِیْ بِوَجْهٍ مِّنْ وُّجُوْهِ اَدِلَّةِ الْخِطَابِ الظَّاهِرَةِ اَوِالنَّصِّ بَلْ قَدْ یُمْکِنُ اَنْ یُّفْهَمَ مِنْهُ ضِدُّ هٰذَا وَهُوَ اَنَّ الْاَوْلِیَاءَ لَیْسَ لَهُمْ سَبِیْلٌ عَلٰی مَنْ یُّلُوْنَهُمْ وَکَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی" وَلَا تُنْکِحُوْا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا" هُوَ اَنْ یَّکُوْنَ خِطَابًا لِاُولِی الْاَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ اُخْرٰی مِنْهُ اَنْ یَّکُوْنَ خِطَابًا لِلْاَوْلِیَاءِ وَبِالْجُمْلَةِ فَهُوَ مُتَرَدِّدٌ بَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ خِطَابًا لِلْاَوْلِیَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ لِاُولِی الْاَمْرِ – فَمَنْ اِحْتَجَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ اَنَّهٗ اَظْهَرُ فِیْ خِطَابِ الْاَوْلِیَاءِ مِنْهُ فِیْ اُولِی الْاَمْرِ، فَاِنْ قِیْلَ اِنَّ هٰذَا عَامٌّ وَالْعَامُّ یَشْمَلُ ذَوِی الْاَمْرِ وَالْاَوْلِیَاءَ، قِیْلَ اِنَّ هٰذَا الْخِطَابَ اِنَّمَا هُوَ خِطَابٌ بِالْمَنْعِ وَالْمَنْعُ بِالشَّرْعِ فَیَسْتَوِیْ فِیْهِ الْاَوْلِیَاءُ وَغَیْرُهُمْ–

ترجمہ:

یعنی کسی وجہ سے ظاہر خطاب کے وجوہات سے یا نص سے بلکہ کبھی ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مفہوم اس کے خلاف ہے اور وہ یہ کہ بے شک اولیاء کے لیے کوئی سبیل نہیں ہے اس پر کہ وہ ملامت کریں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا کہ وہ مسلمانوں میں سے صاحب امر کے لیے خطاب ہو یا تمام مسلمانوں کے لیے ہو یہ اس سے زیادہ مناسب لائق ہے کہ وہ خطاب اولیاء کے لیے ہو یا اولی الامر (یعنی صاحب امر) حاکم کے لیے ہو جس پس نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اس پر ثابت ہے کرنا لازم ہے۔ کہ بے شک اولی الامر سے زیادہ یہ خطاب اولیاء کے لیے ظاہر ہے۔ پس اگر کہا جائے بے شک یہ خطاب عام ہے تو عام خطاب صاحب امر اور اولیاء دونوں پر مشتمل ہے کہا جائے بے شک یہ خطاب صرف منع کرنے کے لیے خطاب ہے اور ممانعت شرعی میں تو اولیاء اور ان کے سواء کے لیے برابر ہے۔

اَعْنِیْ	بِوَجْهٍ	مِنْ	وُجُوْهِ	اَدِلَّةِ	الْخِطَابِ
میری مراد	اس وجہ	سے	وجہ	دلائل	خطاب
الظَّاهِرَةِ	اَوِ	النَّصِّ	بَلْ	قَدْ	یُمْکِنُ
ظاہر	یا	نص	بلکہ	تحقیق	ممکن ہے
اَنْ	یُّفْهَمَ	مِنْهُ	خِلَافُ	هٰذَا	وَ
یہ کہ	مفہوم	اس سے	الٹ	یہ	اور
هُوَ	اَنَّ	الْاَوْلِیَاءَ	لَیْسَ	لَهُمْ	سَبِیْلٌ
وہ	یہ	اولیاء	نہیں	ان کے لیے	کوئی راستہ
عَلٰی	مَنْ	یَّلُوْمُهُمْ	وَ	کَذٰلِکَ	قَوْلُهٗ تَعَالٰی
پر	جو	قریب ہیں انکے	اور	اسی طرح	اللہ کا فرمان

وَ	لَا	تُنْکِحُوْا	الْمُشْرِکِیْنَ	حَتّٰی	یُؤْمِنُوْا
اور	نہ	نکاح کرو تم	مشرکین سے	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں

هُوَ	اَنْ	یَّکُوْنَ	خِطَابًا	لِاُولِی الْاَمْرِ	مِنَ
وہ	یہ کہ	ہو	خطاب	صاحب امر	سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِيْنَ	اَوْ	لِجَمِيْعِ	الْمُسْلِمِيْنَ	اُخْرٰى	مِنْهُ
مسلمانوں	یا	تمام کے لیے	مسلمانوں	دوسرا	اس سے
اَنْ	يَّكُوْنَ	خِطَابًا	لِلْاَوْلِيَاءِ	وَ	بِالْجُمْلَةِ
یہ کہ	ہو	خطاب	اولیاء کے لیے	اور	حاصل تمام
فَهُوَ	مُتَرَدِّدٌ	بَيْنَ	اَنْ	يَّكُوْنَ	خِطَابًا
پس وہ	شک کرنے والا ہے	درمیان	یہ کہ	ہو	خطاب
لِلْاَوْلِيَاءِ	اَوْ	لِاُولِى الْاَمْرِ	فَمَنِ	اِحْتَجَّ	بِهٰذِهِ
اولیاء کے لیے	یا	صاحب امر	پس جو	استدلال کرے	اس کیساتھ
الْاٰيَةِ	فَعَلَيْهِ	الْبَيَانُ	اَنَّهٗ	اَظْهَرُ	فِيْ
آیت	پس اس پر	بیان	بے شک وہ	زیادہ ظاہر ہے	میں
خِطَابِ	الْاَوْلِيَاءِ	مِنْهُ	فِيْ	اُولِى الْاَمْرِ	فَاِنْ
خطاب	اولیاء	اس سے	میں	حاکم	پس اگر
قِيْلَ	اِنَّ	هٰذَا	الْخِطَابَ	اِنَّمَا	هُوَ
کہا گیا	بے شک	یہ	خطاب	بے شک	وہ
خطابٌ	بِالْمَنْعِ	وَ	الْمَنْعُ	بِالشَّرْعِ	فَيَسْتَوِيْ
خطاب	ممانعت کیساتھ	اور	منع	شرع کیساتھ	برابر ہوتا ہے
فِيْهِ	الْاَوْلِيَاءُ	وَ	غَيْرُ	هُمْ	
اس میں	اولیاء	اور	غیر	ان کا	

وَكَوْنُ الْوَلِيِّ مَاْمُوْرًا بِالْمَنْعِ بِالشَّرْعِ لَا يُوْجِبُ لَهٗ وَلَايَةً خَاصَّةً فِي الْاِذْنِ اَصْلُهُ الْاَجْنَبِيُّ وَلَوْ قُلْنَا اِنَّهٗ خِطَابٌ لِلْاَوْلِيَاءِ يُوْجِبُ اِشْتِرَاطَ اِذْنِهِمْ فِيْ صِحَّةِ النِّكَاحِ لَكَانَ مُجْمَلًا لَا يَصِحُّ بِهٖ عَمَلٌ - لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ اَصْنَافِ الْاَوْلِيَاءِ وَلَا صِفَاتِهِمْ وَلَا مَرَاتِبِهِمْ وَالْبَيَانُ لَا يَجُوْزُ تَاْخِيْرُهٗ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ ' وَلَوْ كَانَ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ شَرْعٌ مَعْرُوْفٌ لَنُقِلَ تَوَاتُرًا وَّ قَرِيْبًا مِّنَ التَّوَاتُرِ ' لِاَنَّ هٰذَا مِمَّا تَعُمُّ بِهِ الْبَلْوٰى وَمَعْلُوْمٌ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ ' وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَعْقِدُ اَنْكِحَتَهُمْ وَلَا نَصَبَ لِذٰلِكَ مَنْ يَّعْقِدُهَا ' وَاَيْضًا فَاِنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْاٰيَةِ لَيْسَ هُوَ حُكْمُ الْوَلَايَةِ وَاِنَّمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَقْصُوْدُ مِنْهَا تَحْرِيْمُ نِكَاحِ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَهٰذَا ظَاهِرٌ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ- وَ اَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ وَهُوَحَدِيْثٌ مُخْتَلَفٌ فِيْ وُجُوْبِ الْعَمَلِ بِهٖ- وَالْاَظْهَرُ اَنَّ مَا لَا يَتَّفِقُ عَلٰى صِحَّتِهٖ ' اَنَّهٗ لَيْسَ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ' وَاَيْضًا فَاِنْ سَلَّمْنَا صِحَّةَ الْحَدِيْثِ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا اِشْتِرَاطُ اِذْنِ الْوَلِيِّ لِمَنْ لَهَا وَلِيٌّ اَعْنِيْ الْمَوْلِيَّ عَلَيْهَا' وَاِنْ سَلَّمْنَا اَنَّهٗ عَامٌّ فِيْ كُلِّ اِمْرَاَةٍ فَلَيْسَ فِيْهِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا تَعْقِدُ عَلٰى نَفْسِهَا' اَعْنِيْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ هِيَ الَّتِيْ تَلِيْ الْعَقْدَ بَلِ الْاَظْهَرُ مِنْهُ اَنَّهٗ اِذَا اَذِنَ الْوَلِيُّ لَهَا جَازَ اَنْ تَعْقِدَ عَلٰى نَفْسِهَا دُوْنَ اَنْ تُشْتَرَطَ فِيْ صِحَّةِ النِّكَاحِ اِشْهَادُ الْوَلِيِّ مَعَهَا وَاَمَّا مَا اِحْتَجَّ بِهِ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ-

ترجمہ:

اور ولی کے لیے شرعی طور پر ہونے کی ممانعت ہے تو اس حکم ممانعت سے ولی کی ولایت خاصہ اجازت میں ثابت نہیں ہوتی اصل اس کا اجنبی ہونا ہے اور اگر ہم کہیں کہ بے شک یہ خطاب اولیاء کے لیے اور نکاح کی صحت میں ان کا اذن ہونا واجب ہے البتہ یہ اثابت مجمل ہے اس پر عمل کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ اس میں اولیاء کی اقسام اور ان کی صفات اور ان کے مراتب کا ذکر نہیں ہے اور بیان میں تاخیر کرنا جب کہ اس کی ضرورت ہو جائز نہیں ہے اور اگر اس کے بارے میں تمام امور شرعی تواتر سے یا تواتر کے قریب ہونے سے منقول ہوتے اس لیے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو ابتلائے عام کی حیثیت رکھتا ہے (اسے ہی بلوی کہتے ہیں) اور ظاہر ہے بے شک مدینہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا کوئی ولی بھی نہیں ہوگا مگر ایسی کوئی روایت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے کسی کا نکاح پڑھایا یا کسی کو کسی عقد یعنی نکاح کے لیے مامور فرمایا۔ اور اسی طرح پس بے شک آیت سے حکم ولایت مقصود نہیں ہے اور بے شک صرف اس سے مقصود یہ ہے کہ مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان کرنا ہے۔ واللہ اعلم (اور اللہ زیادہ جانتا ہے) اور لیکن حضرت عائشہؓ کی کہ اس حدیث پر عمل کرنے میں اختلاف موجود ہے اور زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ جس کی صحت پر اتفاق نہ ہے بے شک اس کے مطابق عمل کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح پس اگر ہم حدیث کی صحت کو تسلیم کر لیں پس اس سے نہیں معلوم ہوتا مگر یہ کہ ولی کی اجازت لینا شرط ہے جس عورت کا ولی ہو یعنی جو اس کا ولی ہے اور اگر ہم تسلیم کر لیں کہ بے شک وہ ہر عورت کے لیے عام ہے پس پھر بھی یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی ہے یعنی یہ کہ وہ نکاح نہیں کر سکتی ہے لیکن اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ولی اجازت دے دے تو وہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے اور نکاح کی صحت کے لیے ولی کا اس کا ساتھ حاضر ہونا شرط نہیں ہے اور دوسرے فریق نے جو استدلال کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن من معروف پس بے شک مفہوم اس سے منع کرنا ہے یعنی انہیں ڈانٹنے سے جو اپنے اولیاء کے سوائے از خود نکاح کرتی ہیں۔

وَ	كَوْنُ	الْوَلِيِّ	مَاْمُوْرًا	بِالْمَنْعِ	بِالشَّرْعِ
اور	ہونا	ولی کا	مامور	منع کے ساتھ	شریعت کیساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاَ	يُوْجِبُ	لَهُ	وَلاَيَةً	خَاصَّةً	فِيْ
نہ	واجب	اس کے لیے	ولایت	خاص طور پر	میں
اَلْاِذْنُ	اَصْلُهُ	اَلْاَجْنَبِيُّ	وَ	لَوْ	قُلْنَا
اجازت	اس کا اصل	اجنبی	اور	اگر	ہم کہیں
اِنَّهُ	خِطَابٌ	لِلْاَوْلِيَاءِ	يُوْجِبُ	اِشْتِرَاطَ	اِذْنِهِمْ
بے شک وہ	خطاب	اولیاء	واجب کرتا ہے	شرط لگانا	ان کی اجازت
فِيْ	صِحَّةِ	اَلنِّكَاحِ	لَكَانَ	مُجْمِلاً	لاَ
میں	صحت	نکاح	ضرور ہوگا	مجمل	نہیں
يَصِحُّ	بِهٖ	عَمَلٌ	لِاَنَّهُ	لَيْسَ	فِيْهِ
صحیح	اس پر	عمل کرنا	کیونکہ	نہیں	اس میں
ذِكْرُ	اَصْنَافِ	اَلْاَوْلِيَاءِ	وَ	لاَ	صِفَاتِهِمْ
ذکر	اقسام	اولیاء کا	اور	نہ	ان کی صفات
وَ	لاَ	مَرَاتِبِهِمْ	وَ	اَلْبَيَانُ	لاَ
اور	نہ	ان کے درجات	اور	بیان	نہیں
يَجُوْزُ	تَاْخِيْرُهُ	عَنْ	وَقْتِ	اَلْحَاجَةِ	وَ
جائز	اس کا مؤخر کرنا	سے	وقت	ضرورت	اور
كَانَ	فِيْ	هٰذَا	كُلِّهِ	شَرْعٌ	مَعْرُوْفٌ
ہو	میں	اس	تمام میں	شرع	معروف
لِنَقْلِ	تَوَاتُرًا	وَ	قَرِيْبًا	مِنَ	اَلتَّوَاتُرِ
ضرور نقل کیا جاتا	تواتر	اور	قریب	سے	تواتر
لِاَنَّ	هٰذَا	مِمَّا	تَعُمُّ	بِهِ	اَلْبَلْوٰى
کیونکہ	یہ	اس سے	عام ہوتی ہے	یہی	ابتدائے
وَ	مَعْلُوْمٌ	اَنَّهُ	كَانَ	فِي	اَلْمَدِيْنَةِ
اور	معلوم	بے شک وہ	ہوتی	میں	مدینہ
مَنْ	لاَ وَلِيَّ	لَهُ	وَ	لَمْ	يُنْقَلْ
جو	نہیں ولی	اس کے لیے	اور	نہیں	منقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ	عَلَيْهِ السَّلَام	اِنْ	كَانَ	يَعْقِدُ	اَنْكِحَتَهُمْ
آپ سے	ﷺ	اگر	ہو	منعقد	ان کا نکاح کرنا
وَ	لَا	يَنْصِبُ	لِذٰلِكَ	مَنْ	يَعْقِدُ
اور	نہیں	قائم کرتا	اس کو	جو	منعقد کرے
هَا	وَ	اَيْضًا	فَاِنَّ	الْمَقْصُوْدَ	مِنَ
اس کا	اور	بھی	پس بیشک	مقصود	سے
الْاٰيَةِ	لَيْسَ	هُوَ	حُكْمُ	الْوَلَايَةِ	وَ
آیت	نہیں	وہ	حکم	ولایت	اور
اِنَّمَا	الْمَقْصُوْدُ	مِنْهَا	تَحْرِيْمُ	نِكَاحِ	الْمُشْرِكِيْنَ
بے شک	مقصود	اس سے	حرمت	نکاح	مشرکین
وَ	الْمُشْرِكَاتِ	وَ	هٰذَا	ظَاهِرٌ	وَاللّٰهُ
اور	مشرکات	اور	یہ	ظاہر	اور اللہ تعالیٰ
اَعْلَمُ	وَ	اَمَّا	حَدِيْثُ	عَائِشَةَ	وَ
زیادہ جاننا	اور	بہرحال	حدیث	عائشہ	اور
هُوَ	حَدِيْثٌ	مُخْتَلِفٌ	فِيْ	وُجُوْبِ	الْعَمَلِ
وہ	حدیث	اختلاف	میں	واجب	عمل
بِهٖ	وَ	الْاَظْهَرُ	اَنَّ	مَا	لَا
اس پر	اور	زیادہ ظاہر ہے	بے شک	جو	نہیں
يَتَّفِقُ	عَلٰى	صِحَّتِهٖ	اَنَّهٗ	لَيْسَ	يَجِبُ
متفق	پر	اس کی صحت	بے شک وہ	نہیں	واجب
الْعَمَلُ	بِهٖ	وَ	اَيْضًا	فَاِنْ	سَلَّمْنَا
عمل	اس پر	اور	بھی	پس اگر	ہم تسلیم کریں
صِحَّةَ	الْحَدِيْثِ	فَلَيْسَ	فِيْهِ	اِلَّا	اِشْتِرَاطُ
صحت	حدیث	پس نہیں ہے	اس میں	مگر	شرائط
اِذْنِ	الْوَلِيِّ	لِمَنْ	لَهَا	وَلِيٌّ	اَعْنِيْ
اجازت	ولی	اس کے لیے	جس کے لیے	ولی	میری مراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْلٰی	عَلَیْهَا	وَ	اِنْ	سَلَّمَتْهَا	اَنَّهٗ
آزاد کیا ہوا	اس پر	اور	اگر	ہم تسلیم کریں	بے شک وہ
عَامٌّ	فِیْ	کُلِّ	امْرَاَةٍ	فَلَیْسَ	فِیْهِ
عام	میں	تمام	عورت	پس نہیں ہے	اس میں
اَنَّ	الْمَرْاَةَ	لَا	تَعْقِدُ	عَلٰی	نَفْسِهَا
بے شک	عورت	نہیں	مالک یعنی	پر	اپنی ذات
اَعْنِیْ	اَنْ	لَّا	تَکُوْنَ	هِیَ	الَّتِیْ
میری مراد	یہ کہ	نہ	ہو	وہ	جو
تلِیْ	الْعَقْدُ	بَلْ	الْاَظْهَرُ	منهُ	اَنَّهٗ
ملی ہوئی	گرہ	بلکہ	زیادہ ظاہر	اس سے	بے شک وہ
اِذَا	اَذِنَ	الْوَلِیُّ	لَهَا	جَازَ	اَنْ
جب	اجازت دے	ولی	اس کے لیے	جائز	یہ کہ
تَعْقِدَ	عَلٰی	نَفْسِهَا	دُوْنَ	اَنْ	تَشْتَرِطَ
عقد کرتی ہے	پر	اپنی ذات	علاوہ	یہ کہ	شرط لگاتی ہے
فِیْ	صِحَّةِ	النِّکَاحِ	اِشْهَادُ	الْوَلِیِّ	مَعَهَا
میں	صحت	نکاح	حاضر ہونا	ولی کا	اس کے ساتھ
وَ	اَمَّا	اِحْتَجَّ	بِهٖ	الْفَرِیْقُ	الْاٰخَرُ
اور	بہر حال جو	دلیل دی	اس کے ساتھ	فریق	دوسرے
مِنْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰی	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْکُمْ	فِیْمَا
میں	اللہ کا فرمان	پس نہیں	گناہ	تم پر	اس میں
فَعَلْنَ	فِیْ	اَنْفُسِهِنَّ	مِنْ	مَعْرُوْفٍ	
وہ کریں	میں	اپنی ذات	میں	بھلائی	

"فَاِنَّ الْمَفْهُوْمَ مِنْهُ النَّهْیُ عَنِ التَّرْتِیْبِ عَلَیْهِنَّ فِیْمَا اِسْتَبَدْنَ بِفِعْلِهٖ دُوْنَ اَوْلِیَاءِ هِنَّ وَلَیْسَ هٰهُنَا شَیْءٌ یُمْکِنُ اَنْ تَسْتَبِدَّ بِهِ الْمَرْاَةُ دُوْنَ الْوَلِیِّ اِلَّا عَقْدُ النِّکَاحِ فَظَاهِرُ هٰذِهِ الْاٰیَةِ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" اَنَّ لَهَا اَنْ تَعْقِدَ النِّکَاحَ وَلِلْاَوْلِیَاءِ الْفَسْخَ اِذَا لَمْ یَکُنْ بِالْمَعْرُوْفِ وَهُوَ الظَّاهِرُ مِنَ الشَّرْعِ اِلَّا اَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا لَمْ يَقُلْ بِهٖ اَحَدٌ، وَاَنْ يُّحْتَجَّ بِبَعْضِ ظَاهِرِ الْاٰيَةِ عَلٰى رَاْيِهِمْ وَلَا يُحْتَجَّ بِبَعْضِهَا فِيْهِ ضُعْفٌ ، وَاَمَّا اِضَافَةُ النِّكَاحِ اِلَيْهِنَّ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِخْتِصَاصٍ مِنْ بِالْعَقْدِ، لٰكِنَّ الْاَصْلَ هُوَ الْاِخْتِصَاصُ اِلَّا اَنْ يَّقُوْمَ الدَّلِيْلُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ، وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهُوَ لِعُمَرِىْ ظَاهِرٌ فِى الْفَرْقِ بَيْنَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ، لِاَنَّهٗ اِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يُسْتَاْذَنُ وَيَتَوَلّٰى الْعَقْدَ عَلَيْهِمَا الْوَلِىُّ فَبِمَا ذَا لَيْتَ بِشَعْرِىْ تَكُوْنُ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَحَدِيْثُ الزُّهْرِىِّ هُوَ اَنْ يَّكُوْنَ مُوَافِقًا هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْرٰى مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مُعَارِضًا لَّهٗ، وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَّكُوْنَ التَّفْرِقَةُ بَيْنَهُمَا فِى السُّكُوْتِ وَالنُّطْقِ فَقَطْ، وَيَكُوْنُ السُّكُوْتُ كَافِيًا فِى الْعَقْدِ وَالْاِحْتِجَاجُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِىْ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" هُوَ اَظْهَرُ فِىْ اَنَّهُ الْمَرْاَةُ تَلِىْ الْعَقْدَ مِنَ الْاِحْتِجَاجِ بِقَوْلِهٖ – "وَلَا تُنْكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا" عَلٰى اَنَّ الْوَلِىَّ هُوَ الَّذِىْ يَلِىْ الْعَقْدَ

ترجمہ:

اور زیادہ ظاہر ہے عقد نکاح ہی ایسا معاملہ ہے جس میں ولی اپنی زیر تولیت پر زبردستی کر سکتا ہے پس گویا اس آیت سے ظاہر واللہ اعلم ہوتا ہے بے شک عورت از خود نکاح کر سکتی ہے جب وہ نکاح بالمعروف نہ ہو تو اولیاء نکاح فسخ کرا سکتے ہیں۔ یہ امر شریعت سے ظاہر ہوتا ہے مگر بے شک یہ امر کسی ایک نے بھی نہیں کہا ہے۔ بعض حصہ کو ظاہر آیت سے دلیل بنانا اپنی رائے پر اور اس آیت کے بعض حصہ کو دلیل نہ بنانا۔ یہ ایک ضعیف صورت ہے۔

اور لیکن نکاح کی نسبت عورتوں کی طرف کرنا تو اس میں ان کے ساتھ عقد نکاح کے مختص ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ لیکن اصل میں یہ خود ان کا اپنا معاملہ ہے۔ مگر یہ کوئی دلیل اس کے خلاف قائم ہو لیکن ابن عباسؓ کی حدیث سے تو ثیبہ اور باکرہ میں فرق ظاہر ہوتا ہے اس لیے کہ جب ہر ایک ان دونوں سے اجازت لی جائے اور دونوں کا عقد ولی کرے مگر یہ کیا ہے کہ ثیبہ اپنے نفس کی اپنی ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ اور زہری کی حدیث کہ وہ اس حدیث کے موافق ہو زیادہ مناسب ہے کہ وہ اس کی معارض ہو (زہری کی حدیث حضرت عائشہؓ والی ہی ہے) اور احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں میں فرق صرف نطق اور سکوت کا ہو اور سکوت عقد کے لیے کافی ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کے قول سے استدلال کرنا فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف اس امر کا عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے زیادہ واضح ہے بہ نسبت استدلال حاصل کیا جائے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا کہ ولی ہی عقد کر سکتا ہے۔

فَاِنَّ	الْمَفْهُوْمَ	مِنْهُ	النَّهْىُ	عَنِ	التَّثْرِيْبِ
پس بے شک	مفہوم	اس سے	ممانعت	سے	ممانعت
عَلَيْهِنَّ	فِيْمَا	اِسْتَبَدْنَ	بِفِعْلِهٖ	دُوْنَ	اَوْلِيَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر	اس میں	پیش کیا	اپنے آپکو	علاوہ	اولیاء
مِنْ	وَ	لَيْسَ	هٰهُنَا	شَيْءٌ	يُمْكِنُ
وہ	اور	نہیں	یہاں	شی	ممکن
اَنْ	تَسْتَبِدَّ بِهِ	الْمَرْاَةُ	دُوْنَ	الْوَلِيِّ	اِلَّا
یہ کہ		عورت	علاوہ	ولی	مگر
عَقْدُ	النِّكَاحِ	فَظَاهِرُ	هٰذِهِ	الْاٰيَةِ	وَ
عقد	نکاح کہ	پس ظاہر	یہ اس	آیت	اور
اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	اِنَّ	لَهَا	اَنْ	تَعْقِدَ
اللہ تعالیٰ	زیادہ جانتا ہے	بے شک	اس کے لیے	یہ کہ	عقد
النِّكَاحَ	وَ	لِلْاَوْلِيَاءِ	الْفَسْخُ	اِذَا	لَمْ
نکاح	اور	اولیاء کے لیے	فسخ ہے	جب	نہ
يَكُنْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	هُوَ	الظَّاهِرُ	مِنَ
ہو	بھلائی	اور	وہ	ظاہر ہے	سے
الشَّرْعِ	اِلَّا	اَنَّ	هٰذَا	لَمْ	يَقُلْ
شرع	سوائے	بے شک	یہ	نہیں	کہا
بِهٖ	اَحَدٌ	وَ	اَنْ	يُحْتَجَّ	بِبَعْضٍ
اس کے ساتھ	کوئی ایک	اور	یہ کہ	استدلال کرے	بعض کیساتھ
ظَاهِرِ	الْاٰيَةِ	عَلٰى	رَاْيِهِمْ	وَ	لَا
ظاہر	آیت	پر	ان کی رائے	اور	نہیں
يَحْتَجُّ	بِبَعْضِهَا	فِيْهِ	ضُعْفٌ	وَ	اَمَّا
دلیل	اس کے بعض کیساتھ	اس میں	ضعیف	اور	بہرحال
اِضَافَةُ	النِّكَاحِ	اِلَيْهِنَّ	فَلَيْسَ	فِيْهِ	دَلِيْلٌ
نسبت	نکاح	اس کی طرف	پس نہیں ہے	اس میں	دلیل
عَلٰى	اِخْتِصَاصِ	هِنَّ	بِالْعَقْدِ	لٰكِنَّ	الْاَصْلَ
پر	اختصاص	وہ	عقد کے ساتھ	لیکن	اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ	اَلْاِخْتِصَاصُ	اِلَّا	اَنْ	يَّقُوْمَ	الدَّلِيْلُ
وہ	اختصاص کے لیے	سوائے	یہ کہ	قائم ہو	دلیل
عَلٰى	خِلَافِ	ذٰلِكَ	وَ	اَمَا	حَدِيْثُ
پر	خلاف	اس	اور	بہرحال	حدیث
ابْنِ عَبَّاسٍ	فَهُوَ	لِعُمَرِيْ	ظَاهِرٌ	فِيْ	الْفَرْقِ
ابن عباس	پس وہ	میری عمر	ظاہر	میں	فرق
بَيْنَ	الثَّيِّبِ	وَ	الْبِكْرِ	لِاَنَّهُ	اِذَا
درمیان	ثیبہ	اور	باکرہ	کیونکہ	جب
كَانَ	كُلُّ	وَاحِدٍ	مِنْهُمَا	يُسْتَاْذَنُ	وَ
ہو	ہر	ایک	ان میں سے	اجازت لی جائے گی	اور
يَتَوَلّٰى	الْعَقْدَ	عَلَيْهِمَا	الْوَلِيُّ	فَبِمَا	ذَا لَيْتَ
وارث ہوتا ہے	عقد	ان پر	ولی	کے سبب سے	بیوہ
بِشَعْرِيْ	تَكُوْنُ	اَلْاَيِّمُ	اَحَقُّ	بِنَفْسِهَا	مِنْ
اپنے ذات	ہوتی	بیوہ	زیادہ حقدار	اپنی ذات	سے
وَلِيِّهَا	وَ	حَدِيْثُ	الزُّهْرِيِّ	هُوَ	اَنْ
اس کا ولی	اور	حدیث	زہری	وہ	یہ کہ
يَكُوْنَ	مُوَافِقًا	هٰذَا	الْحَدِيْثِ	اَحْرٰى	مِنْ اَنْ
ہو	موافق	یہ	حدیث	احتمال ہے	سے یہ کہ
يَكُوْنَ	مُعَارِ	ضَالَّةٌ	وَ	يَحْتَمِلُ	اَنْ
ہو	معارض	اس کے لیے	اور	احتمال ہے	یہ کہ
تَكُوْنَ	الْفُرْقَةُ	بَيْنَهُمَا	فِيْ	السُّكُوْتِ	وَ
ہو	فرق	ان کے درمیان	میں	خاموشی	اور
النُّطْقِ	فَقَطْ	وَ	يَكُوْنُ	السُّكُوْتُ	كَافِيًا
بولنا	پس صرف	اور	ہو	خاموش رہنا	کافی
فِيْ	الْعَقْدِ	وَ	الْاِحْتِجَاجِ	بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	فَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	عقد	اور	دلیل دینا	اللہ کا فرمان		پس نہیں
جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	فَعَلْنَ	فِي		أَنْفُسِهِنَّ
گناہ	تم پر	اس میں	وہ کریں	میں		اپنی ذات
بِالْمَعْرُوفِ	هُوَ	أَظْهَرُ	فِي	أَنَّهُ		الْمَرْأَةُ
بھلائی	وہ	زیادہ ظاہر	میں	بے شک وہ		عورت
تَلِي	الْعَقْدَ	مِنَ	الْاِحْتِجَاجِ	بِقَوْلِهِ		وَ
ملی ہوئی	عقد	سے	دلیل	اس کا فرمان		اور
لَا	تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِينَ	حَتّٰى	يُؤْمِنُوا		عَلٰى
نہ	نکاح کرو تم	مشرکین سے	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں		پر
أَنَّ	الْوَلِيَّ	هُوَ	الَّذِي	يَلِي		الْعَقْدَ
بے شک	ولی	وہ	جو	ولی ہوتا ہے		عقد

وَقَدْ ضَعَّفَتِ الْحَنَفِيَّةُ حَدِيثَ عَائِشَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ حَدِيثٌ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَكَى ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ. قَالُوا: وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ الْوَلَايَةَ وَلَا الْوَلَايَةُ مِنْ مَذْهَبِ عَائِشَةَ وَقَدِ احْتَجُّوا أَيْضًا بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ "وَلَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ" وَلٰكِنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِي رَفْعِهِ وَكَذٰلِكَ اخْتَلَفُوا أَيْضًا فِي صِحَّةِ الْحَدِيثِ الْوَارِدِ فِي نِكَاحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أُمَّ سَلَمَةَ "وَأَمْرُهَا لِابْنِهَا أَنْ يُنْكِحَهَا إِيَّاهُ" وَأَمَّا احْتِجَاجُ الْفَرِيقَيْنِ مِنْ جِهَةِ الْمَعَانِي فَمُحْتَمِلٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يُقَالَ إِنَّ الرُّشْدَ إِذَا وُجِدَ فِي الْمَرْأَةِ اكْتُفِيَ بِهِ فِي عَقْدِ النِّكَاحِ كَمَا يُكْتَفٰى بِهِ فِي التَّصَرُّفِ فِي الْمَالِ وَيُشْبِهُ أَنْ يُقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مَائِلَةٌ بِالطَّبْعِ إِلَى الرِّجَالِ أَكْثَرَ مِنْ مَيْلِهَا إِلَى تَبْدِيرِ الْأَمْوَالِ فَاحْتَاطَ الشَّرْعُ بِأَنْ جَعَلَهَا مَحْجُورَةً فِي هٰذَا الْمَعْنٰى عَلَى التَّأْبِيدِ مَعَ أَنَّ مَا يَلْحَقُهَا مِنَ الْعَارِ فِي إِلْقَاءِ نَفْسِهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعِ كِفَاءَةٍ يَتَطَرَّقُ إِلَى أَوْلِيَائِهَا لٰكِنْ يُكْتَفٰى فِي ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ لِلْأَوْلِيَاءِ الْفَسْخُ أَوِ الْحِسْبَةُ وَالْمَسْئَلَةُ مُحْتَمِلَةٌ كَمَا تَرٰى لٰكِنِ الَّذِي يَغْلِبُ عَلَى الظَّنِّ أَنَّهُ لَوْ قَصَدَ الشَّارِعُ اشْتِرَاطَ الْوَلَايَةِ لَبَيَّنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِنْسَ الْأَوْلِيَاءِ وَأَصْنَافَهُمْ وَمَرَاتِبَهُمْ فَإِنَّ تَأْخُرَ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَا يَجُوزُ، فَإِذَا كَانَ لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَأْخِيرُ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ وَكَانَ عُمُومُ الْبَلْوَى فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ يَقْتَضِي أَنْ يُنْقَلَ اشْتِرَاطُ الْوَلَايَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتُرًا أَوْ قَرِيبًا مِنَ التَّوَاتُرِ ثُمَّ لَمْ يُنْقَلْ، فَقَدْ يَجِبُ أَنْ يُعْتَقَدَ أَحَدُ أَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنَّهُ لَيْسَتِ الْوَلَايَةُ شَرْطًا فِي صِحَّةِ النِّكَاحِ وَإِنَّمَا لِلْأَوْلِيَاءِ الْحَسَبَةُ فِي ذٰلِكَ وَإِمَّا إِنْ كَانَ شَرْطًا فَلَيْسَ مِنْ صِحَّتِهَا تَمِيزُ صِفَاتِ الْوَلِيِّ وَأَصْنَافِهِمْ وَمَرَاتِبِهِمْ، وَلِذٰلِكَ يُضَعَّفُ قَوْلُ مَنْ يُبْطِلُ عَقْدَ الْوَلِيِّ الْأَبْعَدِ مَعَ وُجُودِ الْأَقْرَبِ.

ترجمہ:

فقہائے احناف نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس روایت کو ایک جماعت نے ابن جریج سے روایت کیا ہے اور جریج نے زہری سے روایت کیا ہے ابن علیہ نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ بے شک ابن جریج سے زہری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا فقہاء نے کہا یہ اس پر دلیل ہے کہ بے شک زہری کے نزدیک عورت کے نکاح کے لیے ولی کی شرط نہیں ہے اور نہ ہی ولایت کا ہونا حضرت عائشہؓ کا مسلک ہے۔ اس طرح فقہاء نے ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ کہ بے شک ابن عباسؓ نے کہا کہ کوئی نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ اسی طرح اس حدیث کے صحت کے بارے میں بھی اختلاف ہے جو نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے جب ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا تو ان کے صاحبزادے کو حکم فرمایا کہ وہ آپ ﷺ کا نکاح ان سے کر دیں"۔

اور لیکن استدلال دونوں فریقوں کا از روئے معانی محتمل ہے اس لیے یہ کہنا بھی ممکن ہے بے شک عقل اگر عورت میں موجود ہو تو وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے جیسے وہ مال میں تصرف کر سکتی ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بے شک عورت طبعاً مردوں سے زیادہ مال کے خرچ کرنے میں (یعنی فضول خرچی میں) میلان رکھتی ہے۔

اس لیے شریعت نے احتیاط کے طور پر اس کے نکاح کے بارے میں رکاوٹ کر دی ہے نیز اس لیے کہ اگر وہ غیر کفو میں نکاح کرے گی تو اسے بھی یہ عیب لگے گا اور یہ عیب اس کے اولیاء پر بھی لگے گا اس کی رکاوٹ کے لیے اولیاء انتساب اور فسخ کا حق مل جانا کفایت کرتا ہے اور اس طرح یہ مسئلہ محتمل بن جاتا ہے جیسے تو دیکھ رہا ہے۔

اور غالب گمان یہ ہے کہ اگر شارع کا مقصود یہ ہوتا کہ عورت کے نکاح میں ولی کی شرط ہو تو آپ ﷺ یہ بیان فرماتے کہ اولیاء کون ہو سکتے ہیں اور ان کی کیا اقسام اور کیا مراتب ہو سکتے ہیں۔ بے شک بیان کی ضرورت کے وقت جائز نہیں ہے۔ پس جب درست نہیں ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر بیان کا موخر کرنا ضرورت کے وقت اور ابتلائے عام کا یہ مسئلہ ہے (ابتلائے عام کا لفظ عموم البلوی کی جگہ استعمال کیا ہے) یہ مقتضی ہے کہ ولایت کے شرط ہونے کے حکم حضور ﷺ سے تواتر کے ساتھ یا تواتر کے قریب قریب ہے منقول ہو لیکن منقول نہیں پس اب واجب ہے کہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک پر اعتقاد ہو یا یہ کہ ولایت نکاح کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے بے شک اولیاء کو اس بارے میں احتساب کرنا ہے اور یا اگر شرط ہے۔

پس اس کی صحت کے لیے ولی کی اقسام' صفات اور مراتب تمیز کرنا نہیں ہے۔ اور اس صورت میں جن فقہاء نے ولی اقرب کی موجودگی میں ولی بعید کی سرپرستی کو باطل کیا ہے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وَ	قَدْ	ضَعَّفَتِ	الْحَنَفِيَّةُ	حَدِيْثَ	عَائِشَةَ
اور	تحقیق	ضعیف	حنفی	حدیث	عائشہ
وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهٗ	حَدِيْثٌ	رَوَاهُ	جَمَاعَةٌ
اور	یہ	بے شک وہ	حدیث	اسے روایت کیا	ایک جماعت
عَنِ	ابْنِ جُرَيْجٍ	عَنِ	الزُّهْرِيِّ	وَ	حُكِيَ
سے	ابن جریج	سے	زہری	اور	حکایت کی گئی
ابْنُ عُلَيَّةَ	عَنْ	جُرَيْجٍ	اَنَّهٗ	سَاَلَ	الزُّهْرِيَّ
ابن علیہ	سے	ابن جریج	بے شک وہ	پوچھا	امام زہری
عنهُ	فَلَمْ	يَعْرِفْهُ	قَالُوْا	وَ	الدَّلِيْلُ
اس سے	پس نہیں	اس کو نہیں جانتا	کہا انہوں نے	اور	دلیل
عَلٰى	ذٰلِكَ	اَنَّ	الزُّهْرِيَّ	لَمْ	يَكُنْ
پر	اس	بیشک	امام زہری	نہ	ہو
يَشْتَرِطُ	الْوَلَايَةَ	وَ	لَا	الْوَلَايَةُ	مِنْ
شرط	ولایت	اور	نہ	ولایت	سے
مَلْهَبِ	عَائِشَةَ	وَ	قَدْ	اِحْتَجُّوْا	اَيْضًا
مذہب	عائشہ	اور	تحقیق	استدلال کیا	بھی
بِحَدِيْثِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	اَنَّهٗ	قَالَ	وَ	لَا
حدیث کیساتھ	ابن عباس	بے شک وہ	فرمایا	اور	نہیں
نِكَاحَ	اِلَّا	بِوَلِيٍّ	وَ	شَاهِدَيْ	عَدْلٍ
نکاح	مگر	ولی کے ساتھ	اور	گواہوں	عادل
وَ	لٰكِنَّهٗ	مُخْتَلَفٌ	فِيْ	رَفْعِهٖ	وَ
اور	لیکن وہ	اختلاف کیا ہوا	میں	اس کے مرفوع	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ	اخْتَلَفُوْا	اَيْضًا	فِيْ	صِحَّةِ	الْحَدِيْثِ
اس طرح	اختلاف کیا	بھی	میں	صحت	حدیث
الْوَارِدِ	فِيْ	نِكَاحِ	النَّبِيِّ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	اَمْ
وارد	میں	نکاح	نبی پاک	علیہ الصلوۃ والسلام	یا
سَلَمَةُ	وَ	اَمْرُهٗ	لِابْنِهَا	اَنْ	يُّنْكِحَهَا
سلمہ	اور	اس کا امر	اس کے بیٹے کے لیے	یہ کہ	اس کا نکاح کرے
اِيَّاهُ	وَ	اَمَّا	اِحْتِجَاجُ	الْفَرِيْقَيْنِ	مِنْ
اسی سے	اور	بہرحال	استدلال کرنا	فریقین	سے
جِهَةِ	الْمَعَانِيْ	فَمُحْتَمِلٌ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهٗ
جہت	معانی	احتمال رکھنے والی	اور	یہ	بیشک وہ
يُمْكِنُ	اَنْ	يُّقَالَ	اِنَّ	الرُّشْدَ	اِذَا
ممکن ہے	یہ کہ	کہا جائے	بے شک	ہدایت	جب
وُجِدَ	فِيْ	الْمَرْاَةِ	اِكْتَفٰى	بِهٖ	فِيْ
پایا گیا	میں	عورت	اکتفا کیا	اس کے ساتھ	میں
عَقْدِ	النِّكَاحِ	كَمَا	يَكْتَفِيْ	بِهٖ	فِيْ
عقد	نکاح	جیسا کہ	اکتفا کرتا ہے	اس کے ساتھ	میں
التَّصَرُّفِ	فِيْ	الْمَالِ	وَ	يُشْبِهُ	اَنْ
تصرف کرنا	میں	مال	اور	مشابہ	یہ کہ
يُقَالَ	اِنَّ	الْمَرْاَةَ	مَائِلَةٌ	بِالطَّبْعِ	اِلٰى
کہا جائے	بے شک	عورت	رغبت کرنے والی	طبیعت کے ساتھ	طرف
الرِّجَالِ	اَكْثَرَ	مِنْ	سَبِيْلِهَا	اِلٰى	تَبْذِيْرٍ
مردوں	زیادہ	سے	رجحان	طرف	خرچ کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَمْوَالِ	فَاحْتَاطَ	الشَّرْعُ	بِاَنَّ	جَعَلَهَا	مَحْجُوْرَةً
مال	احتیاط کی	شرع	بے شک	بتایا اس کو	روکی ہوئی
فِیْ	هٰذَا	الْمَعْنٰی	عَلٰی	التَّاْبِیْدِ	مَعَ
میں	یہ	معنی	پر	ہمیشہ رہنا	ساتھ
اَنَّ	مَا	یَلْحَقُهَا	مِنَ	الْعَارِ	فِیْ
بے شک	جو	اسے لگتا ہے	سے	شرم	میں
اِلْقَاءِ	نَفْسِهَا	فِیْ	غَیْرِ	مَوْضِعِ	كَفَاءَةٍ
ڈالنا	اپنا نفس	میں	غیر	جگہ	کافی ہونا
یَطْرُقُ	اِلٰی	اَوْلِیَائِهَا	لٰكِنَّ	یَكْفِیْ	فِیْ
جاری ہوگا	طرف	اس کے اولیاء	لیکن	کفایت کرے گا	میں
ذٰلِكَ	اَنْ	یَّكُوْنَ	لِلْاَوْلِیَاءِ	الْفَسْخُ	اَوِ
یہ	یہ کہ	ہو	اولیاء کے لیے	فسخ	یا
الْحَسْبَةُ	وَ	الْمَسْئَلَةُ	مُحْتَمِلَةٌ	كَمَا	تَرٰی
احتساب	اور	مسئلہ	احتمال رکھنے والی	جیسا کہ	تو دیکھتا ہے
لٰكِنَّ	الَّذِیْ	یَغْلِبُ	عَلٰی	الظَّنِّ	اَنَّهٗ
لیکن	وہ جو	غالب ہے	پر	گمان	بے شک وہ
لَوْ	قَصَدَ	الشَّارِعُ	اِشْتِرَاطَ	الْوَلَایَةِ	لَبَیَّنَ
اگر	ارادہ کرے	شارع	شرط لگانا	ولایت	البتہ واضح کیا
جِنْسَ	الْاَوْلِیَاءِ	وَ	اَصْنَافِهِمْ	وَ	اَمَرَاتِبِهِمْ
جنس	اولیاء	اور	ان کی قسمیں	اور	ان کے مرتبے
فَاِنْ	تَاَخَّرَ	الْبَیَانُ	عَنْ	وَّقْتِ	الْحَاجَةِ
پس اگر	مؤخر کرے	بیان کو	سے	وقت	حاجت
لَا	یَجُوْزُ	فَاِذَا	كَانَ	لَا	یَجُوْزُ
نہیں	جائز	پس جب	ہو	نہ	جائز

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	تَأْخِيْرَ	الْبَيَانِ	عَنْ	وَقْتِ	الْحَاجَةِ
علیہ الصلوۃ والسلام	مؤخر کرنا	بیان کا	سے	وقت	حاجت
وَ	كَانَ	عُمُوْمُ	الْبَلْوٰى	فِيْ	هٰذِهِ
اور	ہو	عام	ضرورت	سے	اس
الْمَسْئَلَةِ	يَقْتَضِيْ	اَنْ	يَنْقُلَ	اِشْتِرَاطُ	الْوَلَايَةِ
مسئلہ	تقاضا کرتا ہے	یہ کہ	قبول کرے	شرائط	ولایت
عَنْهُ	ﷺ	تَوَاتُرًا	اَوْ	قَرِيْبًا	مِنَ
اس سے	ﷺ	تواتر	یا	قریب	سے
التَّوَاتُرِ	ثُمَّ	لَمْ	يُنْقَلْ	فَقَدْ	يَجِبُ
تواتر	پھر	نہ	منقول کی جائے	پس تحقیق	واجب
اَنْ	يَعْتَقِدَ	اَحَدُ	اَمْرَيْنِ	اِمَّا	اَنَّهُ
یہ کہ	اعتقاد رکھے	ایک	دو امروں	یا	بے شک وہ
لَيْسَتِ	الْوَلَايَةُ	شَرْطًا	فِيْ	صِحَّةِ	النِّكَاحِ
نہیں ہے	ولایت	شرط	میں	صحت	نکاح
وَ	اِنَّمَا	لِلْاَوْلِيَاءِ	الْحَسَبَةُ	فِيْ	ذٰلِكَ
اور	بے شک	اولیاء کے لیے	گمان	میں	یہ
وَ	اِمَّا	اِنْ	كَانَ	شَرْطًا	فَلَيْسَ
اور	یا	اگر	ہو	شرط	پس نہیں
مِنْ	صِحَّتِهَا	تَمَيُّزُ	صِفَاتِ	الْوَلِيِّ	وَاَصْنَافِهِمْ
سے	اس کی صحت	فرق	صفات	ولی	اور انکی قسمیں
وَ	مَرَاتِبِهِمْ	وَ	لِذٰلِكَ	يُضَعَّفُ	قَوْلُ
اور	ان کی مرتبے	اور	اسی لیے	دگنا کیا جائے گا	قول
مَنْ يُبْطِلُ	عَقْدَ	الْوَلِيِّ	الْاَبْعَدِ	مَعَ	وُجُوْدِ
باطل کرتا ہے	عقد	ولی	بعید	ساتھ	موجود
الْاَقْرَبِ					

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ قریب					

اَلْمَوْضِعُ الثَّانِيْ وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ الصِّفَاتِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوَلَايَةِ وَالسَّالِبَةِ لَهَا' فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرْطِ الْوَلَايَةِ الْاِسْلَامَ وَالْبُلُوْغَ وَالذُّكُوْرِيَةَ' وَاَسْوَالِيَهَا ضِدًّا وَهٰذِهِ: اَعْنِيْ الْكُفْرَ وَالصِّغَرَ وَالْاُنُوْثَةَ' وَاخْتَلَفُوْا فِيْ ثَلَاثَةٍ: فِيْ الْعَبْدِ وَالْفَاسِقِ وَالسَّفِيْهِ. فَاَمَّا الْعَبْدُ فَالْاَكْثَرُ عَلٰى مَنْعِ وَلَايَتِهِ وَجَوَّزَهَا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا الرُّشْدُ فَالْمَشْهُوْرُ فِيْ الْمَذْهَبِ: اَعْنِيْ عِنْدَ اَكْثَرِ اَصْحَابِ مَالِكٍ اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِهَا' اَعْنِيْ الْوَلَايَةَ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ ' وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ قَالَ اَشْهَبُ وَاَبُوْمُصْعَبٍ وَسَبَبُ الْخِلَافِ تَشْبِيْهُ هٰذِهِ الْوَلَايَةِ بِوَلَايَةِ الْمَالِ' فَمَنْ رَاٰى اَنَّهٗ قَدْ يُوْجِبُ الرُّشْدَ فِيْ هٰذِهِ الْوَلَايَةِ مَعَ عَدَمِهٖ فِي الْمَالِ قَالَ: لَيْسَ مِنْ شَرْطِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ رَشِيْدًا فِي الْمَالِ وَمَنْ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ مُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ قَالَ: لَا بُدَّ مِنَ الرُّشْدِ فِي الْمَالِ 'وَهُمَا قِسْمَانِ كَمَا تَرٰى' اَعْنِيْ اَنَّ الرُّشْدَ فِي الْمَالِ غَيْرُ الرُّشْدِ فِي اخْتِيَارِ الْكُفَاءَةِ لَهَا.

ترجمہ: **دوسری موضوع۔ ولی کی صفات:** اس امر میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ ولی کی ولایت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں۔ اسلام' بلوغ اور مذکر ہونا اور ان کی اضداد یعنی کفر' صغرسنی اور عورت ہونا ولی کی ولایت میں مانع ہیں اور ولی کی تین صفات کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ غلام ہونا' فاسق ہونا اور بے وقوف ہونے کے بارے میں۔

پس غلام ہونے میں پس اکثر فقہاء کے نزدیک اس کی ولایت ممنوع ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور لیکن عقل ہونا پس مشہور مذہب میں یعنی اکثر اصحاب امام مالکؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ولایت کی شرط ہے اور امام مالکؒ سے بھی ایک قول امام شافعیؒ کے قول کی مانند مروی ہے اور اشہب اور ابومصعب کا قول بھی امام شافعیؒ کے قول کے موافق ہے اور وجہ خلاف یہ ہے کہ اس ولایت کو ماں کی ولایت کے تشبیہ دینا ہے۔ پس جن فقہاء کی رائے ہے کہ اس ولایت میں عقل ہونا لازم ہے اور مال میں ہونا لازم نہیں ہے فقہاء نے کہا کہ ولایت کی یہ شرط نہیں ہے کہ وہ ولی مال میں عقل مند ہو۔ اور جن کے نزدیک یہ نہیں ہوسکتا (کہ ایک شخص نکاح کے معاملے میں تو عقل رکھتا ہو اور مال کے بارے میں عقل نہ ہو) ان کے نزدیک ولی کا مال میں عقل رکھنا ضروری ہے اور وہ دو قسمیں ہیں جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بے شک مال میں عقل ارشد اور کفو کے انتخاب میں رشد (عقل) مختلف ہوگیا۔

لیکن عدالت (پارسائی ہونا) پس بے شک اس میں اختلاف ہے کہ یہ ولایت کا ایک معنوی پہلو ہے۔ یعنی یہ ولایت کہ عدم عدالت کی صورت میں یہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنی طرح کفو کا خیال رکھے گا اور یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ جس صورت میں ولی اپنی زیر تولیت کے لیے کفو کا انتخاب کرتے ہیں وہ عدم عدالت کی حالت ہوتی ہے۔ کہ انہیں عار کے لاحق ہونے کا خوف ہوتا ہے جو طبعاً موجود ہوتا ہے اور وہ دوسری عدالت کسبی ہوتی ہے اور غلام کے نقص کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کی ولای کے بارے میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ جیسے اس کی عدالت کے بارے میں ہے۔

اَلْمَوْضِعُ	الثَّانِیْ	وَ	اَمَّا	النَّظْرُ	فِیْ
مقام	دوسرا	اور	بہرحال	نظر کرنا	میں
الصِّفَاتِ	الْمُوْجِبَةِ	لِلْوَلَایَةِ	وَ	السَّالِبَةِ	لَهَا
صفات	ثابتہ	ولایت کیلئے	اور	عدمیہ	اس کے لیے
لَهَا	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّ	مِنْ
اس کے لیے	پس بیشک وہ	اتفاق کیا	پر	بے شک	سے
شَرْطِ	الْوَلَایَةِ	اَلْاِسْلَامَ	وَ	الْبُلُوْغَ	وَ
شرط	ولایت	اسلام	اور	بلوغت	اور
الذُّكُوْرِيَّةَ	وَ	اَسْوَ اِلَيْهَا	ضِدًّا	وَ	هٰذِهِ
مذکر ہونا	اور	ان کی صفات	ضدیں ہیں	اور	یہ
اَعْنِیْ	الْكُفْرَ	وَ	الصِّغَرَ	وَ	الْاُنُوْثَةَ
میری مراد	کفر	اور	کم سنی	اور	مونث
اِخْتَلَفُوْا	فِیْ	ثَلَاثَةٍ	فِیْ	الْعَبْدِ	وَ
اختلاف کیا	میں	تین	میں	غلام	اور
اَلْفَاسِقِ	وَ	السَّفِیْهِ	فَاَمَّا	الْعَبْدُ	فَاِنَّ
نافرمان	اور	کم عقل	بہرحال	غلام	پس
كُثْرٌ	عَلٰی	مَنْعٍ	وَ	وَلَایَتِهِ	وَ
زیادہ	پر	منع	اور	ولایت اس کی	اور
جَوَّزَهَا	اَبُوْ حَنِیْفَةَ	وَ	اَمَّا	الرُّشْدُ	فَالْمَشْهُوْرُ
جائز قرار دیا اس کو	امام ابوحنیفہ نے	اور	بہرحال	ہدایت	پس مشہور
فِیْ	الْمَلْهَبِ	اَعْنِیْ	عِنْدَ	اَكْثَرِ	اَصْحَابِ
میں	مذہب	میری مراد	نزدیک	زیادہ	اصحاب
مَالِكٍ	اَنَّ	ذٰلِكَ	لَيْسَ	مِنْ	شُرُوْطِهَا
امام مالک	بے شک	یہ	نہیں	سے	اس کی شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْنِیْ	الْوَلَایَۃَ	وَ	بِہٖ	قَالَ	اَبُوْحَنِیْفَۃَ
میری مراد	ولایت	اور	اس کے ساتھ	فرمایا	ابوحنیفہ
وَ	قَالَ	الشَّافِعِیُّ	وَ	یَقُوْلُ	اَشْھَبُ
اور	کہا	امام شافعی	اور	کہتا ہے	امام اشہب
وَ	اَبُوْ مُعْصَبٍ	وَ	سَبَبُہٗ	الْخِلَافِ	تَشْبِیْہُ
اور	ابومعصب	اور	وجہ	اختلاف	مشابہ
ھٰذِہِ	الْوَلَایَۃِ	بِوَلَایَۃِ	الْمَالِ	فَمَنْ	رَاٰی
اس	ولایت	ولایت کیساتھ	مال	پس جو	خیال کیا
اَنَّہٗ	قَدْ	یُوْجِبُ	الرُّشْدَ	فِیْ	ھٰذِہِ
بے شک وہ	تحقیق	واجب	ھدایت	میں	اس
الْوَلَایَۃِ	مَعَ	عَدَمِہٖ	فِیْ	الْمَالِ	قَالَ
ولایت	ساتھ	نہ ہونے	میں	مال	فرمایا
لَیْسَ	مِنْ	شَرْطِہٖ	اَنْ	یَّکُوْنَ	رَشِیْدًا
نہیں	میں	شرط اس کی	یہ کہ	ہو	ہدایت
فِیْ	الْمَالِ	وَ	مَنْ	رَاٰی	اَنَّ
میں	مال	اور	جو	خیال	بے شک
ذٰلِکَ	مُمْتَنِعٌ	الْوُجُوْدِ	قَالَ	لَا بُدَّ	مِنَ
یہ	ناممکن	وجود	فرمایا	ضروری ہے	سے
الرُّشْدِ	فِیْ	الْمَالِ	وَ ھُمَا	قِسْمَانِ	کَمَا
ہدایت	میں	مال	اور وہ	دو قسمیں	جیسا کہ
تَرٰی	اَعْنِیْ	اَنَّ	الرُّشْدَ	فِیْ	الْمَالِ
دیکھا	میری مراد	بے شک	ہدایت	میں	مال
غَیْرُ	الرُّشْدِ	فِیْ	اِخْتِیَارِ	الْکِفَاءَۃِ	لَھَا
غیر	ہدایت	میں	اختیار	کف	اس کے لیے

وَاَمَّا الْعَدَالَۃُ فَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْھَا مِنْ جِھَۃِ اَنَّھَا نَظَرٌ لِلْمَعْنٰی: اَعْنِیْ ھٰذِہِ الْوَلَایَۃَ فَلَا یُؤْمَنُ مَعَ عَدَمِ الْعَدَالَۃِ اَنْ لَّا یَخْتَارَ لَھَا الْکِفَاءَۃَ فَقَدْ یُمْکِنُ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَالَ اِنَّ الْحَالَةَ الَّتِيْ بِهَا يَخْتَارُ الْاَوْلِيَاءُ لِمَوْلِيَاتِهِمُ الْكُفْءَ غَيْرَ حَالَةِ الْعَدَالَةِ وَهِيَ خَوْفُ لُحُوْقِ الْعَارِ بِهِمْ وَهِيَ مَوْجُوْدَةٌ بِالطَّبْعِ وَتِلْكَ الْعَدَالَةُ الْاُخْرٰى مُكْتَسِبَةٌ وَلِنَقْصِ الْعَبْدِ يَدْخُلُ الْخِلَافُ فِيْ وِلَايَتِهِ كَمَا يَدْخُلُ فِيْ عَدَالَتِهِ.

ترجمہ: لیکن عدالت (پارسائی ہونا) پس بے شک اس میں اختلاف ہے کہ یہ ولایت کا ایک معنوی پہلو ہے۔ یعنی یہ ولایت کہ عدم عدالت کی صورت میں یہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنی طرح کفو کا خیال رکھے گا اور یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ جس صورت میں ولی اپنی زیر تولیت کے لیے کفو کا انتخاب کرتے ہیں وہ عدم عدالت کی حالت ہوتی ہے۔ کہ انہیں عار کے لاحق ہونے کا خوف ہوتا ہے جو طبعاً موجود ہوتا ہے اور وہ دوسری عدالت کسبی ہوتی ہے اور غلام کے نقص کی وجہ سے اس کی ولای کے بارے میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ جیسے اس کی عدالت کے بارے میں ہے۔

وَ	اَمَّا	الْعَدَالَةُ	فَاِنَّمَا	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهَا
اور	بہرحال	عدالت	پس بے شک	اختلاف کیا	اس میں
مِنْ	جِهَةِ	اَنَّهَا	نَظَرٌ	لِلْمَعْنٰى	اَعْنِيْ
سے	جہت	بے شک وہ	دیکھنا	معنی کیلئے	میری مراد
هٰذِهِ	الْوَلَايَةَ	فَلَا	يُؤْمَنُ	مَعَ	عَدَمِ
اس	ولایت	پس نہیں	ایمان لاتا ہے	ساتھ	غیر
الْعَدَالَةِ	اَنْ	لَّا	يَخْتَارَ	الْاَوْلِيَاءُ	لِمَوْلِيَاتِهِمُ
عادل	یہ کہ	نہ	اختیار کرتا	اولیاء	اپنے زیر تربیت
الْكُفْءَ	غَيْرَ	حَالَةِ	لِعَدَالَةِ	وَ	هِيَ
کفو	غیر	حالت	عادل	اور	وہ
خَوْفَ	لُحُوْقِ	لِعَارِ بِهِمْ	وَ	هٰذِهِ	وَ
خوف	جذبہ	ان کا عار دلانا	اور	یہ	اور
مَوْجُوْدَةٌ	بِالطَّبْعِ	وَ	تِلْكَ	الْعَدَالَةُ	الْاُخْرٰى
موجود ہے	طبعاً	اور	وہ	تقویٰ	دوسری
مُكْتَسِبَةٌ	وَ	لِنَقْصِ	الْعَبْدِ	يَدْخُلُ	الْخِلَافُ
اکتسابی	اور	کم ہونے	غلام	داخل ہوتا ہے	اختلاف
فِيْ	وِلَايَتِهِ	كَمَا	يَدْخُلُ	فِيْ	عَدَالَتِهِ
میں	اس کی ولایت	جیسا کہ	داخل ہوتا ہے	میں	اس کی عدالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَوْضِعُ الثَّالِثُ: وَاَمَّا اَصْنَافُ الْوَلَايَةِ عِنْدَ الْقَائِلِيْنَ بِهَا فَهِيَ نَسَبٌ وَ سُلْطَانٌ وَمَوْلٰى اَعْلٰى وَاَسْفَلُ، وَمُجَرَّدُ الْاِسْلَامِ عِنْدَ مَالِكٍ صِفَةٌ تَقْتَضِيْ الْوَلَايَةَ وعَلَى الدِّيْنِيَّةِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ الْوَصِيِّ، فَقَالَ مَالِكٌ: يَكُوْنُ الْوَصِيُّ وَلِيًّا، وَمَنَعَ ذٰلِكَ الشَّافِعِيُّ، وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلْ صِفَةُ الْوَلَايَةِ مِمَّا يُمْكِنُ اَنْ يُسْتَنَابَ فِيْهَا، اَمْ لَيْسَ يُمْكِنُ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا السَّبَبِ بِعَيْنِهٖ اِخْتَلَفُوْا فِيْ الْوَكَالَةِ فِيْ النِّكَاحِ لٰكِنِ الْجُمْهُوْرُ عَلٰى جَوَازِهَا اِلَّا اَبَا ثَوْرٍ، وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْوَكَالَةِ وَالْاِيْصَاءِ، لِاَنَّ الْوَصِيَّ وَكِيْلٌ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْوَكَالَةُ تَنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَرْتِيْبِ الْوَلَايَةِ مِنَ النَّسَبِ فَعِنْدَ مَالِكٍ اِنَّ الْوَلَايَةَ مُعْتَبَرَةٌ بِالتَّعْصِيْبِ اِلَّا الْاِبْنَ فَمَنْ كَانَ اَقْرَبَ مُحَصَّبَةٍ كَانَ اَحَقَّ بِالْوَلَايَةِ وَالْاَبْنَاءُ عِنْدَهٗ اَوْلٰى وَاِنْ سَفَلُوْا ثُمَّ الْاٰبَاءُ ثُمَّ الْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ثُمَّ لِلْاَبِ ثُمَّ بَنُوْ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ثُمَّ لِلْاَبِ فَقَطْ، ثُمَّ الْاَجْدَادُ لِلْاَبِ وَاِنْ عَلَوْا. وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ، اَلْجَدُّ وَاَخُوْهُ اَوْلٰى مِنَ الْاَخِ وَابْنُهٗ لَيْسَ مِنْ اَصْلٍ، ثُمَّ الْعُمُوْمَةُ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاِخْوَةِ وَاِنْ سَفَلُوْا ثُمَّ الْمَوْلٰى ثُمَّ السُّلْطَانُ وَالْمَوْلٰى الْاَعْلٰى عِنْدَهٗ اَحَقُّ مِنَ الْاَسْفَلِ، وَالْوَصِيُّ عِنْدَهٗ اَوْلٰى مِنْ وَلِيِّ النَّسَبِ اَعْنِيْ وَصِيَّ الْاَبِ وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُهٗ فِيْ مَنْ اَوْلٰى وَصِيِّ الْاَبِ اَوْ وَلِيِّ النَّسَبِ فَقَالَ ابْنُ قَاسِمٍ الْوَصِيُّ اَوْلٰى، مِثْلَ قَوْلِ مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ الْمَاجِشُوْنِ وَابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: اَلْوَلِيُّ، وَخَالَفَ الشَّافِعِيُّ مَالِكًا فِيْ وَلَايَةِ الْبُنُوَّةِ فَلَمْ يَجْزُهَا اَصْلًا وَفِيْ تَقْدِيْمِ الْاِخْوَةِ عَلَى الْجَدِّ فَقَالَ: لَا وَلَايَةَ لِلْاِبْنِ، وَرُوِيَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ الْاَبَ اَوْلٰى مِنَ الْاِبْنِ وَهُوَ اَحْسَنُ.

ترجمہ: تیسرا عنوان:

اولیاء کی اقسام اور ان کی ترتیب:

جو فقہاء ولایت کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس کی قسمیں نسب، سلطان، مولی اعلیٰ اور مولی اسفل ہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک معمولی عورت پر ولایت کے لیے صرف اسلام کی صفت کافی ہے۔

فقہاء نے وصی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا وصی ولی ہو سکتا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہیں ہو سکتا ہے۔ اور ان کی وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا ولایت کی صفت ان میں سے ہے کہ دوسرا ولایت میں نائب ہو سکتا ہے اور اسی سبب سے ہو بہو فقہاء نے نکاح میں وکالت کے بارے میں اختلاف کیا ہے لیکن جمہور فقہاء کے نزدیک جائز ہے مگر ابو ثورؒ کے نزدیک نہیں۔ وکالت اور وصی کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لیے کہ وصی موت کے بعد وکیل ہوتا ہے اور وکالت موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور فقہاء نے نسب میں ولایت کی ترتیب کے بارے میں اختلاف کیا ہے پس امام مالکؒ کے نزدیک سوائے بیٹے کے بے شک ولایت میں دو دھیال کا اعتبار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تعصیب کا معنی عصبہ ہونا یعنی دو دھیال کے مرد باپ کی طرف سے رشتہ دار مرد) پس جو زیادہ قریبی عصبہ ہوگا وہ ولایت کا زیادہ حقدار ہے اور بیٹے ان کے نزدیک زیادہ حقدار ہیں خواہ وہ نیچے تک ہو (یعنی پوتے اور پڑپوتے پھر باپ' پھر باپ شریک پھر دادا اوپر تک (پردادا وغیرہ) اور مغیرہ کہتے ہیں کہ باپ اور دادا بھائی اور بھائی اور بھتیجے پر فوقیت رکھتے ہیں اس لیے کہ یہ اصل رشتہ دار ہیں پھر بھائیوں کی ترتیب کے مطابق چچا ہیں' نیچے تک' پھر مولی ہے پھر سلطان ہے اور ان کے نزدیک مولی اعلی مولی اسفل سے زیادہ حقدار ہے اور ان کے نزدیک وصی ولی نسب سے زیادہ حقدار ہے۔ یعنی باپ کا وصی ہو مسلک امام مالکؒ کے فقہاء کے مابین یہ اختلاف ہے وصی باپ اولی ہے یا ولی نسب اولی ہے۔ ابن قاسم نے کہا وصی اولی امام مالک کے قول کی مانند ابن الماجشون اور ابن الحکم نے کہا ولی زیادہ حقدار ہے۔ بیٹوں کی ولایت کے بارے میں امام شافعیؒ کی رائے امام مالکؒ سے مختلف ہے۔ وہ بالکل جائز نہیں ہے اور بھائیوں کو دادا پر مقدم کرنے کے بارے میں بھی ان کی رائے امام مالکؒ سے مختلف پس کہا بیٹے کے لیے ولایت نہیں ہے اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ بے شک باپ بیٹے سے اولی ہے اور یہ بہتر ہے۔

اَلْمَوْضِعُ	الثَّالِثُ	وَ	اَمَّا	اَصْنَافُ	الْوَلَايَةِ
مقام	تیسرا	اور	بہرحال	اقسام	ولایت
عِنْدَ	الْقَائِلِيْنَ	بِهَا	فَهِيَ	نَسَبٌ	وَ
نزدیک	قائلین	ان کے ساتھ	پس وہ	نسب	اور
مَوْلَى	اَعْلَى	وَ	اَسْفَلُ	وَ	مُجَرَّدُ
مولی	اعلی	اور	سفل	اور	محض
الْاِسْلَامِ	عِنْدَ مَالِكٍ	صِفَةٌ	تَقْتَضِيْ	الْوَلَايَةَ	وَعَلَى الدِّيْنِيَّةِ
اسلام	مالک کے نزدیک	صفت	تقاضہ کرتی ہے	ولایت	اور دین پر
اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْوَصِيِّ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَكُوْنُ
اختلاف کیا	میں	وصی	پس فرمایا	امام مالک	ہو
الْوَصِيُّ	وَلِيًّا	وَ	مَنَعَ	ذٰلِكَ	الشَّافِعِيُّ
وصی	ولی	اور	منع کیا	یہ	امام شافعی
وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	صِفَةُ	الْوَلَايَةِ
اور	وجہ	ان کا اختلاف کرنا	کیا	صفت	ولایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا	يُمْكِنُ	اِنْ	يُسْتَنَابَ	فِيْهَا	اَمْ
اس سے	ممکن ہے	یہ کہ	نائب	اس میں	یا
لَيْسَ	يُمْكِنُ	ذٰلِكَ	وَ	لِهٰذَا	السَّبَبِ
نہیں	ممکن	یہ	اور	اس کے لیے	سبب
بِعَيْنِهٖ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْوَكَالَةِ	فِيْ	النِّكَاحِ
بعینہ	اختلاف کیا	میں	وکالت	میں	نکاح
لٰكِنَّ	الْجُمْهُوْرَ	علی	جَوَازِ	هَا	اِلَّا
لیکن	جمہور	پر	جائز	اس پر	سوائے
اَبَاثَوْرٍ	وَ	لَا	فَرْقَ	بَيْنَ	الْوَكَالَةِ
ابوثور	اور	نہیں	فرق	درمیان	وکالت
وَ	الْاِيْصَاءِ	لِاَنَّ	الْوَصِيَّ	وَكِيْلٌ	بَعْدَ
اور	وصی	کیونکہ	وصی	وکیل	بعد
الْمَوْتِ	وَ	الْوَكَالَةُ	تَنْقَطِعُ	بِالْمَوْتِ	وَ
موت کے ساتھ	اور	وکالت	ختم ہوجاتی ہے	موت کے ساتھ	اور
اخْتَلَفُوْا	فِيْ	تَرْتِيْبِ	الْوَلَايَةِ	مِنَ	النَّسَبِ
اختلاف کیا	میں	ترتیب	ولایت	سے	نسب
فَعِنْدَ	مَالِكٍ	اِنَّ	الْوَلَايَةَ	مُعْتَبَرَةٌ	بِالتَّعْصِيْبِ
پس نزدیک	امام مالک	بے شک	ولایت	معتبر	دھیالی رشتہ دار
اِلَّا	الْاِبْنِ	فَمَنْ	كَانَ	اَقْرَبُ	مُحْصَبَةٍ
سوائے	بیٹا	جو	ہو	زیادہ قریب	دھیالی رشتہ دار
كَانَ	اَحَقُّ	بِالْوَلَايَةِ	وَ	الْاَبْنَاءِ	عِنْدَهٗ
ہو	زیادہ حقدار	ولایت کا	اور	بیٹے	ان نزدیک (امام مالک)
اَوْلٰى	وَ	اِنْ	سَفَلُوْا	ثُمَّ	الْاٰبَاءُ
زیادہ قریب	اور	اگرچہ	نیچے	پھر	باپ
الْاُخُوَّةُ	لِلْاَبِ	وَ	الْاُمِّ	ثُمَّ	لِلْاَبِ
حقیقی بھائی	باپ کے لیے	اور	ماں	پھر	باپ کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ	بَنُوالْاِخْوَةِ	لِلْاَبِ	وَ	الْاَبِ	ثُمَّ
پھر	بھتیجا	باپ کیلئے	اور	باپ کیلئے	پھر
لِلْاَبِ	فقط	ثُمَّ	الْاَجْدَادُ	لِلْاَبِ	وَ
باپ کیلئے	پس صرف	پھر	دادا	باپ کیلئے	اور
اِنْ	عَلَوْا	وَ	قَالَ	الْمُغِيْرَةُ	الْجَدُّ
اگر	اوپر	اور	فرمایا	مغیرہ	دادا
وَ	اَبُوْهُ	اَوْلٰى	مِنَ	الْاَخِ	وَ
اور	اس کا باپ	بہتر ہے	سے	بھائی	اور
اِبْنُهُ	لَيْسَ	مِنْ	اَصْلٍ	ثُمَّ	الْعُمُوْمَةُ
اس کا بیٹا	نہیں	سے	اصل	پھر	عموم
عَلٰى	تَرْتِيْبِ	الْاِخْوَةِ	وَ	اِنْ	سَفَلُوْا
پر	ترتیب	بھائی	اور	اگرچہ	نیچے
ثُمَّ	الْمَوْلٰى	ثُمَّ	السُّلْطَانُ	وَ	الْمَوْلٰى
پھر	مولی	پھر	بادشاہ	اور	مولی
الْاَعْلٰى	عِنْدَهُ	اَحَقُّ	مِنَ	الْاَسْفَلِ	وَ
اعلی	ان کے نزدیک	زیادہ حقدار	سے	اسفل	اور
الْوَصِيُّ	عِنْدَهُ	اَوْلٰى	مِنْ	وَلِيِّ	النَّسَبِ
وصی	ان کے نزدیک	زیادہ قریب	سے	ولی	نسبی
اَعْنِيْ	وَصِيَّ	الاب	وَ	اخْتَلَفَ	اَصْحَابُهُ
میری مراد	وصی	باپ	اور	اختلاف کیا	انکے ساتھیوں نے
فِيْمَنْ	اَوْلٰى	وَصِيِّ	الْاَبِ	اَوْ	وَلِيِّ
اس میں	زیادہ قریب	وصی	باپ	یا	ولی
النَّسَبَ	فَقَالَ	ابْنُ قَاسِمٍ	الْوَصِيُّ	اَوْلٰى	مِثْلَ
نسب	پس فرمایا	ابن قاسم	وصی	زیادہ قریب	جیسا کہ
قَوْلِ	مَالِكٍ	وَ	قَالَ	ابْنُ الْمَاجِشُوْنَ	وَ
قول	امام مالک	اور	فرمایا	ابن ماجشون نے	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ الْحَكَمِ	اَلْوَلِيُّ	وَ	خَالَفَ	الشَّافِعِيُّ	مَالِكًا
عبدالحکم نے	ولی	اور	اختلاف کیا	امام شافعی نے	امام مالک
فِيْ	وَلَايَةِ	الْبُنُوَّةِ	فَلَمْ	يَجْزُ	هَا
میں	ولایت	بیٹے	پس نہیں	جائز	یہ
اَصْلاً	وَ	فِيْ	تَقْدِيْمِ	الْإِخْوَةِ	عَلٰى
بالکل	اور	میں	مقدم	بھائی	پر
الْجَدِّ	فَقَالَ	لاَ	وَلَايَةَ	لِلابْنِ	وَ
دادے	پس فرمایا	نہیں	ولایت	بیٹے کیلئے	اور
رُوِيَ	عَنْ	مَالِكٍ	اَنَّ	الْاَبَ	اَوْلٰى
روایت کی گئی	سے	امام مالک	بے شک	باپ	زیادہ قریب
مِنَ	الْابْنِ	وَ	هُوَ	اَحْسَنُ	
سے	بیٹے	اور	وہ	زیادہ اچھا ہے	

وَقَالَ اَيْضًا: اَلْجَدُّ اَوْلٰى مِنَ الْاَخِ وَبِهٖ قَالَ الْمُغِيْرَةُ ، وَالشَّافِعِيُّ اِعْتَبَرَ التَّعْصِيْبَ، اَعْنِيْ اَنَّ الْوَلَدَ لَيْسَ مِنْ عَصَبَتِهَا لِحَدِيْثِ عُمَرَ: "لَا تُنْكِحُ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذِي الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ" وَلَمْ يَعْتَبِرْ مَالِكٌ فِي الْابْنِ لِحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اِبْنَهَا اَنْ يُنْكِحَهَا اِيَّاهُ" وَلِاَنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا: اَعْنِيْ مَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ عَلٰى اَنَّ الْابْنَ يَرِثُ الْوَلَاءَ الْوَاجِبَ لِلْاُمِّ، وَالْوَلَاءُ عِنْدَهُمْ لِلْعَصَبَةِ، وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ فِي الْجَدِّ هُوَ اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ هَلِ الْجَدُّ اَوِ الْاَخُ؟ وَيَتَعَلَّقُ بِالتَّرْتِيْبِ ثَلَاثُ مَسَائِلَ مَشْهُوْرَةٍ اَحَدُهَا: اَزَوْجُ الْاَبْعَدُ مَعَ حُضُوْرِ الْاَقْرَبِ.

وَالثَّانِيَةُ: اِذَا غَابَ الْاَقْرَبُ هَلْ تَنْتَقِلُ الْوِلَايَةُ اِلَى الْاَبْعَدِ اَوْ اِلَى السُّلْطَانِ؟

وَالثَّالِثَةُ: اِذَا غَابَ الْاَبُ عَنِ ابْنَتِهِ الْبِكْرِ هَلْ تَنْتَقِلُ الْوِلَايَةُ اَوْ لَا تَنْتَقِلُ؟

(فَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى) فَاخْتُلِفَ فِيْهَا قَوْلُ ، مَالِكٍ فَمَرَّةً قَالَ : اِنَّ زَوْجَ الْاَبْعَدِ مَعَ حُضُوْرِ الْاَقْرَبِ؟ فَالنِّكَاحُ مَنْسُوْخٌ، وَمَرَّةً قَالَ: النِّكَاحُ جَائِزٌ، وَمَرَّةً قَالَ لِلْاَقْرَبِ اَنْ يُجِيْزَ اَوْ يَفْسَخَ.

ترجمہ:

اور اسی طرح کہا دادا بھائی سے بہتر ہے۔ اور مغیرہؒ نے بھی یہی کہا ہے اور امام شافعیؒ نے عصبہ کا اعتبار کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق بے شک بیٹا اس کے عصبہ میں سے نہیں ہے۔ ''عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے یا صاحب رائے کی اجازت سے جو اس کے خاندان سے ہو یا بادشاہ کی اجازت سے۔ لیکن امام مالکؒ نے بیٹے کے بارے میں عصبہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا ہے۔

اور امام مالکؒ نے بیٹے کے بارے میں عصبہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے کہ وہ آپ نے ان کے صاحب زادے کو حکم فرمایا کہ آپ ﷺ کا نکاح ان سے کر دیں اور اس لیے فقہاء نے اتفاق کیا ہے یعنی امام مالکؒ اور امام شافعی نے اس بات پر کہ بے شک بیٹا ماں سے ملنے والی ولاء واجب کا وارث ہوتا ہے اور ولاء ان کے نزدیک عصبہ کے لیے ہے دادا کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ دادا زیادہ اقرب ہے یا بھائی۔ اولیاء کے ترتیب سے تین مشہور مسائل متعلق ہیں۔

1۔ اگر دور کا ولی قریب کے ولی کی موجودگی میں نکاح کر دے تو کیا حکم ہے۔

2۔ اگر قریبی ولی موجود نہ ہو تو کیا ولایت دور کے ولی کی طرف یا سلطان کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

3۔ اگر باپ غائب اور اس کی باکرہ بیٹی ہو تو اس کی ولایت کسی اور فرد کی طرف منتقل ہو گی یا نہیں؟

پس پہلا مسئلہ: امام مالکؒ کے قول میں اختلاف ہے۔ پس ایک قول یہ ہے کہ اگر دور کا ولی اقرب کی موجودگی نکاح کر دے تو پس نکاح فسخ ہو جائے گا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ نکاح جائز ہے اور تیسرا قول ہے کہ قریب ولی کو اختیار ہو گا کہ وہ چاہے تو جائز رکھے اور چاہے تو ختم کر دے۔

وَ	قَالَ	اَیْضًا	الْجَدُّ	اَوْلٰی	مِن
اور	فرمایا (امام مالک)	بھی	دادا	زیادہ قریب ہے	سے
اَلْاَخُ	وَ	بِہٖ	قَالَ	اَلْمُغِیْرَۃُ	وَ
بھائی	اور	یہی	فرمایا	مغیرہ نے	اور
اَلشَّافِعِیُّ	اِعْتَبَرَ	اَلتَّعْصِیْبَ	اَعْنِیْ	اَنَّ	اَلْوَلَدَ
امام شافعی	اعتبار کیا	رشتہ دار	میری مراد	بے شک	بیٹا
لَیْسَ	مِنْ	عَصَبَتِھَا	لِحَدِیْثِ	عُمَرَ	لَا
نہیں ہے	سے	دودھیالی رشتہ دار	حدیث کی	عمرؓ	نہیں
تُنْکَحُ	اَلْمَرْاَۃُ	اِلَّا	بِاِذْنِ	وَلِیِّھَا	اَوْ
نکاح کیا جائے گا	عورت کا	مگر	اجازت کے ساتھ	اس کے ولی	یا
ذِیْ	اَلرَّاْیِ	مِنْ	اَھْلِھَا	اَوِ	اَلسُّلْطَانِ
صاحب	رائے	سے	اس کا رشتہ دار	یا	بادشاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	لَمْ	يَعْتَبِرْ	مَالِكٌ	فِيْ	الْإِبْنِ
اور	نہیں	اعتبار کیا	امام مالک	میں	ابن
لِحَدِيْثِ	اُمِّ سَلَمَةَ	اَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ	اَمَرَ	اِبْنَهَا
حدیث کی وجہ	ام سلمہ	بے شک	نبی پاک ﷺ	حکم فرمایا	ان کے بیٹے
اَنْ	يُنْكِحَهَا	اِيَّاهُ	وَ	لِاَنَّهُمْ	اِتَّفَقُوْا
یہ کہ	نکاح کرے اس سے	خاص وہی	اور	کیونکہ وہ	اتفاق کیا
اَعْنِيْ	مَالِكًا	وَ	الشَّافِعِيَّ	عَلٰى	اَنَّ
میری مراد	امام مالک	اور	امام شافعی	پر	بے شک
الْإِبْنَ	يَرِثُ	الْوَلَاءَ	الْوَاجِبَ	لِلْاُمِّ	وَ
بیٹا	وارث ہوتا ہے	ولایت	واجب	ماں کے لیے	اور
الْوِلَاءَ	عِنْدَهُمْ	لِلْعَصَبَةِ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
ولایت	ان کے نزدیک	دھیان رشتہ دار	اور	وجہ	ان کا اختلاف کرنا
فِيْ	الْجَدِّ	هُوَ	اِخْتِلَافُهُمْ	فِيْمَنْ	هُوَ
میں	دادا	وہ	ان کا اختلاف	اس میں	وہ
اَقْرَبُ	هَلُ	الْجَدُّ	اَوِ	الْاَخُ	وَ
زیادہ قریب ہے	کیا	دادا	یا	بھائی	اور
يَتَعَلَّقُ	بِالتَّرْتِيْبِ	ثَلَاثُ	مَسَائِلَ	مَشْهُوْرَةٌ	اَحَدُهُمَا
متعلق	ترتیب کیساتھ	تین	مسائل	مشہور	دونوں میں سے ایک
اَزْوَاجَ	الْاَبْعَدِ	مَعَ	حُضُوْرِ	الْاَقْرَبِ وَ	الثَّانِيَةُ
شادی کرائے	بعید	ساتھ	حاضر	اور	دوسرا
اِذَا	غَابَ	الْاَقْرَبُ	هَلُ	تَنْتَقِلُ	الْوِلَايَةُ
جب	غائب ہوا	زیادہ قریب	کیا	منتقل ہوتی ہے	ولایت
اِلَى	الْاَبْعَدِ	اَوْ	اِلَى	السُّلْطَانِ	وَ
طرف	بعید	یا	طرف	بادشاہ	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّالِثَةُ	اِذَا	غَابَ	الْاَبُ	عَنِ	ابْنَتِهٖ
تیسرا	جب	غائب	باپ	سے	اس کی بیٹی
اَلْبِكْرِ	هَلْ	تَنْتَقِلُ	الْوِلَايَةُ	اَوْ	لَا
باکرہ	کیا	منتقل ہوتی ہے	ولایت	یا	نہیں
تَنْتَقِلُ	فَاَمَّا	الْمَسْئَلَةُ	الْاُوْلٰى	فَاخْتَلَفَ	فِيْهَا
منتقل ہوتی ہے	پس بہرحال	مسئلہ	پہلا	پس اختلاف کیا	اس میں
قَوْلُ	مَالِكٍ	فَمَرَّةً	قَالَ	اِنْ	زَوْجٍ
قول	امام مالک	پس کبھی	کہا	اگر	نکاح
اَلْاَبْعَدِ	مَعَ	حُضُوْرِ	الْاَقْرَبِ	فَالنِّكَاحُ	مَفْسُوْخٌ
بعید	ساتھ	موجود	قریب	پس نکاح	فسخ کیا ہوا
وَ	مَرَّةً	قَالَ	النِّكَاحُ	جَائِزٌ	وَ
اور	کبھی	کہا	نکاح	جائز ہے	اور
مَرَّةً	قَالَ	لِلْاَقْرَبِ	اَنْ	يُجِيْزَ	اَوْ
کبھی	کہا	قریب (ولی) کیلئے	یہ کہ	جائز قرار دے	یا
يَفْسَخُ					
فسخ کرتا ہے					

وَهٰذَا الْخِلَافُ كُلُّهُ عِنْدَهٗ فِيْمَا عَدَا الْاَبَ فِيْ ابْنَتِهِ الْبِكْرِ وَالْوَصِيُّ فِيْ مَحْجُوْرَتِهٖ، فَاِنَّهٗ لَا يَخْتَلِفُ قَوْلُهٗ اِنَّ النِّكَاحَ فِيْ هٰذَيْنِ مَفْسُوْخٌ. اَعْنِيْ تَزْوِيْجَ غَيْرِ الْاَبِ الْبِنْتَ الْبِكْرَ مَعَ حُضُوْرِ الْاَبِ اَوْ غَيْرَ الْوَصِيِّ الْمَحْجُوْرَةَ مَعَ حُضُوْرِ الْوَصِيِّ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَعْقِدُ اَحَدٌ مَعَ حُضُوْرِ الْاَبِ لَا فِيْ بِكْرٍ وَلَا فِيْ ثَيِّبٍ. وَسَبَبُ هٰذَا اخْتِلَافِ هُوَ هَلِ التَّرْتِيْبُ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ: اَعْنِيْ ثَابِتًا بِالشَّرْعِ فِي الْوَلَايَةِ اَمْ لَيْسَ بِحُكْمٍ شَرْعِيٍّ؟ وَاِنْ كَانَ حُكْمًا فَهَلْ ذٰلِكَ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ الْوَلِيِّ الْاَقْرَبِ؟ اَمْ ذٰلِكَ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ؟ فَمَنْ لَمْ يَرَ التَّرْتِيْبَ حُكْمًا شَرْعِيًّا قَالَ يَجُوْزُ نِكَاحُ الْاَبْعَدِ مَعَ حُضُوْرِ الْاَقْرَبِ، وَمَنْ رَاٰى اَنَّهٗ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ وَرَاٰى اَنَّهٗ حَقٌّ لِلْوَلِيِّ قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنِّكَاحُ مُنْعَقِدٌ فَإِنْ اَجَازَهُ الْوَلِيُّ جَازَ وَإِنْ لَّمْ يُجِزْهُ اِنْفَسَخَ وَمَنْ رَاٰى اَنَّهُ حَقٌّ لِلّٰهِ قَالَ: اَلنِّكَاحُ غَيْرُ مُنْعَقِدٍ وَقَدْ اَنْكَرَ قَوْمٌ هٰذَا الْمَعْنٰى فِي الْمَذْهَبِ: اَعْنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ النِّكَاحُ مُنْفَسِخًا غَيْرَ مُنْعَقِدٍ.

ترجمہ:

اور یہ تمام اختلاف امام مالکؒ کے نزدیک باکرہ لڑکی کے باپ کے موجود ہونے اور مجورہ (جس پر تصرفات کی قانونی پابندی موجود ہو) کے وصی کے موجود ہونے کی صورتوں کے علاوہ صورتوں کے لیے ہیں۔ جب کہ ان دونوں مذکورہ صورتوں میں ان کے نزدیک نکاح لازمی طور پر فسخ ہو جائے گا۔ یعنی جب باپ کے موجود ہونے کے باوجود کوئی اور شخص اس کی باکرہ لڑکی کا نکاح کر دے اور وصی کے موجود ہونے کے باوجود مجبورہ کا نکاح کوئی اور شخص کر دے اور امام شافعیؒ نے کہا کہ باپ کی موجودگی میں بیٹی کا نکاح کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ ہی باکرہ کا اور نہ ہی ثیبہ کا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ کیا ترتیب حکم شرعی ہے یعنی ولایت میں از روئے شرع ترتیب ثابت ہے۔ یا ولایت کی ترتیب شرعی نہیں ہے اگر یہ حکما ہے پس کیا یہ حق ولی اقرب کے حقوق سے ہے۔ یا یہ حق اللہ کے حقوق سے ہے؟ جن کے نزدیک یہ ترتیب ولایت شرعی حکم نہیں ہے۔ ان فقہاء کے نزدیک بعیدوں کا نکاح کرنا اقرب ولی کی موجودگی میں جائز ہے اور جن فقہاء کی رائے ہے کہ ترتیب ولایت شرعی حکم ہے اور ان کی رائے یہ ہے کہ یہ ولی کا حق ہے تو فقہاء نے کہا نکاح منعقد ہو جاتا ہے پس اگر اس کی ولی اجازت دے تو جائز ہے اور اگر ولی اجازت نہ دے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور جن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ترتیب ولایت اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ فقہاء کہتے ہیں کہ نکاح منعقد نہیں ہوگا مگر مسلک امام مالکؒ کے نزدیک بعض فقہاء نے کہ ولایت کے حق کو اللہ تعالیٰ کا حق ہونے کو رد کیا ہے۔ یعنی یہ کہ نکاح فسخ ہو جائے منعقد ہو۔

وَ	هٰذَا	اَلْخِلَافُ	كُلُّهُ	عِنْدَهُ	فِيْمَا
اور	یہ	اختلاف	تمام اس کا	اس کے پاس	اس میں
عَدَا	اَلْاَبَ	فِيْ	اِبْنَتِهِ	اَلْبِكْرِ	وَ
علاوہ	باپ	میں	اس کی بیٹی	باکرہ	اور
اَلْوَصِيِّ	فِيْ	مَحْجُوْرَتِهِ	فَاِنَّهُ	لَا	يَخْتَلِفُ
وصی	میں	زیر تربیت اس کی	پس بے شک وہ	نہیں	اختلاف کرتا
قَوْلُهُ	اِنَّ	اَلنِّكَاحَ	فِيْ	هٰذَيْنِ	مَفْسُوْخٌ
اس کا قول	بے شک	نکاح	میں	دونوں صورتیں	فسخ ہیں
اَعْنِيْ	تَزْوِيْجَ	غَيْرِ	اَلْاَبِ	اَلْبِكْرِ	مَعَ
میری مراد	نکاح کرنا	غیر	باپ	باکرہ	ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع	حُضُوْرِ	لِاَبٍ	اَوْ	غَيْرِ	الْوَصِيِّ
ساتھ	موجود	باپ	یا	غیر	وصی
الْمَحْجُوْرَةُ	مَعَ	حُضُوْرِ	الْوَصِيِّ	وَ	قَالَ
زیرتربیت	ساتھ	موجود	وصی	اور	فرمایا
الشَّافِعِيُّ	لَا	يَعْقِدُ	اَحَدٌ	مَعَ	حُضُوْرِ
امام شافعی	نہیں	منعقد ہوتا	کوئی ایک	ساتھ	موجود
اَلْاَبِ	لَا	فِيْ	بِكْرٍ	وَ	لَا
باپ	یا	غیر	باکرہ	اور	نہیں
فِيْ	ثَيِّبٍ	وَ	سَبَبُ	هٰذَا	اِخْتِلَافِ
میں	ثیبہ	اور	وجہ	اس	اختلاف کی
هُوَ	هَلْ	اَلتَّرْتِيْبُ	حُكْمٌ	شَرْعِيٌّ	اَعْنِيْ
وہ	کیا	ترتیب	حکم	شرعی	میری مراد
ثَابِتًا	بِالشَّرْعِ	فِيْ	الْوِلَايَةِ	اَمْ	لَيْسَ
ثابت ہے	شرع کیساتھ	میں	ولایت	یا	نہیں
بِحُكْمٍ	شَرْعِيٍّ	وَ	اِنْ	كَانَ	حُكْمًا
حکم کیساتھ	شرعی	اور	اگر	ہو	حکم
فَهَلْ	ذٰلِكَ	حَقٌّ	مِنْ	حُقُوْقِ	الْوَلِيِّ
پس کیا	یہ	حق	سے	حقوق	ولی
اَلْاَقْرَبِ	اَمْ	ذٰلِكَ	حَقٌّ	مِنْ	حُقُوْقِ
زیادہ قریب	یا	یہ	حق	سے	حق
اللّٰهِ	فَمَنْ	لَمْ	يَرَ	اَلتَّرْتِيْبَ	حُكْمًا
اللہ کا	پس جو	نہیں	دیکھا	ترتیب	حکم
شَرْعِيًّا	قَالَ	يَجُوْزُ	نِكَاحُ	اَلْاَبْعَدِ	مَعِ
شرعی	فرمایا	جائز ہے	نکاح	ابعد	ساتھ
حُضُوْرِ	اَلْاَقْرَبِ	وَ	مَنْ	رَاٰى	اَنَّهٗ
موجود	اقرب	اور	جو	دیکھے	بے شک وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُكْمٌ	شَرْعِيٌّ	وَ	رَأَى	أَنَّهُ	حَقٌّ
حکم	شرعی	اور	دیکھا	بے شک وہ	حق
لِلْوَلِيِّ	قَالَ	اَلنِّكَاحُ	مُنْعَقِدٌ	فَإِنْ	اَجَازَه
ولی کیلئے	فرمایا	نکاح	منعقد	پس اگر	اجازت دے اسے
اَلْوَلِيُّ	جَازَ	وَ	إِنْ	لَمْ	يُجِزْهُ
ولی	جائز ہے	اور	اگر	نہ	اجازت دے اسکو
اِنْفَسَخَ	وَ	مَنْ	رَأَى	أَنَّهُ	حَقٌّ
فسخ ہے	اور	جو شخص	دیکھا	بے شک	حق ہے
لِلّٰهِ	قَالَ	اَلنِّكَاحُ	غَيْرُ	مُنْعَقِدٍ	وَ
اللہ کے لیے	فرمایا	نکاح	غیر	منعقد کرنا والا	اور
قَدْ	اَنْكَرَ	قَوْمٌ	هٰذَا	اَلْمَعْنٰى	فِي
تحقیق	انکار کیا	ایک گروہ	اس	معنی کا	میں
اَلْمَذْهَب	اَعْنِي	اَنْ	يَكُوْنَ	اَلنِّكَاحُ	مُنْفَسِخًا
مذہب	میری مراد	یہ کہ	ہو	نکاح	فسخ
غَيْرَ	مُنْعَقِدٍ				
غیر	منعقد کرنا والا				

(وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ) فَإِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ: إِذَا غَابَ الْوَلِيُّ الْاَقْرَبُ اِنْتَقَلَتِ الْوِلَايَةُ إِلَى الْاَبْعَدِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: تَنْتَقِلُ إِلَى السُّلْطَانِ. وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلِ الْغَيْبَةُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَوْتِ اَمْ لَا؟ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا خِلَافَ عِنْدَهُمْ فِيْ اِنْتِقَالِهَا فِي الْمَوْتِ.

(وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ) وَهِيَ غَيْبَةُ الْاَبِ اِبْنَتِهِ الْبِكْرَ، فَإِنَّ الْمَذْهَبَ فِيْهَا تَفْصِيْلاً وَّ اِخْتِلَافًا، وَذٰلِكَ رَاجِعٌ إِلَى بُعْدِ الْمَكَانِ وَطُوْلِ الْغَيْبَةِ اَوْقُرْبِهِ وَالْجَهْلِ بِمَكَانِهِ اَوِالْعِلْمِ بِهِ.

وَحَاجَةُ الْبِنْتِ إِلَى النِّكَاحِ إِمَّا لِعَدَمِ النَّفَقَةِ، وَإِمَّا لِمَا يُخَافُ عَلَيْهَا مِنْ عَدَمِ صَوْنٍ، وَإِمَّا لِلْاَمْرَيْنِ جَمِيْعًا، فَاتَّفَقَ الْمَذْهَبُ عَلٰى اَنَّهُ إِذَا كَانَتِ الْغَيْبَةُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعِيْدَةً أَوْ كَانَ الْأَبُ مَجْهُوْلَ الْمَوْضِعِ أَوْ أَسِيْرًا وَكَانَتْ فِيْ صَوْنٍ وَتَحْتَ نَفَقَةٍ أَنَّهَا إِنْ لَّمْ تَدَعْ إِلَى التَّزْوِيْجِ لَا تُزَوَّجُ وَإِنْ دَعَتْ فَتُزَوَّجُ عِنْدَ الْإِسْرِ وَعِنْدَ الْجَهْلِ بِمَكَانِهِ. وَاخْتَلَفُوْا هَلْ تُزَوَّجُ مَعَ الْعِلْمِ بِمَكَانِهِ أَمْ لَا إِذَا كَانَ بَعِيْدًا فَقِيْلَ تُزَوَّجُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقِيْلَ لَا تُزَوَّجُ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَابْنِ وَهْبٍ. وَأَمَّا إِنْ عَدِمَتِ النَّفَقَةَ أَوْ كَانَتْ فِيْ غَيْرِ صَوْنٍ فَإِنَّهَا تُزَوَّجُ أَيْضًا فِيْ هٰذِهِ الْأَحْوَالِ الثَّلَاثِ.

ترجمہ:

2۔اور لیکن دوسرا مسئلہ: کہ بے شک امام مالکؒ فرماتے ہیں۔ جب ولی اقرب غائب ہو تو ولایت ولی ابعد کی جانب منتقل ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا سلطان کی طرف منتقل ہوتی ہے اور ان کی وجہ اختلاف۔ کیا غائب ہونا اس میں موت کے حکم میں ہے یا نہیں ہے؟ اور یہ اس لیے ہے کہ موت کی صورت میں تو اتفاق سے ولایت ولی قریب کی ولی بعید کی جانب منتقل ہوتی ہے۔

3۔اور تیسرا مسئلہ: اور وہ یہ ہے کہ اپنی باکرہ بیٹی کے باپ کا غائب ہونا پس بے شک امام مالکؒ کے مسلک میں اس میں خاصی تفصیل اور اختلاف ہے۔ اور یہ راجح ہوتا ہے مکان کی دوری اور طویل غائب ہونے کی طرف یا اس کے قرب کف طرف اور اس کے مکان سے ناواقف ہونے یا اس کا علم ہونے کی طرف اور بیٹی کی ضرورت نکاح کی طرف ہے یا لڑکی کے اخراجات نہ ہونے کی طرف یا اس کی لڑکی کی حفاظت کا خوف ہو (یعنی عدم تحفظ ہو) یا دونوں تمام امور ہوں تو مسلک امام مالکؒ کے فقہاء کے مابین اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ اگر باپ کی جائے غیبت دور ہو یا باپ ایسی جگہ ہو جہاں کا علم نہ ہو یا وہ قیدی ہو اور لڑکی تحفظ اور اخراجات کی بھی سہولت حاصل ہو اور وہ خود شادی کی خواہاں بھی نہ ہو تو اس کی شادی (باپ کی عدم موجودگی میں) نہیں کی جائے گی اور اگر شادی کی خواہاں ہو تو باپ کے قیدی ہونے اور اس کی جگہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں (یعنی باپ کے غائب ہونے کی جگہ معلوم نہ ہو) ان دونوں صورتوں میں امام مالکؒ کے نزدیک اس لڑکی کی شادی کی جائے گی۔ اور انہوں نے اختلاف کیا کہ کیا باپ کی غائب ہونے کی جگہ معلوم ہو اور یا نہ جب کہ وہ دور ہو۔ پس کہا گیا کہ شادی کی جائے گی۔ اور وہ امام مالکؒ کا قول ہے اور کہا گیا شادی نہ کی جائے اور یہ دوسرا قول عبدالملک اور ابن وھب کا ہے۔ یا نفقہ کی سہولت نہ ہو یا عدم تحفظ پس بے شک اس کی شادی کی جائے گی اسی طرح ان تین حالات میں۔

یعنی غائب دور ہو اور قید میں ہو اور اس کی غائب ہونے کی جگہ یعنی جائے قیام معلوم نہ ہو۔ اور اسی طرح دونوں امور جمع ہونے کی صورت میں پس اگر اسے تحفظ حاصل نہ ہو شادی کی جائے گی اگرچہ وہ اس کی خواہاں نہ ہو۔ اس بارے میں یہ مسلک امام مالکؒ کے فقہاء کے مابین اختلاف نہیں ہے کہ اگر باپ کے غائب ہونے کی جگہ معلوم ہو اور قریب ہو۔ تو لڑکی کی شادی نہیں کی جائے گی اس لیے کہ وہ باپ سے پوچھ سکتی (یہ ممکن ہے) ہے لیکن مصلحت کے پیش نظر اگر وقت تنگ ہو اور سلطان کو لڑکی کے بارے میں کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو باپ کے غائب ہونے کی جگہ کے قریب ہونے کے باوجود سلطان اس لڑکی کی شادی کر سکتا ہے اور جب ہم کہیں کہ یہ ولی قریب موجودگی میں ولی بعید کے نکاح کو جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دینا ہوگا۔

وَ	اَمَّا	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلثَّانِيَةُ	فَاِنَّ	مَالِكًا
اور	بہرحال	مسئلہ	دوسرا	پس بے شک	امام مالک
يَقُوْلُ	اِذَا	غَابَ	اَلْوَلِيُّ	اَلْاَقْرَبُ	اِنْتَقَلَتِ
کہتا ہے	جب	غائب ہوا	ولی	قریب	منتقل ہوئی
اَلْوِلَايَةُ	اِلَى	اَلْاَبْعَدِ	وَ	قَالَ	اَلشَّافِعِيُّ
ولایت	طرف	ابعد	اور	فرمایا	امام شافعی
تَنْتَقِلُ	اِلَى	اَلسُّلْطَانِ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
منتقل ہوتی ہے	طرف	بادشاہ	اور	وجہ	ان کا اختلاف کرنا
هَلِ	اَلْغَيْبَةُ	فِيْ	ذٰلِكَ	بِمَنْزِلَةِ	اَلْمَوْتِ
کیا	غائب	میں	یہ	صورت	موت
اَمْ	لَا	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهُ	لَا
یا	نہیں	اور	یہ	بے شک وہ	نہیں
خِلَافَ	عِنْدَ	هُمْ	فِيْ	اِنْتِقَالِهَا	فِيْ
خلاف	نزدیک	ان کے	میں	اس کا منتقل ہونا	میں
اَلْمَوْتِ	وَ	اَمَّا	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلثَّالِثَةُ	وَ
موت	اور	بہرحال	مسئلہ	تیسرا	اور
هِيَ	غَيْبَةُ	اَلْاَبِ	اِبْنَتِهِ	اَلْبِكْرِ	فَاِنَّ
وہ	غائب	باپ	اس کی بیٹی	کنواری	بے شک
اَلْمَذْهَبَ	فِيْهَا	تَفْصِيْلًا	وَ	اِخْتِلَافًا	وَ
مذہب	اس میں	تفصیل	اور	اختلاف کرنا	اور
ذٰلِكَ	رَاجِعٌ	اِلَى	بَعْدِ	اَلْمَكَانِ	وَ
یہ	لوٹنے والا	طرف	دور	مکان	اور
طُوْلِ	اَلْغَيْبَةِ	اَوْ	قُرْبِهِ	وَ	اَلْجَهْلِ
لمبا	غائب رہے	یا	اس کا قریب	اور	نادان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَكَانِهِ	اَوِ	الْعِلْمِ	بِهِ	وَ	حَاجَةُ
اپنی جگہ	یا	معلوم	یہی	اور	حاجت
الْبِنْتِ	اِلَى	النِّكَاحِ	اَمَّا	لِعَدَمِ	النَّفَقَةِ
بیٹی	طرف	نکاح	یا	عدم	خرچہ
وَ	اَمَّا	لَمَّا	يَخَافُ	عَلَيْهَا	مِنْ
اور	بہرحال	اس وجہ سے	ڈرتا ہے	اس پر	سے
عَدَمِ	صُوْنِ	وَ	اَمَّا	لِلْاَمْرَيْنِ	جَمِيْعًا
عدم	تحفظ	اور	بہرحال	صورتوں کے لیے	تمام
فَاتَّفَقَ	الْمَذْهَبُ	عَلٰى	اَنَّهُ	اِذَا	كَانَتِ
پس اتفاق کیا	مذہب	پر	بے شک	جب	ہو
الْغَيْبَةُ	بَعِيْدَةً	اَوْ	كَانَ	الْاَبُ	مَجْهُوْلَ
غائب	بعید	یا	ہو	باپ	مجہول
الْمَوْضِعِ	اَوْ	اَسِيْرًا	وَ	كَانَتْ	فِيْ
جگہ	یا	قیدی	اور	ہو	میں
فِي	صُوْنِ	وَ	تَحْتَ	نَفَقَةٍ	اَنَّهَا
میں	تحفظ	اور	نیچے	خرچہ	بے شک وہ
اِنْ	لَمْ	تَدْعِ	اِلَى	التَّزْوِيْجِ	لَا
بے شک وہ	نہ	کرے	طرف	شادی کرنا	نہیں
تَزَوُّجَ	وَ	اِنْ	دَعَتْ	فَتَزَوَّجَ	عِنْدَ
شادی	اور	اگر	بلائے	پس شادی کی	وقت
الْاَسْرِ	وَ	عِنْدَ	الْجَهْلِ	بِمَكَانِهِ	وَ
قید ہونا	اور	وقت	جہالت	اپنی جگہ	اور
اخْتَلَفُوْا	هَلْ	تَزَوَّجَ	مَعَ	الْعِلْمِ	بِمَكَانِهِ
اختلاف کیا	کیا	شادی کی	ساتھ	معلوم	اپنی جگہ
اَمْ	لَا	اِذَا	كَانَ	بَعِيْدًا	فَقِيْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا	نہیں	جب	ہو	بعید	پس کہا گیا
تَزَوُّج	وَ	هُوَ	قَوْلُ	مَالِک	وَ
شادی کی	اور	وہ	قول	امام مالک	اور
قِیْلَ	لاَ	تَزَوُّج	وَ	هُوَ	قَوْلُ
کہا گیا ہے	نہیں	شادی کی	اور	وہ	قول
عَبْدِ الْمَلِک	وَ	ابْنِ وَهْب	وَ	اَمَّا	اِنْ
عبدالملک	اور	ابن وھب	اور	بہرحال	اگر
عَدَمَتِ	النَّفَقَةُ	اَوْ	کَانَتْ	فِیْ	غَیْرِ
نہ ہو	اخراجات	یا	ہو	میں	غیر
صُوْنِ	فَاِنَّهَا	تَزَوُّج	اَیْضًا	فِیْ	هٰذِهِ
تحفظ	پس بیشک وہ	شادی کرنا	بھی	میں	یہ
الْاَحْوَالِ	الثَّلَاثَةِ				
احوال	تین				

اَعْنِیْ فِی الْغَیْبَةِ الْبَعِیْدَةِ وَفِی الْاِسْرِ وَالْجَهْلِ بِمَکَانِهٖ وَکَذٰلِکَ فَاِذَا کَانَتْ فِیْ غَیْرِ صَوْنٍ تُزَوَّجُ وَاِنْ لَّمْ تَدَعْ اِلٰی ذٰلِکَ وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْمَا اَحْسِبُ اَنَّهَا لَا تُزَوَّجُ فِی الْغَیْبَةِ الْقَرِیْبَةِ الْمَعْلُوْمَةِ لِمَکَانٍ اِمْکَانِ مُخَاطَبَتِهٖ وَلَیْسَ یَبْعُدُ بِحَسَبِ النَّظْرِ الْمُصْلِحِیِّ الَّذِیْ اَنْبَنٰی عَلَیْهِ هٰذَا النَّظَرُ اَنْ یُّقَالَ اِنْ ضَاقَ الْوَقْتُ وَخَشِیَ السُّلْطَانُ عَلَیْهَا الْفَسَادَ زُوِّجَتْ وَاِنْ کَانَ الْمَوْضِعُ قَرِیْبًا وَاِذَا قُلْنَا اِنَّهٗ تَجُوْزُ وَلَایَةُ الْاَبْعَدِ مَعَ حُضُوْرِ الْاَقْرَبِ فَاِنْ جَعَلَتْ اِمْرَاَةٌ اَمْرَهَا اِلٰی وَلِیَّیْنِ فَزَوَّجَهَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَاِنَّهٗ لَا یَخْلُوْا اَنْ یَّکُوْنَ تَقَدُّمُ اَحَدِهِمَا فِی الْعَقْدِ عَلَی الْاٰخَرِ اَوْیَکُوْنَا عَقَدَا مَعًا ثُمَّ لَا یَخْلُوْ ذٰلِکَ مِنْ اَنْ یُّعْلَمَ الْمُتَقَدِّمُ اَوْ لَا یُعْلَمَ فَاِمَّا اِذَا عُلِمَ الْمُتَقَدِّمُ مِنْهُمَا فَاَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّهَا لِلْاَوَّلِ اِذَا لَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا وَاخْتَلَفُوْا اِذَا دَخَلَ الثَّانِیْ فَقَالَ قَوْمٌ هِیَ لِلْاَوَّلِ وَقَالَ قَوْمٌ هِیَ لِلثَّانِیْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَابْنِ الْقَاسِمِ وَبِالْاَوَّلِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ عَبْدِ الْحَکَمِ وَاَمَّا اِنْ اَنْکَحَاهَا مَعًا فَلَا خِلَافَ فِیْ فَسْخِ النِّکَاحِ فِیْمَا اَعْرِفُ وَسَبَبُ الْخِلَافِ فِیْ اِعْتِبَارِ الدُّخُوْلِ اَوْ لَا اِعْتِبَارِهٖ مُعَارَضَةُ الْعُمُوْمِ لِلْقِیَاسِ وَذٰلِکَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ اَنَّهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: "اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَنْكَحَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا" فَعُمُوْمُ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقْتَضِيْ اَنَّهَا لِلْاَوَّلِ دَخَلَ فِيْ الْبَيْعِ الْمَكْرُوْهِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَاَمَّا اِنْ لَّمْ يَعْلَمِ الْاَوَّلُ فَاِنَّ الْجُمْهُوْرَ عَلَى الْفَسْخِ، وَقَالَ مَالِكٌ يَفْسَخُ مَالَمْ يَدْخُلْ اَحَدُهُمَا، وَقَالَ شُرَيْحٌ تُخَيَّرُ فَاَيُّهُمَا اِخْتَارَتْ كَانَ هُوَ الزَّوْجَ وَهُوَ شَاذٌّ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

ترجمہ:

یعنی غائب دور ہو اور قید میں ہو اور اس کی غائب ہونے کی جگہ یعنی جائے قیام معلوم نہ ہو۔ اور اسی طرح دونوں امور جمع ہونے کی صورت میں پس اگر اسے تحفظ حاصل نہ ہو شادی کی جائے گی اگرچہ وہ اس کی خواہاں نہ ہو۔ اس بارے میں یہ مسلک امام مالکؒ کے فقہاء کے مابین اختلاف نہیں ہے کہ اگر باپ کے غائب ہونے کی جگہ معلوم ہو اور قریب ہو۔ تو لڑکی کی شادی نہیں کی جائے گی اس لیے کہ وہ باپ سے پوچھ سکتی (یہ ممکن ہے) ہے لیکن مصلحت کے پیش نظر اگر وقت تنگ ہو اور سلطان کو لڑکی کے بارے میں کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو باپ کے غائب ہونے کی جگہ کے قریب ہونے کے باوجود سلطان اس لڑکی کی شادی کر سکتا ہے اور جب ہم کہیں کہ یہ ولی قریب موجودگی میں ولی بعید کے نکاح کو جائز قرار دینا ہوگا۔

پس اگر کوئی عورت اس لڑکی کا معاملہ دو ولیوں کے سپرد کر دے اور دونوں ولی اس کا نکاح کر دے تو ظاہر بات ہے کہ ایک نکاح دوسرے سے پہلے ہوگا یا دونوں نکاح ایک ساتھ ہوں گے۔ اس صورت میں یا تو پہلے نکاح کا علم ہوگا یا نہیں ہوگا پس اگر علم ہوگا تو اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر دونوں میں سے کسی نے دخول نہیں کیا تو جس کا نکاح پہلے ہو چکا ہے اس کا نکاح صحیح ہے اور انہوں نے اختلاف کیا جب دوسرے نے دخول کر لیا تو امام شافعیؒ اور ابن عبدالحکم کے نزدیک تو پہلا ہی نکاح ہی درست ہے اور امام مالکؒ اور ابن القاسم کے نزدیک دوسرا نکاح درست قرار پائے گا اور اگر دونوں نکاح اکٹھے ہوئے ہوں تو جہاں تک میں علم رکھتا ہوں کہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ دخول کا اعتبار کیا جائے گا یا نہیں اور کیا یہ عموم کا قیاس کے معارض ہونا ہے یہ اس لیے کہ حضور ﷺ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا "جس عورت کے دو ولی نکاح کر دیں تو پہلا نکاح درست ہے" اس حدیث کا عموم اس امر کا تقاضا کرتا ہے پہلا نکاح درست ہے خواہ دوسرے نے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو جن فقہاء نے دخول کا اعتبار کیا ہے انہوں نے گویا اس نکاح کو اس بیع مکروہ سے مشابہ قرار دیا ہے جس میں خریدی ہوئی چیز ضائع ہو گئی ہو تو وہ بیع درست قرار پائے گی۔ اور یہ قیاس ضعیف ہے لیکن اگر یہ علم نہ ہو کہ کس ولی نے پہلی نکاح کیا ہے تو جمہور فقہاء کے نزدیک نکاح فسخ ہو جائے گا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے بھی دخول نہ کیا ہو تو فسخ ہوگا اور شریحؒ کہتے ہیں کہ اسے اختیار دیا جائے گا۔ وہ جسے اختیار کرے گی وہی شوہر ہوگا لیکن یہ قول شاذ ہے اگرچہ عمر بن عبدالعزیز سے بھی یہی قول مروی ہے۔

اَعْنِيْ	فِيْ	الْغَيْبَةِ	الْبُعْدَةِ	وَ	فِيْ
میری مراد	میں	غائب	بعید	اور	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاِسْرِ	وَ	الْجَهْلِ	بِمَكَانِهٖ	وَ	كَذٰلِكَ
قید	اور	نامعلوم	اس کی جگہ	اور	اس طرح
فَاِذَا	كَانَتْ	فِيْ	غَيْرِ	صُوْنِ	تَزَوُّجٍ
پس جب	ہو	میں	غیر	تحفظ	شادی کرنا
وَ	اِنْ	لَمْ	تَدْعِ	اِلٰى	ذٰلِكَ
اور	اگر	نہ	بلائے	طرف	یہ
وَ	لَمْ	يَخْتَلِفُوْا	فِيْمَا	أَحْسِبُ	اَنَّهَا
اور	نہ	اختلاف کیا	اس میں	گمان	بے شک وہ
لَا	تُزَوَّجُ	فِيْ	الْغَيْبَةِ	الْقَرِيْبَةِ	الْمَعْلُوْمَةِ
نہیں	نکاح	میں	غائب	قریب	معلوم
لِمَكَانٍ	اِمْكَانٍ	مُخَاطَبَتِهٖ	وَ	لَيْسَ	يَبْعُدُ
رہائش	جگہ	اس کا خطاب کرنا	اور	نہیں	بعید (دور)

بِحَسْبِ	النَّظَرِ	الْمُصْلِحِي	الَّذِيْ	اَنْبَنٰى	عَلَيْهِ
گمان کرنا	دیکھنا	اصلاح کرنے والا	جو	بنا	اس پر
هٰذَا	النَّظْرُ	اَنْ	يُقَالَ	اِنْ	ضَاقَ
یہ	دیکھے	اگر	کہا جاتا ہے	اگر	تنگ ہو
الْوَقْتُ	وَ	خَشِيَ	السُّلْطَانَ	عَلَيْهَا	الْفَسَادُ
وقت	اور	خطرہ ہو	بادشاہ	اس پر	فساد کا
زُوِّجَتْ	وَ	اِنْ	كَانَ	الْمَوْضِعُ	قَرِيْبًا
شادی کی گئی	اور	اگر	ہو	جگہ	قریب
وَ	اِذَا	قُلْنَا	اِنَّهٗ	تَجُوْزُ	وَلَايَةُ
اور	جب	ہم نے کہا	بے شک وہ	جائز ہے	ولایت
الْاَبْعَدِ	مَعَ	حُضُوْرِ	الْاَقْرَبِ	فَاِنْ	جَعَلَتْ
دور	ساتھ	موجود	قریب	پس اگر	دیا
اِمْرَاَةٌ	اَمْرَ	هَا	اِلٰى	وَ	لِيُبَيِّنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت	حکم	اس کا	طرف	اور	ظاہر کرے
فَزَوَّجَهَا	كُلُّ	وَاحِدٍ	مِنْهُمَا	فَإِنَّهُ	لَا
نکاح کیا اس کا	ہر	ایک	ان میں سے	بے شک وہ	نہیں
يَخْلُوْ	اَنْ	يَكُوْنَ	تَقَدُّمَ	اَحَدِ هِمَا	فِيْ
اختلاف	یہ کہ	ہو	مقدم	دونوں میں ایک	میں
الْعَقْدِ	عَلَى	الْاٰخَرِ	اَوْ	يَكُوْنَا	عَقْدًا
عقد	پر	دوسرے	یا	ہو	عقد
مَعًا	ثُمَّ	لَا	يَخْلُوْ	ذٰلِكَ	مِنْ
ساتھ	پھر	نہیں	خالی	یہ	سے
اِنْ	يُعْلَمِ	الْمُتَقَدِّمُ	اَوْ	لَا	يُعْلَمُ
اگر	معلوم ہو	مقدم	یا	نہیں	معلوم
اِذَا	عُلِمَ	الْمُتَقَدِّمُ	مِنْهُمَا	فَأَجْمَعُوْا	عَلٰى
جب	علم ہو گیا	مقدم	دونوں سے	اتفاق کیا	پر
اَنَّهَا	لِلْاَوَّلِ	اِذَا	لَمْ	يَدْخُلْ	بِهَا
بے شک وہ	پہلے کے لیے	جب	نہ	داخل ہو	اس کیساتھ
وَاحِدٌ	مِنْهُمَا	وَ	اخْتَلَفُوْا	اِذَا	دَخَلَ
ایک	ان میں سے	اور	اختلاف کیا	جب	داخل ہوا
الثَّانِيْ	فَقَالَ	قَوْمٌ	هِيَ	لِلْاَوَّلِ	وَ
ثانی	پس کہا	ایک گروہ نے	وہ	پہلے کے لیے ہے	اور
قَالَ	قَوْمٌ	هِيَ	لِلثَّانِيْ	وَ	هُوَ
کہا	ایک گروہ نے	وہ	دوسرے کیلئے	اور	وہ
قَوْلُ	مَالِكٍ	وَ	ابْنِ الْقَاسِمِ	وَ	بِالْاَوَّلِ
قول	امام مالک	اور	ابن قاسم	اور	پہلے کیساتھ
قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ	ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ	وَ	اَمَّا
فرمایا	امام شافعی	اور	ابن عبدالحکم نے	اور	بہرحال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ	اَنْكَحَهَا	مَعًا	فَلَا	خِلَافَ	فِيْ
اگر	اس نے عورت کیساتھ نکاح کیا	ایک ساتھ	تو نہیں	اختلاف	میں
فَسْخِ	النِّكَاحِ	فِيْمَا	اَعْرِفُ	وَ	سَبَبٌ
فسخ	نکاح	اس میں جو	میں جانتا ہوں	اور	اختلاف کی وجہ
فِيْ	اِعْتِبَارِ	الدُّخُوْلِ	اَوْ	لَا	اِعْتِبَارِهٖ
میں	اعتبار کرنے	دخول کا	یا	نہ	اسکے اعتبار کرنا
مُعَارَضَةُ	الْعُمُوْمِ	لِلْقِيَاسِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهٗ
معارض	عموم	قیاس کیساتھ	اور	یہ	بے شک وہ
قَدْ رُوِيَ	اَنَّهٗ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ	وَالسَّلَامُ	قَالَ	اَيُّمَا
روایت کی گئی	آپ	علیہ الصلوۃ	والسلام	فرمایا	جس
اِمْرَاَةٍ	اَنْكَحَهَا	وَلِيَّانِ	فَهِيَ	لِلْاَوَّلِ	مِنْهُمَا
عورت	اس کا نکاح کردیں	دو ولی	تو وہ	پہلے کے لیے	دونوں میں سے
فَعُمُوْمُ	هٰذَا	الْحَدِيْثِ	يَقْتَضِيْ	اَنَّهَا	لِلْاَوَّلِ
تو عموم	اس	حدیث	تقاضا کرتا ہے	کہ وہ	پہلے کے لیے
دَخَلَ	فِيْ	الْبَيْعِ الْمَكْرُوْهِ	وَ	هُوَ	ضَعِيْفٌ
داخل ہوا	میں	بیع مکروہ	اور	وہ	ضعیف
وَ	اَمَّا	اِنْ	لَمْ يُعْلَمِ	الْاَوَّلُ	فَاِنَّ
اور	بہرحال	اگرچہ	نہ معلوم ہو	پہلا	تو بیشک
الْجُمْهُوْرَ	عَلَى	الْفَسْخِ	وَ	قَالَ	مَالِكٌ
جمہور	پر	فسخ	اور	فرمایا	امام مالک
يُفْسَخُ	مَا	لَمْ يَدْخُلْ	اَحَدُ هُمَا	وَ	قَالَ
فسخ ہوتا ہے	جب	نہ داخل ہو	ان دونوں میں ایک	اور	فرمایا
شُرَيْحٌ	تُخَيَّرُ	فَاَيُّهُمَا	اِخْتَارَتْ	كَانَ	هُوَ
قاضی شریح	اختیار دیا جائیگا	پس ان دونوں	جو اختیار کر لیگی عورت	ہوگا	وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزَّوْجُ	وَ	هُوَ	شَاذٌّ	وَ	قَدْرُوِیَ
شوہر	اور	وہ	شاذ	اور	تحقیق روایت کی گئی ہے

عَنْ	عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ	
سے	عمر بن عبد عزیز	

اَلْمَوْضِعُ الرَّابِعُ: فِیْ عَضْلِ الْاَوْلِیَاءِ ' وَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهٗ لَیْسَ لِلْوَلِیِّ اَنْ یَّعْضِلَ وَلِیَّتَهٗ' اِذَا دَعَتْ اِلٰی کِفْءٍ وَبِصَدَاقِ مِثْلِهَا وَاَنَّهَا تَرْفَعُ اَمْرَهَا اِلَی السُّلْطَانِ فَیُزَوِّجُهَا مَا عَدَ الْاَبَ ' فَاِنَّهٗ اِخْتَلَفَ فِیْهِ الْمَذْهَبُ' وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ هٰذَا الْاِتِّفَاقِ فِیْمَا هِیَ الْکِفَاءَةُ الْمُعْتَبَرَةُ فِیْ ذٰلِکَ وَهَلْ صَدَاقُ الْمِثْلِ مِنْهَا اَمْ لَا ؟ وَ کَذٰلِکَ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَمْنَعَ نَفْسَهَا مِنْ اِنْکَاحِ مَنْ لَّهٗ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ جَبْرُهَا اِذَا لَمْ تَکُنْ فِیْهَا الْکِفَاءَةُ مَوْجُوْدَةً کَالْاَبِ فِیْ ابْنَتِهِ الْبِکْرِ' اَمَّا غَیْرُ الْبَالِغِ بِاتِّفَاقٍ' وَالْبَالِغُ وَالثَّیِّبُ الصَّغِیْرَةُ بِاخْتِلَافٍ عَلٰی مَا تَقَدَّمَ' وَکَذٰلِکَ الْوَصِیُّ فِیْ مَحْجُوْرَتِهٖ عَلَی الْقَوْلِ بِالْجَبْرِ. فَاَمَّا الْکِفَاءَةُ فَاِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ الدِّیْنَ مُعْتَبَرٌ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا مَا رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ اِسْقَاطِ اِعْتِبَارِ الدِّیْنِ' وَلَمْ یَخْتَلِفِ الْمَذْهَبُ اَنَّ الْبِکْرَ اِذَا زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ وَبِالْجُمْلَةِ مِنْ فَاسِقٍ اَنَّ لَهَا اَنْ تَمْنَعَ نَفْسَهَا مِنَ النِّکَاحِ وَیَنْظُرُ الْحَاکِمُ فِیْ ذٰلِکَ فَیُفَرِّقُ بَیْنَهُمَا' وَکَذٰلِکَ اِنْ زَوَّجَهَا مِمَّنْ مَالُهٗ حَرَامٌ اَوْ مِمَّنْ هُوَ کَثِیْرُ الْحَلْفِ بِالطَّلَاقِ' وَاخْتَلَفُوْا فِی النَّسَبِ هَلْ هُوَ مِنَ الْکِفَاءَةِ اَمْ لَا؟ وَفِی الْحِرْفَةِ وَ فِی الْیَسَارِ وَفِی الصِّحَّةِ مِنَ الْعُیُوْبِ' فَالْمَشْهُوْرُ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمَوَالِیْ مِنَ الْعَرَبِ وَاَنَّهٗ اِحْتَجَّ لِذٰلِکَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ"

ترجمہ: چوتھا موضوع

اولیاء کے روکنے میں: اور فقہاء کے اس امر پر اتفاق ہے کہ ولی اس زیر تولیت ولیہ (لڑکی) کے بارے میں تاخیر نہ کرے جب وہ کفو اور مہر مثل میں شادی کرنے کی خواہاں ہو اس صورت میں یہ ہر لڑکی سلطان کے پاس مرافعہ کر سکتی ہے۔

اور اگر باپ ولی باپ کے علاوہ کوئی اور ہو تو سلطان اس کی شادی کر سکتا ہے اس میں مذہب مختلف ہے۔ اس میں اتفاق کے بعد فقہاء نے اختلاف کیا ہے اس میں کفو معتبر ہے اور کیا مہر مثل اس سے ہے یا نہیں اسی طرح اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر ولی لڑکی کے غیر کفو میں نکاح کرنے پر اسے مجبور کرے تو وہ (لڑکی) رد کر سکتی ہے جس طرح باپ کو اپنی باکرہ نابالغ لڑکی پر بالاتفاق ولایت اجبار حاصل ہے اور بالغ اور صغیرہ ثیبہ پر دلالت کے اختلاف کے ساتھ اجبار حاصل ہے اور اسی طرح وصی کو اپنی مجورہ پر ولایت اجبار حاصل ہے۔ کفایت کے بارے میں اتفاق ہے اس بارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسلک مالکؒ کے فقہاء کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ باکرہ کا جب باپ کسی شرابی یا فاسق سے نکاح کرنے لگے تو لڑکی منع کر سکتی ہے اور حاکم اس میں دیکھ کر دونوں سے تفریق کرا سکتا ہے۔

اسی طرح کا حکم اس صورت میں ہے جب باپ ایسے شخص سے نکاح کر دے جس کی کمائی حرام ہو یا جو طلاق کے بڑے حلف اٹھاتا ہو اور فقہاء نے نسب کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ کیا نسب کفایت میں داخل ہے یا نہیں اور اسی طرح آزادی معاشی فراخی کے بارے میں اور صحت کے عیوب ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

اور امام مالکؒ سے مشہور ہے کہ ان کے نزدیک مولی کا نکاح عرب سے جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول سے استدلال کیا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم :

"اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

اَلْمَوْضِعُ	الرَّابِعُ	فِیْ	عَضْلِ	اَلْاَوْلِیَاءِ	وَ
مقام	چوتھا	میں	روکنا	اولیاء	اور
اتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّهٗ	لَیْسَ	لِلْوَلِیِّ	اَنْ یَّعْضِلَ
اتفاق کیا	پر	بے شک	نہیں	ولی کے لیے	کہ روکے
وَلِیَّتَهٗ	اِذَا	دَعَتْ	اِلٰی	کُفْءٍ	وَبِصَدَاقٍ
ولیہ اپنی	جب	بلائے	طرف	کفو	اور مہر
مِثْلِهَا	وَ	اَنَّهَا	تَرْفَعُ	اَمْرَهَا	اِلَی
اسکی مثل	اور	بیشک وہ	اُٹھائے	معاملہ اس کا	تک
السُّلْطَانِ	فَیُزَوِّجُهَا		مَا عَدَ	اَلْاَب	فَاِنَّهٗ	اِخْتَلَفَ
بادشاہ	تو وہ اس کا نکاح کرے		علاوہ	باپ	تو بیشک	اختلاف کیا
فِیْهِ	اَلْمَذْهَبُ	وَ	اخْتَلَفُوْا		بَعْدَ هٰذَا	اَلْاِتِّفَاقِ
اس میں	مذہب	اور	اختلاف کیا انہوں نے		اس کے بعد	اتفاق
فِیْمَا	هِیَ	اَلْکِفَائَةُ	اَلْمُعْتَبَرَةُ	فِیْ	ذٰلِکَ
اس میں	وہ	کفاءۃ	معتبر	میں	اس
هَلْ	صِدَاقٌ	اَلْمِثْلِ مِنْهَا	مِنْهَا اَمْ	لَا	وَ
کیا	مہر	مثل ان سے	اس سے یا	نہیں	اور
کَذٰلِکَ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّ	لِلْمَرْاَةِ	اِنْ
اسی طرح	اتفاق کیا	پر	بیشک	عورت کے لیے	اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَمْنَعُ	نَفْسَهَا	مِنْ	اِنْكَاحِ	مِنْ	لَهُ
منع کرے	اپنا نفس	سے	نکاح کرانے	اس سے	اس کے لیے
مِنَ الْاَوْلِيَاءِ	جَبْرُهَا	اِذَا	لَمْ تَكُنْ	فِيْهَا	الْكِفَاءَ ةُ
اولیاء	اس پر جبر	جب	نہ ہو	اس میں	کفاءۃ
مَوْجُوْدَةٌ	كَالْاَبِ	فِيْ	اِبْنَتِهِ	اَلْبِكْرِ	اَمَّا
موجود	جیسا کہ باپ	میں	اپنی بیٹی	کنواری	بہرحال
غَيْرُ	اَلْبَالِغِ	بِاتِّفَاقٍ	وَ	اَلْبَالِغُ	وَ
غیر	بالغ	اتفاق کیساتھ	اور	بالغ	اور
اَلثَّيِّبُ	اَلصَّغِيْرَةُ	بِاخْتِلَافٍ	عَلٰى	مَا	تَقَدَّمَ
ثیبہ	چھوٹی	اختلاف پر	پر	جو	گزرا پہلے
اَلْوَصِيُّ	فِيْ	مَحْجُوْرِهٖ	عَلٰى	اَلْقَوْلِ	بِالْجَبْرِ
وصی	میں	اپنی محجورہ	پر	قول	جبر پر
فَاَمَّا	اَلْكِفَاءَ ةُ	فَاِنَّهُمُ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ
پس بہرحال	کفاءۃ	تو بیشک وہ	متفق ہیں	پر	کہ
اَلدِّيْنَ	مُعْتَبَرٌ	فِيْ	ذٰلِكَ	اِلَّا	مَارُوِيَ
دین	معتبر	میں	اس میں	مگر	جو روایت کیا گیا
عَنْ	مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ	مِنْ	اِسْقَاطِ	اِعْتِبَارِ	اَلدِّيْنِ
سے	محمد بن الحسن	سے	ساقط کرنے	اعتبار	دین
وَ	لَمْ يَخْتَلِفِ	اَلْمَذْهَبُ	اَنَّ	اَلْبِكْرَ	اِذَا
اور	نہیں مختلف	مذہب	کہ	باکرہ	جب
زَوَّجَهَا	اَلْاَبُ	مِنْ	شَارِبِ اَلْخَمْرِ	وَ	بِالْجُمْلَةِ
نکاح کرے اسکا	باپ	سے	شرابی	اور	کسی ایسے مخص
مِنْ	فَاسِقٍ	اَنَّ	لَهَا	اَنْ تَمْنَعَ	نَفْسَهَا
سے	فاسق	تو بے شک	اس کے لیے	کہ منع کرے	اپنے نفس
مِنَ	اَلنِّكَاحِ	وَ	يَنْظُرُ	اَلْحَاكِمُ	فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے	نکاح	اور	دیکھتا ہے	حاکم	میں
ذٰلِکَ	فَیُفَرِّقُ	بَیْنَهُمَا	وَ	کَذٰلِکَ	اَنْ
اس میں	تو جدائی کریگا	ان دونوں کے درمیان	اور	اسی طرح	اگر
زَوَّجَهَا	مِمَّنْ	مَالُهٗ	حَرَامٌ	اَوْ	مِمَّنْ
نکاح کردیا اسکا	اس سے	اس کا مال	حرام	یا	اس سے
هُوَ	کَثِیْرُ	الْحَلِفِ	بِالطَّلَاقِ	وَ	اخْتَلَفُوْا
جو	زیادہ	قسم	طلاق کیساتھ	اور	اختلاف کیا
فِیْ	النَّسَبِ	هَلْ	هُوَ	مِنَ	الْکَفَاءَةِ
میں	نسب	کیا	وہ	سے	کفاءۃ
اَمْ	لَا	وَ	فِیْ	الْحُرِّیَّةِ	وَ
یا	نہیں	اور	میں	آزاد	اور
فِیْ	الْیَسَارِ	وَ	فِیْ	الصَّحَّةِ	مِنَ
میں	خوشحالی	اور	میں	صحت	سے
الْعُیُوْبِ	فَالْمَشْهُوْرُ	عَنْ	مَالِکٍ	اَنَّهٗ	یَجُوْزُ
عیبوں	پس مشہور	سے	امام مالک	کہ	جائز ہے
نِکَاحُ	الْمَوَالِیْ	مِنَ	الْعَرَبِ	وَ	اَنَّهٗ
نکاح	غلاموں	سے	عرب	اور	بیشک
اِحْتَجَّ	لِذٰلِکَ	بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی	اِنَّ	اَکْرَمَکُمْ	عِنْدَ
استدلال کیا	اس کے لیے	اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ	بیشک	زیادہ عزت والا تم میں	نزدیک
اللّٰهِ	اَتْقٰکُمْ				
اللہ	پرہیزگار تم میں سے				

وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَحْمَدُ: لَا تُزَوَّجُ الْعَرَبِیَّةُ مِنْ مَوْلًی، وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ: لَا تُزَوَّجُ قُرَشِیَّةٌ اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ وَلَا عَرَبِیَّةٌ اِلَّا مِنْ عَرَبِیٍّ. وَالسَّبَبُ فِیْ اِخْتِلَافِهِمْ اِخْتِلَافُهُمْ فِیْ مَفْهُوْمِ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِدِیْنِهَا وَجَمَالِهَا وَمَالِهَا وَحَسَبِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمِيْنُكَ" فَمِنْ هُمْ مَنْ رَاٰى اَنَّ الْحَسَبَ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ بِمَعْنَى الدِّيْنِ وَكَذٰلِكَ الْمَالُ، وَاَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا اَخْرَجَهُ الْاِجْمَاعُ، وَهُوَ كَوْنُ الْحُسْنِ لَيْسَ مِنَ الْكِفَاءَةِ، وَكُلُّ مَنْ يَّقُوْلُ بِرَدِّ النِّكَاحِ مِنَ الْعُيُوْبِ يُدْخِلُ الصِّحَّةَ مِنْهَا مِنَ الْكِفَاءَةِ وَعَلٰى هٰذَا فَيَكُوْنُ الْحُسْنُ يُعْتَبَرُ لِجِهَةٍ مَّا، وَلَمْ يَخْتَلِفِ الْمَذْهَبُ اَيْضًا اِنَّ الْفَقْرَ مِمَّا يُوْجِبُ فَسْخَ اِنْكَاحِ الْاَبِ اِبْنَتَهُ الْبِكْرَ، اَعْنِيْ اِذَا كَانَ فَقِيْرًا غَيْرَ قَادِرٍ عَلَى النَّفَقَةِ عَلَيْهَا فَالْمَالُ عِنْدَهُ مِنَ الْكِفَاءَةِ، وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ. وَاَمَّا الْحُرِّيَّةُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ الْمَذْهَبُ اَنَّهَا مِنَ الْكِفَاءَةِ لِكَوْنِ السُّنَّةِ الثَّابِتَةِ لِتَخْيِيْرِ الْاَمَةِ اِذَا عُتِقَتْ. وَاَمَّا مَهْرُ الْمِثْلِ فَاِنَّ مَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ يَرَيَانِ اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْكِفَائَةِ، وَاَنَّ لِلْاَبِ اَنْ يُنْكِحَ اِبْنَتَهُ بِاَقَلَّ مِنْ صِدَاقِ الْمِثْلِ اَعْنِيْ الْبِكْرَ، وَاَنَّ الثَّيِّبَ الرَّشِيْدَةَ اِذَا رَضِيَتْ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لِلْاَوْلِيَاءِ، وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: مَهْرُ الْمِثْلِ مِنَ الْكِفَاءَةِ

ترجمہ:

اور سفیان ثوری اور امام احمدؒ کے نزدیک قرشی عورت کا قرشی مرد اور عربی عورت کا عربی مرد ہی سے نکاح ہونا چاہیے اور ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ ان کا اختلاف حضور علیہ السلام کے مفہوم کی بنا پر ہے۔ ''عورت سے شادی اس کے دین' خوبصورتی' مال اور حسب کی بنا پر کی جاتی ہے خدا تمہیں توفیق دے تم دین دار سے شادی کرو''۔

پس ان میں سے بعض فقہاء کی رائے ہے بے شک صرف دین معتبر ہے' بعض کے نزدیک حضور علیہ السلام کے نقول کی بنا پر علیک بذات الدین تبت یمینک اور ان میں سے بعض فقہاء کی رائے ہے کہ بے شک حسب اس حدیث میں وہ دین کے معنی میں ہے اور اسی طرح مال ہے اور بے شک اس سے وہی خارج ہوگا جو اجماع سے خارج ہوگا اور وہ یہ ہے کہ حسن ہونا کفایت میں معتبر نہیں ہے اور وہ ہر جو کہتا ہے عیبوں کے ہونے سے نکاح رد ہو سکتا ہے ان کے نزدیک صحت بھی امور کفایت میں سے ہے۔

اس لحاظ سے حسن بھی معتبر ہوگا اور مسلک امام مالکؒ میں اس امر میں اختلاف ہے یعنی اگر شوہر نفقہ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو گویا امام مالکؒ کے نزدیک مال بھی امور کفایت میں سے ہے مگر امام ابوحنیفہؒ کی یہ رائے نہیں ہے۔

وَ	قَالَ	سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ	وَ	اَحْمَدُ	لَا
اور	فرمایا	سفیان ثوری	اور	احمد بن حنبل	نہیں
تُزَوَّجُ	الْعَرَبِيَّةُ	مِنْ	مَوْلًى	وَ	قَالَ
نکاح کیا جائے	عربیہ	سے	غلام	اور	فرمایا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	اَصْحَابُهُ	لَا	تُزَوَّجُ	قُرَشِيَّةٌ
ابوحنیفہ	اور	اسکے اصحاب	نہیں	نکاح کیا جائے	قریشیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا	مِنْ	قُرَشِيَّ	وَ	لَا	عَرَبِيَّةٌ
مگر	سے	قریشی	اور	نہ	عربیہ
اِلَّا	مِنْ	عَرَبِيٍّ	وَ	السَّبَبُ	فِيْ
مگر	سے	عربی	اور	وجہ	میں

اِخْتِلَافِهِمْ	فِيْ	مَفْهُوْمِ	قَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	
اُنکے اختلاف	میں	مفہوم	اس کا فرمان	علیہ الصلوۃ والسلام	

تُنْكَحُ	اَلْمَرْاَةُ	لِدِيْنِهَا	وَ	جَمَالِهَا	وَ
نکاح کیا جاتا	عورت	اپنے دین کی وجہ سے	اور	اپنی حسن	اور

حَمَيْهَا	فَاظْفَرْ	بِذَاتِ	الدِّيْنِ	تَرِبَتْ	يَمِيْنُكَ
محال	تو کامیاب ہو	ذات پر	قرض	خاک آلود ہو	تیرا دایاں ہاتھ

فَمَنْ	هُمْ	مَنْ	رَاٰى	اَنَّ	اَلْحُسْبَ
پس سے	وہ	جو	دیکھا	بیشک	حسب
فِيْ	ذٰلِكَ	هُوَ	بِمَعْنٰى	الدَّيْنِ	وَ
میں	یہ	وہ	معنیٰ کیساتھ	قرض	اور
كَذٰلِكَ	اَلْمَالُ	وَ	اَنَّهٗ	لَا	يَخْرُجُ
اسی طرح	مال	اور	بیشک وہ	نہیں	نکلتا ہے
مِنْ	ذٰلِكَ	اِلَّا	مَا	اَخْرَجَهُ	اَلْاِجْمَاعُ
سے	یہ	مگر	جو	نکالا ہے	اجماع

وَ	هُوَ	كَوْنُ	اَلْحَسَبِ	لَيْسَ	مِنَ
اور	وہ	ہو	حسن	نہیں	سے
اَلْكَفَاءَةِ	وَ	كُلُّ	مَنْ	يَقُوْلُ	بِرَدِّ
کفاءۃ	اور	ہر	جو	کہتا ہے	رد کیساتھ
اَلنِّكَاحِ	مِنَ	اَلْعُيُوْبِ	يُخِلُّ	اَلصِّحَّةَ	مِنْ
نکاح	سے	عیوب	داخل ہے	صحت	سے
هٰذَا	مِنَ	اَلْكِفَاءَةِ	وَ	عَلٰى	هٰذَا
وہ	سے	کفایت	اور	پر	یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَكُوْنُ	الْحُسْنُ	يُعْتَبَرُ	لِجِهَةِ	مَا	وَ
پس ہو	حسن	اعتبار کیا جائیگا	جہت	جو	اور
لَمْ	يَخْتَلِفِ	الْمَذْهَبُ	اَيْضًا	اِنَّ	الْفَقْرَ
نہیں	اختلاف کیا	مذہب	بھی	بیشک	تنگ دستی
مِمَّا	يُوْجِبُ	فَسْخَ	اِنْكَاحِ	اَلْاَب	ابْنَتِه
اس سے	واجب ہے	فسخ	نکاح	باپ	اپنی بیٹی
الْبِكْرِ	اَعْنِيْ	اِذَا	كَانَ	فَقِيْرًا	غَيْرَ
کنواری	میری مراد	جب	ہو	محتاج	غیر
قَادِرٍ	عَلَى	النَّفَقَةِ	عَلَيْهَا	فَالْمَالُ	عِنْدَهٗ
قادر	پر	اخراجات	اس پر	پس مال	اسکے پاس
مِنَ	الْكِفَاءَةِ	وَ	لَمْ	يَرَ	ذٰلِكَ
سے	کفایت	اور	نہیں	دیکھا	یہ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	اَمَّا	الْحُرِّيَّةُ	فَلَمْ	يَخْتَلِفْ
امام اعظم ابوحنیفہ	اور	بہرحال	آزادی	پس نہ	اختلاف کیا
الْمَذْهَبُ	اَنَّهَا	مِنَ	الْكِفَاءَةِ	لِكَوْنِ	السُّنَّةَ
مذہب	بیشک وہ	سے	کفایت	کیونکہ	سنت
الثَّابِتَةِ	وَ	اَمَّا	مَهْرُ	الْمِثْلِ	فَاِنَّ
ثابتہ	اور	بہرحال	مہر	مثل	تو بیشک
مَالِكًا	وَ	الشَّافِعِيَّ	يَرَيَانِ	اَنَّهٗ	لَيْسَ
امام مالک	اور	امام شافعی	موقف	بیشک وہ	نہیں
مِنَ	الْكِفَائَةِ	وَ	اِنَّ	لِلْاَبِ	اَنْ
سے	کفایت	اور	بے شک	باپ کیلئے	یہ کہ
يُّنْكِحَ	ابْنَتَهٗ	بِاَقَلَّ	مِنْ	صِدَاقِ	الْمِثْلِ
نکاح کرے	بیٹی اپنی	کم کیساتھ	سے	مہر	مثل
اَعْنِيْ	الْبِكْرَ	وَ	اِنَّ	الثَّيِّبَ	الرَّشِيْدَةَ
میری مراد	کنواری	اور	بیشک	ثیبہ	سمجھ بوجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا	رَضِيَتْ	بِهٖ	لَمْ	يَكُنْ	لِلْاَوْلِيَاءِ
جب	راضی ہو	یہی	نہ	ہو	اولیاء کیلئے
وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	مَهْرُ	الْمِثْلِ	مِنَ
اور	فرمایا	امام اعظم ابو حنیفہ	مہر	مثل	سے
الْكِفَاءَةِ					
کفایت					

وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ اَمَّا فِيْ الْاَبِ فَلِاخْتِلَافِهِمْ هَلْ لَهٗ اَنْ يَّضَعَ مِنْ صِدَاقِ اِبْنَتِهِ الْبِكْرِ شَيْئًا اَمْ لَا؟ وَاَمَّا فِي الثَّيِّبِ فَلِاخْتِلَافِهِمْ هَلْ تَرْتَفِعُ عَنْهَا الْوَلَايَةُ فِيْ مِقْدَارِ الصَّدَاقِ اِذَا كَانَتْ رَشِيْدَةً كَمَا تَرْتَفِعُ عَنْهَا الْوِلَايَةُ فِيْ مِقْدَارِ الصَّدَاقِ اِذَا كَانَتْ رَشِيْدَةً كَ ا تَرْتَفِعُ فِيْ سَائِرِ تَصَرُّفَاتِهَا لِمَالِيَّةِ اَمْ لَيْسَ تَرْتَفِعُ الْوَلَايَةُ عَنْ مِقْدَارِ الصَّدَاقِ اِذَا كَانَتْ لَا تَرْتَفِعُ عَنْهَا فِي التَّصَرُّفِ فِي النِّكَاحِ وَالصَّدَاقُ مِنْ اَسْبَابِهٖ وَقَدْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ اَخْلَقَ بِمَنْ يُّشْتَرَطُ الْوِلَايَةَ مِمَّنْ لَمْ يَشْتَرِطْهَا لٰكِنَّ اِلَيَّ الْاَمْرُ بِالْعَكْسِ وَيَتَعَلَّقُ بِاَحْكَامِ الْوِلَايَةِ مَسْئَلَةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَهِيَ هَلْ يَجُوْزُ لِلْوَلِيِّ اَنْ يُّنْكِحَ وَلِيَّتَهٗ مِنْ نَّفْسِهٖ اَمْ لَا يَجُوْزُ ذَالِكَ؟ فَمَنَعَ ذٰلِكَ الشَّافِعِيُّ قِيَاسًا عَلَى الْحَاكِمِ وَالشَّاهِدِ اَعْنِيْ اَنَّهٗ لَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهٖ وَلَا يَشْهَدُ لِنَفْسِهٖ وَاَجَازَ ذٰلِكَ مَالِكٌ وَلَا اَعْلَمُ لَهٗ حُجَّةً فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا رُوِيَ مِنْ "اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ بِغَيْرِ الْوَلِيِّ" لِاَنَّ اِبْنَهَا كَانَ صَغِيْرًا وَمَالَتْ "اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ فَجَعَلَ صِدَاقَهَا عِتْقَهَا" وَالْاَصْلُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فِيْ اَنْكِحَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّهَا عَلَى الْخُصُوْصِ حَتّٰى يَدُلَّ الدَّلِيْلُ عَلَى الْعُمُوْمِ لِكَثْرَةِ خُصُوْصِيَّتِهٖ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ تَرَدَّدَ قَوْلُهٗ فِي الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ.

ترجمہ:

مسلک امام مالکؒ میں اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ آزادی بھی امور کفایت میں سے ہے کیونکہ سنت ثابتہ موجود ہے کہ آزاد ہو جانے پر باندی کو اختیار دیا گیا ہے اور لیکن مہر مثل پس بے شک امام مالکؒ اور امام شافعیؒ دونوں کے نزدیک کفایت سے نہیں ہے بے شک باپ اپنی بیٹی کا مہر مثل سے کم پر بھی نکاح کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے شک ثیبہ عاقلہ جب اس پر راضی ہو یعنی مہر مثل سے کمی پر تو اولیاء اس بارے میں دخل نہیں دے سکتے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مہر مثل بھی امور کفایت میں سے ہے اور ان کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا باپ اپنی باکرہ بیٹی کے مہر میں کمی کا اختیار رکھتا ہے؟ یا نہیں' اور یہ کہ ثیبہ کے بارے میں مہر کی مقدار کے معاملے میں باپ کی ولایت ختم ہو جاتی ہے جب وہ عاقلہ ہو اور اس کے دیگر مالی تصرفات میں باپکی ولایت نہیں ہوتی یا مہر کی مقدار میں ولایت ختم نہیں ہوتی جب نکاح کے بارے میں ولایت ختم نہیں ہوتی اور مہر اسباب نکاح سے ہے اور یہ قول ان فقہاء کا ہونا چاہیے جن کے نزدیک ولایت شرط ہے مگر معاملہ اس کے برعکس ہے اور احکام ولایت سے ایک مشہور مسئلہ تعلق رکھتا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ کیا ولی کے لیے اپنی زیر تولیت سے خود نکاح کر لینا جائز ہے یا جائز نہیں ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے یہ حاکم اور شاہد پر قیاس ہے کہ وہ خود ہی حاکم اور خود ہی شاہد نہیں بن سکتا اور امام مالکؒ نے جائز قرار دیا ہے اور مجھے اس کی دلیل معلوم نہیں ہے مگر جو حضور ﷺ سے مروی ہے کہ ام سلمہ سے بغیر ولی کے نکاح کیا۔ اس لیے حضرت سلمہؓ کے صاحبزادے چھوٹے تھے اور یہ بھی مستند طریقے پر ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا تھا اور ان کی آزادی کو ہی اس کا مہر قرار دیا تھا اور امام شافعی رسول اللہ ﷺ کے نکاحوں کو آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔

وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	اَمَّا	فِيْ	الْاَب
اور	وجہ	انکا اختلاف کرنا	بہرحال	میں	باپ
فَلِاخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	لَهٗ	اَنْ	يَضَعَ	مِنْ
تو انکا اختلاف	کیا	اس کیلئے	یہ کہ	وہ رکھے	سے
صِدَاقِ	اِبْنَتِه	الْبِكْرِ	شَيْئًا	اَمْ	لَا
مہر	اپنی بیٹی	کنواری	کچھ	یا	نہیں
وَ	اَمَّا	فِي	الثَّيِّبِ	فَلِاخْتِلَافِهِمْ	هَلْ
اور	بہرحال	میں	ثیبہ	تو انکا اختلاف	کیا
تَرْتَفِعُ	عَنْهَا	الْوَلَايَةُ	فِيْ	مِقْدَارِ	الصَّدَاق
ختم ہو جائے گی	اس سے	ولایت	میں	مقدار	مہر
اِذَا	كَانَتْ	رَشِيْدَةً	كَامِلًا	تَرْتَفِعُ	عَنْهَا
جب	ہو	سمجھداری	جیسا کہ	ختم ہو جاتی ہے	اس سے
الْوَلَايَةُ	فِيْ	مِقْدَارِ	الصَّدَاقِ	اِذَا	كَانَتْ
ولایت	میں	مقدار	مہر	جب	ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسِيْدَهْ	كَامَّا	تَرْتَفِعُ	فِيْ	سَائِرِ	تَصَرُّفِ
سمجھداری	جیسا کہ	ختم ہوجاتی ہے	میں	تمام	تصرف
فَإِنَّهَا	لَمَالِيَّةٌ	اَمْ	لَيْسَ	تَرْتَفِعُ	الْوِلَايَةُ
تو بیشک اس کو	مالی	یا	نہیں	ختم ہوجاتی ہے	ولایت
عَنْ	مِقْدَارِ	الصَّدَاقِ	إِذَا	كَانَتْ	لَا
سے	مقدار	مہر	جب	ہو	نہیں
تَرْتَفِعُ	عَنْهَا	فِيْ	التَّصَرُّفِ	فِيْ	النِّكَاحِ
ختم ہوتی	اس سے	میں	تصرف	میں	نکاح
وَ	الصَّدَاقُ	مِنْ	اَسْبَابِهِ	وَ	قَدْ
اور	مہر	سے	اس کے اسباب	اور	تحقیق
كَانَ	هٰذَا	الْقَوْلُ	اَخْلَقَ	بِمَنْ	يُشْتَرَطُ
ہو	یہ	قول	پیدا کیا	جو	شرط لگاتا ہے
الْوِلَايَةُ	مِمَّنْ	لَمْ	يَشْتَرِطْهَا	لٰكِنْ	اِلَى الْاَمْرِ
ولایت	اس سے	نہیں	اس کی شرط لگائی	لیکن	قاضی
بِالْعَكْسِ	وَ	يَتَعَلَّقُ	بِاَحْكَامِ	الْوِلَايَةِ	مَسْئَلَةٌ
عکس	اور	متعلق	احکام کیساتھ	ولایت	مسئلہ
مَشْهُوْرَةٌ	وَ	هِيَ	هَلْ	يَجُوْزُ	لِلْوَلِيِّ
مشہور	اور	وہ	کیا	جائز ہے	ولی کیلئے
اَنْ	يُنْكِحَ	وَلِيَّتَهُ	مِنْ	نَفْسِهِ	اَمْ
یہ کہ	نکاح	اس کا ولی	سے	اپنی ذات	یا
لَا	يَجُوْزُ	ذٰلِكَ	فَمَنَعَ	ذٰلِكَ	الشَّافِعِيُّ
نہیں	جائز	یہ	تو منع کیا	یہ	امام شافعی
قِيَاسًا	عَلَى	الْحَاكِمِ	وَ	الشَّاهِدِ	أَعْنِيْ
قیاس کرتا	پر	حاکم	اور	گواہ	میری مراد
اَنَّهُ	لَا	يَحْكُمُ	لِنَفْسِهِ	وَ	لَا
بیشک وہ	نہیں	فیصلہ کرتا	اپنے لئے	اور	نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْهَدُ	لِنَفْسِهٖ	وَ	اَجَازَ	ذٰلِكَ	مَالِكٌ
گواہی دیتا ہے	اپنی ذات کیلئے	اور	اجازت دی	یہ	امام مالک
وَ	لَا	اَعْلَمُ	لَهٗ	حُجَّةٌ	فِيْ
اور	نہیں	میں جانتا ہوں	اس کے لیے	حجت	میں
ذٰلِكَ	اِلَّا	مَا	رُوِيَ	مِنْ	اَنَّهٗ
یہ	سوائے	جو	روایت کی گئی	سے	بیشک وہ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	تَزَوَّجَ	اُمَّ سَلَمَةَ	بِغَيْرِ	الْوَلِيِّ	لِاَنَّ
علیہ الصلوۃ والسلام	شادی فرمائی	ام سلمہ	بغیر	ولی	کیونکہ
اِبْنَهَا	كَانَ	صَغِيْرًا	وَ	مَا	ثَبَتَ
اس کا بیٹا	ہو	چھوٹا	اور	جو	ثابت کیا
اَنَّهٗ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	اَعْتَقَ	صَفِيَّةَ	فَجَعَلَ	صِدَاقَهَا
بے شک وہ	علیہ الصلوۃ والسلام	آزاد کیا	صفیہ	تو بنایا	اس کا مہر
عِتْقَهَا	وَ	الْاَصْلُ	عِنْدَ	الشَّافِعِيِّ	فِيْ
اس کی آزادی	اور	اصل	نزدیک	امام شافعی	میں

اَنْكِحَةِ	النَّبِيِّ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ	اَنَّهَا	عَلَى	الْخُصُوْصِ
نکاح	نبی پاک	علیہ الصلوۃ والسلام	بے شک وہ	پر	مخصوص

حَتّٰى	يَدُلَّ	الدَّلِيْلُ	عَلَى	الْعُمُوْمِ	لِكَثْرَةِ
یہاں تک	دلالت کرے	دلیل	پر	عموم	بہت زیادہ
خُصُوْصِيَّتِهٖ	فِيْ	هٰذَا	الْمَعْنٰى	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ	وَ
اس کی خصوصیت	میں	یہ	معنی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور

لٰكِنْ	تَرَدَّدَ	قَوْلُهٗ	فِيْ	الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ	
لیکن	تردد کیا	اس کا قول	میں	امام اعظم ابوحنیفہ	

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ. فِي الشَّهَادَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاتَّفَقَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ عَلٰى اَنَّ الشَّهَادَةَ مِنْ شَرْطِ النِّكَاحِ. وَاخْتَلَفُوْا هَلْ هِيَ شَرْطُ تَمَامٍ يُؤْمَرُ بِهِ عِنْدَ الدُّخُوْلِ اَوْشَرْطُ صِحَّةٍ يُؤْمَرُ بِهِ عِنْدَ الْعَقْدِ وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ السِّرِّ وَاخْتَلَفُوْا اِذَا اَشْهَدَ شَاهِدَيْنِ وَاَوْصَيَا بِالْكِتْمَانِ هَلْ هُوَ سِرٌّ اَوْلَيْسَ بِسِرٍّ فَقَالَ مَالِكٌ هُوَ سِرٌّ وَيُفْسَخُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ لَيْسَ بِسِرٍّ وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ هَلِ الشَّهَادَةُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ اَمْ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ مِنْهَا سَدُّ ذَرِيْعَةِ الْاِخْتِلَافِ اَوِالْاِنْكَارِ؟ فَمَنْ قَالَ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ قَالَ: هِيَ شَرْطٌ مِنْ شُرُوْطِ الصِّحَّةِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ قَالَ: مِنْ شُرُوْطِ التَّمَامِ ' وَالْاَصْلُ فِيْ هٰذَا مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "لَانِكَاحَ اِلَّا بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ وَوَلِيٍّ مُرْشِدٍ"

ترجمہ: دوسری فصل: گواہی (شہادت) کے بارے میں

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ شہادت نکاح کی شرط ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا شہادت شرط تمام ہے کہ دخول کے وقت اس کا حکم ہوگا یا شرط صحت ہے کہ انعقاد نکاح کے وقت اس کا حکم ہوگا۔ بہر حال اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ خفیہ نکاح جائز نہیں ہے اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے اس میں جب دو گواہ اور دو صی خفیہ گواہی دیں۔ کیا یہ خفیہ نکاح ہے یا خفیہ نکاح نہیں ہے۔

پس امام مالکؒ کے نزدیک وہ خفیہ ہے اور فسخ کرنے کے قابل ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے کہا خفیہ نہیں ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا شہادت نکاح حکم شرعی ہے؟ یا بے شک مقصود اس سے اختلاف یا انکار کا سد باب کرنا ہے۔ جن کے نزدیک حکم شرعی ہے انہوں نے کہا کہ گواہی شرائط نکاح میں سے شرط ہے اور جن نے کہا اس سے پختہ ہوتا ہے انہوں نے کہا تمام مکمل ہونے کی شہادت شرط ہے اور اصل اس بارے میں یہ ہے کہ جو حدیث ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ ''دو عادل (پارسا) گواہوں اور عاقل ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ہے۔''

وَ	اتَّفَقَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ	الشَّافِعِيُّ	وَ
اور	اتفاق کیا ہے	امام اعظم ابوحنیفہ	اور	امام شافعی	اور
مَالِكٌ	عَلٰى	اَنَّ	الشَّهَادَةَ	مِنْ	شَرْطِ
امام مالک	پر	بے شک	گواہی	سے	شرط
النِّكَاحِ	وَ	اخْتَلَفُوْا	هَلْ	هِيَ	شَرْطُ
نکاح	اور	اختلاف کیا	میل	وہ	شرط
تَمَامٍ	يُؤْمَرُ	بِهٖ	عِنْدَ	الدُّخُوْلِ	اَوْ
تمام	حکم دیا جائے گا	یہی	وقت	دخول	یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَرْطُ	صِحَّةِ	يُؤْمَرُ	بِهٖ	عِنْدَ	الْعَقْد
شرط	صحت	حکم دیا جائے گا	یہی	وقت	عقد
وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهٗ	لَا	يَجُوْزُ
اور	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	نہیں	جائز
نِكَاحُ	السِّرِّ	وَ	اخْتَلَفُوْا	اِذَا	اشْهَدَ
نکاح	پوشیدہ	اور	اختلاف کیا	جب	گواہی دے
شَاهِدَيْنِ	وَوَصَّيَا	بِالْكِتْمَانِ	هَلْ	هُوَ	سِرٌّ
دو گواہوں	اور انہوں نے وصیت کی	چھپانے کے ساتھ	کیا	وہ	چھپانا
اَوْ	لَيْسَ	بِسِرٍّ	فَقَالَ	مَالِكٌ	هُوَ
یا	نہیں	چھپانے کیساتھ	پس فرمایا	امام مالک	وہ
بِسِرٍّ	وَ	يَفْسَخُ	وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
خفیہ	اور	فسخ ہے	اور	فرمایا	امام ابوحنیفہ
وَ	الشَّافِعِيُّ	لَيْسَ	بِسِرٍّ	وَ	سَبَبٌ
اور	امام شافعی	نہیں	خفیہ کیساتھ	اور	وجہ
اِخْتِلَافِهِمْ	هَلِ	الشَّهَادَةُ	فِيْ	ذٰلِكَ	حُكْمٌ
ان کا اختلاف کرنا	کیا	گواہی	میں	یہ	حکم
شَرْعِيٌّ	اَمْ	اِنَّمَا	الْمَقْصُوْدُ	مِنْهَا	سَدُّ
شرعی	یا	بیشک	مقصود	اس میں	بند
ذَرِيْعَةِ	الْاِخْتِلَافِ	اَوِ	الْاِنْكَارِ	فَمِنْ	قَالَ
راستہ	اختلاف کرنا	یا	انکار کرنا	تو جن	فقہاء نے کہا
حُكْمٌ	شَرْعِيٌّ	قَالَ	هِيَ	شَرْطٌ	مِنْ
حکم	شرعی	اس نیکہا	وہ	شرط	سے
شُرُوْطِ	الصِّحَّةِ	وَ	مَنْ	قَالَ	تَوَثَّقَ
شرائط	صحت	اور	جن	فقہاء نے کہا	توثیق
قَالَ	مِنْ	شُرُوْطِ	التَّمَامِ	وَ	الْاَصْلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا	سے	شرائط	تمام	اور	اصل
قَالَ	هٰذَا	مَا	رُوِیَ	عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ
میں	یہ	جو	روایت کی گئی	سے	ابن عباس
لَا	نِکَاحَ	اِلَّا	بِشَاهِدَیْ	عَدْلٍ	وَ
نہیں	نکاح	مگر	گواہوں کیساتھ	عادل	اور
وَلِیِّ	مُرْشِدٍ				
ولی	ہدایت یافتہ				

وَلَا مُخَالِفَ لَهُ الصَّحَابَةُ وَكَثِيْرُ النَّاسِ، وَرَأَى هٰذَا دَاخِلًا فِيْ بَابِ الْإِجْمَاعِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ رُوِيَ مَرْفُوْعًا اَلدَّارُ قُطْنِيُّ، وَذَكَرَ اَنْ فِيْ سَنَدِهٖ مَجَاهِيْلَ، وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ عِنْدَهٗ بِشَهَادَةِ فَاسِقَيْنِ، لِاَنَّ الْمَقْصَدَ عِنْدَهٗ بِالشَّهَادَةِ هُوَ الْاِعْلَانُ فَقَطْ، وَالشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنَّ الشَّهَادَةَ تَتَضَمَّنُ الْمَعْنَيَيْنِ، اَعْنِيْ الْاِعْلَانَ وَالْقَبُوْلَ، وَلِذٰلِكَ اِشْتَرَطَ فِيْهَا الْعَدَالَةَ، وَاَمَّا مَالِكٌ فَلَيْسَ تَتَضَمَّنُ عِنْدَهُ الْاِعْلَانَ اِذَا وُصِيَ الشَّاهِدُ بِالْكِتْمَانِ. وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلْ مَا تَقَعُ فِيْهِ الشَّهَادَةُ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اِسْمُ السِّرِّ اَمْ لَا؟ وَالْاَصْلُ فِيْ اِشْتِرَاطِ الْاِعْلَانِ قَوْلُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ" خَرَّجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَقَالَ عُمَرُ فِيْهِ: هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَوْ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ لَرَجَمْتُ، وَقَالَ اَبُوْ نُوْرٍ وَجَمَاعَةٌ: لَيْسَ الشُّهُوْدُ مِنْ شَرْطِ النِّكَاحِ لَا شَرْطَ صِحَّةٍ وَلَا شَرْطَ تَمَامٍ، وَفَعَلَ ذٰلِكَ الْحَسَنُ ۔ عَلِيٌّ، رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ شَهَادَةٍ ثُمَّ اَعْلَنَ بِالنِّكَاحِ.

ترجمہ:

صاحبین سے اس کے برخلاف کوئی رائے منقول نہیں ہے۔ اسی لیے بعض لوگوں نے اسے اجماع قرار دیا ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے کہ دار قطنی نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور ساتھ ہی کہا ہے کہ اس کی سند میں مجاہیل ہیں۔

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اس لیے مقصود ان کے نزدیک شہادت سے صرف اعلان کرنا ہے اور امام شافعیؒ کی رائے ہے کہ شہادت دو معنوں پر مشتمل ہے یعنی اعلان اور قبول پر اس لیے ان کے نزدیک شہادت میں عدالت شرط ہے۔ اور اس لیے امام شافعیؒ کے نزدیک شہادت میں عدالت شرط ہے۔ لیکن امام مالکؒ کے نزدیک اگر شاہدوں کو چھپانے کی تاکید کی گئی ہو تو اعلان کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا جس نکاح میں گواہ ہوں تو کیا اسے خفیہ کہا جاتا ہے۔ یا نہیں؟ اور اصل اعلان کے شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے بارے میں حضور ﷺ کا قول ہے "اس نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ" (ابوداؤد) حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ یہ خفیہ نکاح ہے (اس میں اعلان نہ ہو) اور اگر ایسے نکاح میں عورت نے اپنے آپ کو مرد کے سپرد کیا تو اسے رجم (سنگسار) کیا جائے گا اور ابوثورؒ اور کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ شاہدوں کی موجودگی نہ نکاح کی نہ صحت کی شرط ہے اور نہ شرط تمام ہے اور حسن بن علیؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بغیر گواہوں کے نکاح فرمایا اور بعد میں نکاح کا اعلان کیا۔

وَ	لَا	مُخَالِفَ	لَهُ	الصَّحَابَةِ	وَ
اور	نہیں	مخالفت	ان کی	صحابہ کرام	اور
كَثِيْرُ	النَّاسِ	رَأَى	هٰذَا	دَاخِلاً	فِيْ
زیادہ	لوگ	رائے دی	یہ	داخل	میں
بَابِ	الْإِجْمَاعِ	وَ	هُوَ	ضَعِيْفٌ	وَ
باب	اجماع	اور	وہ	ضعیف ہے	اور
هٰذَا	الْحَدِيْثُ	قَدْ	رُوِيَ	مَرْفُوْعًا	الدَّارُ قُطْنِيُّ
یہ	حدیث	تحقیق	روایت کی گئی ہے	مرفوع	دارقطنی
وَ	ذَكَرَ	أَنَّ	فِيْ	سَنَدِهٖ	مَجَاهِيْلَ
اور	ذکر کیا	بے شک	میں	اس کی سند	مجہول
وَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَنْعَقِدُ	النِّكَاحُ	عِنْدَهٗ	بِشَهَادَةِ
اور	امام اعظم ابو حنیفہ	منعقد ہو جاتا ہے	نکاح	ان کے نزدیک	شہادت
فَاسِقَيْنِ	لِأَنَّ	الْمَقْصَدَ	عِنْدَهٗ	بِالشَّهَادَةِ	هُوَ
دو فاسق	کیونکہ	مقصد	ان کے نزدیک	شہادت	وہ
الْإِعْلَانُ	فَقَطْ	وَ	الشَّافِعِيُّ	يَرٰى	أَنَّ
اعلان کرنا	پس صرف	اور	امام شافعی	دیکھتا ہے	بیشک
الشَّهَادَةَ	تَتَضَمَّنُ	الْمَعْنَيَيْنِ	أَعْنِيْ	الْإِعْلَانَ	وَ
شہادت	شامل ہے	دو معنوں کو	میری مراد	اعلان کرنا	اور
الْقَبُوْلَ	وَ	لِذٰلِكَ	اِشْتَرَطَ	فِيْهَا	الْعَدَالَةَ
قبول	اور	اس کیلئے	شرط لگائی	اس میں	عدالت
وَ	أَمَّا	مَالِكٌ	فَلَيْسَ	تَتَضَمَّنَ	عِنْدَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	بہرحال	امام مالک	پس نہیں	شامل ہوا	اسکے نزدیک
الْاِعْلَانَ	اِذَا	وُصِیَ	الشَّاهِدَ	بِالْكِتْمَانِ	وَ
اعلان کرنا	جب	وصیت کی گئی	گواہوں کو	چھپانا	اور
سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	مَا	تَقَعُ	الشَّهَادَةُ
وجہ	ان کے اختلاف کی	کیا	جو	واقع ہو	گواہی
يُنْطَلِقُ	عَلَيْهِ	اِسْمُ	السِّرِّ	اَمْ	لَا
اطلاق	اس پر	نام	خفیہ	یا	نہیں
وَ	الْاَصْلُ	فِيْ	اِشْتِرَاطِ	الْاِعْلَانِ	قَوْلُ
اور	اصل	میں	شرائط	اعلان	فرمان
النَّبِيِّ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	اَعْلِنُوْا	هٰذَا	النِّكَاحَ	وَ
نبی پاک	علیہ الصلوۃ والسلام	اعلان کرو تم	یہ	نکاح	اور
اضْرِبُوْا	عَلَيْهِ	بِالدُّفُوْفِ	خَرَّجَهُ	اَبُوْ دَاوٗدَ	وَ
بجاؤ	اس پر (نکاح)	دف کیساتھ (نکاح)	اس کی تخریج کی	امام ابوداؤد	اور
قَالَ	عُمَرُ	فِيْهِ	هٰذَا	نِكَاحُ	السِّرِّ
فرمایا	حضرت عمرؓ	اس میں	یہ	نکاح	خفیہ
وَ	لَوْ	تَقَدَّمْتُ	فِيْهِ	لَرَجَمْتُ	وَ
اور	اگر	پیش قدمی کرے	اس میں	سنگسار کر دیا جائے	اور
قَالَ	اَبُوْ ثَوْرٍ	وَ	جَمَاعَةٌ	لَيْسَ	الشُّهُوْدُ
فرمایا	امام ابوثور	اور	ایک گروہ	نہیں	گواہ
مِنْ	شَرْطِ	النِّكَاحِ	لَا	شَرْطٌ	صِحَّةِ
سے	شرط	نکاح	نہیں	شرط	صحت
وَ	لَا	شَرْطٌ	تَمَامِ	وَ	فِعْلِ
اور	نہیں	شرط	تمام	اور	اس نے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِکَ	اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ	رُوِیَ	عَنْهُ	اَنَّهُ	تَزَوَّجَ
یہ	حسن بن علی	روایت کی گئی ہے	اس سے	بے شک وہ	شادی کی
بِغَیْرِ	شَهَادَةٍ	ثُمَّ	اَعْلَنَ	بِالنِّکَاحِ	
بغیر	گواہوں کے	پھر	اعلان کیا	نکاح	

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ الصِّدَاقِ

وَالنَّظْرُ فِیْ الصِّدَاقِ فِیْ سِتَّةِ مَوَاضِعَ. اَلْاَوَّلُ فِیْ حُکْمِهٖ وَاَرْکَانِهٖ (اَلْمَوْضِعُ الثَّانِیْ) فِیْ تَقَرُّرِ جَمِیْعِهٖ لِلزَّوْجَةِ اَلْمَوْضِعُ الثَّالِثُ فِیْ تَشْطِیْرِهٖ. (اَلْمَوْضِعُ الرَّابِعُ) فِیْ التَّفْوِیْضِ وَحُکْمِهٖ (اَلْمَوْضِعُ الْخَامِسُ) اَلْاَصْدِقَةُ الْفَاسِدَةُ وَحُکْمُهَا. (اَلْمَوْضِعُ السَّادِسُ) فِیْ اِخْتِلَافِ الزَّوْجَیْنِ فِیْ الصِّدَاقِ. اَلْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ: وَهٰذَا الْمَوْضِعُ فِیْهِ اَرْبَعُ مَسَائِلَ: اَلْاُوْلٰی فِیْ حُکْمِهٖ اَلثَّانِیَةُ. فِیْ قَدْرِهٖ اَلثَّالِثَةُ فِیْ جِنْسِهٖ وَوَصْفِهٖ اَلرَّابِعَةُ: فِیْ تَاْجِیْلِهٖ (اَلْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰی) اَمَّا حُکْمُهٗ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهٗ شَرْطٌ مِّنْ شُرُوْطِ الصِّحَّةِ وَاَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ التَّوَطُّؤُ عَلٰی تَرْکِهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: "وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً" وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰی "فَانْکِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ"

تیسری فصل: مہر کے بارے میں

اور مہر میں گفتگو درج ذیل چھ عنوانوں پر مشتمل ہے۔

1۔ مہر کا حکم اور اس کے ارکان۔
2۔ وجوب مہر کا وقت۔
3۔ نصف مہر کی ادائیگی۔
4۔ تفویض اور اس کا حکم۔
5۔ فاسد اور مہر اور اس کا حکم۔
6۔ مہر کے بارے میں زوجین (زن وشہر) کا اختلاف۔

مہر کا حکم اور اس کے ارکان: اس میں چار مسائل ہیں۔

1۔ مہر کا حکم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ مہر کی مقدار

3۔ مہر کی نوع اور وصف۔

4۔ مہر موجل۔

پہلا مسئلہ: مہر کا حکم:

مہر کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اتفاق ہے کہ یہ صحت نکاح کی شرط ہے اور اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے۔

واتوا النساء صدقتھن نحلة (النساء)

ترجمہ: اور عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ **فانکحوھن باذن اھلھن واتوھن اجورھن**

ترجمہ: پس ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو"

اَلْفَصْلُ	الثَّالِثُ	فِیْ	الصَّدَاقِ		
فصل	تیسری	میں	مہر		
وَ	اَلنَّظْرُ	فِیْ	الصَّدَاقِ	فِیْ	سِتَّة
اور	دیکھنا	میں	مہر	میں	چھ
مَوَاضِعَ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	حُکْمِہٖ	وَ	اَرْکَانِہٖ
موضوعات	پہلا	میں	اس کا حکم	اور	اس کے ارکان
اَلْمَوْضِعُ	الثَّانِیْ	فِیْ	تَقَرُّرِ	جَمِیْعِہٖ	لِلزَّوْجَةِ
مقام	دوسرا	میں	پختہ ہونا	ان کے تمام	زوجہ کیلئے
اَلْمَوْضِعُ	الثَّالِثُ	فِیْ	تَشْطِیْرِہٖ	اَلْمَوْضِعُ	الرَّابِعُ
مقام	تیسرا	میں	نصف اس کا	مقام	چوتھا
فِیْ	اَلتَّفْوِیْضِ	وَ	حُکْمِہٖ	اَلْمَوْضِعُ	اَلْخَامِسُ
میں	تفویض کرنا	اور	اس کا حکم	مقام	پانچواں
اَلْاَصْدِقَةُ	اَلْفَاسِدَةُ	وَ	حُکْمُھَا	اَلْمَوْضِعُ	اَلسَّادِسُ
مہر	فاسد	اور	اس کا حکم	جگہ	چھٹا
فِیْ	اِخْتِلَافِ	اَلزَّوْجَیْنِ	فِیْ	اَلصَّدَاقِ	اَلْمَوْضِعُ
میں	اختلاف کرنا	میاں بیوی	میں	مہر	جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَوَّلُ	وَ	هٰذَا	اَلْمَوْضِعُ	فِيْهِ	اَرْبَعُ
پہلا	اور	یہ اس	جگہ	اس میں	چار
مَسَائِلَ	اَلْاُوْلٰى	فِيْ	حُكْمِهٖ	اَلثَّانِيَةُ	فِيْ
مسائل	پہلا	میں	اس کا حکم	دوسرا	میں
قَدْرِهٖ	اَلثَّالِثَةُ	فِيْ	جِنْسِهٖ	وَ	وَصْفِهٖ
اس کی مقدار	تیسرا	میں	اس کی جنس	اور	اس کی صفت
اَلرَّابِعَةُ	فِيْ	تَأْجِيْلِهٖ	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلْاُوْلٰى	اَمَّا
چوتھا	میں	اس کی مؤخر کرنے کے حوالے	مسئلہ	پہلا	بہر حال
حُكْمُهٗ	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهٗ	شَرْطٌ
اس کا حکم	پس بے شک انکا	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	شرط
مِنْ	شُرُوْطِ	اَلصِّحَّةِ	وَ	اَنَّهٗ	لَا
سے	شرطوں	صحت	اور	بیشک وہ	نہیں
يَجُوْزُ	اَلتَّوَطُّؤُ	عَلٰى	تَرْكِهٖ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ
جائز	لگاتار	پر	اس کا ترک	فرمان اللہ تعالیٰ کا	اور
اٰتُوا	اَلنِّسَاءَ	صَدُقَاتِهِنَّ	نِحْلَةً	وَ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
دو تو	عورتوں کو	انکے حق مہر	خوشی خوشی	اور	فرمان اللہ تعالیٰ کا
فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ	اَهْلِهِنَّ	وَ	اٰتُوْا	هُنَّ
پس نکاح کرو تم عورتوں سے	اجازت	ولیوں کی	اور	دو تم	عورتوں کو
اُجُوْرَهُنَّ					
ان کے حق مہر					

35 . (اَلْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ) وَاَمَّا قَدْرُهٗ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لِاَكْثَرِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدٌّ' وَاخْتَلَفُوْا فِیْ اَقَلِّهٖ فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْ ثَوْرٍ فُقَهَاءُ الْمَدِیْنَةِ مِنَ التَّابِعِیْنَ: لَیْسَ لِاَقَلِّهٖ حَدٌّ' وَکُلُّ مَا جَازَ اَنْ یَّکُوْنَ ثَمَنًا وَقِیْمَةً لِشَیْءٍ جَازَ اَنْ یَّکُوْنَ صِدَاقًا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ مِّنْ اَصْحَابِ مَالِکٍ' وَقَالَ طَائِفَةٌ بِوُجُوْبِ تَحْدِیْدِ اَقَلِّهٖ. وَهٰؤُلَاءِ اخْتَلَفُوْا. فَالْمَشْهُوْرُ فِیْ ذٰلِکَ مَذْهَبَانِ. اَحَدُهُمَا مَذْهَبُ مَالِکٍ وَاَصْحَابِهٖ' وَالثَّانِیْ مَذْهَبُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ' فَاَمَّا مَالِکٌ فَقَالَ: اَقَلُّهٗ رُبْعُ دِیْنَارٍ مِنَ الذَّهَبِ اَوْ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ کَیْلًا مِنْ فِضَّةٍ' اَوْ مَا سَاوٰی الدِّرْهَمَ الثَّلَاثَةَ' اَعْنِیْ دَرَاهِمَ الْکَیْلِ فَقَطْ فِی الْمَشْهُوْرِ' وَقِیْلَ مَا یُسَاوِیْ اَحَدَهُمَا وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فِیْ اَقَلِّهٖ وَقِیْلَ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ' وَقِیْلَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا' وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ فِی التَّقْدِیْرِ سَبَبَانِ: اَحَدُهُمَا تَرَدُّدُهٗ بَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ عِوَضًا مِّنَ الْاَعْوَاضِ یُعْتَبَرُ فِیْهِ التَّرَاضِیْ بِالْقَلِیْلِ کَانَ اَوْ بِالْکَثِیْرِ کَالْحَالِ فِی الْبُیُوْعَاتِ' وَبَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ عِبَادَةً فَیَکُوْنُ مُوَقَّتًا' وَذٰلِکَ اَنَّهٗ مِنْ جِهَةِ اَنَّهٗ یَمْلِکُ بِهٖ عَلَی الْمَرْاَةِ مَنَافِعَهَا عَلَی الدَّوَامِ یُشْبِهُ الْعِوَضَ وَمِنْ جِهَةِ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ التَّرَاضِیْ عَلٰی اِسْقَاطِهٖ یُشْبِهُ الْعِبَادَةَ وَالسَّبَبُ الثَّانِیْ مُعَارَضَةُ هٰذَا الْقِیَاسِ فَالْمُقْتَضِیْ التَّحْدِیْدُ لِمَفْهُوْمِ الْاَثَرِ الَّذِیْ لَا یَقْتَضِیْ التَّحْدِیْدَ. اَمَّا الْقِیَاسُ الَّذِیْ یَقْتَضِیْ التَّحْدِیْدَ فَهُوَ کَمَا قُلْنَا اِنَّهٗ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَاتُ مُوَقَّتَةٌ. وَاَمَّا الْاَثَرُ الَّذِیْ یَقْتَضِیْ مَفْهُوْمُهٗ عَدَمَ التَّحْدِیْدِ فَحَدِیْثُ سَهْلِ بْنِ سَعِیْدٍ السَّاعِدِیِّ الْمُتَّفَقُ عَلٰی صِحَّتِهٖ' وَفِیْهِ

ترجمہ: دوسرا مسئلہ:

اور مہر کی مقدار پس بے شک فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مہر کے زیادہ سے زیادہ ہونے کی کوئی حد نہیں ہے اور فقہاء نے اس کی کم سے کم مقدار میں اختلاف کیا ہے۔ پس امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابو ثورؒ اور مدینہ کے فقہائے تابعین کے نزدیک مہر کے کم ہونے کی کوئی حد نہیں ہے۔ یعنی جو شے بھی ثمن اور قیمت بن سکتی ہے وہی مہر بن سکتی ہے اور یہی امام مالکؒ کے اصحاب میں سے ابن وہب کی رائے ہے اور جن فقہاء کے گروہ نے کہا ہے کہ کم سے کم مقدار کا تعین ضروری ہے انہوں نے بھی اختلاف کیا ہے۔ پس اس بارے میں دو مشہور مذہب ہیں ایک ان میں سے امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے اور دوسرا مذہب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا ہے۔ پس امام مالکؒ نے اس مہر کی مقدار دینار کی چوتھائی سونا یا تین درہم وزن چاندی یا تین درہم کیل کے مساوی کوئی شے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ دس درہم اقل مقدار ہے نیز ایک قول پانچ درہم کا اور ایک قول چالیس درہم کا ہے۔

مقدار کے بارے میں اس اختلاف کے دو اسباب ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کیا مہر ایسا عوض ہے جس میں قلیل پر رضامندی بھی معتبر ہوتی ہے یا کثیر پر جیسے بیع میں صورت ہوتی ہے اور یا وہ عبارت ہے پس وہ موقت ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس لیے کہ ادائے مہر کے عوض شوہر کو دوامی طور پر عورت سے حق تمتع ملتا ہے اس لیے یہ عوض کے مشابہ ہے اور اس لحاظ سے اسقاط کرنے کے لیے راضی کرنا جائز نہیں ہے اس لحاظ سے عبارت کے مشابہ ہے۔ دوسرا سبب جو اس قیاس کے معارض ہے وہ تحدید کا متقاضی ہے وہ یہ ہے کہ مہر عبادت ہے۔ پس وہ جیسے ہم نے کہا کہ مہر عبادت ہے اور عبادتوں کے وقت متعین ہیں اور لیکن وہ حدیث جس کا مفہوم عدم تحدید کا تقاضا کرتا ہے پس وہ حدیث سہل بن سعد ساعدی کی ہے۔ جس کی صحت پر اتفاق ہے اور اس میں ہے کہ

اَلْمَسْئَلَةُ	الثَّانِيَةُ	وَ	اَمَّا	قَدْرُهُ	فَاِنَّهُمْ
مسئلہ	دوسرا	اور	بہرحال	اس کی مقدار	پس بیشک انکا
اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهُ	لَيْسَ	لِاَكْثَرِهٖ	حَدٌّ
اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	نہیں	اس کی کثرت	حد
وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	اَقَلِّهٖ	فَقَالَ	الشَّافِعِيُّ
اور	اختلاف کیا	میں	اس کی کمی	پس فرمایا	امام شافعی
وَ	اَحْمَدُ	وَ	اِسْحٰقُ	وَ	اَبُوْثَوْرٍ
اور	امام احمد	اور	امام اسحاق	اور	ابوثور
فُقَهَاءُ	الْمَدِيْنَةِ	مِنَ	التَّابِعِيْنَ	لَيْسَ	لِاَقَلِّهٖ
فقہاء	مدینہ	سے	تابعین	نہیں	اس کی کمی کیلئے
حَدٌّ	وَ	كُلُّ	مَا	جَازَ	اَنْ
حد	اور	ہر وہ	جو	جائز ہے	یہ کہ
يَكُوْنَ	ثَمَنًا	وَ	قِيْمَةً	لِشَيْءٍ	جَازَ
ہو	معاوضہ	اور	قیمت	ایسی چیز	جائز ہے
اَنْ	يَّكُوْنَ	صِدَاقًا	وَ	بِهٖ	قَالَ
یہ کہ	ہو	مہر	اور	یہی	فرمایا
ابْنُ وَهْبٍ	مِنْ	اَصْحَابِ	مَالِكٍ	وَ	قَالَ
ابن وھب	سے	اصحاب	امام مالک	اور	فرمایا
طَائِفَةٌ	بِوُجُوْبِ	تَحْدِيْدِ	اَقَلِّهٖ	وَ	هٰؤُلَاءِ
ایک گروہ	وجوب	حد لگانا	اس کا کم	اور	وہ سب
اِخْتَلَفُوْا	فَالْمَشْهُوْرُ	فِيْ	ذٰلِكَ	مَذْهَبَانِ	اَحَدُهُمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیا	پس مشہور	میں	اس حوالے	دو مذہب	دونوں میں سے ایک
مَذْهَبُ	مَالِكٍ	وَ	اَصْحَابِهٖ	وَ	الثَّانِيْ
مذہب	امام مالک	اور	ان کے اصحاب	اور	دوسرا
مَذْهَبُ	اَبِيْ حَنِيْفَةَ	وَ	اَصْحَابِهٖ	فَاَمَّا	مَالِكٌ
مذہب	امام اعظم ابو حنیفہ	اور	ان کے اصحاب	پس بہر حال	امام مالک
فَقَالَ	اَقَلُّهٗ	رُبْعُ	دِيْنَارٍ	مِنَ	الذَّهَبِ
پس کہا	کم از کم	چوتھائی	دینار	سے	سونا
اَوْ	ثَلَاثَةُ	دَرَاهِمَ	كَيْلًا	مِنَ	فِضَّةٍ
یا	تین	درھم	کیل	سے	چاندی
اَوْ	مَا	سَاوَى	الدَّرَاهِمَ	الثَّلَاثَةَ	اَعْنِيْ
یا	جو	مساوی ہے	درھم	تین	میری مراد
دَرَاهِمَ	الْكَيْلِ	فَقَطْ	فِيْ	الْمَشْهُوْرِ	وَ
درہم	ماپنا	پس صرف	میں	مشہور	اور
قِيْلَ	مَا	يُسَاوِيْ	اَحَدِهِمَا	وَ	قَالَ
کہا گیا ہے	جو	مساوی ہوتا ہے	دونوں میں سے ایک	اور	فرمایا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	عَشَرَةُ	دَرَاهِمَ	فِيْ	اَقَلِّهٖ	وَ
امام اعظم ابوحنیفہ	دس	درھم	میں	کم از کم	اور
قِيْلَ	خَمْسَةُ	دَرَاهِمَ	وَ	قِيْلَ	اَرْبَعُوْنَ
کہا گیا	پانچ	درھم	اور	کہا گیا	چالیس
دِرْهَمًا	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	فِيْ	التَّقْدِيْرِ
درہم	اور	وجہ	ان کا اختلاف	میں	مقدار
سَبَبَانِ	اَحَدُهُمَا	تَرَدُّدُ	بَيْنَ	اَنْ	يَكُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسبب	دونوں میں سے ایک	تردد کیا	درمیان	یہ کہ	ہو
عِوَضًا	مِنَ	اَلْاَعْوَاضِ	يُعْتَبَرُ	فِيْهِ	اَلتَّرَاضِيْ
بدلہ	سے	بدلے	اعتبار کیا گیا	اس میں	رضامندی
بِالْقَلِيْلِ	كَانَ	اَوْ	بِالْكَثِيْرِ	كَالْمَالِ	فِيْ
تھوڑی مقدار	ہو	یا	زیادہ۔	مال کی طرح	میں
اَلْبُيُوْعَاتِ	وَ	بَيْنَ	اَنْ	يَكُوْنَ	عِبَادَةً
تجارت	اور	درمیان	یہ کہ	ہو	عبادت
فَيَكُوْنُ	مُوَقَّتًا	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهٗ	مِنْ
پس ہوتی ہے	مقرر	اور	یہ	بیشک وہ	سے
جِهَةِ	اَنَّهٗ	يَمْلِكُ	بِهٖ	عَلٰى	اَلْمَرْاَةِ
جہت	بے شک وہ	مالک ہوتا ہے	اس کا	پر	عورت
مَنَافِعِهِمَا	عَلٰى	اَلدَّوَامِ	يُشْبِهُ	اَلْعِوَضَ	وَ
ان کے منافع	پر	دوام	مشابہ ہوتا ہے	عوض	اور
مِنْ	جِهَةِ	اَنَّهٗ	لَا	يَجُوْزُ	اَلتَّرَاضِيْ
سے	جہت	بے شک وہ	نہیں	جائز	رضامندی
عَلٰى	اِسْقَاطِهٖ	يُشْبِهُ	اَلْعِبَادَةَ	وَ	لَيْسَتْ
پر	اس کا ساقط ہونا	مشابہ ہوتا ہے	عبادت	اور	نہیں ہے
اَلثَّانِيْ	مُعَارَضَةٌ	هٰذَا	اَلْقِيَاسِ	فَالْمُقْتَضٰى	اَلتَّحْدِيْدُ
دوسری	دلیل	یہ	قیاس	پس تقاضا کیا ہوا	تحدید
لِمَفْهُوْمِ	اَلْاَثَرِ	اَلَّذِيْ	لَا	يَقْتَضِيْ	اَلتَّحْدِيْدَ
جس کا مفہوم	اثر	جو	نہیں	تقاضا کرتا	تحدید
اَمَّا	اَلْقِيَاسُ	اَلَّذِيْ	يَقْتَضِيْ	اَلتَّحْدِيْدَ	فَهُوَ
بہرحال	قیاس	جو	تقاضا کرتا ہے	تحدید کا	پس وہ
كَمَا	قُلْنَا	اَنَّهٗ	عِبَادَةٌ	وَ	اَلْعِبَادَاتُ
جیسا کہ	ہم نے کہا	بے شک وہ	عبادت	اور	عبادات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُؤَقَّتَةٌ	وَ	اَمَّا	الْاَثَرُ	الَّذِیْ	یَقْتَضِیْ
مقررہ	اور	بہرحال	اثر	جو	تقاضا کرتا ہے
مَفْهُوْمُهٗ	عَدَمُهٗ	عَدَمُ	التَّحْدِیْدِ	فَحَدِیْثُ	سَهْلِ بْنِ
اس کا مفہوم	اس کا عدم	عدم	تحدید	پس حدیث	سھل بن
سَعِیْدِ السَّاعِدِیِّ	اَلْمُتَّفَقُ	عَلٰی	صِحَّةِ	وَ	فِیْهِ
سعید الساعدی	اتفاق کیا ہوا	پر	صحت	اور	اس میں

36 . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ، فَقَامَتْ قِیَامًا طَوِیْلاً فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْهَا اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَکَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ مَعَکَ مِنْ شَیْءٍ تَصْدُقُهَا اِیَّاهُ؟ فَقَالَ مَاعِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْطَیْتَهَا اِیَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَکَ فَالْتَمِسْ شَیْئًا فَقَالَ: لَا اَجِدُ شَیْئًا. فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : هَلْ مَعَکَ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: نَعَمْ سُوْرَةُ کَذَا وَسُوْرَةُ کَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "قَدْ اَنْکَحْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ"

ترجمہ:

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی پس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ بے شک میں آپ کو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں پس وہ عورت کافی دیر کھڑی رہی پس ایک آدمی کھڑا ہوا پس عرض کی یا رسول اللہ آپ ﷺ اس کی شادی مجھ سے کر دیجئے ان لم یکن لک بھا حاجۃ پس رسول اللہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کو مہر دینے کے لیے کچھ موجود ہے اس نے کہا کہ میرے پاس تو صرف میرا ازار ہے۔ آپ نے فرمایا بھلے آدمی اسے ازار دے دو گے تو کیا بغیر ازار ہی بیٹھے رہو گے کوئی اور شے ڈھونڈو پس اس نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو اس نے تلاش کیا پس کچھ نہ پایا پس حضور ﷺ نے کہا کیا تیرے پاس قرآن ہے عرض کی جی ہاں فلاں فلاں سورت نام لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس جو قرآن ہے اس پر میں نے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا"۔

اَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	ﷺ	جَاءَتْهُ	اِمْرَاَةٌ	فَقَالَتْ
بے شک	رسول اللہ	ﷺ	آئی آپ کے پاس	عورت	پس کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا	رَسُوْلَ اللّٰهِ	اِنِّیْ	قَدْ	وَهَبْتُ	نَفْسِیْ
اے	اللہ کے رسول	بے شک میں	تحقیق	میں نے ہبہ کیا	اپنا آپ
لَکَ	فَقَامَتْ	قِيَامًا	طَوِيْلاً	فَقَامَ	رَجُلٌ
آپ کے لیے	پس کھڑی ہوئی	کھڑا ہونا	بہت دیر	پس کھڑا ہوا	ایک مرد
فَقَالَ	يَا	رَسُوْلَ اللّٰهِ	زَوِّجْنِيْهَا	اِنْ	لَمْ
پس کہا	اے	اللہ کے رسول	شادی کرواس کی	اگر	نہ
يَكُنْ	لَکَ	بِهِمَا	حَاجَةٌ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
ہو	آپ کیلئے	اس کی	حاجت	پس فرمایا	رسول اللہ نے
مَعَکَ	مِنْ	شَیْءٍ	تَصْدُقُهَا	اِيَّاهُ	فَقَالَ
تیرے پاس	ہے	چیز	مہراس کا	خاص وہی	پس کہا
مَا	عِنْدِیْ	اِلَّا	اِزَارِیْ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
نہیں	میرے پاس	مگر	میری چادر	پس فرمایا	رسول اللہ
ﷺ	اِنْ	اَعْطَيْتَهَا		اِيَّاهُ	جَلَسْتَ	لَا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اگر	عطاء کریگا اس کو		وہ	تو بیٹھا	نہیں ہے
لَا	اِزَارَ	لَکَ		فَالْتَمِسْ	شَيْئًا	فَقَالَ
نہیں	تہہ	تیرے کیلئے		پس تلاش کر	کوئی چیز	پس عرض کی
لَا	اَجِدُ	شَيْئًا		فَقَالَ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	هَلْ
نہیں	ایک	کوئی چیز		پس فرمایا	علیہ الصلوۃ والسلام	کیا
مَعَکَ	شَیْءٌ	مِنَ	الْقُرْآنِ	قَالَ	نَعَمْ
تیرے پاس	کوئی چیز	سے	قرآن	عرض	ہاں
سُوْرَةٌ	کَذَا	وَ	سُوْرَةٌ	کَذَا	لِسُوْرٍ
سورۃ	فلاں فلاں	اور	سورۃ	فلاں فلاں	سورتیں
سَمَّاهَا	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	قَدْ	اَنْكَحْتُكَهَا		بِمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام لیا انکا	پس فرمایا	رسول اللہ	تحقیق	میں نے نکاح کیا اسکا	بدلے
مِنَ	الْقُرْآنِ				
سے	قرآن				

قَالُوْا فَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتِماً مِنْ حَدِيْدٍ" دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا قَدْرَ لِاَقَلِّهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَهٗ قَدْرٌ لَبَيَّنَهٗ، اِذْ لَا يَجُوْزُ تَاْخِيْرُ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ، وَهٰذَا الْاِسْتِدْلَالُ بَيِّنٌ كَمَا تَرٰى مَعَ اَنَّ الْقِيَاسَ الَّذِيْ اِعْتَمَدَهُ الْقَائِلُوْنَ بِالتَّحْدِيْدِ لَيْسَ تُسَلَّمُ مُقَدِّمَاتُهٗ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اَبْنٰى عَلٰى مُقَدِّمَتَيْنِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ الصَّدَاقَ عِبَادَةٌ، وَالثَّانِيَةُ: اَنَّ الْعِبَادَةَ مُوَقَّتَةٌ، وَفِيْ كِلَيْهِمَا نِزَاعٌ لِلْخَصْمِ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يُلْقٰى فِي الشَّرْعِ مِنَ الْعِبَادَاتِ مَالَيْسَتْ مُوَقَّتَةً بَلِ الْوَاجِبُ فِيْهَا هُوَ اَقَلُّ مَا يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ الْاِسْمُ، وَاَيْضًا فَاِنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ شَبَهُ الْعِبَادَاتِ خَاصًّا وَاِنَّمَا صَارَ الْمُرَجِّحُوْنَ لِهٰذَا الْقِيَاسِ عَلٰى مَفْهُوْمِ الْاَثَرِ لِاحْتِمَالِ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْاَثَرُ خَاصًّا بِذٰلِكَ الرَّجُلِ لِقَوْلِهٖ فِيْهِ "قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ" وَهٰذَا خِلَافٌ لِلْاُصُوْلِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ جَاءَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِهٖ اَنَّهٗ قَالَ "قُمْ فَعَلِّمْهَا" لَمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ مَعَهٗ الْقُرْآنُ، فَقَامَ فَعَلَّمَهَا، فَجَاءَ بِنِكَاحٍ بِاِجَارَةٍ. لٰكِنْ لَمَّا الْتَمَسُوْا اَصْلًا يُقِيْسُوْنَ عَلَيْهِ قَدْرَ الصَّدَاقِ لَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا اَقْرَبَ شَبَهًا بِهٖ مِنْ نِصَابِ الْقَطْعِ عَلٰى بُعْدِ مَا بَيْنَهُمَا. وَذٰلِكَ اَنَّ الْقِيَاسَ الَّذِيْ اِسْتَعْمَلُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ اَنَّهُمْ قَالُوْا: عَضْوٌ مُسْتَبَاحٌ بِمَالٍ، فَوَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ مُقَدَّرًا اَصْلُهُ الْقَطْعُ، وَضُعْفُ هٰذَا الْقِيَاسِ هُوَ مِنْ قِبَلِ الْاِسْتِبَاحَةِ فِيْهِمَا هِيَ مَعْقُوْلَةٌ بِاِشْتِرَاكِ الْاِسْمِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْقَطْعَ غَيْرُ الْوَطْءِ وَ اَيْضًا فَاِنَّ الْقَطْعَ اِسْتِبَاحَةٌ عَلٰى جِهَةِ الْعُقُوْبَةِ وَالْاَذٰى وَنَقْصِ خِلْقَةٍ، وَهٰذَا اِسْتِبَاحَةٌ عَلٰى جِهَةِ اللَّذَّةِ وَالْمَوَدَّةِ، وَمِنْ هٰذَا الشَّبَهِ الشَّبَهِ عَلٰى ضُعْفِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِيْ بِهٖ تَشَابَهَ الْفَرْعُ وَالْاَصْلُ شَيْئًا وَاحِدًا اِلَّا بِاللَّفْظِ بَلْ بِالْمَعْنٰى، وَاَنْ يَّكُوْنَ الْحُكْمُ اِنَّمَا وَجَدَ لِلْاَصْلِ مِنْ جِهَةِ الشَّبَهِ، وَهٰذَا كُلُّهٗ مَعْدُوْمٌ فِيْ هٰذَا الْقِيَاسِ وَمَعَ هٰذَا فَاِنَّهٗ مِنَ الشَّبَهِ الَّذِيْ لَمْ يُنَبِّهْ عَلَيْهِ اللَّفْظُ، وَهٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْقِيَاسِ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ لٰكِنْ لَمْ يَسْتَعْمِلُوْا هٰذَا الْقِيَاسَ فِيْ اِثْبَاتِ التَّحْدِيْدِ الْمُقَابِلِ لِمَفْهُوْمِ الْحَدِيْثِ اِذْ هُوَ فِيْ غَايَةِ الضَّعْفِ، وَاِنَّمَا اِسْتَعْمَلُوْهُ فِيْ تَعْيِيْنِ قَدْرِ التَّحْدِيْدِ وَاَمَّا الْقِيَاسُ الَّذِيْ اِسْتَعْمَلُوْهُ فِيْ مُعَارَضَةِ مَفْهُوْمِ الْحَدِيْثِ فَهُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَقْوٰى مِنْ هٰذَا" وَ يَشْهَدُ لِعَدَمِ التَّحْدِيْدِ مَاخَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ "اَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَجَوَّزَ نِكَاحَهَا" وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَلَمَّا اتَّفَقَ الْقَائِلُوْنَ بِالتَّحْدِيْدِ عَلٰى قِيَاسِهٖ عَلٰى نِصَابِ السَّرِقَةِ اِخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَسْبِ اِخْتِلَافِهِمْ فِيْ نِصَابِ السَّرِقَةِ.

ترجمہ:

پس فقہاء نے کہا حضور ﷺ کا قول ہے "تو ڈھونڈ اور اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہو" یہ دلیل ہے اس پر کوئی مقدار قلیل مہر کی نہیں ہے اگر کوئی اس کی مقدار ہوتی البتہ اسے آپ بیان فرما دیتے اس لیے بیان کی تاخیر ضرورت کے وقت جائز نہیں ہے۔ یہ استدلال تو واضح ہے مگر جس قیاس کی بنیاد پر قائلین تحدید مہر نے اعتماد کیا ہے اس کے مقدمات ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد دو مقدموں پر ہے ایک ان دو سے یہ ہے کہ بے شک مہر عبادت ہے اور دوسرا کہ عبادت کے اوقات متعین ہوتے ہیں دونوں ہی امور محل نظر ہیں کہ شریعت میں ایسی عبادات بھی ہیں جن کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے بلکہ کم سے کم مقدار پر بھی وہ عبادت ہی کہلاتی ہیں۔ مزید یہ بات ہے کہ مہر عبادت عبادات کے مشابہ بھی نہیں ہے۔ بہر حال جس اثر پر فقہاء نے اس قیاس کو مذکور بالا اثر پر ترجیح دینے والے ہیں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مذکورہ بالا اثر حدیث اس شخص کے ساتھ مختص ہو اور حکم عام نہ ہو اس لیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیرے قرآن پر اس کا نکاح تجھ سے کر دیا ہے اور یہ خلاف اصول ہے۔ اگر چہ بعض روایات میں آیا ہے کہ فرمایا "اٹھ میں نے اسے کر دیا ہے جو قرآن تجھے یاد ہے۔ پس تو اسے سکھا پس نکاح اجرت پر ہوا"۔ فقہاء جب کم سے کم مقدار کا تعین کرتے ہیں تو انہیں اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں ملتی سوائے اس کے کہ وہ اسے قطع ید کی مقدار مال پر قیاس کریں حالانکہ ان دونوں میں بعد ہے اور یہ اس لیے بے شک وہ قیاس جو انہوں نے کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے عضو مال کے بدلے حلال ہوتا ہے تو اس کی مقدار اس مال کے برابر ہونی چاہیے۔ جس کی چوری میں ہاتھ کا ٹنا قطع ید صحت کے غیر ہے۔ اس لیے ہاتھ کا ٹنا تو بر بنائے سزا ہے اور اس سے خلقت میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کا مباح ہونا لذت اور محبت کی بنا پر ہے۔ یعنی صحبت کا مباح ہونا' یہ قیاس ضعیف ہونے کے باوجود قیاس شبہ ہے۔ کہ فرع اور اصل میں ایک چیز ہونا نفسی طور پر نہیں ہے بلکہ معنوی طور پر مشابہ ہے اور اصل کا حکم اسی مشابہت کی بنا پر ہے اور یہ تمام اس قیاس میں معدوم ہے باوجود اس کے کہ یہ وہ مشابہت ہے جس پر الفاظ نے متنبہ نہیں کیا ہے محققین کے نزدیک اس قسم کا قیاس مردود ہے لیکن انہوں نے اس قیاس کو تحدید کی مقدار پر اثبات میں استعمال نہیں کیا ہے جو حدیث کے مفہوم کے مقابل ہے اس لیے وہ نہایت ضعیف ہے اور بے شک انہوں نے تحدید کی مقدار متعین کرنے میں استعمال کیا ہے اور لیکن قیاس جو انہوں نے حدیث کے مفہوم معارض استعمال کیا ہے وہ اس سے زیادہ قوی ہے اور عدم تحدید کے لیے جو گواہی دیتی ہے وہ حدیث ہے جسے ترمذی نے روایت کیا "ایک عورت دو جوتوں کے بدلے شادی کی تو تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا اپنے آپ دو جوتوں کے بدلے راضی ہو گئی ہو اس نے کہا جی ہاں" تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح جائز رکھا" اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے جب تحدید کے بارے میں کہنے والے نصاب سرقہ پر قیاس کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا مہر وہی اختلاف ہے جو خود نصاب سرقہ کے بارے میں ہے۔

قَالُوْا	فَقَوْلُهٗ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	اِلْتَمِسْ	وَ	لَوْ
کہا انہوں نے	فرمان آپ کا	علیہ الصلوۃ والسلام	تو تلاش کر	اور	اگرچہ
خَاتَمًا	مِنْ	حَدِيْدٍ	دَلِيْلٌ	عَلٰى	اَنَّهٗ
انگوٹھی ہو	سے	لوہے	دلیل	پر	بیشک وہ
عَلٰى	اَنَّهٗ	لَا	قَدْرَ	لِاَقَلِّهٖ	لِاَنَّهٗ
پر	بے شک وہ	نہیں	مقدار	کمی کیلئے	اس لیے کہ
لَوْ	كَانَ	لَهٗ	قَدْرٌ	لَبَيَّنَهٗ	اِذْ
اگر	ہوئی	اس کے لیے	مقدار	اسے بیان کیا	جب
اِذْ	لَا	يَجُوْزُ	تَاْخِيْرُ	الْبَيَانِ	عَنْ
جب	نہیں	جائز	تاخیر کرنا	بیان	سے
وَقْتِ	الْحَاجَةِ	وَ	هٰذَا	الْاِسْتِدْلَالُ	بُيِّنَ
وقت	حاجت	اور	یہ	استدلال	واضح کیا
كَمَا	تَرٰى	مَعَ	اَنَّ	الْقِيَاسَ	الَّذِيْ
جیسا کہ	تو دیکھتا ہے	ساتھ	بیشک	قیاس	جو
اِعْتَمَدَهٗ	الْقَائِلُوْنَ	بِالتَّحْدِيْدِ	لَيْسَ	تُسَلَّمُ	مُقَدِّمَاتُه
اسے اعتماد دلایا	قائلین	تحدید کیساتھ	نہیں ہے	مسلم	مقدمات اسکے
وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهٗ	اَنْبَنٰى	عَلٰى	مُقَدِّمَتَيْنِ
اور	یہ	بے شک وہ	مشتمل ہے	پر	دو مقدمے

اَحَدُهُمَا	اَنَّ	الصَّدَاقَ	عِبَادَةٌ	وَ	الثَّانِيَةُ
ان دونوں میں سے ایک	بیشک	مہر	عبادت ہے	اور	دوسرا

اَنَّ	الْعِبَادَةَ	مُؤَقَّتَةٌ	وَ	فِيْ	كِلَيْهِمَا
بے شک	عبادت	مقررہ	اور	میں	دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَزَاعٌ	لِلْخَصْمِ	وَ	ذٰلِکَ	اَنَّهٗ	قَدْ
جھگڑا	مخالف کے لیے	اور	یہ	بیشک وہ	تحقیق
یُلْقٰی	فِیْ	الشَّرْعِ	مِنَ	الْعِبَادَاتِ	مَا
مقرر کی گئی ہے	میں	شرع	سے	عبادات	جو
لَیْسَتْ	مُوَقَّتَةً	بَلِ	الْوَاجِبُ	فِیْهَا	هُوَ
نہیں ہے	مقررہ	بلکہ	واجب	اس میں	وہ
اَقَلُّ	مَا	یَنْطَلِقُ	عَلَیْهِ	الْاِسْمُ	وَ
کم از کم	جو	اطلاق ہے	اس پر	نام	اور
اَیْضًا	فَاِنَّهٗ	لَیْسَ	فِیْهِ	شُبْهَةُ	الْعِبَادَاتِ
بھی	پس بیشک وہ	نہیں ہے	اس میں	مشابہت	عبادات
خَاصًّا	وَ	اِنَّمَا	صَارَ	الْمُرَجَّحُوْنَ	لِهٰذَا
خصوصا	اور	بیشک	ہوگئے	ترجیح دیے ہوئے	اسی لیے
الْقِیَاسِ	عَلٰی	مَفْهُوْمِ	الْاَثَرِ	لِاحْتِمَالِ	اَنْ
قیاس	پر	مفہوم	اثر	احتمال کیلئے	یہ کہ
یَکُوْنَ	ذٰلِکَ	الْاَثَرُ	خَاصًّا	بِذٰلِکَ	الرَّجُلِ
ہو	یہ	اثر	خصوصا	اس کیساتھ	مرد
لِقَوْلِهٖ	فِیْهِ	قَدْ	اَنْکَحْتُکَهَا	بِمَا	مَعَکَ
آپ کا فرمان	اس میں	تحقیق	میں نے اس سے تیرا نکاح کیا	جو	تیرے پاس
مِنَ	الْقُرْآنِ	وَ	هٰذَا	خِلَافٌ	لِلْاُصُوْلِ
سے	قرآن	اور	یہ	خلاف ہے	اصول کے
وَ	اِنْ	کَانَ	قَدْ	جَاءَ	فِیْ
اور	اگر	ہو	تحقیق	آیا	میں
بَعْضِ	رِوَایَاتِهٖ	اَنَّهٗ	قَالَ	قُمْ	فَعَلِّمْهَا
بعض	اسکی روایات	بے شک وہ	فرمایا	اُٹھ	سکھا اس کو
لَمَّا	ذَکَرَ	اَنَّهٗ	مَعَهٗ	الْقُرْآنُ	فَقَامَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب	یاد کیا	بے شک وہ	اس کے ساتھ	قرآن	پس اٹھا
فَعَلَّمَهَا	فَجَاءَ	نِكَاحًا	بِاَجَارَةٍ	لٰكِنْ	لَمَّا
سکھایا اس کو	پس دیکھا جائے	نکاح	اجرت کے ساتھ	لیکن	جب
اِلْتَمِسُوْا	اَصْلاً	يُقِيْسُوْنَ	عَلَيْهِ	قَدْرَ	الصَّدَاقِ
تلاش کرو	اصل	قیاس کرتے ہیں	اس پر	مقدار	حق مہر
لَمْ	يَجِدُوْا	شَيْئًا	اَقْرَبَ	شُبْهًا	بِهٖ
نہیں	پایا	کوئی چیز	زیادہ قریب	مشابہ	اس کے ساتھ
مِنْ	نِصَابِ	الْقَطْعِ	عَلٰى	بُعْدِ	مَا
سے	نصاب	کاٹنا	پر	دوری	جو
بَيْنَهُمَا	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّ	الْقِيَاسَ	الَّذِىْ
ان دونوں کے درمیان	اور	یہ	بے شک	قیاس	جو
اِسْتَعْمَلُوْهُ	فِىْ	ذٰلِكَ	هُوَ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا
استعمال کیا اسے	میں	یہ	وہ	بیشک وہ	کہا انہوں نے
عُضْوٌ	مُسْتَبَاحٌ	بِمَالٍ	فَوَجَبَ	اَنْ	يَكُوْنَ
عضو	جائز ٹھہرایا	مال کیساتھ	تو واجب کیا	یہ کہ	ہو
مُقَدَّرًا	اَصْلُهٗ	اَلْقَطْعُ	وَ	ضُعْفُ	هٰذَا
مقرر	ا کی اصل	کاٹنا	اور	دگنا	یہ
الْقِيَاسِ	هُوَ	مِنْ	قِبَلِ	الْاِسْتِبَاحَةِ	فِيْهِمَا
قیاس	وہ	سے	طرف	جواز	دونوں میں
هِىَ	مَعْقُوْلَةٌ	بِاشْتِرَاكٍ	الْاِسْمِ	وَذٰلِكَ	اَنَّ الْقَطْعَ
وہ	معقول	اشتراک کے ساتھ	نام	اور یہ	بے شک کاٹنا
غَيْرُ الْوَطْءِ	وَاَيْضًا	فَاِنَّ	الْقَطْعَ	اِسْتِبَاحَةٌ	عَلٰى جِهَةٍ
علاوہ وطی	اور بھی	پس بے شک	قطع کرنا	بطور اباحت	جہت پر
الْعُقُوْبَةِ	وَالْاَذٰى	وَنَقْصٍ	خِلْقَةٍ	وَهٰذَا	اِسْتِبَاحَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزا	اور تکلیف	کم ہونا	خلقت	اور یہ	مباح ہونا
عَلٰی جِهَةِ	اللَّذَّةِ	وَالْمَوَدَّةِ	وَمِنْ	شَانِهٖ	قِيَاسُ
جہت پر	لذت	اور مودت	اور سے	اس کی شان	قیاس
الشُّبْهِ	عَلٰی	ضُعْفِهٖ	اَنْ يَّكُوْنَ	الَّذِیْ	بِهٖ
شبہ	پر	اس کا کمزور ہونا	یہ کہ ہو	وہ جو	اس کے ساتھ
تَشَابَهَ	الْفَرْعُ	وَالْاَصْلُ	شَيْئاً	وَاحِداً اِلَّا	بِاللَّفْظِ بَلْ
مشابہ	فرع	اور اصل	چیز	ایک مگر	لفظ کے ساتھ بلکہ

بِالْمَعْنٰی	وَ	اَنْ	يَكُوْنَ	الْحُكْمُ	اِنَّمَا
معنی کیساتھ	اور	یہ کہ	ہو	حکم	بیشک
وُجِدَ	لِلْاَصْلِ	مِنْ	جِهَةِ	الشُّبْهِ	وَ
پایا گیا	اصل کیلئے	سے	جہت	شبہ	اور
هٰذَا	كُلُّهٗ	مَعْدُوْمٌ	فِیْ	هٰذَا	الْقِيَاسِ
یہ	اس کا تمام	معدوم	میں	یہ	قیاس
وَمَعَ	هٰذَا	فَاِنَّهٗ	مِنَ	الشُّبْهِ	الَّذِیْ
اور ساتھ	یہ	پس بیشک وہ	سے	شبہ	وہ جو
لَمْ يَنْبَهْ	عَلَيْهِ	اللَّفْظُ	وَهٰذَا	النَّوْعُ	مِنَ
وہ مطلع نہ ہوا	جس پر	لفظ	اور یہ	نوع	سے

الْقِيَاسِ	مَرْدُوْدٌ	عِنْدَ	الْمُحَقِّقِيْنَ	لٰكِنْ	لَمْ يَسْتَعْمِلُوْا
قیاس	مردود	پاس	محققین	لیکن	نہ استعمال کیا
هٰذَا	الْقِيَاسَ	فِیْ	اِثْبَاتِ	التَّحْدِيْدِ	الْمُقَابِلِ
یہ	قیاس	میں	ثابت کرنا	حد	جو مقابل
لِمَفْهُوْمِ	الْحَدِيْثِ	اِذْهُوَ	فِیْ	غَايَةِ	الضُّعْفِ
مفہوم	حدیث	جبکہ وہ	میں	غیر ہونا	کمزوری
وَاِنَّمَا	اسْتَعْمَلُوْهُ	فِیْ	تَعْيِيْنِ	قَدْرِ	التَّحْدِيْدِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جزا میں	انہوں نے استعمال کیا اسے	میں	معین کرنا	مقدار	حدّ
وَاَمَّا	اَلْقِیَاسُ	اَلَّذِیْ	اِسْتَعْمَلُوْهُ	فِیْ	مُعَارَضَةِ
اور بہرحال	قیاس	وہ جو	انہوں نے استعمال کیا اسے	میں	مقابل
مَفْهُوْمِ	اَلْحَدِیْثِ	فَهُوَ	اَقْوٰی	مِنْ	هٰذَا
مفہوم	حدیث	میں وہ	زیادہ قوی ہے	سے	یہ
وَیَشْهَدُ	لِعَدَمِ	اَلتَّحْدِیْدِ	مَا	خَرَّجَهُ	اَلتِّرْمِذِیُّ
اور وہ گواہی دیتا ہے	معدم ہر تیکی	حد	جو	نکالا اس کو	ترمذی نے
اِنَّ	اِمْرَاَةً	تَزَوَّجَتْ	عَلٰی	نَعْلَیْنِ	فَقَالَ
بے شک	عورت	نکاح کیا	اوپر	دو جوتوں کے	پس کہا
لَهَا	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	اَرَضِیْتِ	مِنْ	نَفْسِكِ	وَمَالِكِ
اس سے	رسول اللہ ﷺ نے	کیا تو راضی ہے	سے	اپنے نفس	اور تیسرا مال
بِنَعْلَیْنِ	فَقَالَتْ	نَعَمْ	فَجَوَّزَ	نِكَاحَهَا	وَقَالَ
دو جوتوں کیساتھ	پس اس نے کہا	جی ہاں	پس آپ نے برقرار رکھا	اس کا نکاح	اور فرمایا
هُوَ	حَدِیْثٌ	حَسَنٌ	صَحِیْحٌ	وَلَمَّا	اِتَّفَقَ
وہ	حدیث	حسن	صحیح ہے	اور جس	متفق ہوئے
اَلْقَائِلُوْنَ	بِالتَّحْدِیْدِ	عَلٰی	قِیَاسِهٖ	عَلٰی	نِصَابِ
کیا والے	حد کی	پر	اس کے قیاس	اوپر	نصاب
اَلسَّرِقَةِ	اِخْتَلَفُوْا	فِیْ	ذٰلِكَ	بِحَسْبِ	اِخْتِلَافِهِمْ
چوری	انہوں نے اختلاف کیا	میں	یہ	باعتبار	انکے اختلاف کے

فِیْ نِصَابِ السَّرِقَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	نصاب	چوری

38- فَقَالَ مَالِكٌ هُوَ رُبُعُ دِيْنَارٍ اَوْثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ لِاَنَّهُ النِّصَابُ فِي السَّرِقَةِ عِنْدَهُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَ هُوَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ لِاَنَّهُ النِّصَابُ فِي السَّرِقَةِ عِنْدَهُ وَقَالَ اِبْنُ شُبْرُمَةَ هُوَ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ لِاَنَّهُ النِّصَابُ عِنْدَهُ اَيْضًا فِي السَّرِقَةِ وَقَدْ اِحْتَجَّتِ الْحَنَفِيَّةُ لِكَوْنِ الصِّدَاقِ مُحَدَّدًا بِهٰذَا الْقَدْرِ بِحَدِيْثٍ يَرْوُوْنَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لَا مَهْرَ بِاَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ" وَلَوْكَانَ هٰذَا ثَابِتًا لَكَانَ رَافِعًا لِمَوْضِعِ الْخِلَافِ لِاَنَّهُ كَانَ يَجِبُ لِوَضْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يُحْمَلَ حَدِيْثُ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَلَى الْخُصُوْصِ لٰكِنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ هٰذَا ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُ يَرْوِيْهِ قَالُوْا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَمُبَشِّرٌ وَ الْحَجَّاجُ ضَعِيْفَانِ وَعَطَاءٌ اَيْضًا لَمْ يَلْقَ جَابِرًا وَلِذٰلِكَ لَا يُمْكِنُ اَنْ يُقَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُعَارِضٌ لِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعِيْدٍ۔

ترجمہ:

پس امام مالکؒ کے نزدیک چوتھائی دینار اور تین درہم ہے۔ یہی نصاب ان نزدیک سرقہ میں ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ دس درہم ہے یہی نصاب ان کے نزدیک سرقہ میں ہے اور ابن شبرمہ نے کہا وہ پانچ درہم ہے اس لیے یہی نصاب اس کے نزدیک سرقہ میں ہے اور حنفاء نے تحقیق استدلال کیا ہے کہ مہر اس مقدار میں محدود ہے اس حدیث سے جسے جابرؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں "کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہر دس درہم سے کم نہیں"۔

اگر یہ حدیث ثابت ہوتو پھر (اختلاف ہی رفع ہوجاتا ہے اور اس حدیث کی موجودگی میں سہل بن سعد کی روایت کو خاص واقعہ قرار دیا جائے گا لیکن جابرؓ کی یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے مبشر بن عبید نے حجاج بن ارطاۃ اور عطاء سے اور عطاء نے جابر سے روایت کیا ہے اور مبشر اور حجاج دونوں ضعیف ہیں اور عطاء اور عطاء کی جابر سے ملاقات نہیں ہوئی اور اس لیے ممکن نہیں ہے کہ کہا جائے بے شک یہ حدیث سہل بن سعد کی حدیث کے معارض ہے۔

فَقَالَ	مَالِكٌ	هُوَ	رُبُعُ	دِيْنَارٍ	اَوْ
پس کہا	مالک	وہ	چوتھائی	دینا	یا
ثَلَاثَةُ	دَرَاهِمَ	لِاَنَّهُ	النِّصَابُ	فِي	السَّرِقَةِ
تین	دراھم	اس لیے کہ وہ	نصاب	میں	چوری کرنا
عِنْدَهُ	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	هُوَ	عَشَرَةُ	دَرَاهِمَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے نزدیک	اور کہا	ابوحنیفہ	وہ	دس	درھم
لِاَنَّهُ	النِّصَابُ	فِيْ	السَّرِقَةِ	عِنْدَهُ	وَقَالَ
اس کے لیے	نصاب	میں	چوری کرنا	اس کے ہاں	اور کہا
اِبْنُ	شُبْرُمَةَ	هُوَ	خَمْسَةُ	دَرَاهِمَ	لِاَنَّهُ
ابن	شبرمۃ	وہ	پانچ	درہم	اس لیے کہ وہ
النِّصَابُ	عِنْدَهُ	اَيْضًا	فِيْ	السَّرِقَةِ	وَ
نصاب	ان کے ہاں	بھی	میں	چوری	اور
قَدْ	اِحْتَجَّتْ	الْحَنَفِيَّةُ	لِكَوْنِ	الصِّدَاقِ	مُحَدَّدًا
تحقیق	دلیل پکڑی	احناف	واسطے	مہر	مقرر کیا ہوا
بِهٰذَا الْقَدْرِ	بِحَدِيْثِ	يَرْوُوْنَهُ	عَنْ	جَابِرٍ	عَنِ
اسی مقدار میں	بوجہ حدیث	جوانہوں نے روایت کی	سے	جابر	سے
النَّبِيِّ ﷺ	اَنَّهُ	قَالَ	لَا	مَهْرَ	بِاَقَلَّ
نبی ﷺ	بے شک وہ	اس نے کہا	نہیں	مہر	کم
مِنْ	عَشَرَةٍ	دَرَاهِمَ	وَلَوْ	كَانَ	هٰذَا
سے	دس	درھم	اور اگر	ہو	یہ
ثَابِتٌ	لَكَانَ	رَافِعًا	لِمَوْضِعِ	الْخِلَافِ	لِاَنَّهُ
ثابت	تو ہوگا	اٹھانے والا	اس جگہ	خلاف	اس لیے کہ وہ
كَانَ	يَجِبُ	لِوَضْعِ	هٰذَا	الْحَدِيْثِ	اَنْ
ہو	واجب کیا	رکھنے کے لیے	یہ	حدیث	یہ کہ
يُحْمَلَ	حَدِيْثُ	سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ	عَلَى	الْخُصُوْصِ	لٰكِنْ
محمول کیا جائے	حدیث	سھل بن سعد کی	پر	خصوص کے	لیکن
حَدِيْثُ	جَابِرٍ	هٰذَا	ضَعِيْفٌ	عِنْدَ	اَهْلِ
حدیث	جابر	یہ	ضعیف	نزدیک	اہل
الْحَدِيْثِ	فَاِنَّهُ	يَرْوِيْهِ	قَالُوْا	مُبَشِّرُ	بْنُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	پس وہ	اس کو روایت کرتا ہے	انہوں نے کہا	مبشر	بن
عُبَيْدٍ	عَنِ	الْحَجَّاجِ	بْنِ	اَرْطَاةَ	عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ
عبید	سے	حجاج	بیٹا	ارطاۃ	عطاء سے جابر سے
ضَعِيْفَانِ	وَ	عَطَاءٌ	اَيْضًا	لَمْ يَلْقَ	جَابِرًا
دونوں ضعیف	اور	عطاء	اس طرح	نہیں ملا	جابر
وَلِذٰلِكَ	لَايُمْكِنُ	اَنْ	يُقَالَ	اِنَّ	هٰذَا الْحَدِيْثَ
اور اسی لیے	نہیں ممکن	یہ کہ	کہا جائے	بے شک	یہ حدیث

مُعَارِضٌ	لِحَدِيْثِ	سَهْلِ بْنِ سَعِيْدٍ
معارض	حدیث کے	سہل بن سعید

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ. فِيْ مَانِعِ النَّسَبِ

39- اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ اللَّاتِيْ يُحَرَّمْنَ مِنْ قِبَلِ النَّسَبِ السَّبْعُ الْمَذْكُوْرَاتُ فِي الْقُرْآنِ: اَلْاُمَّهَاتُ وَالْبَنَاتُ وَالْاَخَوَاتُ وَالْعَمَّاتُ وَالْخَالَاتُ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ. وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْاُمَّ هٰهُنَا اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى لَهَا عَلَيْكَ وِلَادَةٌ مِنْ جِهَةِ الْاُمِّ اَوْ مِنْ جِهَةِ الْاَبِ. وَالْبِنْتُ: اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى شَارَكَ عَلَيْهَا وِلَادَةٌ مِنْ قِبَلِ الْاِبْنِ اَوْ مِنْ قِبَلِ الْبِنْتِ اَوْ مُبَاشَرَةً. وَ اَمَّا الْاُخْتُ: فَهِيَ اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى كَشْكَ فِيْ اَحَدِ اَصْلَيْكَ اَوْ مَجْمُوْعَيْهِمَا اَعْنِيْ الْاَبَ اَوِالْاُمَّ اَوْكِلَيْهِمَا وَالْعَمَّةُ اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى هِيَ اُخْتُ لِاَبِيْكَ اَوْلِكُلِّ ذَكَرٍ لَهُ عَلَيْكَ وِلَادَةٌ وَاَمَّا الْخَالَةُ فَهِيَ اِسْمٌ لِاُخْتِ اُمِّكَ اَوْاُخْتِ كُلِّ اُنْثٰى لَهَا عَلَيْكَ وِلَادَةٌ. وَبَنَاتُ الْاَخِ: اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى لِاَحِيْكَ عَلَيْهَا وِلَادَةٌ مِن قِبَلِ اُمِّهَا اَوْمِنْ قِبَلِ اَبِيْهَا اَوْمُبَاشَرَةً. وَبَنَاتُ الْاُخْتِ: اِسْمٌ لِكُلِّ اُنْثٰى لِاُخْتِكَ عَلَيْهَا وِلَادَةٌ مُبَاشَرَةً اَوْمِنْ قِبَلِ اُمِّهَا اَوْمِنْ قِبَلِ اِبْنِهَا فَهٰؤُلَاءِ الْاَعْيَانُ السَّبْعُ مُحَرَّمَاتٌ وَلَا خِلَافَ اَعْلَمُهُ فِيْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهُ تَعَالٰى (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ. وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ النَّسَبَ الَّذِيْ يُحَرِّمُ الْوَطْءَ بِنِكَاحٍ يُحَرِّمُ الْوَطْءَ بِمِلْكِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَمِيْنِ.

ترجمہ:

پہلی فصل: مانع نسب

فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک جو عورتیں نسب کے لحاظ سے حرام ہیں وہ سات ہیں قرآن مذکور ہیں یعنی (1) مائیں (2) بیٹیاں (3) بہنیں۔ (4) پھوپھیاں (5) خالائیں (6) بھتیجیاں اور (7) بھانجیاں شامل ہیں۔ اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بے شک ماں سے یہاں مراد ہے ہر وہ عورت جس کا ماں کی جانب سے یا باپ کی طرف سے ولادت کا رشتہ بنتا ہو اور بیٹی سے ہر وہ عورت مراد ہے جس سے تمہارے بیٹے کے واسطے سے یا بیٹی کے واسطے سے شریک ہو یا دونوں میں شریک ہو اور پھوپھی سے ہر وہ عورت مراد ہے جو تمہاری باپ کی بہن ہو یا اس مرد کی بہن ہو جس سے تمہارا رشتہ ولادت قائم ہے۔ بھتیجی ہر وہ عورت مراد ہے جس سے تمہارے بھائی کا ماں کے واسطے یا باپ کے واسطے سے یا براہ راست ولادت کا تعلق ہو۔ بھانجی سے ہر وہ عورت مراد ہے جس سے تمہاری بہن کا ماں کے واسطے سے یا باپ کے واسطے یا براہ راست ولادت کا رشتہ ہو۔ پس یہ خاص سات (عورتیں) حرام ہیں اور ان تمام میں کوئی اختلاف نہیں جانتا ہوں اور اصل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (حرمت علیکم) آخر آیت تک اور فقہاء کے اجماع ہے اس پر کہ جن عورتوں سے نکاح کے ذریعے جنسی تعلق حرام ہے ان سے ملکیت کے تعلق سے بھی جنسی تعلق حرام ہے۔

اِتَّفَقُوْا عَلٰى	اَنَّ	النِّسَاءَ	اللَّاتِيْ	يُحَرَّمْنَ	مِنْ
اتفاق کیا پر	بیشک	عورتیں	وہ جو	حرام ہوئیں	سے
قِبَلِ	النَّسَبِ	اَلسَّبْعُ	اَلْمَذْكُوْرَاتُ	فِيْ	اَلْقُرْآن
طرف	نسب	سات	جن کا ذکر ہوا	میں	قرآن
اَلْاُمَّهَاتُ	وَ	اَلْبَنَاتُ	وَ	اَلْاَخَوَاتُ	وَ
مائیں	اور	بیٹیاں	اور	بہنیں	اور
اَلْعَمَّاتُ	وَ	اَلْخَالَاتُ	وَ	بَنَاتُ الْاَخِ	وَ
پھوپھیاں	اور	خالائیں	اور	بھتیجیاں	اور
بَنَاتُ الْاُخْتِ	وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	اَلْاُمَّ
بھانجیاں	اور	اتفاق کیا	پر	بے شک	ماں
هٰهُنَا	اِسْمٌ	لِكُلِّ	اُنْثٰى	لَهَا	عَلَيْكَ
یہاں پر	نام	واسطے ہر	عورت کے	اس کے لیے	تم پر
وِلَادَةٌ	مِنْ	جِهَةٍ	اَلْاُمِّ	اَوْ	مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادۃ	سے	کی طرف	ماں	یا	سے
جِھَۃِ	اَلْاَبِ	وَ اَلْبِنْتُ	اِسْمٌ	لِکُلِّ	اُنْثٰی
کی طرف	باپ	بیٹی	نام	ہرایک	عورت
شَارَکَ	لَکَ	عَلَیْھَا	وِلَادَۃٌ	مِنْ	قِبَلِ
شریک ہوا	تیرے ساتھ	اس پر	ولادت	سے	کی طرف
اَلْاِبْنِ	أَوْ	مِنْ	قِبَلِ	اَلْبِنْتِ	أَوْ
بیٹا	یا	سے	کی طرف	بیٹی	یا
مُبَاشَرَۃٌ	وَ	اَمَّا	اَلْاُخْتُ	فَھِیَ	اِسْمٌ
مباشرت کرنا	اور	ہاں	بہن	پس وہ	نام
لِکُلِّ	اُنْثٰی	شَرَکَ	فِیْ	اَحَدِ	اَصْلَبِکَ
ہر کے لیے	عورت	شریک ہوا	میں	ایک	صلب تیری
أَوْ	مَجْمُوْعَیْھِمَا	اَعْنِیْ	اَلْاَبَ	اَوِ	اَلْاُمَّ
یا	دونوں سے	مراد لیتا ہوں	باپ	یا	ماں
أَوْ	کَلَیْھِمَا	وَ	اَلْعَمَّۃُ	اِسْمٌ	لِکُلِّ
یا	دونوں	اور	چچی	نام	ہرایک
اُخْتِ	لِاِبْنِکَ	أَوْ	لِکُلِّ	ذَکَرٍ	لَہٗ
بہن ہو	تیرا بیٹا	یا	ہراس کی	مذکر	اس کا
عَلَیْکَ	وِلَادَۃٌ	وَ	اَمَّا	اَلْخَالَۃُ	فَھِیَ
تمہاری طرف	ولادۃ	اور	بہرحال	خالہ	پس وہ
اِسْمٌ	لِاُخْتِ	اُمِّکَ	اَوْ	اُخْتِ	کُلِّ
نام	بہن	تمہاری ماں کی	یا	بہن ہو	ہر
اُنْثٰی	لَھَا	عَلَیْکَ	وِلَادَۃٌ	وَ	بَنَاتُ الْاَخِ
عورت	جس کا	تجھ پر	ولادت	اور	بھتیجی
اِسْمٌ	لِکُلِّ	اُنْثٰی	لِاُخْتِکَ	عَلَیْھَا	وِلَادَۃٌ
نام	ہراس	عورت	میری بھائی کی	جس پر	ولادۃ
مِنْ	قِبَلِ	اُمِّھَا	أَوْ	مِنْ	قِبَلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے	طرف	اس کی ماں	یا	سے	طرف
اَبِیْهَا	اَوْ	مُبَاشَرَةً	وَبَنَاتُ الْاُخْتِ	اِسْمٌ	لِکُلِّ
اس کا باپ	یا	مباشرت	بھانجی	نام	اس ہر
اُنْثٰی	لِاُخْتِکَ	عَلَیْهَا	وِلَادَة	مُبَاشَرَةٌ	اَوْ
عورت	واسطے تیری بہن کی	اس پر	ولادت	مباشرت	یا
مِنْ	قِبَلِ	اُمِّهَا	اَوْ	مِنْ	قِبَلِ
سے	طرف	اس کی ماں	یا	سے	طرف
اِبْنِهَا	فَهٰؤُلَاءِ	الْاَعْیَانُ	السَّبْعُ	مُحَرَّمَاتٌ	وَلَا
اس کا بیٹا	پس وہ سب	رشتے	سات	محرمات	اور نہ
خِلَافَ	اَعْلَمُهُ	فِیْ	هٰذِهِ	الْجُمْلَةِ	وَالْاَصْلِ
خلاف	میں اسے جانتا ہوں	میں	اس	سلے	اور اصل
فِیْهَا	قَوْلُهُ تَعَالٰی	حُرِّمَتْ	عَلَیْکُمْ	اِلٰی	آخِرِ
اس میں	اللہ کا فرمان	حرام کی گئی	تم پر	تک	پوری
الْاٰیَةِ	وَاَجْمَعُوْا	عَلٰی	اَنَّ	النَّسَبَ	الَّذِیْ
آیت	اور اتفاق کیا	اس بات پر	بے شک	نسب	وہ جو
یُحَرِّمُ	الْوَطْءُ	بِنِکَاحٍ	یُحَرِّمُ	الْوَطْءُ	یَمْلِکُ
حرام کیا گیا	وطی	ساتھ نکاح	حرام کیا گیا	وطی	مالک ہوتا ہے
الْیَمِیْنَ					
قسم					

40- اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ. فِیْ الْمُصَاهَرَةِ

وَاَمَّا الْمُحَرَّمَاتُ بِالْمُصَاهَرَةِ فَاِنَّهُنَّ اَرْبَعٌ: زَوْجَاتُ الْاٰبَاءِ. وَالْاَصْلُ فِیْهِ قَوْلُهُ تَعَالٰی "وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَاؤُکُمْ مِنَ النِّسَآءِ" اَلْاٰیَةَ. وَزَوْجَاتُ الْاَبْنَاءِ. وَالْاَصْلُ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا قَوْلُهُ تَعَالٰی "وَحَلَآئِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ" وَاُمَّهَاتُ النِّسَاءِ اَیْضًا. وَالْاَصْلُ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَاُمَّهَاتُ نِسَآئِکُمْ وَبَنَاتُ الزَّوْجَاتِ وَالْاَصْلُ فِیْهِ قَوْلُهُ تَعَالٰی "وَرَبَآئِبُکُمُ اللّٰتِیْ فِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ لَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" فَهٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعُ اِتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى تَحْرِيْمِ الثَّلٰثِ مِنْهُنَّ بِنَفْسِ الْعَقْدِ، وَهُوَ تَحْرِيْمُ زَوْجَاتِ الْآبَاءِ وَالْاَبْنَاءِ، وَوَاحِدَةٌ بِالدُّخُوْلِ وَهِيَ اِبْنَةُ الزَّوْجَةِ. وَاخْتَلَفُوْا مِنْهَا فِيْ مُرْضِعَتَيْنِ: اَحَدُهُمَا هَلْ مِنْ شَرْطِهَا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ حُجْرِ الزَّوْجِ وَالثَّانِيَةُ هَلْ تُحَرَّمُ بِالْمُبَاشَرَةِ لِلْاُمِّ لِلذَّةٍ اَوْبِالْوَطْءِ؟ وَاَمَّا اُمُّ الزَّوْجَةِ فَاِنَّهُمُ اخْتَلَفُوْا هَلْ تُحَرَّمُ بِالْوَطْءِ اَوْبِالْعَقْدِ عَلَى الْبِنْتِ فَقَطْ؟ وَاخْتَلَفُوْا اَيْضًا مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ مَسْئَلَةٍ رَابِعَةٍ وَهِيَ هَلْ يُوْجِبُ الزِّنَا مِنْ هٰذَا التَّحْرِيْمِ مَا يُوْجِبُهُ النِّكَاحُ الصَّحِيْحُ اَوِ النِّكَاحُ بِشُبْهَةٍ فَهٰهُنَا اَرْبَعُ مَسَائِلَ.

ترجمہ: **دوسری فصل**

مصاہرت میں (ازدواجی رشتہ داروں سے نکاح کرحرمت) رشتہ ازدواج (مصاھرت) چار عورتیں حرام ہوجاتی ہیں۔یعنی باپ کی بیویاں جن کے بارے میں فرمان الٰہی ہے۔

ولا تنکحوا ما نکح اٰبائکم من النساء

ترجمہ: اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کرچکے ہیں ان سے ہرگز نکاح نہ کرو۔

اور اسی طرح عورتوں کی مائیں اور اصل میں فرمان الٰہی ہے۔**وامھات نسائکم** ترجمہ: ''اور تمہاری عورتوں کی مائیں''۔اور بیٹوں کی بیویاں ان کے بارے آیت ہے۔**وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم** ترجمہ: ''اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہوں'' اور بیویوں کی بیٹیاں اور اصل اس میں فرمان الٰہی ہے۔

وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن

ترجمہ: ''اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہے ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارے تعلق زن وشوہر ہو چکا ہو''

ان چاروں کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ ان میں سے دور شتے تو صرف عقد سے حرام ہوجاتے ہیں یعنی باپوں کی بیویاں اور بیٹوں کی بیویاں اور ایک دخول سے حرام ہوتی ہے۔یعنی بیوی کی بیٹی بطور لذت ماں سے مباشرت کرنے حرام ہوجاتی ہے یا دخول سے حرام ہوجاتی ہے۔اور لیکن زوجہ کی ماں کے بارے میں بھی پس بے شک فقہاء نے اختلاف کیا ہے کیا وہ بیوی سے وطی کرنے سے حرام ہوتی ہے یا صرف نکاح کرنے سے حرام ہوجاتی ہے اور فقہاء نے اسی طرح اس باب میں چوتھے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ جو حرمت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے یا نکاح شبہ سے ثابت ہوتی ہے کیا وہ حرمت سے بھی ثابت ہوجاتی ہے پس یہاں چار مسائل ہیں جن کا یہاں بیان ہوتا ہے۔

الفصل	الثانی	فی	المصاھرۃ	وَ	اَمَّا
فصل	دوسری	میں	مصاہرت	اور	وہی
الْمُحَرَّمَاتُ	بِالْمُصَاهَرَةِ	فَاِنَّهُمُ	اَرْبَعٌ	زَوْجَاتُ	الْاٰبَاءِ
حرام شدہ	رشتے دار	پس وہ	چار	بیویاں	باپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	اَلْاَصْلُ	فِيْهِ	قَوْلُهٗ تَعَالٰى	وَ	لَا
اور	دلیل	اس کی	اللہ کا فرمان	اور	نہ
تَنْكِحُوْا	مَا	نَكَحَ	اٰبَاؤُكُمْ	مِّنَ	النِّسَاءِ
نکاح کرو تم	جس سے	نکاح کیا	تمہارے باپ دادا	سے	عورتیں
اَلْاٰيَةَ	وَ	زَوْجَاتُ	اَلْاَبْنَاءِ	وَ	اَلْاَصْلُ
آیت	اور	بیویاں	بیٹے	اور	اصل
فِيْ	ذٰلِكَ	اَيْضًا	قَوْلُهٗ تَعَالٰى	وَ	حَلَائِلُ
میں	یہ	بھی	فرمان اس بلند ذات کا	اور	بیویاں
اَبْنَائِكُمْ	اَلَّذِيْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ	وَ	اُمَّهَاتُ
تمہارے	وہ جو	سے	تمہاری پشت سے ہوں	اور	مائیں
اَلنِّسَاءِ	اَيْضًا	وَ	اَلْاَصْلُ	فِيْ	ذٰلِكَ
تمہاری بیویاں کے	بھی	اور	اصل	میں	یہ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى	وَ	اُمَّهَاتُ	نِسَائِكُمْ	وَ	بَنَاتُ
فرمان اس بلند ذات کا	اور	مائیں	تمہاری عورتیں	اور	بیٹیاں
اَلزَّوْجَاتِ	وَ	اَلْاَصْلُ	فِيْهِ	قَوْلُهٗ تَعَالٰى	وَ
بیویوں کی	اور	اصل	اس میں	فرمان اس ذات کا	اور
رَبَائِبُكُمُ	اَللَّاتِيْ	فِيْ	حُجُوْرِ	كُمْ	مِنْ
تمہاری مائیں	وہ جو	میں	گود	تمہاری	سے
نِسَائِكُمُ	اَللَّاتِيْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَهُوْلَاءِ	اَلْاَرْبَعُ
تمہاری عورتیں	وہی	تم نے دخول کیا	ان سے	تو وہ سب	چار
اِتَّفَقَ	اَلْمُسْلِمُوْنَ	عَلٰى	تَحْرِيْمِ	اَلْنَيْنِ	مِنْهُنَّ
اتفاق کیا	مسلمان	پر	حرمت	دو	ان سے
بِنَفْسِ	اَلْعَقْدِ	وَ	هُوَ	تَحْرِيْمُ	زَوْجَاتِ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس	عقد	اور	وہ	حرمت	بیویاں
الْاٰبَاءِ	وَ	الْاَبْنَاءِ	وَ	وَاحِدَاةٌ	بِالدُّخُوْلِ
باپ کے	اور	اولاد کے	اور	ایک	دخول کیساتھ
وَ	هِيَ	اِبْنَةُ	الزَّوْجَةِ	وَ	اخْتَلَفُوْا
اور	وہ	بیٹی	بیوی	اور	اختلاف کیا
مِنْهَا	فِيْ	مُرْضِعِيْنَ	اَحَدُهُمَا	هَلْ	مِنْ
اس سے	میں	دودھ پلانے والی	ان میں سے ایک	آیا	سے
شَرْطِهَا	اَنْ	تَكُوْنَ	فِيْ	حُجْرِ	الزَّوْجِ
اس کیشرط	یہ کہ	ہو	میں	گود	شوہر
وَ	الثَّانِيَةُ	هَلْ	تُحَرَّمُ	بِالْمُبَاشِرَةِ	لِلْاُمِّ
اور	دوسرا	آیا	حرام کی گئی	مباشرۃ	ماں کے لیے
لِلذَّةِ	أَوْ	بِالْوَطْءِ	وَ	اَمَّا	اُمُّ
لذت	یا	وطی کے سات	اور	بہرحال	ماں
الزَّوْجَةِ	فَاِنَّهُمْ	اخْتَلَفُوْا	هَلْ	تُحَرَّمُ	بِالْوَطْءِ
بیوی	پس بیشک وہ	اختلاف کیا	کیا	حرام کی جائیگی	وطی کے ساتھ
اَوْ	بِالْعَقْدِ	عَلَى	الْبِنْتِ	فَقَطْ	وَ
یا	عقد کے ساتھ	پر	بیٹی	صرف	اور
اخْتَلَفُوْا	اَيْضًا	مِنْ	هٰذَا	الْبَابِ	فِيْ
اختلاف کیا	بھی	سے	یہ	باب	میں
مَسْئَلَةِ	رَابِعَةٍ	وَ	هِيَ	يُوْجِبُ	الزِّنَا
مسئلہ	چار	اور	وہ	واجب	زنا
مِنْ	هٰذَا	التَّحْرِيْمِ	مَا	يُوْجِبُهُ	النِّكَاحُ
سے	یہ	حرام ہونا	جو	واجب کرتا ہے اسے	نکاح
الصَّحِيْحُ	أَوِ	النِّكَاحُ	بِشُبْهَةٍ	فَهُنَا	اَرْبَعُ
صحیح	یا	نکاح	شبہ کے ساتھ	پس وہاں	چار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسَائِلَ	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلْاُوْلٰى	وَ	هِيَ	هَل
مسائل	مسئلہ	پہلا	اور	وہ	کیا

41- (اَلْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى) وَهِيَ هَل مِنْ شَرْطِ تَحْرِيْمِ بِنْتِ الزَّوْجَةِ اَنْ تَكُوْنَ فِيْ حُجْرِ الزَّوْجِ' اَمْ لَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ شَرْطِهٖ؟ فَاِنَّ الْجُمْهُوْرَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ التَّحْرِيْمِ.وَقَالَ دَاوُدُ ذٰلِكَ مِنْ شَرْطِهٖ' وَمَبْنَى الْخِلَافِ هَلْ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: "اَللّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ" وَصْفٌ لَهٗ تَاْثِيْرٌ فِي الْحُرْمَةِ؟ اَوْلَيْسَ لَهٗ تَاْثِيْرٌ' وَاِنَّمَا خَرَجَ مَخْرَجَ الْمَوْجُوْدِ الْاَكْثَرِ؟ فَمَنْ قَالَ خَرَجَ مَخْرَجَ الْمَوْجُوْدِ الْاَكْثَرِ وَلَيْسَ هُوَ شَرْطًا فِي الرَّبَائِبِ' اِذْ لَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ الَّتِيْ فِيْ حُجْرِهٖ' اَوِ الَّتِيْ لَيْسَتْ فِيْ حُجْرِهٖ قَالَ تُحَرَّمُ الرَّبِيْبَةُ بِاِطْلَاقٍ' وَمَنْ جَعَلَهٗ شَرْطًا غَيَّرَ مَعْقُوْلَ الْمَعْنٰى قَالَ: لَا تُحَرَّمُ اِلَّا اِذَا كَانَتْ فِيْ حُجْرِهٖ.

(اَلْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ) وَاَمَّا هَلْ تُحَرَّمُ الْبِنْتُ بِمُبَاشَرَةِ الْاُمِّ فَقَطْ اَوْ بِالْوَطْءِ؟ فَاِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ حُرْمَتَهَا بِالْوَطْءِ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ مَا دُوْنَ الْوَطْءِ مِنَ اللَّمْسِ وَالنَّظَرِ اِلَى الْفَرْجِ لِشَهْوَةٍ اَوْبِغَيْرِ شَهْوَةٍ هَل ذٰلِكَ يُحَرِّمُ اَمْ لَا؟ فَقَالَ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ وَاَبُوْحَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: اِنَّ اللَّمْسَ لِشَهْوَةٍ يُحَرِّمُ الْبِنْتَ' وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ ' وَقَالَ دَاوُدُ وَالْمُزَنِيُّ: لَا يُحَرِّمُهَا اِلَّا الْوَطْءُ' وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ الْمُخْتَارُ عِنْدَهٗ' وَالنَّظَرُ عِنْدَ مَالِكٍ كَاللَّمْسِ اِذَا كَانَ النَّظَرُ تَلَذُّذًا اِلٰى اَيِّ عُضْوٍ كَانَ' وَفِيْهِ عَنْهُ خِلَافٌ' وَوَافَقَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْفَرْجِ فَقَطْ' وَحَمَلَ الثَّوْرِيُّ النَّظَرَ مَحْمَلَ اللَّمْسِ وَلَمْ يَشْتَرِطِ اللَّذَّةَ' وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَالشَّافِعِيُّ فِيْ اَحَدِ قَوْلَيْهِ فَلَمْ يُوْجِبْ فِي النَّظَرِ شَيْئًا' وَاَوْجَبَ فِي اللَّمْسِ' وَمَبْنَى الْخِلَافِ هَلِ الْمَفْهُوْمُ مِنْ اِشْتِرَاطِ الدُّخُوْلِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:اَللّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" اَلْوَطْءُ اَوِ التَّلَذُّذُ بِمَادُوْنَ الْوَطْءِ؟ فَاِنْ كَانَ التَّلَذُّذُ فَهَلْ يَدْخُلُ فِيْهِ النَّظَرُ اَمْ لَا؟

ترجمہ:(1) پہلا مسئلہ:

اور وہ یہ ہے کہ کیا زوجہ کی بیٹی کے حرام ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ شوہر کی تربیت میں ہو یا یہ اس کی شرط نہیں ہے؟ پس بے شک جمہور فقہاء کے نزدیک یہ حرمت کی شرط نہیں ہے اور داؤد نے کہا یہ اس کی شرط میں سے ہے اور اختلاف کی بنا یہ ہے کیا فرمان الٰہی فی حجورکم اس صفت ہے کہ وہ حرمت میں موثر ہے یا وہ موثر نہیں ہے؟ اور بے شک اکثری صورت حال کا بیان ہے پس جس نے فقہاء نے کہا کہ یہ اکثری موجود صورت کا بیان ہے اور ربیبہ ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط نہیں ہے اس لیے کہ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ شوہر کی زیر تربیت ہو یا نہ ہو ان کے نزدیک مطلق حرام ہے اور جن کے نزدیک یہ شرط غیر معقول المعنی ہے ان فقہاء کے نزدیک بیوی کی دو ہو بیٹی حرام ہے جو اس بیوی کے شوہر کے زیر تربیت ہو۔

2۔ دوسرا مسئلہ: اور لیک کیا بیوی کی بیٹی صرف ماں سے مباشرت کرنے سے حرام ہوتی ہے یا وطی کرنے سے حرام ہوتی ہے۔ پس بے شک فقہاء کا اتفاق ہے اس پر کہ اس کی حرمت ماں سے جنسی تعلق قائم ہونے سے ہوتی ہے اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔ اس میں کہ جنسی تعلق نہ ہو۔ چھونا ہو اور شرمگاہ کی جانب شہوت کی نظر سے دیکھنا یا بغیر شہوت دیکھنے سے بھی اس کی بیٹی حرام ہو جائے گی یا نہیں؟ امام مالکؒ اور امام ثوریؒ امام ابوحنیفہؒ اور اوزاعیؒ اور لیث بن سعدؒ کہتے ہیں کہ شہوت کے ساتھ چھونے پر ماں حرام ہو جائے گی اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول یہی ہے۔

اور داؤد اور مزنی نے کہا صرف وطی سے حرمت ثابت ہوگی اور یہ امام شافعیؒ کا دوسرا پسندیدہ قول ہے۔ اور دیکھنا امام مالکؒ کے نزدیک چھونے کی طرح جب کہ دیکھنا لذات حاصل کرنے کے لیے جو نسے عضو کی طرف ہو ان کی اس رائے پر ان کے مسلک کے فقہاء کے درمیان اختلاف ہے مگر امام ابوحنیفہؒ نے شرمگاہ کی جانب نظر کرنے کے بارے میں ان سے اتفاق کیا ہے اور ثوریؒ نے دیکھنے کو لمس (یعنی چھونے پر) پر محمول کیا ہے۔ مگر لذت کی شرط عائد نہیں کی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ نے اس کی مخالفت کی ہے اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول اس سے مختلف ہے کہ نظر کرنے میں کوئی شے لازم نہیں اور چھونے میں لازم ہے۔ مراد حرمت ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا دخول کی شرط کا مفہوم فرمان الٰہی میں ہے؟ "واللاتی دخلتم بھن" مراد جنسی تعلق قائم ہونا یا جنسی تعلق کے سوائے لذت حاصل کرنا ہے۔ پس اگر لذت لینا ہی مراد ہے تو کیا اس میں دیکھنا بھی شامل ہے یا نہیں؟

مِنْ	شَرْطِ	تَحْرِيْم	بِنْتِ	الزَّوْجَةِ	اَنْ
سے	شرط	حرمت	بیٹی	بیوی	یہ کہ
تَكُوْنَ	فِيْ	حُجْرِ	الزَّوْجِ	اَمْ	لَيْسَ
ہو	میں	گود	شوہر	یا	نہیں
ذٰلِكَ	مِنْ	شَرْطِهٖ	فَاِنَّ	الْجُمْهُوْرَ	عَلٰى
یہ	سے	اس کی شرط	پس بے شک	جمہور	پر
اَنَّ	ذٰلِكَ	لَيْسَ	مِنْ	شَرْطِ	التَّحْرِيْمِ
بے شک	یہ	نہیں	سے	شرط	حرمت
وَ	قَالَ	دَاوٗدُ	ذٰلِكَ	مِنْ	شَرْطِهٖ
اور	فرمایا	امام داود	یہ	سے	اس کی شرط
وَ	مَبْنَى	الْخِلَافِ	هَلْ	قَوْلُهٗ تَعَالٰى	اَللَّاتِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	وجہ	اختلاف	کیا	فرمان اس بلند ذات کا	وہ (بچیاں)
فِيْ	حُجُوْرِ	كُمْ	وَصَفَ	لَهٗ	تَاْثِيْرٌ
میں	گود	تمہاری	وصف	اس کے لیے	مؤثر ہونا
فِيْ	الْحُرْمَةِ	اَوْ	لَيْسَ	لَهٗ	تَاْثِيْرٌ
میں	حرمت	یا	نہیں	اس کے لیے	مؤثر
وَ	اِنَّمَا	خَرَّجَ	مَخْرَجَ	الْمَوْجُوْدِ	الْاَكْثَرِ
اور	بے شک	اس نے پیش کیا	پیش کرنا	موجود	اکثر
فَمَنْ	قَالَ	خَرَّجَ	مَخْرَجَ	الْمَوْجُوْدِ	الْاَكْثَرِ
پس جن	فقہاء نے کہا	اس نے پیش کیا	پیش کرنا	موجود	اکثر
وَ	لَيْسَ	هُوَ	شَرْطًا	فِيْ	الرِّبَابِ
اور	نہیں	وہ	شرط	میں	گود پلیں بیٹیاں
اِذْ	لَا	فَرْقَ	فِيْ	ذٰلِكَ	بَيْنَ
جب	نہیں	فرق	میں	یہ	درمیان
الَّتِيْ	فِيْ	حُجْرِهٖ	اَوِ	الَّتِيْ	لَيْسَتْ
جو	میں	اس کی گود	یا	جو	نہیں ہے
فِيْ	حُجْرِهٖ	قَالَ	تُحَرِّمُ	الرَّبِيْبَةُ	بِاطْلَاقٍ
میں	اس کی گود	فرمایا فقہاء نے	حرام کیا جائے گا	ربیبہ	طلاق کیساتھ
وَ	مَنْ	جَعَلَهٗ	شَرْطًا	غَيْرَ	مَعْقُوْلٍ
اور	جو	بنایا اسے	شرط	غیر	معقول
الْمَعْنٰى	قَالَ	لَا	تُحَرِّمُ	اِلَّا	اِذَا كَانَتْ
معنی	فرمایا	نہیں	حرام	سوائے	جب ہو
فِيْ	حُجْرِهٖ	الْمَسْئَلَةُ	الثَّانِيَةُ	وَ	اَمَّا
میں	گود	مسئلہ	دوسرا	اور	بہرحال
هَلْ	تُحَرِّمُ	الْبِنْتُ	بِمُبَاشَرَةِ	الْاُمِّ	فَقَطْ
کیا	حرام کیا جائے گا	بیٹی	مباشرت کیساتھ	ماں	پس صرف
اَوْ	بِالْوَطْءِ	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا	وطی کیساتھ	پس بیشک وہ	اتفاق کیا	پر	بے شک
حُرْمَتَهَا	بِالْوَطْءِ	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْمَا	دُوْنَ
حرمت اس کی	وطی کیساتھ	اور	اختلاف کیا	میں	علاوہ
الْوَطْءِ	مِنَ	اللَّمْسِ	وَ	النَّظْرُ	اِلٰى
وطی	سے	چھونا	اور	دیکھنا	طرف
الْفَرْجِ	لِشَهْوَةٍ	اَوْ	بِغَيْرِ	شَهْوَةٍ	هَلْ
فرج (شرمگاہ)	شہوت کے لیے	یا	بغیر	شہوت	کیا
ذٰلِكَ	يُحَرِّمُ	اَمْ	لَا	فَقَالَ	مَالِكٌ
یہ	حرام ہوتا ہے	یا	نہیں	پس فرمایا	امام مالک
وَ	الثَّوْرِيُّ	وَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ	الْاَوْزَاعِيُّ
اور	ثوری	اور	امام ابوحنیفہ	اور	امام اوزاعی
وَ	اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ	اَنَّ	اللَّمْسَ	لِشَهْوَةٍ	يُحَرِّمُ
اور	امام لیث بن سعد	بے شک	چھونا	شہوت کے لیے	حرام کیا جائے گا
الْبِنْتُ	وَ	هُوَ	اَحَدُ	قَوْلَيِ	الشَّافِعِيِّ
بیٹی	اور	وہ	ایک	دو قول	امام شافعی
وَ	قَالَ	دَاوٗدُ	وَ	الْمُزَنِيُّ	لَا
اور	فرمایا	امام داود	اور	امام مزنی	نہیں
يُحَرِّمُهَا	اِلَّا	الْوَطْءُ	وَ	هُوَ	اَحَدُ
حرام ہوتی وہ	سوائے	وطی	اور	وہ	ایک
قَوْلَيِ	الشَّافِعِيِّ	الْمُخْتَارُ	عِنْدَهٗ	وَ	النَّظْرُ
دو قول	امام شافعی	مختار	اس کے نزدیک	اور	دیکھنا
عِنْدَ	مَالِكٍ	كَاللَّمْسِ	اِذَا	كَانَ	نَظَرَ
نزدیک	امام مالک	جیسا کہ چھونا	جب	ہو	دیکھا
تَلَذُّذًا	اِلٰى	اَيِّ	عُضْوٍ	كَانَ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لذت	طرف	کسی	عضو	ہو	اور
فِيْهِ	عَنْهُ	خِلَافٌ	وَ	وَافَقَهُ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
اس میں	اس سے	اختلاف	اور	اس سے موافقت کی	امام ابوحنیفہ
فِيْ	النَّظْرِ	اِلَى	الْفَرْجِ	فَقَطْ	وَ
میں	دیکھنا	طرف	فرج (شرم گاہ)	پس صرف	اور
حَمَلَ	الثَّوْرِيُّ	النَّظَرَ	مَحْمَلَ	اللَّمْسِ	وَ
محمول کیا	امام ثوری	دیکھنا	محمول	چھونا	اور
لَمْ	يَشْتَرِطِ	اللَّذَّةَ	وَ	خَالَفَهُمْ	فِيْ
نہیں	شرط لگائی	لذت	اور	مخالفت کی ان کی	میں
ذٰلِكَ	ابْنُ	اَبِيْ لَيْلٰى	وَ	الشَّافِعِيُّ	فِيْ
یہ	ابن	ابی لیلیٰ	اور	امام شافعی	میں
اَحَدِ	قَوْلَيْهِ	فَلَمْ	يُوْجِبْ	فِيْ	النَّظَرِ
ایک	ان کے قول	پس نہیں	واجب	میں	دیکھنا
شَيْئًا	وَ	اَوْجَبَ	فِيْ	اللَّمْسِ	وَ
کوئی چیز	اور	واجب کیا	میں	چھونا	اور
مَبْنٰى	الْخِلَافِ	هَلِ	الْمَفْهُوْمُ	مِنْ	اِشْتِرَاطِ
وجہ	اختلاف	کیا	مفہوم	سے	شرط لگانا
الدُّخُوْلِ	فِيْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	اَللَّاتِيْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ
دخول	میں	فرمان اس بلند ذات کا	جن عورتوں	دخول کیا تم نے	ان سے
الْوَطْءُ	اَوِ	التَّلَذُّذُ	بِمَا	دُوْنَ	الْوَطْءِ
وطی	یا	لذت	صرف	علاوہ	وطی
فَاِنْ	كَانَ	التَّلَذُّذُ	فَهَلْ	يَدْخُلُ	فِيْهِ
پس اگر	ہو	لذت	پس کیا	داخل ہوتا ہے	اس میں
النَّظْرُ	اَمْ	لَا			
دیکھنا	یا	نہیں			

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42- (اَلْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ وَاَمَّا الْاُمُّ فَذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ مِنْ كَافَّةِ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ اِلٰى اَنَّهَا تُحَرَّمُ بِالْعَقْدِ عَلَى الْبِنْتِ دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ ' وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاُمَّ لَا تُحَرَّمُ اِلَّا بِالدُّخُوْلِ عَلَى الْبِنْتِ كَالْحَالِ فِى الْبِنْتِ: اَعْنِىْ اَنَّهَا لَا تُحَرَّمُ اِلَّا بِالدُّخُوْلِ عَلَى الْاُمِّ' وَهُوَ مَرْوِىٌّ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِنْ طُرُقٍ ضَعِيْفَةٍ. وَمَبْنَى الْخِلَافِ هَلِ الشَّرْطُ فِى ' قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَللّٰاتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" يَعُوْدُ اِلٰى اَقْرَبِ مَذْكُوْرٍ' وَهُمُ الرَّبَائِبُ فَقَطْ' اَوْ اِلَى الرَّبَائِبِ وَالْاُمَّهَاتِ الْمَذْكُوْرَاتِ قَبْلَ الرَّبَائِبِ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللّٰاتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِّسَائِكُمُ اللّٰاتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" فَاِنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ: اَللّٰاتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" يَعُوْدُ عَلَى الْاُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ' وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّعُوْدَ اِلٰى اَقْرَبِ مَذْكُوْرٍ وَهُمُ الْبَنَاتُ وَمِنَ الْحُجَّةِ لِلْجُمْهُوْرِ مَارَوَى الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا"

ترجمہ: 3۔تیسرا مسئلہ:

جمہور فقہاء کی رائے کہ محض کسی عورت سے عقد کر لینے سے خواہ دخول ہو یا نہ ہو اس کی ماں حرام ہو جاتی ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک کسی عورت سے زنا کرنے سے مزنیہ عورت کی ماں اور بیٹی حرام نہیں ہوتیں اور نہ ہی زانی کے باپ کا اس سے یا اس کی بیٹی سے نکاح حرام ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ثوریؒ اور اوزاعیؒ کے نزدیک زنا سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نکاح سے حرام ہوتے ہیں اور لیکن امام مالکؒ کا موطا میں امام شافعیؒ کے مطاب قول منقول ہے کہ زنا سے رشتوں کی حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر ابن القاسم نے امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق امام مالکؒ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ زنا سے یہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے اور سحنون کہتے ہیں کہ مسلک امام مالکؒ کے فقہاء اس قول کے حق میں نہیں بلکہ ان کی رائے وہ ہے جو موطا میں درج ہے اور لیث سے مروی ہے کہ وطی بشبہ سے رشتے حرام نہیں ہوتے مگر یہ قول شاذ ہے۔

اس کی وجہ اختلاف اس نکاح کا اشتراک ہے یعنی اس کی شرعی اور لغوی دلالت کے بارے میں اختلاف رائے ہے اور جن فقہاء کی لغوی دلالت کی اللہ تعالیٰ کے قول میں رائے ہے ولا تنكحوا ما نكح اٰبائكم ترجمہ: "اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں ان سے نکاح نہ کرو" ان کے نزدیک زنا سے بھی رشتوں کی حرمت ثابت نہیں ہوتی اور جن فقہاء اس حکم کی توجیہہ ماں اور بیٹی اور باپ اور بیٹے کے درمیان حرمت سے کی ہے ان کے نزدیک رشتوں کی حرمت ثابت زنا سے بھی رشتوں کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور جن فقہاء کے نزدیک یہ نسب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہ ہے ان کے نزدیک زنا سے رشتوں کی حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ زیادہ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زنا سے نسبت ثابت نہیں ہوتا۔

ابن المنذر نے فقہاء کا اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ مملوکہ عورت سے وطی سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نکاح سے ہوتے ہیں اور مباشرت کی تاثیر میں یہاں بھی وہی اختلاف ہے جو نکاح میں ہے۔

اَمَّا	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلثَّالِثَةُ
بہرحال	مسئلہ	تیسرا

اَمَّا	اَلْاُمُّ	فَذَهَبَ	اَلْجَمْهُوْرُ	مِنْ	كَافَّةِ
بہرحال	ماں	گئے ہیں	جمہور	سے	تمام
فُقَهَاءِ	اَلْاَمْصَارِ	اِلٰى	اَنَّهَا	تُحَرَّمُ	بِالْعَقْدِ
فقہاء	شہروں کے	تک	بے شک وہ	حرام کی گئی ہے	نکاح کیساتھ
عَلٰى	اَلْبِنْتِ	دَخَلَ	بِهَا	اَوْ	لَمْ
پر	بیٹی	دخول کیا	اس کیساتھ	یا	نہیں
يَدْخُلْ	وَ	ذَهَبَ	قَوْمٌ	اِلٰى	اَنَّ
دخول	اور	گئی ہے	ایک جماعت	طرف	بیشک
اَلْاُمُّ	لَا	تُحَرَّمُ	اِلَّا	بِالدُّخُوْلِ	عَلٰى
ماں	نہیں	حرام کیا جائیگا	سوائے	دخول کیساتھ	پر
اَلْبِنْتِ	كَالْحَالِ	فِيْ	اَلْبِنْتِ	اَعْنِيْ	اَنَّهَا
بیٹی	جیسے حالت	میں	بیٹی	میری مراد	بے شک وہ
لَا	تُحَرَّمُ	اِلَّا	بِالدُّخُوْلِ	عَلٰى	اَلْاُمِّ
نہیں	حرام کیا جائے گا	سوائے	دخول کیساتھ	پر	ماں
وَ	هُوَ	مَرْوِيٌّ	عَنْ	عَلِيٍّ	وَ
اور	وہ	مروی	سے	حضرت علی	اور
اِبْنِ عَبَّاسٍ	رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا	مِنْ	طُرُقٍ	ضَعِيْفَةٍ	وَ
حضرت ابن عباس	رضی اللہ تعالیٰ عنہما	سے	روایت	ضعیف	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَبْنٰی	اَلْخِلَافُ	هَلِ	اَلشَّرْطُ	فِیْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰی
وجہ	اختلاف	کیا	شرط	میں	فرمان اس بلند ذات کا
اَللَّاتِیْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	یَعُوْدُ	اِلٰی	اَقْرَب
جن عورتوں	دخول کیا ہو تم	ان سے	لوٹتا ہے	طرف	زیادہ قریب
مَذْکُوْرٍ	وَ	هُمْ	اَلرَّبَائِبُ	فَقَطْ	اَوْ
مذکور	اور	وہ	گودیں	پس صرف	یا
اِلٰی	اَلرَّبَائِبِ	وَ	اَلْاُمَّهَاتُ	اَلْمَذْکُوْرَاتُ	قَبْلَ
طرف	گودیں	اور	مائیں	مذکورات	پہلے
اَلرَّبَائِبِ	فِیْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰی	وَ	اُمَّهَاتُ	نِسَائِکُمْ
گودیں	میں	فرمان اس بلند ذات کا	اور	مائیں	تمہاری بیویاں
وَ	رَبَائِبُکُمْ	اَللَّاتِیْ	فِیْ	حُجُوْرِ	کُمْ
اور	تمہاری میں پلنے والی	وہ جو	میں	گود	تمہاری
مِنْ	نِسَائِکُمْ	اَللَّاتِیْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ
سے	عورتیں تمہاری	وہ جو	دخول کیا تم نے	ان سے	پس بیشک وہ
یَحْتَمِلُ	اَنْ	یَکُوْنَ	قَوْلُهٗ	اَللَّاتِیْ	دَخَلْتُمْ
احتمال رکھتا ہے	یہ کہ	ہے	فرمان اس بلند ذات کا	وہ جو	دخول کیا تم نے
بِهِنَّ	یَعُوْدُ	عَلٰی	اَلْاُمَّهَاتِ	وَ	اَلْبَنَاتِ
ان سے	لوٹتا ہے	یہ	مائیں	اور	بیٹیاں
وَ	یَحْتَمِلُ	اَنْ	یَعُوْدُ	اِلٰی	اَقْرَب
اور	احتمال رکھتا ہے	یہ کہ	لوٹے	طرف	زیادہ قریب
مَذْکُوْرٍ	وَ	هُمْ	اَلْبَنَاتُ	وَ	مِنْ
مذکور	اور	وہ	بیٹیاں	اور	سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحُجَّةِ	لِلْجُمْهُوْرِ	مَا	رَوَى	الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ	عَنْ
دلیل	جمہور کے لیے	جو	روایت کیا	مثنی بن صباح	سے
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ	عَنْ	اَبِيْهِ	عَنْ	جَدِّهٖ	اَنَّ
عمر بن شعیب	سے	اپنے باپ	سے	اپنے دادا سے	بے شک
النَّبِيُّ	ﷺ	قَالَ	اَيُّمَا	رَجُلٍ	نَكَحَ
نبی	ﷺ	فرمایا	جو	شخص	نکاح کرے
اِمْرَاَةً	فَدَخَلَ	بِهَا	اَوْ	لَمْ	يَدْخُلْ
عورت	دخول کیا	اس کیساتھ	یا	نہ	دخول کیا
فَلَا	تَحِلُّ	لَهٗ	اُمُّهَا		
پس نہیں	حلال	اس کے لیے	اس کی ماں		

43- (وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ) فَاخْتَلَفُوْا فِيْ الزِّنَا هَلْ يُوْجِبُ مِنَ التَّحْرِيْمِ فِيْ هٰؤُلَاءِ مَا يُوْجِبُ الْوَطْءُ فِيْ نِكَاحٍ صَحِيْحٍ اَوْ بِشُبْهَةٍ؟ اَعْنِيْ الَّذِيْ يَدْرَأُ فِيْهِ الْحَدُّ، فَقَالَ الشَّافِعِيُّ: اَلزِّنَا بِالْمَرْاَةِ لَا يُحَرِّمُ نِكَاحَ اُمِّهَا وَلَا اِبْنَتِهَا وَلَا نِكَاحَ اَبِي الزَّانِيْ لَهَا وَلَا اِبْنِهٖ، وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ: يُحَرِّمُ الزِّنَا مَا يُحَرِّمُ النِّكَاحُ، وَاَمَّا مَالِكٌ فَفِي الْمُوَطَّاِ عَنْهُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ، وَرَوٰى عَنْهُ ابْنُ الْقَاسِمِ مِثْلَ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ يُحَرِّمُ، وَقَالَ سَحْنُوْنٌ: اَصْحَابُ مَالِكٍ يُخَالِفُوْنَ ابْنَ الْقَاسِمِ فِيْهَا، وَيَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَا فِي الْمُوَطَّاِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللَّيْثِ اَنَّ الْوَطْءَ بِشُبْهَةٍ لَا يُحَرِّمُ وَهُوَ شَاذٌّ، وَسَبَبُ الْخِلَافِ الْاِشْتِرَاكُ فِيْ اِسْمِ النِّكَاحِ: اَعْنِيْ فِيْ دَلَالَتِهٖ عَلَى الْمَعْنَى الشَّرْعِيِّ وَ اللُّغَوِيِّ. فَمَنْ رَاعَى الدَّلَالَةَ اللُّغَوِيَّةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ" قَالَ يُحَرِّمُ الزِّنَا، وَمَنْ رَاعَى الدَّلَالَةَ الشَّرْعِيَّةَ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ الزِّنَا، وَمَنْ عَلَّلَ هٰذَا الْحُكْمَ بِالْحُرْمَةِ الَّتِيْ بَيْنَ الْاُمِّ وَالْبِنْتِ وَبَيْنَ الْاَبِ وَالْاِبْنِ قَالَ: يُحَرِّمُ الزِّنَا اَيْضًا وَمَنْ شَبَّهَهٗ بِالنَّسَبِ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ لِاِجْمَاعِ الْاَكْثَرِ عَلٰى اَنَّ النَّسَبَ لَا يَلْحَقُ بِالزِّنَا وَاتَّفَقُوْا فِيْمَا حَكٰى ابْنُ الْمُنْذِرِ عَلٰى اَنَّ الْوَطْءَ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ يُحَرِّمُ مِنْهُ مَا يُحَرِّمُ الْوَطْءُ بِالنِّكَاحِ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاخْتَلَفُوْا فِیْ تَاْثِیْرِ الْمُبَاشِرَةِ فِیْ مِلْکِ الْیَمِیْنِ کَمَا اخْتَلَفُوْا فِی النِّکَاحِ.

ترجمہ: چوتھا مسئلہ:

اور جہاں تک چوتھے مسئلہ کا تعلق ہے۔ زنا کے سلسلے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا زنا سے وہ حرمتیں لازم آتی ہیں جو صحیح نکاح یا نکاح شبہ سے لازم آتی ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ کسی عورت سے زنا کرنے سے اس کی ماں اور بیٹیاں حرام نہیں ہوتیں۔

اور نہ زانی کے باپ کا زانیہ سے نکاح حرام ہوگا۔ اور نہ ہی اس کے بیٹے کا۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ۔ امام ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ زنا سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نکاح سے حرام ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک امام مالکؒ کا تعلق ہے اس سے موطا میں امام شافعی سے ملتا جلتا قول نقل کیا ہے۔ کہ زنا سے رشتے حرام نہیں ہوتے جو نکاح سے ہوتے ہیں۔ ابن قاسمؒ نے امام ابوحنیفہ جیسا قول نقل کیا ہے کہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں اور امام سحنونؒ نے کہا ہے کہ امام مالکؒ کے ساتھی اس قول میں ابن قاسمؒ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ موطا میں امام مالک کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ لیثؒ سے مروی ہے کہ وطی بشبہ سے رشتے حرام نہیں ہوتے۔ مگر یہ قول بالکل شاذ ہے فقہاء میں اختلاف کا سبب نکاح کے نام کا مشترک ہونا ہے۔ یعنی اسکی شرعی اور لغوی دلالت کے بارے میں اختلاف ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول

''ان عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرو۔ جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نکاح کر چکے ہوں۔''

سے دلالت لغوی معنی مراد لیے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ زنا سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور جنہوں نے دلیل شرعی مراد لیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور جن فقہاء نے یہ علت پیش کی ہے کہ یہ حکم ماں اور بیٹی کے درمیان اور باپ اور بیٹے کے درمیان حرمت کے لیے ہے ان کا کہنا ہے کہ زنا سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور جن کے نزدیک یہ نسب سے مشابہ ہے انہوں نے کہا ہے کہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اکثر فقہاء کے نزدیک یہ اتفاق ہے کہ نسب زنا سے تعلق نہیں رکھتی یعنی زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور فقہاء نے ابن منذر سے بیان کردہ قول پر اتفاق کیا ہے کہ مملوکہ عورت سے وطی کرنے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نکاح سے حرام ہوتے ہیں اور ملک یمین کے سلسلے میں مباشرت کی تاثیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس طرح نکاح کے سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

واما الْمَسْئَلَةُ	الرَّابِعَةُ	فَاخْتَلَفُوْا	فِیْ	الزِّنَا	هَلْ
اور بہر حال مسئلہ	چوتھا	پس اختلاف کیا	میں	زنا	کیا

یُوْجِبُ	مِنَ	التَّحْرِیْمِ	فِیْ	هٰؤُلَاءِ	مَا
واجب	سے	حرام ہونا	میں	وہ سب	جو
یُوْجِبُ	الْوَطْءُ	فِیْ	نِکَاحٍ	صَحِیْحٍ	أَوْ
واجب	وطی	میں	نکاح	صحیح	یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشُبْهَةٍ	اَعْنِیْ	الَّذِیْ	یَدْرَأُ	فِیْهِ	الْحَدُّ
شبہ کے ساتھ	میری مراد	جو	ساقط ہوتا ہے	اس میں	حد
فَقَالَ	الشَّافِعِیُّ	الزِّنَا	بِالْمَرْاَةِ	لَا	یُحَرِّمُ
پس فرمایا	امام شافعی	زنا	عورت کیساتھ	نہیں	حرام ہوتی
نِکَاحَ	اُمِّهَا	وَ	لَا	اِبْنَتِهَا	وَ
نکاح	اس کی ماں	اور	نہ	اس کی بیٹی	اور
لَا نِکَاحَ	اَبِیْ	الزَّانِیْ	لَهَا	وَ	لَا
نہیں نکاح	میرا باپ	زانی	اس کا	اور	نہ
اِبْنِهٖ	وَ	قَالَ	اَبُوْحَنِیْفَةَ	وَ	الثَّوْرِیُّ
اس کا بیٹا	اور	فرمایا	ابوحنیفہ	اور	امام ثوری
وَ	الْاَوْزَاعِیُّ	یُحَرِّمُ	الزِّنَا	مَا	یُحَرِّمُ
اور	امام اوزاعی	حرام ہوتی ہے	زنا	جو	حرام ہوئے
النِّکَاحُ	وَ	اَمَّا	مَالِکٌ	فَفِیْ	الْمُوَطَّا
نکاح	اور	بہرحال	امام مالک	پس میں	موطا
عنهُ	مثل	قَوْلِ	الشَّافِعِیِّ	اَنَّهٗ	لا
ان سے	مثل	قول	امام شافعی	بیشک	نہیں
یُحَرِّمُ	وَ	رُوِیَ	عَنْهُ	ابْنُ الْقَاسِمِ	مثل
حرام ہوتے	اور	روایت کی گئی ہے	ان سے	ابن قاسم	مثل
قَوْلِ	اَبِیْ حَنِیْفَةَ	اَنَّهٗ	یُحَرِّمُ	وَ	قَالَ
قول	امام ابوحنیفہ	بیشک وہ	حرام ہے	اور	فرمایا
سَحْنُوْنٌ	اَصْحَابُ	مَالِکٍ	یُخَالِفُوْنَ	ابْنَ الْقَاسِمِ	فِیْهَا
سحنون	ساتھی	امام مالک	اختلاف کرتے ہیں	ابن قاسم	اس میں
وَ	یَذْهَبُوْنَ	اِلٰی	مَا	فِیْ	الْمُوَطَّا
اور	گئے ہیں	طرف	جو	میں	موطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	قَدْ	رُوِیَ	عَنِ	اللَّیْثِ	اَنَّ
اور	تحقیق	روایت کی گئی ہے	سے	لیث	بیشک
اَلْوَطْءَ	بِشُبْهَةٍ	لَا	یُحَرِّمُ	وَ	هُوَ
وطی	شبہ کیساتھ	نہیں	حرام ہوئے	اور	وہ
شَاذٌّ	وَ	سَبَبُ	اَلْخِلَافِ	اَلْاِشْتِرَاکُ	فِیْ
شاذ ہے	اور	وجہ	اختلاف	مشترک ہونا	میں
اِسْمِ	اَلنِّکَاحِ	اَعْنِیْ	فِیْ	دَلَالَتِهٖ	عَلٰی
نام	نکاح	میری مراد	میں	اس کی دلالت	پر
اَلْمَعْنٰی	اَلشَّرْعِیِّ	اَللُّغَوِیِّ	فَمَنْ	رَاعٰی	اَلدَّلَالَةَ
معنی	شرعی	لغوی	پس جو	رعایت کی	دلالت کرنا
اَللُّغَوِیَّةَ	فِیْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰی	وَ	لَا	تَنْکِحُوْا
لغوی	میں	فرمان اس بلند ذات کا	اور	نہیں	نکاح کرو تم
مَا	نَکَحَ	اٰبَاؤُ	کُمْ	قَالَ	یُحَرِّمُ
جو	نکاح کیا	باپ دادا	تمہارے	فرمایا	حرام ہوتا ہے
اَلزِّنَا	وَ	مَنْ	رَاعٰی	اَلدَّلَالَةَ	اَلشَّرْعِیَّةَ
زنا	اور	جو شخص	رعایت کی	دلالت کرنا	شرعیہ
قَالَ	لَا	یُحَرِّمُ	اَلزِّنَا	وَ	مَنْ
فرمایا	نہیں	حرام ہوتا	زنا	اور	جو
عَلَّلَ	هٰذَا	اَلْحُکْمَ	بِالْحُرْمَةِ	اَلَّتِیْ	بَیْنَ
تعلیل کی	یہ	حکم	حرمت کیساتھ	وہ	درمیان
اَلْاُمِّ	وَ	اَلْبِنْتِ	وَ	بَیْنَ	اَلْاَبِ
ماں	اور	بیٹی	اور	درمیان	باپ
وَ	اَلْاِبْنِ	قَالَ	یُحَرِّمُ	اَلزِّنَا	اَیْضًا
اور	بیٹا	فرمایا	حرام ہوتا ہے	زنا	بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	مَنْ	شَبَّهَهُ	بِالنَّسَبِ	قَالَ	لَا
اور	جو	اسے تشبیہ دی	نسب کے	فرمایا	نہیں
يُحَرِّمُ	لِاجْمَاعِ	الْاَكْثَرِ	عَلٰى	اَنَّ	النَّسَبَ
حرام ہوتا	اتفاق	اکثر	پر	بیشک	نسب
لَا	يَلْحَقُ	بِالزِّنَا	وَ	اتَّفَقُوْا	فِيْمَا
نہیں	لاحق ہوتا	زنا کیساتھ	اور	اتفاق کیا	اس میں
حَكَى	ابْنُ الْمُنْذِرِ	عَلٰى	اَنَّ	الْوَطْءَ	بِمِلْكٍ
بیان کیا	ابن منذر	پر	بیشک	وطی	ملک
الْيَمِيْنِ	يُحَرِّمُ	مِنْهُ	مَا	يُحَرِّمُ	الْوَطْءُ
یمین	حرام ہوجاتے ہیں	اس سے	جو	حرام ہوتا	وطی
بِالنِّكَاحِ	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	تَاْثِيْرِ	الْمُبَاشَرَةِ
نکاح کیساتھ	اور	اختلاف کیا	میں	تاثیر	مباشرہ
فِيْ	مِلْكِ	الْيَمِيْنِ	كَمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْ
میں	ملک	یمین	جیسا کہ	اختلاف کیا	میں

النِّكَاحِ
نکاح

44- اَلْبَابُ الرَّابِعُ. فِيْ حُقُوْقِ الزَّوْجِيَّةِ

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ مِنْ حُقُوْقِ الزَّوْجَةِ عَلَى الزَّوْجِ النَّفَقَةَ وَالْكِسْوَةَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" اَلْاٰيَةُ. وَلِمَا ثَبَتَ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" وَلِقَوْلِهٖ لِهِنْدٍ " خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ" فَاَمَّا النَّفَقَةُ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى وُجُوْبِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ: فِيْ وَقْتِ وُجُوْبِهَا وَمِقْدَارِهَا وَلِمَنْ تَجِبُ وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ فَاَمَّا وَقْتُ وُجُوْبِهَا فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ عَلَى الزَّوْجِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا اَوْ يَدْعِيَ اِلَى الدُّخُوْلِ بِهَا وَهِيَ مِمَّنْ تُوْطَاُ وَهُوَ بَالِغٌ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ: يَلْزَمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرُ الْبَالِغِ النَّفَقَةُ إِذَا كَانَتْ، هِيَ بَالِغًا وَأَمَّا إِذَا كَانَ هُوَ بَالِغًا وَالزَّوْجَةُ صَغِيْرَةٌ فَلِلشَّافِعِيِّ قَوْلَانِ: أَحَدُهُمَا مِثْلُ قَوْلِ مَالِكٍ، وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ أَنَّ لَهَا النَّفَقَةُ بِإِطْلَاقٍ. وَسَبَبُ إِخْتِلَافِهِمْ هَلِ النَّفَقَةُ لِمَكَانِ الْإِسْتِمْتَاعِ، أَوْ لِمَكَانِ أَنَّهَا مَحْبُوْسَةٌ عَلَى الزَّوْجِ كَالْقَائِبِ وَالْمَرِيْضِ. وَأَمَّا مِقْدَارُ النَّفَقَةِ فَذَهَبَ مَالِكٌ إِلَى أَنَّهَا غَيْرُ مُقَدَّرَةٍ بِالشَّرْعِ وَأَنَّ ذٰلِكَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الزَّوْجِ وَحَالُ الزَّوْجَةِ وَإِنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ بِحَسْبِ اخْتِلَافِ الْأَمْكِنَةِ وَالْأَزْمِنَةِ وَالْأَحْوَالِ، وَبِهِ قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ، وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى أَنَّهَا مُقَدَّرَةٌ، فَعَلَى الْمُوْسِرِ مُدَّانِ، وَعَلَى الْأَوْسَطِ مُدٌّ وَنِصْفٌ، وَعَلَى الْمُعْسِرِ مُدٌّ، وَسَبَبُ إِخْتِلَافِهِمْ تَرَدُّدُ حَمْلِ النَّفَقَةِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلَى الْإِطْعَامِ فِي الْكَفَّارَةِ أَوْعَلَى الْكِسْوَةِ، وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا أَنَّ الْكِسْوَةَ غَيْرُ مَحْدُوْدَةٍ وَأَنَّ الْإِطْعَامَ مَحْدُوْدٌ، وَاخْتَلَفُوْا مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ هَلْ يَجِبُ عَلَى الزَّوْجِ نَفَقَةُ خَادِمِ الزَّوْجَةِ؟ وَإِنْ وَجَبَتْ فَكَمْ يَجِبُ؟ وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى أَنَّ عَلَى الزَّوْجِ النَّفَقَةَ لِخَادِمِ الزَّوْجَةِ إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَخْدِمُ نَفْسَهَا، وَقِيْلَ بَلْ عَلَى الزَّوْجَةِ خِدْمَةُ الْبَيْتِ. وَاخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أَوْجَبُوْا النَّفَقَةَ عَلَى خَادِمِ الزَّوْجَةِ عَلٰى كَمْ تَجِبُ نَفَقَتُهُ؟ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: يُنْفِقُ عَلٰى خَادِمٍ وَاحِدٍ، وَقِيْلَ عَلٰى خَادِمَيْنِ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِمَّنْ لَا يَخْدُمُهَا إِلَّا خَادِمَانِ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَأَبُوْ ثَوْرٍ.

ترجمہ: چوتھا حقوق زوجیت کے بارے میں

اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ شوہر کے ذمہ (بیوی) کو نفقہ اور لباس دینا ہے فرمان الٰہی ہے۔

وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف

ترجمہ: ''بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا'' اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی ثابت ہے۔

ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف

ترجمہ: ''تم پر ان کا لباس اور کھانا پینا رواج کے مطابق لازم ہے''

اور ہندہ کے لیے حضور کا قول:

خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف

ترجمہ: جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو کافی ہو وہ دستور کے مطابق لے لو''

نفقہ کے وجوب کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے اور چار امور (مواقع) پر فقہاء میں اختلاف ہے

(1) کس وقت لازم ہے (2) کتنی مقدار میں لازم ہے؟ (3) کس کے لیے لازم ہے؟ (4) کس پر لازم ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس لیکن اس کے وجوب کا وقت پس امام مالک نے کہا ہے کہ نفقہ شوہر پر واجب نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دخول ہو یا دخول کا دعویدار ہو اور دخول یہ ہے کہ بالغ مرد عورت سے وطی کرے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت بالغ ہو تو نابالغ مرد پر بھی نفقہ لازم ہے اور اگر شوہر بالغ ہو اور بیوی صغیرہ ہو تو امام شافعیؒ کے دو قول ہیں ایک تو وہی ہے اک ان دونوں سے امام مالکؒ کے قول کی مانند ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے لیے نفقہ مطلق ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کیا نفقہ امکان استمتاع کے لیے ہے یا اس مکان کے لیے کہ وہ عورت شوہر کے لیے رکی ہوئی ہے (محبوسہ رکی ہوئی) بندی ہوئی وغیرہ) غائب مرد اور مریض کی طرح اور لیکن نفقہ کی مقدار امام مالک کے نزدیک شرع میں کوئی مقرر نہیں ہے اور بے شک یہ راجع ہے اس طرف جو شوہر کا حال اور زوجہ کا حال تقاضا کرتا ہے اور بے شک یہ زمان ومکان اور حالات کے فرق کی بناء پر اس میں فرق ہوگا۔ یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے جب کہ امام شافعی کے نزدیک نفقہ کی مقدار مقرر ہے۔ یعنی فراخ دست پر دو مد (عراق والوں کے نزدیک دو رطل کا ایک پیمان ہے اور حجازیوں کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا اور آنحضرت ﷺ کا مد ایک صاع کے چوتھائی آدمی کے دونوں ہاتھ بھر جانے کے مقدار۔ پنجابی میں بک بھر۔ جمع امداد) اور متوسط پر ڈیڑھ مد اور تنگ دست پر ایک مد لازم ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا نفقہ کفارہ میں کھانا کھانے اور کپڑا پہنانے کی کوئی حد بندی شریعت میں نہیں ہے جب کہ کھانا کھانے کی تحدید (یعنی حد وغیرہ) بیان ہوئی ہے۔

اس باب میں فقہاء کے درمیان یہ اختلاف بھی ہے کہ کیا شوہر پر بیوی کے خادم کا بھی نفقہ لازم ہے اور اگر واجب ہے تو کتنا واجب ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اگر بیوی ان عورتوں میں سے ہو جو اپنا کام خود نہیں کرتیں تو شوہر پر اس کے خادم کا نفقہ لازم ہے اور کسی نے کہا کہ گھر کا کام بیوی ہی پر لازم ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک بیوی کے خادم کا نفقہ لازم ہے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہے کہ کس قدر خادموں کا نفقہ لازم ہے۔ ایک جماعت نے کہا ہے کہ شوہر صرف ایک خادم کا نفقہ برداشت کرے گا اور امام مالکؒ اور ابوثورؒ کہتے ہیں کہ اگر بیوی کا تعلق اس طبقہ سے ہو جس میں دو خادم خدمت کے لیے ہوتے ہیں تو شوہر دو کے اخراجات برداشت کرے گا۔

وَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	مِنْ	حُقُوْقِ	الزَّوْجَةِ
اتفاق کیا	پر	بیشک	سے	حقوق	زوجیت
عَلَى	الزَّوْجِ	اَلنَّفَقَةُ	وَ	اَلْكِسْوَةُ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
پر	شوہر	نان ونفقہ	اور	لباس	فرمان اس بلند ذات کا
وَ	عَلَى	اَلْمَوْلُوْدِ	لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَ
اور	پر	مالک	اس کے لیے	رزق ان کا	اور
كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	اَلْاٰيَةَ	وَ	لِمَا	ثَبَتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے ان کے	(بھلائی سے)	آیت	اور	اس وجہ سے	ثابت ہوا
مِنْ	قَوْلِهٖ	ﷺ	وَ	لَهُنَّ	عَلَيْكُمْ
سے	فرمان آپ کا	ﷺ	اور	ان کے لیے	تم پر
رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِقَوْلِهٖ
رزق ان کا	اور	کپڑے انکے	بھلائی کیساتھ	اور	آپ کا فرمان
لِهِنْدٍ	خُذِيْ	يَكْفِيْكِ	وَ	وَلَدَكِ	بِالْمَعْرُوْفِ
ھند کے لیے	لے لو	تجھے کافی ہو	اور	تیرے بچے	بھلائی کیساتھ
فَاَمَّا	النَّفَقَةُ	فَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	وُجُوْبِهَا	وَ
پس بہر حال	نان ونفقہ	اتفاق کیا	پر	اس کا واجب ہونا	اور
اخْتَلَفُوْا	فِيْ	اَرْبَعَةِ	مَوَاضِعَ	فِيْ	وَقْتِ
اختلاف کیا	میں	چار	جگہیں	میں	وقت
وُجُوْبِهَا	وَ	مِقْدَارِ	هَا	وَ	لِمَنْ
اس کا واجب ہونا	اور	مقدار	اس کی	اور	اس کیلئے
تَجِبُ	وَ	عَلٰى	مَنْ	تَجِبَ	فَاَمَّا
واجب	اور	پر	جو	واجب کرے	پس بہر حال
وَ	هِيَ	مِمَّنْ	تُوْطَأُ	وَ	هُوَ
اور	وہ	جو شخص	وطی کرتا ہے	اور	وہ
بَالِغٌ	وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	الشَّافِعِيُّ
بالغ	اور	کہا	ابوحنیفہ	اور	شافعی
وَقْتُ	وُجُوْبِهَا	فَاِنَّ	مَالِكًا	قَالَ	لَا
وقت	اس کا وجوب	بیشک	امام مالک	فرمایا	نہیں
تَجِبُ	النَّفَقَةُ	عَلَى	الزَّوْجِ	حَتّٰى	يَدْخُلَ
واجب ہوتا	نان ونفقہ	پر	شوہر	یہاں تک کہ	دخول ہو
بِهَا	اَوْ	يَدْعِيْ	اِلَى	الدُّخُوْلِ	بِهَا
اس کیساتھ	یا	دعوی کرے	طرف	دخول	اس کیساتھ
يَلْزَمُ	غَيْرَ	الْبَالِغِ	النَّفَقَةُ	اِذَا	كَانَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہوتا ہے	غیر	بالغ	نان ونفقہ	جب	ہو
هِيَ	بَالِغًا	وَ	اَمَّا	اِذَا	كَانَ
وہ	بالغ	اور	بہرحال	جب	ہو
هُوَ	بَالِغًا	وَ	الزَّوْجَةُ	صَغِيْرَةً	فَلِلشَّافِعِيِّ
وہ	بالغ	اور	بیوی	چھوٹی	امام شافعی کے لیے

قَوْلَانِ	اَحَدُهُمَا	مِثْلُ	قَوْلِ	مَالِكٍ	وَ
دوقول	دونوں میں سے ایک	مثل (مشابہ)	قول	امام مالک	اور

اَلْقَوْلُ	الثَّانِيْ	اِنَّ	لَهَا	النَّفَقَةُ	بِاِطْلَاقِ
قول	دوسرا	بیشک	اس کیلئے	نان ونفقہ	حق ہے
وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلِ	النَّفَقَةُ	لِمَكَانٍ
اور	وجہ	ان کے اختلاف کی	کیا	نان ونفقہ	جگہ
اَلْاِسْتِمْتَاعِ	اَوْ	لِمَكَانٍ	اَنَّهَا	مَحْبُوْسَةٌ	عَلَى
نفع حاصل کرنا	یا	جگہ	بے شک وہ	قید شدہ	پر
الزَّوْجِ	كَالْغَائِبِ	وَ	الْمَرِيْضِ	وَ	اَمَّا
شوہر	جیسا کہ غائب	اور	مریض	اور	بہرحال
و	اما	مِقْدَارُ	النَّفَقَةِ	فَذَهَبَ	مَالِكٌ
اور	بہرحال	مقدار	نان ونفقہ	پس وہ گیا	امام مالک
اِلٰى	اَنَّهَا	غَيْرُ	مُقَدَّرَةٍ	بِالشَّرْعِ	وَ
طرف	بے شک وہ	غیر	اندازہ کیا ہوا	شرع کیساتھ	اور
اَنَّ	ذٰلِكَ	رَاجِعٌ	اِلٰى	مَا	يَقْتَضِيْهِ
بے شک	یہ	راجع ہے	طرف	جو	تقاضا کرے اس کا
حَالُ	الزَّوْجِ	وَ	حَالُ	الزَّوْجَةِ	وَ
حال	شوہر	اور	حالات	بیوی	اور
اَنَّ	ذٰلِكَ	يَخْتَلِفُ	يَحْسِبُ	اِخْتِلَافَ	الْاَمْكِنَةِ
بے شک	یہ	اختلاف کرتا ہے	گمان کرتا ہے	اختلاف	جگہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَزْمِنَةِ	وَالْاَحْوَالِ	وَبِهٖ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ
زمانے	حالتیں	اوراس کیساتھ	کہا	ابوحنیفہ	اور
ذَهَبَ	الشَّافِعِيُّ	اِلٰى	اَنَّهَا	مُقَدَّرَةٌ	فَعَلَى
وہ گیا	امام شافعی	طرف	بے شک وہ	اندازہ کیا ہوا	پس اس پر
الْمُوْسِرِ	مُدَّانِ	وَ عَلَى	الْاَوْسَطِ	مُدٌّ وَنِصْفٌ	وَ
مالدار	دو مد	اور پر	درمیان	مداور نصف	اور
عَلَى	الْمُعْسِرِ	مُدٌّ	وَسَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	تَرَدُّدُ
پر	غریب	ایک مد	اور وجہ	ان کا اختلاف	تردد
حَمْلِ النَّفَقَةِ	فِيْ هٰذَا الْبَابِ	عَلَى الْاِطْعَامِ	فِيْ	الْكَفَّارَةِ	اَوْ عَلَى
خرچہ کا حمل	اس باب میں	کھانا کھلانے پر	میں	کفارہ	یا پر
الْكِسْوَةِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّ	هُمْ	اتَّفَقُوْا
کپڑے	اور	یہ	بیشک	وہ	اتفاق کیا
اَنَّ	الْكِسْوَةَ	غَيْرُ	مَحْدُوْدَةٍ	وَاَنَّ	الْاِطْعَامَ
بیشک	کپڑے	سوائے	حدوالی	بیشک	کھانا کھلانا
مَحْدُوْدَةٌ	وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْ	هٰذَا	الْبَابِ
محدود	اور	انہوں نے اختلاف کیا	سے	یہ	باب
فِيْ	هَلْ	يَجِبُ	عَلَى	الزَّوْجِ	نَفَقَةُ
میں	کیا	واجب ہوتا ہے	پر	شوہر	خرچہ
خَادِمِ	الزَّوْجَةِ	وَ	اِنْ	وَجَبَتْ	فَكَمْ
نوکر	بیوی	اور	اگر	واجب ہو	پس کتنا
يَجِبُ	وَ	الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	اَنَّ	عَلَى
واجب ہوتا ہے	اور	جمہور	پر	بیشک	پر
الزَّوْجِ	النَّفَقَةُ	لِخَادِمِ	الزَّوْجَةِ	اِذَا	كَانَتْ
شوہر	خرچہ	خادم کیلئے	بیوی	جب	ہو
مِمَّنْ	لَا	تَخْدُمُ	نَفْسَهَا	وَقِيْلَ	بَلْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے	نہیں	خدمت کرتی	اپنے آپ کی	اور کہا گیا	بلکہ
عَلَى	الزَّوْجَةِ -	خِدْمَةُ	الْبَيْتِ	وَاخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ
پر	بیوی	خدمت	گھر	اور اختلاف کیا	وہ جو
اَوْجَبُوْا	النَّفَقَةَ	عَلٰى	خَادِمٍ	الزَّوْجَةِ	عَلٰى
واجب کیا	خرچہ	پر	نوکر	بیوی	پر
كَمْ	تَجِبُ	نَفْقَتُهُ	فَقَالَتْ	طَائِفَةٌ	يُنْفِقُ
کتنا	واجب ہوتا	اس کا خرچہ	پس کہا	جماعت	خرچ کرتا ہے
عَلٰى	خَادِمٍ	وَاحِدٍ	وَقِيْلَ	عَلٰى	خَادِمَيْنِ
پر	نوکر	ایک	اور کہا گیا	پر	دو نوکر
اِذَا	كَانَتِ	الْمَرْاَةُ	مِمَّنْ	لَا	يَخْدِمُهَا
جب	ہو	عورت	ان میں سے	نہ	خدمت کرے اس کی
اِلَّا	خَادِمَانِ	وَبِهٖ	قَالَ	مَالِكٌ	وَاَبُوْ ثَوْرٍ
مگر	دو خادم	اور اس کیساتھ	کہا	امام مالک	اور امام ابوثور

45- وَلَسْتُ اَعْرِفُ دَلِيْلاً شَرْعِيًّا لِاِيْجَابِ النَّفَقَةِ عَلَى الْخَادِمِ اِلَّا تَشْبِيْهَ الْاِخْدَامِ بِالْاِسْكَانِ ، فَاِنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْاِسْكَانَ عَلَى الزَّوْجِ لِلنَّصِّ الْوَارِدِ فِيْ وُجُوْبِهٖ لِلْمُطْلَقَةِ الرَّجْعِيَّةِ وَاَمَّا لِمَنْ تَجِبُ النَّفَقَةُ فَاِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهَا تَجِبُ لِلْحُرَّةِ غَيْرُ نَاشِزَةٍ وَاخْتَلَفُوْا فِي النَّاشِزَةِ وَالْاَمَةِ. فَاَمَّا النَّاشِزُ فَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهَا لَاتَجِبُ لَهَا نَفَقَةٌ وَشَذَّ قَوْمٌ فَقَالُوْا تَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ وَسَبَبُ الْخِلَافِ مُعَاوَضَةُ الْعُمُوْمِ لِلْمَفْهُوْمِ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمُوْمَ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ يَقْتَضِيْ اَنَّ النَّاشِزَةَ وَغَيْرَ النَّاشِزَةِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَالْمَفْهُوْمُ مِنْ اَنَّ النَّفَقَةَ هِيَ فِيْ مُقَابَلَةِ الْاِسْتِمْتَاعِ يُوْجِبُ اَنْ لَانَفَقَةَ لِلنَّاشِزِ وَاَمَّا الْاَمَةُ فَاخْتُلِفَ فِيْهَا اَصْحَابُ مَالِكٍ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَقِيْلَ لَهَا النَّفَقَةُ كَالْحُرَّةِ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ وَقِيْلَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَقِيْلَ اَيْضاً اِنْ كَانَتْ تَاْتِيْهِ فَلَهَا النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ يَاْتِيْهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَقِيْلَ لَهَا النَّفَقَةُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَاْتِيْهِ وَقِيْلَ اِنْ كَانَ الزَّوْجُ حُرًّا فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَلَا نَفَقَةَ عَلَيْهِ وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ مُعَاوَضَةُ الْعُمُوْمِ لِلْقِيَاسِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعُمُوْمَ يَقْتَضِيْ لَهَا وُجُوْبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّفَقَةِ وَالْقِيَاسُ يَقْتَضِيْ اَنْ لَّانَفَقَةَ لَهَا اِلَّا عَلٰى سَيِّدِهَا الَّذِيْ يَسْتَخْدِمُهَا اَوْتَكُوْنُ النَّفَقَةُ بَيْنَهُمَا لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَنْتَفِعُ بِهَاضَرْبًا مِّنَ الْاِنْتِفَاعِ وَلِذٰلِكَ قَالَ قَوْمٌ: عَلَيْهِ النَّفَقَةُ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ تَأْتِيْهِ.

ترجمہ:

میری رائے میں خادم کے نفقہ کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے' سوائے ان کے کہ خدمت فراہم کر کے رہنے کو سکونت فراہم کرنے کے مشابہ قرار دیا جائے کہ اس پر اتفاق ہے کہ بیوی کو رہائش مہیا کر کے دینا شوہر پر لازم ہے کیونکہ طلاق رجعی یافتہ کو سکونت فراہم کر کے دینے کے بارے میں نص موجود ہے۔ اس امر پر اتفاق ہے کہ اس آزاد بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب ہے جو نافرمان نہ ہو نافرمان بیوی اور باندی کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ پس لیکن نافرمان کے بارے میں پس جمہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کے لیے نفقہ واجب نہیں ہے لیکن بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ عموم کا مفہوم کے معارض ہونا ہے کہ عموم تو یہ فرمان الٰہی ہے کہ ولهن عليكم رزقهن و كسوتهن بالمعروف ترجمہ: ''بیویوں کا تم پر دستور کے مطابق کھانا اور کپڑا لازم ہے''۔

اور عموم کا تقاضا یہ ہے کہ در باب نفقہ' ناشزہ اور غیر ناشزہ برابر ہیں۔ جب کہ یہ مفہوم کہ نفقہ استمتاع (یعنی بیوی کے شوہر کو تسلیم نہیں) کے عوض لازم ہے کہ اس عموم کے معارض ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناشزہ کا نفقہ واجب نہیں ہے۔ باندی کے بارے میں مسلک امام مالکؒ کے فقہاء کے درمیان بہت اختلاف موجود ہے۔

پس کہا گیا اس کے لیے حرہ آزاد کی طرح نفقہ ہے اور یہی قول مشہور ہے۔ اور ایک قول ہے اس کے لیے نفقہ نہیں ہے۔ اور اسی طرح کہا گیا کہ اگر باندی خود شوہر کے پاس آئی پس اس کے لیے نفقہ ہے اور اگر شوہر اس کے پاس جاتا ہو تو نفقہ نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ جس وقت وہ شوہر کے پاس آئے اس وقت کا نفقہ ہے اور ایک اور قول یہ ہے کہ اگر شوہر آزاد ہو تو نفقہ ہے اور اگر شوہر غلام ہو تو نفقہ نہیں ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ عموم کا معاوضہ قیاس کے لیے ہے اور یہ اس لیے بے شک عموم کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے نفقہ واجب ہے اور قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے نفقہ نہیں ہے۔ مگر اس کے مالک پر ہے۔ جو اس سے خدمت لیتا ہے یا دونوں (مالک اور شوہر) پر ہونا چاہیے کہ دونوں ہی انتفاع (فائدہ) حاصل کر رہے ہیں۔ اسی لیے فقہاء کی ایک جماعت نے کہا کہ شوہر پر اس دن کا نفقہ ہے جس روز وہ اس کے بارے میں آئے۔

وَ	لَيْسَ	اَعْرِفُ	دَلِيْلًا	شَرْعِيًّا	لِاِيْجَابِ
اور	نہیں ہیں	میں جانتا	حجت	شرعی	واجب ہونے
النَّفَقَةِ	عَلٰى	الْخَادِمِ	اِلَّا	تَشْبِيْهَ	الْاَخْدَامِ
خرچہ	پر	نوکر	مگر	مشابہ	خدمت
بِالْاِسْكَانِ	فَاِنَّهُمْ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	الْاِسْكَانَ
رہائش گاہ	پس بیشک وہ	اتفاق کیا	پر	بے شک	رہائش گاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى	الزَّوْجِ	لِلنَّصِّ	الْوَارِدِ	فِيْ	وُجُوْبِهٖ
پر	شوہر	بوجہ نص کے	آنے والی	میں	اسکا وجوب
لِلْمُطَلَّقَةِ	الرَّجْعِيَّةِ	وَاَمَّا	لِمَنْ	تَجِبُ	النَّفَقَةُ
مطلقہ	رجعیہ	اور بہرحال	اس کے لیے	واجب ہے	خرچہ
فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهَا	تَجِبُ	لِلْحُرَّةِ
بے شک وہ	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	واجب ہے	آزاد کے لیے
الْغَيْرِ ●	نَاشِزِ	وَاخْتَلَفُوْا		فِيْ	النَّاشِزِ	وَالْاَمَةِ
سوائے	نافرمان	اور اختلاف کیا		میں	نافرمان	اور لونڈی
فَاَمَّا	النَّاشِزُ	فَالْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	اَنَّهَا	لَاتَجِبُ
بہرحال	نافرمان	پس جمہور	پر	بے شک وہ	نہیں واجب
لَهَا	نَفَقَةٌ	وَشَذَّ	قَوْمٌ	فَقَالُوْا	تَجِبُ
اس کے لیے	خرچہ	اور کمزور	قوم	انہوں نے کہا	واجب ہے
لَهَا	النَّفَقَةُ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	مُعَاوَضَةٌ	الْعُمُوْمِ
اس کے لیے	خرچہ	اور وجہ	ان کا اختلاف	معاوضہ	عام
لِلْمَفْهُوْمِ	وَذٰلِكَ	اَنَّ	عُمُوْمَ	قَوْلِهٖ	عَلَيْهِ
مفہوم	اور یہ	بے شک	عام	اس کا قول	اس پر
الصَّلَاةُ	وَ السَّلَامُ	وَلَهُنَّ	عَلَيْكُمْ	رِزْقُهُنَّ	وَكِسْوَتُهُنَّ
درود	اور سلام	اور ان کیلئے	تم پر	ان کا رزق	اور انکے کپڑے
بِالْمَعْرُوْفِ	بَقْضِيْ	اَنَّ	النَّاشِزَ	وَغَيْرَ	النَّاشِزِ
اچھے طریقہ سے	تقاضہ کرتا ہے	بے شک	نافرمان	اور سوا	نافرمان
	فِيْ	ذٰلِكَ	سَوَاءٌ	وَالْمَفْهُوْمُ	مِنْ
	میں	یہ	برابر	اور مفہوم	سے
اَنَّ	النَّفَقَةَ	هِيَ	فِيْ	مُقَابَلَةِ	الْاِسْتِمْتَاعِ
بے شک	خرچہ	یہ	میں	مقابلہ	نفع اٹھانا
يُوْجِبُ	اَنْ	لَا نَفَقَةَ	لِلنَّاشِزِ	وَاَمَّا	الْاَمَةُ
واجب ہوتا ہے	یہ کہ	نہیں خرچہ	نافرمان کیلئے	اور بہرحال	لونڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاخْتَلَفَ	فِيْهَا	اَصْحَابُ	مَالِكٍ	اِخْتِلَافًا	كَثِيْرًا
اختلاف کیا	اس میں	دوست	امام مالک	اختلاف کرنا	بہت
فَقِيْلَ	لَهَا	النَّفَقَةُ	كَالْحُرَّةِ	وَهُوَ	الْمَشْهُوْرُ
پس کہا گیا	اس کے لیے	خرچہ	آزاد کی طرح	اور وہ	مشہور
وَقِيْلَ	لَا	نَفَقَةَ	لَهَا	وَقِيْلَ	اَيْضًا
اور کہا گیا	نہیں	خرچہ	اس کے لیے	اور کہا گیا	بھی
اِنْ	كَانَتْ	تَأْتِيْهِ		فَلَهَا	النَّفَقَةُ	وَاِنْ
اگر	ہو	آتی ہے اس کے پاس		پس انکے لیے	خرچہ	اور اگر
كَانَ	يَأْتِيْهَا	فَلَا		نَفَقَةَ	لَهَا	وَقِيْلَ
ہو	وہ آئے اسکے پاس	پس نہیں		خرچہ	اس کے لیے	اور کہا گیا
لَهَا	النَّفَقَةُ	فِيْ	الْوَقْتِ	الَّذِيْ	تَأْتِيْهِ	
اس کے لیے	خرچہ	میں	وقت	وہ	آتی ہے اس کے پاس	
وَقِيْلَ	اِنْ	كَانَ	الزَّوْجُ	حُرًّا	فَعَلَيْهِ	
اور کہا گیا	اگر	ہو	شوہر	آزاد	پس اس پر	
النَّفَقَةُ	وَاِنْ	كَانَ	عَبْدًا	فَلَا	نَفَقَةَ	
خرچہ	اور اگر	ہو	غلام	پس نہیں	خرچہ	
عَلَيْهِ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	مُعَاوَضَةٌ	الْعُمُوْمِ	
اس پر	اور	وجہ	انکے اختلاف کی	معاوضہ	عموم	
لِلْقِيَاسِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّ	الْعُمُوْمَ	يَقْتَضِيْ	
قیاس	اور	یہ	بیشک	عموم	تقاضہ کرتا ہے	
لَهَا	وُجُوْبَ	النَّفَقَةِ	وَالْقِيَاسُ	يَقْتَضِيْ	لَانَفَقَةَ	
اس کے لیے	ضروری	خرچہ	اور قیاس	تقاضہ کرتا ہے	نہیں خرچہ	
لانفقه	لَهَا	اِلَّا	عَلٰى	سَيِّدِ	هَا	
خرچہ نہ ہو	اس کے لیے	مگر	پر	سردار	اس کا	
الَّذِيْ	يَسْتَخْدِمُهَا	اَوْ	تَكُوْنُ	النَّفَقَةُ	بَيْنَهُمَا	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ	اس کی خدمت کرتا ہے	یا	ہو	خرچہ	ان دونوں کے درمیان
لِاَنَّ	کُلَّ	وَاحِدٍ	مِنْهُمَا	يَنْتَفِعُ	بِهَا
بے شک	ہر	ایک	ان دونوں میں سے	نفع اٹھائے	اس کیساتھ
ضَرْبًا	مِنَ	الْاِنْتِفَاعِ	وَلِذٰلِكَ	قَالَ	قَوْمٌ
قسم	سے	نفع حاصل کرنا	اور اسی وجہ سے	کہا	قوم
عَلَيْهِ	النَّفَقَةُ	فِيْ	الْيَوْمِ	الَّذِيْ	تَاْتِيْهِ
اس پر	خرچہ	میں	دن	وہ	آتی ہے اس کے پاس

وَقَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ: يُعْلَمُ عَلٰى مَوْلَى الْاَمَةِ الْمُزَوَّجَةِ اَنْ تَاْتِيَ زَوْجَهَا فِيْ كُلِّ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ، وَاَمَّا عَلٰى مَنْ تَجِبُ، فَالنَّفَقَةُ اَيْضًا اَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الزَّوْجِ الْحُرِّ الْحَاضِرِ، وَاخْتَلَفُوْا فِي الْعَبْدِ وَالْغَائِبِ، فَاَمَّا الْعَبْدُ فَقَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ: اَجْمَعَ كُلُّ مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَلَى الْعَبْدِ نَفَقَةَ زَوْجَتِهٖ، وَقَالَ اَبُوالْمُصْعَبِ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ لَا نَفَقَةَ عَلَيْهِ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ مُعَارَضَةُ الْعُمُوْمِ لِكَوْنِ الْعَبْدِ مَحْجُوْرًا عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ. وَاَمَّا الْغَائِبُ فَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى وُجُوْبِ النَّفَقَةِ عَلَيْهِ. وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: لَا تَجِبُ اِلَّا بِاِيْجَابِ السُّلْطَانِ. وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْمَنِ الْقَوْلُ قَوْلُهٗ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِي الْاِنْفَاقِ، وَسَيَاْتِيْ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ الْاَحْكَامِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ. وَكَذٰلِكَ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ مِنْ حُقُوْقِ الزَّوْجَاتِ الْعَدْلَ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِسْمِ لِمَا ثَبَتَ مِنْ قِسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ وَلِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اَحَدِهِمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ" وَلِمَا ثَبَتَ وَاَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ اِذَا اَرَادَ السَّفَرَ اَقْرَعَ بَيْنَهُنَّ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ مَقَامِ الزَّوْجِ عِنْدَ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ وَهَلْ يُحْتَسَبُ بِهٖ اَوْلَا يُحْتَسَبُ اِذَا كَانَتْ لَهٗ زَوْجَةٌ اُخْرٰى؟ فَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَصْحَابُهُمَا: يُقِيْمُ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا، وَعِنْدَ الثَّيِّبِ ثَلَاثًا، وَلَا يُحْتَسَبُ اِذَا كَانَ لَهٗ اِمْرَاَةٌ اُخْرٰى بِاَيَّامِ الَّتِيْ تَزَوَّجَ، وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: الْاِقَامَةُ عِنْدَ هُنَّ سَوَاءٌ. بِكْرًا كَانَتْ اَوْ ثَيِّبًا، وَيُحْتَسَبُ بِالْاِقَامَةِ عِنْدَهَا اِنْ كَانَتْ لَهٗ زَوْجَةٌ اُخْرٰى. وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَاوَضَةُ حَدِيْثِ اَنَسٍ لِحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثِ اَنَسٍ هُوَ

ترجمہ:

اور ابن حبیب کہتے ہیں کہ شادی شدہ باندی کے مالک کو اس امر کا پابند کیا جائے کہ باندی پر چوتھے روز اپنے شوہر کے پاس جاتی رہے لیکن کس پر واجب ہے پس فقہاء نے اتفاق کیا ہے۔ اسی طرح کہ نفقہ بالاتفاق آزاد موجود شوہر پر لازم ہے جب کہ غلام اور غیر موجود کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے تمام اہل علم سے یہی سنا ہے کہ غلام پر اس کی بیوی کا نفقہ لازم ہے اور امام مالکؒ کے اصحاب میں سے ابو مصعب کہتے ہیں کہ اس پر نفقہ لازم نہیں ہے۔ وہ اختلاف یہ ہے کہ نفقہ کے بارے میں نص کا عموم اس امر کے معارض ہے کہ غلام پر اس کے مال پر تصرف میں پابندی ہوتی۔ جمہور کے نزدیک غیر موجود شوہر پر نفقہ لازم ہے جب کہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کے واجب کرنے سے لازم ہوگا اور بے شک فقہاء نے اختلاف کیا ہے نفقہ میں کہ کس کا قول معتبر ہوگا۔ اور اسی طرح فقہاء کا اتفاق ہے اس امر پر کہ زیادہ بیویوں کے حقوق میں سے یہ ہے کہ تقسیم میں ان میں انصاف کرے۔ حضور ﷺ سے اپنی ازواج مطہرات کے درمیان میں تقسیم ثابت ہے اور حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ ''اگر آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں ایک کی طرف زیادہ مائل ہو تو روز قیامت وہ اس حال میں مبعوث ہوگا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا''۔

اور اس لیے کہ جب آپ ﷺ سفر میں تشریف لے جاتے تو ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ کونسی زوجہ مطہرہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر پر تشریف لے جائے گی۔

اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ شوہر ثیبہ (شوہر دیدہ) کے پاس کتنا قیام کرے اور باکرہ کے ہاں کتنا قیام کرے۔ چنانچہ امام مالکؒ اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ باکرہ (بیوہ) کے پاس سات دن قیام کرے اور ثیبہ کے پاس تین دن قیام کرے اور پہلی بیوی ہونے کی صورت میں اس دوسری شادی کے دنوں کا حساب نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں بیوی کے پاس رہائش مساوی ہوگی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور پہلی بیوی کی موجودگی کی صورت میں دوسری بیوی سے شادی کے دن بھی شمار ہوں گے۔ وجہ اختلاف حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا تعارض ہے۔ حضرت انس کی حدیث یہ کہ

وَقَالَ	ابْنُ	حَبِيْبٍ	يُحْكَمُ	عَلٰى	مَوْلٰى
اور کہا	بیٹا	حبیب کا	حکم دیا گیا	پر	مالک
اَلْاَمَةِ	اَلْمَزْوَجَةِ	اَنْ	تَاْتِيَ	زَوْجَهَا	فِيْ
لونڈی	شادی شدہ	کہ	وہ آئے	اپنے شوہر	میں
كُلِّ	اَرْبَعَةِ	اَيَّامٍ	وَاَمَّا	عَلٰى	مَنْ
ہر	چار	دن	اور بہر حال	پر	جو شخص

تَجِبُ	فَاتَّفَقُوْا	اَيْضًا	اَنَّهَا	تَجِبُ	عَلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے	انہوں نے اتفاق کیا	بھی	بے شک وہ	ضروری ہے	پر
الزَّوْج	الْحُرِّ	الْحَاضِرِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْعَبْدِ
شوہر	آزاد	حاضر	اوراختلاف کیا	میں	غلام
وَ	الْغَائِبِ	فَاَمَّا الْعَبْدُ	فَقَالَ	ابْنُ الْمُنْذِرِ	اَجْمَعَ
اور	غائب	بہرحال غلام	کہا	ابن منذر نے	جمع کیا
كُلُّ	مَنْ	يَحْفَظُ	عَنْهُ	مِنْ	اَهْلِ
ہر	شخص	حفاظت کرتا ہے	اس سے	سے	والے
الْعِلْمِ	اَنَّ	عَلَى	الْعَبْدِ	نَفَقَةَ	زَوْجَتِهِ
علم	بے شک	پر	غلام	خرچہ	اس کی بیوی
وَقَالَ	اَبُوْالْمُصْعَبِ	مِنْ	اَصْحَابِ	مَالِكٍ	لَانَفَقَةَ
اورکہا	ابوالمصعب	سے	دوست	امام مالک	خرچہ نہیں
عَلَيْهِ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	مُعَارَضَةُ	الْعُمُوْمِ	لِكَوْنِ
اس پر	اور وجہ	اختلاف	ٹکراؤ	عموم	ہونا
الْعَبْدِ	مَحْجُوْرًا	عَلَيْهِ	فِيْ	مَالِهِ	وَاَمَّا
غلام کا	پابند	اس پر	میں	اس کا مال	اور بہرحال
الْغَائِبُ	فَالْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	وُجُوْبِ	النَّفَقَةِ	عَلَيْهِ
غائب	پس جمہور	پر	وجوب	خرچہ	اس پر
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَاتَجِبُ	اِلَّا	بِاِيْجَابِ	السُّلْطَانِ
اورکہا	ابوحنیفہ	نہیں واجب	مگر	واجب کرے	بادشاہ
وَاِنَّمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْمَنْ	الْقَوْلُ	قَوْلُهُ	اِذَا
اور بے شک	انہوں نے اختلاف کیا	اس شخص کے بارے میں	قول	جس کا قول	جب
اخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْاِنْفَاقِ	وَسَيَاْتِيْ	ذٰلِكَ	فِيْ
اختلاف کیا	میں	خرچ	اور عنقریب آئے گا	یہ	میں
كِتَابِ	الْاَحْكَامِ	اِنْ	شَاءَ	اللّٰهُ	وَكَذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب	حکم	اگر	چاہا	اللہ تعالیٰ	اور اسی طرح
اتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّ	مِنْ	حُقُوْقِ	الزَّوْجَاتِ
اتفاق کیا	پر	بے شک	سے	حقوق	بیویوں
اَلْعَدْلُ	بَیْنَهُنَّ	فِیْ	اَلْقِسْمِ	لِمَا	ثَبَتَ
انصاف	انکے درمیان	میں	قسم	اس وجہ سے	ثابت ہے
مِنْ	قِسْمِهٖ	ﷺ	بَیْنَ	اَزْوَاجِهٖ	وَلِقَوْلِهٖ
سے	اس کی قسم	ﷺ	درمیان	بیویاں	اور آپکا فرمان
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ	اِذَا	کَانَ	لِلرَّجُلِ	اِمْرَاَتَانِ	فَمَالَ
علیہ الصلوۃ والسلام	جب	ہو	مرد کے لیے	دو بیویوں	پس مائل ہوا
اِلٰی	اَحَدِهِمَا	جَاءَ	یَوْمَ	اَلْقِیَامَةِ	وَاَحَدُ
طرف	ان میں سے ایک	وہ آیا	دن	قیامت	اور ایک
شِقَّیْهِ	مَائِلٌ	وَلِمَا	ثَبَتَ	وَ	اَنَّهٗ
اس کا حصہ	مائل	اور اس وجہ سے	ثابت ہے	اور	بے شک وہ
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	کَانَ	اِذَا	اَرَادَ	اَلسَّفَرَ	اَقْرَعَ
علیہ الصلوۃ والسلام	ہو	جب	ارادہ	سفر	قرعہ ڈالا
بَیْنَهُنَّ	وَاخْتَلَفُوْا	فِیْ	مَقَامٍ	اَلزَّوْجِ	عِنْدَ
انکے درمیان	اور اختلاف کیا	میں	جگہ	شوہر	وقت
اَلْبِکْرِ	وَالثَّیِّبِ	وَهَلْ	یَحْتَسِبُ	بِهٖ	اَوْلَا
بکر	ثیبہ	اور کیا	شمار کرتا ہے	اس کے ساتھ	یا نہیں
یَحْتَسِبُ	اِذَا	کَانَتْ	لَهٗ	زَوْجَةٌ	اُخْرٰی
شمار کرے	جب	ہو	اس کیلئے	بیوی	دوسری
فَقَالَ	مَالِکٌ	وَالشَّافِعِیُّ	وَاَصْحَابُهُمَا	یُقِیْمُ	عِنْدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس کہا	امام مالک	اور شافعی	اور انکے دونوں کے اصحاب	قائم کرتا ہے	پاس
اَلْبِکْرِ	سَبْعًا	وَ	عِنْدَ	اَلثَّیِّبِ	ثَلَاثًا
بکر	سات	اور	پاس	ثیبہ	تین
وَلَایُحْتَسِبُ	اِذَا	کَانَ	لَهٗ	اِمْرَاَةٌ	اُخْرٰی
اور نہ شمار کرے	جب	ہو	اس کے لیے	عورت	دوسری
بِاَیَّامِ	اَلَّتِیْ	تَزَوَّجَ	وَقَالَ	اَبُوْحَنِیْفَةَ	اَلْاِقَامَةُ
دنوں	وہ	شادی کی	اور کہا	امام ابوحنیفہ	ٹھہرنا
عِنْدَ	هُنَّ	سَوَاءٌ	بِکْرًا	کَانَتْ	اَوْ
وقت	وہ	برابر	باکرہ	ہو	یا
ثَیِّبًا	وَیُحْتَسِبُ	بِالْاِقَامَةِ	عِنْدَهَا	اِنْ	کَانَتْ
شادی شدہ	اور شمار کرے	ٹھہرنے کیساتھ	اس کے ہاں	اگر	ہو
لَهٗ	زَوْجَةٌ	اُخْرٰی	وَسَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	مُعَارَضَةُ
اس کے لیے	بیوی	دوسری	اور وجہ	ان کے اختلاف کی	معاوضہ
حَدِیْثُ	اَنَسٍ	لِحَدِیْثِ	اُمِّ سَلَمَةَ	وَحَدِیْثُ	اَنَسٍ هُوَ
حدیث	انس	حدیث	ام سلمہ	اور حدیث	انس وہ

47- اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِکْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَحَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ هُوَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ: "لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَهْلِکِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَکِ وَدُرْتُ" فَقَالَتْ ثَلِّثْ وَحَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ خَرَّجَهٗ مَالِکٌ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَحَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثُ بَصْرِیٍّ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ فَصَارَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَا خَرَّجَهٗ اَهْلُ الْبَصْرَةِ وَصَارَ اَهْلُ الْکُوْفَةِ اِلٰی مَا خَرَّجَهٗ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُ مَالِکٍ فِیْ هَلْ مَقَامُهٗ عِنْدَ الْبِکْرِ سَبْعًا وَعِنْدَ الثَّیِّبِ ثَلَاثًا وَاجِبٌ اَوْمُسْتَحَبٌّ فَقَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ هُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاجِبٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: يُسْتَحَبُّ، وَسَبَبُ الْخِلَافِ حَمْلُ فِعْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّدْبِ أَوْ عَلَى الْوُجُوبِ. وَأَمَّا حُقُوقُ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ بِالرِّضَاعِ وَخِدْمَةِ الْبَيْتِ عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ قَوْمًا أَوْجَبُوا عَلَيْهَا الرِّضَاعَ عَلَى الْإِطْلَاقِ، وَقَوْمٌ لَمْ يُوجِبُوا ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِإِطْلَاقٍ، وَقَوْمٌ أَوْجَبُوا ذٰلِكَ عَلَى الدَّنِيئَةِ وَلَمْ يُوجِبُوا ذٰلِكَ عَلَى الشَّرِيفَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الطِّفْلُ لَا يَقْبَلُ إِلَّا لَدَيْهَا، وَهُوَ مَشْهُورُ قَوْلِ مَالِكٍ.

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ جب باکرہ سے نکاح فرماتے تو سات دن اس کے پاس ٹھہرتے اور جب ثیبہ عورت سے نکاح کرتے تو اس کے پاس تین دن قیام کرتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ "جب نبی ﷺ نے ان کے ساتھ شادی فرمائی تو ان سے فرمایا کہ اگر تو چاہو تو سات دن میں تمہارے پاس رہوں اور سات دن (ان دوسروں) کے پاس رہوں اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور پھر اسی طرح (تین دن) سب کے پاس رہوں میں نے کہا آپ ﷺ تین دن میرے پاس رہے" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مذکور اہل مدینہ کی روایت ہے۔ متفق علیہ ہے اور اسے امام مالکؒ بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے (جو حدیث بخاری اور مسلم روایت کریں اسے متفق علیہ کہتے ہیں) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بصرہ والوں کی روایت ہے اور ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور اہل مدینہ نے اہل بصرہ کی روایت کو اختیار کیا ہے جب کہ اہل کوفہ نے اہل مدینہ کی روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام مالکؒ کے مسلک کے فقہاء کے درمیان باکرہ کے پاس سات روز اور ثیبہ کے پاس تین روز ٹھہرنے کے وجوب اور استحباب کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن القاسم کے نزدیک واجب ہے اور ابن عبدالحکیم کے نزدیک مستحب ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ یہ اصولی اختلاف ہے کہ عمل نبوت کو وجوب پر محمول کیا جائے یا استحباب محمول کیا جائے۔

شوہر کے بیوی پر گھر کی خدمت اور اس کے بچوں کی (رضاعت) دودھ پلانے کے فرائض کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ ایک جماعت فقہاء کے نزدیک بیوی پر شوہر کے بچوں کو دودھ پلانا واجب ہے اور ایک جماعت فقہاء کے نزدیک بالکل واجب نہیں ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک معمولی عورت پر لازم ہے اور شریف و معزز عورت پر لازم نہیں ہے الا یہ کہ بچہ صرف اسی کا دودھ پیئے اور یہی امام مالکؒ کا مشہور قول ہے۔

	اَنَّ	النَّبِيَّ	ﷺ	كَانَ	إِذَا
	بے شک	نبی	ﷺ	تھے	جب
تَزَوَّجَ	الْبِكْرَ	أَقَامَ	عِنْدَهَا	سَبْعًا	وَإِذَا
شادی کی	باکرہ سے	قائم کیا	اس کے پاس	سات	اور جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَزَوَّجَ	الثَّيِّبَ	اَقَامَ	عِنْدَهَا	ثَلَاثًا	وَحَدِيْثُ
شادی کی	ثیبہ سے	قائم کیا	اس کے ہاں	تین	اور حدیث
اُمِّ سَلَمَةَ	هُوَ	اَنَّ	النَّبِيَّ	ﷺ	تَزَوُّجِهَا
ام سلمہ	وہ	بے شک	نبی	ﷺ	آپ سے شادی کی
فَاَصْبَحْتَ	عِنْدَهُ	فَقَالَ	لَيْسَ	بِكَ	عَلٰى
پس صحبت کی	اس کے پاس	پس فرمایا	نہیں	تیرے ساتھ	پر
اَهْلِكَ	هَوَانٌ	اِنْ شِئْتَ	سَبْعٌ	عِنْدَكَ	وَسَبْعٌ
تیرے گھر	خواہش	اگر تو چاہے	سات سات	تیرا پاس	اور سات سات
عِنْدَهُنَّ	وَاِنْ	شِئْتَ	ثَلَّثْتُ	عِنْدَكِ	وَدُرْتُ
ان کے پاس	اور اگر	تو چاہے	تین تین	تیرے پاس	میں رہوں
فَقَالَتْ	ثِلْثٌ	وَحَدِيْثُ	اُمِّ سَلَمَةَ	هُوَ	مَدَنِيٌّ
پس کہا	تین	اور حدیث	ام سلمہ	وہ	مدنی
مُتَّفَقٌ	عَلَيْهِ	خَرَّجَهُ	مَالِكٌ	وَالْبُخَارِيُّ	وَمُسْلِمٌ
اتفاق کیا ہوا	اس پر	نکالا اس کو	امام مالک	اور بخاری	اور مسلم
وَحَدِيْثُ	اَنَسٍ	حَدِيْثٌ	بَصَرِيٌّ	خَرَّجَهُ	اَبُوْدَاوُدَ
اور حدیث	انس	حدیث	بصری	اس کو نکالا	ابوداؤد
فَصَارَ	اَهْلُ	اِلَى	الْمَدِيْنَةِ	مَا	خَرَّجَهُ
پس ہوا	والے	مدینہ	طرف	جو	اس کو نکالا
اَهْلُ	الْبَصْرَةِ	وَصَارَ	اَهْلُ الْكُوْفَةِ	اِلَى	مَا خَرَّجَهُ
والے	بصرہ	اور ہوا	کوفے والے	طرف	اس کو نکالا
اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ	وَاخْتَلَفَ	اَصْحَابُ	مَالِكٍ	فِيْ	هَلْ
اہل	اور اختلاف کیا	اصحاب	مالک	میں	کیا
مَقَامَهُ	عِنْدَ	الْبِكْرِ	سَبْعًا	وَعِنْدَ الثَّيِّبِ	ثَلَاثًا
اس کی جگہ	ہاں	باکرہ	سات	اور ثیبہ کے پاس	تین
وَاجِبٌ	اَوْ	مُسْتَحَبٌّ	فَقَالَ	ابْنُ الْقَاسِمِ	هُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے	یا	مستحب	پس کہا	ابن قاسم نے	وہ
وَاجِبٌ	وَقَالَ	ابْنُ عَبْدِ	الْحَكَمِ	يَسْتَحِبُّ	وَسَبَبُ
واجب ہے	اور کہاں	ابن عبد نے	حکم	مستحب ہے	اور وجہ
الْخِلَافِ	حَمْلُ	فِعْلِهِ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	عَلَى	النَّدْبِ
اختلاف	اٹھانا	اس کا فعل	علیہ الصلوۃ والسلام	پر	مستحب
أَوْ	عَلَى	الْوُجُوْبِ	وَأَمَّا	حُقُوْقُ	الزَّوْجِ
یا	پر	وجوب	اور بہرحال	حقوق	شوہر
عَلَى	الزَّوْجَةِ	بِالرَّضَاعِ	وَخِدْمَةِ	الْبَيْتِ	عَلَى
پر	بیوی	رضاعی	اور خدمت کرنا	گھر	پر
اِخْتِلَافِ	بَيْنَهُمْ	فِيْ	ذٰلِكَ	اَنَّ	قَوْمًا
اختلاف	ان کے درمیان	میں	یہ	بے شک	قوم
اَوْجَبُوْا	عَلَيْهَا	الرَّضَاعَ	عَلَى	الْاِطْلَاقِ	وَقَوْمٌ
واجب کیا	اس پر	رضاع	پر	مطلقاً	اور قوم
لَمْ يُوْجِبُوْا	ذٰلِكَ	عَلَيْهَا	بِاِطْلَاقٍ	وَقَوْمٌ	اَوْجَبُوْا
نہیں واجب کیا	یہ	اس پر	اطلاق کے ساتھ	اور قوم	واجب کیا
ذٰلِكَ	عَلَى	الدِّيْنَةِ	وَلَمْ يُوْجِبُوْا	ذٰلِكَ	عَلَى
یہ	پر	معمولی	اور نہیں واجب	یہ	پر
الشَّرِيْفَةِ	اِلَّا	اَنْ يَّكُوْنَ	الطِّفْلُ	لَا	يَقْبَلُ
شریف	مگر	یہ کہ ہو	غیر	نہ	قبول کرے
اِلَّا	ثَدْيِهَا	وَهُوَ	مَشْهُوْرُ	قَوْلِ	مَالِكٍ
مگر	اس کا پستان	اور وہ	مشہور	قول	امام مالک

48- وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلْ آيَةُ الرَّضَاعِ مُتَضَمِّنَةٌ حُكْمَ الرَّضَاعِ: أَعْنِيْ اِيْجَابَهُ أَوْ مُتَضَمِّنَةٌ أَمْرٍ فَقَطْ؟ فَمَنْ قَالَ أَمْرُهُ: قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الرَّضَاعُ اِذْ لَا دَلِيْلَ هُنَا عَلَى الْوُجُوْبِ، وَمَنْ قَالَ تَتَضَمَّنُ الْأَمْرَ بِالرَّضَاعِ وَاِيْجَابَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَّهَا مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِیْ مَفْهُوْمُهَا مَفْهُوْمُ الْاَمْرِ قَالَ: یَجِبُ عَلَیْهَا الْاِرْضَاعُ وَاَمَّا مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الدِّیْنِیَّةِ وَالشَّرِیْفَةِ فَاعْتَبَرَ فِیْ ذٰلِکَ الْعُرْفَ وَالْعَادَةَ وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا رِضَاعَ عَلَیْهَا اِلَّا اَنْ لَّا یَقْبَلَ لَدَیٰ غَیْرِهَا فَعَلَیْهَا الْاِرْضَاعُ وَعَلَی الزَّوْجِ اَجْرُ رِضَاعٍ هٰذَا اِجْمَاعٌ لِقَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی: "فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ" وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ الْحِضَانَةَ لِلْاُمِّ اِذَا طَلَّقَهَا الزَّوْجُ وَکَانَ الْوَلَدُ صَغِیْرًا لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهٖ مَافَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" وَلِاَنَّ الْاَمَةَ وَالسَّبِیَّةَ اِذَا لَمْ یُفَرَّقْ بَیْنَهَا وَبَیْنَ وَلَدِهَا فَاَخِصُّ بِذٰلِکَ الْحُرَّةُ. وَاخْتَلَفُوْا اِذَا بَلَغَ الْوَلَدُ حَدَّ التَّمْیِیْزِ فَقَالَ قَوْمٌ یُخَیَّرُ، وَمِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ، وَاحْتَجُّوْا بِاَثَرٍ وَرَدَ فِیْ ذٰلِکَ، وَبَقِیَ قَوْمٌ عَلَی الْاَصْلِ لِاَنَّهٗ لَمْ یَصِحَّ عِنْدَهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثُ، وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ تَزْوِیْجَهَا لِغَیْرِ الْاَبِ یَقْطَعُ الْحِضَانَةَ لِمَارُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْکِحِیْ" وَمَنْ لَمْ یَصِحَّ عِنْدَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثُ طَرَدَ الْاَصْلَ. وَاَمَّا نَقْلُ الْحِضَانَةِ مِنَ الْاُمِّ اِلٰی غَیْرِ الْاَبِ فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْءٌ یُعْتَمَدُ عَلَیْهِ

ترجمہ:

پس جن فقہاء نے کہا کہ ایک حکم ہے ان فقہاء نے کہا کہ رضاعت محض ایک حکم ہے یا حکم واجب ہے۔ پس جن فقہاء نے کہا کہ ایک حکم ہے ان فقہاء نے کہا کہ رضاعت واجب نہیں اس لیے کہ یہاں وجوب پر کوئی دلیل نہیں اور جن فقہاء کے نزدیک حکم (رضاعت) واجب ہے پس ان اخبار سے جن کا مفہوم امر کا مفہوم ہے۔ ان فقہاء کے نزدیک رضاعت واجب ہے اور جن فقہاء نے معمولی اور معزز عورت کا فرق کیا ہے تو انہوں نے اس بارے میں عرف اور عادت کا اعتبار کیا ہے۔

مطلقہ عورت پر دودھ پلانا واجب نہیں ہے مگر کہ وہ بچہ اس کے غیر کا دودھ نہ قبول کرے پس اس مطلقہ عورت پر دودھ پلانا لازم ہے اور شوہر پر لازم ہے کہ وہ رضاعت کی اجرت ادا کرے فرمان الٰہی سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اس پر اجماع ہے فان ارضعن لکم فاتوہن اجورہن ترجمہ: پھر اگر وہ (مطلقہ) تمہارے لیے (بچہ کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو"۔

اگر شوہر بیوی کو طلاق دے دے اور بچہ چھوٹا ہو تو فقہاء کے نزدیک اس بچہ کی پرورش ماں کے ذمہ ہے۔ حضور ﷺ کا قول ہے "جو شخص ماں بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جس سے وہ محبت کرتا ہے جدائی پیدا کر دے گا" اور اس لیے باندی اور قیدی عورت ہو تو اس اور اس کے بیٹے کے درمیان تفریق نہ کی جائے اور آزاد عورت تو اس حکم کے ساتھ زیادہ مختص ہے۔ اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے جب بچہ باشعور ہو جائے (یعنی تمیز کی حد تک پہنچ جائے) تو پس فقہاء کی ایک جماعت نے اختیار دیا ہے اور امام شافعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اختیار دیا ہے اور انہوں نے اس اثر کو دلیل بنایا ہے جو اس بارے میں وارد ہوا ہے اور باقی فقہاء اس کے خلاف اصول کے مطابق رائے رکھتے ہیں کہ ان فقہاء کے نزدیک یہ اثر صحیح نہیں ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک مطلقہ عورت کا دوسرے شوہر سے شادی کر لینا اس کا حق حضانت (پرورش) سلب کر لینا ہے اس لیے کہ بے شک حضور ﷺ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تم نکاح نہ کرو اس وقت تک تم اس بچہ کی حقدار ہو'' لیکن جن فقہاء کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہے وہ اصول کے مطابق عمل پیرا ہیں اور لیکن ماں سے پرورش غیر باپ کی طرف منتقل ہونا اس بارے میں کوئی قابل اعتماد چیز نہیں (یعنی اعتماد والی بات نہیں ہے)

وَسَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	آيَةُ	الرِّضَاعِ	مُتَضَمَّنَةٌ
اور وجہ	ان کا اختلاف کرنا	کیا	آیت	رضاع	متضمن ہے
حُكْمِ	الرِّضَاعِ	اَعْنِيْ	اِيْجَابَهُ	اَوْ	مُتَضَمَّنَةٌ
حکم	رضاعت	میری مراد	اسکو قبول کرنا	یا	متضمن ہے
اَمْرِهِ	فَقَطْ	فَمَنْ	قَالَ	اَمْرَهُ	قَالَ
اس کا حکم	صرف	پس جو شخص	کہا	اس کا حکم	کہا
لَا	يَجِبُ	عَلَيْهَا	الرِّضَاعُ	اِذْ	لَا
نہیں	واجب	اس پر	رضاع	کیونکہ	نہیں
دَلِيْلَ	هُنَا	عَلَى	الْوُجُوْبِ	وَمَنْ	قَالَ
دلیل	یہاں	پر	وجوب	اور جو	کہا

تَتَضَمَّنُ	الْاَمْرَ	بِالرِّضَاعِ	وَاِيْجَابَهُ	وَاَنَّهَا	مِنَ
متضمن ہے	حکم	رضاعت کے ساتھ	اور اس کو قبول کرنا	اور بے شک وہ	سے

الْاِخْبَارِ	الَّتِيْ	مَفْهُوْمُهَا	مَفْهُوْمُ الْاَمْرِ	قَالَ	يَجِبُ
خبر	وہ	اس کا مفہوم	حکم کا مفہوم	کہا	واجب ہے
عَلَيْهَا	الْاِرْضَاعُ	وَاَمَّا	مَنْ	فَرَّقَ	بَيْنَ
اس پر	رضاعت	اور بہر حال	جس نے	فرق کیا	درمیان
الدِّيْنِيَّةِ	وَالشَّرِيْفَةِ	فَاعْتَبَرَ	فِيْ	ذٰلِكَ	الْعُرْفِ
معمولی	اور شریف	اعتبار کیا	میں	یہ	عرف
وَالْعَادَةِ	وَاَمَّا	الْمُطْلَقَةُ	فَلَا	رِضَاعَ	عَلَيْهَا
اور عادت	اور بہر حال	مطلقہ	پس نہیں	رضاع	اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا	اَنْ لَّا یَقْبَلَ	لَدَی	غَیْرِھَا	فَعَلَیْہِ	اَلْرِّضَاعُ
مگر	یہ کہ نہ قبول کرلے	پستان	اس کے علاوہ	پس اس پر	دودھ پلانا
وَعَلَی	الزَّوْجِ	اَجْرُ	رِضَاعٍ	ھٰذَا	اَلْجِمَاعُ
اور پر	شوہر	اجرت	رضاعت	یہ	اجماع
لِقَوْلِہٖ	سُبْحَانَہٗ	وَتَعَالٰی	فَاِنْ	اَرْضَعْنَ	لَکُمْ
اس کا قول	اس کی ذات پاک ہے	اور بلند	پس اگر	وہ دودھ پلائیں	تمہارے لیے
فَاٰتُوْھُنَّ	اُجُوْرَھُنَّ	وَالْجُمْھُوْرُ	عَلٰی	اَنَّ	اَلْحِضَانَۃَ
تم دو ان کو	ان کی اجرت	اور جمہور	پر	بے شک	مدت
لِلْاُمِّ	اِذَا	طَلَّقَھَا	اَلزَّوْجُ	وَکَانَ	اَلْوَلَدُ
ماں کے لیے	جب	طلاق دی اسے	شوہر نے	اور ہو	بچہ
صَغِیْرًا	لِقَوْلِہٖ	عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ	مَنْ فَرَّقَ	بَیْنَ	وَالِدَۃٍ
چھوٹا	آپ کا قول	علیہ الصلاۃ والسلام	جس شخص نے فرق کیا	درمیان	والدہ
وَوَلَدٍ	مَا	فَرَّقَ	اَللّٰہُ	بَیْنَہٗ	وَبَیْنَ
اور بچہ	جو	فرق کیا	اللہ	اسکے درمیان	اور درمیان
اَحِبَّتِہٖ	یَوْمَ	اَلْقِیَامَۃِ	وَلَاَنَّ	اَلْاَمَۃَ	وَالْمُسَبِّیَۃَ
دوستوں	دن	قیامت	اور بے شک	لونڈی	مسبیہ
اِذَا	لَمْ	یُفَرِّقْ	بَیْنَھَا	وَبَیْنَ	وَلَدِھَا
جب	نہ	فرق کرے	اسکے درمیان	اور درمیان	اس کا بچہ
فَاُخْصِیَ	بِذٰلِکَ	اَلْحُرَّۃِ	وَاخْتَلَفُوْا	اِذَا	بَلَغَ
پس خاص کیا گیا	اس کو	آزاد	انہوں نے اختلاف کیا	جب	پہنچا
اَلْوَلَدُ	حَدَّ	اَلتَّمْیِیْزِ	فَقَالَ	قَوْمٌ	یُخَیَّرُ
بچہ	حد	سمجھ	پس کہا	قوم	اختیار دیا جائے گا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْهُمُ	الشَّافِعِيُّ	وَاحْتَجُّوْا	بِاَثَرٍ	وَرَدَ	فِيْ
اوران میں سے	امام شافعی	اوراستدلال کیا	حدیث	وارد ہوئی	میں
ذٰلِكَ	وَبَقِيَ	قَوْمٌ	عَلٰى	الْاَصْلِ	لِاَنَّهُ
یہ	اور باقی	قوم	پر	اصل	کیونکہ
لَمْ	يَصِحَّ	عِنْدَهُمْ	هٰذَا	الْحَدِيْثُ	وَالْجُمْهُوْرُ
نہیں	صحیح	ان کے ہاں	یہ	حدیث	اور جمہور
عَلٰى	اَنَّ	تَزْوِيْجَهَا	لِغَيْرِ	الْاَبِ	يَقْطَعُ
پر	بے شک	اسکا شادی کرنا	غیر کی وجہ	باپ	کاٹتا ہے

الْحِضَانَةَ	لِمَارُوِيَ	اَنَّ	رَسُوْلَ	اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله و سلم
کم سن	جو روایت کی گئی	بے شک	رسول	اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ	اَنْتَ	اَحَقُّ	بِهٖ	مَالَمْ	تَنْكِحِيْ
فرمایا	تو	زیادہ حق	اس کے ساتھ	جونہ	نکاح کیا
وَمَنْ	لَمْ	يَصِحَّ	عِنْدَهٗ	هٰذَا	الْحَدِيْثُ
اور جو شخص	نہ	صحیح	اس کے پاس	یہ	حدیث
طَرَدَ	الْاَصْلَ	وَاَمَّا	نَقْلُ	الْحِضَانَةِ	مِنَ
مطابق ہوا	اصل	اور بہرحال	نقل	کم سن	سے
الْاُمِّ	اِلٰى	غَيْرِ	الْاَبِ	فَلَيْسَ	فِيْ
مال	طرف	سوائے	باپ	پس نہیں	میں
ذٰلِكَ	شَيْءٌ	يُعْتَمَدُ	عَلَيْهِ		
یہ	شی	اعتماد کیا جائے	اس پر		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

فِی الْاَنْکِحَةِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا بِالشَّرْعِ وَالْاَنْکِحَةِ الْفَاسِدَةِ وَحُکْمِهَا

وَالْاَنْکِحَةُ الَّتِیْ وَرَدَ النَّهْیُ فِیْهَا مُصَرَّحًا اَرْبَعَةٌ : نِکَاحُ الشِّغَارِ وَنِکَاحُ الْمُتْعَةِ وَالْخِطْبَةُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَنِکَاحُ الْمُحَلِّلِ فَاَمَّا نِکَاحُ الشِّغَارِ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ صِفَتَهٗ هُوَ اَنْ یُّنْکِحَ الرَّجُلُ وَلِیَّتَهٗ رَجُلاً آخَرَ عَلٰی اَنْ یُّنْکِحَهُ الْاٰخَرُ وَلِیَّتَهٗ وَلَا صِدَاقَ بَیْنَهُمَا اِلَّا بِضْعُ هٰذِهٖ بِبِضْعِ الْاُخْرٰی وَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهٗ نِکَاحٌ غَیْرُ جَائِزٍ لِثُبُوْتِ النَّهْیِ عَنْهُ وَاخْتَلَفُوْا اِذَا وَقَعَ هَلْ یَصِحُّ بِمَهْرِ الْمِثْلِ اَمْ لَا؟ فَقَالَ مَالِکٌ: لَا یَصِحُّ وَیُفْسَخُ اَبَدًا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَبَعْدَهٗ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ سُمِّیَ لِاَحَدِهِمَا صِدَاقًا اَوْلَهُمَا مَعًا فَالنِّکَاحُ ثَابِتٌ بِمَهْرِ الْمِثْلِ وَالْمَهْرُ الَّذِیْ سَمَّیَاهُ فَاسِدٌ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ نِکَاحُ الشِّغَارِ یَصِحُّ بِفَرْضِ صِدَاقِ الْمِثْلِ وَبِهٖ قَالَ اللَّیْثُ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْثَوْرٍ وَالطَّبَرِیُّ وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلِ النَّهْیُ الْمُعَلَّقُ بِذٰلِکَ مُعَلَّلٌ بِعَدَمِ الْعِوَضِ اَوْ غَیْرُ مُعَلَّلٍ فَاِنْ قُلْنَا غَیْرُ مُعَلَّلٍ لَزِمَ الْفَسْخُ عَلَی الْاِطْلَاقِ وَاِنْ قُلْنَا الْعِلَّةُ عَدَمُ الصِّدَاقِ صَحَّ بِفَرْضِ صِدَاقِ الْمِثْلِ مِثْلَ الْعَقْدِ عَلٰی خَمْرٍ اَوْ عَلٰی خِنْزِیْرٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ النِّکَاحَ الْمُنْعَقِدَ عَلَی الْخَمْرِ وَالْخِنْزِیْرِ لَا یُفْسَخُ اِذَا فَاتَ بِالدُّخُوْلِ وَیَکُوْنُ فِیْهِ مَهْرُ الْمِثْلِ وَکَاَنَّ مَالِکًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰی اَنَّ الصِّدَاقَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْ شَرْطِ صِحَّةِ الْعَقْدِ فَفَسَادُ الْعَقْدِ هٰهُنَا مِنْ قِبَلِ فَسَادِ الصِّدَاقِ مَخْصُوْصٌ لِتَعَلُّقِ النَّهْیِ بِهٖ اَوْ رَاٰی اَنَّ النَّهْیَ اِنَّمَا یَتَعَلَّقُ بِنَفْسِ تَعْیِیْنِ الْعَقْدِ وَالنَّهْیُ یَدُلُّ عَلٰی فَسَادِ الْمَنْهِیِّ.

ترجمہ: پانچواں باب:

ممنوع نکاح اور فاسد نکاح اور ان کے حکم کے بارے میں۔ اور وہ نکاح جن کے بارے میں تصریحاً یعنی کھلی ممانعت وارد ہے چار ہیں۔ (1) نکاح شغار (2) نکاح متعہ (3) منگنی اپنی بھائی کی منگنی پر (4) نکاح محلل۔

پس لیکن نکاح شغار یہ ہے کہ پس بے شک فقہاء اس پر امر پر متفق ہیں کہ اس کی کیفیت یہ ہے کہ ایک شخص اپنے زیر پرستی لڑکی کا دوسرے شخص سے نکاح کردے اور وہ دوسرا شخص اپنی زیر سرپرستی (ولیہ) لڑکی اس پہلے شخص سے کردے اور دونوں میں سے کسی کا کوئی مہر نہ ہو سوائے جنسی انتفاع کے تبادلے کے (یعنی بعض بذہ بعض الاخری) اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک یہ نکاح جائز نہیں ہے اس لیے کہ اس کی نہی کا ثبوت موجود ہے۔ اور فقہاء کا اختلاف ہے جب یہ واقع ہو جائے تو کیا مہر مثل جائز ہے یا نہیں؟ پس امام مالکؒ نے کہا صحیح نہیں ہے۔ دخول سے قبل اور بعض ہمیشہ کے لیے فسخ ہو جائے گا اور یہ قول امام شافعیؒ کا ہے الا یہ کہ انہوں نے کہا اگر ان دونوں سے ایک کا مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا جائے یا ان دونوں کا بیک وقت مہر مقرر ہو پس نکاح مہر مثل کے ساتھ درست ہے۔ اور مہر جو ان دونوں نے مقرر کیا ہے وہ فاسد ہو جاتا ہے اور یہ قول لیثؒ احمدؒ اسحاقؒ ابوثورؒ اور طبری کا ہے۔ اور ان کی وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا نکاح کی اس ممانعت کی توجیہ عدم عوض سے ہو سکتی ہے یعنی نکاح شغار کی ممانعت کی وجہ مہر کا نہ ہونا ہے تو یہ نکاح مہر مثل کے لازم کر دینے سے درست ہو جائے گا۔ مثل اس عقل کے جو شراب یا خنزیر کے مہر ہونے پر منعقد ہو وہ فسخ نہیں ہوتا ہے جب دخول ہو اور اس میں مہر مثل ہوگا۔ گویا امام مالکؒ کی رائے ہے کہ بے شک مہر اگرچہ عقد کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے لیکن یہاں عقد کا فساد مہر کے فساد سے ہے اس لیے وابستہ ہو گیا ہے۔ اس کے بارے میں ممانعت موجود ہے یا یہ کہ ممانعت کا تعلق خود عقد سے اور ممانعت (نہی) ممنوع شی (منہی عنہ) کے فساد پر دلالت کرتی ہے۔

اَلْبَابُ	اَلْخَامِسُ	فِیْ	اَلْاَنْکِحَةِ	اَلْمَنْهِیُّ	
باب	پانچواں	میں	نکاحوں	ممنوع	
عَنْهَا	بِالشَّرْعِ	وَ	اَلْاَنْکِحَةِ	اَلْفَاسِدَةِ	وَ
اس سے	شریعت کیساتھ	اور	نکاح	فاسد	اور
حُکْمِهَا	وَ	اَلْاَنْکِحَةُ	اَلَّتِیْ	وَرَدَ	اَلنَّهْیُ
اس کا حکم	اور	نکاح	جو	وارد ہوئی	ممانعت
فِیْهَا	مُصَرَّحًا	اَرْبَعَةٌ	نِکَاحُ	اَلشِّغَارِ	وَ
اس میں	کھلی	چار	نکاح	شعار	اور
نِکَاحُ	اَلْمُتْعَةِ	وَ	اَلْخِطْبَةُ	عَلٰی	خِطْبَةِ
نکاح	متعہ	اور	پیغام	پر	پیغام
اَخِیْهِ	وَ	نِکَاحُ	اَلْمُحَلِّلِ	فَاَمَّا	نِکَاحُ
اپنے بھائی	اور	نکاح	حلالہ کرنے والا	پس بہرحال	نکاح
اَلشِّغَارِ	فَاِنَّهُمْ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّ	صِفَةَ
شعار	بے شک وہ	اتفاق کیا	پر	بے شک	اس کی صفت
هُوَ	اَنْ	یَنْکِحَ	اَلرَّجُلُ	وَلِیَّتَهٗ	رَجُلاً
وہ	یہ کہ	نکاح کرے	شخص	اس کا ولی	شخص
آخَرَ	عَلٰی	اَنْ	یَنْکِحَهٗ	اَلْاٰخَرُ	وَلِیَّتَهٗ
دوسرا	پر	یہ کہ	نکاح کرے اس کا	دوسرا	ولی اس کا
وَ	لَا	صِدَاقَ	بَیْنَهُمَا	اِلَّا	بِضْعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	نہیں	مہر	دونوں کے درمیان	سوائے	عضو
هٰذِهِ	يُبْضِعِ	الْأُخْرٰى	وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى
یہ	عضو	دوسرے	اور	اتفاق کیا ہے	پر
اَنَّهٗ	نِكَاحٌ	غَيْرُ	جَائِزٍ	لِثُبُوْتِ	النَّهْيِ
بے شک وہ	نکاح	غیر	جائز	ثبوت ہے	ممانعت کا
عَنْهُ	اِخْتَلَفُوْا	اِذَا	وَقَعَ	هَلْ	يَصِحُّ
اس سے	اختلاف کیا	جب	واقع ہو	کیا	صحیح ہوگا
بِمَهْرِ	الْمِثْلِ	اَمْ	لَا	فَقَالَ	مَالِكٌ
مہر کیساتھ	مثلی	یا	نہیں	پس فرمایا	امام مالک
لَا	يَصِحُّ	وَ	يَفْسَخُ	اَبَدًا	قَبْلَ
نہیں	درست	اور	فسخ ہے	ہمیشہ	پہلے
الدُّخُوْلِ	وَ	بَعْدَهٗ	وَ	بِهٖ	قَالَ
دخول	اور	اس کے بعد	اور	یہی	فرمایا
الشَّافِعِيُّ	اِلَّا	اَنَّهٗ	قَالَ	اِنْ	سُبِّيَ
امام شافعی	سوائے	بے شک وہ	فرمایا	اگر	قید کیا گیا
لِاِخْدَاهُمَا	صِدَاقًا	اَوْ	لَهُمَا	مَعًا	فَالنِّكَاحُ
ان دونوں میں سے ایک	مہر	یا	دونوں کے لیے	ساتھ	پس نکاح
ثَابِتٌ	بِمَهْرِ الْمِثْلِ	وَ	الْمَهْرُ	الَّذِيْ	سَمَّيَاهُ
ثابت ہے	مہر مثل کیساتھ	اور	مہر	وہ جو	نام رکھا اس کا
فَاسِدٌ	وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	نِكَاحُ	الشِّغَارِ
فاسد	اور	فرمایا	امام ابوحنیفہ	نکاح	شغار
يَصِحُّ	بِفَرْضِ	صِدَاقِ الْمِثْلِ	وَ	بِهٖ	قَالَ
درست ہوگا	لازم	مہر مثل	اور	یہی	فرمایا
اللَّيْثُ	وَ	اَحْمَدُ	وَ	اِسْحٰقُ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام لیث	اور	امام احمد	اور	امام اسحاق	اور
اَبُوْثَوْرٍ	وَ	الطَّبَرِیُّ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
امام ابوثور	اور	امام طبری	اور	وجہ	ان کا اختلاف
هَلِ	النَّهْیُ	الْمُعَلَّقُ	بِذٰلِکَ	مُعَلَّلٌ	بِعَدَمٍ
کیا	ممانعت	معلق	اس کیساتھ	علت	عدم
الْعِوَضِ	أَوْ	غَیْرُ	مُعَلَّلٍ	فَاِنْ	قُلْنَا
عوض	یا	غیر	علت	پس اگر	ہم کہیں
غَیْرُ	مُعَلَّلٍ	لَزِمَ	الْفَسْخُ	عَلَی	الْاِطْلَاقِ
غیر	تعلیل کیا ہوا	لازم ہے	فسخ کرنا	پر	اطلاق
وَ	اِنْ	قُلْنَا	الْعِلَّةُ	عَلَمُ	الصَّدَاقِ
اور	اگر	ہم کہیں	علت	عدم	مہر
صَحَّ	بِفَرْضِ	صِدَاقِ الْمِثْلِ	مِثْلَ	الْعَقْدِ	عَلَی
درست ہے	لازم	مہر مثل	مثل	عقد کرنا	پر
خَمْرٍ	اَوْ	عَلَی	خِنْزِیْرٍ	وَ	قَدْ
شراب	یا	پر	خنزیر	اور	تحقیق
اَجْمَعُوْا	عَلَی	اَنَّ	النِّکَاحَ	الْمُنْعَقِدُ	عَلَی
اتفاق کیا	پر	بے شک	نکاح	منعقد ہونے والا ہے	پر
الْخَمْرِ	وَ	لَا	الْخِنْزِیْرِ	یَفْسَخُ	اِذَا
شراب	اور	نہیں	خنزیر	فسخ ہونا	جب
فَاتَ	بِالدُّخُوْلِ	وَ	یَکُوْنُ	فِیْهِ	مَهْرُ الْمِثْلِ
فوت ہوا	دخول کیساتھ	اور	ہو	اس میں	مہر مثل
وَ	کَانَ	مَالِکًا	ﷺ	رَاٰی	اَنَّ
اور	ہے	امام مالک	ﷺ	رائے دی	بے شک
الصَّدَاقِ	وَ	اِنْ	لَمْ	یَکُنْ	مِنْ
مہر	اور	اگر	نہ	ہو	سے
شَرْطِ	صِحَّةِ	الْعَقْدِ	فَفَسَادُ	الْعَقْدِ هٰهُنَا	مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط	صحت	عقد کرنا	پس فساد ہے	نکاح یہاں	سے
قِبَلِ	فِسَادِ	الصِّدَاقِ	مَخْصُوْصٌ	لِتَعَلُّقِ	النَّهْيِ
طرف	فساد	مہر	مخصوص ہے	اس کا تعلق	ممانعت
بِهٖ	أَوْ	رَأَى	أَنَّ	النَّهْيَ	إِنَّمَا
یہی	یا	رائے دی	بے شک	ممانعت	بے شک
يَتَعَلَّقُ	بِنَفْسِ	تَعْيِيْنِ	الْعَقْدِ	وَ	النَّهْيُ
بے شک	نفس کے ساتھ	معین کرنا	عقد کرنا	اور	ممانعت
يَدُلُّ	عَلٰى	فَسَادِ	الْمَنْهِيِّ		
دلالت کرتا ہے	پر	فساد	ممانعت		

وَاَمَّا نِكَاحُ الْمُتْعَةِ فَاِنَّهٗ وَاِنْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَحْرِيْمِهٖ اِلٰى اَنَّهَا اخْتُلِفَتْ فِى الْوَقْتِ الَّذِىْ وَقَعَ فِيْهِ التَّحْرِيْمُ ، فَفِىْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ اَنَّهٗ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَفِىْ بَعْضِهَا يَوْمَ الْفَتْحِ وَفِىْ بَعْضِهَا فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَفِىْ بَعْضِهَا فِىْ حُجَّةِ الْوِدَاعِ وَفِىْ بَعْضِهَا فِىْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَ فِىْ بَعْضِهَا فِىْ عَامِ أَوْطَاسٍ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ وَجَمِيْعُ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ عَلٰى تَحْرِيْمِهَا وَاشْتَهَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَحْلِيْلُهَا وَتَبِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَوْلِ بِهَا اَصْحَابُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَهْلِ الْيَمَنِ وَرَوَوْا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَحْتَجُّ لِذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ" وَفِىْ حَرْفِ عَنْهُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَرُوِىَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا مَرْحَمَةً مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَحِمَ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ لَا نَهْىُ عُمَرَ عَنْهَا مَا اضْطُرَّ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِىٌّ ، وَهٰذَا الَّذِىْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ. وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَنِصْفًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ" ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا عُمَرُ النَّاسَ.

وَاَمَّا اخْتِلَافُهُمْ فِى النِّكَاحِ الَّذِىْ تَقَعُ فِيْهِ الْخِطْبَةُ غَيْرِهٖ فَقَدْ تَقَدَّمَ اَنَّ فِيْهِ ثَلَاثَةُ اَقْوَالٍ: قَوْلٌ بِالْفَسْخِ وَقَوْلٌ بِعَدَمِ الْفَسْخِ وَفَرَّقَ بَيْنَ اَنْ تُرَدَّ الْخِطْبَةُ عَلٰى خِطْبَةِ الْغَيْرِ بَعْدَ الرُّكُوْنِ وَالْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ اَوْ لَا تُرَدَّ مَذْهَبُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِکٍ.

ترجمہ: اور لیکن نکاح متعہ

پس بے شک متواتر احادیث اس کی تحریم کے متعلق حضور ﷺ سے موجود ہیں۔ مگر ان احادیث میں حرمت کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ متہ خیبر کے موقعہ پر حرام ہوا۔

اور بعض روایات میں ہے فتح مکہ کے موقع پر حرام ہوا اور کچھ روایات میں وقت تحریم حجۃ الوداع' عمرہ قضا' غزوہ تبوک اور عام اوطاس بیان ہوا اور صحابہ کی اکثریت اور تمام فقہائے امصار اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ لیکن ابن عباس کا حلال ہونے کا قول ہے اور مکہ اور یمن کے ان کے اصحاب اس قول میں ان کے ساتھ ہیں۔ اور انہوں نے روایت کی کہ بے شک ابن عباس اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دلیل لی ہے۔

فما استمعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم

ترجمہ: پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔

اور ان سے ایک قراءت میں منقول الی اجل مسمی کے بھی الفاظ ہیں اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ متعہ امت محمد یہ پر اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت تھی اگر عمر'' اس کو ممنوع نہ قرار دیتے تو پھر شاید کوئی بد بخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا اور ان سے یہ قول ابن جریج اور عمرو بن دینار نے نقل کیا ہے اور عطاء سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے عہد رسول ﷺ اور ابی بکر اور نصف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں متعہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یعنی متعہ سے لوگوں کو منع کیا اور لیکن ان کا اختلاف اس نکاح کے بارے میں جو واقع ہو غیر کی منگنی پر منگنی کرنے میں پس تحقیق پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس میں تین اقوال ہیں ایک قول فسخ کے بارے میں ہے اور ایک قول عدم فسخ کے بارے میں ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرق ہے کہ پہلا خطبہ (پیغام) مکمل ہونے کے قریب ہے تو اس پر دوسرا خطبہ دینا درست نہ ہوگا لیکن اگر پہلا خطبہ مکمل نہیں ہے (زیر غور ہے) تو اس پر دوسرا خطبہ دینا درست ہے۔

وَ	اَمَّا	نِکَاحُ	اَلْمُتْعَةِ	فَاِنَّهٗ	وَ
اور	بہرحال	نکاح	متعہ	بے شک وہ	اور
اِنْ	تَوَاتَرَتِ	اَلْاَخْبَارُ	عَنْ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	ﷺ
اگر	متواتر	احادیث	سے	رسول اللہ	ﷺ
بِتَحْرِيْمِهٖ	اِلٰى	اَنَّهَا	اِخْتُلِفَتْ	فِیْ	اَلْوَقْتِ
ان کی حرمت	طرف	بے شک وہ	اختلاف کیا گیا	میں	وقت
اَلَّذِیْ	وَقَعَ	فِيْهِ	اَلتَّحْرِيْمُ	فَفِیْ	بَعْضِ
وہ جو	واقع ہے	اس میں	حرمت	پس میں	بعض
اَلرِّوَايَاتِ	اَنَّهٗ	حَرَّمَهَا	يَوْمَ	خَيْبَرَ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات	بے شک وہ	اس نے اسے حرام کیا	دن	خیبر	اور
فِیْ	بَعْضِهَا	یَوْمَا	اَلْفَتْحِ	وَ	فِیْ
میں	اس کی بعض (روایات)	دن	فتح	اور	میں
غَزْوَةِ	تَبُوْکَ	وَ	فِیْ	بَعْضِهَا	فِیْ
غزوہ	تبوک	اور	میں	اس کی بعض (روایات)	میں
حَجَّةِ الْوِدَاعِ	وَ	فِیْ	بَعْضِهَا	فِیْ	عُمْرَةِ الْقَضَاءِ
حجۃ الوداع	اور	میں	بعض وہ (روایات)	میں	عمرہ قضاء
وَ	فِیْ	بَعْضِهَا	فِیْ	عَامِ أَوْطَاسٍ	وَ
اور	میں	اس کا بعض	میں	عام اوطاس	اور
اَکْثَرُ	الصَّحَابَةِ	وَ	جَمِیْعُ	فُقَهَاءِ	اَلْاَمْصَارِ
اکثر (زیادہ)	صحابہ	اور	تمام	فقہاء	شہروالے
عَلٰی	تَحْرِیْمِهَا	وَ	اشْتَهَرَ	عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ
پر	اس کی حرمت	اور	مشہور کیا	سے	ابن عباس
تَحْلِیْلُهَا	وَ	تَبِعَ	ابْنَ عَبَّاسٍ	علی	اَلْقَوْلِ
اس کے حلال ہونے	اور	پیروی کی	ابن عباس	پر	قول
بِهَا	اَصْحَابُهٗ	مِنْ	اَهْلِ	مَکَّةَ	وَ
اس کے ساتھ	ان کے ساتھی	سے	اھل	مکہ	اور
اَهْلِ	الْیَمَنِ	وَ	رَوَوْا	اَنَّ	ابْنَ عَبَّاسٍ
اھل	یمن	اور	روایت کی	بے شک	ابن عباس
کَانَ	یَحْتَجُّ	لِذٰلِکَ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی	فَمَا	اسْتَمْتَعْتُمْ
ہے	دلیل پکڑتا ہے	اس کیساتھ	فرمان اس بلند ذات کا	پس جو	نفع اٹھایا تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ	مِنْهُنَّ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	فَرِيْضَةً	وَ
جس کے ذریعے	ان سے	پس تم دو ان کو	حق مہر ان کے	فرض	اور
لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	وَ	فِيْ	حَرْفِ
نہیں	گناہ	تم پر	اور	میں	الفاظ
عَنْهُ	اِلٰى	اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ	رُوِيَ	عَنْهُ
ان سے	طرف	اجل مسمی	اور	روایت کی گئی	ان سے
اَنَّهٗ	قَالَا	مَا	كَانَتِ	الْمُتْعَةُ	اِلَّا
بے شک وہ	کہا دونوں نے	نہیں	ہے	متعہ	مگر
مَرْحَمَةٌ	مِنَ	اللّٰهِ	عَزَّوَجَلَّ	رَحِمَ	بِهَا
ایک رحمت	سے	اللہ	عزوجل	رحم کیا	اس پر
اُمَّةَ	مُحَمَّدٍ	ﷺ	وَ	لَوْ	لَا
امت	محمد	ﷺ	اور	اگر	نہ
نَهٰى	عُمَرُ	عَنْهَا	مَا	اضْطُرَّ	اِلَى
منع کیا	عمر رضی اللہ عنہ	ان سے	نہیں	مجبور کیا گیا	طرف
الزِّنَا	اِلَّا	شَقِيٌّ	وَ	هٰذَا	الَّذِيْ
زنا	مگر	بدبخت	اور	یہ	جو
الذی	رُوِيَ	عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	رَوَاهُ	عَنْهُ
جو	روایت کی گئی ہے	سے	ابن عباس	روایت کیا اسے	ان سے
ابْنُ	جُرَيْجٍ	وَ	عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ	وَ	عَنْ
ابن	جریج	اور	عمر بن دینار رحمہ اللہ	اور	سے
عَطَاءٍ	قَالَ	سَمِعْتُ	جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ	يَقُوْلُ	تَمَتَّعْنَا
عطاء	فرمایا	سنا میں نے	جابر بن عبداللہ	کہتے ہیں	ہم نے متعہ کیا
عَلٰى	عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	ﷺ	وَ	اَبِيْ بَكْرٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر	عہد	رسول اللہ	ﷺ	اور	ابوبکر
وَ	نِصْفًا	مِنْ	خِلَافَةِ	عُمَرَ	ثُمَّ
اور	نصف	سے	خلافت	عمرؓ	پھر
نَهٰى	عَنْهَا	عُمَرُ	النَّاسَ	وَ	اَمَّا
منع کیا	اس سے	عمر	لوگوں کو	اور	بہرحال
اِخْتِلَافِهِمْ	فِي	النِّكَاحِ	الَّذِيْ	تَقَعُ	فِيْهِ
ان کا اختلاف	میں	نکاح	وہ جو	واقع ہے	اس میں
الْخِطْبَةُ	غَيْرُهُ	فَقَدْ	تَقَدَّمَ	اَنَّ	فِيْهِ
پیغام	اس کا غیر	پس صرف	گزر چکا	بے شک	اس میں
ثَلَاثَةُ	اَقْوَالٍ	قَوْلٌ	بِالْفَسْخِ	وَ	قَوْلٌ
تین	اقوال	ایک قول	فسخ کیساتھ	اور	قول
بِعَدَمِ	الْفَسْخِ	وَ	فَرَّقَ	بَيْنَ	اَنْ
عدم کیساتھ	فسخ	اور	فرق کیا	درمیان	یہ کہ
تُرَدَّ	الْخِطْبَةُ	عَلٰى	خِطْبَةِ	الْغَيْرِ	بَعْدَ
مسترد کیا گیا	پیغام	پر	پیغام	غیر	بعد
الرُّكُوْنِ	وَ	الْقُرْبِ	مِنَ	التَّمَامِ	اَوْ
میلان	اور	قریب	سے	مکمل	یا
لَا	تُرَدُّ	مَذْهَبُ	مَالِكٍ		
نہیں	مسترد کیا گیا	یہی مذہب	امام مالک		

51- وَاَمَّا نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ: اَعْنِيْ الَّذِيْ يَقْصُدُ بِنِكَاحِهِ تَحْلِيْلَ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: هُوَ نِكَاحٌ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَ الشَّافِعِيُّ: هُوَ نِكَاحٌ صَحِيْحٌ. وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ مَفْهُوْمِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ" اَلْحَدِيْثُ فَمَنْ فَهِمَ مِنَ اللَّعْنِ التَّاْثِيْمَ فَقَطْ قَالَ: اَلنِّكَاحُ صَحِيْحٌ" وَمَنْ فَهِمَ مِنَ التَّاْثِيْمِ فَسَادَ الْعَقْدِ تَشْبِيْهًا بِالنَّهْيِ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ قَالَ: اَلنِّكَاحُ فَاسِدٌ فَهٰذِهِ هِيَ الْاَنْكِحَةُ الْفَاسِدَةُ بِالنَّهْيِ: وَاَمَّا الْاَنْكِحَةُ الْفَاسِدَةُ بِمَفْهُوْمِ الشَّرْعِ فَاِنَّهَا تَفْسُدُ اِمَّا بِاِسْقَاطِ شَرْطٍ مِّنْ شُرُوْطِ صِحَّةِ النِّكَاحِ اَوْ لِتَغَيُّرِ حُكْمٍ وَاجِبٍ بِالشَّرْعِ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحْكَامِهٖ مِمَّاهُوَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ' وَاِمَّا بِزِيَادَةٍ تَعُوْدُ اِلٰى اِبْطَالِ شَرْطٍ مِّنْ شُرُوْطِ الصِّحَّةِ وَاَمَّا الزِّيَادَاتُ الَّتِيْ تُعْرِضُ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَاِنَّهَا لَا تُفْسِدُ النِّكَاحَ بِاِتِّفَاقٍ' وَاِنَّمَا اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ لُزُوْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ اَوْ لَا لُزُوْمِهَا مِثْلُ اَنْ يُّشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا اَوْ لَا يَتَسَرّٰى اَوْ لَا يَنْقُلَهَا مِنْ بَلَدِهَا' فَقَالَ مَالِكٌ: اِنِ اشْتُرِطَ ذٰلِكَ لَمْ يَلْزَمْهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يَمِيْنٌ بِعِتْقٍ اَوْ طَلَاقٍ' فَاِنَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ اِلَّا يُطَلِّقَ اَوْيُعْتِقَ مَنْ اَقْسَمَ عَلَيْهِ' فَلَا يَلْزَمُ الشَّرْطُ الْاَوَّلُ اَيْضًا' وَكَذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ' وَاَبُوْحَنِيْفَةَ. وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَابْنُ شُبْرُمَةَ: لَهَا شَرْطُهَا وَعَلَيْهِ الْوَفَاءُ' وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ مَنْ اَدْرَكْتُ مِنَ الْعُلَمَاءِ يَقْضُوْنَ بِهَا' وَقَوْلُ الْجَمَاعَةِ مَرْوِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ' وَقَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ مَرْوِيٌّ عَنْ عُمَرَ . وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ مُعَارَضَةُ الْعُمُوْمِ لِلْخُصُوْصِ. فَاَمَّا الْعُمُوْمُ فَحَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ" كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَلَوْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ " وَاَمَّا الْخُصُوْصُ فَحَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ" وَالْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَانِ خَرَّجَهُمَا الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ' اِلَّا اَنَّ الْمَشْهُوْرَ عِنْدَ الْاُصُوْلِيِّيْنَ الْقَضَاءُ بِالْخُصُوْصِ عَلَى الْعُمُوْمِ ، وَهُوَ لُزُوْمُ الشُّرُوْطِ وَهُوَ ظَاهِرُ مَا وَقَعَ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ وَاِنْ كَانَ الْمَشْهُوْرُ خِلَافَ ذٰلِكَ. وَاَمَّا الشُّرُوْطُ الْمُقَيِّدَةُ بِوَضْعٍ مِنَ الصِّدَاقِ فَاِنَّهٗ قَدِ اخْتَلَفَ فِيْهَا الْمَذْهَبُ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا: اَعْنِيْ فِيْ لُزُوْمِهَا اَوْعَدَمِ لُزُوْمِهَا' وَلَيْسَ كِتَابُنَا هٰذَا مَوْضُوْعًا عَلَى الْفُرُوْعِ.

ترجمہ: نکاح محلل:

نکاح محلل سے وہ نکاح مراد ہے جس کا مقصود مطلقہ ثلاث کا حلالہ ہو پس بے شک امام مالکؒ نے کہا ہے کہ وہ نکاح فسخ ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے کہا وہ نکاح صحیح ہے اور ان کی وجہ اختلاف ان کا اختلاف حضور ﷺ کے قول کے مفہوم میں ہے۔ لعن اللہ المحلل حدیث یہ مفہوم لعن سے صرف لعنت گناہ ہونا ہے تو ان کے نزدیک نکاح صحیح ہے اور جن کے نزدیک لعنت اور گناہ ہونے سے فساد عقد مراد ہے جس طرح کے اصول ہے کہ نہی سے ممنوع شی فاسد قرار پاتی ہے تو ان کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے۔

یہ تو وہ فاسد نکاح ہیں جن کو شریعت نے بیان کیا ہے اور لیکن وہ فاسد جو شری مفہوم سے ہیں پس وہ فاسد ہوتے ہیں یا صحت نکاح کی شرائط سے کوئی شرط ساقط ہوتی ہے۔ یا ان میں کسی حکم شریعت اور حکم الٰہی میں تغیر لازم آتا ہو یا ایسی کوئی زیادتی لازم آتی ہو جس سے شرائط صحت نکاح میں سے کوئی شرط باطل ہوتی ہے اور لیکن زیادتیاں جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی سے عارض ہوتی ہیں پس بے شک وہ بالاتفاق نکاح کو فاسد نہیں کرتی ہیں اور بے شک فقہاء شرائط کی لزوم میں اختلاف کرتے ہیں جو اس صفت سے یا وہ لازم نہیں ہے مثلاً یہ کہ شرط شوہر اس کے بعد شادی نہیں کرے گا یا باندی نہیں رکھے گا یا اسے اس کے شہر سے دوسری جگہ نہیں لے جائے گا پس امام مالکؒ نے کہا اگر یہ شرط ہوا سے لازم نہیں ہے مگر کہ یہ شرط عتق یا طلاق کی قسم کے ساتھ ہو کہ اس صورت میں طلاق دینا یا آزاد کرنا لازم ہوگا مگر اصل شرط پھر بھی لازم نہ ہوگی اور یہی رائے امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کی تھی۔ اور امام اوزاعیؒ اور ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ عورت کی جانب سے عائد کی گئی اس قسم کی شرط لازم ہوگی اور شوہر کو اس کو پورا کرنا چاہیے اور ابن شہاب کہتے ہیں کہ جن فقہاء سے ملا ہوں وہ یہی فیصلہ دیتے تھے۔ پہلا قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اس اختلاف کی وجہ عموم کا خصوص کے معارض ہونا ہے۔ عموم تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہے کہ

''نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں''

پورا کیے جانے کی زیادہ حقدار وہ شرط ہے جس کے ساتھ تم نے کسی عورت کو اپنے لیے حلال کیا ہو۔

اور دو حدیثیں صحیح ہیں جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے مگر بے شک اصولیوں کے نزدیک مشہور ہے لیکن اصول فقہ کے ماہرین کے نزدیک قاعدہ یہی ہے کہ خصوص کو عموم پر ترجیح دی جاتی ہے یعنی یہ شرط لازم ہوگی جیسا کہ عتیبہ سے ظاہر ہے اگرچہ مشہور اس کے خلاف امر ہے۔

اور لیکن شرائط مقید مہر کے مقرر کرنے میں پس بے شک امام مالکؒ کا اس میں بہت اختلاف ہے۔ یعنی اس کے لازم ہونے میں یا اس کے عدم لزوم میں مگر ہم اپنی اس کتاب میں فروعی امور کو موضوع نہیں بناتے۔

52- (وَاَمَّا حُكْمُ الْاَنْكِحَةِ الْفَاسِدَةِ اِذَا وَقَعَتْ) فَمِنْهَا مَا اِتَّفَقُوْا عَلٰى فَسْخِهٖ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَبَعْدَهٗ، وَهُوَ مَاكَانَ مِنْهَا فَاسِدًا بِاِسْقَاطِ شَرْطٍ مُتَّفَقٍ عَلٰى وُجُوْبِ صِحَّةِ النِّكَاحِ بِوُجُوْدِهٖ، مِثْلُ اَنْ يُّنْكِحَ مُحَرِّمَةَ الْعَيْنِ، وَمِنْهَا مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ بِحَسَبِ اِخْتِلَافِهِمْ فِيْ ضَعْفِ عِلَّةِ الْفَسَادِ وَقُوَّتِهَا وَلِمَا ذَا يَرْجِعُ مِنَ الْاِخْلَالِ بِشُرُوْطِ الصِّحَّةِ، وَمَالِكٌ فِيْ هٰذَا الْجِنْسِ وَذٰلِكَ فِي الْاَكْثَرِ يَفْسَخُهٗ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَيُثْبِتُهٗ بَعْدَهٗ، وَالْاَصْلُ فِيْهِ عِنْدَهٗ اَنْ لَّا فَسْخَ، وَلٰكِنَّهٗ يَحْتَاطُ بِمَنْزِلَةِ مَا يَرٰى فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْبَيْعِ الْفَاسِدِ اَنَّهٗ يَفُوْتُ بِحَوَالَةِ الْاَسْوَاقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَيَشْبَهُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ عِنْدَهٗ هِيَ الْاَنْكِحَةَ الْمَكْرُوْهَةَ، وَاِلَّا فَلَا وَجْهَ لِلْفَرْقِ بَيْنَ الدُّخُوْلِ وَعَدَمِ الدُّخُوْلِ.

وَالْاِضْطِرَابُ فِي الْمَذْهَبِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرٌ، وَكَانَ هٰذَا رَاجِعٌ عِنْدَهٗ اِلٰى قُوَّةِ دَلِيْلِ الْفَسْخِ وَضُعْفِهٖ، فَمَتٰى كَانَ الدَّلِيْلُ عِنْدَهٗ قَوِيًّا فَسَخَ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ، وَمَتٰى كَانَ ضَعِيْفًا فَسَخَ قَبْلَهٗ وَلَمْ يَفْسَخْ بَعْدَهٗ، وَسَوَاءٌ كَانَ الدَّلِيْلُ الْقَوِيُّ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ اَوْ مُخْتَلَفًا فِيْهِ، وَمِنْ قِبَلِ هٰذَا اَيْضًا اِخْتَلَفَ الْمَذْهَبُ فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقُوْعِ الْمِيْرَاثِ فِي الْاَنْكِحَةِ الْفَاسِدَةِ اِذَا وَقَعَ الْمَوْتُ قَبْلَ الْفَسْخِ وَكَذٰلِكَ وُقُوْعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ فَمَرَّةً اِعْتَبَرَ فِيْهِ الْاِخْتِلَافَ وَالْاِتِّفَاقَ وَمَرَّةً اِعْتَبَرَ فِيْهِ الْفَسْخَ بَعْدَ الدُّخُوْلِ اَوْعَدَمَهُ وَقَدْ نَرٰى اَنْ نَّقْطَعَ هٰهُنَا الْقَوْلَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَاِنَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ كِفَايَةٌ بِحَسْبِ غَرْضِنَا الْمَقْصُوْدِ

ترجمہ:

اور لیکن نکاح فاسد کے واقع ہو جانے کے بعد اس کا حکم:

فقہاء کا اتفاق ہے کہ بعض ان سے دخول سے قبل یا بعد فاسد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہیں جو نکاح صحت نکاح کی شرائط میں سے کسی شرط کے ساقط ہونے سے فاسد ہو جاتے ہیں مثلاً یہ کہ محرمہ عین سے نکاح کر لیا ہو اور بعض ان میں سے وہ ہے جن کے حکم کے بارے میں فساد کی علت کے مضبوط ہونے یا ضعیف ہونے کے بارے میں اختلاف وجہ سے رائے مختلف ہے اور اس لیے کہ اس علت کا شرط صحت میں خلل پیدا کرنے سے کس حد تک تعلق ہے امام مالکؒ کے نزدیک ایسی صورت میں قبل دخول نکاح فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے درست ہے (یعنی ثابت) کیونکہ ان کے نزدیک اصل عدم فسخ ہے اور امام مالکؒ نے بر بنائے احتیاط فسخ کا قول اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ زیادہ بیع فاسد میں ان کی رائے یہ ہے کہ وہ حوالہ اسواق وغیرہ سے فوت ہو جاتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ نکاح ان کے نزدیک مکروہ نکاح کے مشابہ ہو اور ورنہ دخول اور عدم دخول کے فرق کی کوئی اور وجہ نہیں ہے۔ بہر حال اس مسئلہ میں امام مالک کے مسلک میں کثیر اضطراب موجود ہے اور یہ ان کے نزدیک دلیل فسخ کی قوت اور ضعف سے متعلق ہے۔ پس جب ان کے نزدیک دلیل مضبوط ہو قبل دخول اور بعد دخول فسخ ہوگا اور جب دلیل کمزور ہو تو قبل دخول فسخ ہوگا اور بعد دخول فسخ نہیں ہوگا اور برابر ہے کہ دلیل متفق قوی ہو یا اس میں اختلاف ہو اور اس سے پہلے اسی طرح امام مالکؒ نے اختلاف کیا ہے۔ فاسد نکاحوں میں جب شوہر فسخ سے پہلے وفات پا جائے تو میراث جاری ہوگی یا نہیں اور اسی طرح اس میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں پس کبھی اس میں اختلاف اور اتفاق کا اعتبار کیا گیا ہے اور کبھی اس میں دخول اور عدم دخول کی صورت میں فسخ کا اعتبار کیا ہے اور ہماری رائے ہے کہ ہم بات کو یہاں اس باب میں ختم کریں پس بے شک جو ہم نے اس باب سے ذکر کیے ہیں ہماری مقصود غرض کے مطابق کافی ہیں۔

وَ	اَمَّا	حُكْمُ	الْاَنْكِحَةِ	الْفَاسِدَةِ	اِذَا
اور	بہر حال	حکم	نکاح	فاسد	جب
وَقَعَتْ	فَمِنْهَا	مَا	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	فَسْخِهٖ
واقع ہو	پس اس سے	جو	اتفاق کیا	پر	اس کا فسخ ہونا
قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَ	بَعْدَهٗ	وَ	هُوَ
پہلے	دخول	اور	اس کے بعد	اور	وہ
مَا	كَانَ	مِنْهَا	فَاسِدًا	بِاِسْقَاطِ	شَرْطٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو	ہے	اس سے	فاسد	گرانا	شرط کا
مُتَّفَقٌ	عَلٰی	وُجُوْبِ	صِحَّةِ	النِّکَاحِ	بِوُجُوْدِہٖ
متفق ہیں	پر	وجوب	صحت	نکاح	اس کا وجود
مِثْلَ	اَنْ	یُّنْکِحَ	مُحَرَّمَةً	الْعَیْنِ	وَ
مثال	یہ کہ	نکاح کرے	محرمہ	عین	اور
مَا	اخْتَلَفُوْا	فِیْہِ	بِحَسْبِ	اِخْتِلَافِھِمْ	فِیْ
جو	اختلاف کیا	اس میں	وجہ	انکا اختلاف کرنا	میں
ضُعْفِ	عِلَّةِ	الْفَسَادِ	وَقُوَّتِھَا	وَ	لِمَا
کمزور	علت	فساد	اور اس کی قوت	اور	اس کے لیے
ذَا	یَرْجِعُ	مِنَ	الْاِخْلَالِ	بِشُرُوْطِ	الصِّحَّةِ
جب	رجوع کرتا ہے	سے	خلل	شرائط کیساتھ	صحت
وَ	مَالِکٌ	فِیْ	ھٰذَا	الْجِنْسِ	وَ
اور	امام مالک	میں	یہ	جنس	اور
ذٰلِکَ	فِیْ	الْاَکْثَرِ	یَفْسَخُہٗ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ
یہ	میں	اکثر	اسے فسخ کرتا ہے	پہلے	دخول

وَ	یُثْبِتُہٗ	بَعْدَہٗ	وَ	الْاَرْضُ	فِیْہِ
اور	ثابت رکھتا ہے اسے	اس کے بعد	اور	زمین	اس میں

عِنْدَہٗ	اَنْ	لَّا	فَسْخَ	وَ	لٰکِنَّہٗ
اسکے نزدیک	یہ کہ	نہیں	فسخ	اور	لیکن وہ
یَحْتَاطُ	بِمَنْزِلَةِ	مَا	یَرٰی	فِیْ	کَثِیْرٍ
احتیار کرے	جگہ	جو	دیکھتا ہے	میں	زیادہ
مِنَ	الْبَیْعِ	الْفَاسِدِ	اَنَّہٗ	یَفُوْتُ	بِحَوَالَةٍ
سے	بیع	فاسد	بیشک وہ	فوت ہو جاتی ہے	حوالہ
الْاَسْوَاقِ	وَغَیْرِ	ذٰلِکَ	وَ	یَشْبَہُ	اَنْ
اسواق	اور علاوہ	اس کے	اور	مشابہ ہے وہ	یہ کہ
تَکُوْنَ	ھٰذِہٖ	عِنْدَہٗ	ھِیَ	الْاَنْکِحَةُ	الْمَکْرُوْھَةُ
ہو	اس لیے یہ	اسکے نزدیک	وہ	نکاح	مکروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	اِلَّا	فَلَا	وَجْهَ	لِلْفَرْقِ	بَيْنَ
اور	سوائے	پس نہیں	وجہ	فرق کے لیے	درمیان
الدُّخُوْلِ	وَ	عَدَمِ	الدُّخُوْلِ	وَ	الْاِضْطِرَابُ
دخول	اور	عدم	دخول	اور	اضطراب
فِيْ	الْمَلْهَبِ	فِيْ	هٰذَا	الْبَابِ	كَثِيْرٌ
میں	مذہب	میں	یہ	باب	زیادہ
كَاَنَّ	هٰذَا	رَاجِعٌ	عِنْدَهٗ	اِلٰى	قُوَّةِ
گویا کہ	یہ	راجح ہے	ان کے نزدیک	طرف	قوت
دَلِيْلِ	الْفَسْخِ	وَ	ضُعْفِهٖ	فَمَتٰى	كَانَ
دلیل	فسخ	اور	اس کا ضعف	پس کیسے	ہوگی
الدَّلِيْلُ	عِنْدَهٗ	قَوِيًّا	فَسَخَ	قَبْلَهٗ	وَ
دلیل	اسکے نزدیک	طاقتور	فسخ کیا	اس سے پہلے	اور
مَتٰى	كَانَ	ضَعِيْفًا	فَسَخَ	قَبْلَ	وَ
کیسے	ہوگی	ضعیف	فسخ کیا	پہلے	اور
لَمْ	يَفْسَخْ	بَعْدَ	وَ	سَوَاءٌ	كَانَ
نہیں	فسخ	بعد	اور	برابر	ہے
الدَّلِيْلُ	الْقَوِيُّ	مُتَّفَقًا	عَلَيْهِ	اَوْ	مُخْتَلِفًا
دلیل	قوی	متفق	اس پر	یا	اختلاف کیا ہوا
فِيْهِ	وَ	مِنْ	قَبْلِ	هٰذَا	اَيْضًا
اس میں	اور	سے	پہلے	یہ	بھی
اِخْتَلَفَ	الْمَلْهَبُ	فِيْ	وُقُوْعِ	الْمِيْرَاثِ	فِيْ
اختلاف کیا	مذہب	میں	جاری ہو	میراث	میں
الْاَنْكِحَةِ	الْفَاسِدَةِ	اِذَا	وَقَعَ	الْمَوْتُ	قَبْلَ
نکاح	فاسد	جب	واقع ہونا	موت	پہلے
الْفَسْخِ	وَ	كَذٰلِكَ	وُقُوْعُ	الطَّلَاقِ	فِيْهِ
فسخ	اور	اس طرح	واقع ہو	طلاق	اس میں
فَمَرَّةً	اُعْتُبِرَ	فِيْهِ	الْاِخْتِلَافُ	وَ	الْاِتِّفَاقُ
پس کبھی	اعتبار کیا گیا ہے	اس میں	اختلاف	اور	اتفاق کرنا
وَ	مَرَّةً	اُعْتُبِرَ	فِيْهِ	الْفَسْخُ	بَعْدَ
اور	کبھی	اعتبار کیا گیا	اس میں	فسخ	بعد
الدُّخُوْلِ	اَوْ	عَلَمِهٖ	وَ	قَدْ	تَرٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخول کے	یا	اس کے عدم	اور	تحقیق	ہم نے دیکھا
اَنْ	نَقْطَعَ	هٰهُنَا	اَلْقَوْلَ	فِيْ	هٰذَا
یہ کہ	ختم کریں	یہاں	بات	میں	یہ
اَلْكِتَابِ	فَاِنَّ	مَا	ذَكَرْنَا	مِنْهُ	بِكِفَايَةٍ
کتاب	پس بے شک	جو	ذکر کیا ہم نے	اس سے	کافی ہے
بِحَسْبِ	غَرَضِنَا	اَلْمَقْصُوْدِ			
مطابق	ہماری غرض	مقصود			

سوال: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:

(1) نکاح شغار (2) نکاح متعہ (3) خطبہ پر خطبہ (4) نکاح محلل

جواب: نکاح شغار:

یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زیر پرستی لڑکی کا دوسرے شخص سے نکاح کر دے اور وہ دوسرا شخص اپنی زیر سرپرستی (ولیہ) لڑکی کا نکاح کر دے کوئی مہر مقرر نہ ہو یہ صرف جنسی انتفاع کا تبادلہ ہو فقہاء اس نکاح کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ نکاح ناجائز ہے۔ امام شافعیؒ کی رائے ہے مگر ان کے نزدیک اگر ایک کا یا دونوں کا مہر متعین ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو جائے اور مہر مثل لازم ہوگا اور جو مہر انہوں نے مقرر کیا ہے وہ فاسد ہوگا۔

2۔ نکاح متعہ:

متعہ کی حرمت کے بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں ہاں حرمت کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے۔ موقع فتح مکہ' حجۃ الوداع' عمرہ قضا' غزوہ تبوک اور عام اوطاس بیان ہوا ہے۔

3۔ خطبہ بر خطبہ:

اس کے بارے میں تین اقوال ہیں۔ ایک قول فسخ کا ہے۔ دوسرا قول عدم فسخ کا ہے۔ اور امام مالکؒ نے یہ فرق کیا ہے اگر پہلا خطبہ مکمل نہیں (زیر غور ہے) تو اس پر خطبہ دینا درست ہے۔

4۔ نکاح محلل:

یہ وہ نکاح ہے جس کا مقصود مطلقہ ثلاث کا حلالہ ہو امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ (حلالہ کے مقصد سے کیا گیا) نکاح فسخ ہوگا مگر ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک درست وجہ اختلاف یہ فرمان نبوت ہے کہ:

اللہ سبحانہ نے حلالہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

جن کے نزدیک اس حدیث میں لعنت سے مراد صرف لعنت گناہ ہے ان کے نزدیک جائز ہے نکاح صحیح ہے اور جن فقہاء کے نزدیک لعنت اور گناہ ہونے سے فساد عقد مراد ہے جس طرح کہ اصول ہے کہ نہی سے ممنوع چیز فاسد ہو جاتی ہے تو ان کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے ان کے علاوہ اور بھی کئی نکاح فاسد کی صورتیں ہیں مثلاً وہ نکاح ہیں جن میں صحت نکاح کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاتی ہو وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الطلاق

بدایۃ المجتہد

از ابن رشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطَّلَاقِ

1- وَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يَنْحَصِرُ فِيْ اَرْبَعِ جُمَلٍ: اَلْجُمْلَةُ الْاُوْلٰى: فِيْ اَنْوَاعِ الطَّلَاقِ. اَلْجُمْلَةُ الثَّانِيَةُ: فِيْ اَرْكَانِ الطَّلَاقِ.
اَلْجُمْلَةُ الثَّالِثَةُ: فِي الرَّجْعَةِ. اَلْجُمْلَةُ الرَّابِعَةُ: فِيْ اَحْكَامِ الْمُطَلَّقَاتِ.
(اَلْجُمْلَةُ الْاُوْلٰى) وَفِيْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ. اَلْبَابُ الْاَوَّلُ: فِيْ مَعْرِفَةِ الطَّلَاقِ الْبَائِنِ وَالرَّجْعِيِّ. اَلْبَابُ الثَّانِيْ: فِيْ مَعْرِفَةِ الطَّلَاقِ السُّنِّيِّ مِنَ الْبِدْعِيِّ. اَلْبَابُ الثَّالِثُ: فِي الْخُلْعِ. اَلْبَابُ الرَّابِعُ: فِيْ تَمْيِيْزِ الطَّلَاقِ مِنَ الْفَسْخِ. اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي التَّخْيِيْرِ وَالتَّمْلِيْكِ.

چوتھا باب: طلاق اور فسخ نکاح کے بارے میں (یعنی فرق کے بارے میں)
پانچواں باب: اختیار اور تملیک کے بارے میں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

فِيْ مَعْرِفَةِ الطَّلَاقِ الْبَائِنِ وَالرَّجْعِيِّ

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الطَّلَاقَ نَوْعَانِ: بَائِنٌ وَرَجْعِيٌّ. وَاَنَّ الرَّجْعِيَّ هُوَ الَّذِيْ يَمْلِكُ فِيْهِ الزَّوْجُ رَجْعَتَهَا مِنْ غَيْرِ اِخْتِيَارِهَا. وَاَنَّ مِنْ شَرْطِهِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ مَدْخُوْلٍ بِهَا وَاِنَّمَا اتَّفَقُوْا عَلٰى هٰذَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى "لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا" وَلِلْحَدِيْثِ الثَّابِتِ اَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَ زَوْجَتَهٗ لَمَّا طَلَّقَهَا حَائِضًا وَلَا خِلَافَ فِيْ هٰذَا. وَاَمَّا الطَّلَاقُ الْبَائِنُ فَاِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْبَيُوْنَةَ اِنَّمَا تُوْجَدُ لِلطَّلَاقِ مِنْ قَبْلِ عَدَمِ الدُّخُوْلِ وَمِنْ قَبْلِ عَدَدِ التَّطْلِيْقَاتِ وَمِنَ الْعِوَضِ فِي الْخُلْعِ عَلٰى اِخْتِلَافٍ بَيْنَهُمْ هَلِ الْخُلْعُ طَلَاقٌ اَوْ فَسْخٌ؟ عَلٰى مَا سَيَاْتِيْ بَعْدُ وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْعَدَدَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْبَيُوْنَةَ فِيْ طَلَاقِ الْحُرِّ ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ اِذَا وَقَعَتْ مُفْتَرِقَاتٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" اَلْاٰيَةَ. وَاخْتَلَفُوْا اِذَا وَقَعَتْ ثَلَاثًا فِي اللَّفْظِ دُوْنَ الْفِعْلِ وَكَذٰلِكَ اتَّفَقَ الْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ الرِّقَّ مُؤَثِّرٌ فِيْ اِسْقَاطِ اَعْدَادِ الطَّلَاقِ وَاَنَّ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْبَيُوْنَةَ فِي الرِّقِّ اثْنَتَانِ. وَاخْتَلَفُوْا هَلْ هٰذَا مُعْتَبَرٌ بِرِقِّ الزَّوْجِ اَوْ بِرِقِّ الزَّوْجَةِ اَمْ بِرِقِّ مَنْ رُقَّ مِنْهُمَا؟ فَفِيْ هٰذَا الْبَابِ اِذًا ثَلَاثُ مَسَائِلَ.

پہلا باب:

فی معرفة الطلاق البائن والرجعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق بائن اور طلاق رجعی اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے بے شک طلاق کی دو اقسام ہیں۔(1) طلاق بائن (2) طلاق رجعی اور بے شک رجعی طلاق وہ ہے جس میں شوہر عورت سے رجوع کرے میں اس عورت کے اقتیا کے سوائے مالک ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ عورت یعنی بیوی سے دخول ہو چکا ہو اور بے شک فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کی شرط یہ ہے کہ فرمان الٰہی ہے

یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهم واحصوا العدة واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة وتلك حدود الله ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه لا تدری لعل الله يحدث بعد ذلك امرا (الطلاق 1)

ترجمہ: "اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت میں انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے"

اوپر قرآن کی عبارت لکھ دی ہے اور ساتھ ترجمہ بھی درج کر دیا ہے اور درست حدیث کے لیے اسی طرح اور ابن عمر کی حدیث سے۔

بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیوی سے رجوع کریں جب اسے حیض کی حالت میں طلاق دی اور اس میں خلاف نہیں ہے اور لیکن طلاق بائن پس بے شک فقہاء کا اتفاق اس امر پر ہے کہ طلاق بائن دخول نہ ہونے کی صورت میں ہوتی ہے اور طلاقوں کی تعداد سے پہلے ہوتی ہے اور خلع میں عوض لینے سے پہلے ان فقہاء کے درمیان اختلاف کی بنا پر کیا خلع طلاق ہے اور اس سے نکاح فسخ ہوتا ہے جیسے عنقریب بعد میں آئے گا اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق کیا ہے بے شک تعداد جو آزاد کی طلاق میں بینونت لازم کرتی ہے تین طلاقیں ہیں۔ جب مختلف اوقات میں واقع ہوں (یعنی تین طلاقیں علیحدہ علیحدہ دی گئی ہوں) اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے الطلاق مرتان آیات طلاقیں دو ہیں اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے جب تین طلاقیں لفظاً ہوں سوائے فعل کے اور اسی طرح جمہور فقہاء نے اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک غلامی طلاق کے اعداد میں ساقط کرنے میں موثر ہے اور بے شک جو بینونت غلامی میں واجب کرتی ہیں دو طلاقیں اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے کیا یہ شوہر کی غلامی میں معتبر ہے یا زوجہ کی غلامی میں معتبر ہے یا دونوں میں سے جو بھی غلام ہو اس کی غلامی تعداد طلاق پر موثر ہوتی ہے اس اعتبار سے اس باب میں یہ تین مسائل ہیں۔

وَاتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّ	الطَّلَاقَ	نَوْعَانِ	بَائِنٌ
اتفاق کیا	پر	بے شک	طلاق	دو قسمیں	بائن
وَ	رَجْعِیٌّ	وَ	اِنَّ	الرَّجْعِیَّ	هُوَ
اور	رجعی	اور	بے شک	رجعی	وہ
الَّذِیْ	یَمْلِکُ	فِیْهِ	الزَّوْجُ	رَجْعَتَهَا	مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو	مالک ہوتا ہے	اس میں	شوہر	اس کا رجوع کرنا	سے
غَيْرِ	اِخْتِيَارِ	هَا	وَ	اِنَّ	مِنْ
نہیں	اختیار	اس کو	اور	بے شک	سے
شَرْطِهٖ	اَنْ	يَكُوْنَ	فِيْ	مَدْخُوْلٍ	بِهَا
اس کی شرط	یہ کہ	ہو	میں	دخول	بھا
وَ	اِنَّمَا	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	هٰذَا	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
اور	بیشک	اتفاق کیا	پر	اس	فرمان اس بلند ذات
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَاءَ	فَطَلِّقُوْا	هُنَّ
اے نبی	جب	طلاق دو تم	عورتوں کو	پس طلاق دو	ان عورتوں کو
لِعِدَّتِهِنَّ	وَ	اَحْصُوْا	الْعِدَّةَ	اِلٰى	قَوْلِهٖ تَعَالٰى
ان کی عدت میں	اور	شمار کرو	عدت کو	تک	فرمان اس بلند ذات کا
لَعَلَّ	اللّٰهَ	يُحْدِثُ	بَعْدَ	ذٰلِكَ	اَمْرًا
شاید	اللہ تعالیٰ	بیان کرتا ہے	بعد	اس سے	حکم
وَ	لِلْحَدِيْثِ	الثَّابِتِ	اَيْضًا	مِنْ	حَدِيْثٍ
اور	اس حدیث	ثابت ہے	بھی	سے	حدیث
ابْنِ عُمَرَ	اَنَّهٗ	ﷺ	اَمَرَهٗ	اَنْ	يُّرَاجِعَ
ابن عمر	بے شک	ﷺ	حکم دیا اسے	یہ کہ	رجوع کرے
زَوْجَتَهٗ	لَمَّا	طَلَّقَهَا	حَائِضًا	وَ	لَا
اس کی بیوی	جب	طلاق دے اس کو	حالت حیض	اور	نہیں
خِلَافٌ	فِيْ	هٰذَا	وَ	اَمَّا	الطَّلَاقُ
اختلاف	میں	اس	اور	بہرحال	طلاق
الْبَائِنُ	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	الْبَيْنُوْنَةَ
بائن	پس بے شک وہ	اتفاق کیا	پر	یہ کہ	بائنہ
اِنَّمَا	تُوْجَدُ	لِلطَّلَاقِ	مِنْ	قَبْلِ	عَدَمٍ
بیشک	پائے گی	طلاق کو	سے	پہلے	عدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلدُّخُوْلِ	وَ	مِنْ	قَبْلِ	عَدَدِ	التَّطْلِيْقَاتِ
دخول	اور	سے	پہلے	مقررہ	طلاقوں
وَ	مِنَ	الْعِوَضِ	فِيْ	الْخُلْعِ	عَلٰى
اور	سے	عوض	میں	خلع	پر
اِخْتِلَافِ	بَيْنَهُمْ	هَلِ	الْخُلْعُ	طَلَاقٌ	أَوْ
اختلاف	اُنکے درمیان	کیا	خلع	طلاق ہے	یا
فَسْخٌ	عَلٰى	مَا	سَيَأْتِيْ	بَعْدَ	وَ
فسخ	پر	جو	عنقریب آئیگا	بعد	اور
اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ	الْعَدَدَ	الَّذِيْ	يُوْجِبُ
اتفاق کیا	پر	بے شک	عدد	وہ جو	واجب کرتا ہے
الْبَيْنُوْنَةَ	فِيْ	طَلَاقِ	الْحُرِّ	ثَلَاثُ	تَطْلِيْقَاتٍ
بائنہ	میں	طلاق	آزادی	تین	طلاقوں
إِذَا	وَقَعَتْ	مُفْتَرِقَاتٌ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتَانِ
جب	واقع ہو	الگ الگ	فرمان اس بلند ذات کا	طلاق	دو مرتبہ
اَلْآيَةَ	وَ	اخْتَلَفُوْا	إِذَا	وَقَعَتْ	ثَلَاثًا
آیت	اور	اختلاف کیا	جب	واقع ہو	تین
فِيْ	اللَّفْظِ	دُوْنَ	الْفِعْلِ	كَذٰلِكَ	اِتَّفَقَ
میں	لفظ	نہ کہ	فعل (کام)	اسی طرح	اتفاق کیا
الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	اَنَّ	الرِّقَّ	مُؤَثِّرٌ	فِيْ
جمہور	پر	بے شک	غلامی	موثر	میں
إِسْقَاطِ	أَعْدَادِ	الطَّلَاقِ	وَ	إِنَّ	الَّذِيْ
کم ہونا	تعداد	طلاق	اور	بے شک	وہ جو
يُوْجِبُ	الْبَيْنُوْنَةَ	فِيْ	الرِّقِّ	اثْنَانِ	وَ
واجب ہے	بائنہ	میں	غلامی	دو	اور
و	اختلفوا	هَلْ	هٰذَا	مُعْتَبَرٌ	بِرِقٍّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	اختلاف کیا	کیا	یہ	معتبر ہے	غلامی
الزَّوْج	اَوْ	بِرِقٍ	الزَّوْجَةِ	اَمْ	بِرِقٍ
شوہر	یا	غلامی کیساتھ	بیوی	یا	غلامی کیساتھ
مَنْ	رَقٌ	مِنْهُمَا	فَفِیْ	هٰذَا	الْبَابِ
جو	غلام ہو	ان دونوں کا	پس میں	اس	باب
إِذَا	ثَلَاثُ	مَسَائِلَ			
جب	تین	مسائل			

اَلْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰی

جُمْهُوْرُ فُقَهَآءِ الْاَمْصَارِ عَلٰی اَنَّ الطَّلَاقَ بِلَفْظِ الثَّلَاثِ حُكْمُهُ حُكْمُ الطَّلْقَةِ الثَّالِثَةِ ' وَقَالَ اَهْلُ الظَّاهِرِ وَجَمَاعَةٌ: حُكْمُهُ حُكْمُ الْوَاحِدَةِ وَلَا تَاثِيْرَ لِلَّفْظِ فِیْ ذٰلِكَ وَحُجَّةُ هٰؤُلَاءِ ظَاهِرُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" إِلٰی قَوْلِهٖ فِی الثَّالِثَةِ" فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَالْمُطَلَّقَةُ بِلَفْظِ الثَّلَاثِ مُطَلَّقَةٌ وَاحِدَةٌ لَا مُطَلَّقَةٌ ثَلَاثٌ ' وَاحْتَجُّوْا اَيْضًا بِمَا خَرَّجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ "كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ عُمَرُ" وَاحْتَجُّوْا اَيْضًا بِمَارَوَاهُ اِبْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ رُكَانَةُ زَوْجَهٗ ثَلَاثًا فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ ' فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيْدًا ' فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ: "كَيْفَ طَلَّقَهَا؟" قَالَ ثَلَاثًا فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ ' قَالَ:"اِنَّمَا تِلْكَ طَلْقَةٌ وَّاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا" وَقَدِ احْتَجَّ مَنِ انْتَصَرَ لِقَوْلِ الْجُمْهُوْرِ بِاَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَاقِعَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ طَاؤُسٌ ' وَاَنَّ اَجِلَّةَ اَصْحَابِهٖ رَوَوْا عَنْهُ لُزُوْمَ الثَّلَاثِ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٌ وَعَطَاءٌ وَعَمْرُوبْنِ دِيْنَارٍ وَجَمَاعَةٌ غَيْرُهُمْ. وَاَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ اِسْحٰقَ وَهْمٌ ' وَاِنَّمَا رَوٰی اِبْنُ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ طَلَّقَ رُكَانَةُ زَوْجَتَهُ اَلْبَتَّةَ لَا ثَلَاثًا وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلِ الْحُكْمُ الَّذِیْ جَعَلَهُ الشَّرْعُ مِنَ الْبَيْنُوْنَةِ لِلطَّلْقَةِ الثَّالِثَةِ يَقَعُ بِاِلْزَامِ الْمُكَلَّفِ نَفْسَهٗ هٰذَا الْحُكْمَ فِیْ طَلْقَةٍ وَّاحِدَةٍ اَمْ لَيْسَ يَقَعُ؟ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا اَلْزَمَ الشَّرْعُ؟ فَمَنْ شَبَّهَ الطَّلَاقَ بِالْاَفْعَالِ الَّتِیْ يُشْتَرَطُ فِیْ صِحَّةِ وُقُوْعِهَا كَوْنُ الشُّرُوْطِ الشَّرْعِيَّةِ فِيْهَا كَالنِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ قَالَ: لَايَلْزَمُ ' وَمَنْ شَبَّهَهٗ بِالنُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ الَّتِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالْتَزَمَ الْعَبْدُ مِنْهَا لَزِمَهُ عَلٰى اَيِّ صِفَةٍ كَانَ اَلْزَمَ الطَّلَاقَ كَيْفَمَا اَلْزَمَهُ اَلْمُطَلِّقُ نَفْسَهُ وَكَانَ الْجَمْهُوْرُ غَلَّبُوْا حُكْمَ التَّغْلِيْظِ فِيْ الطَّلَاقِ سَدًّا لِلذَّرِيْعَةِ وَلٰكِنْ تُبْطَلُ بِذٰلِكَ الرُّخْصَةُ الشَّرْعِيَّةُ وَالرِّفْقُ الْمَقْصُوْدُ فِيْ ذٰلِكَ اُعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا."

ترجمہ:

(1) (مسئلہ اولیٰ)

جمہور فقہاء امصار اس امر پر متفق ہیں کہ بے شک طلاق تین کے لفظ سے اس کا حکم تین طلاقوں کا حکم ہے اور اہل ظاہر اور دیگر فقہاء کی رائے یہ ہے اس کا حکم واحد طلاق کا حکم ہے اور اس میں لفظ موثر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے الطلاق مرتان اور اس کے بعد تیسری طلاق کا اس طرح ذکر فرمایا کہ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره اس بنا پر ایک ہی لفظ سے دی گئی تین طلاقوں کا حکم ایک ہی طلاق کا ہوگا' تین طلاقوں کا نہیں ہوگا اور اسی طرح فقہاء نے حجت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت بھی ہے۔

جسے بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں" کہ طلاق رسول اللہ ﷺ اور ابی بکر' حضرت عمر کے عہد میں دو سال تک تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھی۔ پس حضرت عمر کے عہد میں دو سال تک تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاق نافذ کر دیں اور فقہاء نے اسی طرح دلیل بنایا ہے جسے ابن اسحاق نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رکانہ نے زوجہ کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دی ہیں پس وہ اس پر سخت غمگین ہوئے پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو نے کس طرح طلاق دی ہے رکانہ نے عرض کیا میں نے اسے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک یہ ایک طلاق ہے پس اس سے رجوع کر لے۔ پس دلیل بنایا جنہوں نے جمہور کے قول کی حمایت کی کہ بے شک ابن عباس کی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے اسے ان کے اصحاب میں سے صرف طاؤس نے روایت کیا ہے جب کہ ان کے اکثر اصحاب مثلاً سعید بن جبیر' مجاہد' عطا عمرو بن دینار اور ایک جماعت نے ان تین طلاقوں کے واقع ہو جانے کا قول نقل کیا ہے اور بے شک ابن اسحاق کی حدیث وہم ہے اور بے شک ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے کہ بے شک رکانہ نے بیوی کو بتہ طلاق دی ہے تین طلاقیں نہیں دی ہیں اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ شریعت نے تیسری طلاق کے ساتھ جو بینونت کا حکم عائد کیا ہے وہ اگر طلاق دینے والا ایک طلاق ہی میں اپنے اوپر لازم کرنا چاہے تو ہو جائے گا یا نہیں؟ اور یہ لازم نہیں ہوتا ہے مگر جسے شرع لازم کرے۔

جن فقہاء نے طلاق کو ان افعال سے تشبیہ دی ہے جن کے وقوع کی صحت کے مشروط شرعیہ کا پورا ہونا ضروری ہے جیسے نکاح اور بیع فقہاء نے کہا نہیں لازم ہے۔ (یعنی طلاق ثلاث فی مجلس واحد اور کلمۃ واحد) اور جن فقہاء نے طلاق کو نذر اور یمین کے مشابہ قرار دیا ہے تو ان کے نزدیک تکلف اپنے اوپر جو کچھ لازم کرے وہ لازم ہو جائے گا اور جس طرح طلاق لازم کرے اسی طرح طلاق لازم ہوگی۔

اور جمہور فقہاء نے حکم طلاق میں شدت اس لیے اختیار کی ہے کہ طلاق کی خرابیوں کا سد باب ہو جائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے ساتھ رخصت شرعیہ باطل ہو جاتی ہے اور نرمی اسمیں جو مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے قول میں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا (مطلب باہم مصالحت کی) میں مذکور رعایت باقی نہیں رہتی۔

اَلْمَسْئَلَةُ	اَلْاُوْلٰى	جُمْهُوْرُ	فُقَهَاءِ	اَلْاَمْصَارِ	عَلٰى
مسئلہ	پہلا	جمہور	فقہاء	شہروں	پر
اَنَّ	اَلطَّلَاقَ	بِلَفْظٍ	اَلثَّلَاثِ	حُكْمُهُ	حُكْمُ
بے شک	طلاق	لفظ کیساتھ	تین	اس کا حکم	حکم
اَلطَّلَقَةِ	اَلثَّالِثَةِ	وَ	قَالَ	اَهْلُ	اَلظَّاهِرِ
طلاق	تین	اور	فرمایا	اہل	ظاہر
وَ	جَمَاعَةٌ	حُكْمُهُ	حُكْمُ	اَلْوَاحِدَةِ	وَ
اور	ایک جماعت	اس کا حکم	حکم	ایک	اور
لَا	تَاْثِيْرَ	لِلَّفْظِ	فِيْ	ذٰلِكَ	وَ
نہیں	تاثیر	لفظ کیلئے	میں	یہ	اور
حُجَّةُ	هٰؤُلَاءِ	ظَاهِرُ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتَانِ
دلیل	ان کی	ظاہر	فرمان اس بلند ذات کا	طلاق	دو مرتبہ
اِلٰى	قَوْلِهٖ	فِيْ	اَلثَّالِثَةِ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا
یہاں تک	فرمان	میں	تیسری	پس اگر	طلاق دی اسے
فَلَا	تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْ	بَعْدُ	حَتّٰى
پس نہیں	حلال ہوتی	اس کے لیے	سے	بعد	یہاں تک کہ
تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ	وَ	اَلْمُطَلَّقُ	بِلَفْظٍ
نکاح کرے	خاوند	اس کا غیر	اور	مطلق ہے	لفظ کیساتھ
اَلثَّلَاثِ	مُطَلَّقٌ	وَاحِدَةً	لَا	مُطَلَّقٌ	ثَلَاثٌ
تین	مطلق	ایک	نہیں	طلاق دیا ہوا	تین
وَ	اِحْتَجُّوْا	أَيْضًا	بِمَا	خَرَّجَهُ	اَلْبُخَارِيُّ
اور	استدلال	بھی	جس کو	نقل کیا اسے	امام بخاری
وَ	مُسْلِمٌ	عَنِ	اِبْنِ عَبَّاسٍ	قَالَ	كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	امام مسلم	سے	ابن عباس	فرمایا	تھی
الطَّلَاقُ	عَلٰی	عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ	وَ
طلاق	پر	عہد	رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور
اَبِیْ بَكْرٍ	وَ	سَنَتَيْنِ	مِنْ	خِلَافَةِ	عُمَرَ
ابوبکر صدیق	اور	دو سالوں	سے	خلافت	عمر
طَلَاقُ	الثَّلَاثِ	وَاحِدَةً	فَأَمْضَاهُ	عَلَيْهِمْ	عُمَرُ
طلاق	تین	ایک	نافذ کیا اسے	ان کو	عمر
وَ	احْتَجُّوْا	أَيْضًا	بِمَا	رَوَاهُ	ابْنُ إِسْحَاق
اور	استدلال کیا	بھی	جس کو	روایت کیا اسے	ابن اسحاق
عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	قَالَ	طَلَّقَ	رُكَانَةُ	زَوْجَهُ
سے	ابن عباس	فرمایا	طلاق دی	رکانۃ نے	اس کا خاوند
ثَلَاثًا	فِيْ	مَجْلِسٍ	وَاحِدٍ	فَحَزِنَ	عَلَيْهَا
تین	میں	مجلس	ایک	پس غم ہوا	اس پر
حُزْنًا	شَدِيْدًا	فَسَأَلَهُ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	كَيْفَ	طَلَّقَهَا
پریشان	سخت	پس اس سے پوچھا	رسول اللہ	کتنی	طلاق دے اس کو
قَالَ	ثَلَاثًا	فِيْ	مَجْلِسٍ	وَاحِدٍ	قَالَ
فرمایا	تین	میں	مجلس	ایک	فرمایا
إِنَّمَا	تِلْكَ	طَلْقَةٌ	وَاحِدَةٌ	فَارْتَجِعْهَا	وَ
بے شک	وہ	طلاق	ایک	پس رجوع کر اس کی طرف	اور
قَدْ	اِحْتَجَّ	مَنِ	انْتَصَرَ	لِقَوْلِ	الْجَمْهُوْرِ
تحقیق	استدلال کیا	جن	تائید کی	قول کی	جمہور
بِأَنَّ	حَدِيْثَ	ابْنِ عَبَّاسٍ	الْوَاقِعِ	فِي	الصَّحِيْحَيْنِ
بے شک	حدیث	ابن عباس	واقع	میں	صحیحین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا	رَوَاهُ	عَنْهُ	مِنْ	أَصْحَابِهِ	طَاوُسٌ
بے شک	روایت کیا اسے	اُس سے	سے	ان کے ساتھی	طاؤس
وَ	أَنَّ	اَجِلَّةَ	اَصْحَابِهِ	رَوَوْا	عَنْهُ
اور	بیشک	زیادہ تر	ان کے ساتھی	روایت کیا	ان سے
لُزُوْمَ	الثَّلَاثِ	مِنْهُمْ	سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ	وَ	مُجَاهِدٌ
نافذ ہیں	تین	ان سے	سعید بن جبیر	اور	مجاہد
وَ	عطَاءٌ	وَ	عمرُو	بْنُ دِيْنَارٍ	وَ
اور	عطاء	اور	عمرو	وبن دینار	اور
جَمَاعَةُ	غَيْرِ	هِمْ	وَ	أَنَّ	حَدِيْثَ
ایک جماعت	غیر	ان کا	اور	بے شک	حدیث
ابْنِ إِسْحَاقَ	وَ	هُمْ	وَ	إِنَّمَا	رَوَى
ابن اسحاق	اور	وہ	اور	بے شک	روایت کیا
الثِّقَاتُ	أَنَّهُ	طَلَّقَ	رُكَانَةَ	زَوْجَهُ	اَلْبَتَّةَ
ثقہ	کہ وہ	طلاق دی	رکانہؓ	اپنی بیوی کو	متفرق
لاَ	ثَلَاثَةً	وَ	سَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ
نہ کہ	تین اکٹھی	اور	وجہ	اختلاف	کیا
الْحُكْمُ	الَّذِيْ	جَعَلَهُ	الشَّرْعُ	مِنَ الْبَيْنُوْنَةِ	لِلْطَلْقَةِ
حکم	وہ جو	قرار دیا اسے	شریعت	بائنہ سے	طلاق
الثَّالِثَةِ	يَقَعُ	بِالْزَامِ	الْمُكَلَّفِ	نَفْسَهُ	هٰذَا
تین	واقع ہو جاتا ہے	لازم کرنا	مکلف	اپنے اوپر	یہ
الْحُكْمُ	فِيْ	طَلْقَةٍ	وَاحِدَةٍ	اَمْ	لَيْسَ
حکم	میں	طلاق	ایک	یا	نہیں
يَقَعُ	وَ	لاَ يَلْزَمُ	مِنْ	ذٰلِكَ	اِلَّا
واقع ہونا	اور	نہیں لازم ہوتا	سے	اس	مگر
مَا	اَلْزَمَ	الشَّرْعُ	فَمَنْ	شَبَّهَهُ	الطَّلَاقَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو	لازم کیا	شریعت نے	پس جس نے	تشبیہ دی اسے	طلاق
بِالْاَفْعَالِ	الَّتِیْ	یَسْتَرِطُ	فِیْ	صِحَّةِ	وُقُوْعِهَا
افعال کیساتھ	وہ جو	شرط لگاتا ہے	میں	صحیح	اس کا واقع ہونا
كَوْنُ	الشُّرُوْطِ	الشَّرْعِيَّةِ	فِيْهَا	كَالنِّكَاحِ	وَالْبُيُوْعِ
ہونا	شرائط	شرعی	ان میں	جسطرح نکاح	اور تجارت
قَالَ	لَا يَلْزَمُ	وَمَنْ	شَبَّهَهُ	بِالنُّذُوْرِ	وَالْاَيْمَانِ
اس نے کہا	نہیں لازم کر سکتا	اور جس نے	اسکو تشبیہ دی ہے	نذور کے ساتھ	اور قسموں
اَلَّتِیْ	مَا الْتَزَمَ	الْعَبْدُ	مِنْهَا	لَزِمَهُ	عَلٰی
ان میں سے	التزام کرے	بندہ	ان سے	لازم کیا اسے	پر
اَیِّ صِفَةٍ	كَانَ	اَلْزَمَ	الطَّلَاقَ	كَيْفَمَا	اَلْزَمَهُ
کسی بھی صفت پر	ہو	لازم کیا	طلاق	حالت	لازم کیا اسے
الْمُطَلِّقُ	نَفْسَهُ	وَ	كَانَ	الْجُمْهُوْرُ	غَلَّبُوْا
طلاق دینے والا	اپنے اوپر	اور	ہے	جمہور	فکر
حُكْمَ	التَّغْلِيْظِ	فِيْ	الطَّلَاقِ	سَدًّا	لِلذَّرِيْعَةِ
حکم	خرابی	میں	طلاق	سدباب	ذریعہ کیلئے
وَ	لٰكِنْ	تُبْطَلُ	بِذٰلِكَ	الرُّخْصَةِ	الشَّرْعِيَّةِ
اور	لیکن	ختم ہو جاتی ہے	یہ	رخصت	شرعی
وَ	الرِّفْقُ	الْمَقْصُوْدُ	فِيْ	ذٰلِكَ	اُعْنِيْ
اور	نرمی	مقصود	میں	یہ	میری مراد
فِيْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	لَعَلَّ	اللّٰهَ	يُحْدِثُ	بَعْدَ
میں	فرمان اس بلند ذات کا	شاید	اللہ تعالیٰ	نکال کیا ہے	بعد
ذٰلِكَ	اَمْرًا				
اس کے	حکم				

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ

وَاَمَّا اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ اِعْتِبَارِ نَقْصِ عَدَدِ الطَّلَاقِ الْبَائِنِ بِالرِّقِّ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: اَلْمُعْتَبَرُ فِيْهِ الرِّجَالُ، فَاِذَا كَانَ الزَّوْجُ عَبْدًا كَانَ طَلَاقُهُ الْبَائِنُ الْطَلْقَةَ الثَّانِيَةَ سَوَآءٌ كَانَتِ الزَّوْجَةُ حُرَّةً اَوْ اَمَةً، وَبِهٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَمِنَ الصَّحَابَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاِنْ كَانَ اُخْتُلِفَ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ لٰكِنَّ الْاَشْهَرَ عَنْهُ هُوَ هٰذَا الْقَوْلُ. وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اَنَّ الْاِعْتِبَارَ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ بِالنِّسَآءِ، فَاِذَا كَانَتِ الزَّوْجَةُ اَمَةً كَانَ طَلَاقُهَا الْبَائِنَ الطَّلْقَةَ الثَّانِيَةَ سَوَآءٌ كَانَ الزَّوْجُ عَبْدًا اَوْ حُرًّا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلِيٌّ ؓ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ وَمِنْ فُقَهَآءِ الْاَمْصَارِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَغَيْرُهُ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلٌ اَشَذُّ مِنْ هٰذَا وَهُوَ اَنَّ الطَّلَاقَ يُعْتَبَرُ بِرِقِّ مَنْ رَقَّ مِنْهُمَا قَالَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ الْبَسْتِيُّ وَغَيْرُهُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَسَبَبُ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ هَلِ الْمُؤَثِّرُ فِيْ هٰذَا هُوَ رِقُّ الرَّجُلِ؟ فَمَنْ قَالَ التَّاثِيْرُ فِيْ هٰذَا لِمَنْ بِيَدِهِ الطَّلَاقُ قَالَ: يُعْتَبَرُ بِالرَّجُلِ، وَمَنْ قَالَ التَّاثِيْرُ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ قَالَ: هُوَ حُكْمٌ مِنْ اَحْكَامِ الْمُطْلَقَةِ فَشَبَّهُوْهَا بِالْعِدَّةِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْعِدَّةَ بِالنِّسَاءِ اَيْ نُقْصَانِهَا تَابِعٌ لِرِقِّ النِّسَاءِ، وَاحْتَجَّ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ: "اَلطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَآءِ" اِلَّا اَنَّهُ حَدِيْثٌ لَمْ يَثْبُتْ فِي الصِّحَاحِ. وَاَمَّا مَنِ اعْتَبَرَ مَنْ رَقَّ مِنْهُمَا فَاَنَّهُ جَعَلَ سَبَبَ ذٰلِكَ هُوَالرِّقُّ مُطْلَقًا وَلَمْ يَجْعَلْ سَبَبَ ذٰلِكَ لَا الذُّكُوْرِيَّةَ وَلَا الْاُنُوْثِيَّةَ مَعَ الرِّقِّ.

ترجمہ:

دوسرا مسئلہ:

اور لیکن ان کا اختلاف غلام کے طلاق بائن کے تعداد کے نقص کی (کمی) کے اعتبار کی بنا پر ہے۔ پس فقہاء نے ان میں سے کہا ہے اس میں مردوں کا اعتبار ہے پس جب شوہر غلام ہو تو اس کی دو طلاقوں پر اس کی بیوی بائن (جدا ہو جائے گی خواہ بیوی آزاد ہو یا باندی اور یہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مسلک ہے۔ برابر ہے زوجہ آزاد ہو یا باندی)

اور یہی امام مالکؒ اور امام شافعی اور صحابہ اور عثمان بن عفانؓ زید بن ثابت اور ابن عباسؓ نے کہا ہے اگرچہ ابن عباس سے اس کے علاوہ بھی قول منقول ہے مگر مشہور قول یہی ہے بعض نے ان سے کہا ہے۔ بے اعتبار اس میں عورتوں سے ہے۔ کہ اگر بیوی باندی ہو تو اس کی طلاق بائن دو طلاقیں ہوں گی۔ برابر ہے زوج غلام ہو یا آزاد ہو صحابہ میں سے جنہوں نے یہ قول کہا ہے حضرت علی اور ابن مسعود ہیں اور امصار کے فقہاء سے ابوحنیفہ وغیرہ ہیں۔ اس مسئلہ میں ایک قول ہے جو ان دونوں سے شاذ ہے اور وہ یہ ہے کہ بے شک طلاق کا اعتبار دونوں کی غلامی سے ہے۔ یہ عثمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحنفی وغیرہ نے کہا اور ابن عمر سے مروی ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کیا موثر اس میں عورت کی غلامی ہے یا مرد کی غلام ہے (یعنی طلاق میں) پس بعض فقہاء نے کہا موثر اس میں وہ ہے۔ جس کے ہاتھ میں طلاق ہے۔ بعض فقہاء نے کہا اس میں مرد معتبر ہیں۔ اور جن فقہاء نے کہا موثر اس میں وہ ہے جو طلاق وارد کرتا ہے۔

فقہاء نے کہا ہے حکم مطلقہ کے احکام سے ہے۔ پس انہوں نے عدت سے تشبیہ دی ہے اور تحقیق فقہاء کا اجماع ہے۔ بے شک عدت عورت کے لیے ہے یعنی اس کی کمی عورت کی غلامی کے تابع ہے اور اس کی دلیل وہ حدیث جو مرفوعاً حضرت ابن عباس سے مروی ہے "کہ طلاق مردوں اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے"۔

مگر یہ حدیث صحاح میں ثابت نہیں ہے۔

اور جن فقہاء نے یہ رائے اختیار کی ہے کہ میاں بیوی میں سے جو بھی غلام ہو اس کی غلامی موثر ہے۔ تو انہوں نے درحقیقت تعداد طلاق میں کمی کا اصل موثر محض غلامی کو تصور کیا ہے اور اس میں مرد یا عورت کی غلامی کو مدنظر نہیں رکھا ہے۔

اَلْمَسْئَلَةُ	الثَّانِيَةُ	وَ	اَمَّا	اِخْتِلَافُهُمْ	فِيْ
مسئلہ	دوسرا	اور	جہاں تک	ان کا اختلاف	میں
اِعْتِبَارِ	نَقْصِ	عَدَدِ	الطَّلَاقِ	الْبَائِنِ	بِالرِّقِ
اعتبار کرنا	کمی	تعداد	طلاق	بائنہ	غلامی کیساتھ
فَمِنْهُمْ	مَنْ	قَالَ	الْمُعْتَبَرُ	فِيْهِ	الرِّجَالُ
پس ان میں سے	جو	فرمایا	معتبر	اس میں	مردوں کا
فَاِذَا	كَانَ	الزَّوْجُ	عَبْدًا	كَانَ	طَلَاقُهُ
پس جب	ہو	شوہر	غلام	ہوگی	اس کی طلاق
الْبَائِنُ	الطَّلْقَةُ	الثَّانِيَةُ	سَوَاءٌ	كَانَتِ	الزَّوْجَةُ
بائنہ	طلاق	دوسری	برابر	ہو	بیوی
حُرَّةً	أَوْ	اَمَةً	وَ	بِهٰذَا	قَالَ
آزاد	یا	لونڈی	اور	یہ اس لیے	فرمایا
مَالِكٌ	وَ	الشَّافِعِيُّ	وَ	مِنَ	الصَّحَابَةِ
امام مالک	اور	امام شافعی	اور	سے	ساتھی
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ	وَ	زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ	وَ	ابْنُ عَبَّاسٍ	وَ
عثمان بن عفان	اور	زید بن ثابت	اور	ابن عباس	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ	كَانَ	اِخْتَلَفَ	عِنْدَهُ	فِيْ	ذٰلِكَ
اگر	ہو	اختلاف کیا	اسکے نزدیک	میں	اس
لٰكِنْ	اَلْاَشْهَرُ	عَنْهُ	هُوَ	هٰذَا	اَلْقَوْلُ
لیکن	مشہور	اس سے	وہ	یہ	قول
وَ	مِنْهُمْ	مَنْ	قَالَ	اِنَّ	اَلْاِعْتِبَارَ
اور	ان سے	وہ شخص	کہا اس نے	بے شک	اعتبار
فِيْ	ذٰلِكَ	هُوَ	بِالنِّسَاءِ	فَاِذَا	كَانَتِ
میں	اس	وہ	عورتیں	پس جب	ہو
اَلزَّوْجَةُ	اَمَةً	كَانَ	طَلَاقُهَا	اَلْبَائِنُ	اَلطَّلْقَةُ
عورت	لونڈی	ہوگی	اس کی طلاق	بائن	طلاق
اَلثَّانِيَةُ	سَوَآءٌ	كَانَ	اَلزَّوْجُ	عَبْدًا	أَوْ
دو	برابر ہے	ہو	خاوند	غلام	یا
حُرًّا	وَ	مِمَّنْ	قَالَ	بِهٰذَا	اَلْقَوْلِ
آزاد	اور	جس نے	کہا	اس	بات کو
مِنَ	اَلصَّحَابَةِ	عَلِيٌّ	وَ	اِبْنُ مَسْعُوْدٍ	وَ
سے	صحابہ	علی ؓ	اور	ابن مسعودؓ	اور
مِنْ	فُقَهَاءِ	اَلْاَمْصَارِ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	غَيْرُهُ
میں سے	فقہاء	علاقوں	ابوحنیفہ	اور	اس کے علاوہ
وَ	فِيْ	اَلْمَسْئَلَةِ	اَزَلُّ	اَشَدُّ	مِنْ
اور	میں	مسئلہ	بات	زیادہ سخت	سے
هٰذَا	وَ	هُوَ	أَنَّ	اَلطَّلَاقَ	يُعْتَبَرُ
یہ	اور	وہ	بے شک	طلاق	اعتبار کیا جائیگا
بِرِقٍّ	مَنْ	رَقَّ	مِنْهُمَا	قَالَ	ذٰلِكَ
غلامی کا	جو	غلام ہوگا	دونوں سے	کہا	یہ
عُثْمَانُ	اَلْبَتِّيُّ	وَ	غَيْرُهُ	وَ	رُوِيَ
عثمان	البتی	اور	اسکے علاوہ	اور	روایت کی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ	ابْنِ عُمَرَ	وَ	سَبَبُ	هٰذَا	اَلْاِخْتِلَافِ
سے	ابن عمر	اور	وجہ	یہ	اختلاف
هَلِ	اَلْمُؤَثِّرُ	فِيْ	هٰذَا	هُوَ	رِقٌّ
کیا	موثر ہے	میں	اس	وہ	غلامی
اَلرَّجُلِ	فَمَنْ	قَالَ	اَلتَّاْثِيْرُ	فِيْ	هٰذَا
مرد	تو وہ	کہا	موثر	میں	یہ
لِمَنْ	بِيَدِهِ	اَلطَّلَاقُ	قَالَ	يُعْتَبَرُ	بِالرَّجُلِ
اس کے لیے	اس کے ہاتھ	طلاق	فرمایا	معتبر ہے	مرد کیساتھ
وَ	اَنْ	قَلَّ	اَلتَّاْثِيْرُ	فِيْ	هٰذَا
اور	یہ کہ	کم	موثر	میں	وہ
اَلَّذِيْ	يَقَعُ	عَلَيْهِ	اَلطَّلَاقُ	قَالَ	هُوَ
جو	واقع ہو	اس پر	طلاق	فرمایا	وہ
حُكْمٌ	مِنْ	اَحْكَامِ	اَلْمُطَلَّقَةِ	فَشَبَّهُوْ	هَا
حکم	سے	احکام	مطلقہ	تو تشبیہ دی	اس کو
بِالْعِدَّةِ	وَ	قَدْ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى	اَنَّ
عدت کے ساتھ	اور	تحقیق	اتفاق کیا	پر	بیشک
اَلْعِدَّةَ	بِالنِّسَاءِ	اَيْ	نُقْصَانَهَا	تَابِعٌ	لِرِقِّ النِّسَاءِ
عدت	عورتوں کیساتھ	یعنی	اس کا نقصان	تابع	عورتوں کی غلامی
وَ	اِحْتَجَّ	اَلْفَرِيْقُ	اَلْاَوَّلُ	بِمَا	رُوِيَ
اور	استدلال کیا	گروہ	پہلے	اس کیساتھ	روایت کی گئی ہے
عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	مَرْفُوْعًا	اِلَى	اَلنَّبِيِّ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
سے	ابن عباس	مرفوع	طرف	نبی پاک	علیہ الصلوۃ والسلام
اَنَّهُ	قَالَ	اَلطَّلَاقُ	بِالرِّجَالِ	وَ	اَلْعِدَّةُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ	فرمایا	طلاق کا تعلق	مردوں کیساتھ	اور	عدت کا تعلق
بِالنِّسَاءِ	اِلَّا	اَنَّهٗ	حَدِيْثٌ	لَمْ	يَثْبُتْ
عورتوں کیساتھ ہے	مگر	بے شک یہ	حدیث	نہیں	ثابت
فِيْ	الصِّحَاحِ	وَ	اَمَّا	مَنْ	اِعْتَبَرَ
میں	صحاح	اور	بہرحال	جس نے	اعتبار کیا
مَنْ	رُقَّ	مِنْهُمَا	فَاِنَّهٗ	جَعَلَ	سَبَبَ
جو	غلام ہوگیا	دونوں (زوجین میں سے)	بے شک وہ	قرار دیا ہے	سبب
ذٰلِكَ	هُوَ	الرِّقُّ	مُطْلَقًا	وَ	لَمْ
یہ	وہ	غلامی	مطلق ہے	اور	نہیں
نَجْعَلُ	سَبَبَ	ذٰلِكَ	لَا	الذُّكُوْرِيَّةَ	وَ
ہوتے	سبب	یہ	نہ	مرد	اور
لَا	الْاُنُوْثِيَّةَ	مَعَ	الرِّقِ		
نہ	عورت	ساتھ	غلامی		

اَلْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ

وَاَمَّا كَوْنُ الرِّقِّ مُؤَثِّرًا فِيْ نُقْصَانِ عَدَدِ الطَّلَاقِ فَاِنَّهٗ حَكٰى قَوْمٌ اَنَّهٗ اِجْمَاعٌ وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ حَزْمٍ وَجَمَاعَةٌ مِّنْ اَهْلِ الظَّاهِرِ مُخَالِفُوْنَ فِيْهِ وَيَرَوْنَ اَنَّ الْحُرَّ وَالْعَبْدَ فِيْ هٰذَا سَوَآءٌ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ مُعَارَضَةُ الظَّاهِرِ فِيْ هٰذَا لِلْقِيَاسِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْجُمْهُوْرَ صَارُوْا اِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ قِيَاسُ طَلَاقِ الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ عَلٰى حُدُوْدِهِمَا، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى كَوْنِ الرِّقِّ مُؤَثِّرًا فِيْ نُقْصَانِ الْحَدِّ. اَمَّا اَهْلُ الظَّاهِرِ فَلَمَّا كَانَ الْاَصْلُ عِنْدَهُمْ اَنَّ حُكْمَ الْعَبْدِ فِي التَّكَالِيْفِ حُكْمُ الْحُرِّ اِلَّا مَا اَخْرَجَهُ الدَّلِيْلُ ، وَالدَّلِيْلُ عِنْدَهُمْ هُوَ نَصٌّ اَوْ ظَاهِرٌ مِنَ الْكِتَابِ اَوِ السُّنَّةِ وَلَمْ يَكُنْ هُنَا دَلِيْلٌ مَسْمُوْعٌ صَحِيْحٌ وَجَبَ اَنْ يَبْقٰى الْعَبْدُ عَلٰى اَصْلِهٖ، وَيَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ قِيَاسُ الطَّلَاقِ عَلَى الْحَدِّ غَيْرَ سَدِيْدٍ، لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ بِنُقْصَانِ الْحَدِّ رُخْصَةٌ لِّلْعَبْدِ لِمَكَانِ نَقْصِهٖ، وَاَنَّ الْفَاحِشَةَ لَيْسَتْ تَقْبُحُ مِنْهُ قُبْحَهَا مِنَ الْحُرِّ. وَاَمَّا نُقْصَانُ الطَّلَاقِ فَهُوَ مِنْ بَابِ التَّغْلِيْظِ، لِاَنَّ وُقُوْعَ التَّحْرِيْمِ عَلَى الْاِنْسَانِ بِتَطْلِيْقَتَيْنِ اَغْلَظُ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُقُوْعِهٖ بِثَلَاثٍ لِمَا عَسٰى اَنْ يَّقَعَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّدْمِ وَالشَّرْعُ اِنَّمَا سَلَكَ فِيْ ذٰلِكَ سَبِيْلَ الْوَسْطِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَتِ الرَّجْعَةُ دَائِمَةً بَيْنَ الزَّوْجَةِ لَعَنَتِ الْمَرْاَةُ وَسَقُمَتْ وَلَوْ كَانَتِ الْبَيْوْنَةُ وَاقِعَةً فِي الطَّلْقَةِ الْوَاحِدَةِ لَعَنَ الزَّوْجُ مِنْ قَبْلِ النَّدْمِ وَكَانَ ذٰلِكَ عُسْرًا عَلَيْهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ بَيْنَ الْمَصْلِحَتَيْنِ وَلِذٰلِكَ مَانَرٰى "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" اَنَّ مَنْ اَلْزَمَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ فِيْ وَاحِدَةٍ فَقَدْ رَفَعَ الْحِكْمَةَ الْمَوْجُوْدَةَ فِيْ هٰذِهِ السُّنَّةِ الْمَشْرُوْعَةِ.

ترجمہ:

3۔تیسرا مسئلہ:

اور لیکن غلامی کا موثر ہونا طلاق کی تعداد کی کمی میں ہے پس فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ بے شک یہ اجماع ہے اور ابو محمد بن حزم اور ایک جماعت اہل ظاہر سے اس میں مخالف ہیں اور وہ روایت کرتے ہیں بے شک آزاد اور غلام اس میں برابر ہیں۔ اور وجہ اختلاف اس میں ظاہر کا معارض ہونا قیاس کے لیے ہے اور یہ اس لیے بے شک جمہور فقہاء نے حر اور عبد کی طلاق کی تعداد کو ان کی حدود میں فرق پر قیاس کیا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ غلامی حدود میں کمی کے بارے میں موثر ہے لیکن اہل ظاہر پس جب ان کے نزدیک غلام کا معاملہ تمام امور شرعی میں آزاد ہی طرح ہے۔ الا یہ کہ کوئی دلیل الگ کرے۔ اور ان کے نزدیک قابل تسلیم دلیل ظاہر کتاب وسنت ہے۔ اور غلام کے تعداد طلاق میں کمی کے بارے میں صحیح سماعی دلیل موجود نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ غلام اپنی اصل پر رہے گا اور معلوم ہو کہ طلاق کو حدود پر قیاس کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ حد میں کمی سے عبد کی ایک کمی پر اسے رخصت دینا ہے جب کہ طلاق کی تعداد میں کمی اس پر تنگی کا باعث بن جائے گی کہ دو طلاقوں سے بیوی کی حرم زیادہ سخت ہے نسبتاً تین طلاقوں سے حرمت کے لازم آنے سے کہ اس میں شرمندہ ہو کر تلافی کی گنجائش زیادہ ہے اور شریعت نے اس مسئلہ میں بھی درمیانی راستہ اعتدال کا اختیار کیا ہے اس لیے کہ اگر بے شک رجعت دائمی بیوی کے لیے ہوتی البتہ عورت اذیت میں مبتلا ہوتی اور بد بخت ہوتی اور اگر ایک طلاق میں بینونت واقع ہو جاتی تو شوہر کو شرمندگی سے پہلے ہی بیوی کی علیحدگی کا دکھ اٹھانا پڑتا۔ مگر شریعت نے زن وشوہر میں سے ہر ایک کے مصالح کی رعایت رکھی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک کلمہ کے ساتھ طلاق ثلاثہ کو نافذ کر دینے کے قول سے یہ مذکورہ حکمت ختم ہو جاتی ہے۔

اَلْمَسْئَلَةُ	الثَّالِثَةُ	وَ	اَمَّا	كَوْنُ	الرِّقِّ
مسئلہ	تیسرا	اور	بہرحال	ہونا	غلامی
مُؤَثِّرٌ	فِيْ	نُقْصَانِ	عَدَدِ	الطَّلَاقِ	فَاِنَّهٗ
موثر	میں	کمی	تعداد	طلاق	تو بے شک وہ
حَكٰى	قَوْمٌ	اَنَّهٗ	اِجْمَاعٌ	وَ	اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت کی	ایک گروہ نے	بے شک وہ	اجماع ہے	اور	امام ابن حزم
وَ	جَمَاعَةٌ	مِنْ	هَلِ	الظَّاهِرُ	مُخَالِفُوْنَ
اور	ایک جماعت	سے	کیا	ظاہر ہے	مخالفین
فِيْهِ	وَ	يَرَوْنَ	أَنَّ	الْحُرَّ	وَ
اس میں	اور	وہ دیکھتے ہیں	بے شک	آزاد	اور
الْعَبْدَ	فِيْ	هٰذَا	سَوَاءٌ	وَ	سَبَبٌ
غلام	میں	یہ	برابر ہے	اور	وجہ
الْخِلَافِ	مُعَارَضَةُ	الظَّاهِرِ	فِيْ	هٰذَا	الْقِيَاسِ
اختلاف	ٹکراؤ	ظاہر	میں	اس	قیاس
وَ	ذٰلِكَ	أَنَّ	الْجُمْهُوْرَ	صَارُوْا	إِلٰى
اور	یہ	بے شک	جمہور	وہ ہو گئے	طرف
هٰذَا	الْمَكَانِ	قِيَاسُ	طَلَاقِ	الْعَبْدِ	وَ
اس	جگہ	قیاس	طلاق	غلام	اور
الْأَمَةِ	عَلٰى	حُدُوْدِهِمَا	وَ	قَدْ	أَجْمَعُوْا
لونڈی	پر	دونوں کی حدود	اور	تحقیق	اتفاق کیا
عَلٰى كَوْنِ	الرِّقِّ	مُؤَثِّرًا	فِيْ	نُقْصَانِ	الْحَدِّ
پر ہونگی	غلامی	مؤثر	میں	کمی	حد
أَمَّا	أَهْلُ	الظَّاهِرِ	فَلَمَّا	كَانَ	الْأَصْلُ
بہرحال	اہل	ظاہر	توجب	ہو	اصل
عِنْدَهُمْ	أَنَّ	حُكْمَ	الْعَبْدِ	فِيْ	التَّكَالِيْفِ
انکے نزدیک	بے شک	حکم	غلام کا	میں	تکالیف
حُكْمُ	الْحُرِّ	إِلَّا	مَا	أَخْرَجَهُ	الدَّلِيْلُ
حکم ہے	آزاد کا	سوائے	اس چیز کے	نکالا اسے	دلیل
وَ	الدَّلِيْلُ	عِنْدَهُمْ	هُوَ	نَصٌّ	أَوْ
اور	دلیل	انکے نزدیک	وہ	نص	یا
ظَاهِرٌ	مِنَ	الْكِتَابِ	أَوْ	السُّنَّةِ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر	سے	کتاب	یا	سنت	اور
لَمْ	يَكُنْ	هُنَا	دَلِيْلٌ	مَسْمُوْعٌ	صَحِيْحٌ
نہیں	ہوگی	یہاں	دلیل	نقل کی ہوئی	صحیح
وَجَبَ	أَنْ	يَبْقٰى	الْعَبْدُ	عَلٰى	أَصْلِهٖ
واجب ہے	یہ کہ	باقی رکھے	غلام	پر	اس کی اصل
وَ	يَشْبَهُ	أَنْ	يَكُوْنَ	قِيَاسُ	الطَّلَاقِ
اور	تشبیہ دی	یہ کہ	ہو	قیاس	طلاق
عَلَى	الْحَدِّ	غَيْرُ	صَدِيْدٍ	لِأَنَّ	الْمَقْصُوْدَ
پر	حد	نہیں	درستگی	یہ کہ	مقصود
بِنُقْصَانِ	الْحَدِّ	رُخْصَةٌ	لِلْعَبْدِ	لِمَكَانِ	نَقْصِهٖ
کمی کیساتھ	حد	رخصت	غلام کے لیے	رتبے کی	اس کیلئے
وَ	أَنَّ	الْفَاحِشَةَ	لَيْسَتْ	تَقْبُحُ	مِنْهُ
اور	اگر	فحاشی	نہیں ہے	قبیح	اس سے
قُبْحُهَا	مِنَ	الْحُرِّ	وَ	أَمَّا	نُقْصَانُ
اس کا قبیح ہونا	سے	آزاد	اور	بہرحال	کمی
الطَّلَاقِ	فَهُوَ	مِنْ	بَابِ	التَّغْلِيْظِ	لِأَنَّ
طلاق	تو وہ	سے	باب	تغلیظ	یہ کہ
وُقُوْعَ	التَّحْرِيْمِ	عَلَى	الْإِنْسَانِ	بِتَطْلِيْقَتَيْنِ	أَغْلَظُ
واقع ہونا	حرام	پر	انسان	دو طلاقیں	شدید تر
مِنْ	وُقُوْعِهٖ	بِثَلَاثٍ	لَمَّا	عَسٰى	أَنْ
سے	اس کا واقع ہونا	تین	جب	قریب ہے	یہ کہ
يَقَعَ	فِيْ	ذٰلِكَ	مِنَ	النَّدَمِ	وَ
واقع ہو	میں	اس	سے	ندامت	اور
الشَّرْعِ	أَنَّمَا	سَلَكَ	فِيْ	ذٰلِكَ	سَبِيْلَ
شریعت	بے شک	چلا	میں	یہ	راہ
الْوَسَطِ	وَ	ذٰلِكَ	أَنَّهُ	لَوْ	كَانَتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان	اور	یہ	بے شک وہ	اگر	ہو
الرَّجْعَةُ	دَائِمَةٌ	بَيْنَ	الزَّوْجَةِ	لَعَنَتِ	الْمَرْأَةُ
رجعی	ہمیشہ	درمیان	میاں بیوی	لعنت کرے	عورت
وَ	مِيثَاقٌ	وَ	لَوْ	كَانَتِ	الْبَيْنُونَةُ
اور	احساس کمتری	اور	اگر	ہوتی	جدائی
وَاقِعَةً	فِيْ	الطَّلْقَةِ	الْوَاحِدَةِ	لَعَنَتِ	الزَّوْجُ
واقع ہوئی	میں	طلاق	ایک	ندامت	شوہر
مِنْ	قَبْلِ	النَّدْمِ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ
سے	سے وجہ	ندامت	اور	ہو	یہ
عُسْرًا	عَلَيْهِ	فَجَمَعَ	اللّٰهُ	بِهٰذِهِ	الشَّرِيْعَةِ
تکلیف	اس پر	تو جمع کیا	اللہ تعالیٰ نے	اس میں	شریعت
بَيْنَ	الْمَصْلِحَتَيْنِ	وَ	لِذٰلِكَ	مَا	رَأَى
درمیان	مصلحتوں	اور	اس وجہ سے	جو	ہم دیکھتے ہیں
وَ	اللّٰهُ	أَعْلَمُ	أَنَّ	مَنْ	أَلْزَمَ
اور	اللہ تعالیٰ	بہتر جانتا ہے	یہ کہ	جس نے	لازم کیا
الطَّلَاقَ	الثَّلَاثَ	فِيْ	وَاحِدَةٍ	فَقَدْ	رَفَعَ
طلاق	تین	ہے	ایک	تو تحقیق	ختم کیا
الْحِكْمَةَ	الْمَوْجُوْدَةَ	فِيْ	هٰذِهِ	السُّنَّةِ	الْمَشْرُوْعَةِ
حکمت	موجود	میں	اس	سنت	مشروعہ

اَلْبَابُ الثَّانِيْ

فِيْ مَعْرِفَةِ الطَّلَاقِ السُّنِّيِّ مِنَ الْبِدْعِيِّ

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْمُطَلِّقَ لِلسُّنَّةِ فِيْ الْمَدْخُوْلِ بِهَا هُوَالَّذِيْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فِيْ طُهْرٍ لَمْ يَمَسَّهَا فِيْهِ طَلْقَةً وَّاحِدَةً وَأَنَّ الْمُطَلِّقَ فِيْ الْحَيْضِ أَوِالطُّهْرِ الَّذِيْ مَسَّهَا فِيْهِ غَيْرُ مُطَلِّقٍ لِلسُّنَّةِ وَإِنَّمَا أَجْمَعُوْا عَلٰى هٰذَا لِمَا ثَبَتَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَاخْتَلَفُوْا مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ. (اَلْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ): هَلْ مِنْ شَرْطِهِ أَنْ لَّا يَتْبَعَهَا طَلَاقًا فِي الْعِدَّةِ؟ وَالثَّانِيْ: هَلِ الْمُطَلَّقُ ثَلَاثًا: أَعْنِيْ بِلَفْظٍ. الثَّلَاثِ مُطَلَّقٌ لِلسُّنَّةِ أَمْ لَا؟ وَالثَّالِثُ: فِيْ حُكْمِ مَنْ طَلَّقَ فِيْ وَقْتِ الْحَيْضِ.

2۔الباب الثانی:

فی معرفة طلاق السنی ومن البدعی

یعنی طلاق سنت اور طلاق بدعت کے بارے میں فقہاء اس امر پر متفق ہیں۔ بے شک طلاق سنت یہ ہے کہ جس بیوی سے صحبت ہو چکی ہو اسے پاکی کے زمانے میں اس طرح ایک طلاق دینا کہ اس طہر میں شوہر اس کے پاس نہ آیا ہو۔ طلاق سنت ہے جب کہ حیض میں طلاق دینا یا اس طہر میں طلاق دینا جس میں شوہر اس کے پاس آیا ہو بدعت ہے بے شک فقہاء کا اس امر پر اجماع ہے۔

حضرت ابن عمر کی حدیث سے ثابت ہے بے شک ابن عمر نے اپنی عورت کو طلاق دی اور حالانکہ وہ حیض والی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس حضور ﷺ نے فرمایا "آپ اسے حکم دیں پس وہ عورت سے رجوع کرے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہے اسے روک لے (یعنی بیوی بنالے) اور اگر چاہے طلاق دے دے۔ پہلے پہلے اس سے کہ وہ مس کرے پس یہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تو عورتوں کو طلاق دے اس باب میں تین مقامات پر فقہاء نے اختلاف کیا ہے پہلا مقام کیا یہ بھی شرط طلاق سنت کی۔

1۔ کہ عدت میں طلاق نہ دی جائے۔

2۔ کیا طلاق تین یعنی تین کے لفظ سے مطلب (تجھے تین طلاق) بھی طلاق سنت ہے یا نہیں؟

3۔ حیض میں دی گئی طلاق کے حکم کے بارے میں۔

اَلْبَابُ	الثَّانِيْ	فِيْ	مَعْرِفَةِ	الطَّلَاقِ	السُّنِّيِّ
باب	دوسرا	میں	پہچان	طلاق	سنت
مِنْ	الْبِدْعِيِّ	أَجْمَعَ	الْعُلَمَاءُ	عَلٰى	أَنَّ
سے	بدعت	اجماع کیا	علماء	پر	بے شک
الْمُطَلَّقَ	لِلسُّنَّةِ	فِيْ	الْمَدْخُوْلِ بِهَا	هُوَ	الَّذِيْ
طلاق دینے والا	سنت کے لیے	میں	مدخول بھا	وہ	جو
يُطَلِّقُ	اِمْرَأَتَهُ .	فِيْ	طُهْرٍ	لَمْ	يَمَسَّهَا
طلاق دیتا ہے	عورت کو	میں	طہر	نہیں	چھوا اسے
طَلْقَةً	وَاحِدَةً	وَ	اَنَّ	الْمُطَلَّقَ	فِي الْحَيْضِ
طلاق ہوگی	ایک	اور	بے شک	طلاق دینے والا	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوِ	الطُّهْرِ	الَّذِيْ	مَسَّهَا	فِيْهِ	غَيْرُ
یا	طہر	وہ جو	چھوا اسے	اس میں	نہیں
مُطَلِّقٌ	لِلسُّنَّةِ	وَ	إِنَّمَا	أَجْمَعُوْا	عَلٰى
طلاق دینے والا	سنت کے	اور	بے شک	اتفاق کیا	پر
هٰذَا	لَمَّا	ثَبَتَ	مِنْ	حَدِيْثِ	ابْنِ عُمَرَ
یہ	جب	ثابت ہے	سے	حدیث	ابن عمر
أَنَّهُ	طَلَّقَ	اِمْرَأَتَهُ	وَ	هِيَ	حَائِضٌ
بے شک وہ	طلاق دے	اپنی بیوی	اور	یہ	حائضہ
عَلٰى	عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	فَقَالَ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	مُرْهُ
پر	زمانہ	رسول اللہ	تو فرمایا	علیہ الصلوۃ والسلام	حکم دے اسے
فَلْيُرَاجِعْهَا	حَتّٰى	تَطْهُرَ	ثُمَّ	تَحِيْضَ	ثُمَّ
پس چاہیے کہ وہ رجوع کرے اس سے	یہاں تک کہ	پاک ہو جائے	پھر	حائض آئے	پھر
تَطْهُرَ	ثُمَّ	إِنْ شَاءَ	أَمْسَكَ	وَ	إِنْ
پاک ہو جائے	پھر	اگر چاہے	روک لے	اور	اگر
شَاءَ	طَلَّقَ	قَبْلَ	أَنْ	يَمَسَّ	فَتِلْكَ
چاہے	طلاق دے	قبل	یہ کہ	چھوئے	تو وہ
الْعِدَّةُ	الَّتِيْ	أَمَرَ	اللّٰهُ	أَنْ	تُطَلَّقَ
عدت	جو وہ	حکم دیا	اللہ تعالیٰ	یہ کہ	طلاق ہو جائے
لَهَا	النِّسَاءُ	وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْ	هٰذَا
اس کے لیے	عورتوں	اور	اختلاف کیا	سے	اس
الْبَابِ	فِيْ	ثَلَاثَةِ	مَوَاضِعَ	الْمَوْضِعُ	الْأَوَّلُ
باب	میں	تین	مقامات	جگہ	پہلی
هَلْ	مِنْ	شَرْطِهِ	أَنْ	لَا	يَتْبَعَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا	سے	اس کی شرط	یہ کہ	نہیں	اس کے تابع
طَلاقًا	فِيْ	الْعِدَّةِ	وَ	الثَّانِيْ	هَلِ
طلاق	میں	عدت	اور	دوسری	کیا
الْمُطَلِّقُ	ثَلاثًا	أَعْنِيْ	بِلَفْظٍ	الثَّلاثِ	مُطَلِّقٌ
طلاق دینے والا	تین	میری مراد	لفظ کے ساتھ	تین	طلاق دینے والا
لِلسُّنَّةِ	أَمْ	لاَ	وَ	الثَّالِثُ	فِيْ
سنت کے لیے	یا	نہیں	اور	تیسری (جگہ)	میں
حُكْمِ	مَنْ	طَلَّقَ	فِيْ	وَقْتِ	الْحَيْضِ
حکم	جو	طلاق دے	میں	وقت	حیض

وَاَمَّا الْمَوْضِعُ الْاَوَّلُ

فَاِنَّهُ اخْتَلَفَ فِيْهِ مَالِكٌ وَّ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَنْ تَبِعَهُمَا' فَقَالَ مَالِكٌ: مِنْ شَرْطِهَا اَنْ لَّا يَتْبَعَهَا فِيْ الْعِدَّةِ طَلاقًا آخَرَ. وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: اِنْ طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ طَلْقَةً وَاحِدَةً كَانَ مُطَلِّقًا لِلسُّنَّةِ. وَسَبَبُ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ هَلْ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الطَّلاقِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ حَالِ الزَّوْجِيَّةِ بَعْدَ رَجْعَةٍ' اَمْ لَيْسَ مِنْ شَرْطِهِ؟ فَمَنْ قَالَ هُوَ مِنْ شَرْطِهِ لَايَتْبَعُهَا فِيْهِ طَلاقًا' وَمَنْ قَالَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِهِ اَتْبَعَهَا الطَّلاقَ' وَلَا خِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلاقِ الْمُتْبَعِ.

وَاَمَّاالْمَوْضِعُ الثَّانِيْ

فَاِنَّ مَالِكًا ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْمُطَلِّقَ ثَلاثًا بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ مُطَلِّقٌ لِغَيْرِ سُنَّةٍ' وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى اَنَّهُ مُطَلِّقٌ لِلسُّنَّةِ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ مُعَارَضَةُ اِقْرَارِهٖ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ لِلْمُطَلِّقِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلاثًا فِيْ لَفْظَةٍ وَّاحِدَةٍ لِمَفْهُوْمِ الْكِتَابِ فِيْ حُكْمِ الطَّلْقَةِ الثَّالِثَةِ. وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ احْتَجَّ بِهِ الشَّافِعِيُّ هُوَ مَا ثَبَتَ مِنْ اَنَّ الْعَجْلانِيَّ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلاثًا بِحَضْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْمُلاعَنَةِ قَالَ: فَلَوْ كَانَ بِدْعَةً لِمَا اَقَرَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا مَالِكٌ فَلَمَّا رَاٰى اَنَّ الْمُطَلِّقَ بِلَفْظِ الثَّلاثِ رَافِعٌ لِلرُّخْصَةِ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي الْعَدَدِ قَالَ فِيْهِ اَنَّهُ لَيْسَ لِلسُّنَّةِ' وَاعْتَذَرَ اَصْحَابُهٗ عَنِ الْحَدِيْثِ بِاَنَّ الْمُتَلاعِنَيْنِ عِنْدَهٗ قَدْ وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُمَا مِنْ قِبَلِ التَّلاعُنِ نَفْسِهٖ' فَوَقَعَ الطَّلاقُ عَلٰى غَيْرِ مَحَلِّهٖ' فَلَمْ يَتَّصِفْ لَا بِسُنَّةٍ وَّلَا بِبِدْعَةٍ' وَقَوْلُ مَالِكٍ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" اَظْهَرُ هٰهُنَا مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ پہلا مقام

پس بے شک اس میں امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ اور ان دونوں کے متبعین کا اختلاف ہے پس امام مالکؒ نے کہا۔ طلاق سنت کی شرط سے ہے کہ اس کی عدت میں کوئی اور طلاق نہ دی جائے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا اگر عورت کو ہر طہر کے وقت ایک طلاق ہے مطلقاً سنت طلاق ہے وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا اس طلاق کی شرط سے ہے کہ وہ رجعت کے بعد زوجہ ہونے کی حالت میں ہو یا اس کی شرط میں سے نہیں ہے؟ پس جن فقہاء نے کہا کہ وہ اس کی شرط میں سے انہوں نے کہا (پہلی طلاق کے بعد) زمانہ عدت میں دوسری طلاق جائز نہیں ہے اور جنہوں نے کہا اس کی شرط سے نہیں ہے ان کے نزدیک جائز ہے جب کہ ایک کے بعد دوسری طلاق واقع ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

2۔ دوسرا مقام

پس بے شک امام مالکؒ کے نزدیک بے شک ایک لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دینا سنت نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلاق سنت ہے۔

وجہ اختلاف نبی اکرم ﷺ کا ایک لفظ سے تین طلاق کو جائز قرار دینے کے فیصلہ کا تیسری طلاق کے بارے میں وارد قرآن کے مفہوم کے معارض ہونا ہے۔

اور حدیث جس سے امام شافعیؒ نے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ جو ثابت ہے بے شک عجلان نے لعان سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں فقہاء نے کہا اگر طلاق بدعت ہوتی تو حضور ﷺ اسے برقرار نہ رکھتے اور امام مالکؒ کی رائے ہے کہ جس نے تین کے لفظ کے ساتھ طلاق دی اس نے عدد میں جو اللہ نے رخصت دی ہے اسے ختم کر دیا ہے فقہاء نے اس بارے میں کہا ہے بے شک یہ طلاق سنت نہیں ہے۔ اور عجلانی کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ عجلانی نے لعان کے بعد تین طلاقیں دی تھیں مگر چونکہ ان کی بیوی پہلے ہے لعان سے بائن ہو چکی تھی اس لیے وہ تین طلاقیں بے معنی تھیں کیونکہ محل طلاق باقی نہ رہا تھا اس لیے صورت مذکورہ میں طلاق نہ تو طلاق سنت ہوئی اور نہ طلاق بدعت اور امام مالکؒ کا قول ''اور اللہ زیادہ جانتا ہے'' اس مقام میں امام شافعیؒ کے قول سے زیادہ واضح ہے۔

وَ	اَمَّا	اَلْمَوْضِعُ	اَلْاَوَّلُ	فَاِنَّهٗ	اِخْتَلَفَ
اور	جہاں تک	مقام	پہلا	تو بیشک وہ	اختلاف کیا
فِيْهِ	مَالِكٌ	وَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ	مَنْ
اس میں	امام مالک	اور	امام اعظم ابوحنیفہ	اور	جس نے
تَبِعَهُمَا	فَقَالَ	مَالِكٌ	مِنْ	شَرْطِهَا	اَنْ
پیروی کی دونوں کی	تو فرمایا	امام مالک	سے	اس کی شرط	یہ کہ
لَا	يُتْبَعُهَا	فِيْ	اَلْعِدَّةِ	طَلَاقًا	آخَرَ
نہیں	پیروی اس کی	میں	عدت	طلاق	دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	اِنْ	طَلَّقَهَا	عِنْدَ
اور	فرمایا	امام اعظم ابوحنیفہ	اگر	طلاق دی اسے	وقت
كُلِّ	طُهْرٍ	طَلْقَةً	وَاحِدَةً	كَانَ	مُطَلِّقًا
ہر	طہر	طلاق ہوگی	ایک	ہو	طلاق دینے والا
لِلسُّنَّةِ	وَ	سَبَبُ	هٰذَا	الْاِخْتِلَافِ	هَلْ
سنت	اور	وجہ	یہ	اختلاف	کیا
مِنْ	شَرْطِ	هٰذَا	الطَّلَاقِ	اَنْ	يَّكُوْنَ
سے	شرط	یہ	طلاق	یہ کہ	ہو
فِيْ	حَالِ	الزَّوْجِيَّةِ	بَعْدَ	رَجْعَةٍ	اَمْ
میں	حالت	زوجیت	بعد	رجوع	یا
لَيْسَ	مِنْ	شَرْطِهٖ	فَمَنْ	قَالَ	هُوَ
نہیں	سے	اس کی شرط	جس نے	کہا	وہ
مِنْ	شَرْطِهٖ	لَا	يَتْبَعُهَا	فِيْهِ	طَلَاقًا
سے	اس کی شرط	نہیں	اس کی پیروی کرتا	اس میں	طلاق
وَ	مَنْ	قَالَ	لَيْسَ	مِنْ	شَرْطِهٖ
اور	جس	کہا	نہیں	سے	اس کی شرط
اَتْبَعَهَا	الطَّلَاقَ	وَ	لَا	خِلَافَ	بَيْنَهُمْ
پیروی کی اس کی	طلاق	اور	نہیں	اختلاف	انکے درمیان
فِيْ	وُقُوْعِ	الطَّلَاقِ	الْمُتَّبَعِ		
میں	وقوع ہونا	طلاق کا	پیروی کیا ہوا		
وَ	اَمَّا	الْمَوْضِعُ	الثَّانِيْ	فَاِنَّ	مَالِكًا
اور	جہاں تک	مقام	دوسرا	تو بے شک	امام مالک
ذَهَبَ	اِلٰى	اَنَّ	الْمُطَلِّقَ	ثَلَاثًا	بِلَفْظٍ
مذہب	طرف	بے شک	طلاق دینے والا	تین	لفظ کیساتھ
وَاحِدٍ	مُطَلِّقٍ	لِغَيْرِ	سُنَّةٍ	وَ	ذَهَبَ
ایک	طلاق دینے والا	نہیں	سنت	اور	مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّافِعِيُّ	اِلٰى	اَنَّهٗ	مُطَلِّقٌ	لِلسُّنَّةِ	وَ
امام شافعی	طرف	بے شک وہ	طلاق دینے والا	سنت کے لیے	اور
سَبَبُ	الْخِلَافِ	مُعَارَضَةُ	الْوَارِدِ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	لِلْمُطَلِّقِ
وجہ	اختلاف	دلیل	اس کا برقرار رکھنا	علیہ الصلوۃ والسلام	طلاق دینے والے کے لیے
بَيْنَ	يَدَيْهِ	ثَلَاثًا	فِيْ	لَفْظَةٍ	وَاحِدَةٍ
درمیان	اس کے ہاتھ	تین	میں	لفظ	ایک
لِمَفْهُوْمِ	الْكِتَابِ	فِيْ	حُكْمِ	الطَّلْقَةِ	الثَّالِثَةِ
مفہوم	کتاب	میں	حکم	طلاق	تیسری
وَ	الْحَدِيْثُ	الَّذِيْ	اِحْتَجَّ	بِهٖ	الشَّافِعِيُّ
اور	حدیث	وہ جو	استدلال کیا	اس سے	امام شافعی
هُوَ	مَا	ثَبَتَ	مِنْ	اَنَّ	الْعَجْلَانِيَّ
وہ	جو	ثابت ہے	سے	یہ کہ	حضرت عجلانی
طَلَّقَ	زَوْجَتَهٗ	ثَلَاثًا	بِحَضْرَةِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
طلاق دے	اپنی بیوی کو	تین	سامنے	رسول اللہ ﷺ	
بَعْدَ	الْفَرَاغِ	مِنَ	الْمُلَاعَنَةِ	قَالَ	فَلَوْ
بعد	فارغ ہونا	سے	لعان کرنے والی	فرمایا	تو اگر
كَانَ	بِدْعَةً	لِمَا	اَقَرَّهٗ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	
ہو	بدعت	جب	اقرار کیا اس سے	رسول اللہ ﷺ	
وَ	اَمَّا	مَالِكٌ	فَلَمَّا	رَاٰى	اَنَّ
اور	بہرحال	امام مالک	تو جب	رائے دی	یہ کہ
الْمُطَلِّقَ	بِلَفْظٍ	الثَّلَاثِ	رَافِعٌ	لِلرُّخْصَةِ	الَّتِيْ
طلاق دینے والا	لفظ کیساتھ	تین	ختم کرنے والا	رخصت سے	وہ جو
جَعَلَهَا	اللّٰهُ	فِيْ	الْعَدَدِ	قَالَ	فِيْهِ
رکھا اُسے	اللہ تعالیٰ نے	میں	تعداد	فرمایا	اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّهٗ	لَيْسَ	لِلسُّنَّةِ	وَ	اعْتَذَرَ	أَصْحَابَهٗ
بے شک وہ	نہیں	سنت	اور	عذر بیان کیا	ان کے ساتھی
عَنِ	الْحَدِيْثِ	بِاَنَّ	الْمُتَلَاعِنَيْنِ	عِنْدَهٗ	قَدْ
سے	حدیث	یہ کہ	لعان کرنے والے	انکے نزدیک	تحقیق
وَقَعَتِ	الْفُرْقَةُ	بَيْنَهُمَا	مِنْ	قِبَلِ	التَّلَاعُنِ
ہو چکی	جدائی	ان دونوں کے درمیان	سے	طرف	لعان کرنا
نَفْسِهٖ	فَوَقَعَ	الطَّلَاقُ	عَلٰى	غَيْرِ	مَحَلِّهٖ
اپنے اوپر	تو واقع ہوگی	طلاق	پر	نہیں	محل اس کا
فَلَمْ	يَتَّصِفْ	لَا	بِسُنَّةٍ	وَّ	لَا
تو نہیں	متصف	نہ	سنت کیساتھ	اور	نہ
بِبِدْعَةٍ	وَ	قَوْلُ	مَالِكٍ	وَ	اللّٰهُ
بدعت کے ساتھ	اور	قول	امام مالک	اور	اللہ تعالیٰ
اَعْلَمُ	أَظْهَرُ	هٰهُنَا	مِنْ	قَوْلِ	الشَّافِعِيِّ
زیادہ جاننے والا ہے	زیادہ واضح ہے	یہاں	سے	قول	امام شافعی

وَاَمَّا الْمَوْضِعُ الثَّالِثُ

فِيْ حُكْمِ مَنْ طَلَّقَ فِيْ وَقْتِ الْحَيْضِ. فَاِنَّ النَّاسَ اِخْتَلَفُوْا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَوَاضِعَ: مِنْهَا اَنَّ الْجُمْهُوْرَ قَالُوْا يَمْضِيْ طَلَاقُهٗ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لَا يَنْفُذُ وَلَا يَقَعُ وَالَّذِيْنَ قَالُوْا يَنْفُذُ قَالُوْا: يُؤْمَرُ بِالرَّجْعَةِ وَهٰؤُلَاءِ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ فَقَوْمٌ رَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ وَاَنَّهٗ يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَبِهٖ قَالَ مَالِكٌ وَاَصْحَابُهٗ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُجْبَرُ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَالَّذِيْنَ اَوْجَبُوا الْاِجْبَارَ اخْتَلَفُوْا فِي الزَّمَانِ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْهِ الْاِجْبَارُ فَقَالَ مَالِكٌ وَاَكْثَرُ اَصْحَابِهِ ابْنُ الْقَاسِمِ وَغَيْرُهَا يُجْبَرُ مَالَمْ تُنْقَضْ عِدَّتُهَا وَقَالَ اَشْهَبُ: لَا يُجْبَرُ اِلَّا فِي الْحَيْضَةِ الْاُوْلٰى. وَالَّذِيْنَ قَالُوْا بِالْاَمْرِ بِالرَّجْعَةِ اخْتَلَفُوْا مَتٰى يُوْقَعُ الطَّلَاقُ بَعْدَ الرَّجْعَةِ اِنْ شَاءَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَوْمٌ اِشْتَرَطُوْا فِیْ الرَّجْعَةِ اَنْ یُّمْسِکَهَا حَتّٰی تَطْهُرَ مِنْ تِلْکَ الْحَیْضَةِ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا. وَبِهٖ قَالَ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَجَمَاعَةٌ وَقَوْمٌ قَالُوْا : بَلْ یُرَاجِعُهَا فَاِذَا طَهُرَتْ مِنْ تِلْکَ الْحَیْضَةِ الَّتِیْ طَلَّقَهَا فِیْهَا فَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَالْکُوْفِیُّوْنَ وَکُلُّ مَنْ اِشْتَرَطَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فِیْ طُهْرٍ لَمْ یَمَسَّهَا فِیْهِ لَمْ یَرَ الْاَمْرَ بِالرَّجْعَةِ اِذَا طَلَّقَهَا فِیْ طُهْرٍ مَسَّهَا فِیْهِ فَهٰهُنَا اِذَا اَرْبَعُ مَسَائِلَ. اَحَدُهَا: هَلْ یَقَعُ هٰذَا الطَّلَاقُ اَمْ لَا؟ وَالثَّانِیَةُ: اِنْ وَقَعَ فَهَلْ یُجْبَرُ عَلَی الرَّجْعَةِ اَمْ یُؤْمَرُ فَقَطْ؟ وَالثَّالِثَةُ اَمَتٰی یَقَعُ الطَّلَاقُ بَعْدَ الْاِجْبَارِ اَوِ النَّدْبِ وَالرَّابِعَةُ. مَتٰی یَقَعُ الْاِجْبَارُ.

ترجمہ:

3۔تیسرا مقام: اس حکم میں جس شخص نے حیض کے وقت طلاق دی۔

پس بے شک لوگوں نے اس بارے میں کئی مقامات پر اختلاف کیا ہے۔ بے شک جمہور فقہاء نے کہا ہے۔ طلاق واقع ہو جاتی ہے اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے نہ نافذ ہوتی ہے اور نہ ہی واقع ہوتی ہے اور جن فقہاء نے کہا ہے نافذ ہو جاتی ہے انہوں نے کہا ہے اسے رجعت کا حکم دیا جائے گا اور یہ دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے پس ایک جماعت کی رائے ہے بے شک یہ واجب ہے اور بے اسے اس پر مجبور کیا جائے گا اور یہی امام مالکؒ اور اس کے اصحاب نے کہا ہے اور ایک جماعت نے کہا بلکہ یہ مستحب ہے اور جبر نہیں کیا جائے گا اور یہی امام شافعی اور امام ابوحنیفہؒ ثوریؒ اور امام احمد نے کہا ہے اور جنہوں نے جبر کرنا واجب قرار دیا ہے انہوں نے جبر کرنے کے وقت میں اختلاف کیا ہے اور اصحب نے کہا جبر نہ کیا جائے مگر پہلے حیض میں اور جنہوں نے کہا ہے کہ رجعت کا حکم ہے انہوں نے اختلاف کیا ہے کب رجعت کے بعد طلاق ہوگی پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے اسے طلاق دے اور اگر چاہے اسے روک دے اور یہی امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور ایک جماعت نے کہا ہے اور ایک جماعت نے کہا بلکہ اس سے رجوع کرے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے جس میں اسے طلاق دی ہے پس اگر اب چاہے روک لے اور چاہے طلاق دے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ نے کہا ہے۔

اور جس نے طلاق سنت میں شرط کیا ہے اسے طہر میں طلاق دے اور اس میں چھوا نہ ہو اور رجعت کا امر نہیں ہے جب اسے طہر میں طلاق دی ہو اس میں بیوی کو چھوا ہو پس یہاں چار مسائل ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کیا یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور دوسرا اگر طلاق واقع ہوتی ہے پس کیا رجعت پر مجبور کیا جائے گا یا صرف امر کیا جائے گا اور تیسرا جب رجوع پر جبر یا رجوع کے استحباب کے بعد طلاق کب واقع ہوگی؟ اور پوچھا کس وقت جبر واقع ہوگا۔

وَ	اَمَّا	الْمَوْضِعُ	الثَّالِثُ	فِیْ	حُکْمِ
اور	جہاں تک	مقام	تیسرا	میں	حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ	طَلَّقَ	فِيْ	وَقْتِ	الْحَيْضِ	فَإِنَّ
جو	طلاق دے	میں	وقت	حیض	تو بے شک
النَّاسَ	اِخْتَلَفُوْا	مِنْ	ذٰلِكَ	فِيْ	مَوَاضِعَ
لوگ	اختلاف کیا	سے	اس	میں	جگہیں
مِنْهَا	أَنَّ	الْجَمْهُوْرَ	قَالُوْا	يَمْضِيْ	طَلَاقُهُ
ان سے	بے شک	جمہور	کہا انہوں نے	لاگو ہوگی	اس کی طلاق
وَ	قَالَتْ	فِرْقَةٌ	لَا	يَنْفُذُ	وَ
اور	کہا	ایک گروہ	نہیں	نافذ ہوگی	اور
لَا	يَقَعُ	وَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	يَنْفُذُ
نہیں	واقع ہوتا	اور	وہ لوگ	کہا انہوں نے	نافذ ہوگی
قَالُوْا	يُؤْمَرُ	بِالرَّجْعَةِ	وَ	هٰؤُلَاءِ	اِفْتَرَقُوْا
کہا انہوں نے	حکم دیا جائیگا	رجعی کیساتھ	اور	وہ سب	وہ جدا ہوئے
فَقَوْمٌ	رَأَوْ	أَنَّ	ذٰلِكَ	وَاجِبٌ	وَ
تو ایک گروہ	خیال ہے	بے شک	یہ	مستحب ہے	اور
أَنَّهُ	يُجْبَرُ	عَلٰى	ذٰلِكَ	وَ	بِهٖ
بے شک وہ	مجبور کیا گیا ہے	پر	اس	اور	یہی
قَالَ	مَالِكٌ	وَ	أَصْحَابُهُ	وَ	قَالَتْ
فرمایا	امام مالک	اور	ان کے ساتھی	اور	کہا
فِرْقَةٌ	اِلٰى	ذٰلِكَ	وَ	لَا	يُجْبَرُ
ایک گروہ نے	طرف	اس	اور	نہیں	مجبور کیا جائے گا
وَ	بِهٖ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ	أَبُوْ حَنِيْفَةَ
اور	یہی	فرمایا	امام شافعی	اور	امام ابوحنیفہ
وَ	الثَّوْرِيُّ	وَ	أَحْمَدُ	وَ	الَّذِيْنَ
اور	امام ثوری	اور	امام احمد	اور	وہ جو
أَوْجَبُوْا الْإِجْبَارَ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	الزَّمَانِ	الَّذِيْ	يَقَعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اجبار کو واجب کیا	اختلاف کیا	میں	زمانے	وہ جو	واقع ہے
فِيْهِ	اَلْاِجْبَارُ	فَقَالَ	مَالِكٌ	وَ	اَكْثَرُ
اس میں	مجبور کرنا	تو فرمایا	امام مالک	اور	زیادہ
اَصْحَابِهٖ	اِبْنُ الْقَاسِمِ	وَ	غَيْرُ	هَا	يُجْبَرُ
ان کے ساتھی	ابن قاسم	اور	غیر	اس کا	مجبور کیا جائیگا
مَا	لَمْ	تُنْقَضْ	عِدَّتُهَا	وَ	قَالَ
جب تک	نہیں	ختم ہوا	اس کی عدت	اور	فرمایا
اَشْهَبُ	لَا	يُجْبَرُ	اِلَّا	فِيْ	الْحَيْضَةِ
امام اشہب نے	نہیں	مجبور کیا جائیگا	سوائے	میں	حیض
الْاُوْلٰى	وَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	بِالْاَمْرِ	بِالرَّجْعَةِ
پہلے	اور	وہ جو	کہا انہوں نے	حکم	رجعت کا
اِخْتَلَفُوْا	مَتٰى	يُوْقِعُ	الطَّلَاقَ	بَعْدَ	الرَّجْعَةِ
اختلاف کیا	کب	واقع کرے	طلاق	بعد	رجوع
اِنْ	شَاءَ	فَقَوْمٌ	اِشْتَرَطُوْا	فِيْ	الرَّجْعَةِ
اگر	چاہے	تو ایک گروہ	شرط لگائی ہے	میں	رجوع
اَنْ	يُمْسِكَهَا	حَتّٰى	تَطْهُرَ	مِنْ	تِلْكَ
اگر	روکے رکھے اس کو	یہاں تک کہ	پاک ہو جائے	سے	وہ
الْحَيْضَةِ	ثُمَّ	تَحِيْضُ	ثُمَّ	تَطْهُرَ	ثُمَّ
حیضہ ہو	پھر	حیض	پھر	پاک ہو	پھر
اِنْ	شَاءَ	طَلَّقَهَا	وَ	اِنْ	شَاءَ
اگر	چاہے	طلاق دے اس کو	اور	اگر	چاہے
اَمْسَكَهَا	وَ	بِهٖ	قَالَ	مَالِكٌ	وَ
روکے اس کو	اور	یہی	فرمایا	امام مالک	اور
الشَّافِعِيُّ	وَ	جَمَاعَةٌ	وَ	قَوْمٌ	قَالُوْا
امام شافعی	اور	ایک گروہ	اور	ایک گروہ	کہا انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ	يُرَاجِعُهَا	فَإِذَا	طَهُرَتْ	مِنْ	تِلْكَ
بلکہ	رجوع کرے اس سے	تو جب	پاک ہو	سے	وہ
الْحَيْضَةِ	الَّتِيْ	طَلَّقَهَا	فِيْهَا	فَإِنْ	شَاءَ
حیض	وہ جو	طلاق دے اس کو	اس میں	تو اگر	چاہے
أَمْسَكَ	وَ	إِنْ	شَاءَ	طَلَّقَ	وَ
روک لے	اور	اگر	چاہے	طلاق دے	اور
بِهٖ	قَالَ	أَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	الْكُوْفِيُّوْنَ	وَ
اس کے ساتھ	فرمایا	امام ابوحنیفہ	اور	کوفیوں نے	اور
كُلُّ	مَنْ	اشْتَرَطَ	فِيْ	طَلَاقِ	السُّنَّةِ
تمام	جس نے	شرط لگائی	میں	طلاق	سنت
أَنْ	يُطَلِّقَهَا	فِيْ	طُهْرٍ	لَمْ	يَمَسَّهَا
یہ کہ	طلاق دے اس کو	میں	پاکی	نہیں	چھوا اسے
فِيْهِ	لَمْ	يَرَ	الْأَمْرَ	بِالرَّجْعَةِ	إِذَا
اس میں	نہیں	دیکھا	حکم	رجعت کا	جب
طَلَّقَهَا	فِيْ	طُهْرٍ	مَسَّهَا	فِيْهِ	فَهُنَا
طلاق دے اس کو	میں	پاکی	چھوا ہوا سے	اس میں	یہاں
إِذَا	أَرْبَعُ	مَسَائِلَ	أَحَدُهَا	هَلْ	يَقَعُ
جب	چار	مسائل	ان میں سے پہلا	کیا	واقع ہوگی
هٰذَا	الطَّلَاقُ	أَمْ	لَا	وَ	الثَّانِيَةُ
یہ	طلاق	یا	نہیں	اور	دوسرا
إِنْ	وَقَعَ	فَهَلْ	يُجْبَرُ	عَلَى	الرَّجْعَةِ
اگر	واقع ہو	تو کیا	مجبور کیا جائیگا	پر	رجوع
أَمْ	يُؤْمَرُ	فَقَطْ	وَ	الثَّالِثَةُ	مَتٰى
یا	حکم دیا جائیگا	صرف	اور	تیسرا	کب
يُوْقِعُ	الطَّلَاقَ	بَعْدَ	الْإِجْبَارِ	أَوِ	النَّدْبِ
واقع کرے	طلاق	بعد	مجبور کرنا	یا	مستحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ	الرَّابِعَةُ	مَتٰى	يَقَعُ	اَلْاِجْبَارُ	
اور	چوتھا	سب	واقع ہوگا	جبر	

اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى

فَاِنَّ الْجُمْهُوْرَ اِنَّمَا صَارُوْا اِلٰى اَنَّ الطَّلَاقَ اِنْ وَقَعَ فِى الْحَيْضِ اُعْتُدَّ بِهٖ وَكَانَ طَلَاقًا لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ. "مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا" قَالُوْا: وَالرَّجْعَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ طَلَاقٍ وَرَوَى الشَّافِعِىُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُمْ اَرْسَلُوْا اِلٰى نَافِعٍ يَسْاَلُوْنَهٗ هَلْ حَسِبْتَ تَطْلِيْقَةَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَرُوِىَ اَنَّهُ الَّذِىْ كَانَ يُفْتِىْ بِهٖ اِبْنُ عُمَرَ. وَاَمَّا مَنْ لَّمْ يَرَ هٰذَا الطَّلَاقَ وَاقِعًا فَاِنَّهُ اعْتَمَدَ عُمُوْمَ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" كُلُّ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" وَقَالُوْا : اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِرَدِّهٖ يُشْعِرُ بِعَدَمِ نُفُوْذِهٖ وُقُوْعِهٖ. وَبِالْجُمْلَةِ فَسَبَبُ الْاِخْتِلَافِ الشُّرُوْطُ الَّتِىْ اِشْتَرَطَهَا الشَّرْعُ فِى الطَّلَاقِ السُّنِّىِّ هِىَ شُرُوْطُ صِحَّةٍ وَاَجْزَاءٍ اَمْ شُرُوْطُ كَمَالٍ وَتَمَامٍ؟ لِمَنْ قَالَ شُرُوْطُ اَجْزَاءٍ قَالَ لَايَقَعُ الطَّلَاقُ الَّذِىْ عَدِمَ هٰذِهِ الصِّفَةَ وَمَنْ قَالَ شُرُوْطُ كَمَالٍ وَ تَمَامٍ قَالَ: يَقَعُ وَيُنْدَبُ اِلٰى اَنْ يَّقَعَ كَامِلًا وَلِذٰلِكَ مَنْ قَالَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَجَبِرِهٖ عَلَى الرَّجْعَةِ فَقَدْ تَنَاقَضَ فَتَدَبَّرْ ذٰلِكَ

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ

وَهِىَ هَلْ يُجْبَرُ عَلَى الرَّجْعَةِ اَوْ لَايُجْبَرُ؟ فَمَنْ اِعْتَمَدَ ظَاهِرَ الْاَمْرِ وَهُوَ الْوُجُوْبُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ قَالَ لَا يُجْبَرُ وَمَنْ لَحِظَ هٰذَا الْمَعْنٰى الَّذِىْ قُلْنَاهُ مِنْ كَوْنِ الطَّلَاقِ وَاقِعًا قَالَ: هٰذَا الْاَمْرُ هُوَ عَلَى النَّدْبِ.

ترجمہ:

1۔ لیکن پہلا مسئلہ

پس بے شک جمہور اس طرف گئے ہیں بے شک طلاق اگر حیض میں واقع ہوگئی اور شمار ہوگی کہ وہ طلاق ہے حضور ﷺ کا قول ابن عمر کی حدیث میں ہے۔ ''اسے حکم دے کہ وہ البتہ رجوع کرے'' اور فقہاء نے کہا اور رجعت تو نہیں ہوتی ہے مگر بعد طلاق کے اور امام شافعیؒ نے مسلم بن خالد سے اور انہوں نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نافع کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا کیا آپ عہد نبوت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی (حیض میں) طلاق کو ایک طلاق شمار کرتے ہیں انہوں نے کہا ہاں اور انہوں نے بیان کیا کہ یہی فتویٰ خود حضرت ابن عمر کا بھی تھا۔

جن کے نزدیک یہ طلاق واقع نہیں ہوتی ان کی دلیل اس فرمان نبوت کا عموم ہے کہ ''جو فعل یا عمل ہمارے حکم کے برخلاف ہو وہ رد ہے'' اور انہوں نے کہا کہ فرمان نبوت کا یہی مفہوم ہے کہ ایسے فعل یا عمل کا نفاذ یا وقوع نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔وجہ اختلاف یہ ہے کہ طلاق سنت کی جو شرائط شریعت نے بیان کی ہیں وہ جواز اور صحت کی شرائط ہیں۔یا کمال اور تمام کی شرائط ہیں جن فقہاء کے نزدیک یہ شرائط کمال اور جواز کی ہیں ان کے نزدیک وہ طلاق واقع نہیں ہوگی جو ان شرائط کی حامل نہ ہوگی۔اور جن فقہاء کے نزدیک یہ شرائط کمال اور جواز کی ہیں ان کے نزدیک طلاق واقع ہوگی۔لیکن مستحب یہی ہوگا کہ کامل طلاق ہو اور اسی لیے جن نے کہا کہ طلاق واقع ہوگی اور رجعت پر اسے مجبور کرنا ہوگا تو گویا انہوں نے دو متضاد باتیں کی ہیں پس اس بات پر غور وفکر کرو۔

2۔اور دوسرا مسئلہ:

کہ جس نے حیض میں طلاق دی ہو کیا اسے رجوع پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ جن فقہاء نے ظاہر امر کا اعتبار کیا ہے یعنی طلاق کے واجب ہونے کا جیسا کہ جمہور کی رائے ہے انہوں نے کہا مجبور کیا جائے گا اور جنہوں نے لحاظ کیا ہے اس معنی کا وہم نے کہا ہے کہ طلاق واقع ہوگئی ہے ان کے نزدیک رجوع کا حکم استحباب پر مبنی ہے۔

اَمَّا	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلْاُوْلٰى	فَاِنَّ	اَلْجَمْهُوْرَ	اِنَّمَا
جہاں تک	مسئلہ	پہلا	بے شک	جمہور	بیشک
صَارَ	وَالِی	اَنَّ	اَلطَّلَاقَ	اِنْ	وَقَعَ
ہوگیا	اور تک	بے شک	طلاق	اگر	واقع ہو
فِیْ	اَلْحَیْضِ	اُعْتُدَّ بِهٖ	وَ	كَانَ	طَلَاقًا
میں	حیض	اس سے شمار کیا گیا	اور	ہوگی	طلاق
لِقَوْلِهٖ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ	فِیْ	حَدِیْثِ	اِبْنِ عُمَرَ	مُرْهُ
اس کا فرمان	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	میں	حدیث	ابن عمر	تو اسے حکم دے
فَلْيُرَاجِعْهَا	قَالُوْا	وَ	اَلرَّجْعَةُ	لَا	تَكُوْنُ
پھر اس سے رجوع کرے	کہا انہوں نے	اور	رجوع	نہیں	ہوگی
اِلَّا	بَعْدَ	طَلَاقٍ	وَ	رَوٰى	اَلشَّافِعِیُّ
مگر	بعد	طلاق	اور	روایت کیا	امام شافعی
عَنْ	مُسْلِمٍ	بْنِ خَالِدٍ	عَنِ	اِبْنِ جُرَيْجٍ	اَنَّهُمْ
سے	مسلم	بن خالد	سے	ابن جریج	بے شک وہ
اُرْسِلُوْا	اِلٰى	نَافِعٍ	يَسْاَلُوْنَهٗ	هَلْ	حَبِسْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام بھیجا	طرف	نافع	اسے سوال کرتے ہیں	کیا	تو نے گمان کیا
تَطْلِيقَةَ	ابْنِ عُمَرَ	عَلٰى	عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	ﷺ
طلاق	ابن عمر	پر	عہد	رسول اللہ	ﷺ
قَالَ	نَعَمْ	وَ	رُوِيَ	أَنَّهُ	الَّذِيْ
فرمایا	ہاں	اور	روایت کی گئی	بے شک وہ	جو
كَانَ	يُفْتِيْ	بِهٖ	ابْنُ عُمَرَ	وَ	أَمَّا
تھا	فتوی دیتا ہے	اس پر	ابن عمر	اور	بہرحال
مَنْ	لَمْ	يَرَ	هٰذَا	الطَّلَاقَ	وَاقِعًا
جو	نہیں	دیکھا	یہ	طلاق	واقع
فَإِنَّهُ	اِعْتَمَدَ	عُمُوْمَ	قَوْلِهٖ	ﷺ	كُلُّ
تو بے شک وہ	اعتماد کیا	عموم	آپ کا فرمان	ﷺ	ہر
فِعْلٍ	أَوْ	عَمَلٍ	لَيْسَ	عَلَيْهِ	أَمْرُنَا
فعل	یا	عمل	نہیں	اس پر	ہمارا حکم
فَهُوَ	رَدٌّ	وَ	قَالُوْا	أَمَرَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
تو وہ	روکنا	اور	انہوں نے کہا	حکم دیا	رسول اللہ نے
بِرَدِّهٖ	يُشْعِرُ	بِعَدَمِ	نُفُوْذِهٖ	وَقُوْعِهٖ	وَ
اس کے رد کا	علم دیتا ہے	عدم	اس کا نافذ ہونا	اس کا واقع ہونا	اور
بِالْجُمْلَةِ	فَسَبَبُ	الْاِخْتِلَافِ	الشُّرُوْطُ	الَّتِيْ	اِشْتَرَطَهَا
تمام	توجہ	اختلاف	شرائط	وہ جو	اسے شرط قرار دیا
الشَّرْعُ	فِيْ	الطَّلَاقِ	السُّنِّيِّ	هِيَ	شُرُوْطٌ
شرع	سے	طلاق	سنت	وہ	شرائط
صِحَّةِ	وَ	أَجْزَاءِ	أَمْ	شُرُوْطٌ	كَمَالِ
صحت	اور	جزئیں	یا	شرائط	کمال
وَ	تَمَامِ	لِمَنْ	قَالَ	شُرُوْطٌ	أَجْزَاءِ
اور	تمام	اس کے لیے	جس نے	شرائط	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ	لاَ	يَقَعُ	الطَّلاَقُ	الَّذِيْ	عَدَمَ
کہا	نہیں	واقع ہوتی	طلاق	وہ جو	عدم
هٰذِهِ	الصِّفَةُ	وَ	مَنْ	قَالَ	شُرُوْطُ
یہ	صفت	اور	جس نے	کہا	شرائط
كَمَالٍ	وَ	تَمَامٍ	قَالَ	يَقَعُ	وَ
کمال	اور	تمام	فرمایا	واقع ہوتی ہے	اور
يَنْدُبُ	اِلٰى	أَنْ	يَقَعَ	كَامِلاً	وَ
مستحب ہے	طرف	یہ کہ	واقع ہو	کامل	اور
لِذٰلِكَ	مَنْ	قَالَ	بِوُقُوْعِ	الطَّلاَقِ	وَ
اس طرح	جنہوں نے	فرمایا	واقع ہوگی	طلاق	اور
جَبْرِهٖ	عَلٰى	الرَّجْعَةِ	فَقَدْ	تَنَاقَضَ	فَتَدَبَّرْ
اس کا جبر	پر	رجوع	تحقیق	متضاد	تو تدبر کر
ذٰلِكَ	وَ	اَمَّا	الْمَسْئَلَةُ	الثَّانِيَةُ	وَ
اس	اور	جہاں تک	مسئلہ	دوسرا	اور
هِيَ	هَلْ	يُجْبَرُ	عَلٰى	الرَّجْعَةِ	أَوْ
یہ	کیا	مجبور کیا جائے گا	پر	رجوع	یا
لاَ	يُجْبَرُ	فَمَنِ	اعْتَمَدَ	ظَاهِرَ	الْاَمْرِ
نہیں	مجبور کیا جائیگا	جس نے	اعتماد کیا	ظاہر	حکم
وَ	هُوَ	الْوُجُوْبِ	عَلٰى	مَا	هُوَ
اور	وہ	وجوب	پر	جو	وہ
عَلَيْهِ	عِنْدَ	الْجَمْهُوْرِ	قَالَ	لاَ	يُجْبَرُ
اس پر	نزدیک	جمہور	فرمایا	نہیں	مجبور کیا جائیگا
وَ	مَنْ	لَحِظَ	هٰذَا	الْمَعْنٰى	الَّذِيْ
اور	جنہوں	لحاظ کیا	اس	معنی کا	وہ جو
قُلْنَا	مِنْ	كَوْنِ	الطَّلاَقِ	وَاقِعًا	قَالَ
ہم نے کہا	سے	ہوگی	طلاق	واقع	کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا	اَلْاَمْرُ	هُوَ	عَلٰی	النَّدْبِ
یہ	حکم	وہ	پر	مستحب ہونا

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ

وَهِیَ مَتٰی یُوْقَعُ الطَّلَاقُ بَعْدَ الْاِجْبَارِ فَاِنَّ مَنِ اشْتَرَطَ فِیْ ذٰلِکَ اَنْ یُّمْسِکَهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَاِنَّمَا صَارَ لِذٰلِکَ لِاَنَّهُ الْمَنْصُوْصُ عَلَیْهِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ الْمُتَقَدِّمِ، قَالُوْا: وَالْمَعْنٰی فِیْ ذٰلِکَ لِتَصِحَّ الرَّجْعَةُ بِالْوَطْءِ فِی الطُّهْرِ الَّذِیْ بَعْدَ الْحَیْضِ لِاَنَّهُ لَوْطَلَّقَهَا فِی الطُّهْرِ الَّذِیْ..... بَعْدَ الْحَیْضَةِ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهَا مِنَ الطَّلَاقِ الْآخِرِ عِدَّةٌ لِاَنَّهُ کَانَ یَکُوْنُ کَالْمُطَلَّقِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ. وَبِالْجُمْلَةِ فَقَالُوْا: اِنَّ مِنْ شَرْطِ الرَّجْعَةِ وُجُوْدَ زَمَانٍ یَصِحُّ فِیْهِ الْوَطْءُ، وَعَلٰی هٰذَا التَّعْلِیْلِ یَکُوْنُ مِنْ شُرُوْطِ طَلَاقِ السُّنَّةِ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فِیْ طُهْرٍ لَمْ یُطَلِّقْ فِی الْحَیْضَةِ الَّتِیْ قَبْلَهُ وَهُوَ اَحَدُ الشُّرُوْطِ الْمُشْتَرَطَةِ عِنْدَ مَالِکٍ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ فِیْمَا ذَکَرَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ. وَاَمَّا الَّذِیْنَ لَمْ یَشْتَرِطُوْا ذٰلِکَ، فَاِنَّهُمْ صَارُوْا اِلٰی مَا رَوٰی یُوْنُسُ بْنُ جُبَیْرٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ وَمَنْ تَابَعَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّهُ قَالَ: یُرَاجِعُهَا فَاِذَا طَهُرَتْ طَلَّقَهَا اِنْ شَاءَ، وَقَالُوْا: اَلْمَعْنٰی فِیْ ذٰلِکَ اَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِالرُّجُوْعِ عُقُوْبَةً لَهُ لِاَنَّهُ طَلَّقَ فِیْ زَمَانٍ کُرِهَ لَهُ فِیْهِ الطَّلَاقُ، فَاِذَا ذَهَبَ ذٰلِکَ الزَّمَانُ وَقَعَ مِنْهُ الطَّلَاقُ عَلٰی وَجْهٍ غَیْرِ مَکْرُوْهٍ. فَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ تَعَارُضُ الْآثَارِ فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَتَعَارُضُ مَفْهُوْمِ الْعِلَّةِ.

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ

وَهِیَ مَتٰی یُجْبَرُ؟ فَاِنَّمَا ذَهَبَ مَالِکٌ اِلٰی اَنَّهُ یُجْبَرُ عَلٰی رَجْعَتِهَا لِطُوْلِ زَمَانِ الْعِدَّةِ: لِاَنَّهُ الزَّمَانُ الَّذِیْ لَهُ فِیْهِ اِرْتِجَاعُهَا. وَاَمَّا اَشْهَبُ فَاِنَّهُ اِنَّمَا صَارَ فِیْ هٰذَا اِلٰی ظَاهِرِ الْحَدِیْثِ، لِاَنَّ فِیْهِ "مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ" فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَاجَعَةَ کَانَتْ فِی الْحَیْضَةِ، وَاَیْضًا فَاِنَّهُ قَالَ: اِنَّمَا اُمِرَ بِمُرَاجَعَتِهَا لِئَلَّا تَطُوْلَ عَلَیْهَا الْعِدَّةُ، فَاِنَّهُ اِذَا وَقَعَ عَلَیْهَا الطَّلَاقُ فِی الْحَیْضَةِ لَمْ تُعْتَدَّ بِهَا بِاِجْمَاعٍ، فَاِنْ قُلْنَا اِنَّهُ یُرَاجِعُهَا فِیْ غَیْرِ الْحَیْضَةِ کَانَ ذٰلِکَ عَلَیْهَا اَطْوَلَ، وَعَلٰی هٰذَا التَّعْلِیْلِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّجُوْزَ اِیْقَاعُ الطَّلَاقِ فِی الطُّهْرِ الَّذِیْ بَعْدَ الْحَیْضَةِ. فَسَبَبُ الْاِخْتِلَافِ هُوَ سَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ فِیْ عِلَّةِ الْاَمْرِ بِالرَّدِّ.

ترجمہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ تیسرا مسئلہ:

کہ مجبور کرنے کے بعد طلاق کب واقع ہوگی پس بے شک جنہوں نے اس میں شرط کی ہے کہ وہ اسے روکے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے تو ان کی یہ رائے اس بنا پر ہے کہ یہ حکم ابن عمر کی مذکورہ حدیث میں موجود ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ طہر میں وطی کے ذریعے رجعت صحیح ہو جائے۔ حیض کے بعد اس لیے اگر اسے طہر میں حیض کے بعد طلاق دی تو عورت پر اس دوسری طلاق کی عدت نہ ہوگی کہ یہ طلاق ایسی ہو جائے گی جیسے بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دی گئی ہو مختصر یہ ہے کہ پس فقہاء نے کہا بے شک رجعت کے لیے شرط ہے کہ ایسا وقت موجود ہو جس سے وطی صحیح ہو اور اس علت کی بناء پر ہے کہ طلاق سنت کی شرائط میں سے ہے کہ بیوی کو طہر میں طلاق دے اور اس سے پہلے کے حیض میں طلاق نہ دی جائے اور یہ ان شرائط سے ایک ہے جو شرط کے تہ ہیں۔ امام مالکؒ کے نزدیک طلاق سنت میں ہے جنہیں عبدالوہاب نے ذکر کیا ہے۔ اور لیکن جن لوگوں نے یہ شرط نہیں کی ہے تو ان کے نزدیک یونس بن جبیرؒ سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور ان کے تبعین کی حضرت ابن عمر سے مروی حدیث کے مطابق شوہر رجوع کرے گا پس جب پاک ہو جائے اسے طلاق دے دے جب چاہے اور فقہاء نے کہا حقیقت یہ ہے کہ کیونکہ اسے مکروہ زمانہ میں طلاق دینے پر طلاق دینے پر سزا کے لیے رجوع کا حکم دیا گیا ہے اور جب یہ وقت گزر گیا تو بلا کراہت طلاق کا وقت درست ہوگا وجہ اختلاف اس بارے میں وارد آثار اور علت مفہوم کے درمیان موجود تعارض ہے۔

4۔ اور چوتھا مسئلہ:

اور کب مجبور کیا جائے گا۔ امام مالکؒ کے نزدیک شوہر کو حیض کے بعد آنے والے طہر میں رجوع پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ طہر میں دل اصل رجوع کا وقت ہے۔ اور اگر رجوع نہ کیا جائے تو حیض میں طلاق کے واقع ہونے سے عورت کی عدت میں اضافہ ہو جائے گا اور لیکن اشہب ظاہر حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں آپ اسے حکم دیں کہ البتہ وہ رجوع کرے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پس یہ اس پر دلالت کرتی ہے۔

کہ بے شک رجوع حیض میں ہے اور اسی طرح انہوں نے کہا ہے بے شک رجوع کا حکم اس لیے ہے کہ تا کہ اس کی عدت میں لمبی نہ ہو جائے پس بے شک جب اس کو طلاق حیض میں واقع ہوگئی وہ اجماع کے نزدیک شمار نہیں ہوگی۔ پس اگر ہم کہیں کہ بے شک وہ رجوع حیض میں نہ کرے تو یہ عدت اس کے لیے بھی طویل ہوگی اور تعلیل کی بنا پر حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینا درست ہوگا گویا فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی وجہ رجوع کے حکم کی علت ہے۔

وَ	اَمَّا	اَلْمَسْئَلَةُ	اَلثَّالِثَةُ	وَ	هِيَ
اور	جہاں تک	مسئلہ	تیسرا	اور	یہ
مَتٰى	يُوْقَعُ	اَلطَّلَاقُ	بَعْدَ	اَلْاِجْبَارِ	فَاِنَّ
کب	واقع ہوگی	طلاق	بعد	جبر کرنا	تو بے شک
مَنْ	اِشْتَرَطَ	فِيْ	ذٰلِكَ	اَنْ	يُمْسِكَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے	شرط ٹھہرائی	میں	اس	یہ کہ	رو کے اس کو
حَتّٰی	تَطْهُرَ	ثُمَّ	تَحِيْضَ	ثُمَّ	تَطْهُرَ
یہاں تک	پاک ہو جائے	پھر	حیض آئے	پھر	پاک ہو
فَاِنَّمَا	صَارَ	لِذٰلِكَ	لِاَنَّهُ	الْمَنْصُوْصُ	عَلَيْهِ
تو بے شک	ہے	اس لیے	بے شک وہ	منصوص	علیہ
فِيْ	حَدِيْثِ	ابْنِ عُمَرَ	الْمُتَقَدِّمُ	قَالُوْا	وَ
میں	حدیث	ابن عمر	پہلے	انہوں نے کہا	اور
الْمُنٰى	فِيْ	ذٰلِكَ	لِيَصِحَّ	الرَّجْعَةُ	بِالْوَطْءِ
مطلب	میں	اس	تاکہ صحیح ہو	رجوع	وطی کیساتھ
فِيْ	الطُّهْرِ	الَّذِيْ	بَعْدَ	الْحَيْضِ	لِاَنَّهُ
میں	پاکی	وہ جو	بعد	حیض	بے شک وہ
لَوْ	طَلَّقَهَا	فِيْ	الطُّهْرِ	الَّذِيْ	بَعْدَ
اگر	طلاق دے اس کو	میں	پاکی	وہ جو	بعد
الْحَيْضَةِ	لَمْ	يَكُنْ	عَلَيْهَا	مِنَ	الطَّلَاقِ
حیض کے	نہ	ہو	اس پر	سے	طلاق
الْاٰخَرِ	عِدَّةً	لِاَنَّهُ	كَانَ	يَكُوْنُ	كَالْمُطَلِّقِ
دوسری	عدت	بے شک وہ	گویا کہ	ہو	طلاق دینے والے کی طرح
قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَ	بِالْجُمْلَةِ	فَقَالُوْا	اِنَّ
قبل	دخول	اور	تمام	پس کہا انہوں نے	بے شک
مِنْ	شَرْطِ	الرَّجْعَةِ	وُجُوْدَ	زَمَانٍ	يَصِحُّ
سے	شرط	رجوع	موجود	زمانہ	صحیح ہے
فِيْهِ	الْوَطْءُ	وَ	عَلٰى	هٰذَا	التَّعْلِيْلِ
اس میں	وطی	اور	پر	اس	علت
يَكُوْنُ	مِنْ	شُرُوْطِ	طَلَاقِ	السُّنَّةِ	اَنْ يُّطَلِّقَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی	سے	شرائط	طلاق	سنت	یہ کہ طلاق دے اس کو
فِيْ	طُهْرٍ	لَمْ	يُطَلِّقْ	فِيْ	الْحَيْضَةِ
میں	ایسے طہر	نہ	طلاق دے	میں	حیض
الَّتِيْ	قَبْلَهٗ	وَ	هُوَ	أَحَدُ	الشُّرُوْطِ
وہ	اس سے پہلے	اور	وہ	ایک	شرائط
الْمَشْرُوْطَةِ	عِنْدَ	مَالِكٍ	فِيْ	طَلَاقِ	السُّنَّةِ
مشروط	نزدیک	امام مالک	میں	طلاق	سنت
فِيْمَا	ذَكَرَهٗ	عَبْدُالْوَهَّابِ	وَ	أَمَّا	الَّذِيْنَ
اس میں وہ ہے	ذکر کیا اس کو	عبدالوھاب	اور	بہرحال	وہ لوگ
لَمْ	يَشْتَرِطُوْا	ذٰلِكَ	فَإِنَّهُمْ	صَارُوْا	إِلٰى
نہیں	شرط لگاتے	اس کی	پس بیشک وہ	وہ ہوگئے	طرف
مَارَوٰى	يُوْنُسُ	بْنُ	جُبَيْرٍ	وَ	سَعِيْدُبْنُ جُبَيْرٍ
اس کی طرف روایت کیا	یونس	بن	جبیر	اور	سعید بن جبیر

وَ	ابْنُ	سِيْرِيْنَ	وَ	مَنْ	تَابَعَهُمْ
اور	ابن	سیرین	اور	جس نے	ان کی اتباع کی
عَنِ	ابْنِ عُمَرَ	فِيْ	الْحَدِيْثِ	أَنَّهٗ	قَالَ
سے	ابن عمر	میں	حدیث	بے شک وہ	کہا اس نے
يُرَاجِعُهَا	فَإِذَا	طَهُرَتْ	طَلَّقَهَا	إِنْ	شَاءَ
رجوع کرے اس کی طرف	پس جب	پاک ہوجائے	طلاق دے اس کو	اگر	چاہے

وَ	قَالُوْا	الْمَعْنٰى	فِيْ	ذٰلِكَ	أَنَّهٗ
اور	کہا انہوں	مطلب	میں	اس	بے شک
إِنَّمَا	أَمَرَ	بِالرُّجُوْعِ	عُقُوْبَةً	لَهٗ	لِأَنَّهٗ
بیشک	حکم دیا	رجوع کا	سزا کے طور پر	اس کے لیے	اس لیے کہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَّقَ	فِيْ	زَمَانٍ	كُرِهَ	لَهُ	فِيْهِ
اس نے طلاق دی	میں	وقت	مکروہ	اس کے لیے	طلاق
فَإِذَا	ذَهَبَ	ذٰلِكَ	الزَّمَانُ	وَقَعَ	مِنْهُ
پس جب	گزر گیا	یہ	وقت	واقع ہوگی	اس کی طرف
الطَّلَاقُ	عَلٰى	وَجْهِ	غَيْرِ	مَكْرُوْهٍ	فَسَبَبَ
طلاق	پر	طریقہ	غیر	مکروہ	پس سبب

إِخْتِلَافِهِمْ	تَعَارُضُ	الْآثَارِ	فِيْ	هٰذِهِ	الْمَسْئَلَةِ
ان کا اختلاف کرنا	بالمقابل	احادیث	میں	اس	مسئلہ

وَ	تَعَارُضُ	مَفْهُوْمِ	الْعِلَّةِ	
اور	بالمقابل	سمجھنا	علت کا	
وَ	اَمَّا	الْمَسْئَلَةُ	الرَّابِعَةُ	وَ	هِيَ
اور	بہرحال	مسئلہ	چوتھا	اور	وہ
مَتٰى	يُجْبَرُ	فَإِنَّمَا	ذَهَبَ	مَالِكٌ	اِلٰى
جب	مجبور کیا جائے	پس جب کہ	وہ گیا	مالک	طرف
اَنَّهُ	يُجْبَرُ	عَلٰى	رَجْعَتِهَا	لِطُوْلِ	زَمَانٍ
بے شک	مجبور کیا گیا	پر	اس کی طرف رجوع کیا	لمبا ہونے کی وجہ	وقت

الْعِدَّةِ	لِاَنَّهُ	الزَّمَانُ	الَّذِيْ	لَهُ	فِيْهِ
عدت	اس لیے کہ وہ	وقت	وہ	اس کے لیے	اس میں
اِرْتِجَاعُهَا	وَ	اَمَّا	اَظْهَبُ	فَاِنَّهُ	اِنَّمَا
اس کا رجوع کرنا	اور	بہرحال	اظہب	پس بے شک	یقیناً
صَارَ	فِيْ	هٰذَا	اِلٰى	ظَاهِرِ	الْحَدِيْثِ
ہوگیا	میں	اس	طرف	ظاہر	حدیث
لِاَنَّ	فِيْهِ	مُرُوْءَةُ	فَلْيُرَاجِعْهَا	حَتّٰى	تَطْهُرَ
اس لیے	اس میں	حکم دو اس کو	پس وہ رجوع کرے اس سے	یہاں تک	پاکی ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَلَّ	ذٰلِکَ	عَلٰی	اَنَّ	الْمُرَاجَعَةَ	کَانَتْ
پس دلالت کی	یہ	پر	بے شک	رجوع	ہوگی
فِیْ	الْحَیْضَةِ	وَ	اَیْضًا	فَاِنَّهٗ	قَالَ
میں	حیض	اور	بھی	پس بے شک	اس نے کہا
اِنَّمَا	اَمْرٌ	بِمُرَاجِعَتِهَا	لِئَلَّا	تَطُوْلَ	عَلَیْهَا
بے شک	حکم	اس کا رجوع کرنا	تاکہ نہ	لمبی ہو	اس پر
الْعِدَّةُ	فَاِنَّهٗ	اِذَا	وَقَعَ	عَلَیْهَا	الطَّلَاقُ
عدت	پس بے شک	جب	واقع ہوئی	اس پر	طلاق
فِیْ	الْحَیْضَةِ	لَمْ	تُعْتَدَّ	بِهَا	بِاِجْمَاعٍ
میں	حیض	نہ	شمار ہوگی	اس کے ساتھ	اجماع
فَاِنْ	قُلْنَا	اِنَّهٗ	یُرَاجِعُهَا	فِیْ	غَیْرِ
پس اگر	ہم کہیں	بے شک	اس سے رجوع کرتا ہے	میں	بغیر
الْحَیْضَةِ	کَانَ	ذٰلِکَ	عَلَیْهَا	اَطْوَلُ	وَ
حیض کے	ہوگی	یہ	اس پر	زیادہ لمبی	اور
عَلٰی	هٰذَا	التَّعْلِیْلِ	فَیَنْبَغِیْ	اَنْ	یَّجُوْزَ
پر	یہ	علت	پس مناسب ہے	یہ کہ	جائز ہے
اِیْقَاعُ	الطَّلَاقِ	فِیْ	الطُّهْرِ	الَّذِیْ	بَعْدَ
واقع ہونا	طلاق کا	میں	طہر	وہ جو	بعد
الْحَیْضَةِ	فَسَبَبُ	الْاِخْتِلَافِ	هُوَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
حیض	پس سبب	اختلاف	وہ	سبب	ان کا اختلاف
فِیْ	عِلَّةِ	الْاَمْرِ	بِالرَّدِّ		
میں	علت	حکم	لوٹانے کے ساتھ		

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

فِی الْخُلْعِ

وَاسْمُ الْخُلْعِ وَالْفِدْیَةِ وَالصُّلْحِ وَالْمُبَارَاةِ کُلُّهَا تَئُوْلُ اِلٰی مَعْنًی وَّاحِدٍ وَهُوَ بَذْلُ الْمَرْاَةِ الْعِوَضَ عَلٰی طَلَاقِهَا اِلَّا اَنَّ اِسْمَ الْخُلْعِ یَخْتَصُّ بِبَذْلِهَا لَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَمِيْعَ مَا اَعْطَاهَا وَالصُّلْحُ بِبَعْضِهٖ وَالْفِدْيَةُ بِاَكْثَرِهٖ وَالْمُبَارَاةُ بِاِسْقَاطِهَاعَنْهُ حَقًّا لَهَا عَلَيْهِ عَلٰى مَازَعَمَ الْفُقَهَاءُ. وَالْكَلَامُ يَنْحَصِرُ فِيْ اُصُوْلِ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْفِرَاقِ فِيْ اَرْبَعَةِ فُصُوْلٍ: فِيْ جَوَازِ وُقُوْعِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ ثَانِيًا فِيْ شُرُوْطِ وُقُوْعِهٖ اَعْنِيْ جَوَازَ وُقُوْعِهٖ ثُمَّ ثَالِثًا فِيْ نَوْعِهٖ: اَعْنِيْ هَلْ هُوَ طَلَاقٌ اَوْفَسْخٌ؟ ثُمَّ رَابِعًا فِيْ مَا يَلْحَقُهٗ مِنَ الْاَحْكَامِ.

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ جَوَازِ وُقُوْعِهٖ

فَاَمَّا جَوَازُ وُقُوْعِهٖ فَعَلَيْهِ اَكْثَرُ الْعُلَمَآءِ وَالْاَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ: اَمَّاالْكِتَابُ فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى.

"فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ" وَاَمَّا السُّنَّةُ فَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لَا اَعِيْبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَادِيْنٍ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ بَعْدَ الدُّخُوْلِ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ؟قَالَتْ :نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا طَلْقَةً وَّاحِدَةً" خَرَّجَهٗ بِهٰذَا اللَّفْظِ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ وَشَذَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُمْهُوْرِ فَقَالَ: لَايَحِلُّ لِلزَّوْجِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ زَوْجَتِهٖ شَيْئًا وَاسْتَدَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى" فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ" مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى " وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَاتَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا الآية. وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَاَمَّا بِرِضَاهَا فَجَائِزٌ. فَسَبَبُ الْخِلَافِ حَمْلُ هٰذَا اللَّفْظِ عَلٰى عُمُوْمِهٖ اَوْعَلٰى خُصُوْصِهٖ؟

ترجمہ:

الباب الثالث: فی الخلع

تیسرا باب خلع کے بارے میں ہے خلع اور فدیہ وصلح اور مبارات تمام کے قریباً ایک ہی مفہوم ہیں اور وہ یہ کہ بیوی شوہر سے مال کے بدل طلاق حاصل کرے مگر بے شک خلع کا (نام) اسم مختص ہے کہ بیوی تمام مال جو اس کو شوہر نے دیا ہے طلاق کے حصول کے لیے خرچ کرتی ہے یعنی شوہر کو دیتی ہے اور صلح میں کچھ مال اس میں سے دیتی ہے اور فدیہ اس سے زائد دیتی ہے اور مبارات میں شوہر پر عورت کا جو حق لازم ہو عورت اس کو ساقط کر دیتی ہے جیسے کہ فقہاء نے کہا ہے اور فدیہ اس سے زائد دیتی ہے اور مبارات میں شوہر پر عورت کا جو حق لازم ہو عورت اس کو ساقط کر دیتی ہے جیسا کہ فقہاء نے کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کلام اس نوع کے جدائی تفریق کے اصول میں چار فصلوں پر مشتمل (منحصر) ہے۔(1) پہلا فی جواز وقوعہ (2) پھر دوسرا شروطی شروط وقوعہ (3) ثالثی نوعہ یعنی کیا ہوا خلع وغیرہ۔طلاق ہے فسخ ہے؟ اور بعد (4) جو اس سے متعلقہ احکام ہیں۔

1۔الفصل الاول:

پہلی فصل اس کے وقوع کے جواز کے بارے میں اکثر فقہاء کا اتفاق ہے کہ خلع جائز ہے اور اصل اس بارے میں کتاب وسنت ہے (یعنی خلع کے جواز کے دلائل کتاب وسنت میں موجود ہیں) لیکن کتاب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فلا جناح علیهما فیما افتدت به (البقرہ: 229) ترجمہ: کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کرے۔" لیکن سنت: پس ابن عباس کی حدیث ہے کہ

بے شک ثابت بن قیس کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی پس عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ کہ میں ثابت بن قیس پر اخلاق اور نہ ہی دین کے بارے میں عیب لگاتی ہوں لیکن اسلام میں داخل ہونے کے بعد میں کفر کو برا جانتی ہوں۔

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اس کا باغ واپس کر دے گی؟ عرض کیا جی ہاں پ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے ثابت) باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو امام بخاری' ابوداؤد اور نسائے نے روایت کیا ہے۔اور وہ حدیث اپنی صحت کے لحاظ سے متفق علیہ ہے۔ابو بکر بن عبداللہ المزینی جمہور فقہاء کے خلاف رائے اختیار کی ہے اور کہا ہے" شوہر کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز اپنی بیوی سے لے اور دلیل یہ ہے کہ اس نے خیال کیا بے شک اللہ تعالیٰ کا قول فلا جناح علیهما فیما افتدت به اس اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ منسوخ ہے وان اردتم استبدال زوج اتیتم احداهن قنطارا فلا تاخذوا منه شیئا (النسا:20) ترجمہ: اور اگر ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ ہی کر لو تو خواہ تم نے اسے سامان ہی کیوں نہ دیا ہوا ہو اس میں سے کچھ نہ لینا" جمہور فقہاء کے نزدیک اس آیت کے معنی ہیں کہ بیوی کی رضامندی کے بغیر لینا جائز ہے مگر رضامندی کے ساتھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔گویا وجہ خلاف اس لفظ کا (یعنی الفاظ قرآن کا) عموم یا خصوص پر محمول کرنا ہے۔

اَلْبَابُ	الثَّالِثُ	فِیْ	خُلْعٍ	وَ	اِسْمٌ
باب	تیسرا	میں	خلع کرنا	اور	نام
الْخُلْعِ	وَ	الْفِدْیَةُ	وَ	الصُّلْحُ	وَ
خلع کرنا	اور	فدیہ	اور	صلح کرنا	اور
الْمُبَارَاةُ	کُلُّهَا	تَتَوَلّٰ	اِلٰی	مَعْنًی	وَاحِدٍ
مبارات	اس کے تمام	تقریبا	طرف	معنی	ایک
وَ	هُوَ	بَذْلُ	الْمَرْاَةِ	الْعِوَضَ	عَلٰی
اور	وہ	خرچہ کرنا	عورت کا	عوض	پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَاقُهَا	اِلَّا	اَنَّ	اِسْمَ	الْخُلْعِ	يَخْتَصُّ
اس کی طلاق	مگر	بے شک	نام	خلع کرنا	خاص ہوتا ہے
بِبَدَلِهَا	لَهُ	جَمِيْعَ	مَااَعْطَاهَا	وَ	الصُّلْحُ
عورت کے خرچ کیساتھ	مرد کے لیے	تمام	جو اس نے اسے دیا	اور	صلح کرنا
بِبُضْعِهِ	وَ	اَلْفِدْيَةُ	بِاَكْثَرِهٖ	وَ	اَلْمُبَارَاةُ
اس کی بضعہ کا	اور	فدیہ دینا	اس سے زیادہ	اور	مبارات
بِاِسْقَاطِهَا	عَنْهُ	حَقًّا	لَهَا	عَلَيْهِ	عَلٰى
اس کا ساقط ہونا	اس سے	حق	عورت کے	اس پر	لازم ہے
مَا	زَعِمَ	اَلْفُقَهَاءُ	وَ	اَلْكَلَامُ	يَنْحَصِرُ
جو	ارادہ کیا	فقہاء	اور	کلام	منحصر ہے
فِيْ	اُصُوْلِ	هٰذَا	اَلنَّوْعِ	مِنَ	اَلْفِرَاقِ
میں	اصول	یہ	قسم	سے	جدائی
فِيْ	اَرْبَعَةِ	فُصُوْلٍ	فِيْ	جَوَازِ	وُقُوْعِهٖ
میں	چار	فصلیں	میں	جواز	اس کا واقع ہونا
اَوَّلًا	ثُمَّ	ثَانِيًا	فِيْ	شُرُوْطِ	وُقُوْعِهٖ
ابتداء	پھر	دوسری مرتبہ	میں	شرائط	اس کے واقع ہونے کی
اُعْنِيْ	جَوَازَ	وُقُوْعِهٖ	ثُمَّ	ثَالِثًا	فِيْ
میری مراد	جائز قرار دینا	اس کا واقع ہونا	پھر	تیسری مرتبہ	میں
نَوْعِهٖ	اُعْنِيْ	هَلْ	هُوَ	طَلَاقٌ	اَوْ
اس کی قسم میں	میری مراد	کیا	وہ	طلاق ہے	یا
فَسْخٌ	ثُمَّ	رَابِعًا	فِيْمَا	يَلْحَقُهٗ	مِنَ الْاَحْكَامِ
فسخ ہونا	پھر	چوتھا	اس بارے میں	لاحق ہوتا ہے اسے	احکام سے
فَاَمَّا	جَوَازُ	وُقُوْعِهٖ	فَعَلَيْهِ	اَكْثَرُ	اَلْعُلَمَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس بہرحال	جواز	اسکا واقع ہونا	پس اس پر	اکثر	علماء
وَ	اَلْاَصْلُ	فِیْ	ذٰلِکَ	اَلْکِتَابِ	وَ
اور	اصل	میں	وہ	کتاب	اور
اَلسُّنَّةِ	أَمَّا	اَلْکِتَابُ	فَقَوْلُهٗ تَعَالٰی	فَلَا	جُنَاحَ
سنت	بہرحال	کتاب	پس اللہ تعالیٰ کا فرمان	پس نہیں	کوئی گناہ
عَلَیْهِمَا	فِیْمَا	اَلْتَدَتْ	بِهٖ	وَ	أَمَّا
ان پر	اس صورت میں	اس نے فدیہ دیا	اس سے	اور	بہرحال
اَلسُّنَّةُ	فَحَدِیْثُ	اِبْنِ	عَبَّاسٍ	أَنَّ	اِمْرَاَةَ
سنت	پس حدیث	ابن عباس	بے شک	بے شک	عورت
ثَابِتِ بْنِ	قَیْسٍ	اَتَتِ	اَلنَّبِیَّ ﷺ		فَقَالَتْ
ثابت بن	قیس	آئی	نبی ﷺ		پس اس نے کہا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	ثَابِتُ	بْنُ	قَیْسٍ	لَا	أَعِیْبُ
اے اللہ کے رسول	ثابت	بن	قیس	نہیں	عیب لگاتی
عَلَیْهِ	فِیْ	خُلُقٍ	وَ	لَا	دِیْنٍ
اس پر	میں	عادات	اور	نہ	دین
وَ	لٰکِنْ	أَکْرَهُ	اَلْکُفْرَ	بَعْدَ	اَلدُّخُوْلِ
اور	لیکن	مکروہ سمجھتا ہوں	کفر	بعد	دخول کرنا
فِیْ	اَلْاِسْلَامِ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ		أَتَرُدِّیْنَ
میں	اسلام	پس کہا	رسول اللہ ﷺ		کیا تو رد کرتی ہے
عَلَیْهِ	حَدِیْقَتَهٗ	قَالَتْ	نَعَمْ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اس کو	اس کا باغ	اس نے کہا	جی ہاں	فرمایا	رسول اللہ ﷺ
اُقْبَلِ	اَلْحَدِیْقَةَ	وَ	طَلِّقْهَا	طَلْقَةً	وَاحِدَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو قبول کرلے	باغ	اور	طلاق دے اس کو	طلاق	ایک
خَرَّجَهُ	بِهٰذَا	اللَّفْظِ	الْبُخَارِيِّ	وَ	اَبُوْ دَاوُدَ
تخریج کی اس کی	ان	لفظ	بخاری	اور	ابوداؤد
وَ	النَّسَائِيُّ	وَ	هُوَ	حَدِيْثٌ	مُتَّفَقٌ
اور	نسائی نے	اور	وہ	حدیث	اتفاق کیا ہوا
عَلٰى	صِحَّتِهٖ	وَ	خَلَّدَ	اَبُوْ بَكْرٍ	بْنُ
پر	اس کی صحت	اور	جدا ہوا	ابوبکر	بن
عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ	عَنِ	الْجُمْهُوْرِ	فَقَالَ	لَا	يَحِلُّ
عبداللہ المزنی	سے	جمہور	پس فرمایا	نہیں	حلال کرتا
لِلزَّوْجِ	اَنْ	يَّاْخُذَ	مِنْ	زَوْجَتِهٖ	شَيْئًا
مرد کے لیے	یہ کہ	پکڑے	سے	اپنی بیوی	کچھ بھی
وَ	اسْتَدَلَّ	عَلٰى	ذٰلِكَ	بِاَنَّهٗ	زَعَمَ
اور	استدلال کیا	پر	اس	بے شک	گمان کیا
اَنَّ	قَوْلَهٗ تَعَالٰى	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ
بے شک	فرمان خداوند	پس نہیں	کوئی گناہ	ان پر	فدیہ لے اس سے اس بارے میں
مَنْسُوْخٌ	بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ	اِنْ	اَرَدْتُّمُ	اسْتِبْدَالَ
منسوخ ہے	فرمان خداوند کے ساتھ	اور	اگر	تم ارادہ کرو	بدلنا
زَوْجٍ	مَّكَانَ	زَوْجٍ	وَ	اٰتَيْتُمْ	اِحْدٰهُنَّ
بیوی	جگہ	دوسری بیوی	اور	تم نے دیا	ان میں سے کسی کو
اِفْتِدَارًا	فَلَا	تَاْخُذُوْا	مِنْهُ	شَيْئًا	اَلْاٰيَةَ
کچھ مال	نہ	لو تم	اس سے	کچھ بھی	آیت مبارکہ
وَ	الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	اَنَّ	مَعْنٰى	ذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور	جمہور	پر	بے شک	معنی	اس کا
بِغَيْرِ	رِضَاهَا	وَ	أَمَّا	بِرَضَاهَا	فَجَائِزٌ
بغیر	اسکی رضا کے	اور	بہرحال	اس کی رضا کیساتھ	پس جائز ہے
فَسَبَبُ	الْخِلَافِ	حَمْلُ	هٰذَا	اللَّفْظِ	عَلٰى
پس سبب	اختلاف کا	اٹھانا	ان	لفظوں کا	پر
عُمُوْمِهٖ	أَوْ	عَلٰى	خُصُوْصِهٖ		
عام ہونے پر	یا	پر	اس کا خاص ہونا		

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فِيْ شُرُوْطِ وُقُوْعِهٖ

فَأَمَّا شُرُوطُ جَوَازِهٖ: فَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الْقَدْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ فِيْهِ، وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى صِفَةِ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَجُوْزُ بِهٖ، وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ فِيْهَا، وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى صِفَةِ مَنْ يَجُوْزُ لَهُ الْخُلْعُ مِنَ النِّسَاءِ أَوْ مِنْ أَوْلِيَائِهِنَّ مِمَّنْ لَا تَمْلِكُ أَمْرَهَا، فَفِيْ هٰذَا الْفَصْلِ أَرْبَعُ مَسَائِلَ.

فَإِنَّ مَالِكًا وَّالشَّافِعِيَّ وَجَمَاعَةَ الْمَسْئَلَةُ الْأُوْلٰى أَمَّا مِقْدَارٌ مَا يَجُوْزُ لَهَا أَنْ تَخْتَلِعَ بِهٖ قَالُوْا: جَائِزٌ أَنْ تَخْتَلِعَ الْمَرْأَةُ بِأَكْثَرَ مِمَّا يَصِيْرُ لَهَا مِنَ الزَّوْجِ فِيْ صِدَاقِهَا إِذَا كَانَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا وَبِمِثْلِهٖ وَبِأَقَلَّ مِنْهُ، وَقَالَ قَائِلُوْنَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَّأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا عَلٰى ظَاهِرِ حَدِيْثٍ ثَابِتٍ، فَمَنْ شَبَّهَهٗ بِسَائِرِ الْأَعْوَاضِ فِيْ الْمُعَامَلَاتِ رَأٰى أَنَّ الْقَدْرَ فِيْهِ رَاجِعٌ إِلَى الرِّضَا، وَمَنْ أَخَذَ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ لَمْ يَجُزْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، وَكَأَنَّهٗ رَاٰهُ مِنْ بَابِ أَخْذِ الْمَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ.

اَلْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ

وَأَمَّا صِفَةُ الْعِوَضِ، فَإِنَّ الشَّافِعِيَّ وَأَبَا حَنِيْفَةَ يَشْتَرِطَانِ فِيْهِ أَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْمَ الصِّفَةِ وَمَعْلُوْمَ الْوُجُوْدِ، وَمَالِكٌ يُجِيْزُ فِيْهِ الْمَجْهُوْلَ الْوُجُوْدَ وَالْقَدْرَ وَالْمَعْدُوْمَ، مِثْلَ الْآبِقِ وَالشَّارِدِ وَالثَّمَرَةِ الَّتِيْ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهَا وَالْعَبْدِ غَيْرِ الْمَوْصُوْفِ.

وَحُكِيَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ جَوَازُ الْغَرَرِ وَمَنْعُ الْمَعْدُوْمِ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ تَرَدُّدُ الْعِوَضِ هٰهُنَا بَيْنَ الْعِوَضِ فِيْ الْمَبِيْعِ أَوِ الْأَشْيَاءِ الْمَوْهُوْبَةِ وَالْمُوْصٰى بِهَا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ شَبَّهَهُ بِالْبُيُوْعِ اِشْتَرَطَ فِيْهِ مَايُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوْعِ وَفِي أَعْوَاضِ الْبُيُوْعِ وَمَنْ شَبَّهَهُ بِالْهِبَاتِ لَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ. وَاخْتَلَفُوا إِذَا وَقَعَ الْخُلْعُ بِمَا لَايَحِلُّ كَالْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ هَلْ يَجِبُ لَهَا عِوَضٌ أَمْ لَا بَعْدَ اِتِّفَاقِهِمْ عَلٰى أَنَّ الطَّلَاقَ يَقَعُ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: لَا تَسْتَحِقُّ عِوَضًا وَبِهٖ قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ : يَجِبُ لَهَا مَهْرُ الْمِثْلِ.

ترجمہ:

الفصل الثانی: دوسری شرائط خلع کے بارے میں

لیکن اس کے جواز کے شرائط کے بارے میں چار امور زیر بحث آتے ہیں۔ پس ان میں سے کہ کس مقدار پر خلع جائز ہے اور ان میں سے جو حالت کی طرف لوٹتا ہے جس میں خلع جائز ہے۔ کونسی عورت کی طرف سے یا اس کے کس اولیاء کی جانب سے درست ہے جو اس عورت کے عمل کے مالک نہیں ہے پس اس فصل میں چار مسائل ہیں۔

1۔ المسئلۃ الاولیٰ: پہلا مسئلہ لیکن وہ مقدار جس سے اس کے لیے خلع کرنا جائز ہے پس امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا اگر بیوی ناشزہ (نافرمان) ہو تو وہ شوہر کی جانب سے دیئے گئے مہر سے زائد پر اتنی ہی مقدار پر اور اس سے کم پر خلع کر سکتی ہے اور کچھ کہنے والے فقہاء نے کہا ہے۔ کہ وہ شوہر کی جانب سے دیئے ہوئے مہر سے زائد پر خلع نہیں کر سکتی اس لیے کہ ثابت بن قیس کی حدیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ پس جن فقہاء نے معاملات میں تمام اعواض کے مشابہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک معارض کی مقدار باہم رضامندی پر ہے اور جن فقہاء نے حدیث کے ظاہری مفہوم پیش نظر رکھا ہے ان کے نزدیک مہر سے زائد معاوضہ پر خلع درست نہیں ہے گویا ان کے نزدیک زائد مال کا لینا بغیر حق کے ہے۔

2۔ (المسئلہ الثانیہ) دوسرا مسئلہ:

اور لیکن معاوضہ کی کیفیت پس بے شک امام شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ دونوں نے اس میں شرط لگائی ہے کہ خلع معلوم اور الکیفیت اور معلوم الوجود ہو اور امام مالکؒ کے نزدیک معدوم شی پر اور اس شی پر جس کی مقدار اور وجود معلوم نہ ہو پھر بھی خلع جائز ہے جیسے اس غلام کو معاوضہ میں دینا جو مفرور ہو یا بھاگ گیا ہو (غلام آبق) اور ایسے پھل کو معاوضہ میں دینا جو ابھی تیار نہیں ہوا اور ایسے غلام کو دینا جس کی کوئی کیفیت مقرر نہیں کی اور امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ غیر معلوم (غرر) کا معاوضہ تو صحیح ہے مگر معدوم چیز کا خلع کا معاوضہ بننا صحیح نہیں ہے غرر کا معانی جو چیز قابو میں نہ ہو اس کی بیع (مثلاً مچھلی کی پانی میں) وجہ اختلاف معاوضہ خلع کو معاوضہ بیع' ہدیہ کی ہوئی چیز اور اس چیز کے مشابہ قرار دینے کا اختلاف ہے جس کی وصیت ہو چکی ہو جن فقہاء کے نزدیک معاوضہ بیع کے معاوضہ کے مشابہ ہے اور اس میں بھی وہی شرائط ہیں جو بیع میں ہوتی ہیں تو ان کے نزدیک یہ شرائط معاوضہ خلع میں بھی متصور ہوں گی اور جن فقہاء کے نزدیک یہ معاوضہ ہبہ (ہدیہ) کے مشابہ ہے ان کے نزدیک بیع کی شرائط معاوضہ خلع میں متصور نہیں ہوں گی۔ اسی طرح فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر خلع شراب اور خنزیر جیسی کسی غیر حلال شیئے بدلے میں ہو تو کیا ان کے سوا کوئی اور معاوضہ دینا عورت پر لازم ہوگا جب کہ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ طلاق اس صورت میں بھی واقع ہو جائے گی امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورت پر کوئی معاوضہ لازم نہیں ہے جب کہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وہ مہر مثل دے گی۔

اَلْفَصْلُ	اَلثَّانِیْ	فِیْ	شُرُوْطِ	وُقُوْعِهٖ	فَاَمَّا
فصل	دوسری	میں	شرائط	اس کا واقع ہونا	بہرحال
شُرُوْطُ	جَوَازِهٖ	فَمِنْهَا	مَا	یَرْجِعُ	اِلٰی
شرائط	اسکے جواز کی	پس ان میں سے	جو	رجوع کرتا ہے	طرف
اَلْقَدْرِ	اَلَّذِیْ	یَجُوْزُ	فِیْهِ	وَ	مِنْهَا
مقدار	وہ	جائز ہوتا ہے	اس میں	اور	ان میں سے
مَا	یَرْجِعُ	اِلٰی	صِفَةِ	اَلشَّیْءِ	اَلَّذِیْ
جو	رجوع کرتا ہے	طرف	تعریف	چیز	جو
یَجُوْزُ	بِهٖ	وَ	مِنْهَا	مَا	یَرْجِعُ
جائز ہوتا ہے	اس کے	اور	ان میں سے	جو	رجوع کرتا ہے
اِلٰی	اَلْحَالِ	اَلَّتِیْ	یَجُوْزُ	فِیْهَا	وَ
طرف	حالت	جو	جائز ہوتا ہے	اس میں	اور
مِنْهَا	مَا یَرْجِعُ	اِلٰی	صِفَةِ	مَنْ	یَجُوْزُ
اس سے	جو رجوع	طرف	تعریف	وہ شخص	جائز کرتا ہے
لَهٗ	اَلْخُلْعُ	مِنَ	اَلنِّسَاءِ	اَوْ	مِنْ
اس کو	خلع	سے	عورتوں	یا	سے
اَوْلِیَائِهِنَّ	مِمَّنْ	لَا	تَمْلِكُ	اَمْرَ	هَا
ان کے ولی	اس سے	نہیں	مالک بناتا	حکم	اس کا
فَفِیْ	هٰذَا	اَلْفَصْلِ	اَرْبَعُ	مَسَائِلَ	فَاِنَّ
پس میں	یہ	فصل	چار	مسائل	پس بیشک
مَالِكًا	وَ	اَلشَّافِعِیَّ	وَ	جَمَاعَةً	اَلْمَسْئَلَةُ
مالک	اور	شافعی	اور	جماعت	مسئلہ
اَلْاُوْلٰی	اَمَّا	مِقْدَارٌ	مَا	یَجُوْزُ	لَهَا
پہلا	بہرحال	مقدار	نہیں	جائز ہوتا ہے	اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ	تَخْتَلِعَ	بِهِ	قَالُوْا	جَائِزٌ	أَنْ
یہ کہ	خلع چاہے	اس کے ساتھ	انہوں نے کہا	جائز ہے	یہ کہ
تَخْتَلِعَ	اَلْمَرْأَةُ	بِأَكْثَرِ	مِمَّا	يَصِيْرُ	لَهَا
خلع چاہے	عورت	اکثر کے ساتھ	اس سے	ہوتا ہے	اس کے لیے
مِنَ	الزَّوْجِ	فِيْ	صِدَاقِهَا	إِذَا	كَانَ
سے	بیوی	میں	اس کا مہر	جب	ہے
اَلنُّشُوْزُ	مِنْ قِبَلِهَا	وَ	بِمِثْلِهِ	وَ	بِأَقَلَّ
نافرمان	اس کی طرف سے	اور	اس کی مثل	اور	کم کے ساتھ
مِنْهُ	وَ	قَالَ	قَائِلُوْنَ	لَيْسَ	لَهُ
اس سے	اور	کہا	کہنے والوں	نہیں	اس کے لیے
أَنْ	يَّأْخُذَ	أَكْثَرَ	مِمَّا	أَعْطَا	هَا
یہ کہ	وہ لے	زیادہ	اس سے	جو دیا	اس کو
عَلٰى	ظَاهِرِ	حَدِيْثِ	ثَابِتٍ	فَمَنْ	شَبَّهَهُ
پر	ظاہر	حدیث	ثابت	پس وہ شخص	تشبیہ دی اسے
بِسَائِرِ	اَلْاَعْوَاضِ	فِيْ	اَلْمُعَامَلَاتِ	رَاٰى	أَنَّ
تمام	عوضوں	میں	معاملات	رائے دی	بے شک
اَلْقَلِيْلَ	فِيْهِ	رَاجِعٌ	إِلَى	اَلرِّضَا	وَ
مقدار	اس میں	رجوع کرنے والا	طرف	رضا	اور
مَنْ	أَخَذَ	بِظَاهِرِ	اَلْحَدِيْثِ	لَمْ	يَجُزْ
جس نے	پکڑا	ظاہر	حدیث	نہیں	جائز ہے
أَكْثَرَ	مِنْ	ذٰلِكَ	وَ	كَأَنَّهُ	رَآهُ
زیادہ	سے	اس	اور	گویا کہ وہ	دیکھا اس نے اسکو
مِنْ	بَابِ	أَخْذِ	اَلْمَالِ	بِغَيْرِ	حَقٍّ
سے	باب	لینا	مال	بغیر	حق
اَلْمَسْئَلَةُ	اَلثَّانِيَةُ	وَ	أَمَّا	صِفَةُ	اَلْعِوَضِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ	دوسرا	اور	بہرحال	تعریف	عوض
فَإِنَّ	الشَّافِعِيَّ	وَ	أَبَا حَنِيفَةَ	يَشْتَرِطَانِ	فِيهِ
پس بے شک	شافعی	اور	ابوحنیفہ	وہ شرط لگاتے ہیں	اس میں
أَنْ	يَكُونَ	مَعْلُومَ	الصِّفَةِ	وَ	مَعْلُومَ
یہ کہ	ہونا	معلوم	صفت	اور	معلوم
الْوُجُودِ	وَ	مَالِكٌ	يُجِيزُ	فِيهِ	الْمَجْهُولَ
وجود	اور	مالک	جاری رہتا ہے	اس میں	نامعلوم
الْوُجُودَ	وَ	الْقَدْرَ	وَ	الْمَعْلُومَ	مِثْلَ
وجود	اور	مقدار	اور	معدوم	مثل
الْآبِقِ	وَ	الشَّارِدِ	وَ	الثَّمَرَةِ	الَّتِي
بھاگنے والا غلام	اور	بدکا ہوا اونٹ	اور	پھل	وہ
لَمْ	يَبْدُ	صَلَاحُهَا	وَ	الْعَبْدِ	غَيْرِ
نہیں	ظاہر ہوئی	اس کی اصلاح	اور	غلام	سوا
الْمَوْصُوفِ	وَ	حَكَى	عَنْ	أَبِي حَنِيفَةَ	جَوَازُ
اوصاف بیان کیا ہوا	اور	حکایت کی	سے	ابوحنیفہ	جائز ہے
الْغَرَرِ	وَ	مَنَعُ	الْمَعْلُومِ	وَ	سَبَبُ
دھوکا دینا	اور	منع کرنا	معدوم	اور	سبب
الْخِلَافِ	تَرَدُّ	الْعِوَضَ	هٰهُنَا	بَيْنَ	الْعِوَضِ
اختلاف کرنا	لوٹاتی ہے	عوض	یہاں	درمیان	عوض
فِي	الْبُيُوعِ	أَوِ	الْأَشْيَاءِ	الْمَوْهُوبَةِ	وَ
میں	بیوع	یا	اشیاء	ہبہ کی ہوئی	اور
الْمُوصَى	بِهَا	فَمَنْ	شَبَّهَهُ	بِالْبُيُوعِ	اِشْتَرَطَ
وصیت کی ہوئی	اس کی	پس وہ شخص	اسے تشبیہ دی	بیوع کے	شرط لگائی
فِيهِ	مَا	يَشْتَرِطُ	فِي	الْبُيُوعِ	وَ
اس میں	نہیں	شرط لگائی گئی	میں	بیوع	اور
فِي	أَعْوَاضِ	الْبُيُوعِ	وَ	مَنْ	شَبَّهَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	عوضوں	بیوع	اور	وہ شخص	اسے تشبیہ دی
بِالْهِبَاتِ	لَمْ	يَشْتَرِطْ	ذٰلِكَ	وَ	اخْتَلَفُوْا
ہبات کیساتھ	نہیں	شرط لگاتا	اس کی	اور	اختلاف کیا
إِذَا	وَقَعَ	الْخُلْعُ	بِمَا	لاَ	يَحِلُّ
جب	واقع ہوا	خلع کرنا	اس کے ساتھ	نہیں	حلال ہوتا
كَالْخَمْرِ	وَ	الْخِنْزِيْرِ	هَلْ	يَجِبُ	لَهَا
جیسا کہ شراب	اور	خنزیر	کیا	واجب ہے	اس کے لیے
عِوَضٌ	أَمْ	لاَ	بَعْدَ	إِتِّفَاقِهِمْ	عَلٰى
عوض	یا	نہیں	بعد	ان کا اتفاق کرنا	پر

أَنَّ	الطَّلاَقَ	يَقَعُ	فَقَالَ مَالِكٌ	لاَ	تَسْتَحِقُّ
بے شک	طلاق	واقع ہوگی	پس امام مالک فرماتے ہیں	نہیں	طالب کرنے کا حق

عِوَضًا	وَ	بِهٖ	قَالَ	أَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ
عوض	اور	اس کے ساتھ	کہا اس	ابوحنیفہ	اور

قَالَ الشَّافِعِيُّ	يَجِبُ	لَهَا	مَهْرُ	الْمِثْلِ
کہا امام شافعی	واجب	اس کے لیے	مہر	مثلی

اَلْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ

وَأَمَّا مَا يَرْجِعُ إِلَى الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ فِيْهَا الْخُلْعُ مِنَ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ، فَإِنَّ الْجُمْهُوْرَ عَلٰى أَنَّ الْخُلْعَ جَائِزٌ مَعَ التَّرَاضِيْ إِذَا لَمْ يَكُنْ سَبَبُ رِضَاهَا بِمَا تُعْطِيْهِ إِضْرَارَهُ بِهَا، وَالْأَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى "فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ" وَشَذَّ أَبُوْ قِلَابَةَ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فَقَالَا: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْخُلْعُ عَلَيْهَا حَتّٰى يُشَاهِدَهَا تَزْنِيْ، وَحَمَلُوْا الْفَاحِشَةَ فِي الْآيَةِ عَلَى الزِّنَا. وَقَالَ دَاوُدُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا بِشَرْطِ الْخَوْفِ أَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ عَلٰى ظَاهِرِ الْآيَةِ، وَشَذَّ النُّعْمَانُ فَقَالَ يَجُوْزُ الْخُلْعُ مَعَ الْإِضْرَارِ، وَالْفِقْهُ أَنَّ الْفِدَاءَ إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ فِيْ مُقَابَلَةِ مَا بِيَدِ الرَّجُلِ مِنَ الطَّلَاقِ، فَإِنَّهُ لَمَّا جُعِلَ الطَّلَاقُ بِيَدِ الرَّجُلِ إِذَا فَرِكَ الْمَرْأَةَ جُعِلَ الْخُلْعُ بِيَدِ الْمَرْأَةِ إِذَا فَرِكَتِ الرَّجُلَ، فَيَتَحَصَّلُ فِي الْخُلْعِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَمْسَةُ أَقْوَالٍ: قَوْلٌ إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَصْلاً وَقَوْلٌ أَنَّهُ يَجُوْزُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ أَيْ مَعَ الضَّرَرِ وَقَوْلٌ إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا مَعَ مُشَاهَدَةِ الزِّنَا. وَقَوْلٌ مَعَ خَوْفِ أَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَقَوْلٌ أَنَّهُ يَجُوْزُ فِيْ كُلِّ حَالٍ إِلَّا مَعَ الضَّرَرِ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ.

المسئلہ الثالثہ: تیسرا مسئلہ:

لیکن متعلق ہے اس حالت سے کہ اس میں خلع جائز ہے اور اس حالت میں متعلق ہے جس میں جائز نہیں ہے بے شک جمہور فقہاء کے نزدیک زن وشوہر کی باہمی رضامندی سے خلع جائز ہے الا یہ کہ رضامندی کسی ایسے امر پر نہ ہو کہ جس میں عورت کا نقصان ہو اس سلسلے میں دلیل یہ فرامین الٰہی ہیں:

ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اتيتموهن الا ان ياتين بفاحشة مبينة (النساء:19)

ترجمہ: اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے

فان خفتم الا يقيما حدوا الله فلا جناح عليهما فيما افتدت (البقره)

ترجمہ: اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کرے۔

ابوقلابہ اور حسن بصری کی رائے یہ ہے کہ جب تک شوہر بیوی کو مرتکب زنا نہ دیکھے اسکا خلع کرنا روا نہیں ہے۔ کہ ان کے نزدیک مذکور بالا آیت میں فاحشہ کے معنی زنا کے ہیں۔ اور داؤد کہتے ہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کرے۔

اور داؤد کہتے ہیں کہ اس اندیشہ کی صورت میں کہ دونوں حدود اللہ کی تعمیل نہ کر سکیں گے خلع جائز ہے اور نعمان کہتے ہیں کہ خلع ضرر کے ساتھ بھی جائز ہے اور تقاضائے تفقہ یہ ہے کہ عورت کو فدیہ کا اختیار مرد کے پاس موجود طلاق کے اختیار کے بدلہ میں ہے کہ جب مرد بیوی سے ناراض ہو تو وہ اسے طلاق دے سکتا ہے اور بیوی شوہر سے نالاں ہو تو وہ اس سے خلع حاصل کر سکتی ہے۔ فرک' معنی بیوی کا شوہر کے ساتھ یا شوہر کا بیوی کے ساتھ دشمنی کرنا ناراض ہونا وغیرہ پس خلع میں یہ پانچ اقوال ہو گئے ایک قول یہ ہے کہ خلع مطلقاً جائز نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ بے شک خلع ہر حالت میں جائز ہے۔ یعنی ضرر کے ساتھ تیسرا قول یہ ہے کہ بے شک خلع جائز نہیں ہے مگر زنا کے مشاہدہ کے ساتھ جائز ہے چوتھا قول یہ ہے کہ خوف کہ زن وشوہر اللہ کی حدود کو قائم نہیں کر سکیں گے تو خلع اس صورت میں جائز ہے۔ پانچواں قول یہ ہے کہ بے شک خلع میں جائز ہے مگر ضرر کے ساتھ جائز نہیں اور یہی مشہور قول ہے۔

اَلْمَسْئَلَةُ	الثَّالِثَةُ	وَ	أَمَّا	مَا	يَرْجِعُ
مسئلہ	تیسرا	اور	بہرحال	جو	رجوع کرتا ہے
إِلَى	الْحَالِ	الَّتِيْ	يَجُوْزُ	فِيْهَا	الْخُلْعُ
طرف	حالت	جو	جائز ہوتا ہے	اس میں	خلع کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ	اَلَّتِیْ	لَا	یَجُوْزُ	فَاِنَّ	اَلْجَمْهُوْرَ
سے	جو	نہیں	جائز ہوتا	پس بے شک	جمہور
عَلٰی	اَنَّ	اَلْخُلْعَ	جَائِزٌ	مَعَ	اَلتَّرَاضِیْ
پر	بے شک	خلع کرنا	جائز	ساتھ	رضامند ہونا
اِذَا	لَمْ	یَکُنْ	سَبَبٌ	رِضَاهَا	بِمَا
جب	نہ	ہو	سبب	اس کی رضا کا	اس کے ساتھ
تُعْطِیْهِ	اِضْرَارُهُ بِهَا	وَ	اَلْاَصْلُ	فِیْ	ذٰلِکَ
جو دیا اس کو	اس کے ساتھ اسے نقصان پہنچانا	اور	اصل	میں	یہ

قَوْلِهٖ تَعَالٰی	وَ	لَا	تَعْضُلُوْ	هُنَّ	لِتَذْهَبُوْا
فرمان خداوند کریم	اور	نہ	تنگ کرو	ان کو	البتہ جائیں وہ
بِبَعْضِ	مَا	اٰتَیْتُمُوْهُنَّ	اِلَّا	اَنْ	یَّاْتِیْنَ
مرتکب ہوں	جو	تو نے دیا انہیں	مگر	یہ کہ	وہ آئیں
بِفَاحِشَةٍ	مُّبَیِّنَةٍ	وَ	قَوْلُه تَعَالٰی	فَاِنْ	خِفْتُمْ
بدچلن	کھلی	اور	فرمان خداوند کریم	پس اگر	تم خوف کرو
اَنْ	لَّا	یُّقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَلَا	جُنَاحَ
یہ کہ	نہ	قائم رکھیں	اللہ کی حدیں	پس نہیں	کوئی حرج
عَلَیْهِمَا	فِیْمَا	اَلْتَدَتْ	بِهٖ	وَ	شَذَّ
ان پر	اس میں	فدیہ دا	اس سے	اور	خلاف کیا
اَبُوْقِلَابَةَ	وَ	اَلْحَسَنُ	اَلْبَصْرِیُّ	فَقَالَا	لَا
ابوقلابہ	اور	حسن	بصری	پس انہوں نے کہا	نہیں
یَحِلُّ	لِلرَّجُلِ	اَلْخُلْعُ	عَلَیْهَا	حَتّٰی	یُشَاهِدَ
حلال ہوتا	مرد کے لیے	خلع	اس پر	یہاں تک	وہ گواہ بنائے
هَا	تَزْنِیْ	وَ	حَمَلُوْا	اَلْفَاحِشَةَ	فِیْ
اس کی	زنا کرتی ہے	اور	ظاہر کیا	برائی کرنے والی	میں
اَلْاٰیَةِ	عَلٰی	اَلزِّنَا	وَ	قَالَ	دَاوٗدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت	پر	زنا کرنا	اور	بشرطیکہ	داود
لاَ	یَجُوْزُ	اِلاَّ	بِشَرْطِ	الْخَوْفِ	أَنْ
نہیں	جائز ہوتا	مگر	شرط کے ساتھ	خوف کرنا	یہ کہ
لاَ	یُقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	عَلٰی	ظَاهِرِ	الْاٰیَةِ
نہیں	قائم رکھیں گے	اللہ کی حدیں	پر	ظاہر	آیت
وَ	شَذَّ	النُّعْمَانُ	فَقَالَ	یَجُوْزُ	الْخُلْعُ
اور	جدا ہوا	نعمان	پس کہا	جائز ہوتا ہے	خلع
مَعَ	الْاِضْرَارِ	وَ	الْفِقْهِ	أَنَّ	الْفِدَاءَ
ساتھ	نقصان پہنچانا	اور	فقہ	بے شک	فدا ہونا
اِنَّمَا	جَعَلَ	لِلْمَرْاَةِ	فِیْ	مُقَابَلَةِ	مَا
یقیناً	بنایا	عورت کے لیے	میں	مقابلہ	جو
بِیَدِ	الرَّجُلِ	مِنَ	الطَّلَاقِ	فَاِنَّهٗ	لَمَّا
ہاتھ میں	مرد	سے	طلاق	پس بے شک	جب
جَعَلَ	الطَّلَاقَ	بِیَدِ	الرَّجُلِ	اِذَا	فَرِکَ
بنایا	طلاق	ہاتھ سے	مرد	جب	ناراض کیا
الْمَرْاَةَ	جَعِلَ	الْخُلْعُ	بِیَدِ	الْمَرْاَةِ	اِذَا
عورت	بنایا	خلع کرنا	ہاتھ کے ساتھ	عورت	جب
فَرِکَتِ	الرَّجُلَ	فَیَتَحَصَّلُ	فِیْ	الْخُلْعِ	خَمْسَةُ
ناراض ہوئی	مرد	پس حاصل ہوتا ہے	میں	خلع کرنا	پانچ
أَقْوَالٍ	قَوْلٌ	اِنَّهٗ	لاَ	یَجُوْزُ	أَصْلاً
اقوال	بات کہنا	بے شک	نہیں	جائز	اصل
وَ	قَوْلٌ	اِنَّهٗ	یَجُوْزُ	عَلٰی	کُلِّ
اور	بات کہنا	بے شک وہ	جائز ہے	پر	ہر ایک
حَالٍ	أَیْ	مَعَ	الضَّرَرِ	وَ	قَوْلٌ
حالت	یعنی	ساتھ	پریشانی	اور	بات کہنا
اِنَّهٗ	لاَ	یَجُوْزُ	اِلاَّ	مَعَ	مُشَاهَدَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک وہ	نہیں	جائز	مگر	ساتھ	دیکھئے
الزِّنَا	وَ	قَوْلٌ	مَعَ	خَوْفٍ	أَنْ
زنا	اور	بات کہنا	ساتھ	خوف کرنا	یہ کہ
لَا	يُقِيمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	وَ	قَوْلٌ	إِنَّهُ
نہیں	قائم رکھیں گے	اللہ کی حدیں	اور	کہنا	بے شک وہ
يَجُوْزُ	فِيْ	كُلِّ	حَالٍ	إِلَّا	مَعَ
جائز	میں	ہر	حال	مگر	ساتھ
الضَّرَرِ	وَ	هُوَ	الْمَشْهُوْرُ		
تکلیف دینا	اور	وہ	مشہور		

اَلْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ

وَاَمَّا مَنْ يَجُوْزُ لَهُ الْخُلْعُ مِمَّنْ لَا يَجُوْزُ ' فَإِنَّهُ لَاخِلَافَ عَنْهُ عِنْدَ الْجَمْهُوْرِ أَنَّ الرَّشِيْدَةَ تُخَالِعُ عَنْ نَفْسِهَا' وَانَّ الْاَمَةَ لَاتُخَالِعُ عَنْ نَفْسِهَا إِلَّا بِرِضَاءِ سَيِّدِهَا' وَكَذٰلِكَ السَّفِيْهَةُ مَعَ وَلِيِّهَا مَنْ يُرَى الْحَجْرَ' وَقَالَ مَالِكٌ: يُخَالِعُ الْاَبُ عَلٰى اِبْنَتِهِ الصَّغِيْرَةِ كَمَا يُنْكِحُهَا وَكَذٰلِكَ عَلَى الابْنَةِ الصَّغِيْرَةِ لِاَنَّهُ عِنْدَهُ يُطَلِّقُ عَلَيْهِ' وَالْخِلَافُ فِيْ الْاِبْنِ الصَّغِيْرِ' قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْحَنِيْفَةَ: لَايَجُوْزُ لِاَنَّهُ لَايُطَلِّقُ عَلَيْهِ عِنْدَهُمْ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَخُلْعُ الْمَرِيْضَةِ يَجُوْزُ عِنْدَ مَالِكٍ إِذَا كَانَ بِقَدْرِ مِيْرَاثِهِ مِنْهَا. وَرَوَى ابْنُ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ يَجُوْزُ خُلْعُهَا بِالثُّلُثِ كُلِّهِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَوِ اخْتَلَعَتْ بِقَدْرِ مَهْرِ مِثْلِهَا جَازَ' وَكَانَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ' وَإِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِنَ الثُّلُثِ. وَاَمَّا الْمَهْلَةُ الَّتِيْ لَا وَصِيَّ لَهَا وَلَااَبَ' فَقَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: يَجُوْزُ خُلْعُهَا إِذَا كَانَ الْخُلْعُ مِثْلَهَا' وَالْجَمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهُ يَجُوْزُ خُلْعُ الْمَالِكَةِ لِنَفْسِهَا' وَهٰذَا الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ فَقَالَا: لَا يَجُوْزُ الْخُلْعُ إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ.

ترجمہ:

4۔ چوتھا مسئلہ

جس سے خلع جائز ہے اور جس سے جائز نہیں بے شک جمہور فقہاء کے نزدیک بے شک رشیدہ (عقل مند عورت) اپنے نفس کے بارے میں خلع کر سکتی ہے اور بے شک باندی اپنے نفس کے بارے میں خلع نہیں کر سکتی ہے مگر اپنے مالک کی رضامندی سے کر سکتی ہے اور اس طرح سفیہ (بے وقوف عورت) اپنے ولی کے ساتھ خلع کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان فقہاء کے نزدیک جو سفیہ پر حجر (پابندی) کے قائل ہیں اور امام مالکؒ نے کہا کہ باپ اپنی چھوٹی بیٹی کی جانب سے خلع کر سکتا ہے جیسے اپنی کم سن بیٹی کا نکاح کر سکتا ہے اور اسی طرح امام مالک کے نزدیک باپ اپنے کم سن بیٹے کی جانب سے خلع کر سکتا ہے۔

اور امام مالکؒ کے نزدیک اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف سے طلاق بھی دے سکتا ہے اور چھوٹے بیٹے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا باپ کا کم سن بیٹے کی طرف سے خلع جائز نہیں ہے کہ ان کے نزدیک باپ کا اس کی جانب سے طلاق دینا بھی درست نہیں ہے۔

واللہ اعلم۔ امام مالکؒ کے نزدیک مریضہ کا خلع جائز ہے جب وہ معاوضہ خلع اس قدر دے جس قدر اس سے شوہر کو میراث ملنے والی ہو ابن نافع نے امام مالکؒ سے یہ قول بھی روایت کیا ہے اگر مریضہ اپنی تمام میراث سے تہائی پر بھی شوہر سے خلع کر سکتی ہے اور امام شافعیؒ نے کہا اگر مہر مثل کے عوض پر خلع کر سکتی ہے اور اگر مہر مثل سے زائد ہو تو یہ زیادتی تہائی میراث سے زیادہ نہ ہو اور لیکن مہملہ عورت جس کا کوئی وصی اور باپ نہ ہو تو ابن قاسم کے نزدیک وہ مہر مثل کے بقدر عوض تک خلع کر سکتی ہے اور جمہور فقہاء کے نزدیک اپنے نفس کی مالک عورت خود بھی خلع کر سکتی ہے اور الحسن اور ابن سیرین کی الگ منفرد رائے یہ ہے کہ یعنی دونوں نے کہا کہ خلع جائز نہیں ہے مگر بادشاہ کی اجازت سے۔

اَلْمَسْئَلَةُ	الرَّابِعَةُ	وَ	اَمَّا	مَنْ	يَجُوْزُ
مسئلہ	چوتھا	اور	بہرحال	جو	جائز
لَهُ	الْخُلْعُ	مِمَّنْ	لَا	يَجُوْزُ	فَاِنَّهُ
اس کے لیے	خلع کرنا	اس سے	نہیں	جائز	بے شک وہ
لَا	خِلَافَ	عَنْهُ	عِنْدَ	الْجَمْهُوْرِ	اَنَّ
نہیں	اختلاف	اس سے	نزدیک	جمہور	بے شک
الرَّشِيْدَةَ	تُخَالِعُ	عَنْ	نَفْسِهَا	وَ	اَنَّ
عقل مند	خلع کرتی ہے	سے	اپنا نفس	اور	بے شک
اَلْاَمَةَ	لَا	تَخْلَعُ	عَنْ	نَفْسِهَا	اِلَّا
لونڈی	نہیں	خلع کرتی	سے	اپنا نفس	مگر
بِرِضَاءِ	سَيِّدِهَا	وَ	كَذٰلِكَ	السَّفِيْهَةُ	مَعَ
رضا کیساتھ	اس کا سردار	اور	اسی طرح	کم عقل	ساتھ
وَلِيُّهَا	مَنْ	يَرَى	الْحَجْرَ	وَ	قَالَ
اس کا ولی	جس نے	رائے دی	پابندی	اور	فرمایا
مَالِكٌ	يُخَالِعُ	الْاَبُ	عَلٰى	اِبْنَتِهِ	الصَّغِيْرَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک	خلع کرسکتا ہے	باپ	پر	اپنی بیٹی	چھوٹی
كَمَا	يُنْكِحُهَا	وَ	كَذٰلِكَ	عَلٰى	اِبْنَتِهٖ
جیسا کہ	نکاح کرسکتا ہے اس کا	اور	اسی طرح	پر	اپنی بیٹی
الصَّغِيْرِ	لِاَنَّهٗ	عِنْدَهٗ	يُطَلِّقُ	عَلَيْهِ	وَ
چھوٹی	بے شک اس کے لیے	اس کے نزدیک	طلاق دے سکتا ہے	اس پر	اور
اَلْخِلَافُ	فِيْ	اَلْاِبْنِ	اَلصَّغِيْرِ	قَالَ	اَلشَّافِعِيُّ
اختلاف ہے	میں	بیٹے	چھوٹے	فرمایا	امام شافعی
وَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا	يَجُوْزُ	لِاَنَّهٗ	لَا
اور	امام ابوحنیفہ	نہیں	جائز	کیونکہ	نہیں
يُطَلِّقُ	عَلَيْهِ	عِنْدَهُمْ	وَ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ
طلاق دے سکتا	اس پر	انکے نزدیک	اور	اللہ تعالیٰ	زیادہ جاننے والا
وَ	خُلْعُ	اَلْمَرِيْضَةِ	يَجُوْزُ	عِنْدَ	مَالِكٍ
اور	خلع کرنا	مریضہ	جائز	نزدیک	امام مالک
اِذَا	كَانَ	بِقَدْرِ	مِيْرَاثِهٖ	مِنْهَا	وَ
جب	ہو	بقدر	میراث	اس سے	اور
رَوٰى	اِبْنُ نَافِعٍ	عَنْ	مَالِكٍ	اَنَّهٗ	يَجُوْزُ
روایت کیا	ابن نافع	سے	امام مالک	بے شک وہ	جائز
خُلْعُهَا	بِالثُّلُثِ	كُلِّهٖ	وَ	قَالَ	اَلشَّافِعِيُّ
اس کا خلع کرنا	تہائی کیساتھ	اس کا تمام	اور	فرمایا	امام شافعی
لَوِ	اخْتَلَفَتْ	بِقَدْرِ	مَهْرِ	مِثْلِهَا	جَازَ
اگر	اختلاف کرے	بقدر	مہر	اس کی مثل	جائز ہے
وَ	كَانَ	مِنْ	رَأْسِ اَلْمَالِ	وَ	اِنْ
اور	ہو	سے	راس المال	اور	اگر
زَادَ	عَلٰى	ذٰلِكَ	كَانَتِ	اَلزِّيَادَةُ	مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ کرے	پر	اس	ہوگی	زیادتی	سے
الثُّلُثِ	وَ	أَمَّا	الْمُهْلَةُ	الَّتِيْ	لاَ
تہائی	اور	بہرحال	مہلت	وہ جو	نہ
وَصِيٌّ	لَهَا	السُّلْطَانُ	وَ	لاَ	أَبٌ
وصیت	اس کے لیے	بادشاہ	اور	نہ	باپ
فَقَالَ	ابْنُ الْقَاسِمِ	يَجُوْزُ	خُلْعُهَا	إِذَا	كَانَ
پس فرمایا	ابن قاسم	جائز ہے	خلع کرنا اس کا	جب	ہو
الْخُلْعُ	مِثْلَهَا	وَ	الْجَمْهُوْرُ	عَلٰى	أَنَّهُ
خلع کرنا	اسکی مثل (مہر)	اور	جمہور	پر	بے شک وہ
يَجُوْزُ	خُلْعُ	الْمَالِكِةِ	لِنَفْسِهَا	وَ	شَذَّ
جائز	خلع	مالک	اس کا اپنے لیے	اور	شاذ کہا
الْحَسَنُ	وَ	ابْنُ سِيْرِيْنَ	فَقَالاَ	لاَ	يَجُوْزُ
حسن	اور	ابن سیرین	پس فرمایا (دونوں نے)	نہیں	جائز
الْخُلْعُ	إِلاَّ	بِإِذْنِ	السُّلْطَانِ		
خلع کرنا	مگر	اجازت دیا	بادشاہ		

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِيْ نَوْعِهِ

وَاَمَّا نَوْعُ الْخُلْعِ فَجَمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّهُ طَلَاقٌ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ سَوٰى بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْفَسْخِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُوَفَسْخٌ وَبِهِ قَالَ اَحْمَدُ وَدَاوُدُ وَمِنَ الصَّحَابَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ كِنَايَةٌ. فَإِنْ أَرَادَ بِهِ الطَّلَاقَ كَانَ طَلَاقًا وَإِلَّا كَانَ فَسْخًا وَقَدْ قِيْلَ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ الْجَدِيْدِ أَنَّهُ طَلَاقٌ وَ فَائِدَةُ الْفَرْقِ هَلْ يُعْتَدُّ بِهِ فِيْ التَّطْلِيْقَاتِ أَمْ لَا؟ وَجَمْهُوْرُ مَنْ رَاٰى أَنَّهُ طَلَاقٌ يَجْعَلُهُ بَائِنًا لِأَنَّهُ لَوْكَانَ لِلزَّوْجِ فِي الْعِدَّةِ مِنْهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لِإِفْتِدَائِهَا مَعْنًى. وَقَالَ اَبُوْنُوْرٍ إِنْ لَّمْ يَكُنْ بِلَفْظِ الطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ وَإِنْ كَانَ بِلَفْظِ الطَّلَاقِ كَانَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ إِحْتَجَّ مَنْ جَعَلَهُ طَلَاقًا بِأَنَّ الْفُسُوْخَ إِنَّمَا هِيَ الَّتِيْ تَقْضِيْ الْفُرْقَةَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَالِيَةَ لِلزَّوْجِ فِي الْفِرَاقِ مِمَّا لَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى إِخْتِيَارِهِ ' وَهٰذَا رَاجِعٌ إِلَى الْإِخْتِيَارِ فَلَيْسَ بِفَسْخٍ ' وَاحْتَجَّ مِنْ ثَمَّ يَرَهُ طَلَاقًا بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذَكَرَ فِي كِتَابِهِ الطَّلَاقَ فَقَالَ: "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" ثُمَّ ذَكَرَ الْإِفْتِدَاءَ ثُمَّ قَالَ: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ "فَلَوْ كَانَ الْإِفْتِدَاءُ طَلَاقًا لَكَانَ الطَّلَاقُ الَّذِي لَا تَحِلُّ لَهُ فِيهِ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ هُوَ الطَّلَاقُ الرَّابِعُ وَعِنْدَ هٰؤُلَاءِ أَنَّ الْفُسُوخَ تَقَعُ بِالتَّرَاضِي قِيَاسًا عَلٰى فُسُوخِ الْبَيْعِ: أَعْنِي الْإِقَالَةَ وَعِنْدَهُ الْمُخَالِفُ أَنَّ الْآيَةَ إِنَّمَا تَضَمَّنَتْ حُكْمَ الْإِفْتِدَاءِ عَلٰى أَنَّهُ شَيْءٌ يَلْحَقُ جَمِيعَ أَنْوَاعِ الطَّلَاقِ لَا أَنَّهُ شَيْءٌ يُخْرِجُهَا مِنْ نَوْعِ فُرْقَةِ الطَّلَاقِ إِلٰى نَوْعِ فُرْقَةِ الْفَسْخِ' أَمْ لَيْسَ يُخْرِجُهَا.

ترجمہ:

تیسری فصل: خلع کی نوعیت کے بارے میں

اور یہاں خلع کی نوعیت پس جمہور فقہاء کے نزدیک بے شک خلع طلاق ہے اور یہی قول امام مالکؒ کا ہے جب کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک طلاق اور فسخ دونوں برابر ہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک خلع فسخ ہے اور یہی امام داؤد کی رائے ہے اور صحابہ کرام میں سے حضرت ابن عباس کی بھی یہی رائے ہے۔ امام شافعی سے ایک قول یہ بھی مروی ہے کہ یہ دراصل کنایہ ہے کہ اگر اس سے مراد طلاق ہو تو طلاق ہے ورنہ فسخ ہے لیکن ان کا بعد کا قول خلع کے طلاق ہونے کا ہے اور طلاق اور فسخ کا نتیجہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ خلع کو طلاق کی تعداد میں شمار کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک خلع طلاق بائن کے حکم میں ہے اس لیے کہ اگر شوہر کو عدت میں رجوع کا حق حاصل رہے تو پھر عورت کا اس کو معاوضہ دینا بے کار ہے۔ ابوثورؒ کہتے ہیں کہ اگر شوہر نے طلاق کا لفظ استعمال نہ کیا ہو تو اسے حق رجوع بھی نہیں ہے اور اگر طلاق کا لفظ استعمال کیا ہو تو پھر رجوع کا حق ہے۔

جن فقہاء نے خلع کو طلاق کہا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ فسخ وہ ہوتا ہے جس میں تفریق ہو جاتی ہے اور شوہر کا رجوع کا اختیار باقی نہیں رہتا ہے اور چونکہ خلع میں رجوع کا اختیار باقی رہتا ہے اس لیے یہ طلاق ہے اور جن فقہاء کے نزدیک خلع طلاق نہیں ہے ان کے نزدیک قرآن کریم میں پہلے مذکور ہے الطلاق مرتان اور اس کے بعد فدیہ کا ذکر ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے فان طلقھا فلاتحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ اگر فدیہ مذکورہ بھی طلاق ہی ہوتو طلاق جس کے بعد بیوی شوہر اول کے لیے اسوقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے وہ چوتھی طلاق ہوگی ان فقہاء کے نزدیک فسخ نکاح باہمی رضامندی سے ہوتا ہے جیسا کہ فسخ بیع یعنی اقالہ (عقد بیع کو فسخ کر دینا) باہمی رضامندی سے ہوتا ہے جب کہ اس رائے کے برعکس رائے کے حامل فقہاء کہتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں فدیہ کا حکم تمام اقسام طلاق کے ساتھ متعلق ہے نہ یہ کہ فدیہ کے علاوہ طلاق کے کوئی علیحدہ چیز ہے۔ پس وہ اختلاف یہ ہے کہ کیا معاوضہ کی موجودگی خلع کو طلاق کے زمرے سے نکال کر فسخ بنا دیتی ہے یا طلاق کو الگ نہیں کرتی ہے۔ (یعنی طلاق ہی رہتی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ	الثَّالِثُ	فِيْ	نَوْعِهِ	وَ	أَمَّا
فصل	تیسری	میں	اس کی قسم	اور	بہرحال
نَوْعُ	الْخُلْعِ	فَجَمْهُوْرُ	الْعُلَمَاءِ	عَلٰى	أَنَّهُ
قسم	خلع کرنا	پس جمہور	علماء	پر	بے شک وہ
طَلَاقٌ	وَ	بِهٖ	قَالَ	مَالِكٌ	وَ
طلاق ہے	اور	یہی	فرمایا	امام مالک	اور
أَبُوْ حَنِيْفَةَ	سِوٰى	بَيْنَ	الطَّلَاقِ	وَ	الْفَسْخِ
ابوحنیفہ	برابر ہے	درمیان	طلاق	اور	فسخ
وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	هُوَ	فَسْخٌ	وَ
اور	فرمایا	امام شافعی	وہ	فسخ	اور
قَدْ	رُوِيَ	عَنِ	الشَّافِعِيِّ	أَنَّهُ	كِنَايَةٌ
تحقیق	روایت کیا گیا	سے	امام شافعی	بے شک	کنایہ
فَإِنْ	أَرَادَ	بِهِ	الطَّلَاقَ	كَانَ	طَلَاقًا
پس اگر	ارادہ کرے	اس سے	طلاق	ہو	طلاق
وَ	إِلَّا	كَانَ	فَسْخًا	وَ	قَدْ
اور	مگر	ہو	فسخ	اور	تحقیق
قِيْلَ	عَنْهُ	فِيْ	قَوْلِهِ	الْجَدِيْدِ	أَنَّهُ
کہا گیا	اس سے	میں	ارشاد	نیا	بے شک وہ
طَلَاقٌ	وَ	فَائِدَةُ	الْفَرْقِ	هَلْ	يُعْتَدُّ
طلاق	اور	فائدہ	فرق	کیا	شمار کیا جائے گا
بِهٖ	فِيْ	التَّطْلِيْقَاتِ	أَمْ لَا	وَجَمْهُوْرٌ	مَنْ
اس کے ساتھ	میں	طلاقیں	یا نہیں	اور جمہور	جس نے
رَأٰى	أَنَّهُ	طَلَاقٌ	يَجْعَلُهُ	بَائِنًا	لِأَنَّهُ
دیکھا	بے شک	طلاق	وہ دیتا ہے	بائن	کیونکہ
لَوْ	كَانَ	لِلزَّوْجِ	الْعِدَّةِ	مِنْهُ	الرَّجْعَةَ
اگر	تھی	شوہر	عدت	اس سے	رجعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا	لَمْ يَكُنْ	لِلْفِدَائِهَا	مَعْنٰى	وَقَالَ	اَبُوْ نَوْرٍ
اس پر	نہیں ہوگا	اس کا فدیہ دینا	معنی	اور کہا	ابوثور
اِنْ	لَمْ يَكُنْ	بِلَفْظِ	الطَّلَاقِ	لَمْ	يَكُنْ
اگر	نہ ہو	لفظ	طلاق	نہیں	ہے وہ
لَهُ	عَلَيْهَا	رَجْعَةٌ	وَ	اِنْ	كَانَ
اس کے لیے	اس پر	رجعی	اور	اگر	تھا
بِلَفْظِ	الطَّلَاقِ	- كَانَ	لَهُ	عَلَيْهَا	الرَّجْعَةُ
لفظ کیساتھ	طلاق	تھا	اس کے لیے	اس پر	رجعت والی
اِحْتَجَّ	مِنْ	جَعَلَهُ	طَلَاقًا	بِاَنَّ	الْفَسْوَخَ
اس نے دلیل پکڑی	سے	اس نے بتایا اسے	طلاق	بے شک	فسخ کرنا
اِنَّمَا	هِيَ	الَّتِيْ	تَقْضِيْ	الْفُرْقَةَ	الْعَالِيَةَ
جزء ایر نیست	وہ	جو	وہ تقاضا کرتا ہے	جدائی	بلند
لِلزَّوْجِ	فِيْ	الْفِرَاقِ	مِمَّا	لَيْسَ	يَرْجِعُ
شوہر کے لیے	میں	جدائی	جو	نہیں	رجوع کیا
اِلٰى	اِخْتِيَارِهٖ	وَهٰذَا	رَاجِعٌ	اِلٰى	الْاِخْتِيَارِ
طرف	اسکا اختیار کرنا	اور یہ	رجوع کرنے والا	طرف	اختیار کرنے کے
فَلَيْسَ	بِفَسْخٍ	وَاحْتَجَّ	مَنْ	ثُمَّ	يَرَهٗ
پس نہیں	ساتھ توڑنا	اور دلیل پکڑی	جو	پھر	وہ دیکھے اسے
طَلَاقًا	بِاَنَّ	اللّٰهَ	تَبَارَكَ	وَ كَعَالٰى	ذَكَرَ
طلاق	یہ کہ	اللہ	تبارک	وتعالیٰ	اس نے ذکر کیا
فِيْ	كِتَابِهٖ	الطَّلَاقَ	فَقَالَ	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتَانِ
میں	اپنی کتاب	طلاق	پس اس نے کہا	طلاق	دو مرتبہ
ثُمَّ	ذَكَرَ	الْاِفْتِدَاءَ	ثُمَّ	قَالَ	فَاِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر	اس نے ذکر کیا	فدیہ دینا	پھر	اس نے کہا	پس اگر
طَلَّقَهَا	فَلَا	تَحِلُّ	لَهُ	مِنْ	بَعْدُ
وہ طلاق دیں	پس نہیں	حلال ہوتا	اس کیلئے	سے	بعد
حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهُ	فَلَوْ	كَانَ
حتی	وہ نکاح کرے	شوہر	اس کا غیر	پس اگر	تھا
الْإِفْتِدَاءُ	طَلَاقًا	لَكَانَ	الطَّلَاقُ	الَّذِيْ	لَا
فدیہ لینا	طلاق کا	تو ہو	طلاق	وہ	نہیں
تَحِلُّ	لَهُ	فِيْهِ	إِلَّا	بَعْدَ	زَوْجٍ
حلال ہوتی	اس کے لیے	اس میں	مگر	بعد	شوہر
هُوَ	الطَّلَاقُ	الرَّابِعُ	وَ	عِنْدَ	هٰؤُلَاءِ
وہ	طلاق	چوتھی	اور	وقت	وہ سب
أَنَّ	الْفُسُوْخَ	تَقَعُ	بِالتَّرَاضِيْ	قِيَاسًا	عَلٰى
بے شک	فسخ ہونا	واقع ہوگی	رضا کے ساتھ	قیاس	پر
فُسُوْخِ	الْبَيْعِ	أَعْنِيْ	الْإِقَالَةَ	وَعِنْدَهُ	الْمُخَالِفِ
توڑنا	بیع	میری مراد ہے	اقالہ	اور اسکے نزدیک	مخالف
أَنَّ	الْآيَةَ	إِنَّمَا	تَضَمَّنَتْ	حُكْمَ	الْإِفْتِدَاءِ
بے شک	نشانی	جزائیں نیست	شامل ہے	حکم	فدیہ
عَلٰى	أَنَّهُ	شَيْءٌ	يَلْحَقُ	جَمِيْعَ	أَنْوَاعِ
پر	بے شک وہ	چیز	ملتی ہے	تمام	اقسام
الطَّلَاقِ	لَا	أَنَّهُ	شَيْءٌ	يُخْرِجُهَا	مِنْ
طلاق	نہیں	بے شک وہ	چیز	نکالتا ہے اسے	سے
نَوْعِ	فُرْقَةٍ	الطَّلَاقِ	إِلٰى	نَوْعٍ	فُرْقَةٍ
نوع	جدائی	طلاق	طرف	قسم	جدائی
الْفَسْخِ	أَمْ	لَيْسَ	يُخْرِجُهَا		
فسخ کرنا	یا	نہیں	نکالتا اسے		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ
فِيْمَا يَلْحَقُهُ مِنَ الْاَحْكَامِ

وَاَمَّا لَوَاحِقُهُ فَفُرُوْعٌ كَثِيْرَةٌ لٰكِنْ نَذْكُرُ مِنْهَا مَا شَهَرَ: فَمِنْهَا هَلْ يُرْتَدَفُ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ طَلَاقٌ اَمْ لَا؟ فَقَالَ مَالِكٌ: لَا يُرْتَدَفُ اِلَّا اِنْ كَانَ الْكَلَامُ مُتَّصِلًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يُرْتَدَفُ وَاِنْ كَانَ الْكَلَامُ مُتَّصِلًا وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ: يُرْتَدَفُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْفَوْرِ وَالتَّرَاخِيْ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ اَنَّ الْعِدَّةَ عِنْدَ الْفَرِيْقِ الْاَوَّلِ مِنْ اَحْكَامِ الطَّلَاقِ وَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَحْكَامِ النِّكَاحِ وَلِذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ عِنْدَهٗ اَنْ يُّنْكِحَ مَعَ الْمَبْتُوْتَةِ اُخْتَهَا فَمَنْ رَاٰهَا مِنْ اَحْكَامِ النِّكَاحِ اِرْتَدَفَ الطَّلَاقُ عِنْدَهٗ وَ مَنْ لَّمْ يَرَ ذٰلِكَ لَمْ يَرْتَدِفْ وَمِنْهَا اَنَّ جُمْهُوْرَ الْعُلَمَاءِ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا رَجْعَةَ لِلزَّوْجِ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ فِي الْعِدَّةِ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُمَا قَالَا: اِنْ رَدَّ لَهَا مَا اَخَذَ مِنْهَا فِي الْعِدَّةِ اَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَالْفَرْقُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ نَوْرٍ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ بِلَفْظِ الطَّلَاقِ اَوْ لَا يَكُوْنَ وَمِنْهَا اَنَّ الْجُمْهُوْرَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَ قَالَتْ فِرْقَةٌ مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ: لَا يَتَزَوَّجُهَا هُوَ وَلَا غَيْرُهٗ فِي الْعِدَّةِ. وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ هَلِ الْمَنْعُ مِنَ النِّكَاحِ فِي الْعِدَّةِ عِبَادَةٌ اَوْلَيْسَ بِعِبَادَةٍ بَلْ مُعَلَّلٌ؟ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ وَسَنَالِيْ بَعْدَ وَاخْتَلَفُوْا اِذَا اخْتَلَفَ الزَّوْجُ وَالزَّوْجَةُ فِيْ مِقْدَارِ الْعَدَدِ الَّذِيْ وَقَعَ بِهِ الْخُلْعُ فَقَالَ مَالِكٌ: الْقَوْلُ قَوْلُهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ هُنَالِكَ بَيِّنَةٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: يَتَحَالَفَانِ وَيَكُوْنُ عَلَيْهَا مَهْرُ الْمِثْلِ شَبَّهَ الشَّافِعِيُّ اخْتِلَافَهُمَا بِاخْتِلَافِ الْمُتَبَايِعَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ: هِيَ مُدَّعًى عَلَيْهَا وَهُوَ مُدَّعٍ. وَمَسَائِلُ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ وَلَيْسَ مِمَّا يَلِيْقُ بِقَصْدِنَا.

ترجمہ:

چوتھی فصل: اور جو خلع سے احکام متعلق ہیں

اور لیکن خلع کے متعلق پس کثیر فروع ہیں لیکن ہم ان فروع سے بیان کرتے ہیں جو مشہور ہیں۔ خلع کے بارہ میں ایک حکم یہ ہے کہ خلع لینے والی پر کیا ساتھ ہی طلاق بھی واقع ہو جائے گی یا نہیں۔ (یرتدف معنی پیچھے سوال ہونا یہاں مراد ساتھ ہی) امام مالکؒ کے نزدیک ساتھ نہیں ہوتی مگر جب کلام ساتھ ہی ہو (تو طلاق واقع ہوگی) اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں واقع نہیں ہوتی اگر چہ ساتھ ہی ہو اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واقع ہو جائے گی اور فورا ہونے یا بعد میں ہونے کا کوئی فرق نہیں ہوگا اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بے شک عدت پہلے فریق کے نزدیک طلاق کے احکام سے ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک (عدت) نکاح کے احکام سے ہے۔ اسی لیے ان کے نزدیک جس عورت کو طلاق بتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی جا چکی ہو اس کی بہن سے (عدت گزرنے سے پہلے) نکاح نہیں ہو سکتا جن فقہاء کے نزدیک خلع احکام نکاح میں سے ہے ان کے نزدیک خلع کے ساتھ طلاق متعلق ہے اور جن کے نزدیک نہیں ہے ان کے نزدیک ساتھ ہی طلاق نہیں ہے۔ جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ خلع کرنے والی سے شوہر عدت میں رجوع نہیں کر سکتا مگر جو سعید بن مسیب اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے شوہر کے خلع کے تحت جو کچھ کہا ہے اگر وہ اثنائے عدت میں واپس کر دے تو یہ رجعت کا ثبوت متصور ہوگا۔

فرق وہ ہے جو ہم نے ابوثورؒ سے نقل کیا کہ خلع میں لفظ طلاق استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ جمہور فقہاء کا اس امر پر اجماع ہے کہ شوہر دوران عدت مختلعہ عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے جب کہ متاخر فقہاء کی یہ رائے ہے کہ وہ یا کوئی اور دوران عدت نکاح نہیں کر سکتا وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا عدت میں نکاح سے رکنا عبادت ہے یا عبادت نہیں ہے بلکہ تعلیل ہے؟ اس کے بعد مختلعہ کی عدت کے بارے میں بھی اختلاف ہے اور عنقریب بعد میں آ رہا ہے۔

اگر خلع کے بعد زن و شوہر میں خلع کی مقدار کے عوض میں اختلاف ہو جائے تو امام مالکؒ کے نزدیک عدم ثبوت شہادت (گواہ) کی صورت میں شوہر کے قول کا اعتبار ہوگا۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دونوں قسم اٹھائیں گے اور عورت کو مہر مثل دینا ہوگا اور اس مسئلہ میں امام شافعیؒ نے ان کے اختلاف کو متبایعین کے اختلاف کے مشابہ خیال کیا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک عورت مدعی علیہا اور مرد مدعی ہے اور اس باب کے مسائل زیادہ ہیں اور لیکن ان کا ذکر کرنا ہمارے مقصد سے نہیں ہے۔

فِيمَا	يَلْحَقُهُ	مِنَ	الْأَحْكَامِ	وَأَمَّا	لَوَاحِقُهُ
اس میں جو	لاحق ہوتا ہے اسے	سے	احکام	اور بہر حال	اس کے لواحق
فَفُرُوعٌ	كَثِيرَةٌ	لٰكِنْ	نَذْكُرُ	مِنْهَا	مَا
پس فروع	زیادہ ہے	لیکن	ذکر کرتے ہیں	اس	وہ جو
شُهِرَ	فَمِنْهَا	هَلْ	يَرْتَدِفُ	عَلَى	الْمُخْتَلِعَةِ
مشہور کیا	پس ان سے	کیا	شامل ہوتا ہے	پر	خلع طلب کرنے والی
طَلَاقٌ	أَمْ	لَا	فَقَالَ	مَالِكٌ	لَا
طلاق	یا	نہیں	پس کہا	امام مالک نے	نہیں
يُرْتَدَفُ	إِلَّا	أَنْ	كَانَ	الْكَلَامُ	مُتَّصِلًا
شامل ہوتا	مگر	یہ کہ	ہو	کلام	متصل
وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	لَا	يُرْتَدَفُ	وَإِنْ	كَانَ
اور کہا	شافعی	نہیں	شامل ہوتا	اور اگرچہ	ہو
الْكَلَامُ	مُتَّصِلًا	وَ	قَالَ	أَبُو حَنِيفَةَ	يُرْتَدَفُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام	متصل	اور	کہا	ابوحنیفہ نے	شامل ہوئی ہے
وَلَمْ	يُفَرِّقْ	بَيْنَ	الْفَوْرِ	وَالتَّرَاخِيْ	وَسَبَبُ
اور نہیں	تفریق کی	درمیان	جلدی	اور مہلت دیتا	اور سبب
الْجِلَافِ	أَنَّ	الْعِدَّةَ	عِنْدَ	الْفَرِيْقِ	الْأَوَّلِ
اختلاف	بے شک	عدت	نزدیک	فریق	اول
مِنْ	أَحْكَامِ	الطَّلَاقِ	وَعِنْدَ	أَبِيْ حَنِيْفَةَ	مِنْ
سے	احکام	طلاق	اور نزدیک	ابوحنیفہ	سے
أَحْكَامِ النِّكَاحِ	وَلِذٰلِكَ	لَا يَجُوْزُ	عِنْدَهُ	أَنْ	يَنْكِحَ
احکام نکاح	اور اسی لیے	نہیں جائز	اسکے نزدیک	یہ کہ	نکاح کرے
مَعَ	الْمَبْتُوْتَةِ	أُخْتَهَا	فَمَنْ	رَأَهَا	مِنْ
ساتھ	جس کی طلاق بندی گئی	اس کی بہن	پس جس نے	دیکھا اسے	سے
أَحْكَامِ	النِّكَاحِ	ارْتَدَّتْ	الطَّلَاقَ	عِنْدَهُ	وَمَنْ
احکام	نکاح	شامل ہوا	طلاق	اس کے نزدیک	اور جو
لَمْ يَرَ	ذٰلِكَ	لَمْ يَرْتَدَّ	وَمِنْهَا	أَنَّ	جُمْهُوْرَ
نہیں دیکھا	یہ	نہیں شامل ہوا	اور اس سے	بے شک	جمہور
الْعُلَمَاءِ	أَجْمَعُوْا	عَلٰى	أَنَّهُ	لَا	رَجْعَةَ
علماء	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	نہیں	رجوع
لِلزَّوْجِ	عَلَى	الْمُخْتَلِعَةِ	فِيْ	الْعِدَّةِ	إِلَّا
شوہر کے لیے	پر	خلع کرنے والی	میں	عدت	مگر
مَا	رُوِيَ	عَنْ	سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ	ابْنِ شِهَابٍ	وَ
جو	روایت کی گیا	سے	سعید بن مسیب	ابن شہاب	اور
أَنَّهُمَا	قَالَا	إِنْ	رَدَّ	لَهَا	مَا
بیشک وہ دونوں	انہوں نے کہا	اگر	رد ہو	اس کے لیے	جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخَذَ	مِنْهَا	فِيْ	الْعِدَّةِ	أَشْهَدَ	عَلَى
اخذ کیا	اس سے	میں	عدت	گواہ بنایا	پر
رَجْعَتِهَا	وَ	الْفَرْقُ	الَّذِيْ	ذَكَرْنَاهُ	عَنْ
اس کا رجوع کرنا	اور	فرق	وہ جو	ہم نے اسے ذکر کیا	سے
أَبِيْ ثَوْرٍ	بَيْنَ	أَنْ	يَكُوْنَ	بِلَفْظِ	الطَّلَاقِ
ابی ثور	درمیان	یہ کہ	ہو	لفظ کیساتھ	طلاق
أَوْ	لَا	يَكُوْنُ	وَ	مِنْهَا	أَنَّ
یا	نہ	ہو	اور	اس سے	بے شک
الْجَمْهُوْرَ	أَجْمَعُوْا	عَلَى	أَنَّ	لَهُ	أَنْ
جمہور نے	اجماع کیا	پر	بے شک	اس کے لیے	یہ کہ
يَتَزَوَّجَهَا	بِرِضَاهَا	فِيْ	عِلَّتِهَا	وَ	قَالَتْ
نکاح کرے اسے سے	اس کی رضا مندی	میں	اس کی عدت	اور	کہا
فِرْقَةٌ	مِنَ	الْمُتَأَخِّرِيْنَ	لَا	يَتَزَوَّجُهَا	هُوَ
ایک جماعت نے	سے	متاخرین	نہیں	نکاح کرتا اس سے	وہ
وَ	لَا	غَيْرُهُ	فِيْ	الْعِدَّةِ	وَ
اور	نہیں	اس کا غیر	میں	عدت	اور
سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	الْمَنْعُ	مِنَ	النِّكَاحِ
وجہ	ان کا اختلاف کرنا	کیا	منع کرنا	سے	نکاح
فِيْ	الْعِدَّةِ	عِبَادَةٌ	أَوْ	لَيْسَ	بِعِبَادَةٍ
میں	عدت	عبادت ہے	یا	نہیں	عبادت
بَلْ	مُعَلَّلٌ	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	عِدَّةِ
بلکہ	معلول	اور	اختلاف کیا	میں	عدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُخْتَلِعَةِ	وَ	سَيَأْتِيْ	بَعْدَ	وَ	اخْتَلَفُوْا
خلع کرنے والی	اور	بہت جلد تذکرہ ہوگا	بعد	اور	اختلاف کیا
إِذَا	اخْتَلَفَ	الزَّوْجُ	وَ	الزَّوْجَةُ	فِيْ
جب	اختلاف کیا	شوہر	اور	بیوی	میں
مِقْدَارِ	الْعَدَدِ	الَّذِيْ	وَقَعَ	بِهِ	الْخُلْعُ
مقدار	عدت	وہ جو	واقع ہوا	اس کے ساتھ	خلع
فَقَالَ	مَالِكٌ	اَلْقَوْلُ	قَوْلُهُ	إِنْ	لَمْ
تو فرمایا	امام مالک	قول	اس کا قول (شوہر)	اگر	نہ
يَكُنْ	هُنَالِكَ	بَيِّنَةٌ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ
ہو	یہاں	ثبوت	اور	فرمایا	امام شافعی
يَتَحَالَفَانِ	وَ	يَكُوْنُ	عَلَيْهَا	مَهْرُ	الْمِثْلِ
قسم اٹھائیں دونوں	اور	ہوگا	اس پر	مہر	مثل
شَبَّهَ	الشَّافِعِيُّ	إِخْتِلَافَهُمَا	بِاخْتِلَافِ	الْمُتَبَايِعَيْنِ	وَ
تشبیہ دی	شافعی	انکا اختلاف	ساتھ اختلاف کرنا	بائع اور مشتری	اور
قَالَ	مَالِكٌ	هِيَ	مُدَّعًى	عَلَيْهَا	وَ
فرمایا	امام مالک	وہ	دعوی کیا ہوا	جس پر	اور
هُوَ	مُدَّعٍ	وَ	مَسَائِلُ	هٰذَا	الْبَابِ
وہ	مدعی	اور	مسائل	اس	باب
كَثِيْرَةٌ	وَ	لَيْسَ	مِمَّا	يَلِيْقُ	بِقَصْدِنَا
بہت زیادہ	اور	نہیں	اس سے	ملتا ہے	ہمارا قصد کرنا

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

فِيْ تَمْيِيْزِ الطَّلَاقِ مِنَ الْفَسْخِ

وَاخْتَلَفَ قَوْلُ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَسْخِ الَّذِيْ لَايُعْتَدُّ بِهِ فِيْ التَّطْلِيْقَاتِ الثَّلَاثِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُعْتَدُّ بِهِ فِيْ الثَّلَاثِ إِلٰى قَوْلَيْنِ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُهُمَا أَنَّ النِّكَاحَ :إِنْ كَانَ فِيْهِ خِلَافٌ خَارِجٌ عَنْ مَذْهَبِهِ: أَعْنِيْ فِيْ جَوَازِهٖ وَكَانَ الْخِلَافُ مَشْهُوْرًا فَالْفُرْقَةُ عِنْدَهٗ فِيْهِ طَلَاقٌ مِثْلُ الْحُكْمِ بِتَزْوِيْجِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا وَالْمُحْرِمَ ' فَهٰذِهٖ عَلَى الرِّوَايَةِ هِيَ طَلَاقٌ لَافَسْخٌ. وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ أَنَّ الْاِعْتِبَارَ فِيْ ذٰلِكَ بِالسَّبَبِ الْمُوْجِبِ لِلتَّفْرِيْقِ' فَإِنْ كَانَ غَيْرَ رَاجِعٍ إِلَى الزَّوْجَيْنِ مِمَّا لَوْأَرَادَا الْإِقَامَةَ عَلَى الزَّوْجِيَّةِ مَعَهٗ لَمْ يَصِحَّ كَانَ فَسْخًا مِثْلَ نِكَاحِ الْمُحَرَّمَةِ بِالرَّضَاعِ أَوِالنِّكَاحِ فِيْ الْعِدَّةِ' وَإِنْ كَانَ مِمَّا لَهُمَا أَنْ يُقِيْمَا عَلَيْهِ مِثْلَ الرِّدَّةِ بِالْعَيْبِ كَانَ طَلَاقًا.

ترجمہ:

الباب الرابع: چوتھا باب طلاق کا فسخ سے تمیز یعنی فرق کرنے کے بارے میں ہے

فسخ نکاح جو تین طلاقوں میں شمار نہیں ہوتا اور طلاق جو تین طلاقوں میں شمار ہوتی ہے کے درمیان فرق کے بارے میں امام مالکؒ سے دو قول منقول ہیں ایک ان دونوں سے یہ ہے بے شک نکاح اگر اس میں اختلاف ہے مذہب سے خارج ہے یعنی جواز میں (مطلب جواز نکاح میں اختلاف ہے) اور اختلاف مشہور ہو تو اس صورت میں تفریق طلاق ہے۔ جیسے عورت کا محرم سے نکاح کرنے کا حکم کہ یہ اس روایت کے مطابق طلاق ہے فسخ نہیں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس بارے میں اصل اعتبار اس سبب کا ہوگا جو تفریق کا سبب بنا ہو۔ اگر اس سبب کا تعلق میاں بیوی سے نہ ہو کہ وہ دونوں نکاح برقرار رکھنا چاہیں مگر اسی تعلق کا باقی رکھنا درست نہ ہو تو یہ فسخ ہوگا جیسے اسی عورت سے نکاح جو رشتہ رضاعت کی بنا پر حرام ہو یا زمانہ عدت میں نکاح کرنا اور اگر سبب ایسا ہو کہ وہ اس کے باوجود بھی نکاح برقرار رکھتے ہوں مثلاً میاں بیوی میں سے کسی ایک میں کوئی عیب ہو تو یہ تفریق طلاق کہلائے گی۔

اَلْبَابُ	الرَّابِعُ	فِيْ	تَمْيِيْزِ	الطَّلَاقِ	مِنَ
باب	چوتھا	میں	فرق کرنا	طلاق	سے
الْفَسْخِ	وَ	اخْتَلَفَ	قَوْلُ	مَالِكٍ	رَحِمَهُ اللّٰهُ
فسخ ہونا	اور	اختلاف کیا	قول	امام مالک	رحمہ اللہ
فِيْ	الْفُرْقَةِ	بَيْنَ	الْفَسْخِ	الَّذِيْ	لَا
میں	فرق	درمیان	فسخ	وہ جو	نہیں
يُعْتَدُّ	بِهٖ	فِيْ	الْتَّطْلِيْقَاتِ	الثَّلَاثِ	وَ
شمار کیا جائے گا	اس سے	میں	طلاقیں	تین	اور
بَيْنَ	الطَّلَاقِ	الَّذِيْ	يُعْتَدُّ	بِهٖ	فِيْ
درمیان	طلاق	وہ جو	شمار کیا جائے گا	اس سے	میں
الثَّلَاثِ	اِلٰى	قَوْلَيْنِ	أَحَدُهُمَا	أَنَّ	النِّكَاحَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین	تک	دو قول	ان میں سے ایک	پیشگی	نکاح
إِنْ	كَانَ	فِيْهِ	خِلَافٌ	خَارِجٌ	عَنْ
اگر	ہو	اس میں	اختلاف	خارج	سے
مَذْهَبِهِ	أَعْنِيْ	فِيْ	جَوَازِهِ	وَ	كَانَ
اس کا مذہب	میری مراد	میں	اس کا جائز ہونا	اور	تھا
الْخِلَافَ	مَشْهُوْرًا	فَالْفُرْقَةُ	عِنْدَهُ	فِيْهِ	طَلَاقٌ
اختلاف	مشہور	جدائی	نزدیک اسکے	میں	طلاق
مِثْلَ	الْحُكْمِ	بِتَزْوِيْجِ	الْمَرْأَةِ	نَفْسَهَا	وَالْمَحْرَمُ
مثل	حکم	نکاح کرنا	عورت	اس کا نفس	اور محرم
فَهٰذِهِ	عَلَى	الرِّوَايَةِ	هِيَ	طَلَاقٌ	لَافَسْخَ
یہ	پر	روایت	وہ	طلاق	نہیں فسخ
وَالْقَوْلُ	الثَّانِيْ	أَنَّ	الْإِعْتِبَارَ	فِيْ	ذٰلِكَ
اور قول	دوسرا	بے شک	اعتبار کرنا	میں	یہ
بِالسَّبَبِ	الْمُوْجِبِ	لِلتَّفْرِقِ	فَإِنْ	كَانَ	غَيْرَ
سبب کیساتھ	موجب	تفرق کیساتھ	یہ کہ	تھا	غیر
رَاجِعٍ	إِلَى	الزَّوْجَيْنِ	مِمَّا	لَوْ	أَرَادَ
لوٹنے والا	طرف	زوجین	جو کہ	اگر	ارادہ کرے
الْإِقَامَةَ	عَلَى	الزَّوْجِيَّةِ	مَعَهُ	لَمْ يَصِحَّ	كَانَ
اقامت	پر	زوجیت	اس کے ساتھ	نہیں صحیح	تھی
وَإِنْ	كَانَ	مِمَّا	لَهُمَا	أَنْ	يُقِيْمَا
اور اگر	ہو	جو	ان کے لیے	یہ کہ	قائم کریں
عَلَيْهِ	مِثْلَ	الرِّدَّةِ	بِالْعَيْبِ	كَانَ	فَسْخًا
اس پر	مثل	رد کرنا	عیب کیساتھ	تھا	توڑنا
مَثَلَ نِكَاحٍ	الْمُحَرَّمَةِ	بِالرَّضَاعِ	أَوِ النِّكَاحِ	فِيْ الْعِدَّةِ	طَلَاقًا
مثل نکاح	حرام شدہ	رضاع	یا نکاح	عدت میں	طلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ
فِي التَّخْيِيرِ وَالتَّمْلِيكِ

وَمِمَّا يُعَدُّ مِنْ أَنْوَاعِ الطَّلَاقِ مِمَّا يُرَى أَنَّ لَهُ أَحْكَامًا خَاصَّةً التَّمْلِيكُ وَالتَّخْيِيرُ، وَالتَّمْلِيكُ عَنْ مَالِكٍ فِي الْمَشْهُورِ غَيْرُ التَّخْيِيرِ وَذٰلِكَ أَنَّ تَمْلِيكَ الْمَرْأَةِ إِيقَاعَ الطَّلَاقِ، فَهُوَ يَحْتَمِلُ الْوَاحِدَةَ فَمَا فَوْقَهَا، وَلِذٰلِكَ لَهُ أَنْ يُنَاكِرَهَا عِنْدَهُ فِيمَا فَوْقَ الْوَاحِدَةِ، وَالْخِيَارُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ يَقْتَضِي إِيقَاعَ طَلَاقٍ تَنْقَطِعُ مَعَهُ الْعِصْمَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَخْيِيرًا مُقَيَّدًا مِثْلَ أَنْ يَقُولَ لَهَا اِخْتَارِي نَفْسَكِ أَوْ اِخْتَارِي تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَفِي الْخِيَارِ الْمُطْلَقِ عِنْدَ مَالِكٍ لَيْسَ إِلَّا أَنْ تَخْتَارَ زَوْجَهَا أَوْ تَبِينَ مِنْهُ بِالثَّلَاثِ، وَإِنْ اِخْتَارَتْ وَاحِدَةً لَمْ يَكُنْ لَهَا ذٰلِكَ، وَالْمُمَلَّكَةُ لَا يَبْطُلُ تَمْلِيكُهَا عِنْدَهُ إِنْ لَمْ تُوقِعِ الطَّلَاقَ حَتَّى يَطُولَ الْأَمْرُ بِهَا عَلَى إِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ أَوْ يَتَفَرَّقَا مِنَ الْمَجْلِسِ، وَالرِّوَايَةُ الثَّانِيَةُ أَنَّهُ يَبْقَى لَهَا التَّمْلِيكُ إِلَى أَنْ تُرَدَّ أَوْ تُطَلِّقَ، وَالْفَرْقُ عِنْدَ مَالِكٍ بَيْنَ التَّمْلِيكِ وَتَوْكِيلِهِ إِيَّاهَا عَلَى تَطْلِيقِ نَفْسِهَا أَنَّ فِي الْتَّوْكِيلِ لَهُ أَنْ يَعْزِلَهَا قَبْلَ أَنْ تُطَلِّقَ وَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ فِي التَّمْلِيكِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِخْتَارِي وَأَمْرُكِ بِيَدِكِ سَوَاءٌ، وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ طَلَاقًا إِلَّا أَنْ يَنْوِيَهُ، وَإِنْ نَوَاهُ فَهُوَ مَا أَرَادَ إِنْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِلَّا ثَلَاثًا، فَلَهُ عِنْدَهُ أَنْ يُنَاكِرَهَا فِي الطَّلَاقِ نَفْسَهُ، وَفِي الْعَدَدِ فِي الْخِيَارِ أَوِ التَّمْلِيكِ، وَهِيَ عِنْدَهُ إِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا رَجْعِيَّةً، وَكَذٰلِكَ هِيَ عِنْدَ مَالِكٍ فِي التَّمْلِيكِ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ: الْخِيَارُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، فَإِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فِي التَّمْلِيكِ وَاحِدَةً فَهِيَ بَائِنَةٌ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ الْخِيَارُ وَالتَّمْلِيكُ وَاحِدَةٌ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا، وَقَدْ قِيلَ الْقَوْلُ قَوْلُهَا فِي أَعْدَادِ الطَّلَاقِ فِي التَّمْلِيكِ، وَلَيْسَ الزَّوْجُ مُنَاكِرَهَا، وَهٰذَا الْقَوْلُ مَرْوِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ وَإِنَّ الْمُسَيَّبِ، وَبِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ، وَقَدْ قِيلَ إِنَّهُ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ فِي التَّمْلِيكِ إِلَّا أَنْ تُطَلِّقَ نَفْسَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، وَذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، رُوِيَ أَنَّهُ جَاءَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ قَالَ

الباب الخامس: پانچواں باب: اختیار اور تملیک کے بارے میں

طلاق کی اقسام سے جو شمار ہوتے ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ بے شک اس کے لیے خاص احکام تملیک اور اختیار کے ہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک تملیک تخییر کے غیر ہے اور یہ ہے بے شک تملیک ان کے نزدیک یہ ہے طلاق واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں عورت کو مالک بنا دیتا ہے۔ ایک طلاق ہو یا زائد اور شوہر اگر چاہے تو طلاق رد بھی کر سکتا ہے جب کہ خیار (اختیار) اس کے برعکس ہے۔ یعنی خیار سے ایسی واقع ہوتی ہے جس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کہ تخییر یعنی خیار مقید ہو کہ مثلاً کہ وہ شوہر عورت کے لیے ہے تو اپنے نفس کو کر لے۔ یا ایک طلاق یا دو طلاقیں اختیار کر لے۔ جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک خیار مطلق وہ یا تو اپنے شوہر کا انتخاب کرے یا تین طلاق اختیار کرے اس سے جدا (بائنہ) ہو جائے اور اس صورت میں اسے ایک طلاق کا خیار (اختیار) نہیں ہوگا۔ امام مالکؒ کے نزدیک اگر عورت اپنے آپ پر طلاق نہ کرے تو تملیک باطل نہیں ہوتی ہے۔ الا یہ کہ یا تو زیادہ لمبا عرصہ گزر جائے یا وہ مجلس ختم ہو جائے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ تملیک اس وقت تک قائم رہے گی جب تک عورت یا تو اپنے آپ کو طلاق دے لے یا اس تملیک کو رد کر دے۔ اور امام مالک نزدیک تملیک اور توکیل (یعنی بیوی کو اپنے آپ طلاق کا وکیل بنا دینے میں) فرق یہ ہے کہ توکیل میں عورت کے اپنے آپکو طلاق دینے سے پہلے شوہر اس کے قریب جا سکتا ہے۔ جب کہ تملیک میں شوہر کو ایسا اختیار نہیں ہے اور امام شافعی نے کہا تجھے اختیار ہے اور تیرا معاملہ یا امر تیرے ہاتھ میں ہے یہ دونوں الفاظ برابر ہیں اور ان سے طلاقیں ہوگی الا یہ کہ وہ شوہر نیت کرے اور اگر اس نے نیت کی پس وہ ہوگی جو اسنے ارادہ کیا اگر ایک کا ارادہ کیا تو پس ایک طلاق ہوگی اور مگر تین کا ارادہ کیا پس تین طلاقیں ہوں گی اور وہ عورت کے اپنے اوپر طلاق واقع کرنے اور تملیک کے عدد پر معترض بھی ہو سکتا ہے اور اگر وہ اپنے نفس کو طلاق دے لے تو وہ طلاق رجعی ہوگی اور اسی طرح وہ امام مالکؒ کے نزدیک تملیک ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک خیار طلاق نہیں ہے پس اگر عورت اپنے نفس کو تملیک کی صورت میں ایک طلاق دے پس وہ بائنہ ہوگی۔

اور ابن ثوریؒ نے کہ الخیار والتملیک ایک ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں اور تملیک کی صورت میں تعداد طلاق کے بارے میں عورت کا قول معتبر ہوگا اور شوہر اس کو رد نہیں کر سکے گا۔ اور یہی قول حضرت علی اور حضرت ابن المسیب سے مروی ہے اور یہی قول زہری اور عطاء کا ہے حضرت ابن عباس اور حضرت عمر سے یہ مروی ہے کہ تملیک میں عورت اپنے آپ کو صرف ایک طلاق دے سکتی ہے۔ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا

اَلْبَابُ	اَلْخَامِسُ	فِیْ	اَلتَّخْیِیْرِ	وَ	اَلتَّمْلِیْکِ
باب	پانچواں	میں	اختیار دینا	اور	مالک بنانا
وَ مِمَّا	یَعُدُّ	مِنْ اَنْوَاعِ	اَلطَّلَاقِ	مِمَّا	یُرٰی
اور جو	شمار کرتا ہے	اقسام سے	طلاق	جو	دیکھا جاتا ہے
اَنَّ	لَهٗ	اَحْکَامًا	خَاصَّةً	اَلتَّمْلِیْکُ	وَ
بے شک	احکام	احکام	خاص	تملیک	اور
وَالتَّمْلِیْکُ	عَنْ	مَالِکٍ	فِیْ	اَلْمَشْهُوْرِ	غَیْرُ
اور تملیک	سے	مالک	میں	مشہور	علاوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّخْيِيْرِ	وَذٰلِكَ	أَنَّ	تَمْلِيْكَ	الْمَرْأَةِ	إِيْقَاعَ
اختیار دینا	اور یہ	بے شک	تملیک	عورت	واقع کرنا
الطَّلَاقِ	فَهُوَ	يَحْتَمِلُ	الْوَاحِدَةَ	فَمَا	فَوْقَهَا
طلاق	پس وہ	احتمال رکھتا ہے	ایک کا	اور جو	اس کے اوپر
وَلِذٰلِكَ	لَهُ	أَنْ	يُنَاكِرَهَا	عِنْدَهُ	فِيْمَا
اور اسی لیے	اس کے لیے	یہ کہ	انکار کرسکتا ہے اسے	اسکے نزدیک	اس میں
فَوْقَ	الْوَاحِدَةِ	وَالْخِيَارُ	بِخِلَافِ	ذٰلِكَ	لِأَنَّهُ
اوپر	ایک	اور اختیار	بخلاف	اس کے	کیونکہ
يَقْتَضِيْ	إِيْقَاعَ	طَلَاقٍ	تَنْقَطِعُ	مَعَهُ	الْعِصْمَةُ
تقاضا کرتا ہے	واقع کرنا	طلاق	ختم ہوتا ہے	اسکے ساتھ	عصمت
إِلَّا	أَنْ	يَكُوْنَ	تَخْيِيْرًا	مُقَيَّدًا	مِثْلَ
مگر یہ	کہ	ہو	اختیار دینا	مقید	مثل
أَنْ	يَقُوْلَ	لَهَا	اِخْتَارِيْ	نَفْسَكِ	أَوْ
یہ کہ	وہ کہے	اس کو	اختیار کر	اپنی جان	یا
اِخْتَارِيْ	تَطْلِيْقَةً	أَوْ	تَطْلِيْقَتَيْنِ	فَفِيْ	الْخِيَارِ
اختیار کر	ایک طلاق	یا	دو طلاقیں	پس میں	اختیار
الْمُطْلَقِ	عِنْدَ	مَالِكٍ	لَيْسَ	إِلَّا أَنْ	تَخْتَارَ
مطلق	نزدیک	مالک	نہیں	مگر یہ کہ	اختیار کرے
زَوْجَهَا	أَوْ تَبِيْنَ	مِنْهُ	بِالثَّلَاثِ	وَإِنْ	اِخْتَارَتْ
اس کا شوہر	یا جدا ہو جائے	اس سے	تین کے ساتھ	اور اگر	اختیار کرے
وَاحِدَةً	لَمْ	يَكُنْ	لَهَا	ذٰلِكَ	وَالْمُمَلَّكَةُ
وہ ایک	نہیں	ہوگا	اس کے لیے	یہ	اور مملوکہ
لَا يَبْطُلُ	تَمْلِيْكُهَا	عِنْدَهُ	إِنْ	لَمْ	تُوْقِعْ
نہیں باطل ہوتی	اس کی تملیک	اس کے نزدیک	اگر	نہیں	واقع ہوا
الطَّلَاقَ	حَتّٰى	يُطَوِّلَ	الْأَمْرُ	بِهَا	عَلٰى
طلاق	حتی کہ	وہ دے	کام	اس کے ساتھ	اوپر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِحْدَى	الرِّوَايَتَيْنِ	أَوْ	يَتَفَرَّقَا	مِنَ	الْمَجْلِسِ
ایک	روایتیں	یا	وہ جدا ہوتے ہیں	سے	مجلس
وَالرِّوَايَةِ	الثَّانِيَةِ	أَنَّهُ	يَبْقَى	لَهَا	التَّمْلِيكُ
اور روایت	دوسری	بے شک وہ	باقی رہتا ہے	اس کے لیے	تملیک
إِلَى	أَنْ	تُرَدَّ	أَوْ	تُطَلِّقَ	وَالْفَرْقُ
یہاں تک	کہ	وہ لوٹائے	یا	وہ طلاق دے	اور فرق
عِنْدَ	مَالِكٍ	بَيْنَ	التَّمْلِيكِ	وَ	تَوْكِيلِهِ
نزدیک	امام مالک نے	درمیان	تملیک	اور	اس کی توکیل
إِيَّاهَا	عَلَى	تَطْلِيقِ	نَفْسِهَا	أَنَّ	فِي
خاص کرا سے	اوپر	طلاق دینا	اپنے آپ کو	بے شک	میں
التَّوْكِيلِ	لَهُ	أَنْ	يُعْزِلَهَا	قَبْلَ	أَنْ
وکالت	اس کے لیے	یہ کہ	معزول کر دے اسے	پہلے	یہ کہ
تُطَلِّقَ	وَلَيْسَ	لَهُ	ذٰلِكَ	فِي	التَّمْلِيكِ
طلاق دے	اور نہیں	اس کے لیے	یہ	میں	تملیک
وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	إِخْتَارِي	وَأَمْرُكِ	بِيَدِكِ	سَوَاءٌ
اور کہا	شافعی	اختیار کر	تیرا معاملہ	تیرے ہاتھ میں	برابر ہے
وَلَا يَكُونُ	ذٰلِكَ	طَلَاقًا	إِلَّا	أَنْ يَنْوِيَهُ	وَإِنْ
اور نہ ہو	یہ	طلاق	مگر	یہ کہ وہ اس کی نیت کرے	اور اگر
فَهُوَ	مَا أَرَادَ	إِنْ	وَاحِدَةً	فَوَاحِدَةٌ	وَإِلَّا فَثَلَاثٌ
پس وہ	جو چاہا	اگر	ایک ہے	پس وہ ایک ہے	وگرنہ تین
فَثَلَاثٌ	لَهُ	عِنْدَهُ	أَنْ	يُنَاكِرَهَا	فِي
پس تین	اس کے لیے	اسکے نزدیک	یہ کہ	انکار کرے اسکا	میں
الطَّلَاقِ	نَفْسَهُ	وَفِي	الْعَدَدِ	فِي	الْخِيَارِ
طلاق	اس کے نفس کو	اور میں	عدد	میں	اختیار
أَوِ	التَّمْلِيكِ	وَهِيَ	عِنْدَهُ	إِنْ	طَلَّقَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا	تملیک	اور وہ	وَكَذٰلِكَ	رَجْعِيَّةٌ	نَفْسَهَا
اپنے آپ کو	رجعی	اور اس طرح	ہو	عند مالک	فِي
التَّمْلِيْكِ	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَاَصْحَابُهٗ	اَلْخِيَارُ	لَيْسَ
تملیک	اور کہا	ابوحنیفہ	اور آپ کے اصحاب	اختیار	نہیں
بِطَلَاقٍ	فَاِنْ	طَلَّقَتْ	نَفْسَهَا	فِي	التَّمْلِيْكِ
طلاق کیساتھ	پس اگر	طلاق دے	وہ اپنے آپکو	میں	تملیک
وَاحِدَةً	فَهِيَ	بَائِنَةٌ	وَقَالَ	الثَّوْرِيُّ	اَلْخِيَارُ
ایک	پس وہ	بائن ہے	اور کہا	ثوری نے	اختیار
وَالتَّمْلِيْكُ	وَاحِدَةٌ	لَافَرْقَ	بَيْنَهُمَا	وَقَدْ	قِيْلَ
اور تملیک	ایک ہے	نہیں فرق	ان کے درمیان	اور تحقیق	کہا گیا
اَلْقَوْلُ	قَوْلُهَا	فِيْ	أَعْدَادِ	الطَّلَاقِ	فِيْ
کہنا	اس کا کہنا	میں	تعداد	طلاق	میں
التَّمْلِيْكِ	وَلَيْسَ	الزَّوْجُ	مُنَاكِرَتَهَا	وَهٰذَا الْقَوْلُ	مَرْوِيٌّ
تملیک	اور نہیں	زوج	اس کا انکار کرنے والا	اور یہ قول	مروی ہے
عَنْ	عَلِيٍّ	وَابْنِ	الْمُسَيَّبِ	وَبِهٖ	قَالَ
سے	پر	اور ابن	مسیب ہے	اور اسی پر	کہا
الزُّهْرِيُّ	وَ	عَطَاءٌ	وَقَدْ	قِيْلَ	اِنَّهٗ
زھری	اور	عطاء	اور تحقیق	کہا گیا	بے شک وہ
لَيْسَ	لِلْمَرْأَةِ	فِي	التَّمْلِيْكِ	اِلَّا	أَنْ
نہیں	عورت کیلئے	میں	تملیک	مگر	یہ کہ
تُطَلِّقَ	نَفْسَهَا	تَطْلِيْقَةً	وَاحِدَةً	وَذٰلِكَ	مَرْوِيٌّ
طلاق دی گئی	اپنے آپکو	طلاق	ایک	اور یہ	مروی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍؓ	وَعُمَرَؓ	رَوٰى	اَنَّهٗ	جَاءَ
سے	ابن عباسؓ	اور عمرؓ	روایت کی	بے شک وہ	آیا
ابْنُ	مَسْعُوْدٍ	رَجُلٌ	قَالَ		
ابن	مسعود	آدمی	اس نے کہا		

كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِمْرَاَتِيْ بَعْضُ مَايَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ: لَوْ اَنَّ الَّذِيْ بِيَدِكَ مِنْ اَمْرِيْ بِيَدِيْ لَعَلِمْتَ كَيْفَ اَصْنَعُ، قَالَ فَاِنَّ الَّذِيْ بِيَدِيْ مِنْ اَمْرِكِ بِيَدِكِ، قَالَتْ فَاَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، قَالَ: اَرَاهَا وَاحِدَةً وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهَا مَادَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا، وَسَاَلْتُ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ، ثُمَّ لَقِيَهٗ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: صَنَعَ اللّٰهُ بِالرِّجَالِ وَفَعَلَ يَعْمِدُوْنَ اِلٰى مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَيَجْعَلُوْنَهٗ بِاَيْدِي النِّسَاءِ بِفِيْهَا التُّرَابُ، مَاذَا قُلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قُلْتُ اَرَاهَا وَاحِدَةً وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ: وَاَنَااَرٰى ذٰلِكَ، وَلَوْ رَاَيْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ لَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُصِبْ، وَقَدْ قِيْلَ لَيْسَ التَّمْلِيْكُ بِشَيْءٍ لِاَنَّ مَاجَعَلَ الشَّرْعُ بِيَدِ الرَّجُلِ لَيْسَ يَجُوْزُ اَنْ يُّرْجِعَ اِلٰى يَدِ الْمَرْاَةِ بِجَعْلِ جَاعِلٍ. وَكَذٰلِكَ التَّخْيِيْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ وَقَوْلُ مَالِكٍ فِيْ الْمُطَلَّقَةِ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فِيْ الطَّلَاقِ اَوِ الْبَقَاءِ عَلَى الْعِصْمَةِ مَادَامَتْ فِيْ الْمَجْلِسِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَجَمَاعَةِ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ اَنَّ التَّمْلِيْكَ اِذَا اَرَادَ بِهِ الطَّلَاقَ كَالْوَكَالَةِ، وَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ ذٰلِكَ مَتٰى اَحَبَّ ذٰلِكَ مَالَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ، وَاِنَّمَا صَارَ الْجُمْهُوْرُ لِلْقَضَاءِ بِالتَّمْلِيْكِ اَوِ التَّخْيِيْرِ، وَجَعَلَ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ لِمَا ثَبَتَ مِنْ تَخْيِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ، قَالَتْ عَائِشَةُ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا، لٰكِنْ اَهْلُ الظَّاهِرِ يَرَوْنَ اَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُنَّ لَوْ اِخْتَرْنَ اَنْفُسَهُنَّ طَلَّقَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اَنَّهُنَّ كُنَّ يُطَلِّقْنَ بِنَفْسِ اِخْتِيَارِ الطَّلَاقِ. وَاِنَّمَا صَارَ جُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ اِلَى التَّخْيِيْرِ وَالتَّمْلِيْكِ وَاحِدٌ فِي الْحُكْمِ، لِاَنَّ مِنْ عُرْفِ دَلَالَةِ اللُّغَةِ اَنَّ مَنْ مَلَّكَ اِنْسَانًا اَمْرًا مِنَ الْاُمُوْرِ اِنْ شَاءَ اَنْ يَّفْعَلَهٗ اَوْلَا يَفْعَلَهٗ فَاِنَّهٗ قَدْ خَيَّرَهٗ. وَاَمَّا مَالِكٌ فَيَرٰى اَنَّ قَوْلَهٗ لَمَا اِخْتَارِيْنِيْ اَوْ اِخْتَارِيْ نَفْسِكِ اَنَّهٗ ظَاهِرٌ بِعُرْفِ الشَّرْعِ فِيْ مَعْنَى الْبَيْنُوْنَةِ بِتَخْيِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ، لِاَنَّ الْمَفْهُوْمَ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَ الْبَيْنُوْنَةَ، وَاِنَّمَا رَاٰى مَالِكٌ اَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ قَوْلُ الزَّوْجِ فِيْ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّمْلِيْكِ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِهِ طَلَاقًا إِذَا زَعَمَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَفْظٌ ظَاهِرٌ فِيْ مَعْنَى جَعْلِ الطَّلَاقِ بِيَدِهَا وَأَمَّا الْمَالِكِيُّ فَلَمَّا لَمْ يَكُنِ اللَّفْظُ عِنْدَهُ نَصًّا اعْتَبَرَ فِيْهِ النِّيَّةَ.

ترجمہ:

کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ رنجش ہوگئی اور وہ کہنے لگی کہ جو معاملہ میرا تمہارے ہاتھ میں ہے اگر وہ خود میرے ہاتھ میں ہوتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ میں کیا کرتی ہوں میں نے کہا کہ اچھا تمہارا معاملہ تمہارے ہی ہاتھ میں ہے تو وہ بولی کہ پھر میں تجھے طلاقیں دیتی ہوں اور اس نے کہا یعنی ابن مسعودؓ نے کہا میری رائے میں تو یہ ایک طلاق ہے۔ اور تمہیں دوران عدت رجوع کا حق حاصل ہے اور میں اس بارے میں امیر المومنین حضرت عمرؓ سے ملاقات کروں گا چنانچہ انہوں نے ملاقات کی اور ان کے سامنے تفصیل بیان کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ ان مردوں کی اصلاح کرے جو اختیار اللہ نے انہیں دیا تھا وہ اسے عورتوں کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ اچھا تم نے کیا جواب دیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے کہا کہ ایک طلاق واقع ہوگی اور اسے رجوع کا حق ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا میری بھی یہی رائے ہے اور اگر تم اس کے برخلاف کہتے تو میں یہ سمجھتا کہ تم نے صحیح رائے نہیں دی۔

ایک رائے یہ ہے کہ تملیک بے اثر ہے کہ جو حق شریعت نے مرد کو عطا کر دیا ہے وہ اپنے آپ اس حق کو عورت کی طرف منتقل نہیں کر سکتا۔ یہی قول ابو محمد بن حزم کا اختیار کے بارے میں ہے امام مالکؒ کے نزدیک تملیک سے عورت کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لے یا بدستور نکاح میں رہے اور یہ فیصلہ وہ دوران مجلس کرے یہی امام شافعیؒ امام ابوحنیفہؒ اوزاعیؒ اور فقہاء کی ایک جماعت کا ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک اگر تملیک سے طلاق کا ارادہ ہو تو اس کی حیثیت وکالت کی ہوگی اور وقوع طلاق سے پہلے شوہر اپنے اس حق کو واپس لے سکے گا۔

جمہور فقہاء نے تملیک اور تخییر کا فیصلہ دیا ہے اور اسے عورتوں کے حق میں ثابت قرار دیا ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ کے پاس رہنا پسند کر لیا اور طلاق نہیں۔ اس پر اہل ظاہر کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات کو اختیار ملنے کے معنی ہیں کہ اگر وہ اپنے آپ کو اختیار کر لیتیں اور آپ انہیں طلاق دے دیتے نہ یہ کہ ان کے اپنے آپ کو اختیار کرنے سے خود بخود طلاق ہو جاتی۔

جمہور فقہاء کے نزدیک تخییر اور تملیک کا حکم ایک ہی ہے اس لیے کہ دستور سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جس نے لعنت کی دلالت کو پہچان لیا۔ بے شک جس نے کسی انسان کو امور میں کسی امر کا مالک قرار دیا کہ اگر چاہے وہ اسے کرے یا اسے نہ کرے پس بے شک تحقیق اس نے اسے اختیار دیا ہے اور لیکن امام مالکؒ کی رائے ہے بے شک اس کا قول عورت کے لیے کہ تو مجھے اختیار کر کے یا تو اپنے آپ کو اختیار کرے۔ اس کے ظاہر شریعت میں معنی بینونت کے ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے ازواج کو جو اختیار دیا تھا وہ بینونت کا تھا اور اگر شوہر یہ کہے کہ تملیک سے اس کا ارادہ طلاق کا نہیں تھا تو اس کا قول معتبر نہیں ہوگا اس لیے کہ تملیک کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ شوہر نے بیوی کو طلاق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار بنا دیا ہے۔ لیکن چونکہ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ لفظ باعتبار مفہوم واضح نہیں ہے اس لیے اس میں نیت شرط ہے۔

كَانَ	بَيْنِيْ	اِمْرَاَتِيْ	بَعْضُ	مَا يَكُوْنُ	بَيْنَ
ہے	میرے درمیان	میری بیوی	بعض	جو ہوتا ہے	درمیان
النَّاسِ	فَقَالَتْ	لَوْ اَنَّ	الَّذِيْ	بِيَدِكَ	مِنْ اَمْرِيْ
لوگ	پس اس نے کہا	اگر بے شک	وہ جو	تیرے ہاتھ	سے میرا معاملہ
بِيَدِيْ	لَعَلِمْتَ	كَيْفَ	اَضَعُ	قَالَ	فَاِنْ
میرے ہاتھ	تو تم جان لیا	کس طرح	میں رکھتی ہوں	اس نے کہا	بے شک
اَلَّذِيْ بِيَدِيْ	مِنْ اَمْرِكِ		بِيَدِكِ	قَالَتْ	فَاَنْتَ
جو میرے ہاتھ	سے تیرا معاملہ		تیرا ہاتھ	اس نے کہا	پس تو
طَالِقٌ	اَحَقُّ بِهَا	وَاَنْتَ	وَاحِدَةٌ	اَرَاهَا	قَالَ:
طلاق والی	زیادہ حقدار اس پر	اور تم	ایک	میں اسے سمجھتا ہوں	اس نے کہا
ثَلَاثًا	مَا دَامَتْ	فِيْ	عِدَّتِهَا	وَسَاُلْقِيْ	اَمِيْرَ
تین بار	جب تک	میں	اپنی عدت	اور جلد ملاقات کروں گا	امیر
الْمُؤْمِنِيْنَ	عُمَرَ	ثُمَّ لَقِيَهُ	فَقَصَّ	عَلَيْهِ	الْقِصَّةَ
مومنین	عمرؓ	پھر اس سے ملا	تو قصہ بیان کیا	اس پر	قصہ
فَقَالَ	صَنَعَ	اللّٰهُ	بِالرِّجَالِ	وَفَعَلَ	يَعْمِدُوْنَ
پس اس نے کہا	دیا	اللہ تعالیٰ	مردوں کے ساتھ	اور اس نے کیا	قصد کرتے ہیں
اِلٰى	النِّسَاءِ	مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	فِيْ اَيْدِيْهِمْ	فَيَجْعَلُوْنَهُ
تک	عورتوں	جو بنایا	اللہ تعالیٰ	میں ان کے ہاتھوں	تو وہ رکھتے ہیں اسے
بِاَيْدِيْ	فِيْهَا؟	قَالَ:	فِيْهِ	التُّرَابُ	مَاذَا
ہاتھوں	اس میں	اس نے کہا	میں نے کہا	خاک	کیا
قُلْتُ	اَحَقُّ	بِهَا	قَالَ:		
میں نے دیکھا اسے	زیادہ حقدار	اس کا	اس نے کہا		
اَرَاهَا	وَاحِدَةً	وَهُوَ			
میں نے دیکھا اسے	ایک	اور وہ			

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا اَرٰی	ذٰلِکَ	وَلَوْ	رَاَیْتَ	غَیْرَ	ذٰلِکَ
اور میں سمجھتا ہوں	یہ	اور اگر	تو نے سمجھا	غیر	اس کے
لَعَلِمْتَ	اَنَّکَ	لَمْ تُصِبْ	وَقَدْ قِیْلَ	لَیْسَ	التَّمْلِیْکُ
تو نے جان لیا	کہ تم	نہیں صحیح	اور تحقیق کہا گیا	نہیں	مالک بنانا
بِشَیْءٍ	لِاَنَّ	مَا جَعَلَ	الشَّرْعُ	بِیَدِ	الرَّجُلِ
کسی چیز کا	کیونکہ	جو بنایا	شریعت	ہاتھ	مرد
لَیْسَ	یَجُوْزُ	اَنْ یُّرْجِعَ	اِلٰی یَدِ	الْمَرْاَةِ	یَجْعَلُ
نہیں	جائز	کہ رجوع کرے	تک ہاتھ	عورت	وہ بناتا ہے
جَاعِلٌ	وَکَذٰلِکَ	الْمُخَیَّرِ	وَهُوَ قَوْلُ	اَبِیْ مُحَمَّدٍ	بْنِ حَزْمٍ
بنانے والا	اور اسی طرح	اختیار	اور وہ قول	ابو محمد	بن حزم
وَقَوْلُ	مَالِکٍ	فِیْ	الْمَمْلُکَةِ	اَنَّ لَهَا	الْخِیَارَ
اور قول	مالکؒ	میں	مملکہ	کہ اس کے لیے	اختیار
فِیْ الطَّلَاقِ	اَوِ الْبَقَاءِ	عَلَی	الْعِصْمَةِ	مَا دَامَتْ	فِیْ
میں طلاق	یا باقی رہنا	پر	عصمت	جب تک	میں
الْمَجْلِسِ	وَهُوَ قَوْلُ	الشَّافِعِیِّ	وَاَبِیْ حَنِیْفَةَ	وَالْاَوْزَاعِیِّ	وَجَمَاعَةٍ
مجلس	اور وہ قول	شافعیؒ	اور ابو حنیفہؒ	اور اوزاعیؒ	اور جماعت
فُقَهَاءِ	الْاَمْصَارِ	وَعِنْدَ	الشَّافِعِیِّ	اَنَّ	التَّمْلِیْکَ
فقہاء	شہروں	اور نزدیک	شافعی	بے شک	مالک بنانا
اِذَا	اَرَادَ	بِهِ الطَّلَاقَ	کَالْوَکَالَةِ	وَلَهُ	اَنْ یُّرْجِعَ
جب	اس نے ارادہ کیا	اس کے ساتھ طلاق کا	جیسے وکالت	اور اس کے لیے	یہ وہ کہ رجوع کرے
فِیْ ذٰلِکَ	مَعْنٰی	اَحَبَّ	ذٰلِکَ	مَا لَمْ	یُوْقِعْ
اس میں	جب	وہ پسند کرے	یہ	جب نہیں	واقع ہوتا
الطَّلَاقَ	وَاِنَّمَا	صَارَ	الْجُمْهُوْرُ	لِلْقَضَاءِ	بِالتَّمْلِیْکِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق	اور بے شک	ہوگیا	جمہور	فیصلے کے لیے	تملیک کے ساتھ
اَوِ التَّخْيِيرِ	وَجَعَلَ	ذٰلِكَ	لِلنِّسَاءِ	لَمَّا قَبِلَتْ	مِنْ
یا اختیار	اور بنایا	یہ	عورتوں کے لیے	جب ثابت ہوا	سے
رَسُوْلِ اللهِ	ﷺ	بِسَائِهٖ	قَالَتْ	عَائِشَةُ	خَيَّرَنَا
اللہ کے رسول	ﷺ	اپنی بیویاں	اس نے کہا	عائشہ	ہمیں اختیار دیا
رَسُوْلُ اللهِ	ﷺ	فَاخْتَرْنَاهُ	فَلَمْ يَكُنْ	طَلَاقًا	لٰكِنْ
اللہ کے رسول	ﷺ	پس ہم نے اس کو اختیار کیا	پس نہیں ہے	طلاق	لیکن
اَهْلُ الظَّاهِرِ	يَرَوْنَ	اَنَّ مَعْنٰى	ذٰلِكَ	اَنَّهُنَّ	لَوِ اخْتَرْنَ
اہل ظاہر	وہ خیال کرتے ہیں	بے شک معنی	یہ	کہ وہ عورتوں	اگر اختیار کریں
اَنْفُسَهُنَّ	طَلَّقَهُنَّ	رَسُوْلُ اللهِ	ﷺ	لَا اَنَّهُنَّ	كُنَّ
اپنے آپ کو	انہیں طلاق دی	اللہ کے رسول	ﷺ	نہیں وہ عورتوں	ہوں
يُطَلِّقْنَ	بِنَفْسِ	اِخْتِيَارِ	الطَّلَاقِ	وَاِنَّمَا	صَارَ
وہ طلاق دیتی ہیں	صرف	اختیار	طلاق	اور بے شک	ہوگیا
جَمْهُوْرُ	الْفُقَهَاءِ	اِلَى التَّخْيِيرِ	وَالتَّمْلِيكِ	وَاحِدٌ	فِي الْحُكْمِ
جمہور	فقہاء	طرف اختیار دینا	اور مالک بنانا	ایک	حکم میں
لِاَنَّ	مِنْ عُرْفِ	دَلَالَةِ	اللُّغَةِ	اَنَّ	مَنْ مَلَكَ
کیونکہ	سے عرف	دلالت	لغت	کہ	جو مالک بنایا
اِنْسَانًا	اَمْرًا	مِنَ الْاُمُوْرِ	اِنْ شَاءَ	اَنْ يَّفْعَلَهٗ	اَوْ لَا
انسان	حکم	امور سے	اگر چاہے	یہ کہ وہ اسے کرے	یا نہیں
يَفْعَلُهٗ	فَاِنَّهٗ	قَدْ خَيَّرَهٗ	وَاَمَّا مَالِكٌ	فَيُرٰى	اَنَّ قَوْلَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسے کرتا ہے	پس بے شک وہ	اس نے اس کو اختیار کیا	اور بہر حال مالک	پس وہ دیکھتا ہے	بے شک اس کا قول
لَمَّا	اِخْتَارَنِیْ	اَوِ اخْتَارِ	نَفْسَکِ	اَنَّهٗ	ظَاهِرٌ
جب	مجھے اختیار کرو	یا اختیار کرو	اپنے آپ کو	بے شک	ظاہر
بِعُرْفِ	الشَّرْعِ	فِیْ مَعْنَی	الْبَیْنُوْنَةِ	بِتَخْیِیْرِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ
عرف	شرع	میں معنی	بینونہ	اختیار دینے سے	اللہ کے رسول
ﷺ	نسائهٖ	لَاَنَّهٗ	الْمَفْهُوْمُ	مِنْهُ	اِنَّمَا
ﷺ	اپنی بیویوں	کیونکہ	مفہوم	اس سے	بے شک
کَانَ	الْبَیْنُوْنَةُ	وَاِنَّمَا	رَاٰی	مَالِکٌ	اَنَّهٗ
ہے	جدائی	اور بے شک	اس نے دیکھا	مالکؒ	بے شک وہ
لَا یُقْبَلُ	قَوْلُ	الزَّوْجِ	فِیْ	التَّمْلِیْکِ	اَنَّهٗ
قبول نہیں کیا جائے گا	قول	خاوند	میں	مالک بنانا	بے شک
لَمْ یُرِدْ	بِهٖ	طَلَاقًا	اِذَا	زَعَمَ	ذٰلِکَ
اس نے ارادہ نہیں	اس کے ساتھ	طلاق	جب	اس نے گمان کیا	یہ
لِاَنَّهٗ لَفْظٌ	ظَاهِرٌ	فِیْ مَعْنٰی	جَعْلِ	الطَّلَاقِ	بِیَدِهَا
کیونکہ لفظ	ظاہر	معنی میں	بنانا	طلاق	اس کے ہاتھ
وَاَمَّا	الشَّافِعِیُّ	فَلَمَّا	لَمْ	یَکُنِ	اللَّفْظُ
اور بہر حال	امام شافعی	پس جب	نہیں	ہے	لفظ
عِنْدَهٗ	نَصًّا	اِعْتَبَرَ	فِیْهِ	النِّیَّةَ	
اس کے نزدیک	نص	اس نے اعتبار کیا	اس میں	نیت	

فَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ یَغْلِبُ ظَاهِرُ اللَّفْظِ اَوْ دَعْوَی النِّیَّةِ وَکَذٰلِکَ فَعَلَ فِی التَّخْیِیْرِ وَاِنَّمَا اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ لَهٗ مُنَاکَرَتَهَا فِی الْعَدَدِ: اَعْنِیْ فِیْ لَفْظِ التَّمْلِیْکِ، لِاَنَّهٗ لَا یَدُلُّ عَلَیْهِ دَلَالَةً مُحْتَمِلَةً فَضْلًا عَنْ ظَاهِرِهٖ وَاِنَّمَا رَاٰی مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ اَنَّهٗ اِذَا اَلْقَتْ نَفْسَهَا بِتَمْلِیْکِهٖ اِیَّاهَا طَلْقَةً وَّاحِدَةً اَنَّهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكُوْنُ رَجْعِيَّةً لِاَنَّ الطَّلَاقَ إِنَّمَا يُحْمَلُ عَلَى الْعُرْفِ الشَّرْعِيِّ وَهُوَ طَلَاقُ السُّنَّةِ وَإِنَّمَا رَاٰى اَبُوْحَنِيْفَةَ اَنَّهَا بَائِنَةٌ لِاَنَّهُ إِذَا كَانَ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ لَمْ يَكُنْ لِمَا طَلَبَتْ مِنَ التَّمْلِيْكِ فَائِدَةٌ وَلَمَّا قَصَدَ هُوَ مِنْ ذٰلِكَ. وَاَمَّا مَنْ رَاٰى اَنَّ لَهَا اَنْ تُطَلِّقَ نَفْسَهَا فِيْ التَّمْلِيْكِ ثَلَاثًا وَاَنَّهُ لَيْسَ لِلزَّوْجِ مُنَاكَرَتُهَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَلِاَنَّ مَعْنَى التَّمْلِيْكِ عِنْدَهُ إِنَّمَا هُوَ تَصْيِيْرُ جَمِيْعُ مَاكَانَ بِيَدِ الرَّجُلِ مِنَ الطَّلَاقِ بِيَدِ الْمَرْاَةِ فَهِيَ مُخَيَّرَةٌ فِيْمَا لَوْ تَوْقِعُهُ مِنْ اَعْدَادِ الطَّلَاقِ. وَاَمَّا مَنْ جَعَلَ التَّمْلِيْكَ طَلْقَةً وَاحِدَةً فَقَطْ اَوِ التَّخْيِيْرَ فَاِنَّمَا ذَهَبَ اِلَى اَنَّهُ اَقَلُّ مَايَنْطَلِقُ عَلَيْهِ الْاِسْمُ وَاحْتِيَاطاً لِلرِّجَالِ لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ جَعْلِ الطَّلَاقِ بِاَيْدِى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ هُوَ لِنُقْصَانِ عَقْلِهِنَّ وَغَلَبَةِ الشَّهْوَةِ عَلَيْهِنَّ مَعَ سُوْءِ الْمُعَاشَرَةِ وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ عَلَى اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اِخْتَارَتْ زَوْجَهَا اَنَّهُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ لِقَوْلِ عَائِشَةَ الْمُتَقَدِّمِ. وَرُوِىَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهَا اِذَا اِخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَاِذَا اِخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ، فَيَحْصُلُ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ الْخِلَافِ مَوَاضِعُ: اَحَدُهَا اَنَّهُ لَا يَقَعُ بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا طَلَاقٌ.

وَالثَّانِيْ. اَنَّهُ تَقَعُ بَيْنَهُمَا فُرْقَةٌ. وَالثَّالِثُ اَلْفَرْقُ بَيْنَ التَّخْيِيْرِ وَالتَّمْلِيْكِ فِيْمَا تَمْلِكُ بِهِ الْمَرْاَةُ. اَعْنِيْ اَنْ تَمْلِكَ بِالتَّخْيِيْرِ اَلْبَيْنُوْنَةَ وَبِالتَّمْلِيْكِ مَادُوْنَ الْبَيْنُوْنَةِ وَاِذَا قُلْنَا بِالْبَيْنُوْنَةِ فَقِيْلَ تَمْلِكُ وَاحِدَةً وَقِيْلَ تَمْلِكُ الثَّلَاثَ وَاِذَا قُلْنَا اِنَّهَا تَمْلِكُ وَاحِدَةً فَقِيْلَ رَجْعِيَّةً وَقِيْلَ بَائِنَةً. وَاَمَّا حُكْمُ الْاَلْفَاظِ الَّتِيْ تُجِيْبُ بِهَا الْمَرْاَةُ فِيْ التَّخْيِيْرِ وَالتَّمْلِيْكِ فَهِيَ تَرْجِعُ اِلَى حُكْمِ الْاَلْفَاظِ الَّتِيْ يَقَعُ بِهَا الطَّلَاقُ فِيْ كَوْنِهَا صَرِيْحَةً فِيْ الطَّلَاقِ اَوْكِنَايَةً اَوْ مُحْتَمِلَةً وَسَيَاْتِيْ تَفْصِيْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ التَّكَلُّمِ فِيْ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ.

اَلْجُمْلَةُ الثَّانِيَةُ

وَفِيْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ ثَلَاثَةُ اَبْوَابٍ. اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ وَشُرُوْطِهِ. الباب الثانی . اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ تَفْصِيْلِ مَنْ يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ مِنَ النِّسَآءِ مِمَّنْ لَا يَقَعُ.

ترجمہ:

پس وجہ اختلاف یہ ہے کیا ظاہر لفظ کو غلبہ ہے یا نیت کا دعویٰ۔ اور اسی طرح تخییر میں کیا (وجہ اختلاف ہے) اور بے شک فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تملیک میں شوہر تعداد کو رد کر سکتا ہے کیونکہ تملیک کے لفظ میں تعداد پر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتمال دلالت بھی موجود نہیں ہے۔

لیکن امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ اگر بیوی نے تملیک کے نتیجہ میں اپنے اوپر ایک طلاق واقع کرلی تو وہ طلاق رجعی ہوگی کیونکہ طلاق کو عرف شرعی یعنی طلاق سنت پر محمول کیا جائے گا جب کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ طلاق بائنہ ہوگی کیونکہ اگر اس میں رجوع روا ہو تو عورت کو تملیک کا مطالبہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ اگر وہ اپنے اوپر طلاق واقع کرے گی تو شوہر رجوع کرے گا۔

اور جن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ تملیک کی صورت میں بیوی اپنے اوپر تین طلاقیں واقع کرسکتی ہے اور شوہر کو اس تعداد کو رد کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

پس اس لیے تملیک کا معنی ان کے نزدیک یہ ہے کہ بے شک وہ تمام اختیار جو مرد کے ہاتھ میں طلاق کا ہے وہ عورت کے ہاتھ ہو جائے پس وہ مختار ہے جو تعداد طلاق سے واقع کرے اور لیکن جن فقہاء نے تملیک یا تخییر میں صرف واحد طلاق مراد لی ہے تو گویا ان کے نزدیک تملیک میں وہی کم از کم عدد آئے گا جس پر طلاق کا لفظ صادق آسکے کیونکہ مرد کو طلاق کا اختیار دینے کی حکمت یہ ہے کہ عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے عقل و تجربہ کم ہوتا ہے اور ان پر جذبات کا غلبہ ہوتا ہے اور معاشرہ کی برائی سے کہ وہ اس اختیار کو مناسب طریقہ پر استعمال نہ کرسکیں۔

جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر عورت تملیک اور تخییر میں اپنے شوہر کو اختیار کرے تو طلاق نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا قول گزر چکا ہے اور حسن بصری سے مروی ہے۔ بے شک وہ جب اپنے شوہر کو اختیار کرے تو بھی ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ اور اس مسئلہ میں تین مقامات پر اختلاف ظاہر ہوگا۔ (پیدا ہوگا) ایک ان سے یہ ہے کہ کسی ایک پر دونوں میں سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور دوسرا یہ ہے کہ بے شک ان دونوں کے مابین تفریق واقع ہوگی اور تیسرا یہ ہے کہ تخییر اور تملیک میں فرق ہے جس میں عورت مالک ہوتی ہے۔ یعنی تخییر کی صورت میں بیوی کو طلاق بائنہ ہوگی اور تملیک میں بائنہ نہ ہوگی اور جب ہم کہیں بینونت ہوگی پس کہا گیا وہ ایک طلاق کی مالک ہوگی اور کہا گیا وہ تین طلاق کی مالک ہوگی۔ اور جب ہم کہیں بے شک وہ واحد طلاق کی مالک ہوگی پس کہا گیا وہ رجعی طلاق ہوگی اور کہا گیا طلاق بائنہ ہوگی اور لیکن الفاظ کا حکم جس کا عورت تخییر اور تملیک میں جواب دیتی ہے پس وہ الفاظ کے حکم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو طلاق میں واقع ہوتے ہیں ایک طلاق کے صریح الفاظ میں یا کنایہ میں یا محتمل میں اور عن قریب ان کی تفصیل الفاظ طلاق میں کلام کرنے کے وقت آئے گی۔

2۔ دوسرا جملہ:

اس جملے میں تین باب ہیں۔ پہلا باب = الفاظ طلاق اور اس کے شرائط کے بارے میں۔ دوسرا باب = اس تفصیل میں جن کی طلاق جائز ہے اور جن کی جائز نہیں ہوتی ہے۔ تیسرا باب = کن عورتوں پر طلاق ہوتی ہے اور کن پر نہیں ہوتی؟۔

فَسَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ يَغْلِبُ	ظَاهِرُ اللَّفْظِ	أَوْ دَعْوَى	النِّيَّةِ
پس سبب	اختلاف	کیا غالب ہوا	ظاہر لفظ	یا دعوی کرنا	نیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذٰلِكَ	فَعَلَ	فِي التَّخْيِيْرِ	وَإِنَّمَا	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى
اور اسی طرح	اس نے کیا	اختیار دینے میں	اور بے شک	انہوں اتفاق کیا	پر
أَنَّ لَهُ	مُنَاكَرَتَهَا	فِي الْعَدَدِ	أَعْنِي	فِي لَفْظِ	التَّمْلِيْكِ
بے شک اس کے لیے	انکار اس کا	عدد میں	میری مراد	لفظ میں	تملیک
لِأَنَّهُ	لَا يَدُلُّ	عَلَيْهِ	دَلَالَةً	مُحْتَمِلَةً	فَضْلًا
کیونکہ	نہیں دلالت کرتا	اس پر	دلالت کرنا	احتمال والی	سوائے
عَنْ ظَاهِرِهِ	وَإِنَّمَا	رَأَى	مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	أَنَّهُ
ظاہر سے	اور بے شک	اس نے دیکھا	امام مالک	اور امام شافعی	بے شک وہ
إِذَا طَلَّقَتْ	نَفْسَهَا	بِتَمْلِيْكِهِ	إِيَّاهَا	طَلْقَةً	وَاحِدَةً
جب طلاق دی	اپنے آپ کو	تملیک سے	اس کو	طلاق	ایک
إِنَّهَا	تَكُوْنُ	رَجْعِيَّةً	لِأَنَّ الطَّلَاقَ	إِنَّمَا	يُحْمَلُ
بے شک	ہوگی	رجعی	کیونکہ طلاق	بے شک	محمول کیا گیا
عَلَى الْعُرْفِ	الشَّرْعِيِّ	وَهُوَ طَلَاقُ	السُّنَّةِ	وَإِنَّمَا رَأَى	أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عرف پر	شرعی	اور وہ طلاق	سنت	اور بے شک دیکھا	ابوحنیفہ
إِنَّهَا بَائِنَةٌ	لِأَنَّهُ	إِذَا كَانَ	لَهُ عَلَيْهَا	رَجْعَةٌ	لَمْ يَكُنْ
بے شک وہ بائنہ	کیونکہ	جب ہے	اس کے لیے اس پر	رجعی	نہیں ہے
لَمَّا	طَلَبَتْ	مِنَ	التَّمْلِيْكِ	فَائِدَةٌ	وَلَمَّا
جب	اس نے طلب کیا	سے	تملیک	فائدہ	اور نہیں
قَصَدَ	هُوَ	مِنْ ذٰلِكَ	وَأَمَّا	مَنْ رَأَى	أَنَّ لَهَا
اس نے قصد کیا	وہ	سے یہ	اور بہرحال	جس نے دیکھا	بے شک اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تُطَلِّقَ	نَفْسَهَا	فِيْ	التَّمْلِيْكِ	ثَلَاثًا	وَأَنَّهُ
کہ طلاق دے	اپنے آپ کو	میں	تملیک	تین بار	اور بے شک
لَيْسَ	لِلزَّوْجِ	مُنَاكَرَتُهَا	فِيْ ذٰلِكَ	فَلَانٌ	مَعْنَى
نہیں	شوہر کے لیے	اس کا انکار	اس میں	پس اس لیے	معنی
التَّمْلِيْكِ	عِنْدَهُ	اِنَّمَا	هُوَ	تَصِيْرُ	جَمِيْعُ
تملیک	اس کے نزدیک	بے شک	وہ	ہوتی ہے	سب
مَا كَانَ	بِيَدِ الرَّجُلِ	مِنَ الطَّلَاقِ	بِيَدِ الْمَرْاَةِ	فَهِيَ	مُخَيَّرَةٌ
جو ہو	مرد کا ہاتھ	طلاق سے	عورت کا ہاتھ	پس وہ	اختیار دی گئی
طَلْقَةً	وَاحِدَةً	فَقَطْ	اَوِ التَّخْيِيْرَ	فَاِنَّمَا	ذَهَبَ
طلاق	ایک	پس صرف	یا اختیار دینا	پس بے شک	وہ گیا
اِلٰى	اَنَّهُ	اَقَلُّ	مَا يَنْطَلِقُ	عَلَيْهِ	الْاِسْمُ
طرف	بے شک وہ	سب سے کم	وہ جاتا ہے	اس پر	نام
وَاحْتِيَاطًا	لِلرِّجَالِ	لِاَنَّ الْعِلَّةَ	فِيْ جَعْلِ	الطَّلَاقِ	بِاَيْدِيْ
اور احتیاطا	مردوں کے لیے	کیونکہ علت	بنانے میں	طلاق	ہاتھوں
الرِّجَالِ	دُوْنَ	النِّسَاءِ	هُوَ	لِنُقْصَانِ	عَقْلِهِنَّ
مرد	سوائے	عورتیں	وہ	نقصان	ان کی عقل
وَغَلَبَةِ	الشَّهْوَةِ	عَلَيْهِنَّ	مَعَ سُوْءِ	الْمُعَاشَرَةِ	وَجُمْهُوْرُ
اور غلبہ	شہوت	ان پر	ساتھ بری	معاشرہ	اور جمہور
العلماءِ	علی اَنَّ	المرْاَةَ	اِذَا	اخْتَارَتْ	اَنَّهُ
علماء	پر بے شک	عورت	جب	اس نے اختیار کیا	بے شک وہ
لَيْسَ	بِطَلَاقٍ	بِقَوْلِ	عَائِشَةَ	الْمُتَقَدِّمُ	وَرُوِيَ
نہیں	طلاق	بوجہ قول	عائشہ	گزرا ہوا	اور روایت کیا گیا
عَنِ الْحَسَنِ	الْبَصْرِيِّ	اَنَّهَا اِذَا	اِخْتَارَتْ	زَوْجَهَا	فَوَاحِدَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن سے	بصری	بے شک وہ جب	اس نے اختیار کیا	اس کا خاوند	پس ایک
وَاِذَا	اِخْتَارَتْ	نَفْسَهَا	فَثَلَاثٌ	فَيَتَحَصَّلُ	فِيْ هٰذِهِ
اور جب	اس نے اختیار کیا	اپنے آپ کو	پس تین	پس حاصل ہوا	اس میں
الْمَسْئَلَةِ	الْخِلَافُ	مَوَاضِعُ	اَحَدُهَا	اَنَّهُ	لَا يَقَعُ
مسئلہ	اختلاف	کئی جگہیں	ایک ان میں	بے شک	نہیں واقع ہوتا
بِوَاحِدٍ	مِنْهُمَا	طَلَاقٌ	وَالثَّانِيْ	اَنَّهُ تَقَعُ	بَيْنَهُمَا
ایک	ان دو میں سے	طلاق	اور دوسری	بے شک واقع	ان کے درمیان
فُرْقَةٌ	وَالثَّالِثُ	الْفُرْقَةُ	بَيْنَ التَّخْيِيْرِ	وَالتَّمْلِيْكِ	فِيْمَا
جدائی	اور تیسری	فرق	تخییر کے درمیان	اور تملیک	اس میں
تَمْلِكُ	بِهِ الْمَرْاَةُ	اَعْنِيْ	اَنَّ تَمْلِيْكَ	بِالتَّخْيِيْرِ	الْبَيْنُوْنَةَ
مالک ہوتی ہے	اس کے ساتھ عورت	میری مراد	بے شک تملیک	اختیار دینے کے ساتھ	بائنہ
وَبِالتَّمْلِيْكِ	مَا دُوْنَ	الْبَيْنُوْنَةِ	وَاِذَا	قُلْنَا	بِالْبَيْنُوْنَةِ
اور تملیک کے ساتھ	جو سوا	جدائی	اور جب	ہم نے کہا	جدائی
فَقِيْلَ	تَمْلِكُ	وَاحِدَةً	وَقِيْلَ	تَمْلِكُ	الثَّلَاثَ
پس کہا گیا	مالک بنتی ہے	ایک	اور کہا گیا	مالک بنتی ہے	تین
وَاِذَا قُلْنَا	اِنَّهَا	تَمْلِكُ	وَاحِدَةً	فَقِيْلَ	رَجْعِيَّةٌ
اور جب ہم نے کہا	بے شک وہ	مالک ہوتی ہے	ایک	پس کہا گیا	رجعی
وَقِيْلَ	بَائِنَةٌ	وَاَمَّا	حُكْمُ	الْاَلْفَاظِ	الَّتِيْ
اور کہا گیا	بائنہ	اور بہرحال	حکم	الفاظ	جو
تُجِيْبُ	بِهَا الْمَرْاَةُ	فِي التَّخْيِيْرِ	وَالتَّمْلِيْكِ	فَهِيَ	تَرْجِعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب کرتی ہے	اس کے ساتھ عورت	اختیار دینے میں	اور تملیک	پس وہ	رجوع کرتی ہے
اِلٰی حُکْمِ	اَلْاَلْفَاظِ	اَلَّتِیْ	یَقَعُ	بِهَا	اَلطَّلَاقُ
حکم کی طرف	الفاظ	جو	واقع ہوتا ہے	اس کے ساتھ	طلاق
فِیْ کَوْنِهَا	صَرِیْحَةً	فِی الطَّلَاقِ	اَوْ کِنَایَةً	اَوْ مُحْتَمِلَةً	وَسَیَاْتِیْ
اس کے ہونے میں	صریح	طلاق میں	یا پوشیدہ	یا احتمال رکھنے والی	اور عنقریب آئے گی
تَفْصِیْلُ	ذٰلِکَ عِنْدَ	اَلتَّکَلُّمِ	فِیْ اَلْفَاظِ	اَلطَّلَاقِ	اَلْجُمْلَةُ الثَّانِیَةُ
تفصیل	یہ وقت	بات کرنا	الفاظ میں	طلاق	اور دوسرا جملہ
وَفِیْ هٰذِهِ	اَلْجُمْلَةِ	ثَلَاثَةُ اَبْوَابٍ	اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	فِیْ اَلْفَاظِ	اَلطَّلَاقِ
اور اس میں	جملہ	تین باب	پہلا باب	الفاظ میں	طلاق
وَشُرُوْطِهٖ	اَلْبَابُ	اَلثَّالِثُ	فِیْ تَفْصِیْلِ	مَنْ یَقَعُ	عَلَیْهَا
اور اس کی شرطیں	باب	تیسرا	تفصیل میں	جو واقع ہوتا ہے	اس پر
اَلطَّلَاقُ	مِنَ	اَلنِّسَاءِ	مِمَّنْ	لَا	یَقَعُ
طلاق	سے	عورتیں	اس سے	نہیں	واقع ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

فِیْ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ وَشُرُوْطِهٖ

وَهٰذَا الْبَابُ فِیْهِ فَصْلَانِ. اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِیْ اَنْوَاعِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ الْمُطْلَقَةِ.
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ: فِیْ اَنْوَاعِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ الْمُقَیَّدَةِ.

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِیْ اَنْوَاعِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ الْمُطْلَقَةِ

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ الطَّلَاقَ یَقَعُ اِذَا کَانَ بِنِیَّةٍ وَّبِلَفْظٍ صَرِیْحٍ.
وَاخْتَلَفُوْا هَلْ یَقَعُ بِالنِّیَّةِ مَعَ اللَّفْظِ الَّذِیْ لَیْسَ بِصَرِیْحٍ اَوْ بِالنِّیَّةِ دُوْنَ اللَّفْظِ اَوْبِاللَّفْظِ دُوْنَ النِّیَّةِ فَمَنِ اشْتَرَطَ فِیْهِ النِّیَّةَ وَاللَّفْظَ الصَّرِیْحَ فَاتِّبَاعًا لِظَاهِرِ الشَّرْعِ وَکَذٰلِکَ مَنْ اَقَامَ الظَّاهِرَ مَقَامَ الصَّرِیْحِ وَمَنْ شَبَّهَهٗ بِالْعَقْدِ فِی النَّذْرِ وَفِی الْیَمِیْنِ اَوْقَعَهٗ بِالنِّیَّةِ فَقَطْ وَمَنْ اَعْمَلَ التُّهْمَةَ بِاللَّفْظِ فَقَطْ
وَاتَّفَقَ الْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ اَلْفَاظَ الطَّلَاقِ الْمُطْلَقَةَ صِنْفَانِ: صَرِیْحٌ وَکِنَایَةٌ.
وَاخْتَلَفُوْا فِیْ تَفْصِیْلِ الصَّرِیْحِ مِنَ الْکِنَایَةِ وَفِیْ اَحْکَامِهَا وَمَا یَلْزَمُ فِیْهَا وَنَحْنُ اِنَّمَا قَصَدْنَا مِنْ ذٰلِکَ ذِکْرَ الْمَشْهُوْرِ وَمَایَجْرِیْ مَجْرَی الْاُصُوْلِ.
فَقَالَ مَالِکٌ وَاَصْحَابُهٗ اَلصَّرِیْحُ هُوَ لَفْظُ الطَّلَاقِ فَقَطْ ' وَمَاعَدَا ذٰلِکَ کِنَایَةٌ' وَهِیَ عِنْدَهٗ عَلٰی ضَرْبَیْنِ: ظَاهِرَةٌ ' وَمُحْتَمِلَةٌ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ'
وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: اَلْفَاظُ الطَّلَاقِ الصَّرِیْحَةِ ثَلَاثٌ: اَلطَّلَاقُ ' وَالْفِرَاقُ' وَالسَّرَاحُ' وَهِیَ الْمَذْکُوْرَةُ فِی الْقُرْاٰنِ' وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الظَّاهِرِ. لَایَقَعُ طَلَاقٌ اِلَّا بِهٰذِهِ الثَّلَاثِ "فَهٰذَا هُوَ اِخْتِلَافُهُمْ فِیْ صَرِیْحِ الطَّلَاقِ مِنْ غَیْرِ صَرِیْحَةٍ' وَاِنَّمَا اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ لَفْظَ الطَّلَاقِ صَرِیْحٌ لِاَنَّ دَلَالَتَهٗ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنَی الشَّرْعِیِّ دَلَالَةٌ وَضْعِیَّةٌ بِالشَّرْعِ فَصَارَ اَصْلًا فِیْ هٰذَا الْبَابِ.

الباب الاول: پہلا باب

اس سبق میں دو فصلیں ہیں

پہلی فصل: طلاق کے متعلق الفاظ کی انواع کے بارے میں

دوسری فصل: طلاق کے مقید الفاظ کی انواع کے بارے میں

پہلی فصل:

طلاق کے الفاظ اور اس کے شرائط مسلمان فقہاء کا اجماع اس امر پر ہے کہ طلاق واقع ہوتی ہے جب نیت اور لفظ صریح کے ساتھ ہو اور فقہاء کا اختلاف ہے کیا طلاق واقع ہوتی ہے نیت کے ساتھ ایسے لفظ کے ساتھ جو صریح نہ ہو؟ یا صرف نیت کے ساتھ اور کوئی لفظ نہ ہو (طلاق واقع ہوتی ہے)؟ یا صرف لفظ کے ساتھ طلاق واقع ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔سوائے نیت کے؟ پس جن فقہاء نے طلاق کے لیے نیت اور صریح لفظ کی شرط لگائی ہے۔پس یہ ظاہر شریعت کی پیروی ہے۔اور اسی طرح جن فقہاء نے ظاہر کو صریح کے مقام کا اعتبار کیا ہے اور جن فقہاء نے طلاق کو نذر میں عقد کرنے اور یمین میں عقد کرنے کے مشابہ قرار دیا ہے۔

پس ان کے نزدیک صرف نیت سے طلاق واقع ہوتی ہے اور جن فقہاء کے نزدیک تہمت پر عمل ہے ان کے نزدیک صرف الفاظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اور جمہور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مطلق طلاق کے الفاظ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

1۔صریح 2۔کنایہ: البتہ صریح اور کنایہ کی وضاحت اور ان کے احکام اور لزومات کے بارے میں اختلاف ہے اور بے شک ہم نے ان میں سے مشہور کے ذکر کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جو اصول کے مقام کے مطابق ہیں۔پس امام مالکؒ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے صریح صرف طلاق کا لفظ ہے اور اس کے سوا کنایہ ہیں۔اور وہ ان کے نزدیک دو قسمیں ہیں۔(1) ظاہرہ (2) محتملہ اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور امام شافعیؒ نے کہا صریح طلاق کے الفاظ تین ہیں۔

(1) طلاق (2) فراق (3) سراح (رہائی) اور وہ قرآن میں مذکور ہیں اور بعض اہل ظاہر نے کہا۔

اور طلاق ان تین الفاظ کے سوائے واقع نہیں ہوتی ہے پس یہ ان فقہاء کا اختلاف صریح طلاق اور غیر صریح طلاق میں ہے اور بے شک فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک لفظ طلاق صریح ہے اس لیے کہ اس کی دلالت اس شرعی معنی پر دلالت وضعیہ شرع پر ہے (طلاق کی) پس اس باب میں یہ اصل ہے۔

وَهٰذَا	اَلْبَابُ	فِيْهِ فَصْلَانِ	اَلْفَصْلُ	اَلْاَوَّلُ	فِيْ اَنْوَاعِ
اور یہ	باب	اس میں دو فصلیں	فصل	پہلی	انواع میں
اَلْفَاظِ	اَلْمُقَيَّدَةِ	اَلطَّلَاقِ	اَلْمُطْلَقَةِ	اَلْفَصْلُ	اَلثَّانِيْ
الفاظ	مقیدہ	طلاق	مطلقہ	فصل	دوسری
فِيْ	اَنْوَاعِ	اَلْفَاظِ	اَلطَّلَاقِ		
میں	انواع	الفاظ	طلاق		
اَجْمَعَ	اَلْمُسْلِمُوْنَ	عَلٰى	اَنَّ الطَّلَاقَ	يَقَعُ	اِذَا كَانَ
اتفاق کیا	مسلمان	پر	بے شک طلاق دینا	واقع ہوتا ہے	جب ہو
بِنِيَّةٍ	وَبِلَفْظٍ	صَرِيْحٍ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلْ	يَقَعُ
نیت	اور لفظ	صریح	اور انہوں اختلاف کیا	کیا	واقع ہوتا ہے
مَعَ اللَّفْظِ	اَلَّذِيْ لَيْسَ	بِصَرِيْحٍ	اَوْ بِالنِّيَّةِ	دُوْنَ	اللَّفْظِ
ساتھ لفظ	وہ جو نہیں	واضح	یا نیت	سوا	لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ بِاللَّفْظِ	دُوْنَ النِّيَّةِ	فَمَنْ	اِشْتَرَطَ	فِيْهِ النِّيَّةَ	وَاللَّفْظَ الصَّرِيْحَ
یا لفظ	سوا نیت کے	پس جو	اس نے شرط لگائی	اس میں نیت	اور لفظ صریح
فَاتِّبَاعًا	لِظَاهِرِ	الشَّرْعِ	وَكَذٰلِكَ	مَنْ اَقَامَ	الظَّاهِرَ
پس اتباع کرنا	ظاہر	شریعت	اور اسی طرح	جو کھڑا ہوا	ظاہر
مَقَامَ	الصَّرِيْحِ	وَمَنْ شَبَّهَهُ	بِالْعَقْدِ	فِي النَّذْرِ	وَفِي الْيَمِيْنِ
مقام	صریح	اور جو مشابہ ہو	عقد کے ساتھ	نذر میں	اور قسم میں
اَوْ قَامَهُ	بِالنِّيَّةِ	فَقَطْ	وَمَنْ اَعْمَلَ	التُّهْمَةَ	بِاللَّفْظِ
قرار دیا اسے	نیت کے ساتھ	صرف	اور جس نے عمل کیا	تہمت	لفظ کے ساتھ
فَقَطْ	وَاتَّفَقَ	الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى اَنَّ	اَلْفَاظَ	الطَّلَاقِ
صرف	اور اتفاق کیا	جمہور نے	پر بے شک	الفاظ	طلاق
الْمُطَلَّقَةِ	صِنْفَانِ	صَرِيْحٌ	وَكِنَايَةٌ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ
مطلقہ	دو اقسام	صریح	اور کنایہ	اور انہوں نے اختلاف کیا	میں
تَفْصِيْلِ	الصَّرِيْحِ	مِنَ الْكِنَايَةِ	وَفِيْ	اَحْكَامِهَا	وَمَا
تفصیل	صریح	کنایہ سے	اور میں	اس کے احکام	اور جو
يَلْزَمُ	فِيْهَا	وَنَحْنُ	اِنَّمَا	فَصَّلْنَا	مِنْ ذٰلِكَ
لازم ہوتا ہے	اس میں	اور ہم	بے شک جو	ہم نے ارادکیا	اس سے
ذِكْرَ	الْمَشْهُوْرِ	وَمَا يَجْرِيْ	حَجْرِيْ	الْاُصُوْلِ	فَقَالَ
ذکر	مشہور	اور جو جاری رہتا ہے	مقام	اصول	پس کہا
مَالِكٌ	وَاَصْحَابُهُ	اَلصَّرِيْحُ	هُوَ لَفْظُ	الطَّلَاقِ	فَقَطْ
مالکؒ	اور ان کے ساتھی	صریح	وہ لفظ	طلاق	صرف
وَمَا عَدَا	ذٰلِكَ	كِنَايَةٌ	وَهِيَ	عِنْدَهُ عَلٰى	ضَرْبَيْنِ
اور جو علاوہ	اس کے	کنایہ	اور وہ	ان کے نزدیک پر	دو قسمیں
ظَاهِرَةٌ	وَمُحْتَمِلَةٌ	وَبِهٖ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَقَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہرہ	اور احتمال رکھنے والی	اور یہی	کہا	ابوحنیفہ	اور کہا
الشَّافِعِيُّ	اَلْفَاظُ	الطَّلَاقِ	اَلصَّرِيْحُ	ثَلَاثٌ	اَلطَّلَاقُ
امام شافعی	الفاظ	طلاق	صریح	تین	طلاق
وَالْفِرَاقُ	وَالسَّرَاحُ	وَهِيَ	اَلْمَذْكُوْرَةُ	فِي الْقُرْآنِ	وَقَالَ
اور فراق	اور سراح	اور وہ	مذکور	قرآن میں	اور کہا
بَعْضُ	اَهْلِ الظَّاهِرِ	لَا يَقَعُ	اِلَّا	بِهٰذِهِ	الثَّلَاثُ
بعض	اہل ظاہر	نہیں واقع ہوتا	مگر	اس کے ساتھ	تین
فَهٰذَا هُوَ	اِخْتِلَافُهُمْ	فِي صَرِيْحِ	الطَّلَاقِ	مِنْ غَيْرِ	صَرِيْحَةٍ
پس یہ وہ	ان کا اختلاف کرنا	صریح میں	طلاق	سے غیر	صریح
وَاِنَّمَا	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى اَنَّ	لَفْظَ	الطَّلَاقِ	صَرِيْحٌ
اور بے شک	انہوں اتفاق کیا	پر بے شک	لفظ	طلاق	صریح
لِاَنَّ دَلَالَةَ	عَلٰى هٰذَا	الْمَعْنٰى	الشَّرْعِيِّ	دَلَالَةٌ	وَضْعِيَّةٌ
کیونکہ دلالت کرنا	پر یہ	معنی	شرعی	دلالت کرنا	وضعیہ
بِالشَّرْعِ	فَصَارَ	اَصْلًا			
شرع	پس ہے	اصل			

وَاَمَّا اَلْفَاظُ الْفِرَاقِ وَالسَّرَاحِ فَهِيَ مُتَرَدِّدَةٌ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ لِلشَّرْعِ فِيْهَا تَصَرُّفٌ: اَعْنِيْ اَنْ تَدُلَّ بِعُرْفِ الشَّرْعِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ يَدُلُّ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ، اَوْهِيَ بَاقِيَةٌ عَلٰى دَلَالَتِهَا اللُّغَوِيَّةِ فَاِذَا اِسْتُعْمِلَتْ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى: اَعْنِيْ فِيْ مَعْنَى الطَّلَاقِ كَانَتْ مَجَازًا اِذْ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْكِنَايَةِ: اَعْنِيْ اللَّفْظَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَجَازًا فِيْ دَلَالَتِهٖ وَاِنَّمَا ذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَقَعُ الطَّلَاقُ اِلَّا بِهٰذِهِ اَلْفَاظِ الثَّلَاثَةِ لِاَنَّ الشَّرْعَ اِنَّمَا وَرَدَ بِهٰذِهِ اَلْفَاظِ الثَّلَاثَةِ وَهِيَ عِبَادَةٌ، وَمِنْ شَرْطِهَا اللَّفْظُ، فَوَجَبَ اَنْ يَقْتَصِرَ بِهَا عَلَى اللَّفْظِ الشَّرْعِيِّ الْوَارِدِ فِيْهَا. فَاَمَّا اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ اَحْكَامِ صَرِيْحِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ فَفِيْهِ مَسْئَلَتَانِ مَشْهُوْرَتَانِ: اِحْدٰهُمَا اتَّفَقَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهَا. وَالثَّانِيَةُ اِخْتَلَفُوْا فِيْهَا. فَاَمَّا الَّتِيْ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا فَاِنَّ مَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ وَاَبَا حَنِيْفَةَ قَالُوْا: لَا يُقْبَلُ قَوْلُ الْمُطَلِّقِ اِذَا نَطَقَ بِاَلْفَاظِ الطَّلَاقِ اَنَّهٗ لَمْ يُرِدْ بِهٖ طَلَاقًا اِذَا قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِزَوْجَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ وَكَذٰلِكَ السَّرَاحُ وَالْفِرَاقُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَاسْتُثْنِيَتِ الْمَالِكِيَّةُ بِاَنْ قَالَتْ: اِلَّا اَنْ تَقْتَرِنَ بِالْحَالَةِ اَوْبِالْمَرْاَةِ قَرِيْنَةٌ تَدُلُّ عَلٰى صِدْقِ دَعْوَاهُ، مِثْلَ اَنْ تَسْاَلَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا مِنْ وَثَاقٍ هِيَ فِيْهِ وَشِبْهُهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَنْتِ طَالِقٌ، وَفِقْهُ الْمَسْئَلَةِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّ الطَّلَاقَ لَا يَحْتَاجُ عِنْدَهُمْ اِلٰى نِيَّةٍ، وَاَمَّا مَالِكٌ فَالْمَشْهُوْرُ عَنْهُ اَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَهُ يَحْتَاجُ اِلٰى نِيَّةٍ، لٰكِنْ لَمْ يَنْوِهِ هٰهُنَا لِمَوْضِعِ التُّهْمَةِ، وَمَنْ رَاٰهُ الْحُكْمَ بِالتُّهْمَةِ سَدًّا لِلذَّرَائِعِ، وَذٰلِكَ مِمَّا خَالَفَهُ فِيْهِ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ، فَيَجِبُ عَلٰى رَاْيِ مَنْ يَشْتَرِطُ النِّيَّةَ فِيْ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ وَلَا يَحْكُمُ بِالتُّهْمَةِ اَنْ يُصَدِّقَهُ فِيْمَا ادَّعٰى.

ترجمہ:

اور لیکن فراق اور سراح (رہائی) کے الفاظ میں تردد ہے کہ یہ شرعی مفہوم کے لحاظ سے طلاق کے معنی پر دلالت کرتے ہیں یا ان کی لغوی دلالت ابھی باقی ہے۔ پس جب تو اس معنی میں استعمال کرے یعنی طلاق کے معنی میں یہ استعمال مجاز ہوگا جب کہ یہ معنی کنایہ ہے۔ یعنی ایسے لفظ کا استعمال جو اپنے معنی میں بطور استعمال ہوا ہو اور بے شک جو فقہاء اس طرف گئے ہیں کہ بے شک طلاق صرف ان تین الفاظ سے واقع ہوتی ہے اس لیے کہ شرعی طور پر بے شک یہ تین الفاظ وارد ہوئے ہیں اور طلاق عبادت ہے جس میں الفاظ شرط ہوتے ہیں اس لیے شریعت میں وارد انہی تین الفاظ سے طلاق ہو سکے گی۔

صریح الفاظ طلاق کے بارے میں دو مسائل اور ہیں جن میں سے پہلے کے بارے میں امام مالکؒ امام شافعی اور امام ابوحنیفہؒ متفق ہیں اور دوسرے کے بارے میں اختلاف ہے۔ 1۔ جس مسئلہ پر اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق دینے والا لفظ طلاق سے طلاق دے اور یہ کہے کہ اس کا طلاق کا ارادہ نہیں تھا تو اس کا یہ قول معتبر نہ ہوگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک لفظ سراح (رہائی) اور فراق بھی اسی طرح ہیں اور امام مالکؒ نے اس صورت مثلاً میں استثناء بیان کیا ہے کہ شوہر کی سچائی میں کوئی قرینہ موجود ہو تو طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً عورت شوہر سے کہے کہ وہ بندھی ہوئی ہے وہ اس کو کھول دے (ان یطلقہا) اور شوہر کہے کہ انت طالق لے میں نے کھول دیا بہر حال امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک لفظ طلاق میں نیت شرط نہیں ہے اور امام مالکؒ کا مشہور قول یہ ہے کہ ان کے نزدیک طلاق میں نیت کی ضرورت تو ہے مگر یہاں طلاق کو نیت پر اس لیے موقوف نہیں کیا کہ تہمت کا مقام ہوتا ہے اسے روکا جائے جب کہ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کی رائے اس سے مختلف ہے۔ اس لحاظ سے جن کے نزدیک طلاق میں نیت شرط ہو اور حکم تہمت نہ ہو وہاں طلاق کے مدعی کی تصدیق ہونی چاہیے۔

وَاَمَّا	اَلْفَاظُ الْفِرَاقِ	وَالسِّرَاحِ	فَهِيَ	مُتَرَدِّدَةٌ	بَيْنَ
اور بہر حال	جدا کرنے کے الفاظ	اور سراح	پس وہ	تردد کی ہوئی	درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ یَکُوْنَ	لِلشَّرْعِ	فِیْہَا	التَّصَرُّفُ	اَعْنِیْ	اَنْ تَدُلَّ
یہ کہ ہو	شرع کے لیے	اس میں	تصرف	میری مراد	یہ کہ دلالت کرے
بِعُرْفِ	الشَّرْعِ	عَلَی	اَلْمَعْنٰی	اَلَّذِیْ یَدُلُّ	عَلَیْہِ
بوجہ عرف	شرع	پر	معنی	وہ جو دلالت کرتا ہے	اس پر
الطَّلَاقُ	اَوْ ھِیَ	بَاقِیَۃٌ	عَلٰی	دَلَالَتِھَا	اللُّغَوِیَّۃِ
طلاق	یا وہ	باقی	پر	اس کا دلالت کرنا	لغوی
فَاِذَا	اِسْتُعْمِلَتْ	فِیْ ھٰذَا	اَلْمَعْنٰی	اَعْنِیْ	فِیْ مَعْنٰی
پس اگر	تو استعمال کرے	اس میں	معنی	میری مراد	اس میں
الطَّلَاقِ	کَانَتْ	مُجَازًا	اِذْ ھٰذَا	ھُوَ الْمَعْنٰی	الْکِنَایَۃُ
طلاق	ہوگا	مجاز	جب یہ	وہ معنی	کنایہ
اَعْنِیْ	اللَّفْظَ	اَلَّذِیْ یَکُوْنُ	مَجَازًا	فِیْ دَلَالَتِہٖ	وَاِنَّمَا
میری مراد	لفظ	وہ جو ہے	مجاز	اس کا دلالت کرنے میں	اور بے شک
ذَھَبَ	مَنْ ذَھَبَ	اِلٰی اَنَّہٗ	لَا یَقَعُ	الطَّلَاقُ	اِلَّا بِھٰذِہٖ
وہ گیا	جو گیا	طرف بیشک وہ	واقع نہیں ہوتی	طلاق	مگر یہ
الْاَلْفَاظِ	الثَّلَاثَۃِ	لِاَنَّ الشَّرْعَ	اِنَّمَا	وَرَدَ	بِھٰذِہٖ
الفاظ	تین	کیونکہ شرع	بے شک	وارد ہوا	یہ
الْاَلْفَاظِ	الثَّلَاثَۃِ	وَھِیَ عِبَادَۃٌ	وَمِنْ	شَرْطِھَا	اَللَّفْظُ
الفاظ	تین	اور یہ عبادت	اور سے	اس کا شرط لگانا	لفظ
فَوَجَبَ	اَنْ یُّقْتَصِرَ	بِھَا	عَلَی اللَّفْظِ	اَلشَّرْعِیِّ	الْوَارِدِ
پس واجب	یہ کہ اقتصار کرے	اس کے ساتھ	لفظ پر	شرعی	وارد
فِیْھَا	فَاَمَّا	اِخْتِلَافُھُمْ	فِیْ اَحْکَامٍ	صَرِیْحِ	اَلْفَاظِ
اس میں	پس بہر حال	ان کا اختلاف	احکام میں	صریح	الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّلَاقِ	فَفِيْهِ	مَسْئَلَتَانِ	مَشْهُوْرَتَانِ	اِحْدَاهُمَا	اِتَّفَقَ
طلاق	اس میں	دو مسئلے	مشہور	ان میں سے ایک	اتفاق کیا
مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ	عَلَيْهَا	وَالثَّانِيَةُ	اِخْتَلَفُوْا
مالک	اور شافعی	اور ابوحنیفہ	اس پر	اور دوسرا	انہوں اختلاف کیا
فِيْهَا	فَاَمَّا الَّتِيْ	اِتَّفَقُوْا	فَاِنَّ مَالِكًا	وَالشَّافِعِيَّ	وَاَبَا حَنِيْفَةَ
اس میں	بہر حال وہ جو	انہوں نے اتفاق کیا	بے شک امام مالک	اور شافعی	اور ابوحنیفہ
قَالُوْا	لَا يُقْبَلُ	قَوْلُ	الْمُطَلِّقِ	اِذَا نَطَقَ	بِاَلْفَاظٍ
انہوں نے کہا	نہیں قبول کیا جائے گا	قول	طلاق دینے والا	جب وہ بولے	لفظ
الطَّلَاقِ	اِنَّهُ	لَمْ يُرِدْ	بِهٖ	طَلَاقًا	اِذَا
طلاق	بے شک وہ	نہیں ارادہ کیا	اس کے ساتھ	طلاق	اگر
قَالَ	لِزَوْجَتِهٖ	اَنْتِ طَالِقٌ	وَكَذٰلِكَ	السَّرَاحُ	وَالْفِرَاقُ
اس نے کہا	اس کی بیوی	تو طلاق والی	اور اسی طرح	سراح	جدا کرنا
عِنْدَ	الشَّافِعِيِّ	وَاسْتَثْنَتِ	الْمَالِكِيَّةُ	بِاَنَّ	قَالَتْ
نزدیک	شافعی	اور استثناء کیا	مالکیہ نے	بے شک	اس نے کہا
اِلَّا اَنْ	تَقْتَرِنَ	بِالْحَالِ	اَوْ بِالْمَرْاَةِ	قَرِيْنَةٌ	تَدُلُّ
مگر یہ کہ	مل جائے	حالت	یا عورت	قرینہ	دلالت کرتی ہے
عَلٰى صِدْقِ	دَعْوَاهُ	مِثْلَ	اَنْ تَسْاَلَهُ	اَنْ يُّطَلِّقَهَا	مِنْ وِّثَاقٍ
سچائی پر	اس کا دعویٰ کرنا	مثل	یہ کہ پوچھے اس سے	یہ کہ طلاق دے اس کو	سے رسی
هِيَ	فِيْهِ وَشُبْهُهُ	فَيَقُوْلُ	لَهَا	اَنْتِ طَالِقٌ	وَفِقْهُ
وہ	اس میں اور اس کی مثل	پس وہ کہتا ہے	اس کے لیے	تو طلاق والی	اور سمجھنا
الْمَسْئَلَةِ	عِنْدَ	الشَّافِعِيِّ	وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ	اَنَّ الطَّلَاقَ	لَا يَحْتَاجُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ	نزدیک	شافعی	اورابوحنیفہ	بے شک طلاق	نہیں محتاج
عِنْدَهُمْ	اِلٰی نِیَّةٍ	وَاَمَّا مَالِکٌ	فَالْمَشْهُوْرُ	عَنْهُ	اَنَّ الطَّلَاقَ
ان کے نزدیک	طرف نیت	اور بہرحال امام مالک	پس مشہور	ان سے	بے شک طلاق
عِنْدَهٗ	یَحْتَاجُ	اِلٰی نِیَّةٍ	لٰکِنْ	لَمْ یَنْوِهٖ	هٰهُنَا
اس کے نزدیک	محتاج ہوتی ہے	طرف نیت	لیکن	اس کی نیت نہیں کی	یہاں
لِمَوْضِعِ	التُّهَمِ	وَمَنْ رَاٰهُ	الْحُکْمَ	بِالتُّهَمِ	سَدًّا
جگہ	تہمت	اور جس نے رائے دی	حکم	تہمت کے ساتھ	روکنا
لِلذَّرَائِعِ	وَذٰلِکَ	مِمَّا	خَالَفَهٗ	فِیْهِ	الشَّافِعِیُّ
ذرائع کے لیے	اور وہ	میں سے	اختلاف کیا اس سے	اس میں	امام شافعی
وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ	فَیَجِبُ	عَلٰی رَأْیِ	مَنْ	یَشْتَرِطُ	النِّیَّةَ
اور ابوحنیفہ	پس واجب	رائے پر	جو شخص	شرط لگاتا ہے	نیت
فِیْ اَلْفَاظِ	الطَّلَاقِ	وَلَا یَحْکُمُ	بِالتُّهَمِ	اَنْ یُّصَدِّقَهٗ	فِیْمَا ادَّعٰی
الفاظ میں	طلاق	اور نہیں فیصلہ کرتا	تہمت	یہ کہ تصدیق کرے اس کی	جس میں اس نے دعوی کیا

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ

فَهِیَ اِخْتِلَافُهُمْ فِیْمَنْ قَالَ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ وَ ادَّعٰی اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِکَ اَکْثَرَ مِنْ وَّاحِدَةٍ اِمَّا بِنَتَیْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا فَقَالَ مَالِکٌ: هُوَ مَانَوٰی وَقَدْ لَزِمَهٗ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِلَّا اَنْ یُّقَیِّدَ فَیَقُوْلَ طَلْقَةً وَّاحِدَةً وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَقَالَ لَایَقَعُ ثَلَاثًا بِلَفْظِ الطَّلَاقِ لِاَنَّ الْعَدَدَ لَایَتَضَمَّنُهٗ لَفْظُ الْاِفْرَادِ لَاکِنَایَةً وَلَا تَصْرِیْحًا وَسَبَبُ اِخْتِلَافِهِمْ هَلْ یَقَعُ الطَّلَاقُ بِالنِّیَّةِ دُوْنَ اللَّفْظِ اَوْ بِالنِّیَّةِ مَعَ اللَّفْظِ اَلْمُحْتَمَلِ؟ فَمَنْ قَالَ بِالنِّیَّةِ اَوْجَبَ الثَّلَاثَ وَکَذٰلِکَ مَنْ قَالَ بِالنِّیَّةِ وَاللَّفْظِ الْمُحْتَمَلِ وَرَاٰی اَنَّ لَفْظَ الطَّلَاقِ یَحْتَمِلُ الْعَدَدَ وَمَنْ رَاٰی اَنَّهٗ لَایَحْتَمِلُ الْعَدَدَ وَاَنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ اِشْتِرَاطِ اللَّفْظِ فِی الطَّلَاقِ مَعَ النِّیَّةِ قَالَ: لَایَجِبُ الْعَدَدُ وَاِنْ نَوَاهُ وَهٰذِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْئَلَةُ اِخْتَلَفُوْا فِيْهَا وَهِيَ مِنْ مَسَائِلِ شُرُوْطِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ، عُنِيَ اِشْتِرَاطَ النِّيَّةِ مَعَ اللَّفْظِ اَوْ بِاِنْفِرَادِ اَحَدِهِمَا فَالْمَشْهُوْرُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ الطَّلَاقَ لَايَقَعُ اِلَّا بِاللَّفْظِ وَالنِّيَّةِ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ يَقَعُ بِاللَّفْظِ دُوْنَ النِّيَّةِ وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ اَنَّ لَفْظَ الطَّلَاقِ الصَّرِيْحِ لَايَحْتَاجُ اِلَى نِيَّةٍ فَمَنِ اكْتَفٰى بِالنِّيَّةِ احْتَجَّ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ".

2۔اور لیکن دوسرا مسئلہ:

پس وہ ان فقہاء کا اختلاف ہے اس میں کہ جو شخص اپنی بیوی سے کہے انت طالق یعنی تجھے ایک طلاق ہے اور اس نے دعوی کیا یعنی کہا کہ بے شک اس کا ارادہ اس سے ایک سے زیادہ یا دو سے زیادہ یا تین سے زیادہ کا ہے پس امام مالکؒ نے کہا کہ شوہر کی نیت کے مطابق طلاق واقع ہوگی اور امام شافعیؒ کی بھی یہی رائے ہے مگر یہ کہ ایک طلاق کی قید لگا دے (تو دو یا تین طلاق واقع نہ ہوگی) اور یہی قول ان کے اصحاب کے درمیان معتبر ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف طلاق کہنے سے تین طلاقیں نہیں واقع ہوتی ہیں اس لیے کہ طلاق ایک مفرد لفظ ہے اور اس میں نہ صراحتاً اور کنایتاً عدد کا مفہوم موجود ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کیا طلاق نیت کے ساتھ بغیر لفظ کے محض نیت سے واقع ہوتی ہے یا نیت کے ساتھ محتمل کے ساتھ واقع ہوتی ہے؟ پس جن فقہاء کہا نیت سے تین طلاق واقع ہوتی ہیں اور اسی طرح جن فقہاء نے کہا نیت کے ساتھ اور لفظ محتمل سے واقع ہوتی ہے اور ان کے نزدیک لفظ میں عدد کا احتمال ہو تو ان کے نزدیک بھی طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔اور جن کے نزدیک لفظ طلاق میں عدد کا احتمال نہیں ہے اور لفظ طلاق کے ساتھ نیت بھی شرط ہے تو ان کے نزدیک تعداد کی نیت ہونے کے باوجود متعدد طلاقیں واقع نہ ہوں گی اور یہ مسئلہ کہ فقہاء نے اس میں اختلاف کیا ہے اور وہ یعنی یہ الفاظ طلاق کے شرائط سے متعلق ہے یعنی کیا نیت کی شرط لفظ کے ساتھ ہوگی یا صرف نیت یا صرف لفظ کافی ہے؟ امام مالکؒ کا مشہور قول ہے اور تحقیق آپ سے مروی ہے کہ بے شک طلاق لفظ سے نیت کے بغیر واقع ہوتی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بے شک لفظ طلاق صریح نیت کا محتاج نہیں ہے۔پس جن فقہاء نے صرف نیت پر اکتفا کیا ہے انہوں نے حضور ﷺ کے قول سے دلیل لی ہے انما الاعمال بالنیات

"تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

فَهِيَ	اِخْتِلَافُهُمْ	فِيْمَنْ	قَالَ	لِزَوْجَتِهٖ	اَنْتِ طَالِقٌ
پس وہ	ان کا اختلاف	اس میں	اس نے کہا	اپنی بیوی کو	تو طلاق والی
وَادَّعٰى	اَنَّهٗ	اَرَادَ	بِذٰلِكَ	اَكْثَرَ	مِنْ وَاحِدَةٍ
اور دعوی کیا	بے شک وہ	اس نے ارادہ کیا	اس سے	زیادہ	سے ایک
اِمَّا ثِنْتَيْنِ	وَاِمَّا ثَلَاثًا	فَقَالَ	مَالِكٌ	هُوَ	مَا نَوٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دو (طلاقیں)	اور اگر تین (طلاقیں)	پس کہا	امام مالک	وہ	جو اس نے نیت کی
وَقَدْ	لَزِمَهُ	وَبِهِ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	اِلَّا
اور تحقیق	لازم کیا اسے	اور اس کے ساتھ	اس نے کہا	امام شافعی	مگر
اَنْ يُّقَيِّدَ	فَيَقُوْلُ	طَلْقَةً	وَاحِدَةً	وَهٰذَا	اَلْقَوْلُ
یہ کہ قید کرے	پس وہ کہتا ہے	طلاق	ایک	اور یہ	قول
هُوَ الْمُخْتَارُ	عِنْدَ	اَصْحَابِهٖ	وَاَمَّا	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	فَقَالَ
وہ مختار ہے	نزدیک	اس کے ساتھی	اور بہرحال	ابوحنیفہ	پس کہا
لَا يَقَعُ	ثَلَاثًا	بِلَفْظٍ	اَلطَّلَاقِ	لِاَنَّ الْعَدَدَ	لَا يَتَضَمَّنُهُ
نہیں واقع	تین	لفظ کے ساتھ	طلاق	کیونکہ عدد	نہیں ضامن ہوتا اس کا
لَفْظَ	اَلْاِفْرَادِ	لَا كِنَايَةَ	وَلَا تَصْرِيْحًا	وَسَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
لفظ	مفرد	نہ کنایہ	اور نہیں تصریح	اور سبب	ان کا اختلاف
هَلْ يَقَعُ	اَلطَّلَاقُ	بِالنِّيَّةِ	دُوْنَ اللَّفْظِ	اَوْ بِالنِّيَّةِ	مَعَ
کیا واقع ہوتی ہے	طلاق	نیت کے ساتھ	بغیر لفظ	یا نیت کے ساتھ	ساتھ
اَللَّفْظِ	اَلْمُحْتَمَلُ؟	فَمَنْ قَالَ	بِالنِّيَّةِ	اَوْجَبَ	اَلثَّلَاثَ
لفظ	محتمل	پس جس نے کہا	نیت کے ساتھ	واقع ہوں گی	تین
وَكَذٰلِكَ	مَنْ قَالَ	بِالنِّيَّةِ	وَاللَّفْظُ	اَلْمُحْتَمِلُ	وَرَاٰى
اور اسی طرح	جس نے کہا	نیت کے ساتھ	اور لفظ	محتمل	اور رائے دی
اَنَّ لَفْظَ	اَلطَّلَاقِ	يَحْتَمِلُ	اَلْعَدَدَ	وَمَنْ رَاٰى	اَنَّهُ
بے شک لفظ	طلاق	احتمال رکھتا ہے	عدد	اور جن کی رائے	بے شک وہ
لَا يَحْتَمِلُ	اَلْعَدَدَ	وَاَنَّهُ	لَا بُدَّ	مِنْ	اِشْتِرَاطِ
احتمال نہیں رکھتا	عدد	اور بے شک	ضروری	سے	شرط
اَللَّفْظِ	فِي الطَّلَاقِ	مَعَ النِّيَّةِ	قَالَ	لَا يَجِبُ	اَلْعَدَدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ	طلاق میں	نیت کے ساتھ	اس نے کہا	نہیں واجب	عدد
وَاِنْ نَوَاهُ	وَهٰذِهِ	الْمَسْئَلَةُ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهَا	وَهِيَ
اور اگر چہ اس کی نیت کی ہو	اور یہ	مسئلہ	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور وہ
مِنْ	مَسَائِلِ	شُرُوْطِ	اَلْفَاظِ	الطَّلَاقِ	اَعْنِيْ
سے	مسائل	شرطیں	الفاظ	طلاق	میری مراد
اِشْتِرَاطَ	النِّيَّةِ	مَعَ اللَّفْظِ	اَوْ	بِالْاِفْرَادِ	اَحَدِهِمَا
شرائط	نیت	ساتھ لفظ	یا	منفرد ہونا	ان میں سے ایک
فَالْمَشْهُوْرُ	عَنْ مَالِكٍ	اَنَّ الطَّلَاقَ	لَا يَقَعُ	اِلَّا	بِاللَّفْظِ
پس مشہور	مالک سے	بے شک طلاق	نہیں واقع ہوتی	مگر	لفظ
وَالنِّيَّةِ	وَبِهٖ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَقَدْ	رُوِيَ
اور نیت	اور اس کے ساتھ	کہا	ابوحنیفہ نے	اور تحقیق	روایت کی گئی
عَنْهُ	اَنَّهٗ يَقَعُ	بِاللَّفْظِ	دُوْنَ	النِّيَّةِ	وَعِنْدَ
اس سے	بیشک واقع ہوتی ہے	لفظ	علاوہ	نیت	اور نزدیک
الشَّافِعِيِّ	اَنَّ لَفْظَ	الطَّلَاقِ	الصَّرِيْحَ	لَا يَحْتَاجُ	اِلٰى نِيَّةٍ
شافعی	بے شک لفظ	طلاق	صریح	نہیں محتاج	نیت طرف
فَمَنْ	اِكْتَفٰى	بِالنِّيَّةِ	اِحْتَجَّ	بِقَوْلِهٖ	ﷺ
پس جو شخص	اکتفاء کیا	نیت پر	دلیل	آپ کا فرمان	ﷺ
اِنَّمَا	الْاَعْمَالُ	بِالنِّيَّاتِ			
بے شک	اعمال کا دار و مدار	نیتوں پر			

وَمَنْ يُّعْتَبِرِ النِّيَّةَ دُوْنَ اللَّفْظِ اِحْتَجَّ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيَ الْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا "وَالنِّيَّةُ دُوْنَ قَوْلِ حَدِيْثُ نَفْسٍ ، قَالَ وَلَيْسَ يَلْزَمُ مِنْ اِشْتِرَاطِ النِّيَّةِ فِي الْعَمَلِ فِي الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ اَنْ تَكُوْنَ النِّيَّةُ كَافِيَةً بِنَفْسِهَا. وَاخْتَلَفَ الْمَذْهَبُ هَلْ يَقَعُ بِلَفْظِ الطَّلَاقِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْمَدْخُولِ بِهَا طَلَاقٌ بَائِنٌ إِذَا قَصَدَ ذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَلَمْ يَكُنْ هُنَالِكَ عِوَضٌ؟ فَقِيلَ يَقَعُ. وَقِيلَ لَا يَقَعُ وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ هِيَ مِنْ مَسَائِلِ أَحْكَامِ صَرِيحِ أَلْفَاظِ الطَّلَاقِ وَأَمَّا أَلْفَاظُ الطَّلَاقِ الَّتِي لَيْسَتْ بِصَرِيحٍ فَمِنْهَا مَا هِيَ كِنَايَةٌ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ مَالِكٍ، وَمِنْهَا مَا هِيَ كِنَايَةٌ مُحْتَمَلَةٌ، وَمَذْهَبُ مَالِكٍ أَنَّهُ إِذَا ادَّعَى فِي الْكِنَايَةِ الظَّاهِرَةِ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ طَلَاقًا لَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هُنَالِكَ قَرِينَةٌ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ كَرَأْيِهِ فِي الصَّرِيحِ، وَكَذٰلِكَ لَا يُقْبَلُ عِنْدَهُ مَا يَدَّعِيهِ مِنْ دُونِ الثَّلَاثِ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ وَذٰلِكَ فِي الْمَدْخُولِ بِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَالَ ذٰلِكَ فِي الْخُلْعِ. وَأَمَّا غَيْرُ الْمَدْخُولِ بِهَا فَيُصَدَّقُهُ فِي الْكِنَايَةِ الظَّاهِرَةِ فِيمَا دُونَ الثَّلَاثِ، لِأَنَّ طَلَاقَ غَيْرِ الْمَدْخُولِ بِهَا بَائِنٌ، وَهٰذِهِ هِيَ مِثْلُ قَوْلِهِمْ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، وَمِثْلُ أَلْبَتَّةَ، وَمِثْلُ قَوْلِهِمْ: أَنْتِ خَلِيَّةٌ وَبَرِيَّةٌ. وَأَمَّا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى مَا نَوَاهُ: فَإِنْ كَانَ نَوٰى طَلَاقًا كَانَ طَلَاقًا، وَإِنْ كَانَ نَوٰى ثَلَاثًا كَانَ ثَلَاثًا، أَوْ وَاحِدَةً كَانَ وَاحِدَةً وَيُصَدَّقُ فِي ذٰلِكَ، وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي ذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ، إِلَّا أَنَّهُ إِذَا نَوٰى عَلٰى أَصْلِهِ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَقَعَ عِنْدَهُ طَلْقَةٌ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنِ اقْتَرَنَتْ بِهِ قَرِينَةٌ تَدُلُّ عَلَى الطَّلَاقِ وَزَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يَنْوِهِ لَمْ يُصَدَّقْ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ فِي مُذَاكَرَةِ الطَّلَاقِ وَأَبُو حَنِيفَةَ إِلَّا أَرْبَعٌ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، وَاعْتَدِّي، وَاسْتَبْرِئِي، وَتَخَنَّعِي، لِأَنَّهَا عِنْدَهُ مِنَ الْمُحْتَمَلَةِ غَيْرِ الظَّاهِرَةِ.

ترجمہ:

اور جن فقہاء کے نزدیک لفظ کے بغیر نیت معتبر نہیں ہے انہوں نے حضور ﷺ کے قول سے دلیل لی ہے۔

ورفع عن امتی الخطا والنسیان الخ۔

میری امت کے لوگوں سے خطا اور نسیان اور جو ان کے دل میں خیال گزرے ان کی ذمہ داری رفع کر لی گئی ہے (یعنی معاف کر دی گئی ہے)

مسلک امام مالکؒ میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ مدخول بہا (جس سے صحبت ہو چکی ہو) کو لفظ طلاق سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یعنی اگر طلاق دینے والا یہ نیت کرے اور کوئی معاوضہ طلاق بھی نہ ہو تو ایک رائے یہ بھی ہے کہ طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور ایک اور رائے یہ ہے کہ نہیں واقع ہوتی اور یہ مسئلہ طلاق کے صریح الفاظ کے احکام میں سے ہے۔ جو الفاظ طلاق صریح نہ ہوں تو وہ امام مالکؒ کے نزدیک یا تو کنایہ ظاہرہ ہوں گے یا کنایہ محتملہ ہوں گے۔

اور اگر شوہر نے کنایہ ظاہرہ میں یہ دعویٰ کیا کہ اس کا ارادہ طلاق کا نہیں تھا تو اس کا یہ دعویٰ قابل قبول نہ ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ کہ کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو شوہر کے اس دعویٰ کی تائید کرے۔ جیسا کہ امام مالکؒ کی صریح لفظ کے استعمال میں رائے ہے اور اسی طرح کنایہ ظاہرہ میں ان کے نزدیک شوہر کا تین طلاق سے کم کا دعویٰ قابل قبول نہیں ہوگا جب کہ طلاق مدخول بہا کو دی گئی ہو مگر یہ کہ خلع کی صورت ہو۔ لیکن غیر مدخول بہا کے معاملے میں تین طلاق کم کے بارے میں کنایہ ظاہرہ میں اس کا دعویٰ قبول کیا جائے گا مگر غیر مدخول بہا کی طلاق بائنہ ہوتی ہے جیسے شوہر اپنی بیوی کو کہے کہ تیری ڈور تیرے حوالے (حبلک علی غاربک) یا طلاق بتۃ (قطعی) یا تو آزاد ہے یا تو بری ہے۔ کنایہ ظاہرہ میں امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ اسی مفہوم پر دلالت کرے گا جو شوہر کی ہے تو تین طلاق ہو جائے گی اور اگر اس کی نیت ایک طلاق کی ہوگی تو بھی اس کے قول کی تصدیق ہوگی۔ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق ہے۔ سوائے اس کے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان کے اصول کے مطابق ایک یا دو کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر طلاق پر دلالت کرنے والا قرینہ موجود ہو اور شوہر اس وقت طلاق کے بارے میں بات کر رہا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر یہ قرینہ موجود ہو (شوہر طلاق کا ذکر کر رہا ہو تو تمام کنایوں سے طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے ان چار کے کہ حبلک علی غاربک (تیری ڈور تیرے حوالے یا کندھے پر) اعتدی (تو عدت گزار) استبری (تو بری ہو جا) تفنعی (تو چادر اوڑھ لے) کیونکہ ان کے نزدیک یہ الفاظ محتمل ہیں ظاہر نہیں ہیں۔

وَمَنْ	يَعْتَبِرُ	النِّيَّةَ	دُوْنَ	اللَّفْظِ	اِحْتَجَّ
اور جو شخص	اعتبار کرتا ہے	نیت	علاوہ	لفظ	دلیل دی
بِقَوْلِهٖ	عَلَيْهِ	الصَّلَاةُ	وَالسَّلَامُ	رُفِعَ	عَنْ اُمَّتِيْ
اس کا قول	اس پر	درود	اور سلام	اٹھالیا گیا	میری امت سے
الْخَطَأُ	وَالنِّسْيَانُ	وَمَا	حَدَّثَتْ	بِهٖ	اَنْفُسُهَا
غلطی	اور بھول	اور جو	بیان کی	اس کے ساتھ	ان کے جی
وَالنِّيَّةُ	دُوْنَ	قَوْلٍ	حَدِيْثِ	نَفْسٍ	قَالَ
اور نیت	علاوہ	بات	بات	جان	اس نے کہا
وَلَيْسَ	يَلْزَمُ	مِنْ اِشْتِرَاطِ	النِّيَّةِ	فِي الْعَمَلِ	فِي الْحَدِيْثِ
اور نہیں	لازم ہوتا	سے شرط	نیت	عمل میں	حدیث میں
الْمُتَقَدِّمِ	اَنْ تَكُوْنَ	النِّيَّةُ	كَافِيَةً	بِنَفْسِهَا	وَاخْتَلَفَ
پہلی	یہ کہ ہو	نیت	کافی	اپنے جی میں	اور اختلاف کیا
الْمَذْهَبُ	هَلْ يَقَعُ	بِلَفْظِ	الطَّلَاقِ	فِيْ	الْمَدْخُوْلِ
مذہب	کیا واقع ہوتی ہے	لفظ کے ساتھ	طلاق	میں	مدخول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا	طَلَاقٌ بَائِنٌ	إِذَا قَصَدَ	ذٰلِكَ	اَلْمُطَلِّقُ	وَلَمْ يَكُنْ
اس کے ساتھ	طلاقِ بائنہ	جب اس نے قصد کیا	یہ	طلاق دینے والا	اور نہیں ہوگی
هُنَالِكَ	عِوَضٌ؟	فَقِيْلَ	يَقَعُ	وَقِيْلَ	لَا يَقَعُ
یہاں	بدلہ	پس کہا گیا	واقع ہوجاتی ہے	اور کہا جاتا ہے	نہیں واقع ہوتی
وَهٰذِهِ	اَلْمَسْئَلَةُ	هِيَ مِنْ	مَسَائِلِ	اَحْكَامِ	صَرِيْحِ
اور یہ	مسئلہ	وہ سے	مسائل	احکام	صریح
اَلْفَاظِ	الطَّلَاقِ	وَاَمَّا اَلْفَاظُ	الطَّلَاقِ	اَلَّتِيْ	لَيْسَتْ
الفاظ	طلاق	اور بہرحال الفاظ	طلاق	وہ جو	نہیں ہے
بِصَرِيْحٍ	فَمِنْهَا	مَا هِيَ	كِنَايَةٌ	ظَاهِرَةٌ	عِنْدَ مَالِكٍ
صریح کے ساتھ	پس اس سے	نہیں وہ	کنایہ	ظاہرہ	امام مالک کے نزدیک
وَمِنْهَا	مَا هِيَ	كِنَايَةٌ	مُحْتَمِلَةٌ	وَمَلْهَبُ	مَالِكٍ
اور اس سے	نہیں وہ	کنایہ	محتملہ	اور مذہب	امام مالک
اَنَّهٗ	إِذَا ادَّعٰى	فِي الْكِنَايَةِ	الظَّاهِرَةِ	اَنَّهٗ	لَمْ يُرِدْ
بے شک وہ	جب اس نے دعویٰ کیا	کنایہ میں	ظاہرہ	بے شک وہ	نہیں ارادہ کیا
طَلَاقًا	لَمْ يُقْبَلْ	قَوْلُهٗ	إِلَّا	اَنْ تَكُوْنَ	هُنَالِكَ
طلاق	نہیں قبول کیا جائے گا	اس کا قول	مگر	یہ کہ ہو	یہاں
قَرِيْنَةٌ	تَدُلُّ	عَلٰى ذٰلِكَ	كَرَأْيِهٖ	فِيْ	الصَّرِيْحِ
قرینہ	دلالت کرے	اس پر	جیسے اس کی رائے	میں	صریح
وَكَذٰلِكَ	لَا يُقْبَلُ	عِنْدَهٗ	مَا يَدَّعِيْهِ	مِنْ دُوْنِ	الثَّلَاثِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح	نہیں قبول کیا جائے گا	اس کے نزدیک		جو وہ دعویٰ کرتا ہے اس کا	سے کم	تین
فِیْ	اَلْکِنَایَاتِ	اَلظَّاهِرَةِ		وَذٰلِکَ	فِیْ	اَلْمَدْخُوْلِ بِهَا
میں	کنایات	ظاہرہ		اور اسی طرح	میں	مدخول بہا
اِلَّا	اَنْ یَّکُوْنَ	قَالَ		ذٰلِکَ	فِیْ اَلْخُلْعِ	وَاَمَّا غَیْرُ
مگر	یہ کہ ہو	اس نے کہا		یہ	خلع میں	اور بہر حال غیر
اَلْمَدْخُوْلِ	بِهَا	فَیُصَدِّقُهُ		فِی الْکِنَایَةِ	اَلظَّاهِرَةِ	فِیْمَا
دخول کیا ہوا	اس کے ساتھ	پس اس کی تصدیق کرتا ہے		کنایہ میں	ظاہرہ	اس میں
دُوْنَ	اَلثَّلَاثِ	لِاَنَّ	طَلَاقَ		غَیْرِ	اَلْمَدْخُوْلِ
سوائے	تین	اس لیے	طلاق دینا		غیر	مدخول
بِهَا بَائِنٌ	وَهٰذِهٖ	هِیَ مِثْلُ	قَوْلِهِمْ		حَبْلُکِ	عَلَی
بھا بائنہ	اور یہ	وہ مثل	ان کے قول		تیری رسی	پر
غَارِبِکِ	وَمِثْلُ	اَلْبَتَّةَ	وَمِثْلُ		قَوْلِهِمْ	اَنْتِ
تیری گردن	اور مثل	تو بائنہ	اور مثل		ان کا کہنا	تو
خَلِیَّةٌ	وَبَرِیَّةٌ	وَاَمَّا	مَذْهَبُ		اَلشَّافِعِیِّ	فِیْ
آزاد ہے	اور بری ہے	اور بہر حال	مذہب		امام شافعی	میں
اَلْکِنَایَاتِ	اَلظَّاهِرَةِ	فَاِنَّهٗ	یَرْجِعُ		فِیْ ذٰلِکَ	اِلَی
کنایات	ظاہرہ	پس بے شک	وہ لوٹتا ہے		اس میں	طرف
مَا نَوَاهُ	فَاِنْ	کَانَ	نَوٰی		طَلَاقًا	کَانَ طَلَاقًا
جو اس نے نیت کی	پس اگر	ہو	اس نے نیت کی		طلاق	ہوگی طلاق
وَاِنْ کَانَ	نَوٰی	ثَلَاثًا	کَانَ ثَلَاثًا		اَوْ وَاحِدَةً	کَانَ وَاحِدَةً
اور اگر ہو	اس کی نیت	تین	ہوگی تین		یا ایک	ہوگی ایک
وَیُصَدَّقُ	فِیْ ذٰلِکَ	وَقَوْلُ	اَبِیْ حَنِیْفَةَ		فِیْ ذٰلِکَ	مِثْلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تصدیق کی جائے گی	اس میں	اور کہتا	ابوحنیفہ	اس بارے میں	مثل
قَوْلِ	الشَّافِعِيِّ	اِلَّا اَنَّهٗ	اِذَا	نَوٰى	عَلٰى اَصْلِهٖ
کہنا	امام شافعی	مگر بے شک وہ	جب	اس نے نیت کی	اس کی اصل پر
وَاحِدَةٌ	اَوِ اثْنَيْنِ	وَقَعَ	عِنْدَهٗ	طَلْقَةٌ	وَاحِدَةٌ
ایک	یا دو	واقع ہوگی	اس کے نزدیک	طلاق	ایک
بَائِنَةٌ	وَاِنْ	اِقْتَرَنَتْ	بِهٖ قَرِيْنَةٌ	تَدُلُّ	عَلٰى
بائنہ	اور اگر	ملا ہو	اس کے ساتھ قرینہ	دلالت کرے	پر
الطَّلَاقِ	وَزَعَمَ	اَنَّهٗ	لَمْ يَنْوِهٖ	لَمْ يُصَدَّقْ	وذٰلِكَ
طلاق	اور گمان کیا	بے شک وہ	نہیں نیت کی اس کی	تصدیق نہیں کی جائے گی	اور یہ
اِذَا كَانَ	عِنْدَهٗ	فِيْ	مُذَاكَرَاتِ	الطَّلَاقِ	وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ
جب ہو	اس کے نزدیک	میں	مذاکرہ	طلاق	اور ابوحنیفہ
اِلَّا اَرْبَعٌ	حَبْلُكِ	عَلٰى	غَارِبِكِ	وَاغْتَدِّيْ	وَاسْتَبْرِئِيْ
مگر چار	تیری رسی	پر	تیری گردن	اور تو عدت گزار	اور تو رحم صاف کر
وَتَفْتَرِقُ	لِاَنَّهَا	عِنْدَهٗ	مِنَ	الْمُحْتَمِلَةِ	غَيْرِ الظَّاهِرَةِ
اور الگ ہو جا	کیونکہ	اس کے نزدیک	سے	احتمال رکھنے والی	سوائے ظاہر کے

وَاَمَّا اَلْفَاظُ الطَّلَاقِ الْمُحْتَمِلَةُ غَيْرُ الظَّاهِرَةِ فَعِنْدَ مَالِكٍ اَنَّهٗ يُعْتَبَرُ فِيْهَا نِيَّتُهٗ كَالْحَالِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فِي الْكِنَايَةِ الظَّاهِرَةِ. وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا: لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ وَاِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَيَنْحَصِلُ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ ثَلَاثَةُ اَقْوَالٍ: قَوْلٌ اَنْ يُصَدَّقَ بِاِطْلَاقٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَوْلٌ اَنَّهٗ لَا يُصَدَّقُ بِاِطْلَاقٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُنَالِكَ قَرِيْنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَوْلٌ اِنَّهٗ يُصَدَّقُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ مُذَاكَرَةِ الطَّلَاقِ ' وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ. وَفِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَذْهَبِ خِلَافٌ فِيْ مَسَائِلَ يَتَرَدَّدُ حَمْلُهَا بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْمُحْتَمَلِ، وَبَيْنَ قُوَّتِهَا وَضَعْفِهَا فِي الدَّلَالَةِ عَلٰى صِفَةِ الْبَيْنُوْنَةِ فَوَقَعَ فِيْهَا الْاِخْتِلَافُ وَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاُصُوْلِ. وَاِنَّمَا صَارَ مَالِكٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ قَوْلُهٗ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ اِنَّهٗ لَمْ يُرِدْ بِهٖ طَلَاقًا، لِاَنَّ الْعُرْفَ اللُّغَوِيَّ وَالشَّرْعِيَّ شَاهِدٌ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ اِنَّمَا تَلَفَّظَ بِهَا النَّاسُ غَالِبًا، وَالْمُرَادُ بِهَا الطَّلَاقُ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُنَالِكَ قَرِيْنَةٌ تَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ، وَاِنَّمَا صَارَ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ قَوْلُهٗ فِيْمَا يَدَّعِيْهِ دُوْنَ الثَّلَاثِ، لِاَنَّ الظَّاهِرَ مِنْ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ هُوَ الْبَيْنُوْنَةُ، وَالْبَيْنُوْنَةُ لَا تَقَعُ اِلَّا خُلْعًا عِنْدَهٗ فِي الْمَشْهُوْرِ، اَوْ ثَلَاثًا، وَاِذْ لَمْ تَقَعْ خُلْعًا لِاَنَّهٗ لَيْسَ هُنَاكَ عِوَضٌ فَبَقِيَ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلَاثًا، وَذٰلِكَ فِي الْمَدْخُوْلِ بِهَا، وَيَتَخَرَّجُ عَلَى الْقَوْلِ فِي الْمَذْهَبِ بِاَنَّ الْبَائِنَ تَقَعُ مِنْ دُوْنِ عِوَضٍ وَدُوْنِ عَدَدٍ اَنْ يُّصَدَّقَ فِيْ ذٰلِكَ وَتَكُوْنَ وَاحِدَةً بَائِنَةً، وَحُجَّةُ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ اِذَا وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّهٗ يُقْبَلُ قَوْلُهٗ دُوْنَ الثَّلَاثِ فِيْ صَرِيْحِ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ كَانَ اَحْرٰى اَنْ يُّقْبَلَ قَوْلُهٗ فِيْ كِنَايَتِهٖ لِاَنَّ دَلَالَةَ الصَّرِيْحِ اَقْوٰى مِنْ دَلَالَةِ الْكِنَايَةِ، وَيَشْبُهُ اَنَّ قَوْلَ الْمَالِكِيَّةِ اِنَّ لَفْظَ الطَّلَاقِ وَاِنْ كَانَ صَرِيْحًا فِي الطَّلَاقِ فَلَيْسَ بِصَرِيْحٍ فِي الْعَدَدِ وَمِنَ الْحُجَّةِ لِلشَّافِعِيِّ حَدِيْثُ رُكَانَةَ الْمُتَقَدِّمُ، وَهُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ فِيْ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ، وَاِنَّمَا صَارَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى اَنَّ الطَّلَاقَ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ اِذَا نَوٰى مَادُوْنَ الثَّلَاثِ يَكُوْنُ رَجْعِيًّا لِحَدِيْثِ رُكَانَةَ الْمُتَقَدِّمِ"

ترجمہ:

جس طرح امام شافعی کے نزدیک کنایہ ظاہر میں نیت معتبر ہے اسی طرح امام مالک کے نزدیک غیر ظاہر محتمل الفاظ میں نیت معتبر ہے جب کہ جمہور فقہاء کے نزدیک اگر نیت طلاق ہو تب بھی کچھ نہیں ہے۔ اس طرح کنایات ظاہر میں تین اقوال ہو گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ جب تک قرینہ نہ ہو مطلقاً تصدیق نہ کی جائے گی۔ یہ امام مالکؒ کی رائے ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ شوہر کی اس وقت تصدیق کی جائے گی جب وہ طلاق کا ذکر کر رہا ہو اور یہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔ جن صورتوں میں تردد ہو کہ انہیں ظاہر پر ٹھہرا جائے یا محتمل پر اور یہ کہ بینونت پر دلالت میں ان میں کسی قدر قوت یا ضعف موجود ہو تو اس بارے میں مسلک امام مالکؒ میں اختلاف ہے جو حقیقت میں انہی اصول کی طرف راجع ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک کنایہ ظاہرہ میں شوہر کا یہ قول کہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی اس لیے قابل قبول نہیں ہے کہ عرف لغوی اور شرعی اس پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ عام طور پر لوگ ان الفاظ سے طلاق ہی مراد لیتے ہیں مگر یہ کہ اس کے برخلاف پر قرینہ موجود ہو۔ اور تین طلاق سے کم کا شوہر کا دعویٰ امام مالکؒ کے نزدیک اس لیے قابل قبول نہیں ہے کہ ان الفاظ (کنایہ) سے بینونت ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں خلع تو اس لیے نہیں ہے کہ معاوضہ نہیں ہے اس لیے اسے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق ہی خیال کیا جائے گا۔ یعنی مدخول بہا میں اور امام مالکؒ کے اس قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بغیر معاوضہ اور بغیر تعداد کے طلاق بائن میں شوہر کی تصدیق کی جائے گی اور ایک طلاق بائن ہوگی۔

اور امام شافعیؒ کے نزدیک بے شک جب اجماع واقع ہوا اس پر کہ اس کا قول قبول تین سے کم میں ہوگا صریح الفاظ طلاق میں اس لیے کنایہ میں بھی شوہر کا قول قبول ہونا چاہیے کہ صریح الفاظ کی دلالت کنایہ کے الفاظ سے زیادہ قوی ہوتی ہے ہوسکتا ہے مسلک امام مالکؒ کی طرف سے کہا جائے کہ اگرچہ لفظ طلاق صریح تو ہے لیکن دوبارہ عدد صریح نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک حدیث کا رکانہ حجت ہے جو پہلے آ چکی ہے۔ اور وہی عمرؓ جلک علی غاربک کے الفاظ میں ہے اور بے شک امام شافعیؒ کے نزدیک بے شک طلاق کنایات ظاہرہ میں جب شوہر نیت کرے تین طلاق سے کم کی تو رجعی طلاق ہوگی رکانہ کی حدیث جو پہلے آ چکی ہے۔

وَاَمَّا	اَلْفَاظُ	الطَّلَاقِ	اَلْمُحْتَمِلَةِ	غَيْرُ	اَلظَّاهِرَةِ
اور بہرحال	الفاظ	طلاق کے	احتمال رکھنے والی	نہیں	ظاہر
فَعِنْدَهٗ	مَالِكٌ	اَنَّهٗ	يُعْتَبَرُ	فِيْهَا	نِيَّتُهٗ
پس اس کے نزدیک	امام مالک	بے شک وہ	اعتبار کیا جاتا ہے	اس میں	اس کی نیت کا
كَالْحَالِ	عِنْدَ	اَلشَّافِعِيِّ	فِي الْكِنَايَةِ	اَلظَّاهِرَةِ	وَخَالَفَهٗ
حال کی طرح	نزدیک	امام شافعی	کنایہ میں	ظاہرہ	اور اس نے اس کی مخالفت کی
فِيْ ذٰلِكَ	جَمْهُوْرُ	اَلْعُلَمَاءِ	فَقَالُوْا	لَيْسَ فِيْهَا	شَيْءٌ
اس میں	جمہور	علماء	پس انہوں نے کہا	نہیں ہے اس میں	کوئی چیز
وَاِنْ نَوٰى	طَلَاقًا	فَيَتَحَصَّلُ	فِي	اَلْكِنَايَاتِ	اَلظَّاهِرَةِ
اور اگر اس نے نیت کی	طلاق کی	پس احتمال ہوگا	میں	کنایات	ظاہرہ
ثَلَاثَةُ	اَقْوَالٍ	قَوْلُ	اَنْ يُّصَدَّقَ	بِاِطْلَاقِهٖ	وَهُوَ قَوْلُ
تین	قول	تو	یہ کہ تصدیق کی جائے	مطلقاً	اور وہ قول
اَلشَّافِعِيِّ	وَقَوْلٌ	اِنَّهٗ	لَا يُصَدَّقُ	بِاِطْلَاقِهٖ	اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی	اور قول	بے شک	نہ تصدیق کی جائے	مطلقاً	مگر یہ کہ ہو
هُنَالِکَ	قَرِیْنَةٌ	وَهُوَ قَوْلٌ	مَالِکٍ	وَّقَوْلُ اِنَّهٗ	یُصَدَّقُ
یہاں	قرینہ	اور وہ قول	امام مالک کا	اور قول بے شک	تصدیق کی جائے گی
اِلَّا اَنْ	یَّکُوْنَ	فِیْ مُذَاکَرَةٍ	الطَّلَاقِ	وَهُوَ قَوْلُ	اَبِیْ حَنِیْفَةَ
اگر یہ کہ	ہو	مذاکرہ میں	طلاق	اور وہ قول	امام ابوحنیفہ
وَفِیْ	الْمَذْهَبِ	خِلَافٌ	فِیْ مَسَائِلَ	یَتَرَدَّدُ	حَمْلُهَا
اور میں	مذہب	اختلاف کرنا	مسائل میں	تردد کرتا ہے	اسے حمل ٹھہرنا
بَیْنَ الظَّاهِرِ	وَالْمُحْتَمَلِ	وَبَیْنَ قُوَّتِهَا	وَضُعْفِهَا	فِی الدَّلَالَةِ	عَلٰی صِفَةٍ
درمیان ظاہر	اور محتمل	اور درمیان اس کی قوت	اور اس کا ضعف	دلالت میں	پر صفت
الْبَیْنُوْنَةِ	لَوَقَعَ	فِیْهَا	الْاِخْتِلَافُ	وَهِیَ	رَاجِعَةٌ
جدائی	پس واقع ہے	اس میں	اختلاف کرنا	اور وہ	راجع ہے
اِلٰی هٰذِهِ	الْاُصُوْلِ	وَاِنَّمَا	صَارَ	مَالِکٌ	اِلٰی اَنَّهٗ
طرف یہ	اصول	اور بے شک	ہوگا	امام مالک	طرف بے شک وہ
لَا یُقْبَلُ	قَوْلُهٗ	فِیْ	الْکِنَایَاتِ	الظَّاهِرَةِ	اَنَّهٗ
نہیں قبول کیا جائے گا	اس کا کہنا	میں	کنایات	ظاہرہ	بے شک وہ
لَمْ یُرِدْ بِهٖ	طَلَاقًا	لِاَنَّ الْعُرْفَ	اللُّغَوِیَّ	وَالشَّرْعِیَّ	شَاهِدٌ عَلَیْهِ
نہیں ارادہ کیا اس کے ساتھ	طلاق	کیونکہ عرف	لغوی	اور شرعی	گواہ ہے اس پر
وَذٰلِکَ	اَنَّ هٰذِهِ	الْاَلْفَاظَ	اِنَّمَا	تَلْفِظُ	بِهَا النَّاسُ
اور یہ	بے شک یہ	الفاظ	بے شک	بولنا	ان کے ساتھ لوگ
غَالِبًا	وَالْمُرَادُ	بِهَا الطَّلَاقُ	اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ	هُنَالِکَ	قَرِیْنَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر	اور مراد	اس کے ساتھ طلاق	مگر یہ کہ ہو	یہاں	قرینہ
تَدُلُّ	عَلٰی خِلَافِ	ذٰلِکَ	وَاِنَّمَا	صَارَ	اِلٰی اَنَّهٗ
دلالت کرے	اس کے خلاف	یہ	اور بے شک	ہوگیا	طرف بے شک وہ
لَا یُقْبَلُ	قَوْلُهٗ	فِیْمَا	یَدَّعِیْهِ	دُوْنَ	الثَّلَاثِ
نہیں قبول کیا جائے گا	اس کا کہنا	اس میں	اس نے اس کا دعوی کیا	کم	تین
لِاَنَّ الظَّاهِرَ	مِنْ هٰذِهِ	الْاَلْفَاظِ	هُوَ	الْبَیْنُوْنَةِ	وَالْبَیْنُوْنَةُ
کیونکہ ظاہر	سے یہ	الفاظ	وہ	جدائی ہے	اور جدائی
لَا تَقَعُ	اِلَّا خُلْعًا	عِنْدَهٗ	فِی الْمَشْهُوْرِ	اَوْ ثَلَاثًا	وَاِذْ
نہیں واقع ہوتی	مگر خلع	اس کے نزدیک	مشہور میں	یا تین	اور جب کہ
لَمْ تَقَعْ	خُلْعًا	لِاَنَّهٗ لَیْسَ	هُنَاکَ	عِوَضٌ	فَبَقِیَ
نہیں واقع ہوتی	خلع	کیونکہ نہیں	یہاں	معاوضہ	پس باقی رہا
اَنْ یَّکُوْنَ	ثَلَاثًا	وَذٰلِکَ	فِیْ	الْمَدْخُوْلِ بِهَا	وَیَتَخَرَّجُ
یہ کہ ہو	تین	اور یہ	میں	مدخول بہا	اور نتیجہ ہے
عَلَی الْقَوْلِ	فِی الْمَذْهَبِ	بِاَنَّ الْبَائِنَ	تَقَعُ	مِنْ دُوْنِ	عِوَضٍ
قول پر	مذہب میں	بے شک بائنہ	واقع ہوگی	سے بغیر	بدلہ
وَدُوْنَ	عَدَدٍ	اَنْ یُّصَدَّقَ	فِیْ ذٰلِکَ	وَتَکُوْنَ	وَاحِدَةً بَائِنَةً
اور بغیر	عدد	یہ کہ تصدیق کی جائے	اس بارے میں	اور ہو	ایک بائنہ
وَحُجَّةُ	الشَّافِعِیِّ	اَنَّهٗ	اِذَا وَقَعَ	الْاِجْمَاعُ	عَلٰی
اور دلیل	امام شافعی	بے شک وہ	جب واقع ہو	اجماع	پر
اَنَّهٗ	یُقْبَلُ	قَوْلُهٗ	دُوْنَ	الثَّلَاثِ	فِیْ
بے شک وہ	قبول کیا جائے گا	اس کا کہنا	سوائے	تین	میں
صَرِیْحِ	الْاَلْفَاظِ	کَانَ	اُخْرٰی	اَنْ یُّقْبَلَ	قَوْلُهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح	الفاظ	ہو	دوسرا	یہ کہ قبول کرے	اس کا قول
فِيْ كِنَايَتِهٖ	لِاَنَّ دَلَالَةَ	الصَّرِيْحِ	اَقْوٰى	مِنْ دَلَالَةِ	الْكِنَايَةِ
کنایہ میں	کیونکہ دلالت	صریح	زیادہ قوی	دلالت سے	کنایہ
وَيَشْبَهُ	اَنَّ الْقَوْلَ	الْمَالِكِيَّةَ	اَنَّ لَفْظَ	الطَّلَاقِ	وَاِنْ كَانَ
اور شبہ اس کا	بے شک قول	مالکیہ	بے شک لفظ	طلاق	اور اگر ہو
صَرِيْحًا	فِي الطَّلَاقِ	فَلَيْسَ	بِصَرِيْحٍ	فِي الْعَدَدِ	وَمِنَ
صریح	طلاق میں	پس نہیں ہے	صریح	عدد میں	اور سے
الْحُجَّةِ	لِلشَّافِعِيِّ	حَدِيْثُ	رُكَانَةَ	الْمُتَقَدِّمِ	وَهُوَ
دلیل	امام شافعی پر	حدیث	رکانہ	گزر چکی ہے	اور وہ
مَذْهَبُ	عُمَرَ	فِيْ حَبْلِكِ	عَلٰى	غَارِبِكِ	وَاِنَّمَا
مذہب	عمر	تیری رسی میں	پر	تیری گردن	اور بے شک
صَارَ	الشَّافِعِيُّ	اِلٰى	اَنَّ الطَّلَاقَ	فِي	الْكِنَايَاتِ
ہو	امام شافعی	طرف	بے شک طلاق	میں	کنایات
الظَّاهِرَةِ	اِذَا نَوٰى	مَا دُوْنَ	الثَّلَاثِ	يَكُوْنُ	رَجْعِيًّا
ظاہرہ	جب اس نے نیت کی	جو کم	تین	ہوگی	رجعی
لِحَدِيْثِ	رُكَانَةَ	الْمُتَقَدِّمِ			
حدیث کے لیے	رکانہ	جو گزر چکی ہے			

وَصَارَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى اَنَّهٗ يَكُوْنُ بَائِنًا لِاَنَّهُ الْمَقْصُوْدُ بِهٖ قَطْعُ الْعِصْمَةِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ ثَلَاثًا لِاَنَّ الثَّلَاثَ مَعْنًى زَائِدٌ عَلَى الْبَيْنُوْنَةِ عِنْدَهٗ. فَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ هَلْ يُقَدَّمُ عُرْفُ اللَّفْظِ عَلَى النِّيَّةِ اَوِالنِّيَّةِ عَلٰى عُرْفِ اللَّفْظِ؟ وَاِذَا غَلَبْنَا عُرْفَ اللَّفْظِ فَهَلْ يَقْتَضِيْ الْبَيْنُوْنَةَ فَقَطْ اَوِالْعَدَدَ؟ فَمَنْ قَدَّمَ النِّيَّةَ لَمْ يَقْضِ عَلَيْهِ بِعُرْفِ اللَّفْظِ وَمَنْ قَدَّمَ الْعُرْفَ الظَّاهِرَ لَمْ يَلْتَفِتْ اِلَى النِّيَّةِ. وَمِمَّا اخْتَلَفَ فِيْهِ الصَّدْرُ الْاَوَّلُ وَفُقَهَاءُ الْاَمْصَارِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ: اَعْنِيْ مِنْ جِنْسِ الْمَسَائِلِ الدَّاخِلَةِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ لَفْظَ التَّحْرِيْمِ: اَعْنِيْ مَنْ قَالَ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَذٰلِكَ اَنَّ مَالِكًا قَالَ: يُحْمَلُ فِي الْمَدْخُوْلِ بِهَا عَلَى الْبَيْنُوْنَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيُّ الثَّلَاثِ وَيَنْوِيْ فِيْ غَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا وَذٰلِكَ عَلٰى قِيَاسِ قَوْلِهِ الْمُتَقَدِّمِ فِي الْكِنَايَاتِ الظَّاهِرَةِ رَهُ. قَوْلُ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَزُفَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَلِيٍّ مِنَ الصَّحَابَةِ وَبِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ إِلَّا ابْنُ الْمَاجِشُوْنَ فَإِنَّهُ قَالَ: لَايَنْوِيْ فِيْ غَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا وَتَكُوْنُ ثَلَاثًا فَهٰذَا هُوَ أَحَدُ الْأَقْوَالِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ.

وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ إِنَّهُ إِنْ نَوٰى بِذٰلِكَ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ وَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنْ نَوٰى يَمِيْنًا فَهُوَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَإِنْ لَّمْ يَنْوِ بِهِ طَلَاقًا وَلَايَمِيْنًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ هِيَ كَذِبَةٌ وَقَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ الثَّوْرِيّ. وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ أَنَّهُ يَكُوْنُ أَيْضًا مَانَوٰى بِهَا وَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً أَوْثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ لَّمْ يَنْوِ شَيْئًا فَهُوَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَهٰذَا الْقَوْلُ قَالَهُ الْأَوْزَاعِيّ. وَالْقَوْلُ الرَّابِعُ أَنْ يَنْوِيَ فِيْهَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ فِيْ إِرَادَةِ الطَّلَاقِ وَفِيْ عَدَدِهِ فَمَانَوٰى كَانَ مَا نَوٰى فَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً كَانَ رَجْعِيًّا وَإِنْ أَرَادَ تَحْرِيْمَهَا بِغَيْرِ طَلَاقٍ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيّ. وَالْقَوْلُ الْخَامِسُ إِنَّهُ يَنْوِيْ أَيْضًا فِي الطَّلَاقِ وَفِي الْعَدَدِ. فَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً كَانَتْ بَائِنَةً. فَإِنْ لَّمْ يَنْوِ طَلَاقًا كَانَ يَمِيْنًا وَهُوَ مُوْلٍ. فَإِنْ نَوَى الْكِذْبَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ قَالَهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَالْقَوْلُ السَّادِسُ إِنَّهَا يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنُ إِلَّا أَنَّ بَعْضَ هٰؤُلَاءِ قَالَ يَمِيْنٌ مُغَلَّظَةٌ. وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ سُئِلَ عَنْهَا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ذَهَبَ إِلَى الْإِحْتِجَاجِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَاالنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ" اَلْآيَةِ.

وَالْقَوْلُ السَّابِعُ أَنَّ تَحْرِيْمَ الْمَرْأَةِ كَتَحْرِيْمِ الْمَاءِ وَلَيْسَ فِيْهِ كَفَّارَةٌ. وَلَا طَلَاقَ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: "لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَااَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ" وَهُوَ قَوْلُ مَسْرُوْقٍ وَالْأَجْدَعِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمْ. وَمَنْ قَالَ فِيْهَا: إِنَّهَا غَيْرُ مُغَلَّظَةٍ: بَعْضُهُمْ أَوْجَبَ فِيْهَا الْوَاجِبَ فِي الظِّهَارِ وَبَعْضُهُمْ أَوْجَبَ فِيْهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ. وَسَبَبُ الْإِخْتِلَافِ هَلْ هُوَ يَمِيْنٌ أَوْكِنَايَةٌ؟ أَوْلَيْسَ بِيَمِيْنٍ وَ لَاكِنَايَةٍ؟ فَهٰذِهِ أُصُوْلُ مَايَقَعُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فِيْ أَلْفَاظِ الطَّلَاقِ.

ترجمہ:

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بائنہ طلاق ہوگی اس لیے کہ مقصود اس سے نکاح کو ختم کرنا ہے اور یہ طلاق ہوگی اس لیے کہ مقصود اس سے نکاح کو ختم کرنا ہے اور یہ طلاق طلاق ثلاث اس لیے نہیں ہے کہ یہ ایک معنی زائد ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا عرف لفظ کو نیت پر مقدم کیا جائے گا یا نیت کو عرف پر اور اگر عرف لفظ غالب ہو تو کیا وہ صرف بینونت پر دلالت کے گا یا تعداد پر بھی دلالت کرے گا جن فقہاء نے نیت کو مقدم خیال کیا ہے انہوں نے عرف لفظ کا اعتبار نہیں کیا ہے اور جنہوں نے عرف ظاہر کو مقدم سمجھا ہے وہ نیت کی جانب متوجہ نہیں ہوئے ہیں۔

صدر اول کے فقہاء اور فقہاء امصار کے مابین لفظ تحریم میں بھی اختلاف ہے یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اور بے شک امام مالکؒ کے نزدیک یہ الفاظ مدخول بہا کے لیے بائنہ پر محمول ہوں گے یعنی تین طلاقیں۔ غیر مدخول بہا میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور حقیقت میں کنایات ظاہرہ کے بارے میں امام مالکؒ کے قول پر قیاس ہے اور یہ ابن ابی لیلیٰ کی بھی رائے ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے زید بن ثابتؓ اور حضرت علیؓ سے یہی قول مروی ہے کہ غیر مدخول بہا میں شوہر کی نیت معتبر نہ ہوگی اور تین طلاق واقع ہوں گی۔ اس مسئلہ سے یہ ایک قول ہوا

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر شوہر نے (تحریم کے الفاظ سے) ایک کی نیت کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر یمین قسم کی نیت کی تو کفارہ ادا کرے گا اور اگر سرے سے طلاق یا یمین کی نیت نہ تھی تو کذب (جھوٹ ہے) غیر موثر ہے اور یہ امام ثوریؒ کی رائے ہے۔

تیسرا قول امام اوزاعیؒ کا ہے اور وہ یہ ہے، کہ اگر شوہر نے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر اس نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اس نے کوئی نیت نہیں کی تو پھر یہ یمین ہوگی اور اسے کفارہ دینا ہوگا۔ امام شافعیؒ کی یہ رائے ہے کہ شوہر طلاق کی اور تعداد طلاق کی نیت کرے گا اور اس کی نیت کے مطابق طلاق واقع ہوگی کہ اس نے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق عائد ہوگی اور وہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

پانچواں قول کے بے شک وہ اسی طرح طلاق اور عدد کی نیت کرتا ہے پس اگر ایک کی نیت کرے بائن طلاق ہوگی۔ پس اگر طلاق کی نیت ہی نہیں کی یمین ہوگی اور وہ ایلاء ہو جائے گا اور اگر کوئی نیت نہیں کی تو کچھ بھی نہیں۔

چھٹا قول یہ ہے کہ یہ یمین ہے اور اس پر کفارہ یمین لازم ہے جب کہ بعض نے اسے یمین مغلظہ کہا ہے اور یہ حضرت عمرؓ ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور کئی تابعین کی رائے ہے اور جب حضرت ابن عباسؓ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (بخاری و مسلم) یعنی انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے۔ (یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک) (التحریم) ترجمہ: ''اے نبی تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی؟ (کیا اس لیے کہ) تم اپنی بیوی کی رضامندی (خوشی) چاہتے ہو''۔

اور ساتواں قول: بے شک عورت کا حرام ہونا پانی کے حرام ہونے کی طرح اور نہ اس میں کفارہ ہے اور نہ کوئی طلاق ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

لاتحرموا طیبا ما احل اللہ لکم (المائدہ: 87)

ترجمہ: جو پاک چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو''

اور مسروق' اجدع' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور شعبی وغیرہم کا قول ہے اور جن فقہاء کے نزدیک یہ (تحریم) یمین مغلظہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بعض کے نزدیک وہی واجب ہے جو ظہار میں واجب ہے اور بعض کے نزدیک غلام آزاد کرنا لازم ہے وجہ اختلاف یہی ہے کیا وہ یمین ہے یا کنایہ؟ یا نہ یمین ہے اور نہ ہی کنایہ ہے۔ الفاظ طلاق سے متعلق یہ چند اصولی احکام بیان کر دیئے گئے۔

وَصَارَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	اِلٰى اَنَّهٗ	يَكُوْنُ	بَائِنًا	لِاَنَّهٗ
اور ہے	ابوحنیفہ	طرف بے شک	ہو	بائنہ	کیونکہ
اَلْمَقْصُوْدُ	بِهٖ	قَطْعُ	اَلْعِصْمَةِ	وَلَمْ يَجْعَلْهُ	ثَلَاثًا
مقصود	اس کے ساتھ	ختم کرنا	عصمت	اور نہیں اسے قرار دیا	تین
لِاَنَّ الثَّلَاثَ	مَعْنًى زَائِدٌ	عَلَى	اَلْبَيْنُوْنَةِ	عِنْدَهٗ	فَسَبَبُ
کیونکہ تین	زائد معنی ہے	پر	جدائی	اس کے نزدیک	پس سبب
اِخْتِلَافِهِمْ	هَلْ	يُقَدَّمُ	عُرْفُ اللَّفْظِ	عَلَى النِّيَّةِ	اَوِ النِّيَّةِ
ان کا اختلاف	کیا	مقدم کیا جائے گا	لفظ کا عرف	نیت پر	یا نیت
عَلٰى عُرْفِ	اَللَّفْظِ	وَاِذَا	غَلَّبْنَا	عُرْفَ	اَللَّفْظِ
پر عرف	لفظ	اور جب	ہم نے مقدم کیا	عرف	لفظ
فَهَلْ	يَقْتَضِيْ	اَلْبَيْنُوْنَةَ	فَقَطْ	اَوِ الْعَدَدَ	فَمَنْ
پس کیا	تقاضہ کرتا ہے	جدائی	صرف	یا عدد	پس جس نے
قَدَّمَ	اَلنِّيَّةَ	لَمْ يَقْضِ	عَلَيْهِ	بِعُرْفِ	اَللَّفْظِ
اس نے مقدم کیا	نیت	نہیں فیصلہ کیا	اس پر	عرف	لفظ
اَلظَّاهِرِ	لَمْ يَلْتَفِتْ	اِلَى النِّيَّةِ	وَمِمَّا	اِخْتَلَفَ	فِيْهِ
ظاہر	نہیں توجہ کی	طرف نیت	اور سے جو	اس نے اختلاف کیا	اس میں
اَلصَّدْرُ	اَلْاَوَّلُ	وَفُقَهَاءُ	اَلْاَمْصَارِ	مِنْ	هٰذَا الْبَابِ
شروع	پہلا	اور فقہاء	شہر	سے	یہ باب
اَعْنِيْ	مِنْ جِنْسِ	اَلْمَسَائِلِ	اَلدَّاخِلَةِ	فِيْ هٰذَا	اَلْبَابِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری مراد	جنس سے	مسائل	اندرونی	میں یہ	باب
لَفْظُ	اَلتَّحْرِيْمِ	اَعْنِيْ	مَنْ قَالَ	لِزَوْجَتِهٖ	اَنْتِ
لفظ	حرام کرنا	میری مراد	جس نے کہا	اپنی بیوی کو	تو
عَلَيَّ حَرَامٌ	وَذٰلِكَ	اَنَّ مَالِكًا	قَالَ	يُحْمَلُ	فِيْ
مجھ پر حرام	اور یہ	بے شک مالک	اس نے کہا	محمول کیا جائے گا	میں
اَلْمَدْخُوْلِ بِهَا	عَلَى النِّيَّةِ	اَيِ الثَّلَاثِ	وَيَنْوِيْ	فِيْ غَيْرِ	اَلْمَدْخُوْلِ بِهَا
مدخول بہا	نیت پر	یعنی تین	اور وہ نیت کرتا ہے	میں غیر	مدخول بہا
وَذٰلِكَ	عَلٰى قِيَاسِ	قَوْلِهٖ	اَلْمُتَقَدِّمِ	فِيْ	اَلْكِنَايَاتِ
اور یہ	قیاس پر	اس کا کہنا	گزر گیا	میں	کنایات
اَلظَّاهِرَةِ	وَهُوَ قَوْلُ	اِبْنِ	اَبِيْ لَيْلٰى	وَزَيْدٍ	بْنِ ثَابِتٍ
ظاہرہ	اور وہ قول	ابن	ابی لیلی	اور زید	بن ثابت
وَعَلِيٍّ	مِنَ	اَلصَّحَابَةِ	وَبِهٖ	قَالَ	اَصْحَابُهٗ
اور علی	سے	صحابہ	اور اس کے ساتھ	اس نے کہا	اس کے ساتھی
اِلَّا ابْنُ	اَلْمَاجِشُوْنَ	فَاِنَّهٗ	قَالَ	لَا يَنْوِيْ	فِيْ
مگر ابن	ماجشون	پس بے شک	اس نے کہا	نہیں نیت کرتا	میں
غَيْرِ	اَلْمَدْخُوْلِ بِهَا	وَتَكُوْنُ	ثَلَاثًا	فَهٰذَا	هُوَ اَحَدُ
غیر	مدخول بہا	اور ہوگی	تین	پس یہ	وہ ایک
اَلْاَقْوَالِ	فِيْ هٰذِهِ	اَلْمَسْئَلَةِ	وَالْقَوْلُ	اَلثَّانِيْ	اَنَّهٗ اِنْ
اقوال	اس میں	مسئلہ	اور کہنا	دوسرا	بیشک وہ اگر
نَوٰى	بِذٰلِكَ	ثَلَاثًا	فَهِيَ	ثَلَاثٌ	وَاِنْ
اس نے نیت کی	اس کے ساتھ	تین کی	تو وہ	تین ہوں گی	اور اگر
نَوٰى	فَوَاحِدَةً	فَهِيَ	وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ	وَاِنْ نَوٰى	يَمِيْنًا
اس نے نیت کی	ایک کی	تو وہ	ایک بائنہ ہوگی	اور اگر نیت کی	قسم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ يَمِيْنٌ	يُكَفِّرُهَا	وَإِنْ لَمْ	يَنْوِ بِهِ	طَلَاقًا	وَلَا يَمِيْنًا
پس وہ قسم	اس کا کفارہ ادا کرے گا	اور اگر نہیں	اس کے ساتھ نیت کی	طلاق کی	اور نہ ہی قسم کی
فَلَيْسَ	بِشَيْءٍ	هِيَ كَذِبَةٌ	وَقَالَ	بِهٰذَا الْقَوْلِ	الثَّوْرِيِّ
پس نہیں ہے	کچھ	وہ جھوٹ	اور کہا	یہ قول	امام ثوری نے
وَالْقَوْلُ	الثَّالِثُ	لِأَنَّهُ	يَكُوْنُ	أَيْضًا	مَا نَوٰى بِهَا
اور کہنا	تیسرا	کیونکہ	ہو	بھی	جو وہ اس کے ساتھ نیت کرے
وَإِنْ	نَوٰى	وَاحِدَةً	أَوْ ثَلَاثًا	فَثَلَاثٌ	وَإِنْ لَمْ يَنْوِ
اور اگر	اس نے نیت کی	ایک کی	یا تین کی	پس تین ہوں گی	اور اگر نہ نیت کی
شَيْئًا	فَهُوَ يَمِيْنٌ	يُكَفِّرُهَا	وَهٰذَا الْقَوْلُ	قَالَهُ	الْأَوْزَاعِيُّ
کوئی چیز	پس وہ قسم ہے	وہ اس کا کفارہ دے گا	اور یہ قول	اسے کہا	امام اوزاعی نے
وَالْقَوْلُ	الرَّابِعُ	أَنْ يَنْوِيَ	فِيْهَا	فِيْ	الْمَوْضِعَيْنِ
اور کہنا	چوتھا	یہ کہ وہ نیت کرے	اس میں	میں	دونوں جگہیں
فِيْ إِرَادَةِ	الطَّلَاقِ	وَفِيْ عَدَدِهِ	فَمَا نَوٰى	كَانَ	مَا نَوٰى
میں ارادہ کرنا	طلاق	اور میں اس کا عدد	تو جو نیت کرے	ہو	وہ جو نیت کرے
فَإِنْ نَوٰى	وَاحِدَةً	كَانَ	رَجْعِيًّا	وَإِنْ أَرَادَ	تَحْرِيْمَهَا
پس اگر نیت کی	ایک	ہو	رجعی	اور اگر ارادہ کیا	اس کا حرام ہونا
بِغَيْرِ	طَلَاقٍ	عَلَيْهِ	كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ	وَهُوَ قَوْلُ	الشَّافِعِيِّ
بغیر	طلاق کے	اس پر	قسم کا کفارہ	اور وہ کہنا	امام شافعی
وَالْقَوْلُ	الْخَامِسُ	إِنَّهُ	يَنْوِيْ	أَيْضًا	فِي الطَّلَاقِ
اور کہنا	پانچواں	بے شک وہ	نیت کرتا ہے	بھی	طلاق میں
وَفِيْ الْعَدَدِ	فَإِنْ نَوٰى	وَاحِدَةً بَائِنَةً	فَإِنْ لَمْ يَنْوِ	طَلَاقًا	كَانَ يَمِيْنًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عدد میں	پس اگر اس نے نیت کی	ایک بائنہ کی	پس اگر نہ نیت کرے	طلاق کی	ہوگی قسم
وَهُوَ مُوْلٍ	فَإِنْ نَوٰى	الْكَذِبَ.	فَلَيْسَ	بِشَيْءٍ	وَهٰذَا الْقَوْلُ
اور وہ قسم کھانے والا	پس اگر اس نے نیت کی	جھوٹ	پس نہیں	کوئی چیز	اور یہ قول
قَالَهُ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَاَصْحَابُهُ	وَالْقَوْلُ	السَّادِسُ	اِنَّهَا
اسے کہا	ابوحنیفہ نے	اور اس کے ساتھی	اور کہنا	چھٹا	بے شک وہ
يَمِيْنٌ	يُكَفِّرُهَا	مَا يُكَفِّرُ	الْيَمِيْنُ	اِلَّا اَنَّ	بَعْضَ
قسم	وہ اس کا کفارہ ادا کرے	جو کفارہ ادا کرتا ہے	قسم کا	مگر بے شک	کچھ
هٰؤُلَاءِ	قَالَ	يَمِيْنٌ	مُغَلَّظَةٌ	وَهُوَ قَوْلُ	عُمَرَ
تمام	اس نے کہا	قسم	سخت	اور وہ قول	عمر
وَابْنِ	مَسْعُوْدٍ	وَابْنِ	عَبَّاسٍ	وَجَمَاعَةٍ	مِّنَ التَّابِعِيْنَ
اور ابن	مسعود	اور ابن	عباس	اور جماعت	تابعین سے
وَقَالَ	ابْنُ عَبَّاسٍ	وَقَدْ	سُئِلَ	لَقَدْ كَانَ	لَكُمْ
اور کہا	ابن مسعود نے	اور تحقیق	پوچھا گیا	البتہ تحقیق ہے	تمہارے لیے
فِيْ رَسُوْلِ	اللّٰهِ	اُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ	خَرَّجَهُ	الْبُخَارِيُّ
رسول میں	اللہ کے	نمونہ	اچھا	اس کی تخریج کی	امام بخاری نے
وَمُسْلِمٌ	ذَهَبَ	اِلٰى	الْاِحْتِجَاجِ	بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	يَا اَيُّهَا
اور امام مسلم	وہ گیا	طرف	دلیل پکڑنا	اس فرمان اللہ تعالیٰ کے	اے
النَّبِيُّ	لِمَ تُحَرِّمُ	مَا اَحَلَّ	اللّٰهُ	لَكَ	اٰلَايَةَ
غیب کی خبر دینے والا	کیوں حرام قرار دیا	جو حلال کیا	اللہ تعالیٰ نے	تیرے لیے	الایۃ
وَالْقَوْلُ	السَّابِعُ	اِنَّ تَحْرِيْمَ	الْمَرْاَةِ	كَتَحْرِيْمِ	الْمَاءِ
اور کہنا	ساتواں	بے شک حرام ہونا	عورت کا	جیسے حرام ہونا	پانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ فِيْهِ	كَفَّارَةٌ	وَلَا طَلَاقٌ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	لَا تُحَرِّمُوْا	طَيِّبَاتِ
اور نہیں اس میں	کفارہ	اور نہ ہی طلاق	اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے	تم حرام قرار نہ دو	پاکیزہ چیزیں
مَا	اَحَلَّ اللّٰهُ	لَكُمْ	وَهُوَ قَوْلُ	مَسْرُوْقٍ	وَالْاَجْدَعِ
جو	اللہ نے حلال کیا	تمہارے لیے	اور وہ قول	مسروق	اور اجدع
وَاَبِيْ سَلَمَةَ	بْنِ عَبْدِ	الرَّحْمٰنِ	وَالشَّعْبِيِّ	وَغَيْرِهِمْ	وَمَنْ
اور ابوسلمہ	بن عبد	رحمان	اور شعبی	اور ان کے علاوہ	اور جو شخص
قَالَ فِيْهَا	اِنَّهَا	غَيْرُ مُغْلَظَةٍ	بَعْضُهُمْ	اَوْجَبَ	فِيْهَا
اس نے اس میں کہا	بے شک وہ	غیر مغلظہ	ان کے بعض	اس نے ثابت کیا	اس میں
فِيْهَا	الْوَاحِدَةُ	فِي الظِّهَارِ	وَبَعْضُهُمْ	اَوْجَبَ	فِيْهَا
اس میں	ثابت ہے	ظہار میں	اور ان کے بعض	اس نے ثابت کیا	اس میں
عِتْقُ رَقَبَةٍ	وَسَبَبُ	الْاِخْتِلَافِ	هَلْ هُوَ	يَمِيْنٌ	اَوْ كِنَايَةٌ؟
گردن کا آزاد کرنا	اور سبب	اختلاف کرنا	کیا وہ	قسم	یا کنایہ؟
اَوْ لَيْسَ	بِيَمِيْنٍ	وَلَا كِنَايَةٌ؟	فَهٰذِهٖ	اُصُوْلٌ	مَا يَقَعُ
یا نہیں	قسم	اور نہ کنایہ؟	پس یہ	بنیان	جو وہ واقع ہوا
مِنَ	الْاِخْتِلَافِ	فِيْ اَلْفَاظِ	الطَّلَاقِ		
سے	اختلاف کرنا	الفاظ میں	طلاق		

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فِيْ اَلْفَاظِ الطَّلَاقِ الْمُقَيَّدَةِ

وَالطَّلَاقُ الْمُقَيَّدُ لَا يَخْلُوْ مِنْ قِسْمَيْنِ: إِمَّا تَقْيِيْدُ اِشْتِرَاطٍ اَوْتَقْيِيْدُ اِسْتِثْنَاءٍ وَالتَّقْيِيْدُ الْمُشْتَرَطُ لَا يَخْلُوْ اَنْ يُعَلَّقَ بِمَشِيْئَةِ مَنْ لَهٗ اِخْتِيَارٌ اَوْبِوُقُوْعِ فِعْلٍ مِّنَ الْاَفْعَالِ الْمُسْتَقْبَلَةِ اَوْ بِخُرُوْجِ الشَّيْءِ مَجْهُوْلِ الْعِلْمِ اِلَى الْوُجُوْدِ عَلٰى مَا يَدَّعِيْهِ الْمُعَلِّقُ لِلطَّلَاقِ بِهٖ مِمَّا لَا يَتَوَصَّلُ اِلٰى عِلْمِهٖ اِلَّا بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْحِسِّ اَوْاِلَى الْوُجُوْدِ اَوْ بِمَا لَا سَبِيْلَ اِلَى الْوُقُوْفِ عَلَيْهِ مِمَّا هُوَ مُمْكِنٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَّكُوْنَ اَوْلَا يَكُوْنَ. فَاَمَّا تَعْلِيْقُ الطَّلَاقِ بِالْمَشِيْئَةِ فَاِنَّهٗ لَايَخْلُوْ اَنْ يُّعَلِّقَهٗ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ اَوْبِمَشِيْئَةِ مَخْلُوْقٍ، فَاِذَا عَلَّقَهٗ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَسَوَاءٌ عَلَّقَهٗ عَلٰى جِهَةِ الشَّرْطِ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ : اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَوْ عَلٰى جِهَةِ الْاِسْتِثْنَاءِ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ اَنْتِ طَالِقٌ اِلَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: لَايُؤَثِّرُ الْاِسْتِثْنَاءُ فِي الطَّلَاقِ شَيْئًا وَهُوَ وَاقِعٌ وَّلَا بُدَّ، وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ: اِذَا اِسْتَثْنَى الْمُعَلِّقُ مَشِيْئَةَ اللّٰهِ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ يَتَعَلَّقُ الْاِسْتِثْنَاءُ بِالْاَفْعَالِ الْحَاضِرَةِ الْوَاقِعَةِ كَتَعَلُّقِهٖ بِالْاَفْعَالِ الْمُسْتَقْبَلَةِ اَوْ لَايَتَعَلَّقُ؟ وَذٰلِكَ اَنَّ الطَّلَاقَ هُوَ فِعْلٌ حَاضِرٌ، فَمَنْ قَالَ لَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ قَالَ: يُؤَثِّرُ فِيْهِ. وَاَمَّا اِنْ عُلِّقَ الطَّلَاقُ بِمَشِيْئَةٍ وَاَمَّا تَعْلِيْقُ الطَّلَاقِ بِمَشِيْئَةِ مَنْ لَامَشِيْئَةَ لَهٗ.

2۔دوسری فصل:

طلاق مقیدہ کے الفاظ کے بارے میں

طلاق مقید کی قید کی دو قسمیں ہیں قید شرط اور قید استثناء اور قید متشرط نہیں خالی ہے کہ اسے مشیت سے متعلق کیا جائے جس کے لیے اختیار ہے یا مستقبل میں واقع ہونے والے کسی فعل کے ساتھ مشروط کردے یا کسی لاعلم شی سے متعلق کردے کہ جب تک وہ ظاہر نہ ہو اس کے وجود کا علم نہ ہو سکے اور اس پر طلاق معلق کردے۔ مشیت پر طلاق معلق کرنے میں دو صورتیں ہیں کہ اللہ کی مشیت پر معلق کیا یا کسی انسان کی مشیت پر معلق کیا۔ اللہ کی مشیت پر معلق کرتے ہوئے مثلاً اس نے بطور شرط کہا کہ اگر اللہ چاہے تو تجھے طلاق یا بطور استثناء کہا کہ تجھے طلاق مگر یہ کہ خدا چاہے"۔

اس بارے میں امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ طلاق میں استثناء غیر موثر ہے اور طلاق واقع ہو جائے گی۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر طلاق دہندہ اللہ کی مشیت (ارادے) کا استثناء کرے یعنی (انشاء اللہ) کہتے تو طلاق واقع نہیں ہوگی وجہ اختلاف یہ ہے کہ کیا حاضر افعال میں اسی طرح استثناء ہو سکتا ہے جس طرح کے مستقبل کے افعال میں ہوتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ طلاق ایک فعل حاضر ہے جن فقہاء کے نزدیک فعل حاضر میں استثناء نہیں ہو سکتا ان کے نزدیک استثناء اور شرط وقوع طلاق میں موثر ہے۔

لیکن اگر طلاق کو ایسے شخص کی مشیت کے ساتھ معلق ہے جس کی مشیت صحیح ہو اور اسے اس کا علم ہو جائے اور اس کا علم ہو جائے تو امام مالکؒ کے مذہب میں اختلاف نہیں ہے بے شک طلاق موقوف ہوگی۔ اس شخص کے اختیار پر جس کی مشیت (ارادے) کے ساتھ طلاق کو متعلق کیا ہے اور لیکن طلاق کا معلق کرنا ایسی مشیت کے ساتھ جس کی مشیت نہیں ہے۔ مثلاً بچہ اور مجنوں تو اس صورت میں مسلک مالکؒ میں اختلاف ہے کہ یہ قول بھی ہے کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے اور یہ بھی کہ نہیں ہوتی۔

وَالطَّلَاقُ	الْمُقَيَّدُ	لَا يَخْلُوْ	مِنْ قِسْمَيْنِ	اِمَّا تَقْيِيْدٌ	اِشْتِرَاطٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور طلاق	مقید	نہیں خالی	دو قسموں سے	بہر حال مقید کرنا	شرط کرنا
اَوْ تَقْیِیْدُ	اِسْتِثْنَاءٍ	وَالتَّقْیِیْدُ	اَلْمُشْتَرِطُ	لَا یَخْلُوْ	اَنْ یُعَلِّقَ
یا مقید کرنا	استثناء	اور مقید کرنا	شرط	نہیں خالی	یہ کہ وہ معلق ہو
بِمَشِیْئَةِ	مَنْ لَهٗ	اِخْتِیَارٌ	اَوْ بُوْقُوْعِ	فِعْلٍ	مِنَ الْاَفْعَالِ
مشیت کے ساتھ	اس کے لیے ہو	اختیار	یا واقع ہونا	فعل	افعال میں سے
اَلْمُسْتَقْبَلَةِ	اَوْ بِخُرُوْجٍ	شَیْءٍ	مَجْهُوْلٍ	اَلْعِلْمُ اِلٰی	اَلْمَوْجُوْدِ
آنے والی	یا ظاہر ہونا	چیز	مجہول	جاننا طرف	موجود
عَلٰی	مَا یَدَّعِیْهِ	اَلْمُعَلَّقُ	لِلطَّلَاقِ	بِهٖ	مِمَّا
پر	جو وہ دعوی کرے	معلق	طلاق کے لیے	اس کے ساتھ	اس سے
لَا یَتَوَصَّلُ	اِلٰی عِلْمِهٖ	اِلَّا بَعْدَ	خُرُوْجِهٖ	اِلَی الْحِسِّ	اَوْ اِلٰی
نہیں رسائی	اس کے جاننے کی طرف	مگر بعد	اس کا ظاہر ہونا	حس کی طرف	یا طرف
اَلْوُجُوْدِ	اَوْ بِمَا	لَا سَبِیْلَ	اِلٰی	اَلْوُقُوْفِ	عَلَیْهِ
وجود	یا اس کے ساتھ	نہیں راستہ	طرف	وقوف	اس پر
مِمَّا هُوَ	مُمْکِنٌ	اَنْ یَّکُوْنَ	اَوْ	لَا یَکُوْنَ	فَاِمَّا
اس سے وہ	ممکن	یہ کہ ہو	یا	نہ ہو	پس بہر حال
تَعْلِیْقُ	اَلطَّلَاقِ	بِالْمَشِیْئَةِ	فَاِنَّهٗ	لَا یَخْلُوْ	اَنْ یُّعَلِّقَهٗ
معلق کرنا	طلاق	چاہنے کے ساتھ	پس بے شک وہ	نہیں خالی	یہ کہ وہ معلق کرے
بِمَشِیْئَةِ	اَللّٰهِ	اَوْ بِمَشِیْئَةِ	مَخْلُوْقٍ	فَاِذَا	عَلَّقَهٗ
مشیت	اللہ تعالیٰ	یا مشیت	مخلوق	پس جب	اسے معلق کیا
بِمَشِیْئَةِ اللّٰهِ	وَسَوَاءٌ	عَلَّقَهٗ	عَلٰی جِهَةِ	اَلشَّرْطِ	مِثْلَ
اللہ کی مشیت	اور برابر ہے	اسے معلق کیا	جہت پر	شرط کی	مثال
اَنْ یَّقُوْلَ	اَنْتِ طَالِقٌ	اِلَّا	اِنْ شَاءَ اللّٰهُ	فَاِنَّ مَالِكًا	قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ وہ کہے	تو طلاق والی	مگر	اگر اللہ نے چاہا	پس بے شک مالک	اس نے کہا
لَا يُؤَثِّرُ	الْاِسْتِثْنَاءُ	فِي الطَّلَاقِ	شَيْئًا	وَهُوَ وَاقِعٌ	وَلَا بُدَّ
نہیں موثر	استثناء	طلاق میں	کچھ بھی	اور وہ واقع ہے	اور ضروری ہے
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَالشَّافِعِيُّ	اِذَا اسْتَثْنَى	الْمُطْلَقَ	مَشِيْئَةَ اللّٰهِ
اور کہا	ابوحنیفہ	اور امام شافعی	جب اس نے استثناء کیا	مطلقہ کا	اللہ تعالیٰ کی مشیت
لَمْ يَقَعِ	الطَّلَاقُ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ	يَتَعَلَّقُ
نہیں واقع ہوئی	طلاق	اور وجہ	اختلاف کی	کیا	معلق
الْاِسْتِثْنَاءُ	بِالْاَفْعَالِ	الْحَاضِرَةِ	الْوَاقِعَةِ	كَتَعَلُّقِهِ	بِالْاَفْعَالِ
استثناء	افعال کے ساتھ	حاضرہ	واقع ہونے والی	جیسے معلق کرنا	افعال کے ساتھ
الْمُسْتَقْبَلَةِ	اَوْ	لَا يَتَعَلَّقُ؟	وَذٰلِكَ	اَنَّ الطَّلَاقَ	هُوَ فِعْلٌ
آنے والی	یا	نہیں معلق؟	اور یہ	بے شک طلاق	وہ فعل ہے
حَاضِرٌ	فَمَنْ قَالَ	لَا يَتَعَلَّقُ	بِهٖ	قَالَ:	يُؤَثِّرُ
حاضر	پس جس نے کہا	نہیں معلق	اس کے ساتھ	اس نے کہا	وہ موثر ہے
فِيْهِ	وَاَمَّا	اِنْ عُلِّقَ	الطَّلَاقُ	بِمَشِيْئَةٍ	وَاَمَّا
اس میں	اور بہرحال	اگر معلق کیا گیا	طلاق	مشیت	اور بہرحال
تَعْلِيْقُ	الطَّلَاقِ	بِمَشِيْئَةٍ	مَنْ	لَا مَشِيْئَةَ	لَهٗ
معلق کرنا	طلاق	مشیت کے ساتھ	جو شخص	نہیں مشیت	اس کے لیے

فَفِيْهِ خِلَافٌ فِي الْمَذَاهِبِ، قِيْلَ يَلْزَمُهُ الطَّلَاقُ، وَقِيْلَ لَا يَلْزَمُهُ، وَالصَّبِيُّ وَالْمَجْنُوْنُ دَاخِلَانِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى، فَمَنْ شَبَّهَهُ بِطَلَاقِ الْهَزْلِ وَكَانَ الطَّلَاقُ بِالْهَزْلِ عِنْدَهُ يَقَعُ قَالَ: يَقَعُ هٰذَا الطَّلَاقُ، وَمَنِ اعْتَبَرَ وُجُوْدَ الشَّرْطِ قَالَ: لَا يَقَعُ، لِاَنَّ الشَّرْطَ قَدْ عَدَمَ هٰهُنَا. وَاَمَّا تَعْلِيْقُ الطَّلَاقِ بِالْاَفْعَالِ الْمُسْتَقْبَلَةِ، فَاِنَّ الْاَفْعَالَ الَّتِيْ يُعَلَّقُ بِهَا تُوْجَدُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ: اَحَدُهَا مَا يُمْكِنُ اَنْ يَقَعَ اَوْلَا يَقَعَ عَلَى السَّوَاءِ كَدُخُوْلِ الدَّارِ وَقُدُوْمِ زَيْدٍ، فَهٰذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقِفُ وَقُوْعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ عَلٰى وُجُوْدِ الشَّرْطِ بِلَا خِلَافٍ. وَأَمَّا مَالَا بُدَّ مِنْ وُقُوْعِهِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلٰى وُجُوْدِ الشَّرْطِ' فَمَنْ شَبَّهَهُ بِالشَّرْطِ الْمُمْكِنِ الْوُقُوْعِ قَالَ: لَا يَقَعُ إِلَّا بِوُقُوْعِ الشَّرْطِ' وَمَنْ شَبَّهَهُ بِالْوَطْءِ الْوَاقِعِ فِي الْأَجَلِ بِنِكَاحِ الْمُتْعَةِ لِكَوْنِهِ وَطْئًا مُسْتَبَاحًا إِلٰى أَجَلٍ قَالَ: يَقَعُ الطَّلَاقُ' وَالثَّالِثُ هُوَ الْأَغْلَبُ مِنْهُ بِحَسَبِ الْعَادَةِ وُقُوْعِ الشَّرْطِ' وَقَدْ لَا يَقَعُ كَتَعْلِيْقِ الطَّلَاقِ بِوَضْعِ الْحَمْلِ وَمَجِيْءِ الْمَحِيْضِ وَالطُّهْرِ' فَفِيْ ذٰلِكَ رِوَايَتَانِ عَنْ مَالِكٍ إِحْدَاهُمَا وُقُوْعُ الطَّلَاقِ نَاجِزًا' وَالثَّانِيَةُ وُقُوْعُهُ عَلٰى وُجُوْدِ شَرْطِهِ' وَهُوَ الَّذِيْ يَأْتِيْ عَلٰى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ' وَالْقَوْلُ بِانْحِبَارِ الطَّلَاقِ فِيْ هٰذَا يُضَعْفُ لِأَنَّهُ مُشَبَّهٌ عِنْدَهُ بِمَا يَقَعُ وَلَابُدَّ' وَالْخِلَافُ فِيْهِ قَوِيٌّ. وَأَمَّا تَعْلِيْقُ الطَّلَاقِ بِالشَّرْطِ الْمَجْهُوْلِ الْوُجُوْدِ فَإِنْ كَانَ لَا سَبِيْلَ إِلٰى عِلْمِهِ مِثْلَ أَنْ يَقُوْلَ: إِنْ كَانَ خَلَقَ اللّٰهُ الْيَوْمَ فِيْ بَحْرِ الْقُلْزُمِ حُوْتًا بِصِفَةِ كَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ' فَلَا خِلَافَ أَعْلَمُهُ فِي الْمَذْهَبِ أَنَّ الطَّلَاقَ يَقَعُ فِيْ هٰذَا' وَأَمَّا إِنْ عَلَّقَهُ بِشَيْءٍ يُمْكِنُ أَنْ يُعْلَمَ بِخُرُوْجِهِ إِلَى الْوُجُوْدِ مِثْلَ أَنْ يَقُوْلَ: إِنْ وَلَدَتِ ابْنَتِيْ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَإِنَّ الطَّلَاقَ يَتَوَقَّفُ عَلٰى خُرُوْجِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ إِلَى الْوُجُوْدِ. وَأَمَّا إِنْ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنَّهَا تَلِدُ ابْنَتِيْ' فَإِنَّ الطَّلَاقَ فِي الْحِيْنِ يَقَعُ عِنْدَهُ وَإِنْ وَلَدَتْ ابْنَتِيْ' وَكَانَ هٰذَا مِنْ بَابِ التَّغْلِيْظِ' وَالْقِيَاسُ يُوْجِبُ أَنْ يُوَقَّفَ الطَّلَاقُ عَلٰى خُرُوْجِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ أَوْ ضِدِّهِ وَمِنْ قَوْلِ مَالِكٍ: إِنَّهُ إِذَا أَوْجَبَ الطَّلَاقَ عَلٰى نَفْسِهِ بِشَرْطٍ أَنْ يُفْعَلَ وَيُوَقَّفُ عِنْدَهُ عَنْ وَطْءِ زَوْجَتِهِ' فَإِنِ امْتَنَعَ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ أَكْثَرَ مِنْ مُدَّةِ أَجَلِ الْإِيْلَاءِ ضُرِبَ لَهُ أَجَلُ الْإِيْلَاءِ' وَلٰكِنْ لَا يَقَعُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفُوْتَ الْفِعْلُ إِنْ كَانَ مِمَّا يَقَعُ فَوْتُهُ' وَمِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَرٰى أَنَّهُ عَلٰى بِرٍّ حَتّٰى يَفُوْتَ الْفِعْلُ' وَإِنْ كَانَ مِمَّا لَا يَفُوْتُ كَانَ الْبِرُّ حَتّٰى يَمُوْتَ. وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ تَبْعِيْضِ الْمُطَلَّقَةِ أَوْ تَبْعِيْضِ الطَّلَاقِ وَإِرْدَافِ الطَّلَاقِ عَلَى الطَّلَاقِ. فَإِمَّا مَسْئَلَةُ تَبْعِيْضِ الْمُطَلَّقَةِ' فَإِنَّ مَالِكًا: قَالَ إِذَا قَالَ يَدُكِ أَوْ رِجْلُكِ أَوْ شَعْرُكِ طَالِقٌ طَلُقَتْ عَلَيْهِ.

ترجمہ:

امام مالکؒ کے مذہب میں اختلاف نہیں ہے بے شک طلاق موقوف ہوگی۔ اس شخص کے اختیار پر جس کی مشیت (ارادے) کے ساتھ طلاق کو متعلق کیا ہے اور لیکن طلاق کا معلق کرنا ایسی مشیت کے ساتھ جس کی مشیت نہیں ہے۔ مثلاً بچہ اور مجنوں تو اس صورت میں مسلک مالکؒ میں اختلاف ہے کہ یہ قول بھی ہے کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی کہ نہیں ہوتی۔

پس جن فقہاء نے طلاق ہزل سے تشبیہ دی ہے اور طلاق ہزل ان کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے ان فقہاء نے کہا یہ طلاق واقع ہوتی ہے اور جن فقہاء نے شرط وجود کا اعتبار کیا ہے انہوں نے کہا نہیں واقع ہوتی ہے اس لیے کہ یہاں شرط معدوم ہے اور لیکن افعال مستقبلہ کے ساتھ طلاق کو معلق کرنا۔ پس بے شک افعال جن سے طلاق کو معلق کیا جائے ان کی تین قسمیں ہیں ایک ان سے یہ ہے کہ ایسا فعل مستقبل ہے جس کا واقع ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہیں جیسے طلاق کو زید کے گھر میں داخل ہونے پر معلق کر دینا اور قدم زید پر (کہ وہ آئے) اس صورت میں طلاق کا واقع ہونا موقوف ہے شرط کے وجود کی صورت میں اختلاف نہیں ہے۔ دوسری قسم یہ ہے جس کا وقوع مستقبل میں ضروری ہو مثلاً آنے والے کل میں سورج کا طلوع ہونے سے معلق کیا تو امام مالک کے نزدیک یہ طلاق اسی وقت ہو جائے گی۔

اور امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شرط کے وجود میں آنے پر طلاق واقع ہو جائے گی پس جن فقہاء نے ممکن الوقوع شرط کے مشابہ کیا ہے ان کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوگی مگر جب شرط واقع ہو اور جنہوں نے اس کو نکاح متعہ میں ایک مقرر مدت کے اندر واقع ہونے والی مباح وطی کے مشابہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک فوراً طلاق واقع ہو جائے گی۔

اور تیسری صورت یہ ہے کہ مستقبل کے افعال کا اکثر وقوع ہو جاتا ہے لیکن کبھی نہیں وقوع ہوتا ہے جیسے طلاق کا معلق کرنا اور وضع حمل پر (یعنی بچہ کی پیدائش پر) یا حیض کے آنے یا طہر کی مدت آنے پر ہو تو اس سلسلہ میں امام مالکؒ سے دو روایتیں مروی ہیں ایک ان دونوں سے یہ ہے کہ طلاق فوراً واقع ہو جائے گی دوسری یہ کہ جب شرط وجود میں آئے گی تب واقع ہوگی اور یہی مسلک امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا ہے اور طلاق فوراً واقع ہونے کا قول ضعیف ہے کہ یہ اس فعل سے مشابہ ہو جائے گا جس کا واقع ہونا لازمی ہو اور حالانکہ اس کے برخلاف رائے زیادہ قوی ہے۔ اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کیا جائے جس کا وجود مجہول ہو۔

اگر اس کے معلوم کرنے کا کوئی راستہ نہ ہو مثلاً وہ کہے کہ اگر آج خدا نے بحر قلزم میں ایسی مچھلی پیدا فرمائی تو تجھے طلاق۔ مسلک مالکؒ میں اس صورت میں بغیر اختلاف طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر طلاق کو ایسی مجہول شی پر معلق کیا جس کے وجود علم ممکن ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر تیری لڑکی پیدا ہوئی تو تجھے طلاق اس صورت میں طلاق اس شرط کے ظہور پر موقوف ہو۔

اور اگر اس نے طلاق کی قسم کھائی کہ اس کے لڑکی ہی پیدا ہوگی تو اس کو اسی وقت طلاق ہو جائے گی خواہ بعد میں لڑکی ہی پیدا ہو تو اس کو اسی وقت طلاق ہو جائے گی۔ خواہ بعد میں لڑکی واقع ہوگی اور یہ مسئلہ باب تغلیظ سے ہے (یعنی اس حکم میں شدت اختیار کی گئی ہے) جب کہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلاق شرط کے ظہور پر موقوف ہے۔

امام مالکؒ کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے اوپر طلاق لازم کی اس شرط کے ساتھ کہ وہ فلاں کام کرے گا وہ جب اس فعل کو نہ کرے حانث (قسم توڑنے والا) نہیں ہوگا اور وہ بیوی کے پاس جانے سے باز رہے گا پھر اگر یہ مدت ایلاء کی مدت کے مطابق ہوگی تو اس پر ایلاء کی مدت لازم آئے گی مگر ان کے نزدیک ایسا اس وقت ہی ہوگا جب کہ وہ فعل فوت ہو جانے والا ہو اور فوت (ختم) ہو جائے جب کہ فقہاء کی رائے یہ ہے کہ وہ اس فعل کے فوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے تک بری ہے اور اگر وہ فعل ایسا ہے جو ختم نہیں ہوتا تو مرتے دم تک بری ہے۔

اور اس باب سے تبعیض طلاق کا مسئلہ ہے پس بے شک امام مالکؒ نے کہا جب کہا تیرے ہاتھ یا تیرے پاؤں کو یا تیرے بال کو طلاق واقع ہو جائے گی۔

فِيْهِ	خِلَافٌ	فِيْ	الْمَذْهَبِ	قِيْلَ	يَلْزَمُهُ
اس میں	اختلاف	میں	مذہب	کہا گیا	وہ اس کو لازم ہوتا ہے
الطَّلَاقُ	وَقِيْلَ	لَا يَلْزَمُهُ	وَالصَّبِيُّ	وَالْمَجْنُوْنُ	دَاخِلَانِ
طلاق	اور کہا گیا	نہیں اس کو لازم	اور بچہ	اور مجنون	دونوں داخل
فِيْ هٰذَا	الْمَعْنٰى	فَمَنْ	شَبَّهَهُ	بِطَلَاقٍ	الْهَزْلِ
اس میں	معنی	پس جو شخص	اس کو تشبیہ دی	طلاق کے ساتھ	ہزل
وَكَانَ	الطَّلَاقُ	بِالْهَزْلِ	عِنْدَهُ	يَقَعُ	قَالَ
اور ہو	طلاق	ہزل کے ساتھ	اس کے نزدیک	واقع ہوتی ہے	اس نے کہا
يَقَعُ	هٰذَا الطَّلَاقُ	وَمَنِ اعْتَبَرَ	وُجُوْدَ	الشَّرْطِ	قَالَ
واقع ہوتی ہے	یہ طلاق	اور جس نے اعتبار کیا	وجود	شرط کا	اس نے کہا
لَا يَقَعُ	لِاَنَّ الشَّرْطَ	قَدْ عَدِمَ	هَاهُنَا	وَاَمَّا	تَعْلِيْقُ
واقع نہیں ہوتی	کیونکہ شرط	معدوم ہے	یہاں	اور بہر حال	معلق کرنا
الطَّلَاقِ	بِالْاَفْعَالِ	الْمُسْتَقْبَلَةِ	فَاِنَّ	الْاَفْعَالَ	الَّتِيْ
طلاق کا	افعال کے ساتھ	آنے والی	پس بے شک	افعال	وہ جو
يُعَلَّقُ	بِهَا	تُوْجَدُ	عَلٰى ثَلَاثَةِ	اَضْرُبٍ	اَحَدُهَا
معلق ہوتا ہے	اس کے ساتھ	پایا جائے گا	تین پر	قسمیں	ان میں سے ایک
مَا يُمْكِنُ	اَنْ يَقَعَ	اَوْ لَا يَقَعَ	عَلٰى	السَّوَاءِ	كَدُخُوْلِ
جو ممکن ہو	یہ کہ واقع ہو	یا نہ واقع ہو	پر	برابر	جیسے داخل ہونا
الدَّارِ	وَقُدُوْمِ	زَيْدٍ	فَهٰذَا	يَقِفُ	وُقُوْعُ
گھر	اور آنے	زید کا	پس یہ	موقوف ہے	واقع ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّلَاقِ	فِيْهِ	عَلٰى	وُجُوْدِ	الشَّرْطِ	بِلَا خِلَافٍ
طلاق	اس میں	پر	موجود ہونا	شرط	بغیر اختلاف کے
وَاَمَّا	مَا لَا بُدَّ	مِنْ	وُقُوْعِهٖ	عِنْدَ	الشَّافِعِيِّ
اور بہر حال	جو ضروری ہے	سے	اس کا واقع ہونا	نزدیک	امام شافعی
وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ	عَلٰى	وُجُوْدِ	الشَّرْطِ	فَمَنْ	شَبَّهَهٗ
اور ابو حنیفہ	پر	موجود ہونا	شرط	پس جو شخص	اس کو تشبیہ دی
بِالشَّرْطِ	الْمُمْكِنِ	الْوُقُوْعِ	قَالَ:	لَا يَقَعُ	اِلَّا
شرط کے ساتھ	ممکن ہے	واقع ہونا	اس نے کہا	نہیں واقع ہوتی	مگر
بِوُقُوْعِ	الشَّرْطِ	وَمَنْ	شَبَّهَهٗ	بِالْوَطْءِ	الْوَاقِعِ
واقع ہونے کے ساتھ	شرط	اور جو شخص	اس کو تشبیہ دی	وطی کے ساتھ	واقع ہونی والی
فِي الْاَجَلِ	بِنِكَاحٍ	الْمُتْعَةِ	لِكَوْنِهٖ	وَطْئًا	مُسْتَبَاحًا
ایک مقررہ مدت	نکاح کے ساتھ	متعہ	ہو اس کے لیے	وطی	مباح
اِلٰى اَجَلٍ	قَالَ	يَقَعُ	الطَّلَاقُ	وَالثَّالِثُ	هُوَ الْاَغْلَبُ
مدت تک	اس نے کہا	واقع ہوتی ہے	طلاق	اور تیسرا	وہ زیادہ صحیح ہے
مِنْهُ	مُحْسَبُ	الْعَادَةِ	وُقُوْعَ	الشَّرْطِ	وَقَدْ لَا يَقَعُ
اس سے	حساب لگانا	عادت	واقع ہونا	شرط کا	اور تحقیق نہیں واقع ہوتی
كَتَعْلِيْقِ	الطَّلَاقِ	بِوَضْعِ	الْحَمْلِ	وَمَجِيْءُ	الْمَحِيْضِ
جیسے معلق کرنا	طلاق کا	وضع کے ساتھ	حمل	اور آنے	حیض کا
وَالطُّهْرِ	فَفِيْ ذٰلِكَ	رِوَايَتَانِ	عَنْ مَالِكٍ	اِحْدَاهُمَا	وُقُوْعُ
اور طہر	اس میں	دو روایتیں	امام مالک سے	ان میں سے ایک	واقع ہونا
الطَّلَاقِ	نَاجِزٌ	وَالثَّانِيَةُ	وُقُوْعُهٗ	عَلٰى	وُجُوْدِ
طلاق	فورا	اور دوسرا	اس کا واقع ہونا	پر	موجود ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَرْطِهٖ	وَهُوَ	الَّذِیْ	یَاْتِیْ	عَلٰی	مَلْهَبِ
اس کی شرط	اور وہ	وہ جو	آتا ہے	پر	مذہب
اَبِیْ حَنِیْفَةَ	وَالشَّافِعِیِّ	وَالْقَوْلُ	بِالْنَجَازِ	الطَّلَاقِ	فِیْ هٰذَا
ابوحنیفہ	اور شافعی	اور کہنا	فوراً	طلاق	اس میں
یُضَعَّفُ	لِاَنَّهٗ	مُشَبَّهٌ	عِنْدَهٗ	بِمَا یَقَعُ	وَلَا بُدَّ
کمزور کیا جائے گا	کیونکہ	مشابہ ہے	اس کے نزدیک	جو واقع ہوا	اور ضروری
وَالْخِلَافَ	فِیْهِ	قَوِیٌّ	وَاَمَّا	تَعْلِیْقُ	الطَّلَاقِ
اور اختلاف	اس میں	قوی	اور بہرحال	معلق کرنا	طلاق
بِالشَّرْطِ	الْمَجْهُوْلِ	الْوُجُوْدِ	فَاِنْ کَانَ	لَا سَبِیْلَ	اِلٰی
شرط کے ساتھ	مجہول	موجود ہونا	پس اگر ہو	نہیں راستہ	طرف
عِلْمِهٖ	مِثْلَ	اَنْ یَّقُوْلَ	اِنْ کَانَ	خَلَقَ اللّٰهُ	الْیَوْمَ
اس کا جاننا	مثال	یہ کہ وہ کہے	اگر ہو	اللہ نے پیدا کیا	دن
فِیْ بَحْرٍ	الْقُلْزُمِ	حُوْتًا	بِصِفَةٍ	کَذَا	فَاَنْتِ طَالِقٌ
سمندر میں	قلزم	مچھلی	ایسی صفت	اس طرح	پس تو طلاق والی
فَلَا خِلَافَ	اَعْلَمُهٗ	فِیْ	الْمَلْهَبِ	اَنَّ الطَّلَاقَ	یَقَعُ
پس نہیں اختلاف	میں اس کو جانتا ہوں	میں	مذہب	بے شک طلاق	واقع ہوتی ہے
فِیْ هٰذَا	وَاَمَّا	اِنْ عَلَّقَهٗ	بِشَیْءٍ	یُمْکِنُ	اَنْ یُّعْلَمَ
اس میں	اور بہرحال	اگر اس کو معلق کرے	چیز کے ساتھ	ممکن ہو	یہ کہ جانا جائے
بِخُرُوْجِهٖ	اِلَی الْوُجُوْدِ	اَنْ یَّقُوْلَ	مِثْلَ	اِنْ	وَلَدْتِ
اس کا ظاہر ہونا	وجود کی طرف	یہ کہ وہ کہے	مثال	اگر	جنا تو نے
اَنْثٰی	فَاَنْتِ طَالِقٌ	فَاِنَّ	الطَّلَاقَ	یَتَوَقَّفُ	عَلٰی
مونث	پس تجھے طلاق	پس بے شک	طلاق	موقوف ہے	پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُرُوْج	ذٰلِکَ	الشَّیْءِ	اِلَی الْوُجُوْدِ	وَاَمَّا	اِنْ حَلَفَ
ظاہر ہونا	یہ	چیز	وجود کی طرف	اور بہر حال	اگر اس نے قسم کھائی
بِالطَّلَاقِ	اَنَّهَا	تَلِدُ	اُنْثٰی	فَاِنَّ الطَّلَاقَ	فِی الْحِیْنِ
طلاق کے ساتھ	بے شک وہ	اس نے جنم دیا	لڑکی	بے شک طلاق	وقت میں
یَقَعُ	عِنْدَهٗ	وَاِنْ	وَلَدَتْ	اُنْثٰی	وَکَانَ
واقع ہوتی ہے	اس کے نزدیک	اور اگر	اس نے جنم دیا	لڑکی	اور ہو
هٰذَا مِنْ	بَابِ	التَّغْلِیْظِ	وَالْقِیَاسُ	یُوْجِبُ	اَنْ یُّوْقَفَ
یہ سے	باب	تغلیظ	اور قیاس	تقاضہ کرتا ہے	یہ کہ موقوف ہو
الطَّلَاقُ	عَلٰی	خُرُوْجِ	ذٰلِکَ	الشَّیْءِ	اَوْ ضِدِّهٖ
طلاق	پر	نکلنا	یہ	چیز	یا اس کی ضد
مِنْ قَوْلِ	مَالِکٍ	اَنَّهٗ	اِذَا اَوْجَبَ	الطَّلَاقُ	عَلٰی نَفْسِهٖ
قول سے	امام مالک	بے شک وہ	جب اس نے واجب کیا	طلاق	اپنی جان پر
بِشَرْطٍ	اَنْ یَّفْعَلَ	وَیُوْقَفُ	عِنْدَهٗ	عَنْ وَطْءٍ	زَوْجَتِهٖ
شرط کے ساتھ	یہ کہ وہ کرے	اور توڑنے والا	اس کے نزدیک	وطی سے	اس کی بیوی
فَاِنِ	امْتَنَعَ	عَنْ ذٰلِکَ	الْفِعْلِ	اَکْثَرَ	مِنْ مُدَّةِ
پس اگر	باز رہا	اس سے	فعل	زیادہ	مدت سے
اَجَلِ	الْاِیْلَاءِ	ضُرِبَ	لَهٗ	اَجَلٌ	الْاِیْلَاءِ
مدت	ایلاء	بیان کی گئی	اس کے لیے	مدت	ایلاء
وَلٰکِنْ	لَّا یَقَعُ	عِنْدَهٗ	حَتّٰی	یَفُوْءَ	الْفِعْلَ
اور لیکن	نہیں ہوا قع ہوتی	اس کے نزدیک	یہاں تک	وہ پورا کرے	فعل
اِنْ کَانَ	مِمَّا	یَقَعُ	فَوْتُهٗ	وَمِنَ	الْعُلَمَاءِ
اگر ہو	میں سے	واقع ہوتا ہے	فوت ہوئے	اور سے	علماء
مَنْ یُّرٰی	اَنَّهٗ	عَلٰی	بِرِّ	حَتّٰی	یَفُوْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو دیکھتا ہے	بے شک وہ	پر	بری ہے	حتی کہ	فوت ہو جائے
كَانَ الْبِرُّ	حَتّٰى	يَمُوْتُ	وَمِنْ	هٰذَا الْبَابِ	اِخْتِلَافُهُمْ
ہے بری ہے	حتی کہ	وہ مر جائے	اور سے	یہ باب	ان کا اختلاف کرنا
فِيْ	تَبْعِيْضٍ	الْمُطَلَّقَةِ	اَوْ تَبْعِيْضٍ	الطَّلَاقِ	وَاِرَادَةِ
میں	تبعیض	مطلقہ	یا تبعیض	طلاق	اور ارادہ کرنا
الطَّلَاقِ	عَلٰى	الطَّلَاقِ	فَاِمَّا	مَسْئَلَةُ	تَبْعِيْضٍ
طلاق	پر	طلاق	جہاں تک	مسئلہ	تبعیض
الْمُطَلَّقَةِ	فَاِنَّ مَالِكًا	قَالَ	اِذَا	قَالَ	يَدُكِ
مطلقہ	تو بے شک	اس نے کہا	جب	اس نے کہا	تیرا ہاتھ
اَوْ	رِجْلُكِ	اَوْ شَعْرُكِ	طَالِقٌ	طُلِّقْتُ	عَلَيْهِ
یا	تیرا پاؤں	یا تیرا سر	طلاق والا	مطلقہ ہو جائے گی	اس پر

وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: لَاتُطَلَّقُ اِلَّا بِذِكْرِ عُضْوٍ يُعَبَّرُ بِهٖ عَنْ جُمْلَةِ الْبَدَنِ كَالرَّاسِ وَالْقَلْبِ وَالْفَرْجِ، وَكَذٰلِكَ تُطَلَّقُ عِنْدَهٗ اِذَا طُلِّقَ الْجُزْءُ مِنْهَا، مِثْلُ الثُّلُثِ اَوِالرُّبُعِ، وَقَالَ دَاوٗدُ: لَا تُطَلَّقُ، وَكَذٰلِكَ اِذَا قَالَ عِنْدَ مَالِكٍ: طُلِّقْتُكِ بِصَفِ تَطْلِيْقَةٍ طُلِّقَتْ، لِاَنَّ هٰذَا كُلُّهٗ عِنْدَهٗ لَايَتَبَعَّضُ، وَعِنْدَ الْمُخَالِفِ اِذَا تَبَعَّضَ لَمْ يَقَعْ، وَاَمَّا اِذَا قَالَ لِغَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ، اَنْتِ طَالِقٌ نَسَقًا، فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ ثَلَاثًا عِنْدَ مَالِكٍ، وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ: يَقَعُ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ شَبَّهَ تَكْرَارَ اللَّفْظِ بِلَفْظِهٖ بِالْعَدَدِ، اَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ: طُلِّقْتُكِ ثَلَاثًا قَالَ: يَقَعُ الطَّلَاقُ ثَلَاثًا، وَمَنْ رَاٰى اَنَّهٗ بِاللَّفْظَةِ الْوَاحِدَةِ قَدْ بَانَتْ مِنْهُ قَالَ: لَايَقَعُ عَلَيْهَا الثَّانِيْ وَالثَّالِثُ، وَلَاخِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اِرْتِدَادِهٖ فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ. وَاَمَّا الطَّلَاقُ الْمُقَيَّدُ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَاِنَّمَا يُتَصَوَّرُ فِي الْعَدَدِ فَقَطْ، فَاِذَا طَلَّقَ اَعْدَادًا مِّنَ الطَّلَاقِ، فَلَايَخْلُوْ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ: اِمَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَ ذٰلِكَ الْعَدَدَ بِعَيْنِهٖ، مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِلَّا ثَلَاثًا، اَوْاثْنَتَيْنِ اِلَّا اِثْنَتَيْنِ، وَاِمَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَ مَاهُوَ اَقَلُّ. وَاِذَاسْتَثْنٰى مَاهُوَ اَقَلُّ، فَاِمَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَ مَاهُوَ اَقَلُّ مِمَّا هُوَ اَكْثَرُ، وَاِمَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَ مَاهُوَ اَكْثَرُ مِمَّا هُوَ اَقَلُّ، فَاِذَا اسْتَثْنَى الْاَقَلَّ مِنَ الْاَكْثَرِ فَلَاخِلَافَ اَعْلَمُهٗ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ يَصِحُّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَسْقُطُ الْمُسْتَثْنٰى مِثْلُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْتِ طَالِقٌ اِلَّا وَاحِدَةً وَاِمَّا اِنِ اسْتَثْنَى الْاَكْثَرَ مِنَ الْاَقَلِّ فَيَتَوَجَّهُ فِيْهِ قَوْلَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ لَا يَصِحُّ. وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلٰى مَنْ مَّنَعَ اَنْ يَّسْتَثْنِيَ الْاَكْثَرَ مِنَ الْاَقَلِّ. وَالْاٰخَرُ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ يَصِحُّ وَهُوَ مَالِكٌ وَاَمَّا اِذَا اسْتَثْنٰى ذٰلِكَ الْعَدَدَ بِعَيْنِهٖ مِثْلُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِلَّا ثَلَاثًا. فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: يَقَعُ الطَّلَاقُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا هَمَّ عَلٰى اَنَّهُ رَجُوْعٌ مِنْهُ. وَاَمَّا اِذَا لَمْ يَقُلْ بِالتُّهْمَةِ وَكَانَ قَصْدُهُ بِذٰلِكَ اِسْتِحَالَةَ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ كَمَا لَوْ قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ لَا طَالِقٌ مَعًا فَاِنَّ وُقُوْعَ الشَّيْءِ مَعَ ضِدِّهٖ مُسْتَحِيْلٌ. وَقَدْ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: لَا يَقَعُ طَلَاقٌ بِصِفَةٍ لَمْ تَقَعْ بَعْدَ وَلَا يَفْعَلُ لَمْ يَقَعْ لِاَنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ فِيْ وَقْتٍ وُقُوْعِهٖ اِلَّا بِاِيْقَاعِ مَنْ يُّطَلِّقُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَلَا دَلِيْلَ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّ لَا اِجْمَاعٍ عَلٰى وُقُوْعِ طَلَاقٍ فِيْ وَقْتٍ لَمْ يُوْقِعْهُ فِيْهِ الْمُطَلِّقُ وَاِنَّمَا اَلْزَمَ نَفْسَ اِيْقَاعِهٖ فِيْهِ فَاِنْ قُلْنَا بِاللُّزُوْمِ لَزِمَ اَنْ يُّوْقَفَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ حَتّٰى يُوْقَعَ هٰذَا قِيَاسُ قَوْلِهٖ عِنْدِيْ وَجُمْلَتُهٗ وَاِنْ كُنْتُ لَسْتُ اَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اِحْتِجَاجَهٗ فِيْ ذٰلِكَ.

ترجمہ:

اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا نہیں طلاق ہوگی مگر وہ ایسے عضو بدن کا ذکر کرے جس سے تمام بدن مراد لیا جاتا ہو جیسے سر، دل، فرج، اور اسی طرح ان اعضاء کے اجزاء کے ذکر پر کہ ایک چوتھائی یا تہائی سر کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی امام داؤد ظاہری کے نزدیک طلاق نہیں ہوگی اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر شوہر نے کہا کہ تجھے نصف طلاق، طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس لیے کہ ان نزدیک طلاق کی تبعیض (اجزاء) نہیں ہو سکے اور دوسرے فقہاء کے نزدیک نصف یا تہائی طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور لیکن اگر غیر مدخول بہا کو کہا تجھے طلاق، طلاق، طلاق پے در پے پس امام مالکؒ کے نزدیک تین طلاقیں ہوں گی اور امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی اور جن فقہاء نے تکرار لفظ کو تعداد کے مشابہ قرار دیا ان کے نزدیک تین طلاقیں ہوں گی اور جن کے نزدیک غیر مدخول بہا تو پہلی ہی طلاق پر بائن ہو جاتی ہے تو ان فقہاء کے نزدیک دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی اور طلاق رجعی میں یکے بعد دیگرے طلاق میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور لیکن طلاق مقید استثناء کے ساتھ بے شک وہ صرف عدد میں خیال کی جاتی ہے پس جب طلاق اعداد سے دے پس وہ تین حالتوں سے خالی نہیں ہے یا وہ یہ عدد بعینہ استثناء کرے گا۔ مثلاً کہ وہ کہتا ہے تجھے تین طلاقیں مگر تین طلاقیں یا یہ کہا دو طلاقیں ماسوا طلاقوں کے یا اس تعداد سے کم کو مستثنیٰ کرے تو اگر زائد تعداد سے کم کو مستثنیٰ کرے تو یہ استثناء بلا اختلاف درست ہے اور اس سے مستثنیٰ ساقط ہو جائے گا۔ مثلاً کہ وہ کہے تجھے تین طلاقیں ہیں مگر ایک طلاق اور اگر اقل سے اکثر کا استثناء کرے تو اس صورت میں دو قول ہیں۔ ایک ان میں سے یہ قول ہے کہ کم تعداد سے زیادہ تعداد کا استثناء کرنا درست نہیں ہے اور یہ ان فقہاء کی رائے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے نزدیک کم تعداد سے زیادہ تعداد کا استثناء درست ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک بعینہ عدد کے استثناء کی صورت میں مثلاً یہ کہے کہ تجھے تین طلاقیں ماسوائے تین طلاق کے طلاق واقع ہو جائے گی کہ اس میں تہمت رجوع پائی جاتی ہے لیکن جب کہ تہمت نہیں کہا اور اس کا ارادہ اس سے وقوع طلاق کا خال ہونا ہو پس طلاق نہیں ہے۔

جیسے اگر کہے تجھے طلاق ہے ساتھ ہی کہے طلاق نہیں ہے پس بے شک شی کا واقع ہونا اپنی ضد کے ساتھ محال ہے امام ابو محمد بن حزمؒ کی منفرد رائے یہ ہے کہ ایسی طلاق واقع نہیں ہوتی جو فوراً واقع نہ ہوتی ہو اس لیے کہ طلاق وقت وقوع اسی وقت واقع ہوتی ہے جب طلاق دینے والا اس وقت واقع کرے۔

اور اس امر کی کتاب وسنت اور اجماع سے کوئی دلیل نہیں ملتی کہ طلاق اس وقت واقع نہ ہو جس وقت کے طلاق دینے والے نے واقع کی ہے۔

بلکہ وہ طلاق کا وقوع اپنے اوپر لازم کرے پس اگر ہم کہیں لازم کرنے کی بات تو یہ ہے اوقت تک موقوف رہے گی یہ ان کا قیاس اور ان کی دلیل ہے اور اگر چہ میں اس وقت اس کے لیے اور کسی حجت (دلیل) کا علم نہیں ہے۔

وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا تَطْلُقُ	اِلَّا بِذِكْرٍ	عُضْوٍ	يُعَبَّرُ
اور کہا	ابو حنیفہ نے	طلاق نہیں ہوتی	مگر ذکر کرنا	کسی عضو کا	تعبیر کیا جائے
بِهٖ	عَنْ جُمْلَةِ	الْبَدَنِ	كَالرَّاْسِ	وَالْقَلْبِ	وَالْفَرْجِ
اس کا ساتھ	تمام سے	بدن	جیسے سر	اور دل	اور فرج
وَكَذٰلِكَ	تُطَلَّقُ	عِنْدَهٗ	اِذَا	طُلِّقَ	الْجُزْءُ
اور اسی طرح	طلاق ہوگی	ان کے نزدیک	جب	طلاق دی گئی	جز کو
مِنْهَا	مِثْلَ	الثُّلُثِ	وَالرُّبُعِ	وَقَالَ دَاوٗدُ	لَا تَطْلُقُ
اس سے	مثال	تہائی	یا چوتھائی	اور داود نے کہا	نہیں ہوگی طلاق
وَكَذٰلِكَ	اِذَا قَالَ	عِنْدَ مَالِكٍ	طَلَّقْتُكِ	نِصْفَ	تَطْلِيْقَةٍ
اور اسی طرح	جب اس نے کہا	نزدیک امام مالک کے	تجھے طلاق ہے	آدھی	طلاق
طُلِّقَتْ	لِاَنَّ هٰذَا	كُلَّهٗ	عِنْدَهٗ	لَا يَتَبَعَّضُ	وَعِنْدَ
طلاق دی گئی	کیونکہ یہ	اس کا تمام	اس کے نزدیک	نہیں اجزاء کیے جاسکتے	اور نزدیک
الْمُخَالِفِ	اِذَا	تَبَعَّضَ	لَمْ يَقَعْ	وَاَمَّا	اِذَا قَالَ
مخالف	جب	جز بنایا	نہیں واقع ہوتی	اور بہر حال	جب اس نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِغَيْرِ	اَلْمَدْخُوْلِ	بِهَا	اَنْتِ طَالِقٌ	اَنْتِ طَالِقٌ	اَنْتِ طَالِقٌ
غیر	دخول کیا ہوا	اس کے ساتھ	تو طلاق والی	تو طلاق والی	تو طلاق والی
نَسَقًا	فَاِنَّهٗ	يَكُوْنُ	ثَلَاثًا	عِنْدَ مَالِكٍ	وَقَالَ
لگاتار	بے شک وہ	وہ ہے	تین	نزدیک امام مالک	اور اس نے کہا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَالشَّافِعِيُّ	يَقَعُ	وَاحِدَةٌ	فَمَنْ	شَبَّهَ
ابوحنیفہ	اور شافعی	واقع ہوتی ہے	ایک	پس جو شخص	تشبیہ دی
تَكْرَارَ	اللَّفْظِ	بِلَفْظِهٖ	بِالْعَدَدِ	اَعْنِيْ	بِقَوْلِهٖ
تکرار کرنا	لفظ	لفظ کے ساتھ	عدد کے ساتھ	میری مراد	اس کا کہنا
طَلَّقْتُكِ	ثَلَاثًا	قَالَ	يَقَعُ	الطَّلَاقُ	ثَلَاثًا
میں نے تجھے طلاق	تین	اس نے کہا	واقع ہوتی ہے	طلاق	تین
وَمَنْ	رَاٰى	اَنَّهٗ	بِاللَّفْظَةِ	الْوَاحِدَةِ	قَدْ بَانَتْ
اور جو شخص	اس نے رائے دی	بے شک وہ	لفظ کے ساتھ	ایک	تحقیق بائنہ ہوگی
مِنْهُ	قَالَ:	لَا يَقَعُ	عَلَيْهَا	الثَّانِيْ	وَالثَّالِثُ
اس سے	اس نے کہا	واقع نہیں ہوتی	اس پر	دوسری	اور تیسری
وَلَا خِلَافَ	بَيْنَ	الْمُسْلِمِيْنَ	فِيْ	اِرْتِدَافِهٖ	فِي الطَّلَاقِ
اور نہیں اختلاف	درمیان	مسلمان	میں	اس کا ارادہ کرنا	طلاق میں
الرَّجْعِيِّ	وَاَمَّا	الطَّلَاقُ	الْمُقَيَّدُ	بِالْاِسْتِثْنَاءِ	فَاِنَّمَا
رجعی	اور بہرحال	طلاق	مقیدہ	استثناء کے ساتھ	پس بے شک جو
يُتَصَوَّرُ	فِي الْعَدَدِ	فَقَطْ	فَاِذَا طَلَّقَ	اَعْدَادًا	مِنَ الطَّلَاقِ
تصور کیا جائے گا	عدد میں	صرف	جب اس نے طلاق دی	تعداد	طلاق سے
فَلَا يَخْلُوْ	مِنْ ثَلَاثَةِ	اَحْوَالٍ	اِمَّا	اَنْ يَّسْتَثْنِيَ	ذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس نہیں خالی	تین سے	حالات	اگر	یہ کہ مستثنیٰ کرے	یہ
اَلْعَدَدَ	بِعَیْنِہٖ	مِثْلَ	اَنْ یَّقُوْلَ	اَنْتِ طَالِقٌ	ثَلَاثًا
تعداد	بعینہ	مثل	یہ کہ وہ کہے	تو طلاق والی	تین
اِلَّا ثَلَاثًا	اَوِ اثْنَتَیْنِ	اِلَّا اثْنَتَیْنِ	وَاِمَّا	اَنْ یُّسْتَثْنِیَ	مَا هُوَ
مگر تین	یا دو	مگر دو	اور اگر	یہ کہ استثناء کرے	جو وہ
اَقَلُّ	وَاِذَا	اِسْتَثْنٰی	مَا هُوَ اَقَلُّ	فَاِمَّا	اَنْ یُّسْتَثْنِیَ
کم ہے	اور جب	اس نے استثناء کیا	جو وہ کم ہے	اگر	یہ کہ استثناء کرے
مَا هُوَ اَقَلُّ	مِمَّا هُوَ	اَکْثَرُ	وَاِمَّا	اَنْ یُّسْتَثْنِیَ	مَا هُوَ اَقَلُّ
جو وہ کم ہے	اس سے جو وہ	زیادہ	اور اگر	یہ کہ وہ استثناء کرے	جو وہ کم ہے
مِنَ الْاَکْثَرِ	فَلَا خِلَافَ	اَعْلَمُهٗ	اَنَّ	اَلْاِسْتِثْنَاءَ	یَصِحُّ
زیادہ سے	پس نہیں اختلاف	میں جانتا ہوں	بے شک	استثناء کرنا	صحیح ہے
وَیَسْقُطُ	اَلْمُسْتَثْنٰی	مِثْلَ	اَنْ یَّقُوْلَ	اَنْتِ طَالِقٌ	اِلَّا وَاحِدَةً
اور ساقط ہے	استثناء	مثل	یہ کہ وہ کہے	تو طلاق والی	مگر ایک
وَاِمَّا اِنِ	اِسْتَثْنٰی	اَلْاَکْثَرَ	مِنَ الْاَقَلِّ	فَیَتَوَجَّهُ	فِیْهِ
اور بہر حال اگر	استثناء کیا	زیادہ	کم سے	تو توجہ کی اس کی	اس میں
قَوْلَانِ	اَحَدُهُمَا	اِنَّ	اَلْاِسْتِثْنَاءَ	لَا یَصِحُّ	وَهُوَ مَبْنِیٌّ
دو قول	ان میں سے ایک	بے شک	استثناء کرنا	صحیح نہیں	اور وہ وجہ
عَلٰی مَنْ	مَنَعَ	اَنْ یُّسْتَثْنِیَ	اَلْاَکْثَرَ	مِنَ الْاَقَلِّ	وَالْاٰخَرُ
پر جس نے	منع کیا	کہ یہ وہ استثناء کرے	زیادہ	کم سے	اور دوسرا
اِنَّ	اَلْاِسْتِثْنَاءَ	یَصِحُّ	وَهُوَ	مَالِکٌ	وَاَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک	استثناء کرنا	درست ہے	ذٰلِکَ	اسْتَثْنٰی	اِذَا
جب	اس نے استثناء کیا	یہ	تعداد	اَلْعَدَدَ	بِعَیْنِہٖ	مِثْلَ
مثل	بعینہ	تعداد	اِلَّا ثَلَاثًا	ثَلَاثًا	اَنْتِ طَالِقٌ	اَنْ یَّقُوْلَ
یہ کہ وہ کہے	تو طلاق والی	تین	سوائے تین	بے شک	فَاِنَّ	مَالِکًا
امام مالک	بے شک	سوائے تین	لِاَنَّہٗ	الطَّلَاقَ	یَقَعُ	قَالَ
اس نے کہا	واقع ہوتی ہے	طلاق	کیونکہ	اس کی تہمت	اِنَّھَمَہٗ	عَلٰی
پر	اس کی تہمت	طلاق	وَاَمَّا اِذَا	مِنْہُ	رُجُوْعٌ	اَنَّہٗ
بے شک وہ	رجوع کرنا	اس سے	اور بہر حال جب	نہیں کہا	لَمْ یَقُلْ	بِالتُّھَمَۃِ
تہمت کے ساتھ	نہیں کہا	اور بہر حال جب	اِسْتِحَالَۃَ	بِذٰلِکَ	قَصْدُہٗ	وَکَانَ
اور ہو	اس کا قصد	اس کے ساتھ	محال	واقع ہونا	وُقُوْعِ	الطَّلَاقِ
طلاق	واقع ہونا	محال	قَالَ	کَمَا لَوْ	عَلَیْہِ	فَلَا طَلَاقَ
لَا طَالِقَ	اَنْتِ طَالِقٌ	قَالَ	اس نے کہا	جیسا کہ اگر	اس پر	نہیں طلاق
نہیں طلاق	تو طلاق والی	اس نے کہا	اَلشَّیْءِ	مَعَ ضِدِّہٖ	فَاِنَّ	مَعًا
ایک ساتھ	بے شک	واقع ہوتا	چیز	اپنی ضد کے ساتھ	مُسْتَحِیْلٌ	محال
وَشَذَّ	اَبُوْ مُحَمَّدٍ	بْنُ حَزْمٍ	فَقَالَ	لَا یَقَعُ	طَلَاقٌ
اور شاذ قرار دیا	ابو محمد	بن حزم نے	پس اس نے کہا	نہیں واقع ہوتی	طلاق
بِصِفَۃٍ	لَمْ تَقَعْ	بَعْدَ	وَلَا یَفْعَلُ	لَمْ یَقَعْ	لِاَنَّ
صفت کے ساتھ	نہیں واقع ہوتی	بعد	اور نہیں وہ کرتا ہے	نہیں واقع ہوتی	بے شک
الطَّلَاقَ	لَا یَقَعُ	فِیْ وَقْتٍ	وُقُوْعِہٖ	اِلَّا	بِاِیْقَاعٍ
طلاق	نہیں واقع ہوتی	وقت میں	اس کا واقع ہونا	مگر	واقع ہونے کے ساتھ
وَمَنْ	یُطَلِّقُ	فِیْ ذٰلِکَ	الْوَقْتِ	وَلَا دَلِیْلَ	مِنْ کِتَابٍ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص	طلاق دیتا ہے	اس میں	وقت	اور نہیں دلیل	کتاب سے
وَلَا سُنَّةٍ	وَلَا اِجْمَاعٍ	عَلٰى وُقُوْعِ	طَلَاقٍ	فِيْ وَقْتٍ	لَمْ يُوَقِّعْهُ
اور سنت	اور نہیں اجماع	واقع ہونے پر	طلاق	وقت میں	نہیں واقع وہ
فِيْهِ الْمُطَلِّقُ	وَاِنَّمَا	اَلْزَمَ	نَفْسَهُ	اِيْقَاعَهُ	فِيْهِ
اس میں طلاق دینے والا	اور بے شک	لازم کرے	اپنی جان	اس کا واقع ہونا	اس میں
فَاِنْ قُلْنَا	بِاللُّزُوْمِ	لَزِمَ	اَنْ يُّوْقِفَ	عِنْدَ ذٰلِكَ	الْوَقْتِ
پس اگر ہم کہیں	لازم کرنے سے	لازم کیا	یہ کہ موقوف ہو	اس وقت	وقت
حَتّٰى	يُوْقَعَ	هٰذَا قِيَاسُ	قَوْلُهُ	عِنْدِيْ	وَحُجَّتُهُ
حتی کہ	واقع ہو	یہ قیاس	اس کا کہنا	میرے نزدیک	اور اس کی دلیل
وَاِنْ كُنْتُ	لَسْتُ	اَذْكُرُ	فِيْ هٰذَا	الْوَقْتِ	اِحْتِجَاجُهُ
اور اگر ہو	میں نہیں	میں ذکر کرتا ہوں	اس میں	وقت	اس کی دلیل
فِيْ ذٰلِكَ					
اس میں					

اَلْبَابُ الثَّانِيْ
فِي الْمُطَلِّقِ الْجَائِزِ الطَّلَاقِ

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ الزَّوْجُ الْعَاقِلُ الْبَالِغُ الْحُرُّ غَيْرُ الْمُكْرَهِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالسَّكْرَانِ وَطَلَاقِ الْمَرِيْضِ وَطَلَاقِ الْمَقَارِبِ لِلْبُلُوْغِ وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ يَقَعُ طَلَاقُ الْمَرِيْضِ اِنْ صَحَّ وَاخْتَلَفُوْا هَلْ تَرِثُهُ اِنْ مَاتَ اَمْ لَا؟ فَاَمَّا طَلَاقُ الْمُكْرَهِ فَاِنَّهُ غَيْرُ وَاقِعٍ عِنْدَ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَدَاوٗدَ وَجَمَاعَةٍ وَبِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَفَرَّقَ اَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ بَيْنَ اَنْ يَّنْوِيَ الطَّلَاقَ اَوْلَا يَنْوِيَ شَيْئًا فَاِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَعِنْدَهُمْ قَوْلَانِ اَصَحُّهُمَا لُزُوْمُهٗ وَاِنْ لَمْ يَنْوِ فَقَوْلَانِ اَصَحُّهُمَا اَنَّهُ لَا يَلْزَمُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ: هُوَ وَاقِعٌ وَكَذٰلِكَ عِتْقُهٗ دُوْنَ بَيْعِهٖ فَفَرَّقُوْا بَيْنَ الْبَيْعِ وَالطَّلَاقِ وَالْعِتْقِ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلِ الْمُطَلِّقُ مِنْ قَبْلِ الْاِكْرَاهِ مُخْتَارٌ اَمْ لَيْسَ بِمُخْتَارٍ؟ لِاَنَّهُ لَيْسَ يُكْرَهُ عَلَى اللَّفْظِ اِذْ كَانَ اللَّفْظُ اِنَّمَا يَقَعُ بِاخْتِيَارِهٖ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُكْرَهُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ هُوَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِخْتِيَارٌ فِيْ اِيْقَاعِ الشَّيْءِ اَصْلًا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ يَحْتَجُّ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ" رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيَ الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ" وَلٰكِنَّ الْاَظْهَرَ اَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَى الطَّلَاقِ وَاِنْ كَانَ مُوْقِعًا لِلَّفْظِ بِاخْتِيَارِهٖ اَنَّهٗ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ فِي الشَّرْعِ اِسْمُ الْمُكْرَهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ" وَاِنَّمَا فَرَّقَ اَبُوْحَنِيْفَةَ بَيْنَ الْبَيْعِ وَالطَّلَاقِ، لِاَنَّ الطَّلَاقَ مُغَلَّظٌ فِيْهِ، وَلِذٰلِكَ اِسْتَوٰى جِدُّهٗ وَهَزْلُهٗ وَاَمَّا طَلَاقُ الصَّبِيِّ، فَاِنَّ الْمَشْهُوْرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ لَا يَلْزَمُهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَقَالَ فِيْ مُخْتَصَرٍ: اِنَّهٗ يَلْزَمُهٗ اِذَا نَاهَزَ الْاِحْتِلَامَ، وَبِهٖ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَا هُوَ طَالَقَ صِيَامَ رَمَضَانَ، وَقَالَ عَطَاءٌ: اِذَا بَلَغَ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً جَازَ طَلَاقُهٗ، وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

الباب الثانی: دوسرا باب

کس کی طلاق دینے والے کی طلاق جائز کے بارے میں

اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک عاقل بالغ آزاد و غیر مکرہ (جو مجبور نہ کیا گیا ہو) وہ طلاق دے سکتا ہے۔ البتہ طلاق مکرہ (مجبور) طلاق سکران (مدہوش) طلاق مریض اور طلاق قریب البلوغ (یعنی جو بالغ ہونے کے قریب ہو) (متقارب قریب ہونے والا) میں فقہاء کا اختلاف ہے اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مریض کی طلاق ہوتی ہے اگر وہ صحیح ہو جائے اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مریض کی طلاق واقع ہوتی ہے اگر وہ صحیح ہو جائے اور فقہاء کا اختلاف ہے کہ اگر مریض مر جائے تو کیا عورت مطلقہ اس کی وارث ہوگی یا نہیں؟

امام مالکؒ امام شافعیؒ امام داؤد اور فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی ہے۔ یہی رائے عبداللہ بن عمر، ابن الزبیر، عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب اور حضرت ابن عباس کی ہے مگر مسلک شافعیؒ کے فقہاء نے یہ فرق کیا ہے کہ اس نے نیت کی ہے یعنی مکرہ نے خود بھی نیت طلاق کی کر لی تو دو قول ہیں اور صحیح قول یہی ہے کہ طلاق لازم ہو جاتی ہے۔ اگر اس نے نیت نہیں کی تو بھی دو اقوال ہیں جس میں صحیح قول یہی ہے کہ لازم نہیں ہوتی (یعنی طلاق لازم نہیں ہوتی ہے)

امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک مکرہ (مجبور) کی طلاق واقع ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر غلام آزاد ہو جائے گا مگر اس کی بیع صحیح نہیں ہے یعنی انہوں نے طلاق اور حق اور بیع میں فرق کیا ہے۔

وجہ اختلاف یہ ہے کہ اکراہ (جبر ہونا) کی صورت میں طلاق دینے والا مختار ہوتا ہے یا اس کا اختیار نہیں رہتا۔ کہ لفظ طلاق (مکرہ) ہر حال میں اپنے اختیار سے کرتا ہے جب کہ مکرہ اصل میں وہ ہے جس کے پاس بالکل اختیار باقی نہ رہے۔ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک نے حضور ﷺ کے قول کو دلیل بنایا ہے۔

رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ

ترجمہ: میری امت سے خطا اور نسیان اور جس پر وہ جبر کیا گیا ہے۔ رفع کر لیے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ظاہر یہ ہے کہ مکرہ (مجبور) اگرچہ لفظ طلاق خود اپنی زبان سے کہتا ہے مگر از روئے شریعت اسے مکرہ (مجبور) ہی تصور کیا جائے گا۔ اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان (النحل)

ترجمہ: جو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

اور بے شک امام ابوحنیفہؒ نے ہزل اور طلاق میں فرق کیا ہے کہ ان کے نزدیک طلاق کا معاہدہ زیادہ سخت ہے۔ اسی لیے ان کے نزدیک طلاق جد (حقیقت میں طلاق ہو) اور طلاق ہزل (مذاق میں طلاق ہو) دونوں واقع ہو جانے میں برابر ہیں اور لیکن بچہ کی طلاق پس بے شک امام مالک سے مشہور یہ ہے کہ بے شک صبی (بچہ) جب تک بالغ نہ ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی اور ان کا ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ احتلام کے قریب ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ (یہ قول مختصر میں کہا ہے جو کہ مختصر میں نہیں ہے کہنا فقہاء کا ہے)

اور یہی امام احمد حنبلؒ نے کہا ہے جب اس میں (بچہ میں) رمضان کے روزے رکھنے کی طاقت پیدا ہو جائے تو طلاق معنی طاقت پیدا ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے اور عطاء کہتے ہیں کہ بارہ سال کے لڑکے طلاق درست ہے اور یہ قول حضرت عمر سے بھی مروی ہے۔

الباب	الثانی	فی	المطلق	الجائز	الطلاق
باب	دوسرا	میں	مطلق	اور	طلاق

وَاتَّفَقُوْا	عَلٰی اَنَّهٗ	الزَّوْجُ	الْعَاقِلُ	الْبَالِغُ	الْحُرُّ
اور انہوں نے اتفاق کیا	پر بے شک وہ	خاوند	عقلمند	بالغ	آزاد
غَيْرُ الْمُكْرَهِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ طَلَاقِ	الْمُكْرَهِ	وَالسُّكْرَانِ	وَطَلَاقُ
غیر مجبور	اور انہوں نے اختلاف کیا	طلاق میں	مجبور شدہ	اور نشہ والا	اور طلاق
الْمَرِيْضِ	وَطَلَاقُ	الْمُقَارِبِ	لِلْبُلُوْغِ	وَاتَّفَقُوْا	عَلٰی اَنَّهٗ
بیمار	اور طلاق	قریب	بلوغ کے لیے	اور انہوں اتفاق کیا	پر بے شک وہ
يَقَعُ	طَلَاقُ	الْمَرِيْضِ	اِنْ صَحَّ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلْ
واق ہوتا ہے	طلاق	بیمار	اگر صحیح ہو	اور انہوں نے اختلاف کیا	کیا
تَرِثُهٗ	اِنْ مَاتَ	اَمْ لَا؟	فَاَمَّا	طَلَاقُ	الْمُكْرَهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وارث ہوگی	اگر مرجائے	یا نہیں؟	تو بہر حال	طلاق	مجبور کیا ہوا
فَإِنَّهُ	غَيْرُ وَاقِعٍ	عَنْ	مَالِكٍ	وَالشَّافِعِيِّ	وَأَحْمَدَ
پس بے شک	نہیں واقع	سے	امام مالک	اور شافعی	اور امام احمد
وَدَاوُدَ	وَجَمَاعَةٍ	وَبِهِ	قَالَ	عَبْدُ اللهِ	بْنُ عُمَرَ
اور داود	اور جماعت	اور اس کے ساتھ	اس نے کہا	عبداللہ	بن عمر
وَابْنُ الزُّبَيْرِ	وَعُمَرُ	بْنُ الْخَطَّابِ	وَعَلِيٌّ	ابْنُ	أَبِي طَالِبٍ
اور ابن زبیر	اور عمر	بن خطاب	اور علی	بن	ابی طالب
وَابْنُ عَبَّاسٍ	وَفَرَّقَ	أَصْحَابُ	الشَّافِعِيِّ	بَيْنَ	أَنْ يَنْوِيَ
اور ابن عباس	اور فرق کیا	ساتھی	شافعی	درمیان	یہ کہ نیت کرے
أَوْ لَا يَنْوِيَ	شَيْئًا	فَإِنْ نَوَى	الطَّلَاقَ	فَمِنْهُمْ	قَوْلَانِ
یا وہ نیت نہ کرے	کوئی چیز	پس اگر نیت کی	طلاق	تو ان سے	دو قول ہیں
أَصَحَّهُمَا	لُزُومُهُ	وَإِنْ	لَمْ يَنْوِ	فَقَوْلَانِ	أَصَحُّهُمَا
انہوں نے صحیح کہا	اس کا لازم ہونا	اور اگر	نہیں نیت کی	پس دو قول ہیں	انہوں نے صحیح کہا
إِنَّهُ	لَا يَلْزَمُ	وَقَالَ	أَبُو حَنِيفَةَ	وَأَصْحَابُهُ	هُوَ وَاقِعٌ
بے شک وہ	نہیں لازم	اور کہا	ابوحنیفہ	اور اس کے ساتھ	وہ واقع
وَكَذَلِكَ	عِتْقُهُ	دُونَ	بَيْعِهِ	فَفَرَّقُوا	بَيْنَ
اور اسی طرح	اس کی آزادی	سوا	اس کی بیع	انہوں نے فرق کیا	درمیان
بَيْعِ	وَالطَّلَاقِ	وَالْعِتْقِ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ
بیچنا	اور طلاق	اور غلام	اور سبب	اختلاف	کیا
الْمُطَلِّقُ	مِنْ قِبَلِ	الْإِكْرَاهِ	مُخْتَارٌ	لَيْسَ	بِمُخْتَارٍ
طلاق دینے والا	طرف سے	مجبور کرنا	اختیار دیا ہوا	نہیں	مختار؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَنَّهٗ	لَيْسَ	بِمُكْرَهٍ	عَلٰى	اللَّفْظِ	اِذْ كَانَ
کیونکہ	نہیں	مجبور کیا جائے گا	پر	لفظ	جب ہو
اللَّفْظُ	اِنَّمَا	يَقَعُ	بِاخْتِيَارِهٖ	وَالْمُكْرَهُ	عَلٰى
لفظ	بے شک	واقع ہوتی ہے	اس کا اختیار کرنا	اور مجبور کیا ہوا	پر
حَقِيْقَةِ	هُوَ	الَّذِيْ	لَمْ يَكُنْ	لَهٗ	اِخْتِيَارٌ
حقیقت	وہ	وہ جو	نہ ہو	اس کے لیے	اختیار
فِيْ اِيْقَاعِ	الشَّيْءِ	اَصْلاً	وَكُلُّ	وَاحِدٍ	مِنَ
واقع ہونے میں	چیز	اصل	اور ہر	ایک	سے
الْفَرِيْقَيْنِ	يَحْتَجُّ	بِقَوْلِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ	وَالسَّلَامُ	رُفِعَ
فریقین	دلیل دیتا ہے	اس فرمان	اس پر درود	اور سلام	اٹھالیا گیا
عَنْ اُمَّتِيْ	الْخَطَاءُ	وَالنِّسْيَانُ	وَمَا	اُسْتُكْرِهَ	عَلَيْهِ
میری امت سے	غلطی	اور بھول	اور جو	مجبور کیا گیا وہ	اس پر
وَلٰكِنَّ	الْاَظْهَرَ	اِنَّ الْمُكْرَهَ	عَلَى الطَّلَاقِ	وَاِنْ كَانَ	مُوْقِعًا
اور لیکن	ظاہر	بے شک مجبور	پر طلاق	اور اگر ہو	مجبور
لِلَّفْظِ	بِاخْتِيَارِهٖ	اِنَّهٗ	يَنْطَلِقُ	عَلَيْهِ	فِي الشَّرْعِ
لفظ	اس کا اختیار کرنا	بے شک وہ	جدا ہو جاتا ہے	اس پر	شرع میں
اِسْمُ	الْمُكْرَهِ	بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	اِلَّا	مَنْ اُكْرِهَ	وَقَلْبُهٗ
نام	مجبور	اللہ تعالیٰ کا فرمان	مگر	جو مجبور کیا گیا	اور اس کا دل
مُطْمَئِنٌّ	بِالْاِيْمَانِ	وَاِنَّمَا	فَرَّقَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	بَيْنَ
مطمئن	ایمان کے ساتھ	اور بے شک	فرق کیا	ابوحنیفہ نے	درمیان
الْبَيْعِ	وَالطَّلَاقِ	لِاَنَّ	الطَّلَاقَ	مُغَلَّظٌ	فِيْهِ
بیع	اور طلاق	کیونکہ	طلاق	مغلظ	اس میں
وَلِذٰلِكَ	اِسْتَوٰى	حَدُّهٗ	وَهَزْلُهٗ	وَاَمَّا	طَلَاقُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح	اس نے برابر رکھا	اس کی حد	اور اس کا ہنزل	اور بہر حال	طلاق
الصَّبِيِّ	فَإِنَّ	الْمَشْهُوْرَ	عَنْ مَالِكٍ	أَنَّهُ	لَا يَلْزَمُ
بچہ	بے شک	مشہور	مالک سے	بے شک وہ	نہیں لازم
حَتّٰى	يَبْلُغَ	وَقَالَ	فِيْ مُخْتَصَرِ	مَا لَيْسَ	فِيْ
حتی کہ	وہ بالغ ہو جائے	اور کہا	مختصر میں	جو نہیں۔	میں
الْمُخْتَصَرِ	أَنَّهُ	يَلْزَمُهُ	إِذَا	نَاهِزُ	الْإِحْتِلَامِ
مختصر	بے شک وہ	لازم ہوتا ہے اسے	جب	قریب ہونے والا	احتلام
وَبِهٖ	قَالَ	أَحْمَدُ	بْنُ حَنْبَلٍ	إِذَا هُوَ	طَلَّقَ
اور اس کے ساتھ	کہا	امام احمد	بن حنبل نے	جب وہ	طلاق دے
صِيَامَ	رَمَضَانَ	وَقَالَ	عِطَاءٌ	إِذَا	بَلَغَ
روزہ رکھنا	رمضان	اور کہا	عطاء نے	جب	وہ بالغ ہو
إِثْنَتَيْ	عَشْرَةَ	سَنَةً	جَازَ	طَلَاقُهُ	وَرُوِيَ
دو	دس	سال	جائز ہے	اس کا طلاق دینا	اور روایت کیا گیا
عَنْ	عُمَرَ	بْنِ	الْخَطَّابِ	رَضِيَ اللّٰهُ	عَنْهُ
سے	عمر	بن	خطاب	اللہ تعالیٰ راضی وا	اس سے

وَأَمَّا طَلَاقُ السُّكْرَانِ فَالْجُمْهُوْرُ مِنَ الْفُقَهَاءِ عَلٰى وُقُوْعِهٖ قَالَ قَوْمٌ: لَا يَقَعُ مِنْهُمُ الْمُزَنِيُّ وَ بَعْضُ أَصْحَابِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ. وَالسَّبَبُ فِيْ إِخْتِلَافِهِمْ هَلْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْمَجْنُوْنِ أَمْ بَيْنَهُمَا فَرْقٌ؟ فَمَنْ قَالَ هُوَ وَالْمَجْنُوْنُ سَوَاءٌ إِذَا كَانَ كِلَاهُمَا فَاقِدَ الْعَقْلِ وَمِنْ شَرْطِ التَّكْلِيْفِ الْعَقْلُ قَالَ: لَا يَقَعُ وَمَنْ قَالَ الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَنَّ السُّكْرَانَ أَدْخَلَ الْفَسَادَ عَلٰى عَقْلِهٖ بِإِرَادَتِهٖ وَالْمَجْنُوْنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ أَلْزَمَ السُّكْرَانُ الطَّلَاقَ وَذٰلِكَ مِنْ بَابِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّغْلِيظِ عَلَيْهِ. وَاخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيمَا يَلْزَمُ السُّكْرَانَ بِالْجُمْلَةِ مِنَ الْأَحْكَامِ وَمَا لَا يَلْزَمُهُ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: يَلْزَمُهُ الطَّلَاقُ وَالْعِتْقُ وَالْقَوَدُ مِنَ الْجِرَاحِ وَالْقَتْلِ، وَلَمْ يَلْزَمْهُ النِّكَاحُ وَلَا الْبَيْعُ، وَأَلْزَمَهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ كُلَّ شَيْءٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ كُلُّ مَا جَاءَ مِنْ مَنْطِقِ السُّكْرَانِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ وَلَا يَلْزَمُهُ طَلَاقٌ وَلَا عِتْقٌ وَلَا نِكَاحٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا حَدٌّ فِي قَذْفٍ وَكُلُّ مَا جَنَتْهُ جَوَارِحُهُ فَلَازِمٌ لَهُ، فَيُحَدُّ فِي الشُّرْبِ وَالْقَتْلِ وَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ. وَثَبَتَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقَ السُّكْرَانِ. وَزَعَمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا مُخَالِفَ لِعُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الصَّحَابَةِ. وَقَوْلُ مَنْ قَالَ: إِنَّ كُلَّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَوَهِ لَيْسَ نَصًّا فِي إِلْزَامِ السُّكْرَانِ الطَّلَاقَ، لِأَنَّ السُّكْرَانَ مُعْتَوِهٌ مَّا، وَبِهِ قَالَ دَاوُدُ أَبُو ثَوْرٍ وَإِسْحٰقُ وَجَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ: أَعْنِيْ أَنَّ طَلَاقَهُ لَيْسَ يَلْزَمُ، وَعَنِ الشَّافِعِيِّ الْقَوْلَانِ فِي ذٰلِكَ، وَاخْتَارَ أَكْثَرُ أَصْحَابِهِ قَوْلَهُ الْمُوَافِقَ لِلْجُمْهُوْرِ، وَاخْتَارَ الْمُزَنِيُّ مِنْ أَصْحَابِهِ أَنَّ طَلَاقَهُ غَيْرُ وَاقِعٍ. وَأَمَّا الْمَرِيْضُ الَّذِيْ يُطَلِّقُ طَلَاقًا بَائِنًا وَيَمُوْتُ مِنْ مَرَضِهِ، فَإِنَّ مَالِكًا وَّجَمَاعَةً يَقُوْلُ: تَرِثُهُ زَوْجَتُهُ وَالشَّافِعِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَا يُوَرِّثُهَا. وَالَّذِيْنَ قَالُوْا بِتَوْرِيْثِهَا انْقَسَمُوْا ثَلَاثَ فِرَقٍ. فُرْقَةٌ قَالَتْ: لَهَا الْمِيْرَثُ مَارَامَتْ فِي الْعِدَّةِ، وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَالثَّوْرِيُّ.

ترجمہ:

اور لیکن طلاق سکران (مدہوش) کا حکم مجنون (دیوانے) کا حکم ایک ہے۔ یا دونوں میں فرق ہے۔ پس جن فقہاء نے کہا مدہوش اور مجنون برابر ہیں جب دونوں فاتر العقل (عقل نہ رکھنے والے) ہیں اور جن کے نزدیک شرط تکلیف (ذمے داری) عقل ہے ان کے نزدیک مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور جن کے نزدیک مدہوش اور مجنون میں فرق ہے کہ مدہوش خود اپنے ارادے سے اپنی عقل میں خرابی پیدا کرتا ہے جب کہ مجنون کی عقل کی خرابی میں اس کے ارادے کا دخل نہیں ہوتا ہے تو ان کے نزدیک مدہوش کی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور یہ کہ یہ باب تغلیظ سے ہے فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ سکران (مدہوش) کے کیا احکام لازم آتے ہیں اور کیا نہیں آتے پس امام مالکؒ نے کہا سکران مدہوش پر طلاق عتق اور قود (قاتل) کا قتل قصاص (مراد قتل) قتل اور زخم پر قصاص کے احکام لازم آتے ہیں مگر نکاح اور بیع کے احکام لازم نہیں آتے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس پر ہر چیز لازم کی ہے۔ (یعنی تمام احکام لازم آتے ہیں) لیث کہتے ہیں کہ سکران (مدہوش کے) ہر کلام کے احکام جاری نہیں ہوتے فہو موضوع عنہ (پس وہ اس سے ہٹائے گئے) اور طلاق، نکاح، عتاق، بیع اور حد قذف (تہمت لگانے کی حد) کے احکام واقع نہیں ہوتے البتہ اس نے جو اپنے اعضاء سے افعال کیے ہوں ان کے احکام لازم ہوں گے۔ (جنہ معنی کیے ہوں) یعنی شراب پینے، قتل ناحق کر دینے، زنا کرنے اور چوری کرنے پر (سرقہ چوری کرنا) حدود جاری ہوں گے۔ حضرت عثمان سے مستند طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مروی ہے کہ وہ سکران (مدہوش) کی طلاق ہونے کے قائل نہیں تھے اور بعض فقہاء نے کہا کہ صحابہ کرام میں سے کسی کی بھی اس کے برعکس (خلاف) رائے نہ تھی۔

یہ کہنا کہ ماسوائے طلاق معتوہ (مغلوب العقل) کے ہر ایک کی طلاق جائز ہے سکران (مدہوش) کی طلاق کے لزوم پر نص نہیں ہے اس لیے سکران بھی معتوہ ہوتا ہے یہ قول داؤد ابوثورؒ اسحاق اور تابعین کی ایک جماعت کا ہے کہ سکران کی طلاق لازم نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں امام شافعیؒ کے دو قول ہیں مگر ان کے مسلک کے فقہاء نے قول جمہور سے اتفاق کیا ہے اور مزنی نے کہا ہے کہ اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور لیکن مریض جو طلاق بائنہ دے اور بیماری سے وفات پا جائے پس بے شک امام مالکؒ اور ایک جماعت فقہاء کی کہتی ہے اس کی بیوی میراث پائے گی۔ اور امام شافعیؒ اور ایک جماعت فقہاء کی کہتی ہے کہ وہ میراث نہیں پائے گی اور وہ فقہاء جو کہتے ہیں کہ اسے میراث ملے گی وہ تین فرقوں میں تقسیم ہو گئے پس ایک فرقے نے کہا اس کے لیے میراث ہے جب تک وہ عدت میں ہے اور جن فقہاء نے یہ کہا وہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور ثوریؒ ہیں۔

وَاَمَّا	طَلَاقُ	السُّكْرَانِ	فَالْجُمْهُوْرُ	مِنَ الْفُقَهَاءِ	عَلٰى
اور بہرحال	طلاق	مدہوش	پس جمہور	فقہاء سے	پر
وُقُوْعِهٖ	قَالَ	قَوْمٌ	لَا يَقَعُ	مِنْهُمُ	الْمُزَنِيُّ
اس کا واقع ہونا	اس نے کہا	قوم	نہیں واقع ہوتی	ان میں سے	مزنی
وَبَعْضُ	اَصْحَابِ	اَبِيْ حَنِيْفَةَ	وَالسَّبَبُ	فِيْ	اِخْتِلَافِهِمْ
اور بعض	ساتھی	ابوحنیفہ	اور سبب	میں	ان کا اختلاف کرنا
هَلْ	حُكْمُهٗ	حُكْمُ	الْمَجْنُوْنِ	اَمْ	بَيْنَهُمَا
کیا	اس کا حکم	حکم	مجنون	یا	ان کے درمیان
فَرَّقَ	فَمَنْ	قَالَ	هُوَ	وَالْمَجْنُوْنُ	سَوَاءٌ
تفریق کی	پس جو شخص	اس نے کہا	وہ	اور مجنون	برابر
اِذْ كَانَ	كِلَاهُمَا	فَاقِدَ	لِلْعَقْلِ	وَمِنْ	شَرْطِ
جب ہو	وہ دونوں	ساتر	العقل	اور سے	شرط
التَّكْلِيْفِ	الْعَقْلُ	قَالَ	لَا يَقَعُ	وَمَنْ	قَالَ
تکلیف	عقل	اس نے کہا	نہیں واقع ہوتی	اور جو شخص	اس نے کہا
الْفَرْقُ	بَيْنَهُمَا	اِنَّ	السُّكْرَانَ	اَدْخَلَ	الْفَسَادَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق	دونوں کے درمیان	بے شک	مدہوش	داخل کیا	فساد
عَلٰی عَقْلِهٖ	بِاِرَادَتِهٖ	وَالْمَجْنُوْنِ	بِخِلَافِ	ذٰلِكَ	اَلْزَمَ
اس کی عقل پر	اس کے ارادہ کے ساتھ	اور مجنون	اختلاف کے ساتھ	یہ	الزام کیا
السُّكْرَانَ	الطَّلَاقَ	وَذٰلِكَ	مِنْ بَابِ	التَّغْلِيْظِ	عَلَيْهِ
مدہوش	طلاق	اور یہ	باب سے	تغلیظ	اس پر
وَاخْتَلَفَ	الْفُقَهَاءُ	فِيْمَا	يَلْزَمُ	السُّكْرَانُ	بِالْجُمْلَةِ
اور اختلاف کیا	فقہاء نے	اس میں	لازم ہے	مدہوش	تمام
مِنَ الْاَحْكَامِ	وَمَا يَلْزَمُهٗ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَلْزَمُهٗ	الطَّلَاقُ
احکام سے	اور نہیں لازم اسے	پس کہا	امام مالک نے	لازم ہے اس کو	طلاق
وَالْعِتْقُ	وَالْقَوَدُ	مِنَ الْجُرْحِ	وَالْقَتْلِ	وَلَمْ	يَلْزَمْهُ
اور غلام	اور قود	سے زخم	اور قتل کرنا	اور نہیں	اس کو لازم
وَلَا الْبَيْعَ	وَاَلْزَمَهٗ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	كُلَّ شَيْءٍ	وَقَالَ	اللَّيْثُ
اور نہ بیع	اور الزام دیا اسے	ابوحنیفہ	ہر چیز	اور کہا	لیث نے
مَا جَاءَ	مِنْ مَنْطِقٍ	السُّكْرَانِ	فَهُوَ	ضُوْعٌ	عَنْهُ
نہیں آیا	جاری ہونے سے	مدہوش	تو وہ	اعضاء	اس سے
وَلَا يَلْزَمُهٗ	طَلَاقٌ	وَلَا عِتْقٌ	وَلَا نِكَاحٌ	وَلَا بَيْعٌ	وَلَا حَدٌّ
اور نہیں لازم	طلاق	اور نہیں غلامی	اور نہ نکاح	اور بیع	اور حد
فِيْ قَذْفٍ	وَكُلُّ مَا	جَنَتْهُ	جَوَارِحُهٗ	فَلَازِمٌ	لَهٗ
تہمت میں	اور ہر جو	زخم کیا	اس کا زخم	پس لازم	اس کے لیے
فَيُحَدُّ	فِي الشُّرْبِ	وَالْقَتْلِ	وَالزِّنَا	وَالسَّرِقَةِ	وَثَبَتَ
پس حد جاری ہوگی	شراب میں	اور قتل	اور زنا	اور چوری	اور ثابت کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُثْمَانَ	بْنِ عَفَّانَ	ؓ	أَنَّهُ كَانَ	لَا يَرَى	طَلَاقَ
عثمان سے	بن عفان	ؓ	بے شک وہ ہے	نہیں وہ دیکھتا	طلاق
السُّكْرَانِ	وَزَعَمَ	بَعْضُ	أَهْلِ الْعِلْمِ	أَنَّهُ	لَا مُخَالِفَ
مدہوش	اور گمان کیا	بعض	اہل علم	بے شک وہ	نہیں خلاف
لِعُثْمَانَ	فِي ذٰلِكَ	مِنَ الصَّحَابَةِ	وَقَوْلٌ	مَنْ قَالَ	إِنَّ كُلَّ
عثمان کے	اس میں	سے صحابہ	اور قول	جس نے کہا	بے شک ہر
طَلَاقٍ	جَائِزٌ	إِلَّا طَلَاقَ	الْمُعْتُوهِ	لَيْسَ نَصًّا	فِي الْزَامِ
طلاق	جائز	مگر طلاق	معتوہ	نہیں نص	لازم میں
السُّكْرَانِ	الطَّلَاقِ	لِأَنَّ	السُّكْرَانَ	مُعْتُوهٌ	مَا بِهِ
مدہوش	طلاق	کیونکہ	مدہوش	معتوہ	جو اس کے ساتھ
قَالَ	دَاوُدُ	أَبُو ثَوْرٍ	إِسْحَاقُ	وَجَمَاعَةٌ	مِنَ التَّابِعِيْنَ
اس نے کہا	داود	ابوثور	اسحاق	اور جماعت	تابعین سے
أَعْنِي	أَنَّ طَلَاقَهُ	لَيْسَ	يَلْزَمُ	وَعَنِ	الشَّافِعِيِّ
میری مراد	بے شک اس کے طلاق	نہیں	لازم	اور سے	شافعی
الْقَوْلَانِ	فِي ذٰلِكَ	وَاخْتَارَ	أَكْثَرُ	أَصْحَابِهِ	قَوْلَهُ
دو قول	اس بارے میں	اور اختیار کیا	زیادہ	اس کے ساتھ	ان کا قول
الْمُوَافِقَ	لِلْجُمْهُوْرِ	وَاخْتَارَ	الْمُزَنِيُّ	مِنْ	أَصْحَابِهِ
اور موافق	جمہور کے لیے	اور اختیار کیا	مزنی	سے	اس کے ساتھی
أَنَّ	طَلَاقَهُ	غَيْرُ وَاقِعٍ	وَأَمَّا	الْمَرِيْضُ	الَّذِي
بے شک	اس کی طلاق	نہیں واقع	اور بہرحال	بیمار	وہ جو
يُطَلِّقُ	طَلَاقًا بَائِنًا	وَيَمُوْتُ	مِنْ مَرَضِهِ	فَإِنَّ مَالِكًا	وَجَمَاعَةً
طلاق دیتا ہے	طلاق بائنہ	اور وہ مرتا ہے	اس کی مرض سے	بے شک امام مالک	اور جماعت
يَقُوْلُ	تَرِثُهُ	زَوْجَتُهُ	وَالشَّافِعِيُّ	وَجَمَاعَةٌ	لَا يُوَرِّثُهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتا ہے	وارث ہوگا	اس کا عاوند	اورامام شافعی	اور جماعت	وہ اس کا وارث نہیں ہوگا
وَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	بِتَوْرِيْثِهَا	اِنْقَسَمُوْا	ثَلَاثَ فِرَقٍ	فَفِرْقَةٌ
اور وہ جو	انہوں نے کہا	اس کی وراثت	انہوں تقسیم کیا	تین فرقے	ایک فرقہ
قَالَتْ	لَهَا	الْمِيْرَاثُ	مَا رَامَتْ	فِي الْعِدَّةِ	وَمِمَّنْ
اس نے کہا	اس کے لیے	میراث	جو حصہ ملا	عدت میں	اور اس میں سے
قَالَ	بِذٰلِكَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَاَصْحَابُهُ	وَالثَّوْرِيُّ	
اس نے کہا	یہ	امام ابوحنیفہ	اور اس کے ساتھی	اور امام ثوری	

وَقَالَ قَوْمٌ: لَهَا الْمِيْرَاثُ مَالَمْ تَتَزَوَّجْ، وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا اَحْمَدُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، وَقَالَ قَوْمٌ: بَلْ تَرِثُ كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ اَوْلَمْ تَكُنْ، تَزَوَّجَتْ اَمْ لَمْ تَتَزَوَّجْ، وَهُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ وَّاللَّيْثِ، وَسَبَبُ الْخِلَافِ اِخْتِلَافُهُمْ فِيْ وُجُوْبِ الْعَمَلِ بِسَدِّ الذَّرَائِعِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمَّا كَانَ الْمَرِيْضُ يُتَّهَمُ فِيْ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا طَلَّقَ فِيْ مَرَضِهٖ زَوْجَتَهٗ لِيَقْطَعَ حَظَّهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ، فَمَنْ بَسَدِّ الذَّرَائِعِ اَوْجَبَ مِيْرَاثَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَقُلْ بِسَدِّ الذَّرَائِعِ وَلَحِظَ وُجُوْبَ الطَّلَاقِ لَمْ يُوْجِبْ لَهَا مِيْرَاثًا، وَذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ تَقُوْلُ: اِنْ كَانَ الطَّلَاقُ قَدْ وَقَعَ، فَيَجِبُ اَنْ يُّقَعَ بِجَمِيْعِ اَحْكَامِهٖ لِاَنَّهُمْ قَالُوْا: اِنَّهُ لَايَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَقَعْ فَالزَّوْجِيَّةُ بَاقِيَةٌ بِجَمِيْعِ اَحْكَامِهَا، وَلَا بُدَّ لِخُصُوْمِهِمْ مِنْ اَحَدِ الْجَوَابَيْنِ، لِاَنَّهُ يَعْسُرُ اَنْ يُّقَالَ: اِنَّ فِي الشَّرْعِ نَوْعًا مِّنَ الطَّلَاقِ تُوْجَدُ لَهُ بَعْضُ اَحْكَامِ الزَّوْجِيَّةِ، وَاَعْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْقَوْلُ بِالْفَرْقِ بَيْنَ اَنْ يُّصِحَّ اَوْلَا يَصِحَّ، لِاَنَّ هٰذَا يَكُوْنُ طَلَاقًا مَوْقُوْفَ الْحُكْمِ اِلٰى اَنْ يُّصِحَّ اَوْلَا يُصِحَّ، وَهٰذَا كُلُّهُ مِمَّايَعْسُرُ الْقَوْلُ بِهٖ فِي الشَّرْعِ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَسَ الْقَائِلُوْنَ بِهٖ اَنَّهٗ فَتْوٰى عُثْمَانَ وَعُمَرَ حَتّٰى زَعَمَتِ الْمَالِكِيَّةُ اَنَّهٗ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ، وَلَا مَعْنٰى لِقَوْلِهِمْ، فَاِنَّ الْخِلَافَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ مَشْهُوْرٌ. وَاَمَّا مَنْ رَاٰى اَنَّهَا تَرِثُ فِي الْعِدَّةِ، فَلِاَنَّ الْعِدَّةَ عِنْدَهٗ مِنْ بَعْضِ اَحْكَامِ الزَّوْجِيَّةِ، وَكَاَنَّهٗ شَبَّهَ بِالْمُطَلَّقَةِ الرَّجْعِيَّةِ، وَرُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ. وَاَمَّا مَنِ اشْتَرَطَ فِيْ تَوْرِيْثِهَا مَالَمْ تَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ لَحِظَ فِيْ ذٰلِكَ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ الْوَاحِدَةَ لَاتَرِثُ زَوْجَيْنِ، وَلٰكِنِ التُّهْمَةُ هِيَ الْعِلَّةُ عِنْدَ الَّذِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْجَبُوْا الْمِيْرَاثَ. وَاخْتَلَفُوْا إِذَا طَلَبَتْ هِيَ الطَّلَاقَ أَوْمَلَّكَهَا أَمْرَهَا الزَّوْجُ فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، فَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ: لَاتَرِثُ أَصْلًا وَفَرَّقَ الْأَوْزَاعِيُّ بَيْنَ التَّمْلِيْكِ وَالطَّلَاقِ فَقَالَ: لَيْسَ لَهَا الْمِيْرَاثُ فِي التَّمْلِيْكِ وَلَهَا فِي الطَّلَاقِ وَسَوّٰى مَالِكٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ حَتّٰى لَقَدْ قَالَ: إِنْ مَاتَتْ لَايَرِثُهَا وَتَرِثُهُ هِيَ إِنْ مَاتَ، وَهٰذَا مُخَالِفٌ لِلْأُصُوْلِ جِدًّا.

ترجمہ:

اور ایک جماعت نے کہا اسے میراث ملے گی جب تک اس نے نکاح نہ کیا اور جن فقہاء نے یہ کہا ہے وہ احمد اور احمد اور ابن لیلیٰ ہیں۔ اور ایک جماعت نے کہا بلکہ وہ عورت میراث پائے گی وہ عدت میں ہو یا نہ ہو نکاحکیا ہو یا نہیں کیا۔ یہ مذہب امام مالکؒ اور لیثؒ کا ہے ان کی وجہ اختلاف سد ذرائع کے بارے میں ہے یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ شوہر نے بیوی کو اس لیے طلاق دی ہے کہ وہ اس کی میراث سے محروم ہو جائے۔ جن فقہاء نے اس امر کے سد باب کو پیش نظر رکھا ہے ان فقہاء کے نزدیک عورت کو میراث ملے گی۔ اور جن فقہاء نے اس امر کو پیش نظر نہیں رکھا بلکہ صرف طلاق کو سامنے رکھا ہے ان فقہاء نے کہا ہے کہ طلاق لازم ہو جائے گی مگر میراث مطلقہ کو نہیں ملے گی کیونکہ اگر طلاق واقع ہو گی تو اس کے تمام احکام لازم ہوں گے۔ شوہر بھی بیوی کے مرجانے پر اس کا وارث نہیں بنتا۔ اور اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو زوجیت اپنے جملہ احکام کے ساتھ باقی ہے اور ضروری ہے ان کے رد میں دو جوابوں سے ایک جواب دیا جائے اس لیے کہ دشوار ہے کہ کہا جائے۔ کہ بے شک شریعت میں کہ ایسی طلاق ہے کہ اس کے لیے بعض احکام طلاق میں اور بعض احکام زوجیت ہیں۔

اور اس سے زیادہ دشوار امر یہ ہے کہ کہا جائے کہ کوئی طلاق صحیح ہوتی ہے اور کوئی صحیح نہیں ہوتی ہے یہ کہ حکم طلاق کو صحت اور عدم صحت پر موقوف کیا جائے اور یہ دونوں امور شریعت میں دشوار ہیں اور لیکن بے شک یہ کہنے والوں نے سمجھا ہے۔ بے شک یہی فتویٰ حضرت عثمان اور حضرت عمر کا ہے یہاں تک مالکیہ کا خیال ہے کہ بے شک یہ اجماع صحابہ ہے۔ مگر یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ پس بے شک خلاف اس میں ابن زبیر سے مشہور ہے اور لیکن جن فقہاء کی رائے ہے کہ بے شک عورت عدت میں وارث ہوتی ہے۔ پس اس لیے کہ ان کے نزدیک عدت بعض احکام زوجیت سے ہے۔ گویا یہ طلاق رجعی کے مشابہ ہو گی اور یہی قول حضرت عمر اور حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

اور جن فقہاء نے یہ شرط عائد کی ہے اور جن فقہاء نے یہ شرط عائد کی ہے کہ اسے میراث ملے گی جب تک نکاح نہیں کیا۔ پس بے شک انہوں نے اس میں مسلمانوں کے اس امر پر اجماع کو ملحوظ رکھا ہے کہ بے شک ایک عورت دو شوہروں کی وارث نہیں ہوتی ہے اور جن فقہاء نے میراث میں مطلقہ کو حق دیا ہے تو انہوں نے شوہر پر عائد ہونے والی تہمت کے پیش نظر دیا ہے۔ اگر بیوی نے اپنے آپ طلاق کا مطالبہ کیا یا شوہر نے اسے طلاق کا مالک قرار دے دیا اور اس نے اپنے اوپر طلاق اور تملیک میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ تملیک میں میراث نہیں ملے گی اور طلاق میں مل جائے گی۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ صورتیں مساوی ہیں اور کہا ہے کہ اگر بیوی مرجائے تو شوہر اس کا وارث نہ ہو گا اور بیوی اس کی وارث ہو گی اگر شوہر مرجائے اور یہ بہت ہی اصول کے مخالف بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ	قَوْمٌ	لَهَا	الْمِيرَاثُ	مَا	لَمْ تَتَزَوَّجْ
اور کہا	قوم نے	اس کے لیے	میراث ہے	جب تک	نہ وہ شادی کرے
وَمِمَّنْ	قَالَ	بِهٰذَا	اَحْمَدُ	وَابْنُ	اَبِيْ لَيْلٰى
اوران میں سے	اس نے کہا	یہ	احمد	اورابن	ابی لیلی
وَقَالَ	قَوْمٌ	بَلْ	تَرِثُ	كَانَتْ	فِي الْعِدَّةِ
اور کہا	قوم نے	بلکہ	وہ وارث ہے	ہوگی	عدت میں
اَوْ لَمْ تَكُنْ	تَزَوَّجَتْ	اَمْ	لَمْ تَتَزَوَّجْ	وَهُوَ	مَذْهَبُ
یا نہ ہو	نکاح کیا	یہ	نکاح نہیں کیا	اور وہ	مذہب
مَالِكٍ	وَاللَّيْثِ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	اِخْتِلَافُهُمْ	وُجُوْبُ
امام مالک	اورامام لیث	اورسبب	اختلاف	ان کا اختلاف کرنا	وجوب
الْعَمَلِ	بِسَبَبِ	الذَّرَائِعِ	وَذٰلِكَ	اَنَّهُ	لَمَّا
عمل	بندہونا	ذرائع	اور یہ	بے شک وہ	جب
كَانَ	الْمَرِيْضُ	يُتَّهَمُ	فِيْ	اَنْ يَّكُوْنَ	اِنَّمَا
ہو	مریض	تہمت لگایا گیا	میں	یہ کہ ہو	بے شک
طَلَّقَ	فِيْ مَرَضِهِ	زَوْجَتَهُ	لِيَقْطَعَ	حَظَّهَا	مِنَ الْمِيرَاثِ
طلاق دے	اس کی مرض میں	اس کی بیوی	محروم ہوجائے گی	اس کا حصہ	میراث سے
فَمَنْ	بِسَبَبِ	الذَّرَائِعِ	اَوْجَبَ	مِيرَاثَهَا	وَمَنْ
پس جو	بندہونا	ذرائع کا	واجب ہے	اس کی میراث	اور جو
لَمْ يَقُلْ	بِسَبَبِ	الذَّرَائِعِ	وَلَحِظَ	وُجُوْبَ	الطَّلَاقِ
نہیں کہا	بندہونا	ذرائع کا	اوراس نے لحاظ کیا	ثابت ہے	طلاق
لَمْ يُوْجِبْ	لَهَا	مِيرَاثًا	وَذٰلِكَ	اِنَّ هٰذِهِ	الطَّائِفَةَ
نہیں واجب	اس کے لیے	میراث	اور یہ	بے شک یہ	گروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْلُ	اِنْ كَانَ	الطَّلَاقُ	قَدْ وَقَعَ	فَيَجِبُ	اَنْ يَّقَعَ
کہتی ہے	اگر ہو	طلاق	تحقیق واقع ہوجائے گی	پس لازم ہے	یہ کہ واقع ہو
بِجَمِيْعِ	اَحْكَامِهٖ	لِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	اِنَّهٗ	لَا يَرِثُهَا
تمام	اس کے احکام	کیونکہ وہ	انہوں نے کہا	بے شک وہ	نہیں وارث اس کا
اِنْ مَاتَتْ	وَاِنْ كَانَ	لَمْ يَقَعْ	فَالزَّوْجِيَّةُ	بَاقِيَةٌ	بِجَمِيْعِ
اگر مرجائے	اور اگر ہو	نہیں واقع ہوتی	پس زوجیت	باقی	تمام
اَحْكَامِهَا	وَلَا بُدَّ	لِخُصُوْمِهِمْ	مِنْ اَحَدِ	الْجَوَابَيْنِ	لِاَنَّهٗ
اس کے احکام	اور ضروری ہے	ان کا رد کرنا	ایک سے	دو جواب	کیونکہ
يُعَسَّرُ	اَنْ يُّقَالَ	اِنَّ فِيْ	الشَّرْعِ	نَوْعًا	مِنَ الطَّلَاقِ
دشوار	یہ کہ کہا گیا	بے شک میں	شرع	قسم	طلاق سے
تُوْجَدُ	لَهٗ	بَعْضُ	اَحْكَامِ	الزَّوْجِيَّةِ	وَاَعْسَرُ
موجود ہے	اس کے لیے	بعض	احکام	زوجیت	اور مشکل
مِنْ ذٰلِكَ	الْقَوْلُ	بِالْفَرْقِ	بَيْنَ	اَنْ يَّصِحَّ	اَوْ لَا يَصِحَّ
سے یہ	کہنا	فرق کے ساتھ	درمیان	یہ کہ صحیح ہو	یا نہ صحیح ہو
لِاَنَّ هٰذَا	يَكُوْنُ	طَلَاقًا	مَوْقُوْفَ	الْحُكْمِ	اِلٰى
کیونکہ یہ	ہو	طلاق	موقوف	حکم	تک
اَنْ يَّصِحَّ	اَوْ لَا يَصِحَّ	وَهٰذَا	كُلُّهٗ	مِمَّا يُعَسَّرُ	الْقَوْلُ
یہ کہ درست ہو	یا نہ درست ہو	اور یہ	تمام	اس سے مشکل	کہنا
بِهٖ	فِي الشَّرْعِ	وَلٰكِنْ	اِنَّمَا	اَنِسَ	الْقَائِلُوْنَ
اس کے ساتھ	شرع میں	اور لیکن	بے شک	استعمال کیا	فقہاء
بِهٖ	اِنَّهٗ	فَتْوٰى	عُثْمَانَ	وَعُمَرَ	حَتّٰى
اس کے ساتھ	بے شک وہ	فتوی	عثمان	اور عمر	یہاں تک
زَعَمَتِ	الْمَالِكِيَّةُ	اَنَّهٗ	اِجْمَاعُ	الصَّحَابَةِ	وَلَا مَعْنٰى
تصور کیا	مالکیہ نے	بے شک وہ	اجماع	صحابہ	اور نہیں معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِقَوْلِهِمْ	فَاِنَّ الْخِلَافَ	فِيْهِ	عَنِ	ابْنِ الزُّبَيْرِ	مَشْهُوْرٌ
ان کا کہنا	بے شک خلاف	اس میں	سے	ابن زبیر	مشہور
وَاَمَّا	مَنْ رَاٰى	اَنَّهَا	تَرِثُ	فِي الْعِدَّةِ	فَلِاَنَّ الْعِدَّةَ
اور بہر حال	جس نے رائے دی	بے شک وہ	وہ وارث ہوتی ہے	عدت میں	کیونکہ عدت
عِنْدَهٗ	مِنْ بَعْضِ	اَحْكَامِ	الزَّوْجِيَّةِ	وَكَاَنَّهٗ	شَبَّهَهٗ
اس کے نزدیک	بعض سے	احکام	زوجیت	اور گویا	اس نے اس کو تشبیہ دی
بِالْمُطَلَّقَةِ	الرَّجْعِيَّةِ	وَرُوِيَ	هٰذَا الْقَوْلُ	عَنْ عُمَرَ	وَعَنْ عَائِشَةَ
طلاق کے ساتھ	رجعی	اور روایت کی گئی	یہ قول	عمر سے	اور عائشہ سے
وَاَمَّا	مِنَ الشَّرْطِ	فِيْ تَوْرِيْثِهَا	مَا لَمْ	تَتَزَوَّجْ	فَاِنَّهٗ
اور بہر حال	شرط سے	اس کی وارث بننے	جب نہیں	شادی کی	بے شک وہ
لَحِظَ	فِيْ ذٰلِكَ	اِجْمَاعِ	الْمُسْلِمِيْنَ	عَلٰى اَنَّ	الْمَرْاَةَ
لحاظ کیا	اس میں	اجماع	مسلمان	پر بے شک	عورت
الْوَاحِدَةَ	لَا تَرِثُ	زَوْجَيْنِ	وَلِكَوْنِ	الْتُّهْمَةِ	هِيَ
ایک	نہیں وارث	میاں بیوی	اور ہونے	تہمت	یہ
الْعِلَّةُ	عِنْدَ	اَلْبَيْنِ	اَوْجَبُوْا	الْمِيْرَاثَ	وَاخْتَلَفُوْا
علت	وقت	وہ جو	انہوں واجب کیا	میراث	اور انہوں اختلاف کیا
اِذَا	طَلَبَتْ	هِيَ الطَّلَاقَ	اَوْ مَلَّكَهَا	اَمْرَهَا	الزَّوْجُ
جب	طلب کیا	وہ طلاق	یا اس کا مالک بنا	اس کا معاملہ	شوہر
فَطَلَّقَتْ	نَفْسَهَا	فَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا تَرِثُ	اَصْلًا
طلاق دے دی	اپنے آپ کو	پس کہا	ابوحنیفہ نے	نہیں وارث	بالکل
وَفَرَّقَ	الْاَوْزَاعِيُّ	بَيْنَ	التَّمْلِيْكِ	وَالطَّلَاقِ	فَقَالَ
اور فرق کیا	اوزاعی نے	درمیان	تملیک	اور طلاق	پس کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ لَهَا	الْمِيْرَاث	فِيْ	التَّمْلِيْك	وَلَهَا	فِي الطَّلَاقِ
نہیں اس کے لیے	میراث	میں	تملیک	اور اس کے لیے	طلاق میں
وَسِوٰى	مَالِكٍ	فِيْ ذٰلِكَ	كُلِّهٖ	حَتّٰى	لَقَدْ
اور سوا	مالک	اس میں	اس کا تمام	حتی کہ	تحقیق
إِنْ مَاتَتْ	لَا يَرِثُهَا	وَتَرِثُهٗ	هِيَ	إِنْ مَاتَ	وَهٰذَا
اگر مرجائے	نہیں وارث وہ	اور وارث ہے اس کی	وہ	اگر مرجائے	اور یہ
مُخَالِفٌ	لِلْأُصُوْلِ	جِدًّا			
مخالف ہے	اصول کے	بالکل			

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

فِيْمَنْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الطَّلَاقُ مِنَ النِّسَآءِ وَمَنْ لَّا يَتَعَلَّقُ وَاَمَّا مَنْ يَّقَعُ طَلَاقُهٗ مِنَ النِّسَآءِ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الطَّلَاقَ يَقَعُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِيْ فِيْ عِصْمَةِ اَزْوَاجِهِنَّ اَوْقَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَدُهُنَّ فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ وَاَنَّهٗ لَا يَقَعُ عَلَى الْاَجْنَبِيَّاتِ بِشَرْطِ التَّزْوِيْجِ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ: اِنْ نَكَحْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ فَاِنَّ لِلْعُلَمَاءِ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ مَذَاهِبَ : قَوْلٌ اِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَتَعَلَّقُ بِاَجْنَبِيَّةٍ اَصْلًا عَمَّ الْمُطَلِّقُ اَوْخَصَّ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَدَاوٗدَ وَجَمَاعَةٍ وَقَوْلٌ اِنَّهٗ يَتَعَلَّقُ بِشَرْطِ التَّزْوِيْجِ عَمَّمَ الْمُطَلِّقُ جَمِيْعَ النِّسَآءِ اَوْ خَصَّصَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَجَمَاعَةٍ وَقَوْلٌ اِنَّهٗ اِنْ عَمَّمَ جَمِيْعَ النِّسَآءِ لَمْ يَلْزَمْهُ وَاِنْ خَصَّصَ لَزِمَهٗ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَاَصْحَابِهٖ اَعْنِيْ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ: كُلُّ امْرَاَةٍ تَزَوَّجُهَا مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ اَوْمِنْ بَلَدِ كَذَا فَهِيَ طَالِقٌ وَكَذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ كَذَا، فَاِنَّ هٰٓؤُلَاءِ يُطَلِّقُنَ عِنْدَ مَالِكٍ اِذَا تَزَوَّجَنَ، وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ مِنْ شَرْطِ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ وُجُوْدُ الْمِلْكِ مُتَقَدِّمًا بِالزَّمَانِ عَلَى الطَّلَاقِ، اَمْ لَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ شَرْطِهٖ؟ فَمَنْ قَالَ هُوَ مِنْ شَرْطِهٖ قَالَ : لَا يَتَعَلَّقُ الطَّلَاقُ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِهٖ اِلَّا وُجُوْدَ الْمِلْكِ فَقَطْ قَالَ يَقَعُ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَاَمَّا الْفَرْقُ بَيْنَ التَّعْمِيْمِ وَالتَّخْصِيْصِ فَاسْتِحْسَانٌ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمَصْلَحَةِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا عَمَّمَ فَاَوْجَبْنَا عَلَيْهِ التَّعْمِيْمَ لَمْ يَجِدْ سَبِيْلًا اِلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النِّكَاحِ الْحَلَالِ، فَكَأَنَّ ذٰلِكَ عَنَّا بِهٖ وَحَرَجًا، وَكَأَنَّهٗ مِنْ بَابِ تَعْلِيْرِ الْمَعْصِيَةِ، وَأَمَّا إِذَا خَصَّصَ فَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ إِذَا أَلْزَمْنَاهُ الطَّلَاقَ، وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "لَا طَلَاقَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ نِكَاحٍ" وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: لَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَثَبَتَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذٍ وَّجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ، وَرُوِيَ مِثْلُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَضَعَّفَ قَوْمٌ الرِّوَايَةَ بِذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

اَلْجُمْلَةُ الثَّالِثَةُ: فِي الرَّجْعَةِ بَعْدَ الطَّلَاقِ

وَلَمَّا كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ: بَائِنٍ وَّرَجْعِيٍّ وَكَانَتْ أَحْكَامُ الرَّجْعَةِ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْبَائِنِ غَيْرَ أَحْكَامِ الرَّجْعَةِ بَعْدَ الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ وَجَبَ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْجِنْسِ بَابَانِ. اَلْبَابُ الْأَوَّلُ: فِيْ أَحْكَامِ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ. اَلْبَابُ الثَّانِيْ: فِيْ أَحْكَامِ الْإِرْتِجَاعِ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ.

3۔الباب الثالث: تیسرا باب:

کن عورتوں سے طلاق متعلق ہوتی ہے اور کن سے متعلق نہیں ہوتی۔

اور لیکن جن عورتوں پر طلاق ہوتی ہے۔

پس بے شک فقہاء اس امر پر متفق ہیں کہ طلاق ان عورتوں پر واقع ہوتی ہے جو شوہروں کے نکاح میں ہوں یا پہلے اس کے کہ اس کی طلاق رجعی کی عدت ختم ہوئی ہو اور بے شک اجنبی عورتوں پر طلاق واقع نہیں ہوتی یعنی جن کو طلاق دی جا چکی ہو اور لیکن اجنبی عورتوں پر نکاح کرنے کی شرط سے طلاق متعلق کرنا۔ مثلاً کہ وہ کہے کہ اگر میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا پس اسے طلاق ہے۔ پس بے شک فقہاء علماء کے اس مسئلہ میں تین آراء ہیں کچھ کا قول ہے کہ بے شک لاتعمیہ عورت سے بالکل متعلق نہیں ہوتی۔ عام ہے وہ مطلقہ ہو یا خاص ہو اور یہ قول امام شافعیؒ احمدؒ داؤدؒ اور ایک جماعت فقہاء کا ہے اور فقہاء کی ایک جماعت کا ہے اور ایک قول ہے کہ بے شک نکاح کی شرط سے طلاق متعلق ہو جاتی ہے۔ خواہ طلاق دینے والا اس شرط کو تمام عورتوں کے عام رکھے یا خاص کر دے اور ایک قول یہ ہے کہ بے شک وہ عام ہے اور تمام عورتوں پر مشتمل ہے تو طلاق لازم نہیں ہوگی اور اگر اس نے خاص کسی عورت کے بارے میں کہا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہ قول امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا ہے یعنی مثلاً کہ وہ کہے کہ ہر عورت جسے فلاں قبیلہ خاندان سے میں نکاح کروں یا فلاں شہر کی جس عورت سے شادی کی اسے طلاق ہے یا یہ کہے کہ فلاں وقت اگر میں شادی کروں تو اسے طلاق تو جب ہی ان عورتوں سے شادی کرے گا انہیں طلاق ہو جائے گی۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا وقوع طلاق کے لیے زمانہ طلاق سے پہلے ملکیت (زوجیت) کا ہونا شرط ہے یا نہیں ہے؟ پس جن فقہاء کے نزدیک شرط ہے ان فقہاء نے کہا کہ لاتعمیہ عورت سے طلاق متعلق نہیں ہوتی ہے اور جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہاء نے کہا کہ شرط نہیں مگر صرف ملکیت کا وجود ان فقہاء کے نزدیک لاحقہ عورت کو طلاق واقع ہوتی ہے اور لیکن فرق کرنا عموم وخصوص کے مابین یہ مبنی بر مصلحت استحسان ہے یعنی یہ کہ اگر کسی نے عام عورتوں کے بارے میں طلاق کا یہ قول اختیار کیا تو اس کے لیے نکاح کا کوئی راستہ باقی نہیں رہے گا جو اس کے لیے دشواری اور زحمت کا سبب بن جائے گا اور ایسا ہی ہو جائے گا جیسے اس معصیت کی نذر مانی ہو۔ لیکن تخصیص کی صورت میں لزوم طلاق میں ایسا کوئی حرج نہیں ہے۔

اور امام شافعیؒ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ عمرو بن شعیب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے۔ ''غیر مملوک عورت پر طلاق نہیں ہے اور غیر مملوک غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا'' یہی حضرت علیؓ حضرت معاذؓ حضرت جابر بن عبداللہؓ ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ سے مروی ہے اور حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود سے امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق روایت مروی ہے لیکن بعض محدثین نے حضرت عمر سے اس قول کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

1۔ الباب الاول: پہلا باب: طلاق رجعی میں احکام رجعت کے بارے میں۔

اور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک شوہر طلاق رجعی کے بعد دوران عدت اپنی (مطلقہ) بیوی سے بغیر اس کی مرضی کے رجوع کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے۔ وبعولتھن احق بردھن فی ذلک (البقرہ:228)

ترجمہ: ان کے شوہر انہیں پھر زوجیت میں لینے کے حقدار ہیں۔

اور اس طلاق رجعی کی شرط یہ ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

نیز فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ رجوع زبانی بھی ہو سکتا ہے اور شوہر رجوع پر گواہ بھی بنا سکتا ہے اور فقہاء کا اختلاف ہے کیا گواہ بنانا رجوع کی صحت کی شرط ہے یا شرط نہیں ہے اور اسی طرح اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کیا رجعت وطی سے صحیح ہے پس لیکن گواہ بنانا امام مالکؒ کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک (گواہ بنانا) واجب ہے وجہ اختلاف یہ ہے قیاس کا ظاہر کے معارض ہونا ہے۔

الجملة الثالثة: تیسرا جملہ۔ فی الرجعة بعد الطلاق اور جب طلاق کی دو قسمیں ہیں۔ (1) بائن (2) رجعی اور طلاق بائن کے بعد رجعت کے احکام طلاق رجعی کے بعد کے احکام سے مختلف ہیں۔ اس لیے یہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب: طلاق رجعت کے بعد احکام رجعت

دوسرا باب: طلاق بائن کے بعد احکام رجعت

فِيمَنْ	يَتَعَلَّقُ	بِهِ الطَّلَاقُ	مِنَ النِّسَاءِ	وَمَنْ	لَا يَتَعَلَّقُ
اس میں	تعلق	یہی طلاق	عورتوں سے	اور جو	نہیں تعلق
وَأَمَّا مَنْ	يَقَعُ	طَلَاقُهُ	مِنَ النِّسَاءِ	فَإِنَّهُمْ	اتَّفَقُوا
اور وہ جو	واقع ہوتا ہے	اس کی طلاق	عورتوں سے	بے شک وہ	سب نے اتفاق کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی	اَنَّ الطَّلَاقَ	یَقَعُ	عَلَی النِّسَاءِ	اللَّاتِیْ	فِیْ عِصْمَةِ
پر	بے شک طلاق	واقع ہوتی ہے	عورتوں پر	وہ جو	عصمت میں
اَزْوَاجِهِنَّ	اَوْ قَبْلَ	اَنْ تَنْقَضِیَ	عَدَدُهُنَّ	فِی الطَّلَاقِ	الرَّجْعِیِّ
ان کے خاوند	یا پہلے	یہ کہ ختم ہوئی	ان کی عدت	طلاق میں	رجعی
وَاَنَّهٗ	لَا یَقَعُ	عَلَی	الْاَجْنَبِیَّاتِ	بِشَرْطِ	التَّزْوِیْجِ
اور بے شک وہ	نہیں واقع ہوتی	پر	اجنبی	شرط کے ساتھ	نکاح
مِثْلَ	اَنْ یَّقُوْلَ	اِنْ	نَکَحْتُ	فُلَانَةً	فَهِیَ
مثل	یہ کہ کہتا ہے	اگر	نکاح کیا	فلانہ نے	پس وہ
طَالِقٌ	فَاِنَّ	لِلْعُلَمَاءِ	فِیْ ذٰلِکَ	ثَلَاثَةٌ	مَذَاهِبَ
طلاق والی	بے شک	علماء کے لیے	اس میں	تین	مذہب
قَوْلٌ	اِنَّ الطَّلَاقَ	لَا یَتَعَلَّقُ	بِاَجْنَبِیَّةٍ	اَصْلًا	عَمَّ
قول	بے شک طلاق	نہیں تعلق	اجنبیہ کے ساتھ	بالکل	عام رکھا
الْمُطْلَقُ	اَوْ خَصَّ	وَهُوَ	قَوْلُ	الشَّافِعِیِّ	وَاَحْمَدَ
طلاق دینے والا	یا خاص کیا	اور وہ	قول	شافعی	اور احمد
وَدَاوٗدَ	وَجَمَاعَةٍ	وَقَوْلٌ	اَنَّهٗ	یَتَعَلَّقُ	بِشَرْطٍ
اور داود	اور جماعت	اور قول	بے شک وہ	تعلق	شرط
التَّزْوِیْجِ	عَمَّمَ	الْمُطْلَقُ	جَمِیْعَ	النِّسَاءِ	اَوْ خَصَّصَ
نکاح	عام رکھا گیا	طلاق دینے والا	تمام	عورتیں	یا خاص کیا گیا
وَهُوَ قَوْلُ	اَبِیْ حَنِیْفَةَ	وَجَمَاعَةٍ	وَقَوْلٌ	اَنَّهٗ	اِنْ عَمَّ
اور وہ قول	ابوحنیفہ	اور جماعت	اور قول	بے شک وہ	اگر عام رکھا جائے
جَمِیْعُ	النِّسَاءِ	لَمْ یَلْزَمْهُ	وَاِنْ خَصَّصَ	لَزِمَهٗ	وَهُوَ قَوْلُ
تمام	عورتیں	نہیں لازم	اور اگر خاص کیا گیا	اسے لازم ہے	اور وہ قول
مَالِکٍ	وَاَصْحَابُهٗ	اَعْنِیْ	مِثْلَ	اَنْ یَّقُوْلَ	کُلُّ امْرَاَةٍ
امام مالک	اور اس کے ساتھی	میری مراد	مثل	یہ کہ وہ کہے	ہر عورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَزَوَّجَهَا	مِنْ بَنِيْ	فُلَانٍ	أَوْ مِنْ بَلَدٍ	كَذَا فَهِيَ	طَالِقٌ
اس کے ساتھ نکاح کیا	خاندان سے	فلان	یا شہر سے	اسی طرح وہ	طلاق والی
وَكَذٰلِكَ	فِيْ وَقْتٍ	كَذَا	فَإِنَّ	هٰؤُلَاءِ	يُطَلَّقُ
اور اسی طرح	وقت میں	اس طرح	بے شک	وہ سب	طلاق شدہ میں
عِنْدَ	مَالِكٍ	إِذْ	زَوْجُنَ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ
نزدیک	امام مالک	جب	ان عورتوں نے نکاح کیا	اور سبب	اختلاف
هَلْ	مِنْ شَرْطِ	وُقُوْعِ	الطَّلَاقِ	وُجُوْدُ	الْمِلْكِ
کیا	شرط سے	واقع ہونا	طلاق	وجود	ملک
مُتَقَدِّمًا	بِالزَّمَانِ	عَلَى الطَّلَاقِ	أَمْ لَيْسَ	ذٰلِكَ مِنْ	شَرْطِهِ؟
پہلے	زمانہ	طلاق پر	یا نہیں	یہ سے	اس کی شرط
إِلَّا وُجُوْدُ	الْمِلْكِ	فَقَطْ	قَالَ	يَقَعُ	بِالْأَجْنَبِيَّةِ
مگر وجود	ملک	صرف	اس نے کہا	واقع ہوتی ہے	اجنبیہ کے ساتھ
وَأَمَّا	الْفَرْقُ	بَيْنَ	التَّعْمِيْمِ	وَالتَّخْصِيْصِ	فَالْإِسْتِحْسَانُ
اور بہر حال	فرق	درمیان	تعمیم	اور تخصیص	پس استحسان
مَبْنِيٌّ	عَلَى	الْمَصْلَحَةِ	وَذٰلِكَ	أَنَّهُ	إِذَا
مبنی	پر	مصلحت	اور یہ	بے شک وہ	جب
عُمِّمَ	فَأَوْجَبْنَا	عَلَيْهِ	التَّعْمِيْمَ	لَمْ يَجِدْ	سَبِيْلًا
عام کیا گیا	پس ہم نے واجب کیا	اس پر	تعمیم	نہیں رہے گا	راستہ
إِلَى النِّكَاحِ	الْحَلَالِ	فَكَأَنَّ	ذٰلِكَ	عَنَتًا	بِهِ
طرف نکاح	حلال	پس گویا	یہ	دشواری	اس پر
وَحَرَجًا	وَكَأَنَّهُ	مِنْ بَابِ	نَذْرٍ	الْمَعْصِيَةِ	وَأَمَّا
اور تکلیف	اور گویا کہ وہ	باب سے	نذر	گناہ	اور بہر حال
إِذَا	خُصِّصَ	فَلَيْسَ	الْأَمْرُ	كَذٰلِكَ	إِذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب	تخصیص کی گئی	پس نہیں	حکم	اس طرح	جب
اَلْزَمْنَاهُ	الطَّلَاقُ	وَاحْتَجَّ	الشَّافِعِيُّ	بِحَدِيْثِ	عَمْرٍو
ہم نے لازم کیا	طلاق	اور دلیل پکڑی	امام شافعی	حدیث	عمرو
بْنِ شُعَيْبٍ	عَنْ	اَبِيْهِ	عَنْ جَدِّهٖ	قَالَ	قَالَ
بن شعیب	سے	اپنے باپ	اپنے دادا سے	اس نے کہا	فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ	ﷺ	لَا طَلَاقَ	فِيْمَا	لَا يَمْلِكُ	وَلَا عِتْقَ
اللہ کے رسول	ﷺ	نہیں طلاق	اس میں	وہ مالک نہیں	اور نہ آزادی
فِيْمَا	لَا	يَمْلِكُ	وَقَبَّتَ	ذٰلِكَ	عَنْ عَلِيٍّ
اس میں	نہیں	مالک	اور ثابت ہے	یہ	علی سے
وَمُعَاذٍ	وَجَابِرٍ	ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ	وَابْنِ عَبَّاسٍ	وَعَائِشَةَ	وَرُوِيَ
اور معاذ	اور جابر	بن عبداللہ	اور ابن عباس	اور عائشہ	اور مروی ہے
مِثْلَ	قَوْلِ	اَبِيْ حَنِيْفَةَ	عَنْ	عَمْرِو بْنِ	مَسْعُوْدٍ
مثل	قول	ابوحنیفہ	سے	عمرو بن	مسعود
وَضَعَّفَ	قَوْمٌ	الرِّوَايَةَ	بِذٰلِكَ	عَنْ عُمَرَ	ؓ
اور کمزور کیا	قوم نے	روایت	یہ	عمر سے	ؓ
اَلْجُمْلَةُ	الثَّانِيَةُ	فِيْ	الرَّجْعَةِ	بَعْدَ	الطَّلَاقِ
جملہ	دوسرا	میں	رجعت	بعد	طلاق
وَلَمَّا	كَانَ	الطَّلَاقُ	عَلٰى	ضَرْبَيْنِ	بَائِنٌ
اور جب	ہو	طلاق	پر	دو قسمیں	بائن
وَّرَجْعِيٌّ	وَكَانَتْ	اَحْكَامُ	الرَّجْعَةِ	بَعْدَ	الطَّلَاقِ
اور رجعی	اور ہو	احکام	رجعت	بعد	طلاق
	غَيْرُ اَحْكَامِ	الرَّجْعَةِ	بَعْدَ	الطَّلَاقِ	الرَّجْعِيِّ
	غیر احکام	رجعت	بعد	طلاق	رجعی
وَجَبَ	اَنْ يَّكُوْنَ	فِيْ هٰذَا	الْجِنْسِ	بَابَانِ	الْبَابُ
واجب ہے	یہ کہ ہو	اس میں	جنس	دو باب	باب
اَلْاَوَّلُ	فِيْ اَحْكَامِ	الرَّجْعَةِ	فِيْ	الطَّلَاقِ	الرَّجْعِيِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا	احکام میں	رجعت	میں	طلاق	رجعی
اَلْبَابُ	الثَّانِیْ	فِیْ اَحْکَامِ	الْاِرْتِجَاعِ	فِی الطَّلَاقِ	الْبَائِنِ
باب	دوسرا	احکام میں	رجوع	میں طلاق	بائن

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

فِیْ اَحْکَامِ الرَّجْعَةِ فِی الطَّلَاقِ الرَّجْعِیِّ

وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ الزَّوْجَ یَمْلِکُ رَجْعَةَ الزَّوْجَةِ فِی الطَّلَاقِ الرَّجْعِیِّ مَادَامَتْ فِی الْعِدَّةِ مِنْ غَیْرِ اِعْتِبَارِ رِضَاهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ" وَاَنَّ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الطَّلَاقِ تَقَدُّمُ الْمَسِیْسِ لَهٗ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهَا تَکُوْنُ بِالْقَوْلِ وَالْاِشْهَادِ، وَاخْتَلَفُوْا هَلِ الْاِشْهَادُ شَرْطٌ فِیْ صِحَّتِهَا، اَمْ لَیْسَ بِشَرْطٍ؟ وَکَذٰلِکَ اخْتَلَفُوْا هَلْ تَصِحُّ الرَّجْعَةُ بِالْوَطْءِ؟ فَاَمَّا الْاِشْهَادُ فَذَهَبَ مَالِکٌ اِلٰی اَنَّهٗ مُسْتَحَبٌّ، وَذَهَبَ الشَّافِعِیُّ اِلٰی اَنَّهٗ وَاجِبٌ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ مُعَارَضَةُ الْقِیَاسِ لِلظَّاهِرِ، وَذٰلِکَ اَنَّ ظَاهِرَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: "وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ" یَقْتَضِیْ الْوُجُوْبَ، وَتَشْبِیْهُ هٰذَا الْحَقِّ بِسَائِرِ الْحُقُوْقِ الَّتِیْ یَقْبِضُهَا الْاِنْسَانُ یَقْتَضِیْ اَنْ لَایَجِبَ الْاِشْهَادُ، فَکَانَ الْجَمْعُ بَیْنَ الْقِیَاسِ وَالْاٰیَةِ حَمْلُ الْاٰیَةِ عَلَی النَّدْبِ. وَاَمَّا اخْتِلَافُهُمْ فِیْمَا تَکُوْنُ بِهِ الرَّجْعَةُ؟ فَاِنَّ قَوْمًا قَالُوْا: لَاتَکُوْنُ الرَّجْعَةُ اِلَّا بِالْقَوْلِ فَقَطْ، وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ، وَقَوْمٌ قَالُوْا: تَکُوْنُ رَجْعَتُهَا بِالْوَطْءِ وَهٰؤُلَاءِ انْقَسَمُوْا قِسْمَیْنِ فَقَالَ قَوْمٌ لَا تَصِحُّ الرَّجْعَةُ بِالْوَاطِءِ اِلَّا اِذَا نَوٰی بِذٰلِکَ الرَّجْعَةَ، لِاَنَّ الْفِعْلَ عِنْدَهٗ یَتَنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْقَوْلِ مَعَ النِّیَّةِ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ، وَاَمَّا اَبُوْحَنِیْفَةَ فَاَجَازَ الرَّجْعَةَ بِالْوَطْءِ اِذَا نَوٰی بِذٰلِکَ الرَّجْعَةَ وَ دُوْنَ النِّیَّةِ، فَاَمَّا الشَّافِعِیُّ فَقَاسَ الرَّجْعَةَ عَلَی النِّکَاحِ وَقَالَ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْاِشْهَادِ، وَلَایَکُوْنُ الْاِشْهَادُ اِلَّا عَلَی الْقَوْلِ. وَاَمَّا سَبَبُ الْاِخْتِلَافِ بَیْنَ مَالِکٍ وَّاَبِیْ حَنِیْفَةَ، فَاِنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ یَرٰی اَنَّ الرَّجْعِیَّةَ مُحَلَّلَةُ الْوَطْءِ عِنْدَهٗ، قِیَاسًا عَلَی الْمُوْلِیْ مِنْهَا وَعَلَی الْمُظَاهِرَةِ وَلِاَنَّ الْمِلْکَ لَمْ یَنْحَصِلْ عِنْدَهٗ وَلِذٰلِکَ کَانَ التَّوَارُثُ بَیْنَهُمَا، وَعِنْدَ مَالِکٍ اَنَّ وَطْءَ الرَّجْعِیَّةِ حَرَامٌ حَتّٰی یُرْتَجِعَهَا، فَلَا بُدَّ عِنْدَهٗ مِنَ النِّیَّةِ، فَهٰذَا هُوَ اخْتِلَافُهُمْ فِیْ شُرُوْطِ الرَّجْعَةِ، وَاخْتَلَفُوْا فِیْ مِقْدَارِ مَا یَجُوْزُ لِلزَّوْجِ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ مِنَ الْمُطَلَّقَةِ الرَّجْعِیَّةِ. مَا دَامَتْ فِی الْعِدَّةِ، فَقَالَ مَالِکٌ، لَا یَخْلُوْ مَعَهَا وَلَا یَدْخُلُ عَلَیْهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی شَعْرِهَا، وَلَا بَاْسَ اَنْ یَّاْکُلَ مَعَهَا اِذَا کَانَ مَعَهُمَا غَیْرُهُمَا، وَحَکٰی اِبْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ رَجَعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ إِبَاحَةِ الْأَكْلِ مَعَهَا" وَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ: لَابَأْسَ أَنْ تَتَزَيَّنَ الرَّجْعِيَّةُ لِزَوْجِهَا وَتُصِيْبَ وَتَتَسَوَّكَ وَتُبْدِيَ الْبَنَانَ وَالْكُحْلَ.

ترجمہ: پہلا باب

طلاق رجعت میں رجعت کے احکام

فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ شوہر طلاق رجعی کے بعد عدت کے دوران اپنی مطلقہ بیوی سے بغیر اس کی مرضی کے نکاح کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"ان کے شوہران کو پھر زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔"

اس طلاق یعنی طلاق رجعی کی شرط یہ ہے کہ کیا بیوی سے صحبت ہو چکی ہو اور اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ رجوع زبانی بھی ہو سکتا ہے اور شوہر رجوع پر گواہ بھی بنا سکتا ہے۔ لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ گواہ بنانا رجوع کی صحت کی شرط ہے۔ یا شرط میں سے نہیں ہے۔ اس بارے میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے کہ کیا وطی سے رجعت درست ہے؟ امام مالک کہتے ہیں کہ اس حوالے سے گواہ بنانا مستحب ہے۔ لیکن امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ گواہ بنانا واجب ہے لیکن اس میں اختلاف کا سبب قیاس کا ظاہر کے ساتھ تعارض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

"دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنالو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں۔"

اگر اس فرمان کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گواہ بنانا واجب ہے لیکن اگر اس حق کو تمام حقوق سے تشبیہ دی جائے جو انسان کی دسترس میں ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ گواہ بنانا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے اس آیت میں قیاس کے حوالے سے جمع کا تقاضا یہ ہے کہ اس حکم کو استحباب پر محمول کیا جائے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ رجوع وطی سے بھی درست ہے جبکہ اس نے رجوع کی نیت کی ہو لیکن یہ فعل نیت کے ساتھ مل کر قول کے درجے میں ہو جائے گا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وطی کے ذریعے رجوع صحیح ہے جبکہ وطی سے نیت اس کی رجوع کی ہو اور اس طرح بغیر اس نیت کے بھی وطی سے رجوع درست ہے۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ رجوع وطی کو حلال کرنے والا ہے اور اس کو انہوں نے موطی عنہا (جس سے ایلاء کیا گیا ہو) اور مظاہرہ (جس سے ظہار کیا گیا ہو) پر قیاس کیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ملکیت ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اور اس لیے ان کے درمیان توارث قائم رہتا ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک طلاق رجعی کے بعد وطی حرام ہے۔ جب تک کہ شوہر رجوع نہ کرے اس لیے وطی میں نیت رجوع ضروری ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک شوہر مطلقہ رجعیہ کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے اور نہ ہی اس کے پاس جائے۔ یہاں تک کہ وہ اجازت دے دے اور نہ ہی ان کے بالوں کی طرف نظر کرے۔ ہاں اگر کوئی اور موجود ہو تو اس کے ساتھ کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ ابن قاسمؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ نے مطلقہ رجعیہ کے ساتھ کھانے پینے کی اجازت سے رجوع کر لیا تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ مطلقہ رجعیہ اپنے شوہر کے لیے زینت کر سکتی ہے۔ خوشبو لگا سکتی ہے۔ انگلیاں اور سرمہ وغیرہ دکھا سکتی ہے۔

وَأَجْمَعَ	الْمُسْلِمُوْنَ	عَلٰى أَنَّ	الزَّوْجَ	يَمْلِكُ	رَجْعَةَ
اور اجماع کیا	مسلمانوں نے	بے شک پر	خاوند	مالک ہے	رجوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلزَّوْجَةُ	فِي الطَّلَاقِ	الرَّجْعِيِّ	مَا دَامَتْ	فِي الْعِدَّةِ	مِنْ
بیوی	طلاق میں	رجعی	جب تک ہو	عدت میں	سے
غَيْرِ اِعْتِبَارِ	رِضَاهَا	لِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	وَبُعُوْلَتُهُنَّ	اَحَقُّ
اعتبار کیے بغیر	اس کی رضا	اس کے قول	بلند وبالا	اوران کے شوہر	زیادہ حق
بِرَدِّهِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	وَاِنَّ	مِنْ شَرْطِ	هٰذَا الطَّلَاقِ	تَقَدُّمُ
ان کے روکنے کا	اس میں	اور بے شک	شرط سے	یہ طلاق	پہلے
الْمَسِيْسِ	لَهٗ	وَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهَا	تَكُوْنُ
صحبت	اس کے لیے	اوراتفاق کیا	پر	بے شک وہ	ہو
بِالْقَوْلِ	وَالْاِشْهَادُ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلِ	الْاِشْهَادُ	شَرْطٌ
قول	اورگواہ	اوراختلاف کیا	کیا	گواہ	شرط
فِيْ صِحَّتِهَا	اَمْ لَيْسَ	بِشَرْطٍ؟	وَكَذٰلِكَ	اِخْتَلَفُوْا	هَلْ
اس کی صحت میں	یانہیں	شرط	اوراسی طرح	اختلاف کیا	کیا
تَصِحُّ	الرَّجْعَةُ	بِالْوَطْيِ	فَاَمَّا	الْاِشْهَادُ	فَذَهَبَ
درست ہے	رجعت	وطی سے	پس جب	گواہی دینا	پس گیا
مَالِكٌ	اِلٰى	اَنَّهٗ	مُسْتَحَبٌّ	وَذَهَبَ	الشَّافِعِيُّ
امام مالک	طرف	بے شک	مستحب ہے	اوروہ گیا	امام شافعی
اِلٰى	اَنَّهٗ	وَاجِبٌ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	مُعَارَضَةُ
طرف	بے شک وہ	واجب ہے	اوروجہ	اختلاف	تعارض
اَلْقِيَاسُ	لِلظَّاهِرِ	وَذٰلِكَ	اَنَّ ظَاهِرَ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى
قیاس کرنا	ظاہر کے لیے	اور یہ	بے شک ظاہر	اس کا قول	بلند وبالا
وَاَشْهِدُوْا	ذَوَىْ	عَدْلٍ	مِنْكُمْ	يَقْتَضِيْ	الْوُجُوْبَ
اورتم گواہی دو	دوایسے	صاحب عدل	تم میں سے	تقاضہ کرتا ہے	وجوب کا
وَتَشْبِيْهُ	هٰذَا الْحَقِّ	بِسَائِرِ	الْحُقُوْقِ	الَّتِيْ	يَقْبِضُهَا
اورتشبیہ	یہ حق	تمام	حقوق	وہ جو	اس کا قبضہ کرتا ہے
الْاِنْسَانُ	وَالْاٰيَةُ	حَمْلُ الْاٰيَةِ	عَلَى النَّدْبِ	وَاَمَّا	اِخْتِلَافُهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان	اور آیت	آیت کا حمل	مستحب پر	اور بہر حال	ان کا اختلاف کرنا
فِيمَا تَكُوْنُ	بِهِ الرَّجْعَةُ	فَإِنَّ قَوْمًا	قَالُوْا	لَا تَكُوْنُ	الرَّجْعَةُ
اس میں ہو	رجعت کے ساتھ	بے شک قوم	انہوں نے کہا	نہیں ہو	رجعت
إِلَّا بِالْقَوْلِ	فَقَطْ	وَبِهٖ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَقَوْمٌ
مگر کہنا	صرف	اور اس کے ساتھ	کہا	امام شافعی	اور قوم نے
تَكُوْنُ	رَجْعَتُهَا	بِالْوَطْءِ	وَهٰؤُلَاءِ	اِنْقَسَمُوْا	قِسْمَيْنِ
ہے	اس کا رجوع کرنا	وطی کے ساتھ	اور وہ سب	انہوں تقسیم کیا	دو قسمیں
فَقَالَ	قَوْمٌ	لَا تَصِحُّ	الرَّجْعَةُ	بِالْوَاطِئِ	إِلَّا إِذَا
پس کہا	قوم نے	نہیں صحیح	رجوع	وطی کرنے والا	مگر جب
نَوٰى	بِذٰلِكَ	الرَّجْعَةِ	لِأَنَّ الْفِعْلَ	عِنْدَهٗ	يَتَنَزَّلُ
اس نے نیت کی	اس سے	رجوع	کیونکہ فعل	اس کے نزدیک	شامل ہے
مَنْزِلَةَ	الْقَوْلِ	مَعَ النِّيَّةِ	وَهُوَ قَوْلُ	مَالِكٍ	وَأَمَّا
جگہ	قول	نیت کے ساتھ	اور وہ قول	امام مالک	اور بہر حال
أَبُوْ حَنِيْفَةَ	فَجَازَ	الرَّجْعَةُ	بِالْوَطْءِ	إِذَا	نَوٰى
امام ابوحنیفہ	پس جائز ہے	رجعت	وطی کے ساتھ	جب	اس نے نیت کی
بِذٰلِكَ	الرَّجْعَةِ	وَدُوْنَ النِّيَّةِ	فَأَمَّا	الشَّافِعِيُّ	فَقَاسَ
اس سے	رجعت	اور سوا نیت	پس بہر حال	امام شافعی	اس نے قیاس کیا
الرَّجْعَةَ	عَلَى النِّكَاحِ	وَقَالَ	قَدْ	أَمَرَ اللّٰهُ	بِالْإِشْهَادِ
رجعت	نکاح کر	اور کہا	تحقیق	اللہ نے حکم دیا	گواہی دینا
وَلَا يَكُوْنُ	الْإِشْهَادُ	إِلَّا عَلَى	الْقَوْلِ	وَأَمَّا	سَبَبُ
اور نہیں ہے	گواہی	مگر پر	قول	اور بہر حال	سبب
الْإِخْتِلَافِ	بَيْنَ	مَالِكٍ	وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ	فَإِنَّ	أَبَا حَنِيْفَةَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کرنا	درمیان	امام مالک	اورابوحنیفہ	پس بے شک	ابوحنیفہ
یُرٰی	اَنَّ	الرَّجْعِیَّۃَ	مُحَلِّلَۃٌ	الْوَطْءِ	عِنْدَہٗ
مروی ہے	بے شک	رجعیت	حلال کرنے والی	وطی کرنا	اس کے نزدیک
قِیَاساً	علی	المولیٰ	مِنْھَا	وَعَلَی	الْمُظَاھِرَۃِ
قیاس کرنا	پر	مولی	اس سے	اور پر	ظہار کرنے والا
وَلِاَنَّ	الْمِلْکَ	لَمْ یَنْفَصِلْ	عِنْدَہٗ	وَلِذٰلِکَ	کَانَ
اور کیونکہ	ملک	نہ جدائی	اس کے نزدیک	اور یہ	ہے
التَّوَارُثُ	بَیْنَھُمَا	وَعِنْدَ	مَالِکٍ	اَنَّ وَطْیَ	الرَّجْعِیَّۃِ
میراث	ان کے درمیان	اور نزدیک	امام مالک	بے شک وطی	رجعیت
حَرَامٌ	حَتّٰی	یُرَاجِعَھَا	فَلَا بُدَّ	عِنْدَہٗ	مِنَ النِّیَّۃِ
حرام	یہاں تک	اسی کو رجوع کرے	پس ضروری ہے	اس کے نزدیک	نیت سے
فَھٰذَا	ھُوَ	اِخْتِلَافُھُمْ	فِیْ	شُرُوْطِ	الرَّجْعَۃِ
پس یہ	وہ	ان کا اختلاف	میں	شرطیں	رجعت
وَاخْتَلَفُوْا	فِیْ	مِقْدَارِ	مَا یَجُوْزُ	لِلزَّوْجِ	اَنْ یُّطَّلِعَ
اور اختلاف کیا	میں	مقدار	جو جائز ہے	خاوند کے لیے	یہ کہ وہ مطلع
عَلَیْہِ	مِنَ الْمُطَلَّقَۃِ	الرَّجْعِیَّۃِ	مَا دَامَتْ	فِی الْعِدَّۃِ	فَقَالَ
اس پر	مطلقہ سے	رجعی	جب تک	عدت میں	پس کہا
مَالِکٌ	لَا یَخْلُوْ	مَعَھَا	وَلَا یَدْخُلُ	عَلَیْھَا	اِلَّا بِاِذْنِھَا
امام مالک نے	نہیں خالی	اس کے ساتھ	اور نہیں داخل	اس پر	مگر اس کی اجازت
وَلَا یَنْظُرُ	اِلٰی شَعْرِھَا	وَلَا بَاْسَ	اَنْ یَّاْکُلَ	مَعَھَا	اِذَا کَانَ
اور نہیں مہلت	تک اس کے بال	اور نہیں حرج	یہ کہ وہ کھائے	اس کے ساتھ	جب ہو
مَعَھُمَا	غَیْرُھُمَا	وَحَکَی	ابْنُ الْقَاسِمِ	اَنَّہٗ	رَجَعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّكْرَان	الطَّلَاقِ	لِاَنَّ	السُّكْرَان	مُعْتَوْهٌ	ما به
مدہوش	طلاق	کیونکہ	مدہوش	معتوہ	جو اس کے ساتھ
قَالَ	دَاوُدُ	اَبُوْ ثَوْرٍ	اِسْحَاقُ	وَجَمَاعَةٌ	مِنَ التَّابِعِيْنَ
اس نے کہا	داود	ابوثور	اسحاق	اور جماعت	تابعین سے
اَعْنِيْ	اَنَّ طَلَاقَهٗ	لَيْسَ	يَلْزَمُ	وَعَنِ	الشَّافِعِيِّ
میری مراد	بے شک اس کے طلاق	نہیں	لازم	اور سے	شافعی
اَلْقَوْلَانِ	فِيْ ذٰلِكَ	وَاخْتَارَ	اَكْثَرُ	اَصْحَابِهٖ	قَوْلَهٗ
دو قول	اس بارے میں	اور اختیار کیا	زیادہ	اس کے ساتھ	ان کا قول
اَلْمُوَافِقَ	لِلْجُمْهُوْرِ	وَاخْتَارَ	اَلْمُزَنِيُّ	مِنْ	اَصْحَابِهٖ
اور موافق	جمہور کے لیے	اور اختیار کیا	مزنی	سے	اس کے ساتھی
اَنَّ	طَلَاقَهٗ	غَيْرُ وَاقِعٍ	وَاَمَّا	اَلْمَرِيْضُ	اَلَّذِيْ
بے شک	اس کی طلاق	نہیں واقع	اور بہرحال	بیمار	وہ جو
يُطَلِّقُ	طَلَاقًا بَائِنًا	وَيَمُوْتُ	مِنْ مَرَضِهٖ	فَاِنَّ مَالِكًا	وَجَمَاعَةً
طلاق دیتا ہے	طلاق بائنہ	اور وہ مرتا ہے	اس کی مرض سے	بے شک امام مالک	اور جماعت
يَقُوْلُ	تَرِثُهٗ	زَوْجَتُهٗ	وَالشَّافِعِيُّ	وَجَمَاعَةٌ	لَا يُوَرِّثُهَا
وہ کہتا ہے	وارث ہوگا	اس کا خاوند	اور امام شافعی	اور جماعت	وہ اس کا وارث نہیں ہوگا
وَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	بِتَوْرِيْثِهَا	اِنْقَسَمُوْا	ثَلَاثَ فِرَقٍ	فَفِرْقَةٌ
اور وہ جو	انہوں نے کہا	اس کی وراثت	انہوں تقسیم کیا	تین فرقے	ایک فرقہ
قَالَتْ	لَهَا	اَلْمِيْرَاثُ	مَا زَامَتْ	فِي الْعِدَّةِ	وَمِمَّنْ
اس نے کہا	اس کے لیے	میراث	جو حصہ ملا	عدت میں	اور اس میں سے
قَالَ	بِذٰلِكَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَاَصْحَابُهٗ	وَالثَّوْرِيُّ	
اس نے کہا	یہ	امام ابوحنیفہ	اور اس کے ساتھی	اور امام ثوری	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَقُّ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ، وَإِذَا كَانَتِ الرَّجْعَةُ صَحِيحَةً كَانَ زَوْجُ الثَّانِي فَاسِدًا، فَإِنْ نِكَاحَ الْغَيْرِ لَا تَأْثِيرَ لَهُ فِي إِبْطَالِ الرَّجْعَةِ لَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَلَا بَعْدَ الدُّخُولِ وَهُوَ الْأَظْهَرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ لِهٰذَا مَا خَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا اثْنَانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا، وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا.

ترجمہ:

اور یہی قول امام ثوریؒ ابو یوسف اور امام اوزاعی کا ہے البتہ ان کے نزدیک شوہر بیوی کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک اس کو اس کے آنے کا علم نہ ہو کہ وہ بات کرتا ہوا آئے یا کھنکارتا ہوا یا اس کے جوتوں کی آواز ہو اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ شوہر باہر ہو اور وہیں سے شوہر بیوی کو طلاق رجعی دے دے اور یہ طلاق بیوی کو پہنچ جائے پھر رجوع کرے لیکن رجوع کی خبر اسے نہ پہنچے اور عدت ختم ہونے کے بعد وہ نکاح کرے۔ موطا امام مالکؒ میں یہی قول ہے کہ یہ عورت اس نکاح کرنے والے (بیوی ہوگی۔ خواہ اس نے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو اور یہی قول لیثؒ اور اوزاعی کا ہے۔ ابن قاسمؒ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور یہ رائے اختیار کی تھی کہ شوہر ثانی جب تک دخول نہ کرے۔ پہلا شوہر زیادہ اولیٰ ہے۔ اور آپ کے مسلک کے مدنی فقہاء پہلے قول کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے اس رائے سے رجوع نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کا یہ قول ان کی وفات تک ان کی کتاب موطا امام مالک (الموطا) میں موجود رہا اور وہ اس کو پڑھتے رہے۔ اور امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور فقہاء احناف کہتے ہیں کہ شوہر اول جس نے رجوع کر لیا تھا۔ وہی اس کا حقدار ہے۔ خواہ شوہر ثانی نے اس سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو اور یہی قول داؤدؒ اور ابو ثورؒ کا ہے۔ اور یہی رائے حضرت علیؓ سے مروی ہے اور حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ شوہر اول کو اختیار ہوگا کہ وہ اس مطلقہ کو اپنی بیوی رکھے یا اس کو دیا ہوا مہر واپس لے لے۔ امام مالکؒ پہلے قول کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن وہبؒ از یونسؒ از ابن شہابؒ از سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے۔ طریقہ یہی تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا پھر رجوع کر لیتا اور رجوع کو مخفی رکھتا (یعنی لوگوں کو پتہ نہ چلے) اور یہاں تک کہ بیوی عدت پوری کر کے کسی اور سے شادی کر لیتی تو وہ اسی دوسرے شوہر کی بیوی ہوتی اور پہلے شوہر سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہتا اور کہا گیا ہے کہ یہ حدیث صرف ابن شہابؒ سے مروی ہے مگر پہلے فریق کی یہ دلیل ہے کہ فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رجوع صحیح ہے اگر بیوی کو اس کا علم نہ ہو۔ اس لیے کہ اس پر تو اجماع ہے کہ دوسرے نکاح سے پہلے تو شوہر کی حقدار ہے کیونکہ رجوع درست ہے اس لیے نکاح ثانی فاسد ہے اور نکاح ثانی سے رجوع طابل نہیں ہوتا۔ نہ دخول سے قبل اور نہ دخول سے بعد۔ اس کی تائید ترمذی کی سمرہ بن جندب کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"جو عورت دو شوہروں سے نکاح کرے وہ پہلے ہی شوہر کی ہوگی جس نے کوئی شے دو آدمیوں کو فروخت کی تو وہ پہلے کی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِهٖ	قَالَ الثَّوْرِيُّ	وَاَبُوْ يُوْسُفَ	وَالْاَوْزَاعِيُّ	وَكُلُّهُمْ	قَالُوْا
اوراس کے ساتھ	کہاامام ثوری نے	اورامام ابویوسف	اورامام اوزاعی	اوروہ تمام	انہوں نے کہا
لَا يَدْخُلُ	عَلَيْهَا اِلَّا	اَنْ تَعْلَمَ	بِدُخُوْلِهٖ	بِقَوْلٍ	اَوْ حَرَكَةٍ
نہیں داخل	اس پر مگر	یہ کہ جان لے	اس کے دخول کو	کہنے کے ساتھ	یا حرکت کرنا
مِنْ تَنَحْنُحٍ	اَوْ خَفْقِ نَعْلٍ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ هٰذَا	الْبَابِ	فِي الرَّجُلِ
کھنکارنا	یا جوتے کی آواز	اوراختلاف کیا انہوں	اس میں	باب	مرد میں
يُطَلِّقُ	زَوْجَتَهٗ	طَلَاقًا رَجْعِيًّا	وَهُوَ غَائِبٌ	ثُمَّ	يُرَاجِعُهَا
طلاق دیتا ہے	اپنے بیوی کو	طلاق رجعی	اوروہ غائب	پھر	وہ اس سے رجوع کرتا ہے
فَيَبْلُغُهَا	الطَّلَاقُ	وَلَا	تَبْلُغُهَا	الرَّجْعَةُ	فَتَتَزَوَّجَ
پس وہ پہنچے	طلاق	اورنہیں	پہنچتی اسکو	رجوع	پس نکاح کیا
اِذَا	انْقَضَتْ	عِدَّتُهَا	فَذَهَبَ	مَالِكٌ	اِلٰى
جب	پوری ہوئی	اس کی عدت	پس گیاوہ	امام مالک	طرف
اَنَّهَا	لِلَّذِيْ	عَقَدَ	عَلَيْهَا	النِّكَاحَ	دَخَلَ بِهَا
بے شک وہ	وہ جو	عقد کیا	اس پر	نکاح کرنا	اس کے ساتھ دخول کیا
اَوْ لَمْ يَدْخُلْ	هٰذَا قَوْلُهٗ	فِي الْمُوَطَّا	وَبِهٖ	قَالَ	الْاَوْزَاعِيُّ
یانہیں دخول کیا	یہ اس کہنا	میں موطا	اوراس کے ساتھ	اس نے کہا	امام اوزاعی
وَاللَّيْثُ	وَرَوٰى	عَنْهُ	ابْنُ قَاسِمٍ	اَنَّهٗ	رَجَعَ
اورامام لیث	اورروایت کی	اس سے	ابن قاسم	بے شک وہ	رجوع کیا
عَنِ الْقَوْلِ	لِلْاَوَّلِ	وَاَنَّهٗ	قَالَ	اَلْاَوَّلُ	اَوْلٰى بِهَا
قول سے	پہلے کے لیے	اور بے شک وہ	اس نے کہا	پہلا	اس سے اولی
اِلَّا اَنْ	يَّدْخُلَ	الثَّانِيْ	وَبِالْقَوْلِ	الْاَوَّلِ	قَالَ
مگر یہ کہ	وہ داخل ہو	دوسرا	اورقول	پہلا	فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدِيْنُوْنَ	مِنْ	اَصْحَابِهٖ	قَالُوْا	وَلَمْ	يَرْجِعْ
مدنی فقہاء	سے	اس کے ساتھی	انہوں نے کہا	اور نہیں	رجوع کیا
عَنْهُ	اِتَّبَعَهٗ	فِيْ مُوَجِّهِ	اِلٰى يَوْمٍ	مَاتَ	وَهُوَ
اس سے	اس کی اس نے اتباع کی	اپنی سمت میں	دن تک	وہ فوت ہوا	اور وہ
يَقْرَأُ	عَلَيْهِ	وَهُوَ	قَوْلُ	عُمَرَ بْنِ	الْخَطَّابِ
پڑھتا ہے	اس پر	اور وہ	قول	عمر بن	خطاب
وَرَوَاهُ	عَنْهُ	مَالِكٌ	فِي الْمُوَطَّا	وَاَمَّا	الشَّافِعِيُّ
اور اس نے اسے روایت کیا	اس سے	امام مالک	موطا میں	اور بہر حال	امام شافعی
وَالْكُوْفِيُّوْنَ	وَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَغَيْرُهُمْ	قَالُوْا	زَوْجُهَا	اَلْاَوَّلُ
اور کوفی فقہاء	اور ابوحنیفہ	اور ان کے علاوہ	انہوں نے کہا	اس کا خاوند	پہلا
الَّذِيْ	اِرْتَجَعَهَا	اَحَقُّ بِهَا	دَخَلَ	بِهَا الثَّانِيْ	اَوْ لَمْ يَدْخُلْ
وہ جو	اسی کو رجوع کیا	زیادہ حقدار ہے اس کا	اس نے دخول کیا	اس پر دوسرا	یا نہیں دخول کیا
وَبِهٖ	قَالَ	دَاوٗدُ	وَاَبُوْ ثَوْرٍ	وَهُوَ	مَرْوِيٌّ
اس پر	اس نے کہا	داود	اور ابوثور	اور وہ	مروی
عَنْ	عَلِيٍّ	وَهُوَ	اَلْاَبْيَنُ	وَقَدْ	رُوِيَ
سے	علی	اور وہ	زیادہ واضح	اور تحقیق	روایت کیا گیا
عَنْ	عُمَرَ	بْنِ الْخَطَّابِ	ؓ	قَالَ	فِيْ هٰذِهٖ
سے	عمر	بن خطاب	ؓ	اس نے کہا	اس میں
الْمَسْئَلَةِ	اِنَّ	الزَّوْجَ	الَّذِيْ	اِرْتَجَعَهَا	مُخَيَّرٌ
مسئلہ	بے شک	شوہر	وہ جو	رجوع کیا اس سے	اختیار دیا ہوا
بَيْنَ	اَنْ تَكُوْنَ	اِمْرَاَتُهٗ	اَوْ	اَنْ يُّرْجِعَ	عَلَيْهَا
درمیان	یہ کہ ہو	اس کی بیوی	یا	یہ کہ وہ رجوع کرے	اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا كَانَ	اَصْدَقَهَا	وَحُجَّةُ	مَالِكٍ	فِي الرِّوَايَةِ	الْاُوْلٰى
جو وہ ہے	اسے مہر دیا	اور دلیل	امام مالک	روایت میں	پہلی
مَا رَوَاهُ	ابْنُ وَهْبٍ	عَنْ يُوْنُسَ	عَنِ	ابْنِ شِهَابٍ	عَنْ سَعِيْدٍ
جو روایت کیا اسے	ابن وہب	یونس سے	سے	بن شہاب	سے
بْنِ	الْمُسَيَّبِ	اَنَّهٗ	قَالَ	مَضَتِ	السُّنَّةُ فِيْ
سعید بن	مسیب	بے شک وہ	اس نے کہا	گزری	طریقہ میں
الَّذِيْ	يُطَلِّقُ	اِمْرَاتَهٗ	ثُمَّ	يُرَاجِعُهَا	فَيَكْتُمُهَا
وہ جو	طلاق دے	اس کی بیوی	پھر	رجوع کرے اس سے	پس مخفی رکھے اس سے
رَجْعَتُهَا	حَتّٰى	تَحِلَّ	فَتَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ
اس سے رجوع کرنا	یہاں تک	حلال ہوتی ہے	پس نکاح کرتی ہے	شوہر	اس کا غیر
اِنَّهٗ	لَيْسَ	لَهٗ	مِنْ اَمْرِهَا	شَيْءٌ	وَلٰكِنَّهَا
بے شک وہ	نہیں	اس کے لیے	اس کے حکم سے	چیز	اور لیکن وہ
لِمَنْ	تَزَوَّجَهَا	وَقَدْ	قِيْلَ	اِنَّ هٰذَا	الْحَدِيْثَ
اس کے لیے	اس نے اس سے نکاح کیا	اور تحقیق	کہا گیا	بے شک یہ	حدیث
اِنَّمَا	يُرْوٰى	عَنِ	ابْنِ شِهَابٍ	فَقَطْ	وَحُجَّةُ
بے شک جو	روایت کیا جائے گا	سے	ابن شہاب	صرف	اور دلیل
الْفَرِيْقِ	الْاَوَّلِ	اِنَّ الْعُلَمَاءَ	قَدْ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى
گروہ	پہلا	بے شک علماء	تحقیق	اتفاق کیا	پر
اَنَّ الرَّجْعَةَ	صَحِيْحَةٌ	وَاِنْ	لَمْ تَعْلَمْ	بِهَا	الْمَرْاَةُ
بے شک رجوع	صحیح	اور اگر	نہیں علم	اس کا	عورت
بِدَلِيْلِ	اَنَّهُمْ	قَدْ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى	اَنَّ الْاَوَّلَ
دلیل	بے شک وہ	تحقیق	اتفاق کیا	پر	بے شک پہلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَقُّ	بِهَا	قِيْلَ	أَنْ	تَتَزَوَّجَ	وَإِذَا
زیادہ حقدار	اس کا	کہا گیا	یہ کہ	نکاح کرے	اور جب
كَانَتِ	الرَّجْعَةُ	صَحِيْحَةً	كَانَ	زَوَاجُ	الثَّانِيْ
ہو	رجوع	صحیح	ہے	نکاح	دوسرا
فَاسِدًا	فَإِنَّ نِكَاحَ	الْغَيْرِ	لَا تَأْثِيْرَ	لَهُ	فِيْ
فاسد	بے شک نکاح	غیر	نہیں تاثیر	اس کے لیے	میں
إِبْطَالِ	الرَّجْعَةِ	لَا قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَلَا	بَعْدَ الدُّخُوْلِ
باطل	رجوع	نہ پہلے	دخول	اور نہ	دخول کے بعد
وَهُوَ	الْأَظْهَرُ	إِنْ	شَاءَ اللّٰهُ	وَيَشْهَدُ	لِهٰذَا
اور وہ	زیادہ ظاہر	اگر	اللہ نے چاہا	اور وہ گواہی دیتا ہے	اس کے لیے
مَا خَرَّجَهُ	التِّرْمِذِيُّ	عَنْ	سَمُرَةَ	بْنِ جُنْدُبٍ	أَنَّ النَّبِيَّ
جو تخریج کی اس کی	ترمذی	سے	سمرہ	بن جندب	بے شک نبی
ﷺ	قَالَ	أَيُّمَا	اِمْرَأَةٍ	تَزَوَّجَهَا	اِثْنَانِ
ﷺ	فرمایا	جو کوئی	عورت	نکاح کرے اس کا	مرد
فَهِيَ	لِلْأَوَّلِ	مِنْهُمَا	وَمَنْ بَاعَ	بَيْعًا	مِنْ
پس یہ	پہلا کے لیے	ان میں سے	اور جس نے بیچا	بیچنا	سے
رَجُلَيْنِ	فَهُوَ	لِلْأَوَّلِ	مِنْهُمَا		
دو مرد	پس وہ	پہلے کے لیے	ان میں سے		

اَلْبَابُ الثَّانِيْ

فِيْ اَحْكَامِ الْاِرْجَاعِ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ

وَالطَّلَاقُ الْبَائِنُ. اَمَّا بِمَا دُوْنَ الثَّلَاثِ فَذٰلِكَ يَقَعُ فِيْ غَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِلَا خِلَافٍ، وَفِي الْمُخْتَلِعَةِ بِاخْتِلَافٍ، وَهَلْ يَقَعُ اَيْضًا دُوْنَ عِوَضٍ؟ فِيْهِ خِلَافٌ، وَحُكْمُ الرَّجْعَةِ بَعْدَ هٰذَا الطَّلَاقِ حُكْمُ اِبْتِدَاءِ النِّكَاحِ: اَعْنِيْ فِيْ اِشْتِرَاطِ الصَّدَاقِ وَالْوَلِيِّ وَالرِّضَا، اِلَّا اَنَّهُ لَا يُعْتَبَرُ فِيْهِ اِنْقِضَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَشَذَّ قَوْمٌ فَقَالُوْا: اَلْمُخْتَلِعَةُ لَايَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا غَيْرُ، وَهٰؤُلَاءِ كَأَنَّهُمْ رَأَوْا مَنْعَ النِّكَاحِ فِي الْعِدَّةِ عِبَادَةً. وَأَمَّا الْبَائِنَةُ بِالثَّلَاثِ، فَإِنَّ الْعُلَمَاءَ كُلَّهُمْ عَلٰى أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ إِلَّا بَعْدَ الْوَطْءِ لِحَدِيْثِ رِفَاعَةَ بْنِ سَمْوَلٍ "أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَنَكَحَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ، فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا، فَأَرَادَ رِفَاعَةُ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَنْكِحَهَا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعَسِيْلَةَ" وَشَذَّ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لِعُمُوْمِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ" وَالنِّكَاحُ يَنْطَلِقُ عَلَى الْعَقْدِ، وَكُلُّهُمْ قَالَ: اِلْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ يُحِلُّهَا إِلَّا الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ، فَقَالَ: لَاتَحِلُّ إِلَّا بِوَطْءٍ بِإِنْزَالٍ. وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ الْوَطْءَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ وَيُفْسِدُ الصَّوْمَ وَالْحَجَّ وَيَحِلُّ الْمُطَلَّقَةَ وَيُحْصِنُ الزَّوْجَيْنِ وَيُوْجِبُ الصَّدَاقَ هُوَ اِلْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ. وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ الْقَاسِمِ: لَايَحِلُّ الْمُطَلَّقَةَ إِلَّا الْوَطْءُ الْمُبَاحُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي الْعَقْدِ الصَّحِيْحِ فِي غَيْرِ صَوْمٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ حَيْضٍ أَوْ اِعْتِكَافٍ، وَلَا يَحِلُّ الذِّمِّيَّةَ عِنْدَهُمَا وَطْءُ زَوْجٍ ذِمِّيٍّ لِمُسْلِمٍ، وَلَاوَطْءَ مَنْ لَمْ يَكُنْ بَالِغًا، وَخَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْحَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ فَقَالُوْا: يَحِلُّ الْوَطْءُ وَإِنْ وَقَعَ فِيْ عَقْدٍ فَاسِدٍ أَوْوَقْتٍ غَيْرِ مُبَاحٍ. وَكَذٰلِكَ وَطْءُ الْمُرَاهِقِ عِنْدَهُمْ يَحِلُّ، وَيَحِلُّ وَطْءُ الذِّمِّيِّ الذِّمِّيَّةَ لِلْمُسْلِمِ، وَكَذٰلِكَ الْمَجْنُوْنُ عِنْدَهُمْ، وَالْخِصِيُّ الَّذِيْ يَبْقٰى لَهُ مَا يُمْنِيْهِ فِي الْفَرْجِ، وَالْخِلَافُ فِيْ هٰذَا كُلِّهِ آئِلٌ إِلٰى هَلْ يَتَنَاوَلُ اِسْمُ النِّكَاحِ أَصْنَافَ الْوَطْءِ النَّاقِصِ، أَمْ لَا يَتَنَاوَلُهُ؟ وَاخْتَلَفُوْا مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ نِكَاحِ الْمُحَلِّلِ: أَعْنِيْ إِذَا تَزَوَّجَهَا عَلٰى شَرْطِ أَنْ يُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ، قَالَ مَالِكٌ: اَلنِّكَاحُ فَاسِدٌ يُفْسَخُ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَبَعْدَهُ. وَالشَّرْطُ فَاسِدٌ لَا تَحِلُّ بِهٖ، وَلَا يُعْتَبَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِرَادَةُ الْمَرْأَةِ التَّحْلِيْلَ، إِنَّمَا يُعْتَبَرُ عِنْدَهُ إِرَادَةُ الرَّجُلِ.

ترجمہ: دوسرا باب

طلاق بائن کے بارے میں احکام

اور طلاق بائن لیکن جو تین طلاقوں کے سوائے یا کم ہو پس وہ بلا اختلاف غیر مدخول بہا میں واقع ہوگی اور مختلعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (یعنی جس کو خلع کیا گیا ہو) اختلاف کے ساتھ واقع ہوگی اور کیا وہ اسی طرح بلا معاوضہ واقع ہوگی؟ اس میں اختلاف ہے اور رجعت کا حکم اس طلاق کے بعد از سرے نو نکاح کرنے کا ہے۔ یعنی مہر کی شرط ولی کا ہونا اور رضامندی کا ہونا شرط ہے مگر جمہور فقہاء کے نزدیک اس میں عدت کے پورے ہونے کے اعتبار نہیں ہے لیکن بعض فقہاء نے یہ انفرادی رائے اختیار کی ہے کہ مختلعہ (خلع کرنے والی) سے دوران عدت نہ تو اس کا شوہر نکاح کر سکتا ہے اور نہ کوئی اور نکاح کر سکتا ہے گویا ان حضرات کے نزدیک دوران عدت نکاح کی ممانعت بطور عبادت ہے۔

اور لیکن تین سے بائن کا حکم۔ پس بے شک تمام فقہاء کے نزدیک یہ بات ہے۔ بے شک جس عورت کو تین طلاقیں ہوں وہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی مگر دوسرے شوہر کی ولی کے بعد رفاعہ بن سموئل کے حدیث ہے" بے شک اس نے اپنی عورت تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تین طلاقیں دیں پس اس سے عبدالرحمٰن بن عبدالزبیر نے نکاح کیا لیکن عبدالرحمٰن ان سے صحبت نہ کر سکے اور انہیں چھوڑ دیا۔ تو رفاعہ نے پھر ان سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا پس اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا پس اس سے نکاح کرنے سے حضور ﷺ نے اسے منع کیا اور فرمایا تیرے لیے حلال نہیں ہے جب تک دوسرے سے ہمبستری نہ کرلے" اور سعید بن مسیب کی منفرد رائے یہ ہے کہ پس انہوں نے کہا بے شک کہ وہ اسی عقد سے اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جا سکتی ہے۔ اس لے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ہے (حتی تنکح زوجا غیرہ) اور نکاح کا اطلاق عقد پر ہوتا ہے اور تمام فقہاء کی رائے ہے کہ عورت التقاء ختانین (دونوں شرمگاہوں کے مل جانے) سے حلال ہوتی ہے ماسوا حسن بصریؒ کے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ ولی ہو اور اس میں انزال ہو تب عورت حلال ہوگی۔ حالانکہ جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ جس ولی پر حد واجب ہوتی ہے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ حج فاسد ہو جاتا ہے۔ مطلقہ حلال ہوتی ہے زن و شوہر محصن ہو جاتے ہیں اور مہر لازم آ جاتا ہے وہ صرف التقاء ختانین (دونوں شرمگاہوں کا مل جانا) ہی ہے۔ امام مالکؒ اور ابن قاسمؒ نے کہا مطلقہ حلال نہیں ہوتی ہے اسی ولی صحیح سے مباح ہوتی ہے جو عقد صحیح کے لیے لازم ہے یعنی جو بغیر صوم (روزہ) حج، حیض یا اعتکاف کے ہو اور ان کے نزدیک ذمی عورت ذمی شوہر کی ولی سے مسلمان کے لیے حلال نہیں ہوتی اور نابالغ کی ولی سے بھی حلال نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام ثوریؒ امام اوزاعیؒ کی رائے اس کے برخلاف ہے۔ اور وہ کہتے ہیں ولی خواہ عقد فاسد کے ساتھ ہو یا غیر مباح وقت میں ہو عورت بہر حال (شوہر اول) کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے نزدیک مراہق (قریب بلوغ) کی ولی سے وہ حلال ہو جاتی ہے جس کا اتنا عضو باقی ہو جو فرج میں غائب ہو سکے۔

اور اختلاف تمام اس میں لوٹنے والا اس طرف ہے کہ نکاح کا اسم ولی کی ناقص اقسام کو بھی شامل ہے یا شامل نہیں ہے اور فقہاء نے اس باب میں محلل کے نکاح میں اختلاف کیا ہے یعنی جب اس عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے شوہر اول کے لیے حلال کر دے پس امام مالکؒ نے کہا نکاح فاسد ہے دخول سے پہلے یا بعد فسخ ہو جائے گا اور شرط فاسد ہے۔ اس کے ساتھ عورت حلال نہیں ہوتی ہے۔ پہلے شوہر کے لیے۔ اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں عورت کا تحلیل کا ارادہ معتبر نہ ہوگا بلکہ مرد کا تحلیل کا ارادہ معتبر ہوگا۔

وَالطَّلَاقُ	الْبَائِنُ	اَمَّا بِمَا	دُوْنَ	الثَّالِثِ	فَذٰلِکَ
اور طلاق	بائنہ	بہر حال جو	کم	تین	پس یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقَعُ	فِيْ غَيْرِ	اَلْمَدْخُوْلِ	بِلَا خِلَافٍ	وَفِيْ	اَلْمُخْتَلِعَةِ
واقع ہوتی ہے	غیر میں	مدخول	بغیر اختلاف	اور میں	خلعہ
بِاخْتِلَافٍ	وَهَلْ	يَقَعُ	اَيْضًا	دُوْنَ	عِوَضٍ ؟
اختلاف کے	اور کیا	واقع ہوتی ہے	بھی	بغیر	بدلہ
فِيْهِ	خِلَافٌ	وَحُكْمُ	الرَّجْعَةِ	بَعْدَ هٰذَا	الطَّلَاقِ
اس میں	اختلاف کرنا	اور حکم	رجوع	یہ بعد	طلاق
حُكْمُ	اِبْتِدَاءِ	النِّكَاحِ	اَعْنِيْ	فِيْ	اِشْتِرَاطِ
حکم	ابتداء	نکاح	میری مراد	میں	شرط
الصَّدَقِ	وَالْوَلِيِّ	وَالرِّضَا	اِلَّا	اَنَّهُ	لَا يُعْتَبَرُ
مہر	اور ولی	اور رضا	مگر	بے شک وہ	نہیں اعتبار کیا جائے گا
فِيْهِ	اِنْقِضَاءِ	اَلْعِدَّةِ	عِنْدَ	اَلْجُمْهُوْرِ	وَشَذَّ
اس میں	پورا ہونا	عدت	نزدیک	جمہور	اور انفرادی
قَوْمٌ	فَقَالُوْا	اَلْمُخْتَلِعَةُ	لَا يَتَزَوَّجُهَا	زَوْجُهَا	فِيْ الْعِدَّةِ
قوم	پس کہا	خلع کرنے والی	نہیں نکاح کرے	اس کا شوہر	عدت میں
وَلَا غَيْرَ	وَهٰؤُلَاءِ	كَاَنَّهُمْ	رَاَوْا	مَنْعَ	النِّكَاحِ
اور نہ غیر	اور وہ تمام	گویا کہ وہ	انہوں نے رائے دی	منع کرنا	نکاح
فِيْ الْعِلَّةِ	عِبَادَةٌ	وَاَمَّا	الْبَائِنَةُ	بِالثَّلَاثِ	فَاِنَّ الْعُلَمَاءَ
عدت میں	عبادت ہے	اور بہر حال	بائنہ	تین طلاقوں سے	بے شک علماء
كُلُّهُمْ	عَلٰى اَنَّ	اَلْمُطَلَّقَةَ	ثَلَاثًا	لَا تَحِلُّ	لِزَوْجِهَا
وہ تمام	پر بے شک	مطلقہ	تین طلاقوں	نہیں حلال	شوہر کے لیے
اَلْاَوَّلُ	اِلَّا بَعْدَ	اَلْوَطْءِ	لِحَدِيْثِ رِفَاعَةَ	بْنِ سَمْوَلٍ	اَنَّهُ
پہلا	مگر بعد	وطی	حدیث رفاعہ	بن سموأل	بے شک وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَّقَ	اِمْرَاَتَهٗ	تَمِيْمَةَ	بِنْتُ وَهْبٍ	فِيْ عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ
طلاق دی	اپنی بیوی کو	تمیمہ	بنت وہب	زمانہ میں	اللہ کے رسول
ﷺ	ثَلَاثًا	فَنَحَكَتْ	عَبْدَ	الرَّحْمٰنِ	بْنَ الزُّبَيْرِ
ﷺ	تین طلاق	پس نکاح کیا	عبد	الرحمٰن	بن زبیر
فَاعْتَرَضَ	عَنْهَا	فَلَمْ	يَسْتَطِعْ	اَنْ يُّمِسَّهَا	فَفَارَقَهَا
پس اعتراض کیا	اس سے	پس نہیں	طاقت رکھے	یہ کہ چھوئے اس کو	جدا کردیا اسے
فَاَرَادَ	رِفَاعَةُ	زَوْجُهَا	الْاَوَّلُ	اَنْ	يَّنْكِحَهَا
پس ارادہ کیا	رفاعہ نے	اس کا شوہر	پہلا	یہ کہ	نکاح کرے اس سے
فَذَكَرَ	ذٰلِكَ	لِرَسُوْلِ اللّٰهِ	ﷺ	فَنَهَاهُ	عَنْ
تو ذکر کیا	یہ	رسول اللہ کے لیے	ﷺ	پس منع کیا اسے	سے
تَزْوِيْجِهَا	وَقَالَ	لَا تَحِلُّ	لَكَ	حَتّٰى	تَذُوْقَ
اس کا نکاح کرنا	اور فرمایا	نہیں حلال	تمہارے لیے	یہاں تک	چکھے
الْعَسِيْلَةَ	وَشَكَّ	سَعِيْدٌ	بْنُ الْمُسَيَّبِ	فَقَالَ	اِنَّهٗ
پانی	اور شاذ ہے	سعید	بن میتب	پس کہا	بے شک وہ
انہ	جَائِزٌ	اَنْ تَرْجِعَ	اِلٰى	زَوْجِهَا	الْاَوَّلِ
بے شک وہ	جائز ہے	یہ کہ رجوع کرے	طرف	اس کا خاوند	پہلا
بِنَفْسِ	الْعَقْدِ	لِعُمُوْمِ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى:	حَتّٰى
نفس	عقد	عموم کی وجہ سے	اس کا فرمان	بلند و بالا	یہاں تک
تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ	وَالنِّكَاحُ	يَنْطَلِقُ	عَلَى الْعَقْدِ
نکاح کرے	خاوند	اس کا غیر	اور نکاح	مطلق ہے	عقد پر
وَكُلُّهُمْ	قَالَ	اِلْتِقَاءِ	الْخِتَانَيْنِ	يَحِلُّهَا	اِلَّا
اور وہ تمام	کہا	ملنے	شرمگاہیں	حلال	مگر
الْحَسَنُ	الْبَصْرِيُّ	فَقَالَ	لَا تَحِلُّ	اِلَّا	بِوَطْءٍ
حسن	بصری	پس کہا	نہیں حلال	مگر	وطی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالنُّزَالِ	وَجَمْهُوْرُ	الْعُلَمَاءِ	عَلٰى	اَنَّ الْوَطْءَ	الَّذِيْ
انزال کے ساتھ	اور جمہور	علماء	پر	بے شک وطی	وہ جو
يُوْجِبُ	الْحَدَّ	وَيُفْسِدُ	الصَّوْمَ	وَالْحَجَّ	وَيَحِلُّ
واجب ہوتی ہے	حد	اور فاسد کرتی ہے	روزہ	اور حج	اور حلال ہے
الْمُطَلَّقَةَ	وَيُحْصِنُ	الزَّوْجَيْنِ	وَيُوْجِبُ	الصَّدَاقَ	هُوَ
مطلقہ	اور رشتہ	میاں بیوی	اور واجب	مہر	وہ
اِلْتِقَاءُ	الْخِتَانَيْنِ	وَقَالَ	مَالِكٌ	وَابْنُ الْقَاسِمِ	لَا يَحِلُّ
ملنا	شرمگاہیں	اور کہا	امام مالک	اور ابن قاسم	نہیں حلال
الْمُطَلَّقَةَ	اِلَّا	الْوَطْءُ	الْمُبَاحُ	الَّذِيْ	يَكُوْنُ
مطلقہ	مگر	وطی	مباح	وہ جو	ہو
فِي الْعَقْدِ	الصَّحِيْحِ	فِيْ غَيْرِ	صَوْمٍ	اَوْ حَجٍّ	اَوْ حَيْضٍ
عقد میں	صحیح	غیر میں	روزہ	یا حج	یا حیض
اَوْ اِعْتِكَافٍ	وَلَا يَحِلُّ	الْبَتَّةَ	زَمَنِهِ	وَطِئَ	زَوْجٌ
یا اعتکاف	اور نہیں حلال	زمیہ	ان کے نزدیک	وطی کرتا	خاوند
ذِمِّيٍّ	لِمُسْلِمٍ	وَلَا وَطْءَ	مِنْ	لَمْ يَكُنْ	بَالِغًا
ذمی	مسلم کے لیے	اور نہ وطی	سے	نہیں ہے	بالغ
وَخَالَفَهُمَا	فِيْ ذٰلِكَ	كُلِّهِ	الشَّافِعِيُّ	وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَالثَّوْرِيُّ
اور مخالفت کی ان سے	اس میں	ان کے تمام	امام شافعی	اور ابو حنیفہ	اور امام ثوری
وَالْاَوْزَاعِيُّ	فَقَالُوْا	يَحِلُّ	الْوَطْئُ	وَاِنْ وَقَعَ	فِيْ عَقْدٍ
اور امام اوزاعی	پس انہوں نے کہا	حلال ہے	وطی	اور اگر واقع ہو	عقد میں
فَاسِدٍ	اَوْ وَقْتٍ	غَيْرِ مُبَاحٍ	وَكَذٰلِكَ	وَطْءُ	الْمُرَاهِقِ
فاسد	یا وقت	غیر مباح	اور اسی طرح	وطی کرنا	قریب البلوغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَهُمْ	يَحِلُّ	وَيَحِلُّ	وَطِئَ	الذِّمِّيِّ	الذِّمِّيَّةُ
ان کے نزدیک	حلال ہے	اور حلال ہے	وطی	ذمی	ذمیہ
لِلْمُسْلِمِ	وَكَذٰلِكَ	الْمَجْنُوْنُ	عِنْدَهُمْ	وَالْخَصِيُّ	الَّذِيْ
مسلمان کے لیے	اور اسی طرح	مجنون	ان کے نزدیک	اور خصی	وہ جو
يَبْقٰى	لَهٗ	مَا يُغَيِّبُهٗ	فِي الْفَرْجِ	وَالْخِلَافُ	فِيْ هٰذَا
باقی ہے	اس کے لیے	جو غائب	فرج میں	اور اختلاف	اس میں
كُلِّهٖ	اِلَّا	اِلٰى	هَلْ	يَتَنَاوَلُ	اِسْمُ
اسکے تمام	اختلاف	اَصْنَافُ	الْوَطْيِ	النَّاقِصِ	اَمْ لَا
النِّكَاحِ	اَصْنَافُ	الْوَطْيِ	وطی	ناقص	یا نہیں
نکاح	قسمیں	وطی	هٰذَا الْبَابِ	فِيْ نِكَاحٍ	الْمُحَلِّلِ
وَاخْتَلَفُوْا	مِنْ	هٰذَا الْبَابِ	یہ باب	نکاح میں	محلل
اور اختلاف کیا	سے	یہ باب	نکاح میں	محلل	میری مراد
اِذَا	تَزَوَّجَهَا	عَلٰى شَرْطِ	اَنْ يُّحَلِّلَهَا	لِزَوْجِهَا	الْاَوَّلِ
جب	اس نے نکاح کیا اس سے	شرط پر	یہ کہ وہ اسے حلال کردے	خاوند کے لیے	پہلا
اَ قَالَ	مَالِكٌ	النِّكَاحُ فَاسِدٌ	يُفْسَخُ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ
آیا کہا	امام مالک	نکاح فاسد	وہ فسخ کرتا ہے	پہلے	دخول
وَبَعْدَهٗ	وَالشَّرْطُ	فَاسِدٌ	لَا تَحِلُّ	بِهٖ	وَلَا يُعْتَبَرُ
اور اس کے بعد	اور شرط	فاسد ہے	نہیں حلال	اس کے لیے	اور نہیں اعتبار کیا گیا
فِيْ ذٰلِكَ	عِنْدَهٗ	اِرَادَةُ	الْمَرْاَةِ	التَّحْلِيْلِ	اِنَّمَا
اس میں	اس کے نزدیک	ارادہ کرنا	عورت	حلال کرنا	بے شک جو
يُعْتَبَرُ	عِنْدَهٗ	اِرَادَةُ	الرَّجُلِ		
اعتبار کیا جائے گا	اس کے نزدیک	ارادہ کرنا	مرد		

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا تُؤَثِّرُ النِّيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ وَبِهٖ قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَاوٗدُ وَجَمَاعَةٌ وَقَالُوْا: هُوَ مُحَلِّلٌ لِلزَّوْجِ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلنِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ: اَیْ لَیْسَ یُحَلِّلُهَا، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، وَرُوِیَ عَنِ الثَّوْرِیِّ، وَاسْتَدَلَّ مَالِکٌ وَاَصْحَابُهٗ بِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ ﷺ "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ" فَلَعَنَهٗ اِیَّاهُ كَلَعْنَةِ آكِلِ الرِّبَا وَشَارِبِ الْخَمْرِ، وَذٰلِکَ یَدُلُّ النَّهْیُ وَالنَّهْیُ یَدُلُّ عَلٰی فَسَادِ الْمَنْهِیِّ عَنْهُ، وَاِسْمُ النِّكَاحِ الشَّرْعِیِّ لَا یَنْطَلِقُ عَلَی النِّكَاحِ الْمَنْهِیِّ عَنْهُ، وَاَمَّا الْفَرِیْقُ الْاٰخَرُ فَتَعَلَّقَ بِعُمُوْمِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ" وَهٰذَا نَاكِحٌ" وَقَالُوْا: وَلَیْسَ فِیْ تَحْرِیْمِ قَصْدِ التَّحْلِیْلِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عَدَمَهٗ شَرْطٌ فِیْ صِحَّةِ النِّكَاحِ، كَمَا اَنَّهٗ لَیْسَ النَّهْیُ عَنِ الصَّلَاةِ فِی الدَّارِ الْمَغْصُوْبَةِ مِمَّا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ مِنْ شَرْطِ صِحَّةِ الصَّلَاةِ صِحَّةُ مِلْكِ الْبُقْعَةِ اَوِ الْاِذْنُ مِنْ مَالِكِهَا فِیْ ذٰلِکَ، قَالُوْا: وَاِذَا لَمْ یَدُلَّ النَّهْیُ عَلٰی فَسَادِ عَقْدِ النِّكَاحِ فَاُخْرٰی اَنْ لَّا یَدُلَّ عَلٰی بُطْلَانِ التَّحْلِیْلِ، وَاِنَّمَا یَعْتَبِرُ مَالِکٌ قَصْدَ الْمَرْاَةِ لِاَنَّهٗ اِذَا لَمْ یُوَافِقْهَا عَلٰی قَصْدِهَا لَمْ یَكُنْ لِقَصْدِهَا مَعْنًی مَعَ اَنَّ الطَّلَاقَ لَیْسَ بِیَدِهَا. وَاخْتَلَفُوْا فِیْ هَلْ یَهْدِمُ الزَّوْجُ مَادُوْنَ الثَّلَاثِ؟ فَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یَهْدِمُ، وَقَالَ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ لَا یَهْدِمُ: اَعْنِیْ اِذَا تَزَوَّجَتْ قَبْلَ الطَّلْقَةِ الثَّالِثَةِ غَیْرَ الزَّوْجِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَاجَعَهَا هَلْ یُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْاَوَّلِ اَمْ لَا؟ فَمَنْ رَاٰی اَنَّ هٰذَا شَیْءٌ یَخُصُّ الثَّالِثَةَ بِالشَّرْعِ قَالَ: لَا یَهْدِمُ مَادُوْنَ الثَّالِثَةِ عِنْدَهٗ، وَمَنْ رَاٰی اَنَّهٗ اِذَا هُدِمَ الثَّالِثَةُ فَهُوَ اُخْرٰی اَنْ یَهْدِمَ مَادُوْنَهَا قَالَ: یَهْدِمُ مَادُوْنَ الثَّلَاثِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اَلْجُمْلَةُ الرَّابِعَةُ

وَهٰذِهِ الْجُمْلَةُ فِیْهَا بَابَانِ. اَلْاَوَّلُ فِی الْعِدَّةِ. اَلثَّانِیْ: فِی الْمُتْعَةِ

ترجمہ:

اور امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا نکاح جائز ہے اور اس میں نیت (تحلیل) موثر نہیں ہے۔ اور یہی داؤد اور ایک جماعت نے کہا اور انہوں نے کہا یہ دوسرا شوہر تین طلاقیں دینے والے کے لیے محلل ہوگا اور بعض فقہاء نے کہا نکاح جائز ہے اور شرط باطل ہے یعنی یہ کہ (شوہر ثانی) محلل نہیں ہوگا یہی قول امام ثوریؒ سے روایت ہے۔

امام مالکؒ اور ان کے مسلک کے فقہاء نے حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت کردہ اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے نزدیک یہ لعنت ایسی ہے جیسی شراب پینے والے اور سور خوار پر کی گئی ہے جو کہ نہی (ممانعت) پر دلالت کرتی ہے۔ اور نہی منہی عنہ (جس چیز سے منع کیا گیا ہے) کے فساد پر دلالت کرتی ہے۔

اور نکاح شرعی کا اطلاق منہی عنہ پر نہیں ہوتا۔

جب کہ دوسرے فریق نے اس آیت کے عموم کو پیش نظر رکھا ہے۔ حتی تنکح زوجا غیرہ اور ظاہر ہے کہ محلل بھی ناکح (نکاح کرنے والا) تو ہے اور تحلیل کے ارادے کی حرمت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس ارادے کا عدم صحت نکاح کی شرط ہے۔ جیسا کہ غصب کی زمین میں نماز پڑھنے کی رکاوٹ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صحت نماز کی یہ شرط ہے جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ نمازی کی ملکیت ہو یا مالک نے اسے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہو اور جب یہ نہی (رکاوٹ) عقد نکاح کے فساد پر دلالت نہیں کرتی تو زیادہ لائق ہے کہ وہ تحلیل غیر معتبر ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر شوہر اس کے ارادے سے اتفاقہ کرے تو اس کا ارادہ بے معنی ہو جاتا ہے کہ طلاق اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شوہر تین سے کم طلاق کو منہدم کر سکتا ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ منہدم نہیں کر سکتا یعنی اگر بیوی تیسری طلاق سے پہلے کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر شوہر اس سے رجوع کرے تو کیا پہلی طلاق شمار ہوگی یا نہیں ہوگی جن فقہاء کے نزدیک سابقہ طلاق کو بدم از روئے شریعت تین کے ساتھ خاص ہے ان کے نزدیک شوہر تین سے کم طلاقوں کو منہدم نہیں کر سکتا اور جن فقہاء نے یہ قیاس کیا کہ جب شوہر تین طلاقوں کو منہدم کر سکتا ہے تو بدرجہ اولیٰ تین سے کم بھی کر سکتا ہے تو ان فقہاء کے نزدیک تین سے کم تعداد طلاق بھی منہدم ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

چوتھی بحث:

اور اس جملے میں دو باب ہیں پہلا عدت کے بارے میں دوسرا متعہ کے بارے میں۔

وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ	اَلنِّكَاحُ	جَائِزٌ	وَلَا تُؤَثِّرُ
اور کہا	امام شافعی	اور ابوحنیفہ	نکاح	جائز ہے	اور نہیں موثر
اَلنِّيَّةُ	فِيْ ذٰلِكَ	وَبِهٖ	قَالَ	دَاوُدُ	وَجَمَاعَةٌ
نیت	اس میں	اور اس کے ساتھ	کہا	داود	اور جماعت
وَقَالُوْا	هُوَ	مُحَلِّلٌ	لِلزَّوْجِ	الْمُطَلِّقِ	ثَلَاثًا
اور انہوں نے کہا	وہ	محلل	شوہر کے لیے	طلاق دینے والا	تین
وَقَالَ	بَعْضُهُمْ	اَلنِّكَاحُ	جَائِزٌ	وَالشَّرْطُ	بَاطِلٌ
اور کہا	ان کے بعض	نکاح	جائز ہے	اور شرط	باطل ہے
اَنَّى	لَيْسَ	يُحَلِّلُهَا	وَهُوَ	قَوْلُ	ابْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی	نہیں ہے	نہیں حلال کرتا اسے	عَنِ الثَّوْرِيِّ	وَاسْتَدَلَّ	مَالِكٌ
اَبِیْ لَیْلٰی	وَرُوِیَ	ثوری سے	اور استدلال کیا	امام مالک	وَاَصْحَابُهٗ
ابی لیلی	اور روایت کی گئی	عَنِ النَّبِيِّ	مِنْ حَدِيْثِ	عَلِيِّ بْنِ	اَبِیْ طَالِبٍ
بِمَا	رُوِیَ	نبی سے	حدیث سے	علی بن	ابی طالب
جو	روایت کی گئی	هُرَيْرَةَ	وَعُقْبَةَ	بْنِ عَامِرٍ	اَنَّهٗ
وَابْنِ مَسْعُوْدٍ	وَاَبِیْ	ہریرہ	اور عقبہ	بن عامر	بے شک وہ
اور ابن مسعود	اور ابو	لَعَنَ	اللّٰهُ	الْمُحَلِّلَ	وَالْمُحَلَّلَ
قَالَ	ﷺ	لعنت کی	اللہ تعالیٰ نے	حلالہ کرنے والا	اور حلالہ کرانے والا
فرمایا	ﷺ	اِيَّاهُ	كَلَعْنَةِ	اٰكِلِ	الرِّبَا
لَهٗ	فَلَعْنَهٗ	خاص وہ	جیسے لعنت	کھانے والا	سود
اس کے لیے	اسے لعنت کی	وَذٰلِكَ	يَدُلُّ	النَّهْيُ	وَالنَّهْيُ
وَشَارِبِ	الْخَمْرِ	اور یہ	دلالت کرتا ہے	نہی	اور نہی
اور پینے والا	شراب	فَسَادِ	الْمَنْهِيُّ	عَنْهُ	وَاسْمُ
يَدُلُّ	عَلٰى	فساد	روکا ہوا	اس سے	اور نام
دلالت کرتا ہے	پر	لَا يَنْطَلِقُ	عَلَى النِّكَاحِ	الْمَنْهِيُّ	عَنْهُ
النِّكَاحِ	الشَّرْعِيِّ	نہیں منطبق ہوتا	نکاح کر	روکا گیا	اس سے
نکاح	شرعی	حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ
		یہاں تک	وہ نکاح کرے	خاوند	اس کا غیر
وَاَمَّا الْفَرِيْقُ	الْاٰخَرُ	فَتَعَلَّقَ	بِعُمُوْمِ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى
اور بہر حال گروہ	دوسرا	پس مدنظر رکھا	عموم کو	اس کا فرمان	بلند و بالا
حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ	وَقَالُوْا	وَلَيْسَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک	وہ نکاح کرے	شوہر	التَّحْلِيْلِ	مَا يَدُلُّ	اس کے علاوہ
تحریم	قصد				
حرمت	ارادہ کرنا	حلال کرنا	جو دلالت کرتا ہے		
شَرْطٌ	فِيْ صِحَّةِ	النِّكَاحِ	كَمَا		
شرط	صحت میں	نکاح	جیسا کہ		
النَّهْيُ	عَنِ الصَّلَاةِ	فِي الدَّارِ	الْمَغْصُوْبَةِ		
نہی	نماز سے	گھر میں	چھینا ہوا		
عَلٰى	اَنَّ مِنْ	شَرْطِ	صِحَّةِ	الصَّلَاةِ	
پر	بے شک سے	شرط	صحت	نماز	
مِلْكِ	الْبُقْعَةِ	اَوِ الْاِذْنِ	مِنْ مَالِكِهَا	فِيْ ذٰلِكَ	قَالُوْا
ملک	ٹکڑا	یا اجازت لینا	اس کے مالک سے	اس میں	انہوں نے کہا
وَاِذَا	لَمْ يَدُلَّ	النَّهْيُ	عَلٰى	فَسَادِ	عَقْدِ
اور جب	نہیں دلالت کی	نہی	پر	فساد	گرہ
النِّكَاحِ	فَاُخْرٰى	اَنْ	لَّا يَدُلَّ	عَلٰى	بُطْلَانِ
نکاح	پس دوسری	یہ کہ	نہیں دلالت کرتا ہے	پر	باطل
تَحْلِيْلٍ	وَاِنَّمَا	يُعْتَبَرُ	مَالِكٌ	قَصْدَ	الْمَرْاَةِ
حلال کرنا	اور بے شک	معتبر ہے	امام مالک	ارادہ کرنا	عورت
لِاَنَّهٗ	اِذَا	لَمْ يُوَافِقْهَا	عَلٰى	قَصْدِهَا	لَمْ يَكُنْ
کیونکہ	جب	اس کے موافق نہیں	پر	اس کا ارادہ کرنا	نہیں ہے
لِقَصْدِهَا	مَعْنٰى	مَعَ	اَنَّ الطَّلَاقَ	لَيْسَ	بِيَدِهَا
اس کا قصد کرنا	معنی	ساتھ	بے شک طلاق	نہیں	اس کا قبضہ
وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ هَلْ	يَهْدِمُ	الزَّوْجُ	مَا دُوْنَ	الثَّلَاثِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراختلاف کیا	میں کیا	منہدم کرتا ہے	شوہر	جو کم	تین
فَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَهْدِمُ	وَقَالَ	مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ
پس کہا	ابوحنیفہ	منہدم کرتا ہے	اور کہا	امام مالک	اور شافعی
لَا يَهْدِمُ	اَعْنِيْ	اِذَا تَزَوَّجَتْ	قَبْلَ	الطَّلْقَةِ	الثَّالِثَةِ
نہیں منہدم کرتا	میری مراد	جب عورت نے شادی کی	پہلے	طلاق	تیسری
غَيْرَ	الزَّوْجِ	الْاَوَّلِ	ثُمَّ	رَاجَعَهَا	هَلْ
علاوہ	شوہر	پہلا	پھر	رجوع کیا اس سے	کیا
يُعْتَدُّ	بِالطَّلَاقِ	الْاَوَّلِ	اَمْ لَا؟	فَمَنْ	رَاٰى
شمار ہوگی	طلاق	پہلی	یا نہیں؟	پس جو شخص	اس نے رائے دی
اَنَّ هٰذَا	شَيْءٌ	يَخُصُّ	الثَّالِثَةَ	بِالشَّرْعِ	قَالَ
بے شک یہ	چیز	خاص کرتا ہے	تیسری	شرع کے ساتھ	اس نے کہا
لَا يَهْدِمُ	مَا دُوْنَ	الثَّالِثَةِ	عِنْدَهٗ	وَمَنْ رَاٰى	اَنَّهٗ
نہیں منہدم کیا جاتا	جو کم	تین	اس کے نزدیک	اور جس نے رائے دی	بے شک وہ
اِذَا	هَدَمَ	الثَّالِثَةَ	فَهُوَ	اُخْرٰى	اَنْ
جب	منہدم کیا	تیسری	پس وہ	دوسری	یہ کہ
يُهْدَمَ	مَا دُوْنَهَا	قَالَ	يُهْدَمُ	مَا دُوْنَ	الثَّلَاثِ
منہدم کیا جاتا ہے	جو اس سے کم	اس نے کہا	منہدم ہو جاتا ہے	جو کم	تین
وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	الْجُمْلَةُ	الرَّابِعَةُ	وَهٰذِهِ	الْجُمْلَةُ
اور اللہ تعالیٰ	زیادہ جاننے والا ہے	جملہ	چوتھا	اور یہ	جملہ
فِيْهَا	بَابَانِ	اَلْاَوَّلُ	فِي الْعِدَّةِ	وَالثَّانِيْ	فِي الْمُتْعَةِ
اس میں	دو باب	پہلا	عدت میں	اور دوسرا	متعہ میں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ
فِي الْعِدَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ فَصْلَيْنِ. اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ عِدَّةِ الزَّوْجَاتِ.
اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْ عِدَّةِ مِلْكِ الْيَمِيْنِ.

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِيْ عِدَّةِ الزَّوْجَاتِ

وَالنَّظَرُ فِيْ عِدَّةِ الزَّوْجَاتِ يَنْقَسِمُ إِلٰى نَوْعَيْنِ. اَحَدُهُمَا فِيْ مَعْرِفَةِ الْعِدَّةِ.
وَالثَّانِيْ. فِيْ مَعْرِفَةِ اَحْكَامِ الْعِدَّةِ.
اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: وَكُلُّ زَوْجَةٍ فَهِيَ إِمَّا حُرَّةٌ وَإِمَّا اَمَةٌ وَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْ هَاتَيْنِ إِذَا طُلِّقَتْ فَلَا يَخْلُوْ اَنْ تَكُوْنَ مَدْخُوْلًا بِهَا اَوْ غَيْرَ مَدْخُوْلٍ بِهَا فَاَمَّا غَيْرُ الْمَدْخُوْلِ بِهَا فَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا بِاِجْمَاعٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا" وَاَمَّا الْمَدْخُوْلُ بِهَا فَلَا يَخْلُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ ذَوَاتِ الْحَيْضِ اَوْ مِنْ غَيْرِ ذَوَاتِ الْحَيْضِ. وَغَيْرُ ذَوَاتِ الْحَيْضِ إِمَّا صِغَارٌ وَإِمَّا يَائِسَاتٌ.
وَذَوَاتُ الْحَيْضِ إِمَّا حَوَامِلُ وَإِمَّا جَارِيَاتٌ عَلٰى عَادَاتِهِنَّ فِي الْحَيْضِ. وَإِمَّا مُرْتَفِعَاتُ الْحَيْضِ. وَاِمَّا مُسْتَحَاضَاتٌ وَ مُرْتَفِعَاتُ الْحَيْضِ فِيْ سِنِّ الْحَيْضِ: إِمَّا مُرْتَابَاتٍ بِالْعَمَلِ اَيْ يُحَسُّ فِي الْبَطْنِ وَإِمَّا غَيْرُهُ الْمُرْتَابَاتُ إِمَّا مَعْرُوْفَاتٍ سَبَبُ اِنْقِطَاعِ الْحَيْضِ مِنْ رِضَاعٍ اَوْ مَرَضٍ وَإِمَّا غَيْرُ مَعْرُوْفَاتٍ. فَاِمَّا ذَوَاتُ الْحَيْضِ الْاَحْرَارُ الْجَارِيَاتُ فِيْ حَيْضِهِنَّ عَلَى الْمُعْتَادِ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ. وَالْحَوَامِلُ مِنْهُنَّ عِدَّتُهُنَّ وَضْعُ حَمْلِهِنَّ، وَالْيَائِسَاتُ مِنْهُنَّ عِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَلَا خِلَافَ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُ مَنْصُوْصٌ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ" الْاٰيَةَ وَفِيْ قَوْلِهٖ تعالٰى وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ (اَلْاٰيَةَ) وَاخْتَلَفُوْا مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِي الْاَقْرَاءِ مَا هِيَ فَقَالَ قَوْمٌ هِيَ الْاَطْهَارُ اَمَّا مِنْ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ فَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَجُمْهُوْرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَبُوْثَوْرٍ وَاَمَّا مِنْ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ فَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَجُمْهُوْرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَبُوْثَوْرٍ وَاَمَّا مِنَ الصَّحَابَةِ فَابْنُ عُمَرَ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَائِشَةُ وَمِمَّنْ قَالَ: اَنَّ الْاَقْرَاءَ هِيَ الْحَيْضُ، اَمَّا مِنْ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ الثَّوْرِيُّ وَ الْاَوْزَاعِيُّ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَجَمَاعَةٌ وَاَمَّا مِنَ الصَّحَابَةِ فَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ. وَحَكَى الْاَثْرَمُ عَنْ اَحْمَدَ اَنَّهُ قَالَ: اَلْاَكَابِرُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: اَلْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ.
وَحُكِيَ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَوْلُ اَحَدَ عَشَرَ اَوْ اِثْنَيْ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ عَنْهُ، فَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا الْاَطْهَارُ عَلٰى قَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ، ثُمَّ تَوَقَّفَ الْاٰنَ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلِيٍّ هُوَ اَنَّهَا الْحَيْضُ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمَذْهَبَيْنِ هُوَ اَنَّ مَنْ رَاٰى اَنَّهَا الْاَطْهَارُ رَاٰى اَنَّهَا دَخَلَتِ الرَّجْعِيَّةُ عِنْدَهُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ لَمْ يَكُنْ لِلزَّوْجِ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ وَحُلَّتْ لِلْاَزْوَاجِ، وَمَنْ رَاٰى اَنَّهَا الْحَيْضُ لَمْ تَحِلَّ عِنْدَهُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْحَيْضَةُ الثَّالِثَةُ.

ترجمہ الباب الاول: پہلا باب: عدت کے بارے میں

اور غور کرنا زوجات کی عدت میں دو اقسام پر منقسم ہے ایک ان میں سے عدت کی معرفت کے بارے میں اور دوسرا عدت کے احکام کی معرفت کے بارے میں۔

اس باب میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل: زوجات کی عدت کے بارے میں۔ دوسری فصل ملک یمین کی عدت کے بارے میں۔

پہلی قسم: اور ہر عورت پس وہ یا آزاد ہے اور یا باندی ہے اور ہر ایک ان دونوں سے جب طلاق دے پس وہ خالی نہیں ہے مدخول بہا ہے یا غیر مدخول بہا ہے۔ پس لیکن غیر مدخول ہے تو اس پر کوئی عدت نہیں ہے فقہاء کا اللہ تعالیٰ کے قول کے لیے اجماع ہے۔ فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا (الاحزاب:49)

ترجمہ: ''تو تمہارے طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے''۔ اور لیکن مدخول بہا ہے پس وہ خالی نہیں ہے کہ وہ ذوات حیض (جسے حیض نہ آتا ہو) اور غیر ذوات حیض یا کم سن ہوگی اور یا نہ ہوگی (جس حیض آنے کی عمر گزر چکی ہو) اور ذوات حیض یا حاملہ ہوگی یا اس کو عادت کے مطابق حیض آ رہا ہے۔ یا حیض رکا ہوا ہے یا مستحاضہ ہے حیض کی عمر میں جن کا حیض رکا ہو یا تو حاملہ ہو سکتی ہیں یا نہیں ہو سکتی اور جن پر حمل کا شک نہ ہو ان کا حیض رکنے کا کوئی سبب ہو سکتا ہے۔ مثلاً رضاعت، یا بیماری یا ان کے حیض کے رک جانے کا کوئی سبب معلوم نہ ہو۔

حیض والی آزاد عورتیں جن کا حیض جاری ہو ان کی عدت تین قروء (مدت حیض) ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور آئسہ (مایوس حیض) کی عدت تین ماہ ہے۔ اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے۔

والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء (البقرہ)

ترجمہ: ''طلاق شدہ عورتیں وہ تین مرتبہ ماہواری ایام آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔

نیز فرمان الٰہی: واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم (الطلاق:4)

ترجمہ: اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملے میں اگر تمہیں شک ہو۔

آیت مذکورہ بالا میں وارد قروء کے لفظ میں اختلاف ہے کہ اس سے طہر یعنی دو حیضوں کے درمیان میں پاکی کی مدت مراد ہے یا اس حیض سے مراد ہے قروء کا مفہوم بتانے والے امام مالکؒ اور شافعیؒ جمہور اہل مدینہ ابو ثورؒ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت فقہاء ہے اور صحابہ کرام میں اس کے قائل ابن عمرؓ زید بن ثابت اور حضرت عائشہؓ ہیں جب کہ امام ابوحنیفہؒ ثوریؒ اوزاعی اور ابن ابی لیلیٰ اور صحابہ کرام میں سے حضرت علیؓ حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ الاشعری کے نزدیک قروء بمعنی حیض ہے۔ اشرم نے حضرت امام احمد کا قول نقل کیا ہے کہ اکابر صحابہ کے نزدیک قروء کے معنی حیض ہے کے تھے اور امام شعبی نے بیان کیا ہے کہ یہ گیارہ یا بارہ صحابہ کا قول ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ سے مختلف اقوال مروی ہیں کہ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ میں پہلے ثابت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے کے مطابق قروء کے معنی مطہر سمجھتا تھا مگر اس کے بعد میں نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی کی رائے اختیار کر لی کہ قروء بمعنی حیض ہے اس رائے کے فرق کا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب کہ مطلقہ رجعیہ تیسرے حیض میں داخل ہو جائے کہ جن فقہاء کے نزدیک قروء کے معنی طہر کے ہیں ان کے نزدیک شوہر کے رجوع کی مہلت ختم ہو جائے گی اور وہ دوسرے نکاح کے لیے حلال ہو جائے گی لیکن جن فقہاء کے نزدیک قروء کے معنی حیض کے ہیں ان کے نزدیک وہ تیسرا حیض ختم ہونے تک نکاح ثانی کے لیے حلال نہ ہوگی۔

وَالنَّظَرُ	فِيْ هٰذَا الْبَابِ	فِيْ فَصْلَيْنِ	اَلْفَصْلُ	اَلْاَوَّلُ	فِيْ عِدَّةِ
اور نظر کرنا	اس باب میں	دو فصلوں میں	فصل	پہلی	عدت میں
اَلزَّوْجَاتِ	اَلْفَصْلُ	اَلثَّانِيْ	فِيْ عِدَّةِ	مِلْكِ	اَلْيَمِيْنِ
بیویاں	فصل	دوسری	عدت میں	ملک	قسم
وَالنَّظَرُ	فِيْ عِدَّةِ	اَلزَّوْجَاتِ	يَنْقَسِمُ	اِلٰى نَوْعَيْنِ	اَحَدُهُمَا
اور نظر کرنا	عدت میں	بیویاں	منقسم ہوتا ہے	طرف دو قسمیں	ان دونوں میں سے ایک
فِيْ مَعْرِفَةِ	اَلْعِدَّةِ	وَالثَّانِيْ	فِيْ مَعْرِفَةِ	اَحْكَامِ	اَلْعِدَّةِ
معرفت میں	عدت	اور دوسری	معرفت میں	احکام	عدت
اَلنَّوْعُ اَلْاَوَّلُ	وَكُلُّ	زَوْجَةٍ	فَهِيَ	اِمَّا حُرَّةٌ	وَاِمَّا اَمَةٌ
پہلی قسم	اور ہر	بیوی	پس وہ	یا آزاد	اور یا لونڈی
وَكُلُّ	وَاحِدَةٍ	مِنْ هَاتَيْنِ	اِذَا	طُلِّقَتْ	فَلَا يَخْلُوْ
اور ہر	ایک	ان میں سے	جب	طلاق دی گئی	پس نہیں خالی
اَنْ تَكُوْنَ	مَدْخُوْلاً بِهَا	اَوْ غَيْرَ	مَدْخُوْلٍ بِهَا	فَلَا عِدَّةَ	عَلَيْهَا
یہ کہ ہو	مدخول بہا	یا غیر	مدخول بہا	پس نہیں عدت	اس پر
بِاِجْمَاعٍ	لِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	فَمَالَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع کے ساتھ	اس کا فرمان	بلند و بالا	تو نہیں تمہارے لیے	ان پر	عدت سے
تَعْتَدُّوْنَهَا	وَاَمَّا	اَلْمَدْخُوْلُ بِهَا	فَلَا يَخْلُوْ	اَنْ تَكُوْنَ	مِنْ
وہ عدت گزاریں	اور بہرحال	مدخول بہا	پس نہیں خالی	یہ کہ ہو	سے
ذَوَاتِ	اَلْحَيْضِ	اَوْ مِنْ	غَيْرِ ذَوَاتِ	اَلْحَيْضِ	وَغَيْرِ ذَوَاتِ
ذوات	حیض	یا سے	غیر ذوات	حیض	اور غیر ذوات
اَلْحَيْضِ	اِمَّا صِغَارٌ	وَاِمَّا	يَائِسَاتٌ	وَذَوَاتُ	اَلْحَيْضِ
حیض	یا کم سن	اور یا	آئسہ	اور ذوات	حیض
اِمَّا	حَوَامِلُ	وَاِمَّا	جَارِيَاتٌ	عَلٰى	عَادَاتِهِنَّ
یا	حاملہ ہوگی	اور یا	آ رہا ہوگا	پر	ان کی عادت
فِيْ اَلْحَيْضِ	وَاَمَّا	مُرْتَفِعَاتٌ	اَلْحَيْضِ	وَاَمَّا	مُسْتَحَاضَاتٌ
حیض میں	اور بہرحال	رکا ہوا ہوگا	حیض	اور بہرحال	مستحاضہ ہوگی
وَاَلْمُرْتَفِعَاتُ	اَلْحَيْضُ	فِيْ	سَنِّ اَلْحَيْضِ	اِمَّا	مُرْتَفِعَاتٌ
اور رکا ہوا ہوگا	حیض	میں	عمر حیض	یا	رکا ہوا ہوگا
بِالْعَمَلِ	اَيْ	يَحُسُّ	فِيْ اَلْبَطْنِ	وَاِمَّا	غَيْرُهُ
فعل کے ساتھ	یعنی	محسوس	پیٹ میں	اور یا	اس کا غیر
اَلْمُرْتَابَاتُ	اِمَّا	مَعْرُوْفَاتٌ	سَبَبُ	اِنْقِطَاعِ	اَلْحَيْضِ
شک کیا ہوا	یا	معروف	وجہ	رکنا	حیض
مِنْ رِضَاعٍ	اَوْ مَرَضٍ	وَاِمَّا	غَيْرُ	مَعْرُوْفَاتٍ	فَاَمَّا
رضاعت سے	یا بیماری	اور یا	غیر	معروف	تو بہرحال
ذَوَاتُ	اَلْحَيْضِ	اَلْاَحْرَارِ	اَلْجَارِيَاتِ	فِيْ	حَيْضِهِنَّ
والی	حیض	آزاد	جاری ہوا	میں	ان کا حیض
عَلٰى	اَلْمُعْتَادِ	فَعِدَّتُهُنَّ	ثَلَاثَةُ	قُرُوْءٍ	وَاَلْحَوَامِلُ
پر	بڑھا ہوا	ان کی عدت	تین	حیض	اور حاملہ
مِنْهُنَّ	عِدَّتُهُنَّ	وَضْعُ	حَمْلِهِنَّ	وَاَلْمَائِسَاتُ	مِنْهُنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے	ان کی عدت	وضع	ان کا حمل	اور آئسہ	ان میں سے
عِدَّتُهُنَّ	ثَلَاثَةُ	اَشْهُرٍ	وَلَا	خِلَافَ	فِيْ هٰذَا
ان کی عدت	تین	مہینے	اور نہیں	اختلاف	اس میں
لِاَنَّهٗ	مَنْصُوْصٌ	عَلَيْهِ	فِيْ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى
کیونکہ	منصوص	علیہ	میں	اس کا فرمان	بلند و بالا
وَالْمُطَلَّقَاتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلَاثَةَ	قُرُوْءٍ	اَلْآيَةَ
اور طلاق شدہ	وہ روکیں	اپنے آپ کو	تین	حیض	آیہ
وَفِيْ	قَوْلِهٖ	تَعَالٰى	وَالّٰئِيْ	يَئِسْنَ	مِنَ
اور میں	اس کا فرمان	بلند و بالا	اور وہ جو	مایوس ہوں	سے
الْمَحِيْضِ	مِنْ	نِّسَآئِكُمْ	اِنِ	ارْتَبْتُمْ	اَلْاٰيَةَ
حیض	سے	تمہاری عورتیں	اگر	تم نے شک کیا	آیہ
وَاخْتَلَفُوْا	مِنْ هٰذَا	الْاٰيَةِ	فِيْ	الْاَقْرَاءِ	مَا هِيَ
اور انہوں اختلاف کیا	اس میں	آیت	میں	حیض	جو وہ
فَقَالَ	قَوْمٌ	هِيَ	الْاَطْهَارُ	اَمَّا	مِنْ فُقَهَاءِ
پس کہا	قوم نے	وہ	طہر	بہر حال	فقہاء سے
الْاَمْصَارِ	فَمَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	وَجَمْهُوْرُ	اَهْلِ	الْمَدِيْنَةِ
شہروں	پس امام مالک	اور امام شافعی	اور جمہور	اہل	مدینہ
وَاَبُوْ ثَوْرٍ	وَاَمَّا	مِنَ الصَّحَابَةِ	فَابْنُ عُمَرَ	وَزَيْدُ	بْنُ ثَابِتٍ
اور ابو ثور	اور بہر حال	صحابہ سے	پس ابن عمر	اور زید	بن ثابت
وَعَائِشَةُ	وَمِمَّنْ	قَالَ	اِنَّ	الْاَقْرَاءَ	هِيَ الْحَيْضُ
اور عائشہ	اور جو سے	اس نے کہا	بے شک	اقراء	وہ حیض
اَمَّا	مِنْ فُقَهَاءِ	الْاَمْصَارِ	فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَالثَّوْرِيُّ	وَالْاَوْزَاعِيُّ
بہر حال	فقہاء سے	شہروں	پس ابو حنیفہ	اور امام ثوری	اور امام اوزاعی
وَابْنُ	اَبِيْ لَيْلٰى	وَجَمَاعَةٌ	وَاَمَّا	مِنَ الصَّحَابَةِ	فَعَلِيٌّ
اور ابن	ابی لیلی	اور جماعت	اور بہر حال	صحابہ سے	پس علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعُمَرُ	بْنُ الْخَطَّابِ	وَابْنُ مَسْعُوْدٍ	وَاَبُوْ مُوْسٰى	الْاَشْعَرِيُّ	وَحُكِيَ
اور عمر	بن خطاب	اور ابن مسعود	اور ابو موسیٰ	اشعری	اور نقل کیا
اَلْاَرْبَعَةُ	عَنْ اَحْمَدَ	اَنَّهٗ	قَالَ	اَلْاَكَابِرُ	مِنْ اَصْحَابِ
اربعہ	سے احمد	بے شک وہ	اس نے کہا	بڑے	صحابہ سے
اَصْحَابُ	رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	يَقُوْلُوْنَ	اَلْاَقْرَاءُ	هِيَ الْحَيْضُ	
صحابہ	اللہ کے رسول ﷺ	وہ کہتے ہیں	قروء	وہ حیض	
وَحُكِيَ	اَيْضًا	عَنِ	الشَّعْبِيِّ	اَنَّهٗ	قَوْلُ
اور نقل کیا گیا	بھی	سے	امام شعبی	بے شک وہ	کہنا
اَحَدَ عَشَرَ	اَوِ اثْنَى عَشَرَ	مِنْ	اَصْحَابِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
گیارہ	یا بارہ	سے	صحابہ	اللہ کے رسول ﷺ	
وَاَمَّا اَحْمَدُ	بْنُ حَنْبَلٍ	فَاخْتُلِفَتْ	الرِّوَايَةُ	عَنْهُ	فَرُوِيَ
اور بہر حال احمد	بن حنبل	پس اختلاف کیا	روایت	اس سے	پس روایت کی گئی
عَنْهُ	اَنَّهٗ كَانَ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	اَلْاَطْهَارُ	عَلٰى قَوْلٍ
اس سے	بے شک ہے	وہ کہتا ہے	بے شک وہ	طہر	کہنا پر
زَيْدٍ	بْنِ ثَابِتٍ	وَابْنِ عُمَرَ	وَعَائِشَةَ	ثُمَّ	تَوَقَّفْتُ
زید	بن ثابت	اور ابن عمر	اور عائشہ	پھر	میں نے اختیار کیا
اَلْاَنَ	مِنْ اَجَلِ	قَوْلِ	بْنِ مَسْعُوْدٍ	وَعَلِيٍّ	وَهُوَ
اب	وجہ سے	کہنا	ابن مسعود	اور علی	اور وہ
اَنَّهَا	اَلْحَيْضُ	وَالْفَرْقُ	بَيْنَ	اَلْمَذْهَبَيْنِ	هُوَ
بے شک وہ	حیض	اور فرق	درمیان	دو مذہب	وہ
اِنَّ	مَنْ رَاٰى	اَنَّهَا	اَلْاَطْهَارُ	اَيْ	اَنَّهَا
بے شک	جن کی رائے	بے شک وہ	طہر	یعنی	بے شک وہ
رَاٰى	اَنَّهَا	دَخَلَتِ	الرَّجْعِيَّةُ	عِنْدَهٗ	فِي الْحَيْضَةِ
رائے	بے شک وہ	داخل ہے	رجوع	اس کے نزدیک	حیض میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّالِثَةِ	لَمْ يَكُنِ	الزَّوْجُ	عَلَيْهَا	رَجْعَةً	وَحَلَّتْ
تیسرا	نہیں ہوگا	شوہر	اس پر	رجوع	اور حلال ہوگا
لِلْاَزْوَاجِ	وَمَنْ رَاٰى	اَنَّها	الْحَيْضَ	لَمْ تَحِلَّ	عِنْدَهٗ
دوسرے شوہر کے لیے	اور جس نے رائے دی	بے شک وہ	حیض	نہیں حلال	اس کے نزدیک
حَتّٰى	تَنْقَضِيَ	الْحَيْضَةُ	الثَّالِثَةُ		
یہاں تک	ختم ہوجائے	حیض	تیسرا		

وَسَبَبُ الْخِلَافِ اِشْتِرَاكُ اِسْمِ الْقُرَاءِ فَاِنَّهٗ يُقَالُ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ عَلٰى حَدٍّ سَوَاءٍ: عَلَى الدَّمِ وَعَلَى الْاَطْهَارِ وَقَدْ دَامَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ اَنَّ اِسْمَ الْقُرُوْءِ فِي الْاٰيَةِ ظَاهِرٌ فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ يَرَاهُ فَالَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهَا الْاَطْهَارُ قَالُوْا: اِنَّ هٰذَا الْجَمْعَ خَاصٌّ بِالْقُرْءِ الَّذِيْ هُوَ الطُّهْرُ وَذٰلِكَ اَنَّ الْقُرْءَ الَّذِيْ هُوَ الْحَيْضُ يَجْمَعُ عَلٰى اَقْرَاءٍ لَا عَلٰى قُرُوْءٍ وَحَكَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ الْاَنْبَارِيِّ وَاَيْضًا فَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اِنَّ الْحَيْضَةَ مُؤَنَّثَةٌ وَالطُّهْرَ مُذَكَّرٌ فَلَوْ كَانَ الْقَرْءُ الَّذِيْ يُرَادُ بِهِ الْحَيْضُ لِمَا ثَبَتَ فِيْ جَمْعِهِ الْهَاءُ لِاَنَّ الْهَاءَ لَا تَثْبُتُ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فِيْمَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ وَقَالُوْا اَيْضًا: اِنَّ اشْتِقَاقَ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقُرْءَ مُشْتَقٌّ مِنْ قَرَاتِ الْمَاءَ فِي الْحَوْضِ: اَيْ جَمَعْتُهٗ فَزَمَانُ اِجْتِمَاعِ الدَّمِ هُوَ زَمَانُ الطُّهْرِ فَهٰذَا هُوَ الْاَوْلٰى مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ مِنْ ظَاهِرِ الْاٰيَةِ وَاَمَّا مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْفَرِيْقُ الثَّانِيْ مِنْ ظَاهِرِ الْاٰيَةِ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اِنَّ قَوْلَهٗ تَ ـ ـى: "ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ" ظَاهِرٌ فِيْ تَمَامِ كُلِّ قُرْءٍ مِنْهَا لِاَنَّهٗ لَيْسَ يَنْطَلِقُ اِسْمُ الْقُرْءِ عَلٰى بَعْضِهٖ اِلَّا تَجَوُّزًا وَاِذَا وَضَعَتِ الْاَقْرَاءُ بِاَنَّهَا هِيَ الْاَطْهَارُ اَمْكَنَ اَنْ تَكُوْنَ الْعِدَّةُ عِنْدَهُمْ بِقُرْئَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ لِاَنَّهَا عِنْدَهُمْ تَعْتَدُّ بِالطُّهْرِ الَّذِيْ تُطَلَّقُ فِيْهِ وَاِنْ مَعْنًى اَكْثَرُهٗ وَاِذْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَا يَنْطَلِقُ عَلَيْهَا اِسْمُ الثَّلَاثَةِ تَجَوُّزًا وَاِسْمُ الثَّلَاثَةِ ظَاهِرٌ فِيْ كَمَالِ كُلِّ قُرْءٍ مِنْهَا وَذٰلِكَ لَا يَتَّفِقُ اِلَّا بِاَنْ تَكُوْنَ الْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ لِاَنَّ الْاِجْمَاعَ مُنْعَقِدٌ عَلٰى اَنَّهَا اِنْ طُلِّقَتْ فِيْ حَيْضَةٍ اَنَّهَا لَا تَعْتَدُّ بِهَا وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ اِحْتِجَاجَاتٌ مُتَسَاوِيَةٌ مِنْ جِهَةِ لَفْظِ الْقُرْءِ وَالَّذِيْ رَضِيَهُ الْحُذَّاقُ اَنَّ الْاٰيَةَ مُجْمَلَةٌ فِيْ ذٰلِكَ وَاَنَّ الدَّلِيْلَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُطْلَبَ مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰى فَمِنْ اَقْوٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا تَمَسَّكَ بِهِ مَنْ رَأَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْهَارُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْمُتَقَدِّمُ، وَقَوْلُهُ ﷺ: "مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

ترجمہ:

اس اختلاف کا سبب لفظ قروء کے معنی مشترک ہونا ہے کہ عربی زبان میں قروء حیض کو بھی کہتے ہیں اور زمانہ طہر کو بھی کہتے ہیں اور ہر ایک جماعت نے جو معنی سمجھے ہیں انہوں نے اس پر دلائل دیئے ہیں کہ آیت قرآنی کا یہی معنی مراد ہیں۔ مثلاً جن فقہاء نے کہا ہے کہ قروء کے معنی طہر کے ہیں تو انہوں نے کہا کہ عربی قرء کی جمع قروء اسی وقت استعمال ہوتی ہے جب یہ لفظ طہر کے معانی میں ہو اور قرء جب حیض کے معنی میں ہوتا ہے تو اس کی جمع اقراء آتی ہے اور یہی رائے ابن الانباری سے بھی مروی ہے نیز یہ کہ لفظ حیضہ مونث ہے اور لفظ طہر مذکر ہے اگر قرء سے مراد حیض ہوتا تو اس کی جمع (علامۃ قرو) تاء کے ساتھ نہیں آتی ہے۔ اس کے علاوہ اشتقاق لفظ بھی اسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ قرء کا لفظ قرات الماء فی الحوض سے اخذ کیا گیا ہے یعنی حوض میں پانی جمع ہو گیا اور خون کے جمع ہونے کا زمانہ طہر ہے۔ پس یہ وہ زیادہ قوی دلیل ہے جس کا تمسک پہلے فریق نے ظاہر آیت سے کیا ہے (تمسک دلیل بنانا) اور لیکن جو دلیل دوسرے فریق نے ظاہر آیت سے لی ہے پس بے شک ان فقہاء نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ کا قول (ثلاثۃ قروء) ظاہری طور پر سے تمام قروء مراد ہیں اس لیے اسم القروا پنے بعض پر اطلاق نہیں کرتا ہے مگر مجازاً اور جب تو اقراء سے طہر مراد لے گا تو ممکن ہے کہ عدت ان کے نزدیک دو قرء کامل اور تیسرے قرء کا کچھ حصہ ہو جائے اس لیے کہ ان فقہاء کے نزدیک وہ طہر عدت میں شمار ہو گا جس میں طلاق دی ہے اور اگرچہ اکثر حصہ اس کا گزر چکا ہے اور جب یہ صورت ہو اس طرح اس پر تین کا نام نہیں اطلاق ہو گا مگر مجازاً اور تین کا نام پورے قرء پر اطلاق ہوتا ہے اور اس لیے فقہاء متفق نہیں ہیں مگر یہ کہ جب اقراء سے مراد حیض ہو اس لیے اجماع اس امر پر ہے کہ بے شک عورت جس حیض میں طلاق دی گئی ہے بے شک وہ حیض (عورت کا) عدت میں شمار نہ ہو گا۔

اور ہر دونوں فریق کی دلیلیں لفظ قرء کے لحاظ سے برابر ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت مجمل ہے۔ اور بے شک دلیل مناسب ہے کہ دوسری جہت سے طلب کریں اور زیادہ قوی جس کو دلیل بنایا ہے جن کی رائے ہے بے شک اقراء سے مراد طہر ہیں اور حدیث ابن عمرؓ کی پہلے آ چکی ہے اور قول رسول اللہ ﷺ "مره فليرجعها حتى تحيض ثم تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم يطلقها ان شاء قبل ان يمسكها فتلك العدة التي امر الله ان يطلق لها النساء"

ترجمہ: "انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں یہاں تک اسے حیض آ جائے پھر پاک ہو جائے پھر حیض آ جائے اور پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو صحبت سے انہیں طلاق دے دیں یہ وہ عدت ہے جس کے لیے اللہ نے طلاق کا حکم دیا ہے"

وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	اِشْتِرَاكُ	اِسْمُ	الْقُرَاءِ	فَاِنَّهُ
اور وجہ	اختلاف	اشتراک	نام	قروء	بے شک وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَالُ	فِيْ كَلَامِ	الْعَرَبِ	عَلٰى حَدٍّ	سَوَاءٌ	عَلَى الدَّمِ
کہا جاتا ہے	کلام میں	عرب	پر سزا	برابر	خون پر
وَعَلَى	الْاَطْهَارِ	وَقَدْ	رَامَ	كِلَا	الْفَرِيْقَيْنِ
اور پر	اطہار	اور تحقیق	پیش کیا	دونوں	فریقین
اِنَّ اِسْمَ	الْقُرَاءِ	فِي الْاٰيَةِ	ظَاهِرٌ	فِي الْمَعْنٰى	الَّذِيْ
بے شک نام	قروء	آیت میں	ظاہر	معنی میں	وہ جو
يَرَاهُ	فَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	اِنَّهَا	الْاَطْهَارُ	قَالُوْا
خیال کیا اس کو	وہ جو	انہوں نے کہا	بے شک وہ	اطہار	انہوں نے کہا
اِنَّ هٰذَا	الْجَمْعَ	خَاصٌّ	بِالْقُرْءِ	الَّذِيْ	هُوَ الطُّهْرُ
بے شک یہ	جمع	خاص	قروء	وہ جو	وہ طہر
وَذٰلِكَ	اَنَّ الْقُرْءَ	الَّذِيْ	هُوَ الْحَيْضُ	يَجْمَعُ	عَلٰى اَقْرَاءٍ
اور یہ	بے شک قروء	وہ جو	وہ حیض	جمع	اقراء پر
لَا عَلٰى	قُرُوْءٍ	وَحَكَوْا	ذٰلِكَ	عَنِ	ابْنِ الْاَنْبَارِيْ
نہ پر	قروء	اور انہوں نے نقل کیا	یہ	سے	بن الانباری
وَاَيْضًا	فَاِنَّهُمْ	قَالُوْا	اِنَّ الْحَيْضَةَ	مُؤَنَّثَةٌ	وَالطُّهْرُ
اور بھی	بے شک وہ	انہوں نے کہا	بے شک حیض	مونث	اور طہر
مُذَكَّرٌ	فَلَوْ كَانَ	الْقُرْءُ	الَّذِيْ	يُرَادُ	بِهِ الْحَيْضُ
مذکر	پس اگر ہوتا	حیض	وہ جو	مراد لیا گیا	اس سے حیض
لَمَّا	ثَبَتَ	فِيْ جَمْعِهٖ	الْهَاءُ	لِاَنَّ	الْهَاءَ
جب	ثابت ہوا	اس کی جمع میں	ہاء	کیونکہ	ہاء
لَا ثَبَتَ	فِيْ جَمْعِ	الْمُؤَنَّثِ	فِيْمَا دُوْنَ	الْعَشَرَةِ	وَقَالُوْا
نہیں ثابت	جمع میں	مونث	اس میں کم	دس	اور انہوں نے کہا
اَيْضًا	اَنَّ اِشْتِقَاقَ	يَدُلُّ	عَلٰى ذٰلِكَ	لِاَنَّ الْقُرْءَ	مُشْتَقٌّ
بھی	بے اشتقاق	دلالت کرتا ہے	اس پر	کیونکہ حیض	مشتق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَرَاتٍ	اَلْمَاءُ	فِي الْحَوْضِ	اَيْ	جَمَعْتَهُ	فَزَمَانُ
لفظ قرائت	پانی	حوض میں	یعنی	جمع ہوگیا	پس زمانہ
اِجْتِمَاعُ	اَلدَّمِ	هُوَ زَمَانُ	الطُّهْرِ	فَهٰذَا	هُوَ
جمع	خون	وہ زمانہ	طہر	پس یہ	وہ
اَقْوٰى	مَا تَمَسَّكَ	بِهٖ	اَلْفَرِيْقُ	اَلْاَوَّلُ	مِنْ ظَاهِرِ
زیادہ قوی	جو دلیل بنایا	اس کے ساتھ	گروہ	پہلا	ظاہر سے
اَلْاٰيَةِ	وَاَمَّا	مَا	تَمَسَّكَ	بِهٖ	اَلْفَرِيْقُ
آیت	اور بہرحال	جو	دلیل بنایا	اس کے ساتھ	گروہ
اَلثَّانِيْ	مِنْ ظَاهِرِ	اَلْاٰيَةِ	فَاِنَّهُمْ	قَالُوْا	اِنَّ
دوسرا	ظاہر سے	آیت	پس بے شک وہ	انہوں نے کہا	بے شک
قَوْلَهٗ	تعالیٰ	ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ	ظَاهِرٌ	فِيْ تَمَامِ	كُلِّ قُرْءٍ
اس کا فرمان	بلند و بالا	تین حیض	ظاہر	مکمل میں	ہر حیض
مِنْهَا	لِاَنَّهٗ	لَيْسَ	يَنْطَلِقُ	اِسْمُ	اَلْقُرْءِ
اس سے	کیونکہ	نہیں	بولا جاتا	لفظ	قروء
عَلٰى	بَعْضِهٖ	اِلَّا	تَجَوُّزًا	وَاِذَا	وَضَعْتَ
پر	اس کا کچھ	مگر	مجازاً	اور جب	مراد
اَلْاَقْرَاءُ	بِاَنَّهَا	هِيَ	اَلْاَطْهَارُ	اَمْكَنَ	اَنْ تَكُوْنَ
قروء	بے شک وہ	وہ	حیض	ممکن	یہ کہ ہو
اَلْعِدَّةُ	عِنْدَهُمْ	بِقُرْئَيْنِ	وَبَعْضِ قُرْءٍ	لِاَنَّهَا	عِنْدَهُمْ
عدت	ان کے نزدیک	دو طہر	اور طہر کا کچھ	کیونکہ وہ	ان کے نزدیک
تَعْتَدُّ	بِالطُّهْرِ	اَلَّذِيْ	تُطَلَّقُ	فِيْهِ	وَاِنَّ
تعداد	طہر کے ساتھ	وہ جو	طلاق دی گئی	اس میں	اور بے شک
مَعْنٰى	اَكْثَرَهٗ	وَاِذَا كَانَ	ذٰلِكَ	كَذٰلِكَ	فَلَا يَنْطَلِقُ
معنی	اس کا اکثر	اور جب ہو	یہ	اسی طرح	پس نہیں اطلاق
عَلَيْهَا	اِسْمُ الثَّلَاثَةِ	تَجَوُّزًا	وَاِسْمُ الثَّلَاثَةِ	ظَاهِرٌ	فِيْ كَمَالِ
اس پر	لفظ ثلاثہ	مجازاً	اور لفظ ثلاثہ	ظاہر	کمال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ قُرْءٍ	مِنْهَا	وَذٰلِكَ	لَا يَتَّفِقُ	اِلَّا	بِاَنْ تَكُوْنَ
ہر طہر	اس سے	اور یہ	نہیں اتفاق	مگر	یہ کہ ہو
اَلْاَقْرَاءُ	هِيَ الْحَيْضُ	لِاَنَّ	اَلْاِجْمَاعَ	مُنْعَقِدٌ	عَلٰى اَنَّهَا
قراء	وہ حیض	کیونکہ	اجماع	منعقد	پر بے شک وہ
اِنْ طُلِّقَتْ	فِيْ حَيْضَةٍ	اَنَّهَا	لَا تُعْتَدُّ	بِهَا	وَلِكُلِّ وَاحِدٍ
اگر طلاق دی گئی	حیض میں	بے شک وہ	شمار نہیں ہوگا	اس کے ساتھ	اور ہر ایک کے لیے
مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ	اِحْتِجَاجَاتٌ	مُتَسَاوِيَةٌ	مِنْ جِهَةِ	لَفْظِ الْقُرْءِ	وَالَّذِيْ
فریقین میں سے	دلائل	برابر	طرف سے	لفظ قرء کی	اور وہ جو
رَضِيَهُ	اَلْحُذَّاقُ	اَنَّ الْاٰيَةَ	مُجْمَلَةٌ	فِيْ ذٰلِكَ	وَاَنَّ الدَّلِيْلَ
اسے پسند کیا	فقہاء	بے شک آیت	مجمل	اس میں	اور بے شک دلیل
يَنْبَغِيْ	اَنْ يُّطْلَبَ	مِنْ جِهَةٍ	اُخْرٰى	فَمَنْ اَقْوٰى	مَا تَمَسَّكَ
مناسب ہے	یہ کہ ہو طلب	طرف سے	دوسری	جو زیادہ قوی	جو دلیل بنایا
بِهٖ	مَنْ رَاٰى	اَنَّ الْاَقْرَاءَ	هِيَ	اَلْاَطْهَارُ	حَدِيْثُ
اس کے ساتھ	جس نے رائے دی	بے شک اقراء سے مراد	وہ	طہر ہیں	حدیث
ابْنِ عُمَرَ	اَلْمُتَقَدِّمُ	وَقَوْلُهٗ	ﷺ	مُرْهُ	فَلْيُرَاجِعْهَا
ابن عمر	متقدم	اور اس کا قول	ﷺ	تو اس حکم دے	پس چاہیے کہ وہ اس سے رجوع کرے
حَتّٰى	تَحِيْضَ	ثُمَّ	تَطْهُرَ	ثُمَّ	تَحِيْضَ
یہاں تک	حیض	پھر	پاک	پھر	حیض
ثُمَّ تَطْهُرَ	ثُمَّ	يُطَلِّقَهَا	اِنْ	شَاءَ	قَبْلَ
پھر پاک	پھر	وہ اس کو طلاق دے	اگر	چاہے	پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَّمَسَّهَا	فَتِلْكَ	الْعِدَّةُ	الَّتِيْ	اَمَرَ	اللّٰهُ
یہ کہ وہ اس کو مس کرے	پس یہ	عدت	وہ جو	حکم دیا	اللہ تعالیٰ
اَنْ يُّطَلِّقَ	لَهَا	النِّسَاءَ			
یہ کہ وہ طلاق دے	اس کے لیے	عورتیں			

قَالُوْا: وَاِجْمَاعُهُمْ عَلٰى اَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِيْ طُهْرٍ لَمْ تُمَسَّ فِيْهِ.

وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ" دَلِيْلٌ وَاضِحٌ عَلٰى اَنَّ الْعِدَّةَ هِيَ الْاَطْهَارُ لِكَيْ يَكُوْنَ الطَّلَاقُ مُتَّصِلًا بِالْعِدَّةِ' وَيُمْكِنُ اَنْ يُّتَاَوَّلَ قَوْلُهٗ: فَتِلْكَ الْعِدَّةُ اَىْ فَتِلْكَ مُدَّةِ اِسْتِقْبَالِ الْعِدَّةِ لِئَلَّا يَتَبَعَّضَ الْقُرْءُ بِالطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ' وَاَلْوٰى مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْفَرِيْقُ الثَّانِيْ اَنَّ الْعِدَّةَ اِنَّمَا شُرِعَتْ لِبَرَاءَةِ الرَّحِمِ' وَبَرَاءَتُهَا اِنَّمَا تَكُوْنُ بِالْحَيْضِ لَا بِالْاَطْهَارِ' وَلِذٰلِكَ كَانَ عِدَّةُ مَنِ ارْتَفَعَ الْحَيْضُ عَنْهَا بِالْاَيَّامِ فَالْحَيْضُ هُوَ سَبَبُ الْعِدَّةِ بِالْاَقْرَاءِ فَوَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضَ وَاحْتَجَّ مَنْ قَالَ الْاَقْرَاءُ. هِيَ الْاَطْهَارُ بِاَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِيْ بَرَاءَةِ الرَّحِمِ هُوَ النُّقْلَةُ مِنَ الطُّهْرِ اِلَى الْحَيْضِ لَا اِنْقِضَاءُ الْحَيْضِ' فَلَامَعْنٰى لِاعْتِبَارِ الْحَيْضَةِ الْاَخِيْرَةِ' وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالثَّلَاثُ الْمُعْتَبَرُ فِيْهِنَّ التَّمَامُ: اَعْنِيْ الْمُشْتَرَطَ هِيَ الْاَطْهَارُ الَّتِيْ بَيْنَ الْحَيْضَتَيْنِ وَلِكِلَا الْفَرِيْقَيْنِ اِحْتِجَاجَاتٌ طَوِيْلَةٌ' وَمَذْهَبُ الْحَنَفِيَّةِ اَظْهَرُ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنٰى' وَحُجَّتُهُمْ مِنْ جِهَةِ الْمَسْمُوْعِ مُتَسَاوِيَةٌ اَوْقَرِيْبٌ مِّنْ مُتَسَاوِيَةٍ. وَلَمْ يَخْتَلِفِ الْقَائِلُوْنَ اِنَّ الْعِدَّةَ هِيَ الْاَطْهَارُ اَنَّهَا تَنْقَضِيْ بِدُخُوْلِهَا فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ' وَاخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا: اِنَّهَا الْحَيْضُ' فَقِيْلَ تَنْقَضِيْ بِانْقِطَاعِ الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ' وَبِهٖ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَقِيْلَ حِيْنَ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَبِهٖ قَالَ مِنَ الصَّحَابَةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ' وَمِنَ الْفُقَهَاءِ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدٍ' وَقِيْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ طَهُرَتْ فِيْ وَقْتِهَا' وَقِيْلَ اِنَّ لِلزَّوْجِ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ وَاِنْ فَرَّطَتْ فِي الْغُسْلِ عِشْرِيْنَ سَنَةً 'حُكِيَ هٰذَا عَنْ شَرِيْكٍ' وَقَدْ قِيْلَ تَنْقَضِيْ بِدُخُوْلِهَا فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ' وَهُوَ اَيْضًا شَاذٌّ' فَهٰذِهٖ هِيَ حَالُ الْحَائِضِ الَّتِيْ تَحِيْضُ' وَاَمَّا الَّتِيْ تُطَلَّقُ قَبْلَ تَحِيْضُ وَهِيَ فِي سِنِّ الْحَيْضِ وَلَيْسَ هُنَالِكَ رِيْبَةُ حَمْلٍ وَّلَا سَبَبٌ مِّنْ رَّضَاعٍ وَّلَا مَرَضٍ'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ عِنْدَ مَالِكٍ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ لَمْ تَحِضْ فِيهِنَّ اعْتَدَّتْ بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ، فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ الثَّلَاثَةَ الْأَشْهُرِ اعْتَبَرَتِ الْحَيْضَ وَاسْتَكْمَلَتْ انْتِظَارَهُ، فَإِنْ مَرَّ بِهَا تِسْعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّانِيَةَ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ الْأَشْهُرِ، فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ مِنْ إِنْعَامِ الثَّانِيَ انْتَظَرَتِ الْحَيْضَةَ الثَّالِثَةَ، فَإِنْ مَرَّ بِهَا تِسْعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ حَاضَتِ الثَّالِثَةَ فِي ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ كَانَتْ قَدِ اسْتَكْمَلَتْ عِدَّةَ الْحَيْضِ وَتَمَّتْ عِدَّتُهَا وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَالَمْ تَحِلَّ. وَاخْتَلَفَ عَنْ مَالِكٍ مِنْ مَعْنَى تَعْتَدُّ بِالتِّسْعَةِ أَشْهُرٍ؟ فَقِيلَ مِنْ يَوْمِ طُلِّقَتْ، وَهُوَ قَوْلُهُ فِي الْمُوَطَّأِ، وَرَوَى ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْهُ: مِنْ يَوْمِ حَمَضَتْهَا، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَالْجُمْهُورُ فِي الَّتِي تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا وَهِيَ لَا تَيْأَسُ مِنْهَا فِي الْمُسْتَأْنَفِ أَنَّهَا تَبْقَى أَبَدًا تَنْتَظِرُ حَتَّى تَدْخُلَ فِي الْمَسِنِّ الَّذِي قِيَاسٌ فِيهِ الْمَحِيضُ، وَحِينَئِذٍ تَعْتَدُّ بِالْأَشْهُرِ وَتَحِيضُ قَبْلَ ذَلِكَ.

ترجمہ:

فقہاء نے کہا کہ اس امر پر اجماع ہے کہ بے شک طلاق سنت وہ ہے کہ وہ اسے طہر میں دی جائے جس میں عورت سے صحبت نہ کی گئی ہو۔ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ یہ وہ عدت ہے جس کے لیے اللہ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ اس بارے میں بالکل واضح ہے عدت طہر (پاکی) ہی سے ہوگی تاکہ عدت طلاق کے ساتھ متصل ہو جائے یہاں فرمان نبوی (فتلک العدۃ) کی یہ تاویل بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ مدت ہے جس میں عدت کا انتظار کیا جائے تاکہ حیض میں طلاق دینے سے قرء کے حصے نہ ہو جائیں اور زیادہ قوی دلیل جس کے ساتھ فریق ثانی تمسک کیا ہے یعنی اسے دلیل بنایا ہے کہ بے شک عدت رحم کی برات کے لیے ہے اور برات رحم حیض سے ہوتی ہے۔ طہر سے نہیں ہوتی۔ یہی سبب ہے کہ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت ایام سے شمار کی جائے گی یعنی حیض ہی سبب عدت بالاقراء ہوگا اس لیے لازم آتا ہے کہ قرو سے حیض ہی مراد ہے اور ان فقہاء نے دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔ کہ برات رحم میں اعتبار طہر سے حیض کی جانب منتقل ہوتا ہے نہ کہ حیض کا ختم ہو اور آخری حیض کے اعتبار کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے اور اس صورت میں تین کامل سے دو حیض کے مابین طہر مراد ہے اور ہر دونوں فریقوں کے دلائل طویل ہیں اور معنی کے لحاظ مذہب حنفیہ زیادہ ظاہر (واضح) ہے۔ اور جب کہ از روایت دونوں کے دلائل برابر یا قریب قریب برابر ہیں۔ (قساویہ معنی مساوی برابر)

اس بارے میں تو اختلاف نہیں ہے کہ عدت اگر از روئے طہر ہو تو یہ تیسرے حیض میں داخل ہونے پر پوری ہو جانی چاہیے لیکن جن فقہاء کے نزدیک عدت حیض سے پوری ہوتی ہے ان کے درمیان عدت کے ختم ہونے میں اختلاف ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ تیسرے حیض کے خون کے ختم ہونے (عدت) ختم ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ جب وہ تیسرے حیض میں غسل کرلے گی (تب عدت ختم ہوگی) اور صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمرؓ بن خطاب، حضرت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی ابن مسعود نے بھی کہا ہے اور فقہاء میں سے ثوریؒ اور اسحاق بن عبید نے بھی کہا ہے اور کہا گیا کہ عدت اس وقت ختم ہوگی جب کہ پاک ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے اور ایک قول یہ ہے کہ بے شک شوہر رجوع کر سکے۔ خواہ وہ غسل میں بیس برس تک کوتاہی کرے۔ یہ شریک سے مروی ہے اور ایک شاذ قول یہ ہے کہ اور کہا گیا ہے تیسرے حیض میں داخل ہونے سے ختم ہوتی ہے۔ یہ مسائل تو اس عورت کے لیے ہیں جسے حیض آتا ہے اور لیکن وہ عورت جسے طلاق دی جائے اور اسے حیض کی عمر ہونے کے باوجود حیض نہ آتا ہو اور وہاں حمل کا شک بھی نہ ہو اور حیض کی بندش کا سبب رضاعت اور مرض بھی نہ ہو تو امام مالکؒ کے نزدیک یہ عورت نو ماہ انتظار کرے گی اگر اس دوران بھی حیض نہ آئے تو پھر تین ماہ کی عدت گزارے گی اس تین ماہ کی مدت اگر حیض آ جائے تو وہ تیسرے حیض کا انتظار کرے گی اور حیض سے پہلے نو ماہ گزر گئے تو تین ماہ کی عدت پوری کرے گی اور اگر اس تین ماہ کی مدت میں تیسرے مہینے میں حیض آ گیا تو اس کی حیض سے عدت پوری ہوگی اور جب تک وہ حلال نہ ہو جوائے شوہر اس سے رجوع کر سکے۔ مالکؒ کے فقہاء نے اختلاف کیا ہے کہ عورت نو ماہ کی عدت کس وقت سے شروع کرے گی۔ موطا میں امام مالک کا قول یہ ہے جس دن سے اسے طلاق ہوئی۔ ابن قاسم سے مروی ہے جس دن سے اس کا حیض ختم ہوا اور ابو حنیفہؒ نے کہا اور امام شافعیؒ اور جمہور فقہاء نے کہا اس عورت کے بارے میں کہا جس کو حیض نہ آئے اور وہ آئسہ (حیض کی آمد سے مایوس) نہ ہوئی ہو تو وہ سن ایاس (حیض کے بند ہونے کی فطری عمر) تک انتظار کرے اور اس وقت وہ حیض آنے سے پہلے (یعنی جب حیض نہیں آیا) تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی۔

قَالُوْا	وَاِجْمَاعُهُمْ	عَلٰى	اَنَّ طَلَاقَ	السُّنَّةِ	لَا يَكُوْنُ
انہوں نے کہا	اور ان کا اجماع	پر	بے شک طلا	سنت	نہیں ہے
اِلَّا فِيْ	طُهْرٍ	لَمْ تَمَسَّ	فِيْهِ	وَقَوْلُهُ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
مگر میں	طہر	نہیں مس کیا	اس میں	اور اس کا قول	اس پر درود
وَالسَّلَامُ	فَتِلْكَ	الْعِدَّةُ	الَّتِيْ	اَمَرَ اللّٰهُ	اَنْ يُّطَلَّقَ
اور سلام	پس یہ	عدت	وہ جو	اللہ نے حکم دیا	یہ کہ وہ طلاق دے
لَهَا النِّسَاءُ	دَلِيْلٌ	وَاضِحٌ	عَلٰى	اَنَّ الْعِدَّةَ	هِيَ
اس کے لیے عورتیں	دلیل	واضح	پر	بے شک عدت	وہ
الْاَطْهَارُ	لِكَيْ	يَكُوْنَ	الطَّلَاقُ	مُتَّصِلًا	بِالْعِدَّةِ
طہر	تاکہ	ہو	طلاق	متصل	عدت کے ساتھ
وَيُمْكِنُ	اَنْ يُّتَاوَلَ	قَوْلُهُ	فَتِلْكَ	الْعِدَّةُ	اَيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ممکن ہے	یہ کہ تاویل	اس کے قول	الْعِدَّةِ	لِئَلَّا	پس یہ
فَيَلْكَ	مُدَّةُ اِسْتِبْقَالِ	الْعِدَّةِ	عدت	اس لیے نہیں	بعض ہوتا ہے
پس یہ	مدت آئندہ	عدت	وَالْقُرْءِ	مَا تَمَسَّكَ	الْقُرْءُ
بِالطَّلَاقِ	فِي الْحَيْضِ	اور زیادہ قوی	جو استدلال کیا	بِهٖ	اس کے ساتھ
طلاق کے ساتھ	حیض میں	اِنَّمَا	بے شک عدت	شُرِعَتْ	لِبَرَائَةِ
الثَّانِيْ	اِنَّ الْعِدَّةَ	دوسرا	بے شک عدت	مشروع ہوئی	واسطے بری کرنے
وَبَرَاءَتُهَا	اِنَّمَا تَكُوْنُ	بِالْحَيْضِ	لَا بِالْاَطْهَارِ	وَلِذٰلِكَ	كَانَ
اور اس کا بری ہونا	یہ تو ہوگا	حیض کے ساتھ	نہ کہ طہروں کے ساتھ	اور اس لیے یہ	ہوگی
عِدَّةٌ	مِنْ	اِرْتَفَعَ	الْحَيْضُ	عَنْهَا	بِالْاَيَّامِ
عدت	سے	ختم ہوا	حیض	اس سے	دنوں میں
فَالْحَيْضُ	هُوَ سَبَبُ	الْعِدَّةِ	بِالْاَقْرَاءِ	فَوَجَبَ	اَنْ تَكُوْنَ
حیض	ہو وجہ	عدت	اقراء	واجب ہے	یہ کہ ہو
الْاَقْرَاءُ	هِيَ الْحَيْضُ	وَاحْتَجَّ	مَنْ قَالَ	الْاَقْرَاءُ	هِيَ الْاَطْهَارُ
اقراء	وہ حیض	اور دلیل دی اس نے	جس نے کہا	اقراء	وہ طہر
بِاَنَّ	الْمُعْتَبَرَ	فِيْ بَرَائَةِ	الرَّحِمِ	هُوَ النَّقْلَةُ	مِنَ الطُّهْرِ
بے شک	معتبر	برائت میں	رحم کے	وہ تبدیل ہونا	طہر سے
اِلَى الْحَيْضِ	لَا اِنْقِضَاءِ	الْحَيْضِ	فَلَا مَعْنٰى	لِاعْتِبَارِ	الْحَيْضَةِ
طرف حیض	نہ کہ ختم ہونا	حیض	پس نہیں معنی	اعتبار کے لیے	حیض
الْاَخِيْرَةِ	وَاِذَا	كَانَ	ذٰلِكَ	فَالثَّلَاثُ	الْمُعْتَبَرُ
آخری	اور جب	ہو	یہ	پس تین	معتبر
فِيْهِنَّ	اِلْتِمَامُ	اَعْنِيْ	الْمُشْتَرَطَ	هِيَ الْاَطْهَارُ	الَّتِيْ
اس میں	تمام	مری مراد	مشروط	وہ طہر	وہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ	الْحَيْضَتَيْنِ	وَإِلَّا	الْفَرِيْقَيْنِ	إِحْتِجَاجَاتٌ	طَوِيْلَةٌ
درمیان	دوحیض	اوردونوں کے لیے	فریقوں	دلائل	کثرت
وَمَذْهَبُ	الْحَنِيْفَةِ	أَظْهَرُ	مِنْ جِهَةِ	الْمَعْنٰى	وَحُجَّتُهُمْ
اورمذہب	حنفی	زیادہ ظاہر	جہت سے	معنی	اوران کی دلیل
مِنْ جِهَةِ	الْمَسْمُوْعِ	مُتَسَاوِيَةٌ	أَوْ قَرِيْبٌ	مِنْ مُتَسَاوِيَةٍ	وَلَمْ يَخْتَلِفْ
جہت سے	سنی ہوئی	برابر	یاقریب	برابر کے	اورنہیں اختلاف کیا
الْقَائِلُوْنَ	إِنَّ الْعِدَّةَ	هِيَ	الْأَطْهَارُ	إِنَّهَا	تَنْقَضِيْ
کہنے والے	بے شک عدت	وہ	طہر	بے شک وہ	پوری ہوتی ہے
بِدُخُوْلِهَا	فِي الْحَيْضَةِ	الثَّالِثَةِ	وَاخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا
اس کے داخل ہونے کے ساتھ	حیض میں	تیسرا	اوراختلاف کیا	وہ جو	انہوں نے کہا
إِنَّهَا	الْحَيْضُ	فَقِيْلَ	تَنْقَضِيْ	بِانْقِطَاعِ	الدَّمِ
بے شک وہ	حیض	پس کہا گیا	پوری ہوتی ہے	انقطاع کے ساتھ	خون
مِنَ الْحَيْضَةِ	الثَّالِثَةِ	وَبِهٖ	قَالَ	الْأَوْزَاعِيُّ	وَقِيْلَ
حیض سے	تیسرا	اوراس کے ساتھ	اس نے کہا	امام اوزاعی	اورکہا گیا
حِيْنَ	تُقْتَلُ	مِنَ الْحَيْضَةِ	الثَّالِثَةِ	وَبِهٖ	قَالَ
جس وقت	گزرجائے	حیض سے	تیسرا	اوراس کے ساتھ	اس نے کہا
مِنَ	الصَّحَابَةِ	عُمَرُ بْنُ	الْخَطَّابِ	وَعَلِيٌّ	وَابْنُ مَسْعُوْدٍ
سے	صحابہ	عمر بن	خطاب	اورعلی	اورابن مسعود
وَمِنَ	الْفُقَهَاءِ	الثَّوْرِيُّ	وَإِسْحَاقُ	بْنُ عَبْدٍ	وَقِيْلَ
اور سے	فقہاء	امام ثوری	اوراسحاق	بن عبد	اورکہا گیا
حَتّٰى	يَمْضِيَ	وَقْتُ	الصَّلَاةِ	الَّتِيْ	طَهُرَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک	گزر جائے	وقت	نماز	وہ جو	پاک ہوئی
فِيْ وَقْتِهَا	وَقِيْلَ	إِنَّ	لِلزَّوْجِ	عَلَيْهَا	الرَّجْعَةُ
اس کے وقت میں	اور کہا گیا	بے شک	شوہر کے لیے	اس پر	رجوع کرنا
وَإِنْ فَرَطَتْ	فِي الْغُسْلِ	عِشْرِيْنَ	سَنَةً	حُكِيَ	هٰذَا
اور اگر خوش ہوئی	میں غسل	بیس	سال	حکایت کی گئی	یہ
عَنْ	شَرِيْكٍ	وَقَدْ قِيْلَ	تَنْقَضِيْ	بِدُخُوْلِهَا	فِي الْحَيْضَةِ
سے	شریک	اور تحقیق کہا گیا	پورا کرے	ساتھ دخول کرنے کے	حیض میں
الثَّالِثَةِ	وَهُوَ	أَيْضًا	شَاذٌّ	فَهِيَ	هِيَ
تیسرا	اور وہ	بھی	شاذ و نادر	پس یہ	وہ
حَالُ	الْحَائِضِ	الَّتِيْ	تَحِيْضُ	وَأَمَّا الَّتِيْ	تُطَلَّقُ
حالت	حیض	وہ جو	حیض آیا	اور بہر حال جو	طلاق دی گئی
فَلَا تَحِيْضُ	وَهِيَ فِيْ	سِنِّ الْحَيْضِ	وَلَيْسَ	هُنَالِكَ	رِيْبَةٌ
پس نہ حیض آئے	اور وہ میں	سن حیض	اور نہیں	یہاں	شک
حَمْلٍ	وَلَا سَبَبٍ	مِنْ رِضَاعٍ	وَلَا مَرَضٍ	فَإِنَّهَا	تَنْتَظِرُ
حمل	اور نہ سبب	رضاعت سے	اور بیماری	بے شک وہ	انتظار کرے
عِنْدَ	مَالِكٍ	تِسْعَةَ أَشْهُرٍ	فَإِنْ	لَمْ تَحِضْ	فِيْهِنَّ
نزدیک	امام مالک	نو مہینے	پس اگر	نہ آئے حیض	ان میں
اِعْتَدَّتْ	بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ	فَإِنْ حَاضَتْ	قَبْلَ	أَنْ تَسْتَكْمِلَ	الثَّلَاثَةَ
عدت گزارے	تین ماہ	پس اگر حیض آئے	پہلے	یہ کہ مکمل ہو	تین
الْأَشْهُرِ	اِعْتَبَرَتِ	الْحَيْضَ	وَاسْتَقْبَلَتْ	اِنْتِظَارُهُ	فَإِنْ مَرَّ بِهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینے	اعتبار کرے	حیض	اور متوجہ ہو	اس کا انتظار کرنا	پس اگر گزر جائے اس کے ساتھ
تِسْعَةَ اَشْهُرٍ	قَبْلَ	اَنْ تَحِيْضَ	الثَّانِيَةَ	اِعْتَدَّتْ	ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ
نو مہینے	پہلے	یہ کہ حیض آئے	دوسرا	شمار کرے	تین ماہ
فَاِنْ حَاضَتْ	قَبْلَ	اَنْ تَسْتَكْمِلَ	الثَّالِثَةَ	اَشْهُرٍ	مِنْ اِنْقِطَاعِ
پس اگر حیض آئے	پہلے	یہ کہ مکمل کرے	تیسرا	مہینے	آنے والے سے
الثَّانِيْ	اِنْتَظَرَتِ	الْحَيْضَةَ	الثَّالِثَةَ	فَاِنْ مَرَّ	بِهَا
دوسرا	انتظار کرے	حیض	تیسرا	پس اگر گزر جائے	اس کے ساتھ
تِسْعَةَ اَشْهُرٍ	قَبْلَ	اَنْ تَحِيْضَ	اِعْتَدَّتْ	ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ	فَاِنْ
نو مہینے	پہلے	یہ کہ حیض آئے	شمار کرے	تین مہینے	اس اگر
حَاضَتِ	الثَّالِثَةَ	فِي الثَّالِثَةِ	الْاَشْهُرِ	كَانَتْ	قَدْ
حیض آئے	تیسرا	تیسرے میں	مہینے	ہوگی	تحقیق
اِسْتَكْمَلَتْ	عِدَّةَ	الْحَيْضِ	وَتَمَّتْ	عِدَّتُهَا	وَلِزَوْجِهَا
مکمل کرے	عدت	حیض	اور پورا کرے	اس کی عدت	اور شوہر کے لیے
عَلَيْهَا	الرَّجْعَةُ	مَا لَمْ	تَحِلَّ	وَاخْتَلَفَ	عَنْ
اس پر	رجعت	جب تک نہیں	حلال ہو	اور اختلاف کیا	سے
مَالِكٍ	مِنْ مَتٰى	تَعْتَدُّ	بِالتِّسْعَةِ	اَشْهُرٍ ؟	فَقِيْلَ
امام مالک	جب سے	شمار کرے	ساتھ نو	مہینے؟	پس کہا گیا
مِنْ يَوْمٍ	طُلِّقَتْ	وَهُوَ	قَوْلُهُ	فِي الْمُوَطَّا	وَرَوٰى
دن سے	طلاق دی گئی	اور وہ	اس کا کہنا	مؤطا میں	اور روایت کی
اِبْنُ الْقَاسِمِ	عَنْهُ	مِنْ يَوْمٍ	حَيْضَتِهَا	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
ابن قاسم	اس سے	دن سے	اس کا حیض	اور کہا	ابوحنیفہ
وَالشَّافِعِيُّ	وَالْجَمْهُوْرُ	فِي الْاُنْثٰى	تَرْتَفِعُ	وَهِيَ	لَا تَيْاَسُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام شافعی	اور جمہور	وہ جو میں	ختم ہو	اور وہ	نا امید ہو
مِنْهَا	فِيْ	الْمُسْتَأْنِفِ	أَنَّهَا	تَبْقٰى	اَبَدًا
اس سے	میں	ابتدا کرنے والا	بے شک وہ	باقی رہتا ہے	ہمیشہ
تَنْتَظِرُ	حَتّٰى	تَدْخُلَ	فِي السِّنِّ	الَّذِيْ	قِيَاسٌ
انتظار کرے	یہاں تک	داخل ہو	عمر میں	وہ جو	قیاس کرنا
فِيْهِ	الْمَحِيْضُ	وَحِيْنَئِذٍ	تَعْتَدُّ	بِالْأَشْهُرِ	وَتَحِيْضُ
اس میں	حیض	اور اس وقت	شمار کرے	مہینوں کے ساتھ	اور حیض
قَبْلَ	ذٰلِكَ				
پہلے	اس کے				

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلُ مَالِكٍ مَرْوِيٌّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَوْلُ الْجَمْهُوْرِ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدٍ، وَعُمْدَةُ مَالِكٍ مِنْ طَرِيْقِ الْمَعْنٰى هُوَ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ بِالْعِدَّةِ اِنَّمَا هُوَ يَقَعُ بِهِ بَرَاءَةُ الرَّحِمِ ظَنًّا غَالِبًا بِدَلِيْلِ اَنَّهُ قَدْ تَحِيْضُ الْحَامِلَةُ، وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَعِدَّةُ الْحَمْلِ كَافِيَةٌ فِي الْعِلْمِ بِبَرَاءَةِ الرَّحِمِ، بَلْ هِيَ قَاطِعَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ عِدَّةِ الْيَائِسَةِ، فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ تَمَامِ السَّنَةِ فَالْحُكْمُ لَهَا بِحُكْمِ ذَوَاتِ الْحَيْضِ، وَاحْتُسِبَتْ بِذٰلِكَ الْقُرْءُ، ثُمَّ تَنْتَظِرُ الْقُرْءَ الثَّانِيَ اَوِ السَّنَةَ اِلٰى اَنْ تَمْضِيَ لَهَا ثَلَاثَةُ اَقْرَاءٍ، وَاَمَّا الْجُمْهُوْرُ فَصَارُوْا اِلٰى ظَاهِرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ" وَالَّتِي هِيَ مِنْ اَهْلِ الْحَيْضِ لَيْسَتْ بِيَائِسَةٍ، وَهٰذَا الرَّاْيُ فِيْهِ عُسْرٌ وَحَرَجٌ، وَلَوْقِيْلَ اَنَّهَا تَعْتَدُّ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ لَكَانَ جَيِّدًا اِذَا فُهِمَ مِنَ الْيَائِسَةِ الَّتِيْ لَا يَقْطَعُ بِانْقِطَاعِ حَيْضَتِهَا، وَكَانَ قَوْلُهُ "اِنِ ارْتَبْتُمْ" رَاجِعًا اِلَى الْحُكْمِ لَا اِلَى الْحَيْضِ عَلٰى مَا تَاَوَّلَهُ مَالِكٌ عَلَيْهِ، فَكَانَ مَالِكٌ لَمْ يُطَابِقْ مَذْهَبُهُ تَاْوِيْلَهُ الْاٰيَةَ، فَاِنَّهُ فَهِمَ مِنَ الْيَائِسَةِ هُنَا مَنْ تَقْطَعُ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ اَهْلِ الْحَيْضِ، وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ السِّنِّ. وَلِذٰلِكَ جَعَلَ قَوْلَهُ: "اِنِ ارْتَبْتُمْ" رَاجِعًا اِلَى الْحُكْمِ لَا اِلَى الْحَيْضِ: اَيْ اِنْ شَكَكْتُمْ فِيْ حُكْمِهِنَّ، ثُمَّ قَالَ فِي الَّتِيْ تَبْقٰى تِسْعَةَ اَشْهُرٍ لَا تَحِيْضُ وَهِيَ فِيْ سِنِّ مَنْ تَحِيْضُ اِنَّهَا تَعْتَدُّ بِالْاَشْهُرِ، وَاَمَّا اِسْمٰعِيْلُ وَابْنُ بُكَيْرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الرِّيْبَةَ هٰهُنَا فِي الْحَيْضِ، وَاَنَّ الْيَائِسَ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ هُوَ مَالَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِ بِمَايُئِسَ مِنْهُ بِالْقَطْعِ، فَطَابَقُوْا بِتَاْوِيْلِ الْاٰيَةِ مَذْهَبَهُمُ الَّذِيْ هُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ. وَيَعْنِيْ مَا قَطَعُوْا اِلَّا اَنَّهُ اِنْ فُهِمَ هٰهُنَا مِنَ الْيَائِسِ الْقَطْعُ فَقَدْ يَجِبُ اَنْ تَنْتَظِرَ الدَّمَ وَتَعْتَدَّ بِهِ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ هٰذَا السِّنِّ: اَعْنِيْ سِنَّ الْيَائِسِ، وَاَنَّ مَنْ فُهِمَ مِنَ الْيَائِسِ مَالَا يَقْطَعُ بِذٰلِكَ فَقَدْ يَجِبُ اَنْ تَعْتَدَّ الَّتِيْ اِنْقَطَعَ دَمُهَا عَنِ الْعَادَةِ وَهِيَ فِيْ سِنِّ تَحِيْضُ بِالْاَشْهُرِ، وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ اَهْلِ الظَّاهِرِ.

ترجمہ:

امام مالکؒ کا قول حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اور جمہور فقہاء کا قول ابن مسعودؓ اور زید بن ثابت سے مروی ہے اور بلحاظ درایت امام مالکؒ کی دلیل یہ ہے کہ عدت سے مقصود برات رحم ہے اور اس بارے میں ظن غالب کو مدنظر رکھا جائے گا کہ کبھی کبھی حاملہ کو بھی حیض آ جاتا ہے۔ اور اس سلسلے میں عدت حمل اور برات رحم کے معلوم کرنے کے لیے کافی ہے اور بعد ازاں ائسہ کی عدت (حیض کی آمد سے مایوس عورت) تین ماہ گزارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس سال کے پورا ہونے سے پہلے اسے حیض آ جائے تو اس کی عدت کا حکم حیض والی عورتوں کا سا ہو جائے گا اور وہ قروء کے ساتھ حساب کرے گی اور تین قروء پورے کرے گی جبکہ جمہور فقہاء کی رائے قرآن مجید کے اس فرمان کے ظاہر پر مبنی ہے۔

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملے میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔''

یعنی جو حائضہ ہو وہ یائسہ نہیں ہوتی بہر حال اس رائے میں حرج اور دشواری ضروری موجود ہے اور کہا جائے کہ وہ تین ماہ عدت گزارے گی تو زیادہ بہتر ہوگا کہ یائسہ تو وہی ہے جس کا حیض منقطع ہو گیا ہو ان کا تعلق حکم سے ہے۔ حیض سے نہیں ہے۔ جس طرح کہ امام مالکؒ نے تاویل کی ہے گویا کہ امام مالکؒ کا مسلک ان کی آیت کی تاویل کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں انہوں نے یائسہ اس کو سمجھا ہے جس کے بارے میں یقین ہو جائے کہ اس کو حیض نہیں آتا اور ظاہر ہے کہ یہ صورت سن ایس (حیض کے بند ہونے کی فطری عمر) سے پہلے کی ہے اور اس لیے ان کے نزدیک ان ارتھم کا تعلق حکم سے ہے حیض سے بالکل نہیں ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں ان کے حکم سے شبہ ہو لیکن بعد میں انہوں نے اس بارے میں فرمایا کہ جس کو نو ماہ تک حیض نہ آئے اور وہ حیض کی عمر میں ہو کہ وہ مہینوں سے عدت پوری کرے گی اور ان کے مسلک کے فقہاء اسمٰعیلؒ اور ابن بکیرؒ نے کہا ہے کہ یہاں ربیہ کا تعلق حیض سے ہے اور کلام عرب میں یائس وہی ہے کہ جس سے وہ مایوس ہو اور وہ مایوسی قطعی نہ ہو اور اس طرح انہوں نے آیت کی تاویل کو مسلک مالکؒ کے مطابق بنا دیا ہے کیونکہ اگر یائس کے معنی ہوں کہ وہ قطعی طور پر مایوس ہو جائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ حیض کا انتظار کرتے کرتے حقیقی مایوس کی عمر کو پہنچ جائے جبکہ اگر ایاس کو قطعی نہ سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی جو کہ اہل ظاہر کا قیاس ہے۔

وَ	قَوْلُ	مَالِكٍ	مَرْوِيٌّ	عَنْ	عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ
اور	قول	امام مالک	مروی ہے	سے	عمر بن خطاب
وَ	ابْنِ عَبَّاسٍ	وَ	قَوْلُ	الْجَمْهُوْرِ	قَوْلُ
اور	ابن عباس	اور	قول	جمہور	قول
ابْنِ مَسْعُوْدٍ	وَ	زَيْدٍ	وَ	عُمْدَةُ	مَالِكٍ
ابن مسعود	اور	زید	اور		امام مالک
مِنْ	طَرِيْقِ	الْمَعْنٰى	هُوَ	اَنَّ	الْمَقْصُوْدَ
سے	دلیل	معنی	یہ	یہ کہ	مقصود
بِالْعِلَّةِ	اِنَّمَا	هُوَ	يَقَعُ	بِهٖ	بَرَاءَةُ
عدت سے	بے شک	وہ	رکھا جائے گا	اسکے ساتھ	برات
الرَّحِمِ	ظَنًّا غَالِبًا	بِدَلِيْلٍ	اَنَّهٗ	قَدْ	تَحِيْضُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحم	ظنِ غالب	دلیل کیساتھ	بیشک وہ	تحقیق	حیض
الْكَامِلُ	وَ	إِذَا	كَانَ	ذٰلِكَ	كَذٰلِكَ
کامل	اور	جب	ہو	یہ	اسی طرح
فَعِدَّةُ	الْحَمْلِ	كَافِيَةٌ	فِيْ	الْعِلْمِ	بِبَرَاءَةِ الرَّحِمِ
عدت	حمل	کافی ہے	میں	معلوم	برات رحم کے ساتھ
بَلْ	هِيَ	قَاطِعَةٌ	عَلٰى	ذٰلِكَ	ثُمَّ
کیا	وہ	بعدازاں	پر	اس	پھر
تَعْتَدُّ	بِفَلَاةٍ	اَدْهُرٍ	عِدَّةُ	الْبَايِسَةِ	فَإِنْ
گزارے گی	تین	ماہ	عدت	آئسہ	تو اگر
حَاضَتْ	قَبْلَ	تَمَامِ	السَّنَةِ	حُكْمَ	لَهَا
حیض آگیا	پہلے	پورے ہونے	سال	حکم	اس کا
بِحُكْمِ	ذَوَاتِ	الْحَيْضِ	وَ	أَحْتُسِبَتْ	بِذٰلِكَ
حکم	ذوات	حیض والا ہوگا	اور	حساب کر لی	اس کے ساتھ
الْقُرْءُ	ثُمَّ	تَنْظُرُ	الْقُرْءَ	الثَّانِيَ	أَوْ
قروء	پھر	پورے کرے گی	قروء	دوسرا	یا
السَّنَةَ	إِلٰى	أَنْ	تَمْضِيَ	لَهَا	ثَلَاثَةُ
سال	طرف	یہ کہ	پورا ہو	اس کے لیے	تین
اَلْقُرَاءِ	وَ	أَمَّا	الْجُمْهُوْرُ	فَصَارُوْا	إِلٰى
قروء	اور	بہرحال	جمہور نے	مٹی کیا	طرف
ظَاهِرِ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ	اللَّائِيْ	يَئِسْنَ	مِنَ
ظاہر	فرمان اس بلند ذات کا	اور	وہ جو	مایوس ہوں	سے
الْمَحِيْضِ	مِنْ	نِسَائِكُمْ	إِنِ	ارْتَبْتُمْ	فَعِدَّتُهُنَّ
حیض	سے	تمہاری عورتیں	اگر	ہو تمہیں شک	تو عدت گزارے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثَةُ	اَشْهُرٍ	وَ	اَلَّتِیْ	هِیَ	اُولَاتُ
تین	مہینے	اور	وہ جو	وہ	ہے
الْحَیْضِ	لَیْسَتْ	بِاٰیِسَةٍ	وَ	هٰذَا	الرَّاْیُ
حیض	نہیں ہے	یاسہ کیساتھ	اور	یہ	رائے
فِیْهِ	عُسْرٌ	وَ	حَرَجٌ	وَ	لَوْ
اس میں	دشواری	اور	حرج	اور	اگر
قِیْلَ	اَنَّهَا	تَعْتَدُّ	بِثَلَاثَةِ	اَشْهُرٍ	لَكَانَ
کہا گیا	بے شک وہ	گزارے گی	تین	ماہ	ہے اس کیلئے
جَیِّدًا	اِذَا	فُهِمَ	مِنَ	الْمَایِسَةِ	الَّتِیْ
زیادہ بہتر	جب	سمجھی جائے	سے	آ کسہ	وہ جو
لَا	یَقْطَعُ	بِانْقِطَاعِ	حَیْضَتِهَا	وَ	كَانَ
نہیں	منقطع ہوا	انقطاع کے ساتھ	اس کا حیض	اور	ہے
قَوْلُهٗ	اِنِ	ارْتَبْتُمْ	رَاجِعًا	اِلَی	الْحُكْمِ
فرمان اس کا	اگر	تم شک کرو	لوٹنے	طرف	حکم
لَا	اِلَی	الْحَیْضِ	عَلٰی	مَا	تَاْوَّلَهٗ
نہیں	طرف	حیض	پر	نہیں	ان کی تاویل
مَالِكٌ	عَلَیْهِ	فَكَانَ	مَالِكًا	لَمْ	یُطَابِقْ
امام مالک	ان پر	تو ہے	امام مالک کی	نہیں	مطابق
مَذْهَبُهٗ	تَاْوِیْلَهٗ	الْاٰیَةِ	فَاِنَّهٗ	فَهِمَ	مِنْ
ان کا مذہب	تاویل	آیت	کیونکہ	سمجھا ہے	سے
تَقْطَعُ	عَلٰی	اَنَّهَا	لَیْسَتْ	مِنْ	اُولَاتِ
ختم ہو جائے	پر	بے شک وہ	نہیں ہے	سے	حمل
الْحَیْضِ	وَ	هٰذَا	لَا	یَكُوْنُ	اِلَّا
حیض	اور	یہ	نہیں	ہے	مگر
مِنْ	قَبْلِ	السِّنِّ	وَ	لِذٰلِكَ	جَعَلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے	پہلے	سنِ ایس	اور	اس کے لیے	بنایا
قَوْلَهٗ	اِنِ ارْتَبْتُمْ	رَاجِعًا	اِلٰى	الْحُكْمِ	لَا
اس کے قول کو	اگر تم شک کرو	لوٹنے	طرف	حکم	نہیں ہے
اِلَى	الْحَيْضِ	أَيْ	اِنْ	شَكَكْتُمْ	فِيْ
طرف	حیض کے	یعنی	اگر	پیشک ہو تمہیں	میں
حُكْمِهِنَّ	ثُمَّ	قَالَ	فِيْ	الَّتِيْ	تَبْقٰى
ان کے حکم	پھر	کہا	میں	وہ جو	باقی ہو
تِسْعَةَ	أَشْهُرٍ	لَا	تَحِيْضُ	وَ	هِيَ
نو	ماہ	نہیں	حیض	اور	وہ
فِيْ	سَنِّ	مَنْ	تَحِيْضُ	اَنَّهَا	تَعْتَدُّ
میں	عمر	جو	حیض	بے شک وہ	گزارے گی (عدت)
بِالْأَشْهُرِ	وَ	أَمَّا	اِسْمٰعِيْلُ	وَ	ابْنُ بُكَيْرٍ
مہینوں سے	اور	بہرحال	اسماعیل	اور	ابن بکیر
مِنْ	أَصْحَابِهٖ	فَذَهَبُوْا	اِلٰى	أَنَّ	الرِّيْبَةَ
سے	ان کے ساتھی	تو ان کا مذہب	طرف	یہ کہ	ریبہ
هٰهُنَا	فِيْ	الْحَيْضِ	وَ	أَنَّ	الْيَائِسَ
یہاں	سے	حیض	اور	بے شک	یائس
فِيْ	كَلَامِ	الْعَرَبِ	هُوَ	مَا	لَمْ
میں	کلام	عرب	وہ	جو	نہیں
يَحْكُمْ	عَلَيْهِ	بِمَايِئْسِ	مِنْهُ	بِالْقَطْعِ	فَطَابَقُوْا
فیصلہ کیا	اس پر	مایوس	اس سے	قطع کرنا	مطابق بنا دیا
بِتَأْوِيْلِ	الْآيَةِ	مَذْهَبُهُمْ	الَّذِيْ	هُوَ	مَذْهَبُ
تاویل کیساتھ	آیت	ان کا مسلک	جو	وہ	مذہب
مَالِكٍ	وَ	نِعْمَ	مَا	فَعَلُوْا	لِأَنَّهٗ
امام مالک	اور	ہاں	جو	بنایا	کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ	فُهِمَ	هٰهُنَا	مِنَ	الْيَاسِ	الْقَطْعِ
اگر	سمجھا گیا	یہاں	سے	یأس	قطعی طور
فَقَدْ	يَجِبُ	أَنْ	تَنْتَظِرَ	الدَّمَ	وَ
توتحقیق	واجب ہے	یہ کہ	انتظار کرے	خون کا	اور
تَعْتَدَّ	بِهٖ	حَتّٰى	تَكُوْنَ	فِيْ	هٰذَا
گزارے گی (عدت)	اس پر	یہاں تک کہ	ہو	میں	یہ
السِّنِّ	أُعْنِيْ	مَنَّ	الْيَائِسِ	وَ	أَنَّ
عمر	میری مراد	سن	یأس	اور	بے شک
مَنْ	فُهِمَ	مِنَ	الْيَائِسِ	مَا	لَا
جو	سمجھے	سے	یأس	جو	نہیں
يَقْطَعُ	بِذٰلِكَ	فَقَدْ	يَجِبُ	أَنْ	تَعْتَدَّ
قطع کرتا ہے	اس کے ساتھ	توتحقیق	واجب ہے	یہ کہ	گزارے عدت
الَّتِيْ	اِنْقَطَعَ	دَمُهَا	عَنِ	الْعَادَةِ	وَ
وہ جو	منقطع ہوا	اس کا خون	سے	عادت	اور
هِيَ	فِيْ	سِنِّ	تَحِيْضُ	بِالْأَشْهُرِ	وَ
وہ	میں	عمر	حیض	مہینوں کے ساتھ	اور
هُوَ	قِيَاسُ	قَوْلِ	أَهْلِ	الظَّاهِرِ	
وہ	قیاس	قول	اہل	ظاہر کا ہے	

لِأَنَّ الْيَائِسَةَ فِي الطَّرَفَيْنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِدَّةِ لَا بِالْأَقْرَاءِ وَلَا بِالشُّهُوْرِ. وَأَمَّا الْفَرْقُ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَا قَبْلَ التِّسْعَةِ وَمَا بَعْدَهَا فَاسْتِحْسَانٌ. وَأَمَّا الَّتِيْ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا لِسَبَبٍ مَعْلُوْمٍ مِثْلَ رِضَاعٍ أَوْ مَرَضٍ، فَإِنَّ الْمَشْهُوْرَ عِنْدَ مَالِكٍ أَنَّهَا تَنْتَظِرُ الْحَيْضَ فَصَارَ الزَّمَانُ أَمْ طَالَ، وَقَدْ قِيْلَ إِنَّ الْمَرِيْضَةَ مِثْلُ الَّتِيْ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا لِغَيْرِ سَبَبٍ. وَأَمَّا الْمُسْتَحَاضَةُ فَعِدَّتُهَا عِنْدَ مَالِكٍ سَنَةٌ إِذَا لَمْ تُمَيِّزْ بَيْنَ الدَّمَيْنِ، فَإِنْ مُيِّزَتْ بَيْنَ الدَّمَيْنِ فَعِدَّةُ رِوَايَتَانِ: إِحْدَاهُمَا أَنَّ عِدَّتَهَا السَّنَةُ. وَالْأُخْرٰى أَنَّهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْمَلُ عَلَى التَّمْيِيزِ فَتَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ، وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ : عِدَّتُهَا الْأَقْرَاءُ إِنْ تَمَيَّزَتْ لَهَا وَإِنْ لَّمْ تَتَمَيَّزْ لَهَا فَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: عِدَّتُهَا بِالتَّمْيِيزِ إِذَا انْفَصَلَ عَنْهَا الدَّمُ، فَيَكُوْنُ الْأَحْمَرُ الْقَانِيُّ مِنَ الْحَيْضَةِ. وَيَكُوْنُ الْأَصْفَرُ مِنْ أَيَّامِ الطُّهْرِ، فَإِنْ طَبَقَ عَلَيْهَا الدَّمُ اعْتَدَّتْ بِعَدَدِ أَيَّامِ حَيْضَتِهَا فِيْ صِحَّتِهَا وَإِنَّمَا ذَهَبَ مَالِكٌ إِلَى بَقَاءِ السُّنَّةِ لِأَنَّهُ جَعَلَهَا مِثْلَ الَّتِيْ لَا تَحِيْضُ وَهِيَ مِنْ أَهْلِ الْحَيْضِ، وَالشَّافِعِيُّ إِنَّمَا ذَهَبَ فِي الْعَارِفَةِ أَيَّامَهَا أَنَّهَا تَعْمَلُ عَلَى مَعْرِفَتِهَا قِيَاسًا عَلَى الصَّلَاةِ لِقَوْلِهِ ﷺ لِلْمُسْتَحَاضَةِ: "اُتْرُكِيْ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ فَإِذَا ذَهَبَ عَنْكِ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ الدَّمَ" وَإِنَّمَا اعْتَبَرَ التَّمْيِيْزَ مَنِ اعْتَبَرَهُ لِقَوْلِهِ م لِفَاطِمَةَ بِنْتِ جَيْشٍ " إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" خَرَّجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَإِنَّمَا ذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَى عِدَّتِهَا بِالشُّهُوْرِ إِذَا اخْتَلَطَ عَلَيْهَا الدَّمُ، لِأَنَّهُ مَعْلُوْمٌ فِي الْأَغْلَبِ أَنَّهَا فِيْ كُلِّ شَهْرٍ تَحِيْضُ، وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْعِدَّةَ بِالشُّهُوْرِ عِنْدَ ارْتِفَاعِ الْحَيْضِ، وَخِفَاؤُهُ كَارْتِفَاعِهِ. وَأَمَّا الْمُسْتَحَاضَةُ: أَعْنِيْ الَّتِيْ تَجِدُ حِسًّا فِيْ بَطْنِهَا تَظُنُّ بِهِ أَنَّهُ حَمْلٌ فَإِنَّهَا تَمْكُثُ أَكْثَرَ مُدَّةِ الْحَمْلِ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ، فَقِيْلَ فِي الْمَذْهَبِ أَرْبَعُ سِنِيْنَ، وَقِيْلَ خَمْسُ سِنِيْنَ، وَقَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ: تِسْعَةُ أَشْهُرٍ، وَلَا خِلَافَ أَنَّ انْقِضَاءَ عِدَّةِ الْحَوَامِلِ لِوَضْعِ حَمْلِهِنَّ: أَعْنِيْ الْمُطَلَّقَاتِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" وَأَمَّا الزَّوْجَاتُ غَيْرُ الْحَرَائِرِ فَإِنَّهُنَّ يُنَقِّصْنَ أَيْضًا بِتِلْكَ الْأَقْسَامِ بِعَيْنِهَا، أَعْنِيْ حَيْضًا وَّيَائِسَاتٍ وَّمُسْتَحَاضَاتٍ مُرَتَّفِعَاتِ الْحَيْضِ مِنْ غَيْرِ يَائِسَاتٍ، فَأَمَّا الْحَيْضُ الَّتِيْ يَائِسَتُهُنَّ حَيْضَتُهُنَّ، فَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى أَنَّ عِدَّتَهُنَّ حَيْضَتَانِ، وَذَهَبَ دَاوُدُ وَأَهْلُ الظَّاهِرِ إِلَى أَنَّ عِدَّتَهُنَّ ثَلَاثُ حَيْضٍ كَالْحُرَّةِ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ.

ترجمہ:

ان کا کہنا ہے کہ یائسہ طرفین نہ قروء سے عدت گزارے گی اور نہ مہینوں سے عدت گزارے گی۔ اس سلسلے میں نو سے قبل اور اس کے بعد کا فرق استحسال کے طور پر ہے۔ جس کا حیض رضاعت یا بیماری جیسے کسی معلوم سبب کی وجہ سے بند ہوا ہو۔ تو امام مالکؒ کے نزدیک وہ حیض کا انتظار کرے گی چاہے وہ مدت کم ہو یا مدت زیادہ ہو اور اس کے علاوہ یہ بھی ایک رائے ہے کہ بیمار بھی اس عورت کی طرح ہے جس کا حیض بلاسبب بند ہو گیا ہو۔ امام مالکؒ کے نزدیک مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔ بشرطیکہ وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ کر سکتی ہو۔ اگر اس میں فرق کر سکتی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس حوالے سے دو روایات ہیں ایک یہ کہ اس کی عدت ایک سال ہے اور دوری یہ کہ وہ اپنے فرق کرنے کی صلاحیت کی بنیاد پر قروء شمار کرے گی لیکن امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ اس میں فرق نہیں کر سکتی تو پھر وہ تین مہینے ہے۔ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ وہ فرق کر کے عدت پوری کرے کہ حیض کا خون تیز سرخ اور استحاضہ کا خون پتلا ہوتا ہے۔ اور اگر اس بارے میں اس کو معلوم نہ ہو تو اپنی صحت کے زمانے کے حیض کے ایام کو شمار کر کے عدت پوری کرے۔ امام مالکؒ نے پورا سال قید میں گزارنے کی عدت اس وجہ سے لگائی ہے کہ یہ عورت اس عورت کی طرح ہے جس کو حیض کی عمر میں حیض نہ آتا ہو اور امام شافعیؒ نے ایام کو یاد رکھنے والی کی عدت ایام کے حساب سے اس لیے مقرر کی ہے کہ انہوں نے اس کو نماز پر قیاس کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مستحاضہ کو فرمایا تھا کہ:

''اپنے حیض کے دنوں کے حساب سے نماز چھوڑ دو اور اس کے بعد نہا دھو کر نماز ادا کرو۔''

اور خون میں امتیاز کا قول اس لیے اختیار کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فاطمہ بنت حبیش سے فرمایا تھا کہ:

''حیض کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس کو پہچانا جا سکتا ہے اور جب اس خون کو دیکھو تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر کے نماز ادا کرو کیونکہ وہ خون رگ ہے۔''

(ابوداؤد)

بہر حال جن فقہاء نے مہینوں کے حساب سے عدت گزارنے کا قول اختیار کیا ہے تو وہ اس صورت میں جبکہ مستحاضہ تمیز نہ کر سکے (خون حیض اور استحاضہ میں) اس لیے کہ غالباً عورت کو ہر مہینے حیض آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حیض بند ہو جانے پر مہینوں کے حساب سے عدت مقرر کی ہے اور حیض کی تمیز ختم ہو جانا اس کے بند ہو جانے کے بالکل برابر ہے۔ مستراب یعنی ایسی عورت جو اپنے پیٹ میں بچے کی حرکت محسوس کرے اسے یہ گمان ہو کہ یہ حمل ہے تو وہ مدت حمل انتظار کرے گی اور اس حوالے سے فقہاء میں اختلاف موجود ہے کہ مسلک مالکیہ میں مدت انتظار چار سال اور پانچ سال بیان کی گئی ہے اور اہل ظاہر نے مدت انتظار نو ماہ قرار دی ہے اس بارے میں فقہاء میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''کہ حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا حمل وضع ہو جائے۔''

غیر آزاد بیویوں کی بھی یہی اقسام ہیں یائسہ ہو (حیض کی طبعی عمر گزر چکی ہو۔ مستحاضہ ہو یا حیض کی مدت عمر ہو مگر ان کو حیض نہ آتا ہو جن باندی بیویوں کو حیض آتا ہو جمہور فقہاء کے نزدیک ان کی عدت دو حیض ہے ارداؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک ان کی عدت آزاد عورتوں کی طرح تین حیض ہے اور یہی رائے ابن سیرینؒ کی ہے۔

لِاَنَّ	اَلْيَائِسَةَ	فِيْ	الطَّرْفَيْنِ	لَيْسَ	هِيَ
اس لیے کہ	یائسہ	میں	طرفین	نہیں	وہ
عِنْدَ	هُمْ	مِنْ	أَهْلِ	اَلْعِدَّةِ	لاَ
نزدیک	اُن کے	سے	اہل	عدت	نہیں
بِالْاَقْرَاءِ	وَ	لاَ	بِالشُّهُوْرِ	وَ	اَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرء کیساتھ	اور	نہ	مہینوں	اور	بہرحال
اَلْفَرْقُ	فِیْ	ذٰلِکَ	بَیْنَ	مَا	قَبْلَ
فرق	میں	اس	درمیان	جو	پہلے
التِّسْعَةِ	وَ	مَا	بَعْدَ	هَا	فَاسْتِحْسَانٌ
نو	اور	جو	بعد	اس کے	استحسال کے طور پر
وَ	أَمَّا	الَّتِیْ	اِرْتَفَعَتْ	حَیْضَتُهَا	لِسَبَبٍ
اور	بہرحال	وہ جو	بند ہو جائے	جس کا حیض	وجہ سبب
مَعْلُوْمٍ	مِثْلَ	رِضَاعٍ	أَوْ	مَرَضٍ	فَإِنَّ
معلوم ہو	جیسے	رضاعت	یا	بیماری	تو بے شک
اَلْمَشْهُوْرَ	عِنْدَ	مَالِکٍ	أَنَّهَا	تَنْتَظِرُ	اَلْحَیْضَ
مشہور	نزدیک	امام مالک	بے شک وہ	انتظار کرے گی	حیض کا
قَصَرَ	الزَّمَانُ	أَمْ	طَالَ	وَ	قَدْ
کم	مدت	یا	زیادہ مدت	اور	تحقیق
قِیْلَ	أَنَّ	اَلْمَرِیْضَةَ	مِثْلَ	اَلَّتِیْ	تَرْتَفِعُ
کہا گیا ہے	بے شک	بیمار بھی	اسکی طرح ہے	وہ جو	بند ہو گیا ہو
حَیْضَتُهَا	لِغَیْرِ	سَبَبٍ	وَ	أَمَّا	اَلْمُسْتَحَاضَةُ
اس کا حیض	بلا	سبب	اور	بہرحال	مستحاضہ
فَعِدَّتُهَا	عِنْدَ	مَالِکٍ	سَنَةٌ	إِذَا	لَمْ
تو اس کی عدت	نزدیک	امام مالک	ایک سال	جب	نہ
تَمَیَّزَ	بَیْنَ	اَلدَّمَیْنِ	فَإِنْ	مُیِّزَتْ	بَیْنَ
فرق کر سکتی ہو	درمیان	دو خون	تو اگر	فرق	درمیان
اَلدَّمَیْنِ	فَعِنْدَهُ	رِوَایَتَانِ	اِحْدَاهُمَا	أَنَّ	عِدَّتَهَا
خون	ان کے پاس	دو روایات ہیں	اُن دونوں میں سے ایک	بے شک	اس کی عدت
اَلسَّنَةُ	وَالْأُخْرٰی	أَنَّهَا	تَعْتَدُّ	عَلَی	اَلتَّمْیِیْزِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سال	اور	بے شک وہ	عمل کرے گی	پر	فرق
فَتَعْتَدُّ	بِالْاَقْرَاءِ	وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	عِدَّتُهَا
تو گزارے گی	قروء کیساتھ	اور	فرمایا	امام ابوحنیفہ	اس کی عدت
عدتها	الْاَقْرَاءُ	اِنْ	تَمَيَّزَتْ	لَهَا	وَ
اس کی عدت	قروء ہے	اگر	فرق کرسکتی ہو	اس کا	اور
اِنْ	لَمْ	تَتَمَيَّزْ	لَهَا	ثَلَاثَةَ	اَشْهُرٍ
اگر	نہ	فرق کرسکتی ہو	اس کے لیے	تین	ماہ ہیں
وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	عِدَّتُهَا	بِالتَّمَيُّزِ	اِذَا
اور	فرمایا	امام شافعی نے	اس کی عدت	فرق	جب
اَلْفَصْلُ	عَنْهَا	الدَّمُ	فَيَكُوْنُ	اَلْاَحْمَرُ	اَلْقَانِيُ
ختم ہو	اس سے	خون	تو ہوتا ہے	پیلا	سخت
مِنَ	اَلْحَيْضَةِ	وَ	يَكُوْنُ	اَلْاَصْفَرُ	مِنْ
سے	حیض	اور	ہوتا ہے	مٹیالا	سے
اَيَّامِ	اَلطُّهْرِ	فَاِنْ	طَبَقَ	عَلَيْهَا	اَلدَّمُ
ایام	طہر	تو اگر	منطبق کے	اس پر	خون
بِعَدَدِ	اَيَّامِ	حَيْضَتِهَا	فِيْ	صِحَّتِهَا	وَ
شمار کرے	ایام	اس کا حیض	میں	اس کی صحت	اور
اِنَّمَا	ذَهَبَ	مَالِكٌ	اِلٰى	بَقَاءِ	اَلسَّنَةِ
بے شک	گیا	امام مالک	طرف	پورا	سال
لِاَنَّهُ	جَعَلَهَا	مِثْلَ	اَلَّتِيْ	لَا	تَحِيْضُ
کیونکہ	بنایا ہے اسکو	مثل	وہ جو	نہیں	حیض
وَ	هِيَ	مِنْ	اَهْلِ	اَلْحَيْضِ	وَ
اور	وہ	سے	اہل	حیض	اور
اَلشَّافِعِيُّ	اِنَّمَا	ذَهَبَ	فِيْ	اَلْعَارِفَةِ	اَيَّامُهَا
امام شافعی	بے شک	گیا	میں	یاد رکھنے والی	اس کے ایام
اَنَّهَا	تَعْمَلُ	عَلٰى	مَعْرِفَتِهَا	قِيَاسًا	عَلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک وہ	مقرر کرتی ہے	پر	اس کی معرفت	قیاس	پر
الصَّلاَةِ	لِقَوْلِهٖ	ﷺ	لِلْمُسْتَحَاضَةِ	اُتْرُكِي	الصَّلاَةَ
نماز	فرمان آپ کا	ﷺ	مستحاضہ کیلئے	چھوڑ دے تو	نماز
أَيَّامَ	أَقْرَائِكِ	فَإِذَا	ذَهَبَ	عَنْكِ	قَدْرَهَا
ایام	تیرا قرو	تو جب	گیا	تجھ سے	اس کی مقدار
فَاغْسِلِي	الدَّمَ	وَ	إِنَّمَا	اِعْتَبَرَ	التَّمْيِيْزَ
تو دھو تو	خون کو	اور	بے شک	اعتبار کیا	امتیاز
مِنَ	اعْتَبَرَهُ	لِقَوْلِهٖ	لِفَاطِمَةَ بِنْتِ حُبَيْشٍ	إِذَا	كَانَ
جس نے	اسے اعتبار کیا	بسبب اس کا قول	فاطمہ بنتِ حبیش	جب	ہو
دَمُ	الْحَيْضِ	فَإِنَّهُ	دَمٌ	أَسْوَدُ	يُعْرَفُ
خون	حیض	تو بے شک وہ	پس جب	سیاہی مائل	پہچانا جا سکتا ہے
فَإِذَا	كَانَ	ذٰلِكَ	فَأَمْسِكِي	عَنِ	الصَّلاَةِ
پس جب	ہو	یہ	تو رک جا	سے	نماز
فَإِذَا	كَانَ	الْآخَرُ	فَتَوَضَّئِي	وَ	صَلِّي
تو جب	ہو	دوسری طرح کا	تو وضو کر	اور	نماز
فَإِنَّمَا	هُوَ	عِرْقٌ	خَرَّجَهُ	أَبُوْ دَاوُدَ	وَ
پس بے شک	وہ	رگ ہے	روایت اُس کو	امام ابوداود نے	اور
إِنَّمَا	ذَهَبَ	مَنْ	ذَهَبَ	إِلٰى	عِدَّتِهَا
بے شک	اختیار کیا	جنہوں نے	گئے ہیں	طرف	اس کی عدت
بِالشُّهُوْرِ	إِذَا	اِخْتَلَطَ	عَلَيْهَا	الدَّمُ	لِأَنَّهُ
مشہور کیساتھ	جب	مل جائے	اس پر	خون	کیونکہ
مَعْلُوْمٌ	فِي	الْأَغْلَبِ	أَنَّهَا	فِي	كُلِّ
معلوم	میں	غالب	بے شک وہ	میں	ہر
شَهْرٍ	تَحِيْضُ	وَ	قَدْ	جَعَلَ	اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینے	حیض	اور	تحقیق	بنایا	اللہ تعالیٰ نے
الْعِدَّةَ	بِالشُّهُوْرِ	عِنْدَ	اِرْتِفَاعِ	الْحَيْضِ	وَ
عدت کو	مشہور کیساتھ	وقت	ختم ہونے	حیض کے	اور
خِفَاؤُهُ	كَارْتِفَاعِهِ	وَ	أَمَّا	الْمُسْتَرَابَةُ	أَعْنِيْ
اس کا بند ہونا	جیسا کہ ختم ہوا وہ	اور	بہرحال	مترابہ	میری مراد
الَّتِيْ	تَجِدُ	حِسًّا	فِيْ	بَطْنِهَا	تَظُنُّ
وہ جو	پائے	حرکت	میں	اپنے پیٹ	گمان ہو
بِهٖ	أَنَّهُ	حَمْلٌ	فَإِنَّهَا	تَمْكُثُ	أَكْثَرَ
اس کے ساتھ	بے شک وہ	حمل	تو بے شک وہ	انتظار کرے	زیادہ
مُدَّةَ	الْحَمْلِ	وَ	قَدْ	اِخْتَلَفَ	فِيْهِ
مدت	حمل	اور	تحقیق	اختلاف ہے	اس میں
فَقِيْلَ	فِيْ	الْمَذْهَبِ	أَرْبَعُ	سِنِيْنَ	وَ
تو کہا گیا	میں	مذہب	چار	سال ہے	اور
قِيْلَ	خَمْسُ	سِنِيْنَ	وَ	قَالَ	أَهْلُ
کہا گیا ہے	پانچ	سال ہے	اور	فرمایا	اہل
الظَّاهِرِ	تِسْعَةُ	أَشْهُرٍ	وَ	لَا	خِلَافَ
ظاہر نے	نو	مہینے	اور	نہیں	کوئی اختلاف
أَنَّ	اِنْقِضَاءَ	عِدَّةِ	الْحَوَامِلِ	لِوَضْعِ	حَمْلِهِنَّ
بے شک	پورا کرنا	عدت	حمل	وضع	اس کا حمل
أَعْنِيْ	الْمُطَلَّقَاتِ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ	أُوْلَاتُ الْأَحْمَالِ	أَجَلُهُنَّ
میری مراد	طلاق شدہ عورتیں	فرمان اس بلند ذات کا	اور	حاملہ عورتیں	ان کی عدت کی
أَنْ	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	وَ	أَمَّا	الزَّوْجَاتُ
یہ کہ	وضع ہو جائے	اُن کا حمل	اور	بہرحال	بیویاں
غَيْرُ	الْحَرَائِرِ	فَإِنَّهُنَّ	يَنْقَسِمْنَ	أَيْضًا	بِذٰلِكَ
غیر	آزاد	تو بے شک وہ	اقسام	بھی	یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَقْسَامِ	بِعَيْنِهَا	أَنِيْ	حَيْضًا	وَ	يَائِسَاتِ
اقسام		میری مراد	حیض	اور	یائستہ
وَ	مُسْتَحَاضَاتِ	مُرْتَفِعَاتِ	الْحَيْضِ	مِنْ	غَيْرِ
اور	مستحاضہ	ختم کرنے والیاں	حیض	سے	غیر
يَائِسَاتِ	فَأَمَّا	الْحَيْضُ	الَّتِيْ	يَأْتِيْهِنَّ	فَالْجُمْهُوْرُ
یائستہ	تو بہرحال	حیض	وہ جو	آئے ان کو	تو جمہور
عَلٰى	أَنَّ	عِدَّتَهُنَّ	حَيْضَتَانِ	وَ	ذَهَبَ
پر	بے شک	ان کی عدت	دو حیض ہیں	اور	مسلک
دَاوُدُ	وَ	أَهْلُ	الظَّاهِرِ	إِلٰى	أَنَّ
امام داود	اور	اہل	ظاہر	طرف	بیشک
عِدَّتَهُنَّ	ثَلَاثُ	حَيْضٍ	كَالْحُرَّةِ	وَ	بِهٖ
ان کی عدت	تین	حیض ہیں	آزاد کی طرح	اور	یہی
قَالَ	ابْنُ سِيْرِيْنَ				
فرمایا	ابن سیرین نے				

فَأَهْلُ الظَّاهِرِ اعْتَمَدُوْا عُمُوْمَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ"وَهِيَ مِمَّنْ يَنْطَلِقُ عَلَيْهَا اِسْمُ الْمُطَلَّقَةِ. وَاعْتَمَدَ الْجُمْهُوْرُ تَخْصِيْصَ هٰذَا الْعُمُوْمِ بِقِيَاسِ الشِّبْهِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ شَبَّهُوْا الْحَيْضَ بِالطَّلَاقِ وَالْحَدِّ، اَعْنِيْ كَوْنَهٗ مُتَنَصِّفًا مَعَ الرِّقِّ، وَاَنَّمَا جَعَلُوْهَا حَيْضَتَيْنِ لِأَنَّ الْحَيْضَةَ الْوَاحِدَةَ لَا تَتَنَصَّفُ وَاَمَّا الْاَمَةُ الْمُطَلَّقَةُ الْيَائِسَةُ مِنَ الْحَيْضِ اَوِ الصَّغِيْرَةِ فَاِنَّ مَالِكًا وَاَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالُوْا: عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْحَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَاَبُوْثَوْرٍ وَّجَمَاعَةٌ: عِدَّتُهَا شَهْرٌ وَّنِصْفُ شَهْرٍ نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ، وَهُوَالْقِيَاسُ اِذَا قُلْنَا بِتَخْصِيْصِ الْعُمُوْمِ، فَكَاَنَّ مَالِكًا اِضْطَرَبَ قَوْلُهٗ فَمَرَّةً اَخَذَ بِالْعُمُوْمِ، وَذٰلِكَ فِي الْيَائِسَاتِ، وَمَرَّةً اَخَذَ بِالْقِيَاسِ، وَذٰلِكَ فِيْ ذَوَاتِ الْحَيْضِ، وَالْقِيَاسُ فِيْ ذٰلِكَ وَاحِدٌ، وَاَمَّا الَّتِيْ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ فَالْقَوْلُ فِيْهَا هُوَالْقَوْلُ فِي الْحُرَّةِ، وَالْخِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ الْمُسْتَحَاضَةُ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ قَبْلَ الدُّخُوْلِ لَاعِدَّةَ عَلَيْهَا. وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ رَاجَعَ امْرَاَتَهٗ فِي الْعِدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا هَلْ تَسْتَاْنِفُ عِدَّةً اَمْ لَا؟فَقَالَ جُمْهُوْرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ: تَسْتَأْنِفُ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: تَبْنِي فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِهَا الْأَوَّلِ، وَهُوَ أَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ، وَقَالَ دَاوُدُ: لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تَتِمَّ عِدَّتَهَا وَلَا عِدَّةَ مُتَالِفَةٍ وَ بِالْجُمْلَةِ فَعِنْدَ مَالِكٍ أَنَّ كُلَّ رَجْعَةٍ تَهْدِمُ الْعِدَّةَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَسِيسٌ، مَاخَلَا رَجْعَةَ الْمُوْلِيْ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: إِذَا طَلَّقَهَا بَعْدَ الرَّجْعَةِ وَقَبْلَ الْوَطْءِ لَبِثَ عَلَى عِدَّتِهَا الْأُوْلَى، وَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ أَظْهَرُ.

ترجمہ:

اہلِ ظاہر کے مسلک کی دلیل یہ قرآن کی آیت ہے کہ:

''جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو تین مرتبہ ایام ماہوار آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھے۔''

اور مطلقہ وہ ہے اور جس پر یہ لفظ صادق آئے یعنی جس کو طلاق دی گئی ہو (چاہے وہ آزاد عورت ہو یا غلام عورت ہو) اور جمہور فقہاء کے نزدیک یہ عموم قیاس شبہہ سے خاص ہو گیا ہے یعنی انہوں نے حیض کو طلاق اور حد سے تشبیہ دی ہے اور دو حیض عدت اس وجہ سے مقرر کی ہے کہ ایک حیض کے اجزاء نہیں ہو سکتے (اس سے مراد ڈیڑھ حیض عدت نہیں ہو سکتی) یعنی حیض کو بھی بر بنائے رق نصف کر دیا۔ جو مطلقہ باندی آئسہ ہو یا کم سن ہو تو امام مالکؒ اور اکثر اہلِ مدینہ کے نزدیک اس کی عدت تین مہینے ہے اور امام شافعیؒ ابوثورؒ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور بہت سے فقہاء کے نزدیک آزاد عورت کی عدت کا نصف یعنی ڈیڑھ مہینہ ہے اور یہ رائے عوام کی تخصیص کی صورت میں مطابق قیاس ہے۔ گویا امام مالکؒ کی رائے میں مجہول موجود ہے کہ انہوں نے یائسہ میں قیاس کو حالانکہ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے وہ دونوں میں یکساں ہے اور جن باندی بیوی کا حیض بغیر کسی سبب کے بند ہو تو اس کے بارے میں ہے اور اسی طرح ان کے مسلک کے فقہاء میں اختلاف بھی ہے اور ان کی یہی رائے مستحاضہ کے بارے میں ہے۔ بہرحال اس امر پر مسلک مالکیہ کا آپس میں اتفاق ہے کہ مطلقہ قبل دخول پر عدت نہیں ہے۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی سے دورانِ عدت طلاق رجعی کے بعد رجوع کر لیا اور پھر صحبت سے پہلے اس کو چھوڑ دیا کہ کیا وہ مطلقہ اپنی عدت از سرِ نو شروع کرے گی اور امام شافعیؒ کا ایک قول یہ ہے کہ وہ اپنی پہلی طلاق سے ہی اپنی عدت برقرار رکھے گی لیکن امام داؤد کہتے ہیں کہ وہ نہ تو عدت پوری کرے گی اور نہ از سرِ نو عدت کا آغاز کرے گی امام مالکؒ کے نزدیک ہر رجوع سے سابقہ عدت ختم ہو جاتی ہے۔ چاہے رجوع کے بعد صحبت ہوئی ہو یا صحبت نہ ہوئی ہو سوائے ایلاء کرنے والے کے رجوع کے امام شافعیؒ یہ کہتے ہیں کہ اگر رجوع کے بعد اور وطی سے پہلے طلاق دے دی تو وہ اپنی پہلی عدت برقرار رہے گی۔ امام شافعیؒ کی یہ رائے زیادہ واضح ہے۔

فَأَهْلُ	الظَّاهِرِ	اِعْتَمَدُوْا	عُمُوْمَ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ
تو اہلِ	ظاہر	انہوں نے اعتماد کیا	دلیل	فرمان اس بلند ذات کا	اور
الْمُطَلَّقَاتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلَاثَةَ	قُرُوْءٍ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق دی گئیں عورتیں	اپنے آپ کو	تین	قروء	اور	وہ
هِيَ	مِمَّنْ	يُنْطَلِقُ	عَلَيْهَا	اِسْمُ الْمُعَلَّقَةِ	وَ
وہ	اس سے	اطلاق کیا جائے	اس پر	طلاق شدہ عورتیں	اور
عِنْدَ	الْجَمْهُوْرِ	تَخْصِيْصَ	هٰذَا	الْعُمُوْمِ	بِقِيَاسٍ
نزدیک	جمہور	خاص کیا	یہ	عموم	قیاس کیساتھ
الشِّبْهِ	وَ	ذٰلِكَ	اَنَّهُمْ	شَبَّهُوْا	الْحَيْضَ
شبہ	اور	اس	بے شک وہ	تشبیہ دی ہے	حیض کو
كَوْنَهُ	مُتَنَصِّفًا	مَعَ	الرِّقِّ	وَ	اَنَّمَا
ہووہ	نصف	ساتھ	رق	اور	بے شک
جَعَلُوْهَا	حَيْضَتَيْنِ	لِاَنَّ	الْحَيْضَةَ	الْوَاحِدَةَ	لَا
بنائے اس کو	دوحیض	اس لیے کہ	حیض	ایک	نہیں
تَتَبَعَّضُ	وَ	اَمَّا	الْاَمَةُ	الْمُطَلَّقَةُ	الْيَائِسَةُ
نصف ہوتا	اور	بہرحال	باندی	مطلقہ	یائسہ
مِنَ	الْحَيْضِ	اَوِ	الصَّغِيْرَةِ	فَاِنَّ	مَالِكًا
سے	حیض	یا	کم سن	تو بے شک	امام مالک
وَ	اَكْثَرَ	اَهْلِ	الْمَدِيْنَةِ	قَالُوْا	عِدَّتُهَا
اور	اکثر	اہلِ	مدینہ	کہا انہوں نے	اس کی عدت
ثَلَاثَةُ	اَشْهُرٍ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَ
تین	ماہ ہے	اور	فرمایا	امام شافعی نے	اور
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ	الثَّوْرِيُّ	وَ	اَبُوْ ثَوْرٍ	وَ
امام اعظم ابو حنیفہ	اور	امام ثوری	اور	امام ابوثور	اور
جَمَاعَةٍ	عِدَّتُهَا	شَهْرٌ	وَّ	لِصَفْ	شَهْرٍ
ایک جماعت نے	اس کی عدت	ایک ماہ	اور	نصف	ماہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِصْفُ	عِدَّةِ	الْحُرَّةِ	وَ	هُوَ	الْقِيَاسُ
نصف	عدت	آزاد عورت کی	اور	وہ	قیاس
إِذَا	قُلْنَا	بِتَخْصِيصِ	الْعُمُومِ	فَكَانَ	مَالِكًا
جب	ہم نے کہا	تخصیص کی صورت	عوام کی رائے	تو گویا کہ	امام مالک
اِضْطِرَابَ	قَوْلُهُ	فَمَرَّةً	أَخَذَا	بِالْعُمُومِ	وَ
کمزور	ان کا قول	کبھی	لیتے ہیں	عموم	اور
ذٰلِكَ	فِيْ	الْبَائِسَاتِ	وَ	مَرَّةً	أَخَذَ
یہ	میں	یائسہ	اور	کبھی	لیا
بِالْقِيَاسِ	وَ	ذٰلِكَ	فِيْ	ذَوَاتِ	الْحَيْضِ
قیاس کیساتھ	اور	اس	میں	والی	حیض
وَ	الْقِيَاسُ	فِيْ	ذٰلِكَ	وَاحِدٌ	وَ
اور	قیاس	میں	اس	ایک	اور
أَمَّا	الَّتِيْ	تَرْتَفِعُ	حَيْضَتُهَا	مِنْ	غَيْرِ
بہرحال	وہ جو	بند ہو	اس کا حیض	سے	بغیر
سَبَبٍ	فَالْقَوْلُ	فِيْهَا	هُوَ	الْقَوْلُ	فِيْ
کسی سبب	تو قول	اس میں	وہ	قول	میں
الْحُرَّةِ	وَ	الْخِلَافُ	فِيْ	ذٰلِكَ	وَ
آزاد	اور	اختلاف ہے	میں	اس	اور
كَذٰلِكَ	الْمُسْتَحَاضَةُ	وَ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	أَنَّ
اسی طرح	مستحاضہ	اور	اتفاق کیا	پر	بے شک
الْمُطَلَّقَةَ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	لَا	عِدَّةَ	عَلَيْهَا
مطلقہ	پہلے	دخول	نہیں	عدت	اس پر
وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْمَنْ	رَاجَعَ	اِمْرَاَتَهُ	فِيْ
اور	اختلاف کیا	اس میں	راجع	اس عورت	میں
الْعِدَّةِ	مِنَ	الطَّلَاقِ	الرَّجْعِيِّ	ثُمَّ	فَارَقَهَا
عدت	سے	طلاق	رجعی	پھر	جدا کردے اسکو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ	أَنْ	يَّمَسَّهَا	هَلْ	تَسْتَأْنِفُ	عِدَّةً
پہلے	یہ کہ	صحبت کرے اس سے	کیا	ازسرنو	عدت ہوگی
أَمْ	لاَ	فَقَالَ	جَمْهُوْرُ	فُقَهَاءِ	الْأَمْصَارِ
یا	نہیں	تو فرمایا	جمہور نے	فقہاء	شہروں کے
تُسْتَأْنَفُ	وَ	قَالَتْ	فِرْقَةٌ	تَبْقٰى	فِيْ
ازسرنو	اور	کہا	ایک گروہ نے	باقی ہے	میں
عِدَّتِهَا	مِنْ	طَلاَقِهَا	الْأَوَّلُ	وَ	هُوَ
اس کی عدت	سے	اس کی طلاق	پہلی	اور	وہ
أَحَدُ	قَوْلَيِ	الشَّافِعِيِّ	وَ	قَالَ	دَاوُدُ
ایک	قول	امام شافعی کا	اور	فرمایا	امام داود
لَيْسَ	عَلَيْهَا	أَنْ	تَسْتَمَّ	عِدَّتَهَا	وَ
نہیں	اس پر	یہ کہ	گزارے	اپنی عدت کو	اور
لاَ عِدَّةَ	مُتَالِفَةَ	وَ	بِالْجُمْلَةِ	فَعِنْدَ	مَالِكٍ
عدت	نئے سرے سے	اور	حاصل کلام	تو نزدیک	امام مالک
أَنَّ	كُلَّ	رَجْعَةٍ	تَهْدِمُ	الْعِدَّةَ	وَ
بے شک	ہر	رجوع	ختم ہو جائیگی	عدت	اور
إِنْ	لَمْ	يَكُنْ	مَسِيْسٌ	مَاخَلاَ	رَجْعَةٍ
اگر	نہ	ہو	صحبت	سوائے	رجوع
الْمُوْلِيْ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ	إِذَا	طَلَّقَهَا
کرنے والے کے	اور	فرمایا	امام شافعی نے	جب	طلاق دے اس کو
بَعْدَ	الرَّجْعَةِ	وَ	قَبْلَ	الْوَطْءِ	ثَبَتَ
بعد	رجوع کے	اور	پہلے	وطی کے	ثابت ہے
عَلٰى	عِدَّتِهَا	الْأُوْلٰى	وَ	قَوْلُ	الشَّافِعِيِّ
پر	اس کی عدت	پہلی	اور	رائے	امام شافعی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَظْهَرُ					
زیادہ واضح ہے					

وَكَذٰلِكَ عِنْدَ مَالِكٍ رَجْعَةُ الْمُعْسِرِ بِالنَّفَقَةِ تَقِفُ صِحَّتُهَا عِنْدَهُ عَلَى الْإِنْفَاقِ ، فَإِنْ أَنْفَقَ صَحَّتِ الرَّجْعَةُ وَهٰلَمَتِ الْعِدَّةُ إِنْ كَانَ طَلَاقًا، وَإِنْ لَمْ يُنْفِقْ بَقِيَتْ عَلٰى عِدَّتِهَا الْأُوْلٰى، وَإِذَا تَزَوَّجَتْ ثَانِيًا فِي الْعِدَّةِ فَعَنْ مَالِكٍ فِي ذٰلِكَ رِوَايَتَانِ: أَحَدُهُمَا تُدَاخِلُ الْعِدَّتَيْنِ، وَالْأُخْرٰى نَفْيُهُ، فَوَجْهُ الْأُوْلٰى اِعْتِبَارُ بَرَائَةِ الرَّحِمِ، لِأَنَّ ذٰلِكَ حَاصِلٌ مَعَ التَّدَاخُلِ. وَوَجْهُ الثَّانِيَةِ كَوْنُ الْعِدَّةِ عِبَادَةً، فَوَجَبَ أَنْ تَتَعَدَّدَ بِتَعَدُّدِ الْوَطْءِ الَّذِي لَهُ حُرْمَةٌ، وَإِذَا عُتِقَتِ الْأَمَةُ فِي عِدَّةِ الطَّلَاقِ مَضَتْ عَلٰى عِدَّةِ الْأَمَةِ عِنْدَ مَالِكٍ، وَلَمْ تَنْتَقِلْ إِلٰى عِدَّةِ الْحُرَّةِ، وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: تَنْتَقِلُ فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ دُوْنَ الْبَائِنِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: تَنْتَقِلُ فِي الْوَجْهَيْنِ مَعًا. وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلِ الْعِدَّةُ مِنْ أَحْكَامِ الزَّوْجِيَّةِ، أَمْ مِنْ أَحْكَامِ انْفِصَالِهَا؟ فَمَنْ قَالَ مِنْ أَحْكَامِ الزَّوْجِيَّةِ قَالَ: "لَا تَنْتَقِلُ عِدَّتُهَا" وَمَنْ قَالَ مِنْ أَحْكَامِ انْفِصَالِ الزَّوْجِيَّةِ قَالَ: تَنْتَقِلُ كَمَا لَوْ أُعْتِقَتْ وَهِيَ زَوْجَةٌ ثُمَّ طُلِّقَتْ ، وَأَمَّا مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْبَائِنِ وَالرَّجْعِيِّ فَبَيِّنٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجْعِيَّ فِيْهِ شِبْهٌ مِّنْ أَحْكَامِ الْعِصْمَةِ، وَلِذٰلِكَ وَقَعَ فِيْهِ الْمِيْرَاثُ بِاتِّفَاقٍ إِذَا مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ رَجْعِيٍّ، وَأَنَّهَا تَنْتَقِلُ إِلٰى عِدَّةِ الْمَوْتِ ، فَهٰذَا هُوَ الْقِسْمُ الْأَوَّلُ مِنْ قِسْمَيِ النَّظَرِ فِي الْعِدَّةِ.

ترجمہ:

اور اسی طرح امام مالکؒ کے نزدیک جو شوہر نفقہ دینے سے تنگ دست ہو چکا ہو اس کے رجوع کی صحت اس کے نفقہ دینے پر موقوف ہوگی کہ اگر نفقہ دیا تو رجوع درست ہوگا اور عدت کالعدم ہو جائے گی اور اگر شوہر نے نفقہ نہیں دیا تو وہ اپنی پہلی عدت پر برقرار رہے گی اور اگر اس نے دورانِ عدت دوسرا نکاح کر لیا تو اس حوالے سے امام مالکؒ سے دو روایات مروی ہیں ایک یہ کہ دونوں عدتیں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی اور دوسری یہ کہ داخل نہیں ہوں گی اور پہلی رائے کی وجہ برات رحم ہے جو کہ تداخل سے حاصل ہو گیا ہے۔ اور دوسری رائے کی وجہ یہ ہے کہ عدت عبادت ہے اس لیے لازمی ہے کہ ہر وطی کے ساتھ عدت جداگانہ نہ ہو اگر طلاق کی عدت کے دوران باندی آزاد ہو جائے تو امام مالکؒ کے نزدیک وہ اپنی باندی والی عدت پوری کرے۔ آزاد کی عدت نہیں گزارے گی۔ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ طلاق رجعی میں اس کی عدت آزاد عورت کی عدت میں بدل جائے گی۔ مگر طلاق بائن میں نہیں بدلے گی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک ہر دو طلاق میں باندی کی عدت آزاد کی عدت میں بدل جائے گی۔ فقہاء کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کیا عدت احکام زوجیت میں سے ہے یا احکام انفصال زوجیت میں سے ہے۔ جن کے نزدیک یہ احکام زوجیت میں سے ہے ان کے نزدیک تبدیلی نہیں اور جن کے نزدیک انفصال زوجیت کے احکام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہے ان کے قریب تبدیل ہو جائے گی جس طرح کہ وہ حالت ازدواج میں آزاد ہو جائے گی۔ اور بعد میں اس کو طلاق ہو جائے اور جن فقہاء نے رجعی اور بائن کا فرق کیا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ طلاق رجعی نکاح کے احکام کے مشابہ ہے اس لیے کہ اگر شوہر مر جائے تو بالاتفاق (مطلقہ رجعی) میراث کی حقدار ہوگی اور اس کی طلاق رجعی کی عدت موت زوج کی عدت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

وَ	كَذٰلِكَ	عِنْدَ	مَالِكٍ	رَجْعَةُ	الْمُعْسِرِ
اور	اسی طرح	نزدیک	امام مالک کے	رجوع	تنگ دست ہو
بِالنَّفَقَةِ	تَقِفُ	صِحَّتُهَا	عِنْدَهُ	عَلَى	الْإِنْفَاقِ
نفقہ دینے سے	موقوف ہوگی	اس کی صحت	انکے نزدیک	پر	انفاق
فَإِنْ	أَنْفَقَ	صَحَّتِ	الرَّجْعَةُ	وَهُلِمَتِ	الْعِدَّةُ
تو اگر	نفقہ دیا	صحت درست ہوگی	رجوع	اور	کالعدم ہو جائے گی
العدة	إِنْ	كَانَ	طَلَاقًا	وَ	إِنْ
عدت	اگر	ہو	طلاق	اور	اگر
لَمْ	يُنْفِقْ	بَقِيَتْ	عَلٰى	عِدَّتِهَا	الْأُوْلٰى
نہ	نفقہ دیا	برقرار رہے گی	پر	اس کی عدت	پہلی
وَ	إِذَا	تَزَوَّجَتْ	ثَانِيًا	فِي	الْعِدَّةِ
اور	جب	نکاح	دوسرا	میں	عدت
فَعَنْ	مَالِكٍ	فِي	ذٰلِكَ	رِوَايَتَانِ	إِحْدَاهُمَا
تو سے	امام مالک	میں	اس	دو روایات ہیں	دونوں میں سے ایک
تُدَاخِلُ	الْعِدَّتَيْنِ	وَ	الْأُخْرٰى	نَفِيُهُ	فَوَجْهُ
داخل ہو	عدتیں	اور	دوسری	نہ داخل ہو اس میں	تو اس کی وجہ
الْأُوْلٰى	اِعْتِبَارُ	بَرَاءَةِ الرَّحِمِ	لِأَنَّ	ذٰلِكَ	حَاصِلٌ
پہلی	اعتبار ہوگا	براءت رحم	کیونکہ	اس	حاصل ہے
مَعَ	التَّدَاخُلِ	وَ	وَجْهُ	الثَّانِيَةِ	كَوْنُ
ساتھ	تداخل	اور	وجہ	دوسری	ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعِدَّةِ	عِبَادَةٌ	فَوَجَبَ	أَنْ	تَتَعَدَّدَ	بِتَعَدُّدِ
عدت	عبادت	تولازمی ہے	یہ کہ	عدت	جدا ہوگی
الْوَطْءِ	الَّذِیْ	لَهٗ	حُرْمَةٌ	وَ	اِذْ عُتِقَتْ
وطی	جو	اس کے لیے	حرام	اور	جب آزاد ہوئی
الْاَمَةُ	فِیْ	عِدَّةِ	الطَّلَاقِ	مَضَتْ	عَلٰی
باندی	میں	عدت	طلاق	گزارے گی	پر
عِدَّةِ	الْاَمَةِ	عِنْدَ	مَالِكٍ	وَ	لَمْ
عدت	باندی	نزدیک	امام مالک	اور	نہ
تَنْتَقِلُ	اِلٰی	عِدَّةِ	الْحُرَّةِ	وَ	قَالَ
تبدیل ہوگی	طرف	عدت	آزادی	اور	فرمایا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ	تَنْتَقِلُ	فِیْ	الطَّلَاقِ	الرَّجْعِیِّ	دُوْنَ
امام اعظم ابو حنیفہ	بدل جائے گی	میں	طلاق	رجعی	سوائے
الْبَائِنِ	وَ	قَالَ	الشَّافِعِیُّ	تَنْتَقِلُ	فِیْ
بائنہ کے	اور	فرمایا	امام شافعی نے	بدل جائے گی	میں
الْوَجْهَیْنِ	مَعًا	وَ	سَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ
دو وجہ	ساتھ	اور	وجہ	اختلاف	کیا
الْعِدَّةُ	مِنْ	اَحْكَامِ	الزَّوْجِیَّةِ	اَمْ	مِنْ
عدت	سے	احکا	زوجیت	یا	میں سے
اَحْكَامِ	اِنْفِصَالِهَا	فَمَنْ	قَالَ	مِنْ	اَحْكَامِ
احکام	اس کا انفصال	تو جن نے (فقہاء)	فرمایا	میں سے	احکام
الزَّوْجِیَّةِ	قَالَ	لَا	تَنْتَقِلُ	عِدَّتُهَا	وَ
زوجیت	فرمایا	نہیں	بدلے گی	اس کی عدت	اور
مَنْ	قَالَ	مِنْ	اَحْكَامِ	اِلْفِصَالِ	الزَّوْجِیَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن نے (فقہاء)	فرمایا	میں سے	احکام	انفصال	زوجیت
قَالَ	تَنْتَقِلُ	كَمَا	لَوْ	أُعْتِقَتْ	وَ
فرمایا	تبدیل ہوجائے گی	جیسا کہ	اگر	آزاد کی ہوئی	اور
هِيَ	زَوْجَةٌ	ثُمَّ	طُلِّقَتْ	وَ	أَمَّا
وہ	بیوی	پھر	طلاق ہوجائے گی	اور	بہرحال
مَنْ	فَرَّقَ	بَيْنَ	الْبَائِنِ	وَ	الرَّجْعِيِّ
جن (فقہاء) نے	فرق کیا	درمیان	بائنہ	اور	رجعی
فَبَيَّنَ	وَ	ذٰلِكَ	أَنَّ	الرَّجْعِيَّ	فِيْهِ
توسبب	اور	اس	بے شک	رجعی	اس میں
شِبْهَ	مِنْ	أَحْكَامِ	الْعِصْمَةِ	وَ	لِذٰلِكَ
مشابہ ہے	میں سے	احکام	عصمت	اور	اس کے لیے
وَقَعَ	فِيْهِ	الْمِيْرَاثُ	بِاتِّفَاقٍ	إِذَا	مَاتَ
واقع ہو	اس میں	میراث	اتفاق ہے	جب	مرجائے
وَ	هِيَ	فِيْ	عِدَّةٍ	مِنْ	طَلَاقٍ
اور	وہ	میں	عدت	سے	طلاق
رَجْعِيٍّ	وَ	أَنَّهَا	تَنْتَقِلُ	إِلٰى	عِدَّةٍ
رجعی	اور	بے شک وہ	تبدیل ہوجاتی ہے	طرف	عدت
الْمَوْتِ	فَهٰذَا	هُوَ	الْقِسْمُ	الْأَوَّلُ	مِنْ
موت	پس یہ	وہ	قسم	اول	سے
قِسْمَيْ	النَّظْرِ	فِيْ	الْعِدَّةِ		
قسم	نظر	میں	عدت		

الْقِسْمُ الثَّانِيْ

وَأَمَّا النَّظْرُ فِيْ أَحْكَامِ الْعَدَدِ، فَإِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ لِلْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى، وَكَذٰلِكَ الْحَامِلَ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فِي الرَّجْعِيَّاتِ " أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" اَلْآيَةَ، وَلِقَوْلِهِ تَعَالٰى "وَإِنْ كُنَّ أُوْلَاتِ حَمْلٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سُكْنٰى الْمَبْتُوْتَةِ وَنَفَقَتِهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْوَالٍ: أَحَدُهَا أَنَّ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ وَهُوَ قَوْلُ الْكُوْفِيِّيْنَ. وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ أَنَّهُ لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَدَاوُدَ وَأَبِيْ ثَوْرٍ وَإِسْحٰقَ وَجَمَاعَةٍ. وَالثَّالِثُ أَنَّ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَجَمَاعَةٍ. وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمُ اخْتِلَافُ الرِّوَايَةِ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمُعَارَضَةُ ظَاهِرِ الْكِتَابِ لَهُ، فَاسْتَدَلَّ مَنْ لَمْ يُوْجِبْ لَهَا نَفَقَةً وَلَا سُكْنٰى بِهَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً" خَرَّجَهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ" وَهٰذَا الْقَوْلُ مَرْوِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. وَأَمَّا الَّذِيْنَ أَوْجَبُوْا لَهَا السُّكْنٰى دُوْنَ النَّفَقَةِ فَإِنَّهُمُ احْتَجُّوْا بِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّإِ مِنْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ الْمَذْكُوْرَةِ وَفِيْهِ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ" وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا إِسْقَاطَ السُّكْنٰى، فَبَقِيَ عُمُوْمُهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" وَعَلَّلُوْا أَمْرَهُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ لَهَا بِأَنْ تَعْتَدِّيَ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بِأَنَّهُ كَانَ فِيْ لِسَانِهَا بَذَاءٌ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ أَوْجَبُوْا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ فَصَارُوْا إِلٰى وُجُوْبِ السُّكْنٰى لَهَا بِعُمُوْمِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" وَصَارُوْا إِلٰى وُجُوْبِ النَّفَقَةِ لَهَا لِكَوْنِ النَّفَقَةِ تَابِعَةً لِوُجُوْبِ الْإِسْكَانِ فِي الرَّجْعِيَّةِ وَفِي الْحَامِلِ وَفِيْ نَفْسِ الزَّوْجِيَّةِ. وَبِالْجُمْلَةِ فَحَيْثُمَا وَجَبَتِ السُّكْنٰى فِي الشَّرْعِ وَجَبَتِ النَّفَقَةُ. وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ هٰذَا: لَا نَدَعُ كِتَابَ نَبِيِّنَا وَسُنَّتَهُ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، يُرِيْدُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" الْآيَةَ. وَلِأَنَّ الْمَعْرُوْفَ مِنْ سُنَّتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّهُ أَوْجَبَ النَّفَقَةَ حَيْثُ تَجِبُ السُّكْنٰى. وَلِذٰلِكَ الْأَوْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِمَّا أَنْ يُّقَالَ إِنَّ لَهَا الْأَمْرَيْنِ جَمِيْعًا مُصِيْرًا إِلٰى ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالْمَعْرُوْفِ مِنَ السُّنَّةِ، وَإِمَّا أَنْ يُّخَصَّصَ هٰذَا الْعُمُوْمُ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ الْمَذْكُوْرِ. وَأَمَّا التَّفْرِيْقُ بَيْنَ إِيْجَابِ النَّفَقَةِ وَالسُّكْنٰى فَعَسِيْرٌ، وَوَجْهُ عُسْرِهٖ ضُعْفُ دَلِيْلِهٖ. وَيَنْبَغِيْ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ الْعِدَّةَ تَكُوْنُ فِيْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: فِيْ طَلَاقٍ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْمَوْتٍ اَوْ اِخْتِيَارِ الْاَمَةِ نَفْسَهَا اِذَا اُعْتِقَتْ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْهَا فِي الْفُسُوْخِ وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى وُجُوْبِهَا.

ترجمہ: (القسم الثانی): دوسری قسم

اور لیکن احکام عدت میں غور کرنے کے بارے میں ہے۔ پس فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک عدت رجعی گزارنے والی عورت کے لیے نفقہ اور رہائش ملے گی اسی طرح حاملہ کو اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے:

"اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" (الطلاق: 6)

ترجمہ: ان کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں مہیا ہو۔

"وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن" (الطلاق: 6)

ترجمہ: اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔

البتہ فقہاء کے درمیان متوت (جسے طلاق بائن دی گئی ہو) کے اس کی رہائش اور نفقہ کے بارے میں جبکہ وہ حاملہ نہ ہو اختلاف ہے اور تین اقوال ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بے شک اسے رہائش اور نفقہ ملے گا اور یہ کوئی کچھ فقہاء کا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ نہ اسے رہائش ملے گی نہ ہی نفقہ (خرچ) ملے گا۔ اور یہ قول احمد، داؤد، ابی ثور، اسحاق اور فقہاء کی ایک جماعت کا ہے اور تیسرا قول امام مالکؒ امام شافعیؒ اور فقہا کی ایک جماعت کا ہے کہ اسے سکنی (یعنی رہائش ملے گی) لیکن نفقہ نہیں ملے گا۔

اور ان کا وجہ اختلاف فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی روایت کا اختلاف اور اسکا ظاہر قرآن سے معارض ہونا ہے۔ فاطمہ بن قیس نے کہا "کہ میرے شوہر نے عہد رسول اللہ ﷺ میں تین طلاقیں دیں۔ پس میں حضور ﷺ کے پاس گئی میرے لیے نہ رہائش ہے اور نہ نفقہ ہے" اس حدیث سے استدلال ہے کہ متوتہ کو نفقہ اور سکنی نہیں ملے گا اور بعض روایات میں ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اور بے شک رہائش اور نفقہ ان کے لیے شوہر پر ہے جس کے شوہر کو اس سے رجوع کا حق حاصل ہو" یہی قول حضرت علی ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے مروی ہے اور لیکن جن فقہاء نے اس عورت کے لیے رہائش لازم کی ہے مگر نفقہ واجب نہیں ہے۔ پس بے شک انہوں نے دلیل لی ہے اس سے جو حدیث امام مالکؒ سے اپنے موطا میں فاطمہ مذکورہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیرے لیے اس پر نفقہ نہیں ہے" اور آپ ﷺ نے فاطمہ کو حکم دیا کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاریں۔

اور سقوط سکنی (رہائش) اس میں ذکر نہیں کیا۔ پس وہ اس لیے اس عموم قرآن پر باقی رہے گا۔

"اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ"

اور انہیں (فاطمہ کو آپ ﷺ نے ابن مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم اس لیے فرمایا تھا کہ وہ بیہودہ گو تھیں۔

اور لیکن جن فقہاء نے عورت کے لیے رہائش اور نفقہ (خرچ) واجب قرار دیا ہے پس جن فقہاء نے اس کے لیے سکنی واجب قرار دیا ہے اس کے لیے نفقہ کا واجب ہونا رجعی کے سکنی کے وجوب کے تابع ہے اور طلاق حامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نفس زوجیت میں (نفقہ سکنیٰ کے ذیل میں خود ہی آجاتا ہے)

اور مختصر یہ ہے کہ پس جب بھی رہائش شرع میں واجب ہوتی ہے تو نفقہ بھی واجب ہوتا ہے۔ فاطمہ بنت جیش کی اس حدیث کے بارے میں حضرت عمر سے مروی ہے ہم اپنے نبی ﷺ کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت کو ایک عورت کے قول پر ہم نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔

حضرت عمر اللہ تعالیٰ کے اس قول ارادہ کرتے ہیں "اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ" اور نیز اس لیے نبی ﷺ کی سنت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جہاں سکنی لازم فرمایا وہیں نفقہ لازم کیا پس اس لیے اس مسئلہ میں بہتر یہ ہے۔ یا کہا جائے کہ بے شک عورت مبتوتہ کے لیے بھی نفقہ اور سکنی دونوں چیزیں لازم ہیں یا اس عموم کی فاطمہ بنت جیش کی حدیث سے تخصیص کر دی جائے اور لیکن نفقہ اور سکنی کے درمیان لازم ہونے میں فرق کرنا دشوار ہے۔ اور دشوار ہونے کا سبب دلیل کا ضعیف ہونا ہے۔ اور مناسب ہے کہ تو جانتا ہے کہ بے شک فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک عدت تین صورتوں میں واجب ہوتی ہے طلاق' موت اور باندی کے آزاد ہونے پر اپنے آپ کو اختیار کرنے پر اور فقہاء نے فسخ کی صورت عدت ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے اور جمہور فقہاء نے فسخ نکاح میں بھی عدت کو واجب قرار دیا ہے۔

اَلْقِسْمُ	الثَّانِيْ	وَ	أَمَّا	النَّظَرُ	فِيْ
قسم	دوسری	اور	غور وفکر	میں	احکام
الْعَدَدِ	فَإِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	أَنَّ	لِلْمُعْتَدَّةِ
عدت	تو بے شک وہ	اتفاق کیا	پر	بیشک	معتدہ کے لیے
الرَّجْعِيَّةِ	النَّفَقَةَ	وَ	السُّكْنٰى	وَ	كَذٰلِكَ
رجعی	نفقہ	اور	رہائش	اور	اسی طرح
الْحَامِلُ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	فِيْ	الرَّجْعِيَّاتِ	اَسْكِنُوْ	هُنَّ
حمل اٹھانے والی	فرمان اس بلند ذات کا	میں	رجعی	رکھو تم	انہیں
مِنْ	حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِنْ	وُّجْدِ	كُمْ
سے	جہاں	تم رہتے ہو	جس طرح	میسر ہو	تم کو
اَلْاٰيَةَ	وَ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَ	اِنْ	كُنَّ
آیت	اور	فرمان اس بلند ذات کا	اور	اگر	ہوں
اُولَاتِ حَمْلٍ	فَاَنْفِقُوْا	عَلَيْهِنَّ	وَ	نَفَقَتِهَا	اِذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ حمل والی	تو خرچ کرو تم	اُن پر	اور	ان کا نفقہ	جب
لَمْ	تَكُنْ	حَامِلاً	عَلٰى	ثَلَاثَةِ	اَقْوَالٍ
نہ	ہو	حامل	پر	تین	اقوال
أَحَدُهَا	أَنَّ	لَهَا	حَتّٰى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ
دونوں میں سے ایک	بے شک	اس کے لیے	جہاں تک کہ	وضع ہوجائے	ان کا حمل
وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	سُكْنٰى	الْمَبْتُوْتَةِ	اَلسُّكْنٰى
اور	اختلاف کیا	میں	رہائش	رات گزارنے کی	رہائش
وَ	النَّفَقَةُ	وَ	هُوَ	قَوْلُ	الْكُوْفِيِّيْنَ
اور	نفقہ	اور	وہ	قول	کوفہ
وَ	الْقَوْلُ	الثَّانِيْ	أَنَّهُ	لَا	سُكْنٰى
اور	قول	دوسرا	بے شک وہ	نہیں	رہائش
لَهَا	وَ	لَا	نَفَقَةَ	وَ	هُوَ
اس کے لیے	اور	نہیں	نفقہ	اور	وہ
قَوْلُ	أَحْمَدَ	وَ	دَاوٗدَ	وَ	اَبِيْ ثَوْرٍ
قول	امام احمد	اور	امام دواد	اور	امام ابی ثور
وَ	إِسْحٰقَ	وَ	جَمَاعَةٍ	وَ	الثَّالِثُ
اور	امام اسحاق	اور	ایک جماعت	اور	تیسرا
أَنَّ	لَهَا	السُّكْنٰى	وَ	لَا	نَفَقَةَ
بے شک	اس کے لیے	رہائش	اور	نہ	نفقہ
لَهَا	وَ	هُوَ	قَوْلُ	مَالِكٍ	وَ
اس کے لیے	اور	وہ	قول	امام مالک	اور
الشَّافِعِيِّ	وَ	جَمَاعَةٍ	وَ	سَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ
امام شافعی	اور	ایک جماعت	اور	وجہ	ان کا اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِخْتِلَافٌ	الرِّوَايَةِ	فِيْ	حَدِيْثِ	فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ	وَ
اختلاف	روایت کا	میں	حدیث	فاطمہ بنت قیس	اور
مُعَارَضَةٌ	ظَاهِرِ	الْكِتَابِ	لَهُ	فَاسْتَدَلَّ	مَنْ
معارض ہوتا ہے	ظاہر	کتاب کے	اس کا	تو استدلال کیا	جس سے
لَمْ	يُوْجِبْ	لَهَا	نَفَقَةً	وَ	لاَ
نہیں	واجب	اس کے لیے	نفقہ	اور	نہ
سُكْنٰى	يُصَارُ	رُوِيَ	فِيْ	حَدِيْثِ	فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
رہائش	ہوگی	روایت کی گئی	میں	حدیث	فاطمہ بنت قیس
اِنَّهَا	قَالَتْ	طَلَّقَنِيْ	زَوْجِيْ	ثَلاثًا	عَلٰى
بے شک وہ	کہتی ہیں	مجھے طلاق دیں	میرے شوہر نے	تین	پر
عَهْدِ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	ﷺ	فَاَتَيْتُ	النَّبِيَّ	ﷺ
زمانہ	رسول اللہ	ﷺ	تو میں آیا	نبی پاک	ﷺ
فَلَمْ	يَجْعَلْ	لِيْ	سُكْنٰى	وَ	لاَ
پس نہیں	بنایا	میرے لیے	رہائش	اور	نہ
نَفَقَةً	خَرَّجَهُ	مُسْلِمٌ	وَ	فِيْ	بَعْضِ
نفقہ	روایت کیا اسکو	امام مسلم نے	اور	میں	بعض
الرِّوَايَاتِ	أَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	ﷺ	قَالَ	اِنَّهَا
روایات	بے شک	رسول اللہ	ﷺ نے	فرمایا	بے شک اس کو
السُّكْنٰى	وَ	النَّفَقَةُ	لِمَنْ	لِزَوْجِهَا	عَلَيْهَا
رہائش	اور	نفقہ ملے گا	اس کے لیے	اس کے شوہر	اس پر
الرَّجْعَةُ	وَ	هٰذَا	الْقَوْلُ	مَرْوِيٌّ	عَنْ
رجوع	اور	یہ	قول	مروی ہے	سے
عَلِيٍّ	وَ	ابْنِ عَبَّاسٍ	وَ	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ	وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ	اور	ابن عباس	اور	جابر بن عبداللہ	اور
أَمَّا	اَلَّذِيْنَ	أَوْجَبُوْا	لَهَا	السُّكْنٰى	دُوْنَ
بہرحال	وہ لوگ	جنہوں نے واجب کیا	اس کے لیے	رہائش	سوائے
النَّفَقَةِ	فَإِنَّهُمْ	اِحْتَجُّوْا	بِمَا	رَوَاهُ	مَالِكٌ
نفقہ کے	تو بیشک انہوں نے	دلیل دی	اس سے	اسے روایت کیا	امام مالک
فِيْ	مَوْطِئِهِ	مِنْ	حَدِيْثِ	فَاطِمَةَ	اَلْمَذْكُوْرَةِ
میں	مؤطہ	سے	حدیث	فاطمہ	مذکورہ
وَ	فِيْهِ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	ﷺ	لَيْسَ
اور	اس میں	پس فرمایا	رسول اللہ	ﷺ نے	نہیں
لَكِ	عَلَيْهِ	نَفَقَةٌ	وَ	أَمَرَ	هَا
تیرے لیے	اس پر	نفقہ	اور	حکم دیا	اس کو
أَنْ	تَعْتَدَّ	فِيْ	بَيْتِ	ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ	وَ
یہ کہ	عدت گزارے	میں	گھر	ابن ام مکتوم کے	اور
لَمْ	يَذْكُرْ	فِيْهَا	إِسْقَاطَ	السُّكْنٰى	فَبَقِيَ
نہیں	ذکر فرمایا	اس میں	سقوط	سکنی	تو باقی رہا
عُمُوْمُهُ	فِيْ	قَوْلِهِ تَعَالٰى	أَسْكِنُوْ	هُنَّ	مِنْ
اس کا عموم	میں	فرمان اس بلند ذات کا	رکھو تم	انہیں	سے
حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِنْ	وُجْدِ	كُمْ	وَ
جہاں	تم رہتے ہو	سے	پانے	تمہارے	اور
عللوا	امره	عليه الصلوة والسلام	لها	بأن	تعتد
علت بیان کرنا	اسے حکم دیا	علیہ الصلوۃ والسلام	اس کے لیے	یہ کہ	گزارے عدت
فِيْ	بَيْتِ	ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ	بِأَنَّهُ	كَانَ	فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	گھر	ابنِ ام مکتوم	بے شک وہ	تھی	میں
لِسَانِهَا	بَذَاءَةٌ	وَ	أَمَّا	الَّذِيْنَ	أُوْجَبُوْا
اس کی زبان	زرابد	اور	بہرحال	وہ لوگ	لازم کیا
لَهَا	السُّكْنٰى	وَ	النَّفَقَةُ	فَصَارُوْا	اِلٰى
اس کے لیے	رہائش	اور	نفقہ	ہوگی	طرف
وُجُوْبِ	السُّكْنٰى	لَهَا	بِعُمُوْمِ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	أَسْكِنُوْ
وجوب	رہائش	اس کے لیے	دلیل کیساتھ	فرمان اس بلندذات کا	رکھو تم
هُنَّ	مِنْ	حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِنْ	وُجْدِ
انہیں	سے	جہاں	تم رہتے ہو	سے	پانے
كُمْ	وَ	صَارُوْا	اِلٰى	وُجُوْبِ	النَّفَقَةِ
تمہارے	اور	ہوگی	طرف	وجوب	نفقہ
لَهَا	لِكَوْنِ	النَّفَقَةِ	تَابِعَةً	لِوُجُوْبِ	الْاِسْكَانِ
اس کے لیے	ہوگا	نفقہ	تابع	وجوب کے	رہائش
فِيْ	الرَّجْعِيَّةِ	وَ	فِيْ	الْحَامِلِ	وَ
میں	طلاق رجعی	اور	میں	حامل	اور
فِيْ	نَفْسِ	الزَّوْجِيَّةِ	وَ	بِالْجُمْلَةِ	فَحَيْثُمَا
میں	نفس	زوجیت	اور	تمام	توجہاں
وَجَبَتِ	السُّكْنٰى	فِيْ	الشَّرْعِ	وَجَبَتِ	النَّفَقَةُ
واجب ہے	رہائش	میں	شرع	واجب ہے	نفقہ
وَ	رُوِيَ	عَنْ	عُمَرَ	اَنَّهٗ	قَالَ
اور	روایت کی گئی ہے	سے	حضرت عمر	بے شک وہ	فرمایا
فِيْ	حَدِيْثِ	فَاطِمَةَ	هٰذَا	لَا	نَدَعُ
میں	حدیث	فاطمہ	یہ	نہیں	چھوڑتے
كِتَابَ	نَبِيِّنَا	وَ	سُنَّةَ	لِقَوْلِ	اِمْرَاَةٍ
کتاب	اپنے نبی کی	اور	سنت	بات اس کی	عورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُرِيْدُ	قَوْلَهُ تَعَالٰى	أَسْكِنُوْ	هُنَّ	مِنْ	حَيْثُ
ارادہ کیا	فرمان اس بلند ذات کا	تم بھی	انہیں	کے	جہاں
حيث	سَكَنْتُمْ	مِنْ	وُجْدِ	كُمْ	اَلْاٰيَةَ
جہاں	رہتے تم ہو	سے	پائے	تمہارے	آیت
وَ	لِاَنَّ	الْمَعْرُوْفَ	مِنْ	سُنَّتِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
اور	اس کے علاوہ	معلوم	سے	سنت	علیہ الصلوۃ والسلام
اَنَّهٗ	أَوْجَبَ	النَّفَقَةَ	حَيْثُ	تَجِبُ	السُّكْنٰى
بے شک وہ	لازم ہے	نفقہ	جہاں	لازم ہے	رہائش
وَ	لِذٰلِكَ	الْاُوْلٰى	فِيْ	هٰذِهِ	الْمَسْئَلَةِ
اور	اس کے لیے	بہتر ہے	میں	اس	مسئلہ
اِمَّا	أَنْ	يُّقَالَ	أَنَّ	لَهَا	الْاَمْرَيْنِ
اگر	یہ کہ	کہا جائے	بے شک	اس کے لیے	دو حکم ہیں
جَمِيْعًا	مَصِيْرًا	اِلٰى	ظَاهِرِ	الْكِتَابِ	وَ
جمیعا	لوٹنے کی جگہ	طرف	ظاہر	قرآن	اور
الْمَعْرُوْفِ	مِنَ	السُّنَّةِ	وَ	اِمَّا	أَنْ
معلوم	سے	سنت	اور	اگر	یہ کہ
يُخَصَّصَ	هٰذَا	الْعُمُوْمُ	بِحَدِيْثِ	الْمَذْكُوْرِ	وَ
تخصیص کردی جائے	اس	عموم	حدیث کیساتھ	فاطمہ بنت قیس	اور
الْمَذْكُوْرُ	وَ	أَمَّا	التَّفْرِيْقُ	بَيْنَ	اِيْجَابِ
مذکورہ	اور	بہرحال	فرق ہے	درمیان	قبول
النَّفَقَةِ	وَ	السُّكْنٰى	فَعَسِيْرٌ	وَ	وَجْهُ
نفقہ	اور	رہائش	پس مشکل	اور	وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُسْرِہٖ	ضُعْفُ	دَلِيْلِهٖ	وَ	يَنْبَغِيْ	أَنْ تَعْلَمَ
اسکی مشکل ہے	کمزور ہے	اس کی دلیل	اور	مناسب ہے	یہ کہ جان لے
أَنَّ	الْمُسْلِمِيْنَ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى	أَنَّ	الْعِدَّةَ
بے شک	امت کا مسلمہ	اتفاق ہے	اس	بے شک	عدت
تَكُوْنُ	فِيْ	ثَلَاثَةِ	أَشْيَاءَ	فِيْ	طَلَاقٍ
ہوگی	میں	تین	صورتوں	میں	طلاق
أَوْ	اِخْتِيَارِ	الْأَمَةِ	نَفْسَهَا	إِذَا	أُعْتِقَتْ
یا	اختیار	باندی	اپنے آپکو	جب	آزاد
وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْهَا	فِيْ	الْفُسُوْخِ	وَ
اور	اختلاف کیا	اس میں	میں	فسخ	اور
الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	وُجُوْبِهَا			
جمہور کہتے ہیں	پر	اس کی عدت لازم ہے			

وَلَمَّا كَانَ الْكَلَامُ فِيْ الْعِدَّةِ يَتَعَلَّقُ فِيْهِ أَحْكَامُ عِدَّةِ الْمَوْتِ رَأَيْنَا أَنْ نَذْكُرَهَا هٰهُنَا فَنَقُوْلُ: إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اِتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ مِنْ زَوْجِهَا الْحُرِّ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" وَاخْتَلَفُوْا فِيْ عِدَّةِ الْأَمَةِ إِذَا لَمْ تَأْتِهَا حَيْضَتُهَا فِيْ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرٍ مَاذَا حُكْمُهَا؟ فَذَهَبَ مَالِكٌ إِلٰى أَنَّ مِنْ شَرْطِ تَمَامِ هٰذِهِ الْعِدَّةِ أَنْ تَحِيْضَ حَيْضَةً وَّاحِدَةً فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ، فَإِنْ لَّمْ تَحِضْ فَهِيَ عِنْدَهٗ مُسْتَحَاضَةٌ فَتَمْكُثُ مُدَّةَ الْحَمْلِ، وَقِيْلَ عَنْهُ إِنَّهَا قَدْلَا تَحِيْضُ وَقَدْ لَاتَكُوْنُ مُسْتَحَاضَةً، وَذٰلِكَ إِذَا كَانَتْ عَادَتُهَا فِيْ الْحَيْضِ أَكْثَرَ مِنْ مُدَّةِ الْعِدَّةِ، وَهٰذَا إِمَّا غَيْرُ مَوْجُوْدٍ، أَعْنِيْ مَنْ تَكُوْنُ عَادَتُهَا أَنْ تَحِيْضَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، وإِمَّا نَادِرٌ. وَاخْتَلَفَ عَنْهُ فِيْمَنْ هٰذِهِ حَالُهَا مِنَ النِّسَاءِ إِذَا وَجَدَتْ فَقِيْلَ تَنْتَظِرُ حَتّٰى تَحِيْضَ وَرُوِيَ عَنْهُ ابْنُ الْقَاسِمِ تَتَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْوَفَاةِ وَلَمْ يَظْهَرْ بِهَا حَمْلٌ، وَعَلٰى هٰذَا جُمْهُوْرُ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ وَالثَّوْرِيِّ.

ترجمہ:

اور جب کلام عدت کے متعلق ہے اور اس میں شوہر کی موت میں احکام عدت سے متعلق ہے ہم نے دیکھا کہ ہم اسے یہاں ذکر کریں پس ہم کہتے ہیں بے شک فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بے شک آزاد عورت کی عدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آزاد شوہر کے مرنے پر چار مہینے اور دس دن ہے اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے۔ "یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا" اور فقہاء نے حاملہ عورت کی عدت میں اور باندی کی عدت میں اختلاف کیا ہے جب اس عورت کو حیض چار مہینے اور دس میں نہ آئے پس اس کے لیے کیا حکم ہے؟ امام مالکؒ کے نزدیک اس عدت کی شرط یہ ہے کہ اسے اس مدت میں ایک حیض آ جائے اگر نہ آئے تو وہ ان کے نزدیک مستراب (جس پر حمل ہونے کا شبہ ہو) ہے اور وہ مدت حمل تک انتظار کرے گی۔ انہوں نے ہی کہا ہے کہ بے شک حیض نہ آئے اور نہ ہی مستراب ہو اور یہ اس وقت ہے جب کہ اس کی عادت ہی حیض میں یعنی کہ عدت سے زائد ہو یعنی اسے چار ماہ سے زائد کی مدت میں حیض آتا ہو مگر ایسا ہوتا نہیں ہے یعنی کہ اس حیض کی عادت چار مہینے سے زائد ہو اور یہ نادر ہے۔ اور فقہاء کا اختلاف ہے جن عورتوں کی یہ حالت جب پائی جائے پس کہا گیا کہ وہ انتظار کرے۔ اور ابن قاسم سے مروی ہے کہ اگر اس عدت وفات پوری ہو جائے اور حمل ظاہر نہ ہو تو وہ نکاح کر سکتی ہے اور یہی جمہور امصار امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام ثوری کی رائے ہے۔

وَ	لَمَّا	كَانَ	الْكَلَامُ	فِيْ	الْعِدَّةِ
اور	جب	ہو	کلام	میں	عدت
يَتَعَلَّقُ	فِيْهِ	أَحْكَامُ	عِدَّةِ	الْمَوْتِ	رَأَيْنَا
متعلق	اس میں	احکام	عدت	موت	ہم دیکھا
أَنْ	نَّذْكُرَ	هَا	هُنَا	فَنَقُوْلُ	أَنَّ
یہ کہ	ہم ذکر کرے	اس کو	یہاں	تو ہم نے کہا	بے شک
الْمُسْلِمِيْنَ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى	أَنَّ	عِدَّةَ	الْحُرَّةِ
امت مسلمہ	اتفاق کیا	پر	بے شک	عدت	آزاد
مِنْ	زَوْجِهَا	الْحُرِّ	أَرْبَعَةُ	أَشْهُرٍ	وَ
سے	اس کا شوہر	آزاد	چار	ماہ	اور
عَشْرًا	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	يَتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	أَرْبَعَةَ	أَشْهُرٍ
دس دن	فرمان اس بلند ذات کا	روکے رکھیں	اپنے آپکو	چار	ماہ
وَ	عَشْرًا	وَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْ	عِدَّةِ
اور	دس دن	اور	اختلاف کیا	میں	عدت
الْأَمَةِ	إِذَا	لَمْ	تَأْتِهَا	حَيْضَتُهَا	فِيْ
باندی	جب	نہ	آئے اسے	اس کا حیض	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَرْبَعَةِ	اَلْاَشْهُرِ	وَ	عَشْرٍ	مَاذَا	حُكْمُهَا
چار	ماہ	اور	دس دن	کیا ہے	اس کا حکم
فَلَهَبَ	مَالِكٌ	اِلٰى	اَنَّ	مِنْ	شَرْطِ
پس گیا	امام مالک	طرف	بے شک	سے	شرط
تَمَامِ	هٰذِهِ	اَلْعِدَّةِ	اَنْ	تَحِيْضَ	حَيْضَةً
تمام	اس	عدت	یہ کہ	حیض آئے	حیض
وَّاحِدَةً	فِيْ	هٰذِهِ	اَلْمُدَّةِ	فَاِنْ	لَمْ
ایک	میں	اس	مدت	تو اگر	نہ
تَحِضْ	فَهِيَ	عِنْدَهٗ	مُسْتَرَابَةٌ	فَتَمْكُثُ	مُدَّةَ
حیض آئے	تو وہ	ان کے نزدیک	مسترابہ ہے	تو انتظار کرے	مدت
اَلْحَمْلِ	وَ	قِيْلَ	عِنْدَهٗ	اَنَّهَا	قَدْ
حمل	اور	کہا گیا ہے	انکے نزدیک	بے شک وہ	تحقیق
لَا	تَحِيْضُ	وَ	قَدْ	لَا	تَكُوْنُ
نہیں	حیض آتا	اور	تحقیق	نہ	ہو
مُسْتَرَابَةً	وَ	ذٰلِكَ	اِذَا	كَانَتْ	عَادَتُهَا
مسترابہ	اور	یہ	جب	ہو	اس کی عادت
فِيْ	اَلْحَيْضِ	اَكْثَرَ	مِنْ	مُدَّةِ	اَلْعِدَّةِ
میں	حیض	زیادہ	سے	مدت	عدت
وَ	هٰذَا	اِمَّا	غَيْرُ	مَوْجُوْدٍ	اُعْنِيْ
اور	یہ	اگر	غیر	موجود	میری مراد
مَنْ	تَكُوْنُ	عَادَتُهَا	اَنْ	تَحِيْضَ	اَكْثَرَ
جو	ہو	اس کی عادت	یہ کہ	حیض آئے	زیادہ
مِنْ	اَرْبَعَةِ	اَشْهُرٍ	وَ	اِمَّا	نَادِرٌ
سے	چار	ماہ	اور	اگر	کم
وَ	اخْتَلَفَ	عَنْهُ	فِيْمَنْ	هٰذِهِ	حَالُهَا
اور	اختلاف کیا	ان سے	اس میں	یہ	اسکی حالت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ	النِّسَاءِ	إِذَا	وَجَدَتْ	فَقِيْلَ	تَنْتَظِرُ
سے	عورتوں	جب ●	پائے	تو کہا گیا ہے	انتظار کرے گی
حَتّٰى	تَحِيْضَ	وَ	رَوٰى	عَنْهُ	ابْنُ الْقَاسِمِ
یہاں تک کہ	حیض آئے	اور	روایت کی	اُن سے	ابن القاسم
تَتَزَوَّجُ	إِذَا	انْقَضَتْ	عِدَّةُ	الْوَفَاةِ	وَ
نکاح کرسکتی ہے	جب	پوری ہو	عدت	وفات	اور
لَمْ	يَظْهَرْ	بِهَا	حَمْلٌ	وَ	عَلٰى
نہ	ظاہر ہو	اس سے	حمل	اور	پر
هٰذَا	جُمْهُوْرُ	فُقَهَاءِ	الْأَمْصَارِ	أَبِيْ حَنِيْفَةَ	وَ
اس	جمہور	فقہاء	شہروں	امام اعظم ابوحنیفہ	اور
الشَّافِعِيُّ	وَ	الثَّوْرِيُّ			
امام شافعی	اور	امام ثوری کی رائے ہے			

وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ

وَهِيَ الْحَامِلُ الَّتِيْ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ وَجَمِيْعُ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ: عِدَّتُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا مُصِيْرًا إِلٰى عُمُوْمِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" وَإِنْ كَانَتِ الْآيَةُ فِي الطَّلَاقِ، وَاحْتَجَّ أَيْضًا، بِحَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ "أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ وَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ، وَفِيْهِ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: "قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ" وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، يُرِيْدُ أَنَّهَا تَعْتَدُّ بِأَبْعَدِ الْأَجَلَيْنِ: إِمَّا الْحَمْلُ، وَإِمَّا انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ عِدَّةُ الْمَوْتِ، وَرُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْحُجَّةُ لَهُمْ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الَّذِيْ يَقْتَضِيْهِ الْجَمْعُ بَيْنَ عُمُوْمِ اٰيَةِ الْحَوَامِلِ وَاٰيَةِ الْوَفَاةِ. وَأَمَّا الْأَمَةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مَنْ تَحِلُّ لَهٗ فَإِنَّهَا لَا تَخْلُوْ أَنْ تَكُوْنَ زَوْجَةَ أَوْ مِلْكَ يَمِيْنٍ أَوْ أُمَّ وَلَدٍ أَوْ غَيْرَ أُمِّ وَلَدٍ، فَأَمَّا الزَّوْجَةُ فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ: إِنَّ عِدَّتَهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ، فَاسْوُا ذٰلِكَ عَلَى الْعِدَّةِ وَقَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ بَلْ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ، وَكَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ مَصِيْرًا إِلَى التَّعْمِيْمِ. أَمَّا أُمُّ الْوَلَدِ فَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّيْثُ وَأَبُوْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَوْرٍ وَّ جَمَاعَةٌ: عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ ' وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ اِعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ. وَلَهَا السُّكْنٰى' وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ اَصْحَابُهٗ وَالثَّوْرِيُّ: عِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ' وَقَالَ قَوْمٌ عِدَّتُهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ' وَقَالَ قَوْمٌ: عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ' وَحُجَّةُ مَالِكٍ اَنَّهَا لَيْسَتْ زَوْجَةً فَتَعْتَدَّ عِدَّةَ الْوَفَاةِ' وَلَا مُطَلَّقَةً فَتَعْتَدَّ ثَلَاثَ حِيَضٍ' فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اسْتِبْرَاءُ رَحِمِهَا' وَذٰلِكَ يَكُوْنُ بِحَيْضَةٍ تَشْبِيْهًا بِالْاَمَةِ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا' وَذٰلِكَ مَالَا خِلَافَ فِيْهِ' وَحُجَّةُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اَنَّ الْعِدَّةَ اِنَّمَا وَجَبَتْ وَهِىَ حُرَّةٌ وَلَيْسَتْ بِزَوْجَةٍ فَتَعْتَدَّ عِدَّةَ الْوَفَاةِ وَلَا بِاَمَةٍ فَتَعْتَدَّ عِدَّةَ اَمَةٍ فَوَجَبَ اَنْ تَسْتَبْرِئَ رَحِمَهَا بِعِدَّةِ الْاَحْرَارِ. وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَوْجَبُوْا لَهَا عِدَّةَ الْوَفَاةِ فَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثٍ رَوٰى عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ: لَا تَلْبَسُوْا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا' عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّىَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ' وَضَعَّفَ اَحْمَدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَاْخُذْ بِهٖ. وَاَمَّا مَنْ اَوْجَبَ عَلَيْهَا نِصْفَ عِدَّةِ الْحُرَّةِ تَشْبِيْهًا بِالزَّوْجَةِ الْاَمَةِ. فَسَبَبُ الْخِلَافِ اَنَّهَا مَسْكُوْتٌ عَنْهَا' وَهِىَ مُتَرَدِّدَةُ الشَّبَهِ بَيْنَ الْاَمَةِ الْحُرَّةِ وَاَمَّا مَنْ شَبَّهَهَا بِالزَّوْجَةِ الْاَمَةَ فَضَعِيْفٌ' وَاَضْعَفُ مِنْهُ مَنْ شَبَّهَهَا بِعِدَّةِ الْحُرَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَهُوَ مَذْهَبُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

ترجمہ:

(اور لیکن دوسرا مسئلہ) کہ عورت حاملہ ہو جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو۔ پس جمہور فقہاء اور تمام فقہائے امصار نے کہا ہے کہ اس عورت کی عدت وضع حمل ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا قول عام ہے واولات الاحمال ان یضعن حملھن ترجمہ: اور حاملہ عورتوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے'' اگرچہ آیت طلاق کے بارے میں ہے نیز حضرت ام سلمہ کی حدث ہے کہ:

''سبیعہ اسلمی کے شوہر کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد بچہ ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری عدت پوری ہو گئی اب تم جس سے چاہو نکاح کر سکتی ہو''۔

امام مالکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو زائد موت ہو گی۔ وہ اس کی عدت ہو گی اور ایسا ہی قول حضرت علی بن ابو طالب سے مروی ہے اور ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حاملہ کے بارے میں قرآن کی آیت کے عموم اور وفات کے بارے میں آیت کے درمیان جمع کا یہی تقاضا ہے۔ باندی جس شخص کے لیے حلال ہو اگر وہ شخص مر جائے تو یہ باندی یا تو بیوی ہو گی یا ملک یمین ہو گی یا ام ولد ہو گی یا غیر ام ولد ہو گی۔ اگر بیوی ہو تو جمہور فقہاء نے کہا ہے بے شک اس کی عدت آزاد عورت کی عدت سے نصف ہو گی۔ اور اس عدت کو انہوں نے عدت طلاق پر قیاس کیا ہے اور اہل ظاہر کہتے ہیں کہ اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ہوگی اور عموم کے پیش نظر اس کی عدت طلاق بھی ان کے نزدیک آزاد عورت کی عدت کے برابر ہے۔

اور لیکن ام ولد کے بارے میں امام مالکؒ اور امام شافعیؒ احمد ثیہ ' ابوثورؒ اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے اس کی عدت ایک حیض ہے اور یہی قول حضرت ابن عمر سے مروی ہے۔ اور امام مالکؒ نے کہا کہ اگر وہ ان میں سے جنہیں حیض نہیں آتا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور اسے رہائش ملے گی اور امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور امام ثوریؒ اس کی عدت تین حیض ہے اور یہی قول حضرت علی اور ابن مسعود کا ہے اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا اس کی عدت آزاد عورت کے عدت نصف ہوگی جس کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا اس کی عدت آزاد کی عورت ہے۔ چار مہینے دس دن۔ اور امام مالکؒ کی دلیل ہے بے شک وہ تین حیض سے عدت پوری کرے اب یہی کہ س کا استبراء رحم ایک حیض سے معلوم کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل یہ ہے بے شک عدت جب اس پر واجب ہوئی ہے اور وہ آزاد ہے۔ اور بیوی نہیں ہے کہ وہ شوہر کے وفات کی عدت گذارے اور نہ لونڈی ہے کہ وہ باندی کی عدت گزارے پس واجب ہے کہ استبراء رحم ہو آزاد کے عدت میں اور لیکن وہ جن فقہاء نے اس کے لیے وفات کی عدت واجب کی ہے پس انہوں نے عمرو بن العاص کی مروی حدیث کو دلیل بنایا۔ ہے انہوں نے کہا کہ:

''ام ولد پر ہمارے نبی ﷺ کی سنت میں التباس پیدا نہ کرو۔ ام ولد کا مالک مرجائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے'' مگر امام احمد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔

جن فقہاء نے ام ولد کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف بتائی ہے تو انہوں نے اسے باندی بیوی سے تشبیہ دی ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ ام ولد کی عدت شریعت میں بیان نہیں ہوئی ہے۔ اور فقہاء کا اس امر میں اختلاف ہے کہ اسے باندی کے مشابہ یا آزاد کے مشابہ قرار دیا جائے لیکن باندی سے شبیہ دینا ضعیف ہے اور اس سے زیادہ کمزور رائے یہ ہے کہ جن فقہاء نے اسے آزاد مطلقہ سے تشبیہ دی ہے اور یہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے۔

وَ	أَمَّا	الْمَسْئَلَةُ	الثَّانِيَةُ	وَ	هِيَ
اور	جہاں تک	مسئلہ	دوسرا	اور	وہ
الْحَامِلُ	الَّتِيْ	يُتَوَفّٰى	عَنْهَا	زَوْجُهَا	فَقَالَ
حاملہ	وہ جو	وفات پائے	اس سے	اس کا شوہر	تو فرمایا
الْجَمْهُوْرُ	وَ	جَمِيْعُ	فُقَهَاءِ	الْاَمْصَارِ	عِدَّتُهَا
جمہور	اور	تمام	فقہاء	شہروں کے	اس کی عدت
أَنْ	تَضَعَ	حَمْلَهَا	مَصِيْرًا	اِلٰى	عُمُوْمِ
یہ کہ	وضع	اس کا حمل	ہوجائے	طرف	عموم
قَوْلِهٖ تَعَالٰى		وَ	أُولَاتُ	الْاَحْمَالِ	أَجَلُهُنَّ
فرمان اس بلند ذات کا		اور	والی	حمل	اُن کی عدت
					یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	وَ	اِنْ	كَانَتِ	الْاٰيَةُ
وضع ہو جائے	ان کا حمل	اور	اگر	ہو	ایت
فِيْ	الطَّلَاقِ	وَ	اَخَذَ	اَيْضًا	بِحَدِيْثِ
میں	طلاق	اور	لیا	اسی طرح	حدیث
اُم سَلَمَةَ	اَنَّ	سَبِيْعَةَ	سَبِيْعَةَ	الْاَسْلَمِيَّةِ	وَلَدَتْ
ام سلمہ	بے شک	سبیعہ	سبیعہ	اسلمی	پیدا ہوا بچہ
بَعْدَ	وَفَاتِ	زَوْجِهَا	بِنِصْفِ	شَهْرٍ	وَ
بعد	وفات	اس کے شوہر	نصف	ماہ	اور
فِيْهِ	فَجَاءَتْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	ﷺ	فَقَالَ	لَهَا
اس میں	تو آئیں	رسول اللہ	ﷺ نے	پس فرمایا	اس کے لیے
قَدْ	حُلِلْتِ	فَانْكِحِيْ	مَنْ	شِئْتِ	وَ
تحقیق	حلال کر دی گئی	پس نکاح کر تو	جس سے	چاہے	اور
رَوٰى	مَالِكٌ	عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	اَنَّ	عِدَّتَهَا
روایت نقل کی	امام مالک	سے	ابن عباس	بے شک	اس کی عدت
آخِرُ الْاَجَلَيْنِ	يُزِيْدُ	اَنَّهَا	تَعْتَدُّ	بِاَبْعَدِ	الْاَجَلَيْنِ
دو مدتوں میں آخری	زیادہ ہو گی	بے شک وہ	شمار ہو گی	عدت	دو مدتیں
اِمَّا	الْحَمْلُ	وَ	اِمَّا	اِنْقِضَاءُ	الْعِدَّةِ
اگر	حمل	اور	اگر	مدت کا پورا ہونا	عدت
عِدَّةُ	وَفَاتٍ	وَ	رُوِيَ	مِثْلُ	ذٰلِكَ
عدت	موت	اور	روایت کی گئی ہے	مثل	اس کے
عَنْ	عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ	رضی اللہ عنہ	وَ	الْحُجَّةُ	لَهُمْ
سے	علی بن ابی طالب	رضی اللہ عنہ	اور	دلیل	ان کی
اَنَّ	ذٰلِكَ	هُوَ	الَّذِيْ	يَقْتَضِيْهِ	الْجَمْعَ
بے شک	اس	وہ	جو	تقاضا کرے	جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ	عُمُوْم	آيَةِ	الْحَوَامِلِ	وَ	آيَةِ
درمیان	عموم	آیت	حامل	اور	آیت
الْوَفَاةِ	وَ	أَمَّا	الْاَمَةُ	الْمتوفى	عَنْهَا
وفات	اور	بہرحال	باندی	مرجائے	اس سے
مَنْ	تَحِلُّ	لَهُ	فَإِنَّهَا	لاَ	تَخْلُوْ
جو	حلال ہو	اس کے لیے	تو بے شک وہ	نہیں	خالی
أَنْ	تَكُوْنَ	زَوْجَةً	أَوْ	مِلْكَ	يَمِيْنٍ
یہ کہ	ہو	بیوی	یا	ملک	یمین
أَوْ	أُمَّ وَلَدٍ	أَوْ	غَيْرَ	أُمِّ وَلَدٍ	فَأَمَّا
یا	ام ولد	یا	غیر	ام ولد	تو بہرحال
الزَّوْجَةُ	فَقَالَ	الْجَمْهُوْرُ	إِنَّ	عِدَّتَهَا	نِصْفُ
بیوی	پس فرمایا	جمہور نے	بے شک	اس کی عدت	نصف
عِدَّةِ	الْحُرَّةِ	قَاسُوْا	ذٰلِكَ	عَلَى	الْعِدَّةِ
عدت	آزاد	قیاس کیا	اس	پر	عدت
وَ	قَالَ	اَهْلُ	الظَّاهِرِ	بَلْ	عِدَّتُهَا
اور	فرمایا	اہل	ظاہر نے	بلکہ	اس کی عدت
الْحُرَّةِ	وَ	كَذٰلِكَ	عِنْدَهُمْ	عِدَّةُ	الطَّلَاقِ
آزاد	اور	اسی طرح	ان کے نزدیک	عدت	طلاق
مَصِيْرًا	لِيَ	التَّعْمِيْمِ	أَمَّا	أُمِّ الْوَلَدِ	فَقَالَ
ہوگی	میرے لیے	تعمیم	بہرحال	ام ولد	پس فرمایا
مَالِكٌ	وَ	الشَّافِعِيُّ	وَ	أَحْمَدُ	وَ
امام مالک	اور	امام شافعی	اور	امام احمد	اور
اللَّيْثُ	وَ	أَبُوْ ثَوْرٍ	وَ	جَمَاعَةٌ	عِدَّتُهَا
لیث	اور	امام ابوثور	اور	ایک جماعت نے	اس کی عدت
حَيْضَةٌ	وَ	بِهٖ	قَالَ	ابْنُ عمرَ	وَ
حیض	اور	یہی	فرمایا	ابن عمر نے	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ	مَالِكٌ	وَ	اِنْ	كَانَتْ	مِمَّنْ
فرمایا	امام مالک	اور	اگر	ہو	اس سے
لَا	تَحِيْضُ	اِعْتَدَّتْ	ثَلَاثَةَ	أَشْهُرٍ	وَ
نہ	حیض آتا ہو	عدت شمار کی	تین	ماہ	اور
لَهَا	السُّكْنٰى	وَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَ
اس کو	رہائش دی جائے گی	اور	فرمایا	امام اعظم ابو حنیفہ	اور
أَصْحَابُهُ	وَ	الثَّوْرِيُّ	عِدَّتُهَا	ثَلَاثُ	حَيْضٍ
ایک جماعت	اور	امام ثوری نے	اس کی عدت	تین	حیض ہے
وَ	هُوَ	قَوْلُ	عَلِيٍّ	وَ	ابْنِ مَسْعُوْدٍ
اور	وہ	قول	حضرت علی	اور	ابن مسعود
وَ	قَالَ	قَوْمٌ	عِدَّتُهَا	نِصْفُ	عِدَّةِ
اور	کہا	ایک قوم نے	اس کی عدت	نصف	عدت
الْحُرَّةِ	الْمُتَوَفّٰى	عَنْهَا	زَوْجُهَا	وَ	قَالَ
آزاد	مرجائے	اس سے	جس کا شوہر	اور	کہا
قَوْمٌ	عِدَّتُهَا	عِدَّةُ	الْحُرَّةِ	أَرْبَعَةُ	أَشْهُرٍ
ایک قوم نے	اس کی عدت	عدت	آزاد	چار	ماہ
وَ	عَشْرٌ	وَ	حُجَّةُ	مَالِكٍ	اَنَّهَا
اور	دس دن	اور	دلیل ہے	امام مالک کی	بے شک وہ
لَيْسَتْ	زَوْجَةً	فَتَعْتَدُّ	عِدَّةَ	الْوَفَاةِ	وَ
نہیں ہے	بیوی	پس عدت ہوگی	عدت	وفات	اور
لَا	مُطَلَّقَةً	فَتَعْتَدُّ	ثَلَاثَ	حَيْضٍ	فَلَمْ
نہ	مطلقہ ہے	تو عدت گزارے گی	تین	حیض	تو نہیں
يَبْقَ	اِلَّا	اسْتِبْرَاءُ	رَحِمِهَا	وَ	ذٰلِكَ
باقی	مگر	استبراء	اس کا رحم	اور	یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُوْنُ	بِحَيْضَةٍ	تَشْبِيْهًا	بِالْاَمَةِ	يَمُوْتُ	عَنْهَا
ہوگا	ایک حیض کے ساتھ	تشبیہ دینا	باندی کے ساتھ	مرجائے	اس سے
سَيِّدُهَا	وَ	ذٰلِكَ	مَالاَ	خِلَافَ	فِيْهِ
اس کا مالک	اور	اس میں	نہیں ہے	اختلاف	اس میں
وَ	حُجَّةُ	أَبِيْ حَنِيْفَةَ	أَنَّ	الْعِدَّةَ	إِنَّمَا
اور	دلیل ہے	امام اعظم ابوحنیفہ	بے شک	عدت	بے شک
وَجَبَتْ	وَ	هِيَ	حُرَّةٌ	وَ	لَيْسَتْ
واجب ہوئی	اور	وہ اس وقت	آزاد تھی	اور	نہیں ہے
بِزَوْجِهٖ	فَتَعْتَدُّ	عِدَّةَ	الْوَفَاةِ	وَ	لاَ بِاَمَةٍ
بیوی	تو عدت گزارے گی	عدت	وفات	اور	نہ
فَتَعْتَدُّ	عِدَّةَ	أَمَةٍ	فَوَجَبَ	أَنْ	تَسْتَبْرِئَ
تو عدت گزارے گی	عدت	باندی	لازم ہے	یہ کہ	وہ صاف کرے
رَحِمَهَا	بِعِدَّةِ	الْاَحْرَارِ	وَأَمَّا الَّذِيْنَ	أَوْجَبُوْا	لَهَا
اس کا رحم	عدۃ	آزاد	اور جو	واجب کیا	اس کے لیے
عِدَّةَ	الْوَفَاةِ	فَاحْتَجُّوْا	بِحَدِيْثِ	رَوٰى	عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ
عدت	وفات	تو دلیل پکڑی	اس حدیث سے	جو مروی ہے	عمر بن عاصؓ
قَالَ	لاَ	تَلْبَسُوْا	عَلَيْنَا	سُنَّةَ	نَبِيِّنَا
فرماتے ہیں	نہیں	ملتبس کرو	ہم پر	طریقہ	ہمارے نبیؐ کا
عِدَّةُ	أُمِّ الْوَلَدِ	إِذَا	تُوُفِّيَ	عَنْهَا	سَيِّدُهَا
عدت	ام ولد	جب	فوت ہوگیا	اس سے	اس کا آقا
أَرْبَعَةُ	أَشْهُرٍ	وَعَشْرٌ	وَضَعَّفَ	أَحْمَدُ	هٰذَا
چار	مہینے	اور دس	اور کمزور کیا	احمد نے	اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَدِيْثُ	وَلَمْ	يَأْخُذْ بِهٖ	وَأَمَّا	مَنْ أَوْجَبَ	عَلَيْهَا
حدیث کو	اور نہ	دلیل پکڑی اس کے ساتھ	اور جو	واجب ہے	اس پر
نِصْفَ	عِدَّةِ	الْحُرَّةِ	تَشْبِيْهًا	بِالزَّوْجَةِ	الْأَمَةِ
آدھی	عدت	آزاد کی	تشبیہ دیتے ہوئے	بیوی	لونڈی
فَسَبَبُ	الْخِلَافِ	أَنَّهَا	مَسْكُوْتٌ	عَنْهَا	وَهِيَ
سبب	اختلاف	وہ	خاموش کیا ہوا	اس	اور وہ
مُتَرَدِّدَةٌ	الشِّبْهِ	بَيْنَ	الْأَمَةِ	الْحُرَّةِ	وَأَمَّا
متردد	شبہ	درمیان	لونڈی	آزاد	اور بہرحال
بِالزَّوْجَةِ	الْأَمَةِ	فَضَعِيْفٌ	وَأَضْعَفُ	مِنْهُ	مَنْ
بیوی کے ساتھ	لونڈی	وہ ضعف ہے	اور زیادہ ضعیف	اس سے	جو
شَبِيْهَهَا	بِعِدَّةِ	الْحُرَّةِ	الْمُطَلَّقَةِ	وَهُوَ	مَذْهَبُ
شبہ ہوا اسے	عدت	آزاد	طلاق یافتہ	اور وہ	مذہب
أَبِيْ	حَنِيْفَةَ				
ابو	حنیفہ کا ہے				

اَلْبَابُ الثَّانِيْ
فِيْ الْمُتْعَةِ

وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى أَنَّ الْمُتْعَةَ لَيْسَتْ وَاجِبَةً فِيْ كُلِّ مُطَلَّقَةٍ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الظَّاهِرِ: هِيَ وَاجِبَةٌ فِيْ كُلِّ مُطَلَّقَةٍ وَقَالَ قَوْمٌ: هِيَ مَنْدُوْبٌ إِلَيْهَا وَلَيْسَتْ وَاجِبَةً وَبِهٖ قَالَ مَالِكٌ. وَالَّذِيْنَ قَالُوْا بِوُجُوْبِهَا فِيْ بَعْضِ الْمُطَلَّقَاتِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: هِيَ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ طَلَّقَ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَلَمْ يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا مُسَمًّى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: هِيَ وَاجِبَةٌ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ إِذَا كَانَ الْفِرَاقُ مِنْ قِبَلِهِ إِلَّا الَّتِيْ سُمِّيَ لَهَا وَ طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَعَلٰى هٰذَا جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ. وَاحْتَجَّ أَبُوْ حَنِيْفَةَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا" فَاشْتَرَطَ الْمُتْعَةَ مَعَ عَدَمِ الْمَسِيْسِ" وَقَالَ تَعَالٰى: وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ" فَعَلِمَ اَنَّهُ لَا مُتْعَةَ لَهَا مَعَ التَّسْمِيَةِ وَالطَّلَاقُ قَبْلَ الْمَسِيْسِ، لِاَنَّهُ إِذَا لَمْ يَجِبْ لَهَا الصَّدَاقُ فَاَحْرٰى اَنْ لَّا تَجِبَ لَهَا الْمُتْعَةُ وَهٰذَا لِعُمْرِي مَحِيْلٌ، لِاَنَّهُ حَيْثُ لَمْ يَجِبْ لَهَا صَدَاقٌ اُقِيْمَتِ الْمُتْعَةُ مَقَامَهُ، وَحَيْثُ رُدَّتْ مِنْ يَدِهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لَمْ يَجِبْ لَهَا شَيْءٌ. وَاَمَّا الشَّافِعِيُّ فَيَحْمِلُ الْاَوَامِرَ الْوَارِدَةَ بِالْمُتْعَةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ" عَلَى الْعُمُوْمِ فِيْ كُلِّ مُطَلَّقَةٍ إِلَّا الَّتِيْ سُمِّيَ لَهَا وَطُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُوْلِ. وَاَمَّا اَهْلُ الظَّاهِرِ فَحَمَلُوْا الْاَمْرَ عَلَى الْعُمُوْمِ، وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ الْمُخْتَلِعَةَ لَا مُتْعَةَ لَهَا لِكَوْنِهَا مُطْعِيَةً مِنْ يَدِهَا كَالْحَالِ فِي الَّتِيْ طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَبَعْدَ فَرْضِ الصَّدَاقِ، وَاَهْلُ الظَّاهِرِ يَقُوْلُوْنَ: هُوَ شَرْعٌ فَتَاْخُذُ وَتُعْطِيْ. وَاَمَّا مَالِكٌ فَاِنَّهُ حَمَلَ الْاَمْرَ بِالْمُتْعَةِ عَلَى النَّدْبِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْ آخِرِ الْآيَةِ: "حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ" اَيْ عَلَى الْمُتَفَضِّلِيْنَ الْمُتَجَمِّلِيْنَ، وَمَا كَانَ مِنْ بَابِ الْإِجْمَالِ وَالْإِحْسَانِ فَلَيْسَ بِوَاجِبٍ. وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمُطَلَّقَةِ الْمُعْتَدَّةِ هَلْ عَلَيْهَا إِحْدَادٌ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلَيْهَا إِحْدَادٌ.

ترجمہ: (الباب الثانی): دوسرا باب متعہ کے بارے میں

اور جمہور فقہاء کے نزدیک ہر مطلقہ کے لیے متعہ (وہ چیزیں جو مطلقہ کو شوہر کی طرف سے دی جائیں) کے لیے واجب نہیں اور اہل ظاہر کی ایک جماعت نے کہا وہ دینی مستحب ہیں واجب نہیں ہیں اور یہی قول امام مالکؒ کا ہے۔ اور جن فقہاء نے بعض مطلقات کے لیے واجب قرار دیا ہے انہوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ پس امام ابو حنیفہؒ نے کہا یہ متعہ کی اشیاء واجب ہیں اس شوہر پر جس نے کہا ہر مطلقہ قبل دخول کے لیے لیے واجب ہے الا یہ کہ اس کا مہر مثل مقرر کیا گیا ہو۔ اور امام شافعیؒ نے کہا ہر مطلقہ قبل دخول کے لیے واجب ہے الا یہ کہ اس کا مہر مثل مقرر کیا گیا ہو اور اسے قبل دخول طلاق دے دی گئی ہو اور یہی جمہور فقہاء کی رائے ہے اور امام ابوحنیفہ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے دلیل لی ہے۔

'یا ایها الذین امنوا اذا نکحتم المومنات ثم طلقوهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها فمتعوهن وسرحوهن سراحا جمیلا" (الاحزاب)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کرسکو لہذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کرو۔

اس آیت میں متعہ کو عدم مسیس (صحبت) کے ساتھ مشروط کر دیا گیا ہے نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان طلقتوھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضة فنصف ما فرضتم (البقرہ)

ترجمہ: اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر مسمّٰی کے باوجود اور طلاق قبل دخول کے باوجود متعہ نہیں ہے جب مطلقہ قبل دخول کا مہر ہی واجب نہیں تو متعہ بھی واجب نہیں ہوگا لیکن یہ ایک مغالطہ ہے اس لیے کہ جب مہر واجب نہ ہو تو متعہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے اور وہ جب نصف مہر لوٹانے تو اس کے لیے کچھ واجب نہیں ہوتا امام شافعیؒ کے نزدیک ومتعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ آیت میں متعہ کے احکام عام ہیں اور ہر مطلقہ کے لیے ہیں خواہ اس کا مہر مثل مقرر ہو گیا ہو اور خواہ اسے قبل دخول طلاق دے دی گئی ہو۔ اور لیکن اہل ظاہر نے امر کو عموم پر محمول کیا ہے اور جمہور نے فقہاء کے نزدیک بے شک مختلعہ (خلع کرنے والی) کے لیے متعہ نہیں ہے۔

کیونکہ وہ خود معاوضہ خلع ادا کرتی ہے جیسے مطلقہ قبل دخول جس کا مہر ادا کر دیا گیا ہو نصف مہر واپس کرتی ہے اہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ حکم شرعی ہے اور اس کے لحاظ مختلعہ معاوضہ خلع بھی دے گی اور متعہ بھی لے گی۔

امام مالک متعہ کے حکم کو استحباب پر محمول کرتے ہیں کہ یہ فرمان الٰہی ہے۔

"حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ"

ظاہر ہے کہ جو امر بطور احسان ہو واجب نہیں ہوتا اور فقہاء نے اختلاف کیا ہے اس بارے میں کہ مطلقہ جو عدت گزار رہی ہو کیا اس پر غم لازم کیا ہے؟ پس امام مالکؒ کے نزدیک بیوی پر شوہر کے غم میں سوگ کرنا لازم نہیں ہے۔

		وَالْجَمْهُوْرُ	عَلٰى	اَنَّ	الْمُتْعَةَ
		اور جمہور	پر	بیشک	متعہ
لَيْسَتْ	وَاجِبَةً	فِيْ	كُلِّ	مُطَلَّقَةٍ	وَقَالَ
نہیں	واجب	میں	ہر	طلاق یافتہ	اور کہا
قَوْمٌ	مِنْ	اَهْلِ الظَّاهِرِ	هِيَ	وَاجِبَةٌ	فِيْ
قوم	سے	اہل ظاہر	وہ	واجب ہے	میں
كُلِّ	مُطَلَّقَةٍ	وَقَالَ	قَوْمٌ	هِيَ	مَنْدُوْبٌ
ہر	مطلقہ	اور کہا	قوم	وہ	مستحب
اِلَيْهَا	وَلَيْسَتْ	وَاجِبَةً	وَبِهٖ	قَالَ	مَالِكٌ
اس کی طرف	اور نہیں	واجب	اور اسکے ساتھ	کہا	مالک
وَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	بِوُجُوْبِهَا	فِيْ	بَعْضِ	الْمُطَلَّقَاتِ
اور وہ جو	کہا انہوں نے	اس کے وجوب کا	میں	بعض	طلاق یافتہ
اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	ذٰلِكَ	فَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	هِيَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیا انہوں نے	میں	یہ	کہا	ابوحنیفہ	وہ
وَاجِبَةٌ	عَلٰى	مَنْ	طَلَّقَ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ
واجب ہے	پر	جو	طلاق دے	پہلے	دخول
وَلَمْ يُفَرِّضْ	لَهَا	صِدَاقًا	مُسَمًّى	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ
اور نہیں فرض	اس کے لیے	مہر	مسمی	اور کہا	شافعی
هِيَ	وَاجِبَةٌ	لِكُلِّ	مُطَلَّقَةٍ	اِذَا	كَانَ
وہ	واجب ہے	ہر ایک کیلئے	طلاق یافتہ	جب	تھی
الْفِرَاقُ	مِنْ قِبَلِهٖ	اِلَّا	الَّتِيْ	سُمِّيَ	لَهَا
جدائی	اپنی طرف سے	مگر	وہ جو	نام رکھا گیا	اس کے لیے
قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَعَلٰى	هٰذَا	جُمْهُوْرِ	الْعُلَمَاءِ
پہلے	دخول	اور پر	یہ	محقق	علماء
وَاحْتَجَّ	أَبُوْ حَنِيْفَةَ	بِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	يَا أَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اور دلیل دی	ابوحنیفہ	اس کا قول	تعالیٰ	اے	وہ لوگ
آمَنُوْا	اِذَا	نَكَحْتُمُ	الْمُؤْمِنَاتِ	ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ
جو ایمان	جب	تم نکاح کرو	مومن عورتوں سے	پھر	تم طلاق دو انہیں
مِنْ	قَبْلِ	أَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	فَمَالَكُمْ	عَلَيْهِنَّ
سے	پہلے	یہ کہ	انہیں چھوئے	پس نہیں تمہارے لیے	سے
مِنْ	عِدَّةٍ	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ	وَسَرِّحُوْهُنَّ	سَرَاحًا
سے	عدت	جو تم اس کو شمار کرتے ہو	تو نفع دو انہیں	اور چھوڑ دو انہیں	چھوڑنا
جَمِيْلًا	فَاشْتَرَطَ	الْمُتْعَةَ	مَعَ	عَدَمِ	الْمَسِيْسِ
اچھا	پس شرط لگانا	متعہ کی	ساتھ	نہ ہونے	چھونے کی مدت
وَقَالَ تَعَالٰى	وَاِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ	اَنْ
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا	اور اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے	یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَمَسُّوْهُنَّ	وَقَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً	فَنِصْفُ
چھوؤ انہیں	اور تحقیق	مقرر کیا تم نے	ان کے لیے	مہر	پس آدھا
مَا	فَرَضْتُمْ	فَعَلِمَ	اَنَّهُ	لَا مُتْعَةَ	لَهَا
جو	فرض کیا	پس جان لیا اس نے	بے شک	نہیں متعہ	اس کے لیے
مَعَ	التَّسْمِيَةِ	وَالطَّلَاقِ	قَبْلَ	الْمَسِيْسِ	لِاَنَّهُ
ساتھ	تسمیہ	اور طلاق کے	پہلے	چھونے سے	بے شک وہ
اِذَا	لَمْ	يَجِبْ	لَهَا	الصَّدَاقُ	فَاَحْرٰى
پر	نہیں	واجب	اس کے لیے	مہر	پس زیادہ مناسب
اَنْ	لَّا تَجِبَ	لَهَا	الْمُتْعَةُ	وَهٰذَا	لِعُمْرِيْ
یہ کہ	نہ واجب	اس کے لیے	متعہ	اور یہ	میری عمر کی قسم
مُحِيْلٌ	لِاَنَّهُ	حَيْثُ	لَمْ يَجِبْ	لَهَا	صِدَاقٌ
محال ہے	اس لیے	جیسا کہ	نہیں واجب	اس کے لیے	مہر
اُقِيْمَتِ	الْمُتْعَةُ	مَقَامَهُ	وَحَيْثُ	رُدَّتْ	مِنْ
قائم کی گئی	متعہ	اس کی جگہ	اور جیسا کہ	لوٹایا گیا	سے
يَدِهَا	نِصْفُ	الصَّدَاقِ	لَمْ	يَجِبْ	لَهَا
اس کے ہاتھ	آدھا	مہر	نہیں	واجب	اس کے لیے
شَيْءٌ	وَاَمَّا	الشَّافِعِيُّ	فَيَحْمِلُ	الْاَوَامِرَ	الْوَارِدَةَ
شیء	اور یہ	شافعی	پس وہ محمول کرتا ہے	امروں کو	آنے والے
بِالْمُتْعَةِ	فِيْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَمَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ
متعہ کے ساتھ	میں	اللہ تعالیٰ کا قول	تو متعہ دو انہیں	پر	وسعت والا
قَدْرُهٗ	وَعَلَى	الْمُقْتِرِ	قَدْرُهٗ	عَلَى	الْعُمُوْمِ
مقدار	اور پر	تنگدست	اس کی مقدار	پر	عموم
فِيْ	كُلِّ	مُطَلَّقَةٍ	اِلَّا	الَّتِيْ	سُمِّيَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	ہر	طلاق یافتہ	مگر	وہ	نام رکھا گیا
لَهَا	وَطَلَقَتْ	قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَأَمَّا	أَهْلُ
اس کے لیے	طلاق دی گئی	پہلے	دخول	اور یہ	اھل
الظَّاهِرِ	فَحَمَلُوْا	الْأَمْرَ	عَلَى	الْعُمُوْمِ	وَالْجُمْهُوْرُ
ظاہر	پس محمول کیا	حکم	پر	عموم	اور محقق
عَلٰى	أَنَّ	الْمُخْتَلِعَةَ	لاَ	مُتْعَةَ	لَهَا
پر	یہ کہ	خلع کرنے والی	نہیں	متعہ	اس کے لیے
لِكَوْنِهَا	مُطِيْعَةً	مِنْ يَدِهَا	كَالْحَالِ	فِيْ	الَّتِيْ
اس واسطے کے وہ	اطاعت کرنے والی	اپنے ہاتھ سے	جیسے حال	میں	وہ جو

قَبْلَ	الدُّخُوْلِ	وَبَعْدَ	فَرْضِ	الصَّدَاقِ	وَأَهْلُ الظَّاهِرِ
پہلے	دخول سے	اور بعد	مقرر کرنے	مہر	اور اھل ظاہر
يَقُوْلُوْنَ	هُوَ	شَرْعٌ	فَتَأْخُذُ	وَتُعْطٰى	وَأَمَّا
کہتے ہیں	وہ	شرع	پس وہ لیتی ہے	اور دی جاتی ہے	اور جو
مَالِكٌ	فَإِنَّهُ	حَمَلَ الْأَمْرَ	بِالْمُتْعَةِ	عَلَى	النَّدْبِ
مالک بھی	بے شک وہ	امر کو محمول کیا ہے	متعہ کے ساتھ	پر	استحباب

لِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	فِيْ	آخِرِ	الْآيَةِ	حَقًّا
واسطے	اللہ کے قول کے	میں	آخر	آیت کے	حق ہے
عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ	أَيْ	عَلَى	الْمُتَفَضِّلِيْنَ	الْمُتَجَمِّلِيْنَ
پر	احسان کرنے والوں کے	یعنی	اوپر	فضیلت دینے والے	اچھے کرنے والوں پر
وَمَا كَانَ	مِنْ	بَابِ	الْإِجْمَالِ	وَالْإِحْسَانِ	فَلَيْسَ
اور جو ہے	سے	باب	اچھا کرنا	احسان کرنا	پس نہیں
وَاجِبٌ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْمُطَلَّقَةِ	الْمُعْتَدَّةِ	هَلْ
واجب	اور اختلاف کیا	میں	مطلقہ	معتدد	کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا	اِحْدَادٌ	فَقَالَ	مَالِكٌ	لَيْسَ	عَلَيْهَا
اس پر	بناؤ سنگھار	پس کہا	امام مالک نے	نہیں	اس پر
	اِحْدَادٌ				
	بناؤ سنگھار				

بَابٌ فِيْ بَعْثِ الْحَكَمَيْنِ

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى جَوَازِ بَعْثِ الْحَكَمَيْنِ إِذَا وَقَعَ التَّشَاجُرُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ وَجَهِلَتْ أَحْوَالُهُمَا فِيْ التَّشَاجُرِ: أَعْنِيْ الْمُحِقَّ مِنَ الْمُبْطِلِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى". وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا الْآيَةَ' وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ الْحَكَمَيْنِ لَا يَكُوْنَانِ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الزَّوْجَيْنِ: أَحَدُهُمَا مِنْ قِبَلِ الزَّوْجِ' وَالْآخَرُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ لَّا يُوْجَدَ فِيْ أَهْلِهِمَا مَنْ يُصْلِحُ لِذٰلِكَ فَيُرْسَلُ مِنْ غَيْرِهِمَا. وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ الْحَكَمَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَا لَمْ يَنْفُذْ قَوْلُهُمَا' وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُمَا فِيْ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا نَافِذٌ بِغَيْرِ تَوْكِيْلٍ مِّنَ الزَّوْجَيْنِ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَفْرِيْقِ الْحَكَمَيْنِ بَيْنَهُمَا إِذَا اتَّفَقَا عَلٰى ذٰلِكَ هَلْ يَحْتَاجُ إِلٰى إِذْنٍ مِّنَ الزَّوْجِ' أَوْلَا يَحْتَاجُ إِلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَ مَالِكٌ وَأَصْحَابُهٗ: يَجُوْزُ قَوْلُهُمَا فِي الْفُرْقَةِ وَالْاِجْتِمَاعِ بِغَيْرِ تَوْكِيْلِ الزَّوْجَيْنِ وَلَا إِذْنَ مِنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ' وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْحَنِيْفَةَ وَأَصْحَابُهُمَا: لَيْسَ لَهُمَا أَنْ يُفَرِّقَا' إِلَّا أَنْ يُّجْعَلَ الزَّوْجُ إِلَيْهَا التَّفْرِيْقَ. وَحُجَّةُ مَالِكٍ مَارَوَاهُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ الْحَكَمَيْنِ: إِلَيْهِمَا التَّفْرِقَةُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ' وَالْجَمْعُ وَحُجَّةُ الشَّافِعِيِّ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنَّ الْأَصْلَ أَنَّ الطَّلَاقَ لَيْسَ بِيَدِ أَحَدٍ سِوَى الزَّوْجِ أَوْمَنْ يُّوَكِّلُهُ الزَّوْجُ. وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ مَالِكٍ فِيْ الْحَكَمَيْنِ يُطَلِّقَانِ ثَلَاثًا' فَقَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: وَتَكُوْنُ وَاحِدَةً وَقَالَ أَشْهَبُ وَالْمُغِيْرَةُ تَكُوْنُ ثَلَاثًا إِنْ طَلَّقَاهَا ثَلَاثًا' وَالْاَصْلُ أَنَّ الطَّلَاقَ بِيَدِ الرَّجُلِ إِلَّا أَنْ يَّقُوْمَ دَلِيْلٌ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ. وَقَدْ اِحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْحَنِيْفَةَ بِمَارُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ هٰذَا أَنَّهٗ قَالَ لِلْحَكَمَيْنِ: هَلْ تَدْرِيَانِ مَاعَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا' وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَاهُمَا' فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ رَضِيْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَبِمَا فِيْهِ لِيْ وَعَلَيَّ' فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا' فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ بِمِثْلِ مَا يَشْهَدُ الْحَكَمَيْنِ بِالسُّلْطَانِ' وَالسُّلْطَانُ يُطَلِّقُ بِالضَّرَرِ عِنْدَ مَالِكٍ إِذَا تَبَيَّنَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب حکمین کا بیان

حکمین کے دونوں کے درمیان تفریق کرنے میں جب وہ دونوں متفق ہو جائیں تو کیا شوہر کی اجازت کے ضرورت ہے یا اس میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ پس امام مالکؒ اور ان کے اصحاب نے دونوں حکموں کا قول جداء کرنے میں اور دونوں میاں بیوی میں صلح کرا دینے میں جائز ہے۔

زوجین کے وکیل کے بغیر جائز ہے اور ان دونوں سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور ان دونوں کے اصحاب نے کہا ہے دونوں حکموں کے لیے میاں بیوی میں تفریق کرنا جائز نہیں ہے مگر جب تک تفریق پر خود شوہر راضی نہ ہو امام مالکؒ کی دلیل جو حضرت علیؓ سے مروی یہ روایت ہے کہ انہوں نے حکمین کے بارے میں فرمایا کہ وہ میاں بیوی میں مصالحت کرانے اور تفریق کرانے دونوں میں مجاز ہیں۔

اور امام شافعیؒ اور ابوحنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ بے شک اصل یہ ہے کہ طلاق کا حق شوہر کے سوائے یا جسے شوہر وکیل بنائے کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے اور اصحاب امام مالکؒ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ اگر دونوں حکم تین طلاقیں واقع کر دیں تو ابن قاسم کے نزدیک یہ ایک طلاق واقع ہوگی اور اشہب اور مغیرہ نے کہا تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ اگر انہوں دونوں تین طلاقیں دیں۔ اور اصول یہ ہے کہ بے شک طلاق مرد کے ہاتھ میں ہے اور جب تک کسی موقعہ پر اس کے برخلاف دلیل موجود نہ ہو یہ اصول اپنی جگہ برقرار رہے گا۔

امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل یہ روایت ہے جو حضرت علیؓ سے مروی ہے یہ کہ بے شک انہوں نے حکمین سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے اگر دونوں میں مصالحت ہو سکے تو تم مصالحت کرا دینا اور اگر تم دیکھو کہ دونوں میں تفریق ہونی چاہیے پس تم تفریق کرا دو اس پر عورت نے کہا میں کتاب اللہ کے احکام پر راضی ہوں اور جو اس میں میرے لیے ہے حضرت علیؓ نے فرمایا لیکن شوہر نے کہا میں تفریق نہیں چاہتا پس حضرت علیؓ نے فرمایا اور خدا کی قسم تن تبدیلی نہیں کرو گے یہاں تک تم بھی اقرار کرو جیسے عورت نے اقرار کیا ہے۔ فقہاء نے کہا گویا حضرت علیؓ نے شوہر کی اجازت کا اعتبار کیا ہے لیکن امام مالکؒ حکمین کو سلطان کے مشابہ قرار دیتے ہوئے اور سلطان ایسا فیصلہ دے سکتا ہے اگر ضروری سمجھے جو کسی فریق کے ضرر پر مبنی ہو (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور درود ہو اللہ کا ہمارے آقا ﷺ پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر اور سلام ہو)

بَابٌ	فِيْ	بَعْثِ	اَلْحَكَمَيْنِ	اِتَّفَقَ	اَلْعُلَمَاءُ
باب	میں	بھیجنا	دو فیصلہ	اتفاق کیا	علماء
عَلٰى	جَوَازِ	بَعْثِ	اَلْحَكَمَيْنِ	اِذَا	وَقَعَ
پر	جواز	بھیجنا	فیصلہ کرنے والے	جب	واقع ہو
اَلتَّشَاجُرُ	بَيْنَ	اَلزَّوْجَيْنِ	وَجَهِلَتْ	اَحْوَالُهُمَا	فِيْ
جھگڑا	مابین	میاں بیوی	اور مخفی ہوں	ان کے حال	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّشَاجُرِ	اَعْنِیْ	الْمُحِقَّ	مِنَ	الْمُبْطِلِ	لِقَوْلِهٖ
جھگڑا	میری مراد	مٹانے والا	سے	باطل والا	اللہ کے قول
وَاِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ	بَيْنِهِمَا	فَابْعَثُوْا	حَكَمًا مِنْ
اور اگر	خوف کرو	جدائی	ان کے مابین	پس بھیجو	فیصلہ کرنے والا
أَهْلِهٖ	وَحَكَمًا	مِّنْ أَهْلِهَا	اَلْاٰيَةَ	وَأَجْمَعَا	عَلٰى
اس کی اہل	اور حکم	سے عورت کے گھر سے	آیۃ	اور جمع ہو دونوں	اوپر
أَنَّ	الْحَكَمَيْنِ	لَايَكُوْنَانِ	اِلَّا	مِنْ	أَهْلِ
اس کے	فیصلہ کرنیوالے	نہ ہوں دونوں	مگر	سے	اہل
الزَّوْجَيْنِ	أَحَدُهُمَا	مِنْ	قِبَلِ	الزَّوْجِ	وَالْاٰخَرُ
میاں بیوی	دونوں میں سے ایک	سے	طرف	شوہر	اور دوسرا
مِنْ	قِبَلِ	الْمَرْأَةِ	اِلَّا	اَنْ	لَّا يُوْجَدَ
سے	طرف	عورت	مگر	یہ کہ	نہ ہو وہ
فِيْ	أَهْلِهِمَا	مَنْ	يُّصْلِحُ	لِذٰلِكَ	فَيُرْسَلُ
میں	ان کی اہل میں	وہ	صلاحیت رکھے	اس کی	تو چھوڑا جائے
مِنْ	غَيْرِهِمَا	وَأَجْمَعُوْا	عَلٰى	أَنَّ	الْحَكَمَيْنِ
سے	ان کے غیر	اور جمع ہوں	اوپر	بے شک	دو حاکم
اِذَا	اِخْتَلَفَا	لَمْ	يَنْفُذْ	قَوْلُهُمَا	وَاَجْمَعُوْا
جب	اختلاف کیا	نہیں	نافذ ہوگا	ان کا قول	اور اتفاق کیا
عَلٰى	أَنَّ	قَوْلَهُمَا	فِيْ	الْجَمْعِ	بَيْنَهُمَا
پر	بے شک	ان کا قول	میں	جمع	ان کے مابین
نَافِذٌ	بِغَيْرِ	تَوْكِيْلٍ	مِنَ	الزَّوْجَيْنِ	وَاخْتَلَفُوْا
ہو چکی	بغیر	وکالت	سے	میاں بیوی	اور اختلاف کیا
فِيْ	تَفْرِيْقِ	الْحَكَمَيْنِ	بَيْنَهُمَا	اِذَا	اِتَّفَقَا
میں	جدائی	فیصلہ کرنیوالے	ان کے مابین	جب	متفق ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی	ذٰلِکَ	هَلْ	يَحْتَاجُ	اِلٰی	اِذْن
پر	اس کے	کیا	محتاج ہونا ہے	طور	اس وقت
مِنَ	الزَّوْجِ	أَوْ	لَا	يَحْتَاجُ	اِلٰی
سے	شوہر	یا	نہیں	محتاج ہوتا	طرف
ذٰلِکَ	فَقَالَ	مَالِکٌ	وَأَصْحَابُهٗ	يَجُوْزُ	قَوْلُهُمَا
اس کے	پس کہا	مالک نے	اور اس کے دوستوں نے	جائز ہے	ان کا قول
فِیْ	الْفُرْقَةِ	وَالْاِجْتِمَاعِ	بِغَيْرِ	تَوْكِيْلٍ	الزَّوْجَيْنِ
میں	جدائی	اور جمع ہونا	بغیر	وکالت	میاں بیوی
وَلَا	اِذْنَ	مِنْهُمَا	فِیْ	ذٰلِکَ	وَقَالَ
اور نہ	اجازت	ان میں سے	میں	یہ	اور کہا
الشَّافِعِیُّ	وَ اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَأَصْحَابُهُمَا	لَيْسَ	لَهُمَا	اَنْ يُّفَرِّقَا
شافعی	اور ابوحنیفہ	اور آپکے اصحاب	نہیں	ان کے لیے	یہ کہ جدا کریں
اِلَّا	اَنْ	يَّجْعَلَ	الزَّوْجُ	اِلَيْهَا	التَّفْرِيْقَ
مگر	یہ کہ	بنائے	شوہر	اس کی طرف	جدائی
وحُجَّةُ	مَالِکٍ	مَارَوَاهُ	مِنْ	ذٰلِکَ	عَنْ
اور دلیل	مالک	جو روایت	سے	پر	سے
عَلِیِّ ابْنِ أَبِیْ طَالِبٍ	أَنَّهٗ	قَالَ	فِیْ	الْحَكَمَيْنِ	اِلَيْهِمَا
علی ابن ابی طالب	یہ کہ	کہا	میں	فیصلہ کرنے والا	اس کی طرف
التَّفْرِقَةُ	بَيْنَ	الزَّوْجَيْنِ	وَالْجَمْعُ	وَحُجَّةُ	الشَّافِعِیِّ
جدائی	درمیان	میاں بیوی	اور اتحاد	اور دلیل	شافعی
وَأَبِیْ	حَنِيْفَةَ	أَنَّ	الْأَصْلَ	أَنَّ	الطَّلَاقَ
اور ابی	حنیفہ	بے شک	اصل	بے شک	طلاق
لَيْسَ	بِيَدِ	أَحَدٍ	سِوَی	الزَّوْجِ	أَوْ
نہیں	قبضہ	ایک	سوائے	شوہر	یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ	يُوَكِّلُهُ	الزَّوْجُ	وَاخْتَلَفَ	أَصْحَابُ	مَالِكٍ
جو	وکیل بنائے	شوہر	اور اختلاف کیا	اصحاب	مالک
فِي	الْحَكَمَيْنِ	يُطَلِّقَانِ	ثَلَاثًا	فَقَالَ	ابْنُ الْقَاسِمِ
میں	فیصلہ کرنے والے	طلاق دیتے ہیں	تین بار	پس کہا	ابن قاسم
وَتَكُوْنُ	وَاحِدَةً	وَقَالَ	أَشْهَبُ	وَالْمُغِيْرَةُ	تَكُوْنُ
اور ہر	ایک	اور کہا	اشہب	اور مغیرہ	ہوگی
ثَلَاثًا	إِنْ	طَلَّقَهَا	ثَلَاثًا	وَالْأَصْلُ	أَنَّ
تین بار	اگر	طلاق دی اسے	تین بار	اور قاعدہ	بے شک
الطَّلَاقَ	بِيَدِ	الرَّجُلِ	إِلَّا	أَنْ	يَقُوْمَ
طلاق	خصوصا	مرد	مگر	یہ کہ	قائم کردے
دَلِيْلٌ	عَلٰى	غَيْرِ	ذٰلِكَ	وَقَدْ	احْتَجَّ
دلیل	اوپر	علاوہ	یہ	اور تحقیق	دلیل پکڑی ہے
الشَّافِعِيُّ	وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ	بِمَا	رُوِيَ	فِيْ	حَدِيْثِ
شافعی	اور ابوحنیفہ	جو	روایت کی	میں	حدیث
عَلِيٍّ	هٰذَا	قَالَ	أَنَّهُ	قَالَ	لِلْحَكَمَيْنِ
	یہ	کہا	بے شک	اس نے کہا	فیصلہ کرنے والوں سے
هَلْ	تَدْرِيَانِ	مَا عَلَيْكُمَا	إِنْ	رَأَيْتُمَا	أَنْ
کیا	وہ جانتے ہیں	جو تم پر ہے	بے شک	میں نے اسے دیکھا	یہ کہ
تَجْمَعَا	جَمَعْتُهَا	وَإِنْ	رَأَيْتُهَا	أَنْ	تَفْرِقَا
یہ جو جمع کرے	میں نے اسے جمع کیا ہے	اور اگر	میں نے دیکھا اسے	یہ کہ	جدا ہوں وہ
فَقَالَتِ	الْمَرْأَةُ	رَضِيْتُ	بِكِتَابِ	اللّٰهِ	وَ
پس وہ کہتی	عورت	میں راضی ہوں	کتاب	اللہ کی	اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا	فِيْهِ	لِيْ	وَعَلَيَّ	فَقَالَ	الرَّجُلُ
جو	اس میں	میرے لیے	اور مجھ پر	پس اس نے کہا	آدمی
أَمَّا	الْفُرْقَةُ	فَلَا	فَقَالَ	عَلِيٌّ	لَا
جو	جدائی	پس نہیں	پس اس نے کہا	علیؓ	نہیں
وَاللّٰهِ	لَا تَنْقَلِبُ	حَتّٰى	تُقِرَّ	بِمِثْلِ	مَا
اللہ کی قسم	نہ تبدیل ہو	حتی کہ	اقرار کیا	ساتھ مثال	جو
يَشْبَهُ	الْحَكَمَيْنِ	بِالسُّلْطَانِ	وَالسُّلْطَانُ	يُطَلِّقُ	بِالضَّرَرِ
مشابہ ہے	فیصلہ کرنے والے	سلطان کے ساتھ	اور بادشاہ	طلاق دے	نقصان کے ساتھ
عِنْدَ	مَالِكٍ	إِذَا	تَبَيَّنَ		
نزدیک	امام مالک	جب	وہ واضح ہوئے		

❖❖❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

بداية المجتهد

از ابن رشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

وَاُصُوْلُ هٰذَا الْكِتَابِ تَنْحَصِرُ فِيْ سِتَّةِ اَبْوَابٍ ' اَحَدُهَا فِيْ مَعْرِفَةِ مَنْ يَّجُوْزُ قَضَاءُ هٗ وَالثَّانِيْ فِيْ مَعْرِفَةِ مَّا يُقْضٰى بِهٖ. وَالثَّالِثُ فِيْ مَعْرِفَةِ يُقْضٰى فِيْهِ. وَالرَّابِعُ فِيْ مَعْرِفَةِ مَنْ يُّقْضٰى عَلَيْهِ اَوْلَهٗ. وَالْخَامِسُ فِيْ كَيْفِيَّةِ الْقَضَاءِ. وَالسَّادِسُ فِيْ وَقْتِ الْقَضَاءِ.

ترجمہ:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

فیصلوں کی کتاب

اور اس کتاب کے اصول چھ ابواب پر منحصر ہیں۔

پہلا باب۔ اس شخص کی معرفت میں جس کی قضاء (فیصلہ کرنا) جائز ہے۔

دوسرا باب۔ اس امر کے جاننے میں ہے کہ کس کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

تیسرا باب۔ اس امر معرفت میں ہے کہ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔

چوتھا باب۔ ان لوگوں کی معرفت میں جن کے خلاف یا حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔

پانچواں باب۔ فیصلے کی کیفیت کے بیان میں ہے۔

چھٹا باب۔ فیصلے کے وقت کے بارے میں ہے

وَاُصُوْلُ	هٰذَا	الْكِتَابِ	تَنْحَصِرُ	فِيْ	سِتَّةِ
اور اصول	یہ	کتاب	منحصر ہوتی ہے	میں	چھ
اَبْوَابٍ	اَحَدُهُمَا	فِيْ	مَعْرِفَةِ	مَنْ	يَّجُوْزُ
باب	ان میں سے ایک	میں	پہچان	جو	جائز ہے
قَضَاءُ هٗ	وَالثَّانِيْ	فِيْ	مَعْرِفَةِ	مَا	يُقْضٰى
اس کی قضا ہے	اور دوسرا	میں	پہچاننا	جو	فیصلہ
بِهٖ	وَالثَّالِثُ	فِيْ	مَعْرِفَةِ	يُقْضٰى	فِيْهِ
اس کیساتھ	اور تیسرا	میں	پہچان	فیصلہ	اس میں
وَالرَّابِعُ	فِيْ	مَعْرِفَةِ	مَنْ	يُّقْضٰى	عَلَيْهِ
اور چوتھی	میں	پہچان	جو	فیصلہ	اس پر
اَوْلَهٗ	وَالْخَامِسُ	فِيْ	كَيْفِيَّةِ	الْقَضَاءِ	وَالسَّادِسُ
اسکی ابتداء میں	اور پانچواں	میں	کیفیت	فیصلہ	اور چھٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ	وَقْتِ	الْقَضَاءِ			
میں	وقت	پوری ہونے کو			

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ. فِیْ مَعْرِفَةِ مَنْ یَّجُوْزُ قَضَائُهٗ

وَالنَّظْرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ فِیْ مَنْ یَّجُوْزُ قَضَاءُهٗ وَ فِیْ مَایَکُوْنُ بِهٖ اَفْضَلُ' فَاَمَّا الصِّفَاتُ الْمُشْتَرِطَةُ فِی الْجَوَازِ فَاَنْ یَّکُوْنَ حُرًّا مُسْلِمًا بَالِغًا ذَکَرًا عَاقِلًا عَادِلًا. وَقَدْقِیْلَ فِیْ الْمَذْهَبِ اَنَّ الْفِسْقَ یُوْجِبُ الْعَزْلَ وَیَمْضِیْ مَاحَکَمَ بِهٖ. وَاخْتَلَفُوْا فِیْ کَوْنِهٖ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ. فَقَالَ الشَّافِعِیُّ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَمِثْلَهٗ حَکٰی عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنِ الْمَذْهَبِ. وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یَجُوْزُحُکْمُ الْعَامِیِّ. قَالَ الْقَاضِیْ. وَهُوَ ظَاهِرُ مَاحَکَاهُ جَدِّیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فِیْ مُقَدِّمَاتِ عَنِ الْمَذْهَبِ لِاَنَّهٗ جَعَلَ کَوْنَ الْاِجْتِهَادِ فِیْهِ مِنَ الصِّفَاتِ الْمُسْتَحَبَّةِ وَکَذٰلِکَ اِخْتَلَفُوْا فِی اشْتِرَاطِ الذُّکُوْرَةِ. فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ هِیَ شَرْطٌ فِیْ صِحَّةِ الْحُکْمِ. وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یَجُوْزُ اَنْ تَکُوْنَ الْمَرْاَةُ قَاضِیًا فِی الْاَمْوَالِ. قَالَ الطَّبَرِیُّ یَجُوْزُ اَنْ تَکُوْنَ الْمَرْاَةُ حَاکِمًا عَلَی الْاِطْلَاقِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَلَا اَعْلَمُ بَیْنَهُمْ اِخْتِلَافًا فِیْ اِشْتِرَاطِ الْحُرِّیَّةِ. فَمَنْ رَدَّقَضَاءَ الْمَرْاَةِ شَبَّهَهٗ بِقَضَاءِ الْاِمَامَةِ الْکُبْرٰی وَقَاسَهَا اَیْضًا عَلَی الْعَبْدِ لِنُقْصَانِ حُرْمَتِهَا. وَمَنْ اَجَازَ حُکْمَهَا فِی الْاَمْوَالِ فَتَشْبِیْهًا بِجَوَازِ شَهَادَتِهَا فِی الْاَمْوَالِ. وَمَنْ رَاٰی حُکْمَهَا نَافِذًا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ قَالَ اِنَّ الْاَصْلَ هُوَ اَنَّ کُلَّ مَنْ یُّاْتِیْ مِنْهُ الْفَصْلُ بَیْنَ النَّاسِ فَحُکْمُهٗ جَائِزٌ اِلَّا مَا خَصَّصَهُ الْاِجْمَاعُ مِنَ الْاِمَامَةِ الْکُبْرٰی. وَاَمَّا اِشْتِرَاطُ الْحُرِّیَّةِ فَلَا خِلَافَ فِیْهِ وَلَا خِلَافَ فِیْ مَذْهَبِ مَالِکٍ.

ترجمہ: پہلا باب

اس کی معرفت میں جس کا فیصلہ جائز ہے

اس باب میں گفتگو دو امور پر ہے: ایک یہ کہ کس کا قاضی ہونا جائز ہے اور دوسرا یہ کہ قضاء میں افضل کون ہے۔ جواز میں جن صفات کی شرط ہے وہ یہ ہیں کہ وہ آزاد مسلم بالغ مذکر عاقل اور عادل ہو اور مالکی مذہب میں کہا گیا ہے کہ فسق کے باعث اس کی معزولی واجب ہو جاتی ہے مگر جو فیصلے اس نے کیے ہیں وہ قائم رہیں گے اور فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا وہ اہل اجتہاد میں سے ہو یا نہ ہو۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ اس کا مجتہد ہونا واجب ہے۔ اور اسی طرح کا قول عبدالوہاب نے مالکی مذہب کا بھی بیان کیا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ عامی (غیر مجتہد) کا فیصلہ بھی جائز ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہی اس بیان کا ظاہر ہے جو میرے دادا رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمات میں مالکی مذہب کے بارے میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہاں پر اس نے قاضی کا مجتہد ہونا صفت مستحب لکھا ہے اور اسی طرح علماء نے مذکر ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط میں بھی اختلاف کیا ہے۔ جمہور نے کہا ہے کہ یہ فیصلے کی صحت کی شرط ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اموال کے مقدمات میں عورت کا قاضی ہونا جائز ہے۔ اور طبریؒ کا قول ہے کہ عورت کا ہر چیز میں غیر مشروط طور پر قاضی ہونا جائز ہے۔ عبدالوہاب نے کہا ہے کہ قاضی کے آزاد ہونے کی شرط میں مجھے علماء میں کوئی اختلاف معلوم نہیں ہے۔ جن لوگوں نے عورت کی قضاء کی نفی کی ہے۔ انہوں نے قضاء کو امامت کبریٰ (حکومت وخلافت) سے تشبیہ دی ہے۔ اور انہوں نے عورت کا قیاس غلام پر بھی کیا ہے کیونکہ اس کی حرمت مرد کے مقابلے میں کم ہے۔ اور جنہوں نے اموال میں اس کی قضاء کو جائز ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے اموال میں اس کی گواہی کے جواز سے قضاء کو تشبیہ دی ہے۔ اور جنہوں نے ہر چیز میں اس کے فیصلے کو نافذ جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصول یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلہ کر سکے اس کا فیصلہ جائز ہے۔ سوائے امامتِ کبریٰ کے۔ کیوں کہ اسے اجماع نے اس عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قاضی کا آزاد ہونا شرط ہے۔

اَلْبَابُ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	مَعْرِفَةِ	مَنْ	یَجُوْزُ
باب	پہلا	میں	پہچان	جو	جائز ہے
قَضَائُهُ	وَالنَّظْرُ	فِیْ	هٰذَا	اَلْبَابِ	فِی
اس کے فیصلے کو	اور نظر	میں	یہ	باب	میں
مَنْ	یَجُوْزُ	قَضَاءُهُ	وَفِیْ	مَا	یَکُوْنُ
جو	جائز کے	اس فیصلے کو	اور میں	جو	ہوں
بِهٖ	اَلْفَصْلُ	فَاَمَّا	الصِّفَاتُ	اَلْمُشْتَرِطَةُ	فِیْ
ساتھ اس کے	اَلْفَصْلُ	پس جو	صفات	شرط	میں
اَلْجَوَازِ	فَاِنْ	یَکُوْنُ	حُرًّا	مُسْلِمًا	بَالِغًا
جواز	پس اگر	ہوں	آزاد	مسلمان	بالغ
ذَکَرًا	عَاقِلاً	عَادِلاً	وَقَدْ	قِیْلَ	فِیْ
مرد	عقل مند	عادل	اور تحقیق	کہا گیا	میں
اَلْمَذْهَبِ	اَنَّ	اَلْفِسْقَ	یُوْجِبُ	اَلْعَزْلَ	وَیَمْضِیْ
مذہب	یہ کہ	فسق	واجب	معزول کرنا	اور اگر جائے
مَا	حَکَمَ	بِهٖ	وَاخْتَلَفُوْا	فِیْ	کَوْنِهٖ
جو	حکم لگایا	ساتھ اس کے	اور اختلاف کیا	میں	ہونا اس کا
مِنْ	اَهْلِ	اَلْاِجْتِهَادِ	فَقَالَ	اَلشَّافِعِیُّ	یَجِبُ
سے	اہل	اجتہاد	پس کہا	شافعی نے	واجب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ	يَكُوْنَ	مِنْ	اَهْلِ	الْاِجْتِهَادِ	وَمِثْلُهُ
یہ کہ	ہو	سے	اہل	اجتہاد	اور اسکی
حَكَى	عَبْدُالْوَهَّابِ	عَنِ	الْمَذْهَبِ	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
حکایت کی	عبدالوہاب	سے	مذاہب	اور کہا	ابوحنیفہ
يَجُوْزُ	حُكْمُ	الْعَامِيِّ	قَالَ	الْقَاضِيْ	وَهُوَ
جائز ہے	حکم	عامی کا	کہا	قاضی	اور وہ
ظَاهِرٌ	مَا	حَكَاهُ	جَدِّيْ	رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	فِيْ
ظاہر	جو	اسے بیان کیا	میرا دادا	رحمہ اللہ علیہ	میں
مُقَدِّمَاتِ	عَنِ	الْمَذْهَبِ	لِاَنَّهُ	جَعَلَ	كَوْنَ
مقدمات	سے	مذہب	کیونکہ وہ	بنایا ہے	ہوگا
الْاِجْتِهَادِ	فِيْهِ	مِنَ	الصِّفَاتِ	الْمُسْتَحَبَّةِ	وَ
اجتہاد	اس میں	سے	صفات	مستحبہ	اور
كَذٰلِكَ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	اِشْتِرَاطِ	الذُّكُوْرَةِ	فَقَالَ
اس طرح	اختلاف کیا	میں	شرائط	مذکورہ	فرمایا
الْجَمْهُوْرُ	هِيَ	شَرْطٌ	فِيْ	صِحَّةِ	الْحُكْمِ
جمہور	وہ	شرط	میں	صحت	حکم
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَجُوْزُ	اَنْ	تَكُوْنَ	الْمَرْاَةُ
اور کہا	ابوحنیفہ	وہ جائز ہے	یہ کہ	یہ ہو	عورت
قَاضِيًا	فِيْ	الْاَمْوَالِ	قَالَ	الطَّبَرِيُّ	يَجُوْزُ
فیصلہ کرنیوالا	میں	اموال	کیا	طبری	جائز ہے
اَنْ	تَكُوْنَ	الْمَرْاَةُ	حَاكِمًا	عَلَى	الْاِطْلَاقِ
یہ کہ	ہو	عورت	فیصلہ کرنیوالا	اوپر	اطلاق
فِيْ	كُلِّ	شَيْءٍ	قَالَ	عَبْدُالْوَهَّابِ	وَلَا
میں	کچھ	چیز	اس نے کہا	عبدالوہاب	اور پس
اَعْلَمُ	بَيْنَهُمْ	اِخْتِلَافًا	فِيْ	اِشْتِرَاطِ	الْحُرِّيَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں	ان کے درمیان	اختلاف	میں	شرط	آزاد
فَمَنْ	رَدَّ	قَضَاءَ	الْمَرْأَةِ	شَبَّهَهُ	بِقَضَاءِ
پس جو	رد کیا	فیصلہ	عورت	تشبیہ دی اسے	فیصلہ کرنا
الْإِمَامَةِ	الْكُبْرٰى	وَقَاسَهَا	اَيْضًا	عَلَى	الْعَبْدِ
امامت	بڑی	اور قیاس کیا	اسی طرح	اوپر	عبد
لِنُقْصَانِ	حُرْمَتِهَا	وَمَنْ	اَجَازَ	حُكْمَهَا	فِيْ
نقصان	اس کو حرام	اور جو	جائز قرار دے	اس کا حکم	میں
الْاَمْوَالِ	فَتَشْبِيْهُهَا	بِجَوَازِ	شَهَادَتِهَا	فِيْ	الْاَمْوَالِ
مال	تشبیہ دینا	ساتھ جائز ہونے	اس کی شہادت	میں	مال
وَمَنْ	رَاٰى	حُكْمَهَا	نَافِذًا	فِيْ	كُلِّ
اور جو	دیکھتا ہے	اس کا حکم	نافذ ہوا	میں	ہر
شَيْءٍ	قَالَ	اِنَّ	الْاَصْلَ	هُوَ	اَنَّ
شے	کہتا ہے	بے شک	اصل	وہ	بے شک
كُلَّ	مَنْ	يَاْتِيْ	مِنْهُ	الْفَضْلُ	بَيْنَ
ہر	جو	آتا ہے	اس سے	فضیلت	درمیان
النَّاسِ	فَحُكْمُهُ	جَائِزٌ	اِلَّا	مَا	خَصَّصَهُ
لوگوں کے	پس اس کا حکم	جائز ہے	مگر	جو	خاص کیا اسے
الْاِجْمَاعُ	مِنَ	الْاِمَامَةِ	الْكُبْرٰى	وَاَمَّا	اِشْتِرَاطُ
اسے اجماع کے ساتھ	سے	امامت	بڑی	اور جو	شرط لگائے
الْحُرِّيَّةِ	فَلَا	خِلَافَ	فِيْهِ	وَلَا	خِلَافَ
آزادی کی	پس میں	اختلاف	اس میں	اور نہیں	اختلاف
فِيْ	مَذْهَبِ	مَالِكٍ			
میں	مذہب	مالک			

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْكَلَامَ مُشْتَرِطَةٌ فِيْ اِسْتِمْرَارِ وَلَايَتِهٖ وَلَيْسَ شَرْطًا فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَوَازِ وَلَايَتِهٖ وَذَالِکَ اَنَّ فِیْ صِفَاتِ الْقَاضِیْ فِی الْمَذْهَبِ مَا هِیَ شَرْطٌ فِی الْجَوَازِ فَهٰذَا اِذَا وَلِیَ عُزِلَ وَنُسِخَ جَمِیْعُ مَاحَکَمَ بِهٖ وَمِنْهَا مَاهِیَ شَرْطٌ فِی الْاِسْتِمْرَارِ وَلَیْسَتْ شَرْطًا فِی الْجَوَازِ فَهٰذَا. اِذَا وَلِیَ الْقَضَاءَ عُزِلَ وَنَفَذَ مَاحَکَمَ بِهٖ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَوْرًا وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ عِنْدَهُمْ هٰذِهِ الثَّلَاثُ صِفَاتٌ. وَمِنْ شَرْطِ الْقَضَاءِ عِنْدَ مَالِکٍ اَنْ یَّکُوْنَ وَاحِدًا. وَالشَّافِعِیُّ لُجِیْزُ اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْمِصْرِ قَاضِیَانِ اِثْنَانِ اِذَا رُسِمَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا یَحْکُمُ فِیْهِ وَاِنْ شُرِطَ اِتِّفَاقُهُمَا فِیْ کُلِّ حُکْمٍ لَمْ یَجُزْ وَاِنْ شُرِطَ الْاِسْتِقْلَالُ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَوَجْهَانِ: اَلْجَوَازُ وَالْمَنْعُ قَالَ اِذَا تَنَازَعَ الْخَصْمَانِ فِیْ اِخْتِیَارِ اَحَدِهِمَا وَجَبَ اَنْ یُّقْتَرِعَا عِنْدَهٗ وَاَمَّا فَضَائِلُ الْقَضَاءِ فَکَثِیْرَةٌ وَقَدْ ذَکَرَهَا النَّاسُ فِیْ کُتُبِهِمْ. وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِی الْاُمِّیِّ هَلْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ قَاضِیًا؟ وَالْاَبْیَنُ جَوَازُ هَالِکَوْنِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اُمِّیًا. وَقَالَ قَوْمٌ لَایَجُوْزُ. وَعَنِ الشَّافِعِیِّ الْقَوْلَانِ جَمِیْعًا لِاَنَّهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ ذَالِکَ خَاصًّا بِهٖ لِمَوْضِعِ الْعِجْزِ. وَلَا خِلَافَ فِیْ جَوَازِ حُکْمِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ. وَتَوْلِیَتُهٗ لِلْقَاضِیْ شَرْطٌ فِیْ صِحَّةِ قَضَائِهٖ لَاخِلَافَ اَعْرِفُ فِیْهِ. وَاخْتَلَفُوْا مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِیْ نُفُوْذِ حُکْمِ مَنْ رَضِیَهُ الْمُتَدَاعِیَانِ مِمَّنْ لَیْسَ بِوَالٍ عَلَی الْاَحْکَامِ فَقَالَ مَالِکٌ یَجُوْزُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ فِیْ اَحَدِ قَوْلَیْهِ لَایَجُوْزُ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یَجُوْزُ اِذَا وَافَقَ حُکْمُهٗ حُکْمَ قَاضِیْ الْبَلَدِ.

ترجمہ:

اور امام مالکؒ کے مذہب میں اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ سماعت' بصارت اور گویائی قاضی کے قضاء پر برقرار رہنے کی شرطیں ہیں مگر اس کے قاضی بنائے جانے کے جواز کی شرط نہیں ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مالکی مذہب میں قاضی کے لیے دو قسم کی شرائط ہیں' ایک وہ جو اس کے جواز کی شرائط ہیں' ایک وہ جو اس کے جواز کی شرطیں ہیں' ایک وہ جو اس کے جواز کی شرطیں ہیں سو یہ قاضی جس میں یہ شرائط نہ ہوں جب قاضی بن جائے تو اسے معزول کیا جائے گا اور اس کے تمام فیصلے منسوخ ہوں گے دوسری قسم کی شرطیں استمرار کی ہیں۔ اور آزاد کی شرطیں نہیں ہیں۔ پس اس قسم کا آدمی جب قاضی ہو جائے تو اسے معزول کیا جائے گا لیکن اس کے فیصلے نافذ ہوں گے۔ سوائے ان فیصلوں کے جو جور (ظلم) پر مبنی ہوں پس یہ تین صفات یعنی سماعت' بصارت اور گویائی مالکی فقہاء کے نزدیک اسی جنس سے ہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک قضاء کی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قاضی ایک ہو اور امام شافعیؒ شہر میں دو قاضیوں کو جائز قرار دیتے ہیں جب کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو اس کی قضاء کے الگ الگ فرائض سونپ دیے جائیں۔ ہر فیصلے میں اگر ان دونوں کے اتفاق کی شرط لگائی جائے تو جائز نہیں ہے۔ اور اگر ان دونوں کے استقلال کی شرط کی جائے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک جواز کی ایک عدم جواز کی۔ شافعی نے کہا کہ جب دو متنازع فریق ان دو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضیوں میں سے کسی کے اختیار میں جھگڑ پڑیں تو ضروری ہے کہ اس کے پاس قرعہ اندازی کریں۔ اور قضاء کے فضاء بہت سے ہیں جو لوگوں نے اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں اور فقہاء نے امی کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ آیا وہ قاضی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور زیادہ واضح اس کے قاضی ہونے کا جواز ہے کیونکہ حضور ﷺ امی تھے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ جائز نہیں۔ اور امام شافعیؒ سے یہ دونوں قول منقول ہیں کیونکہ عاجز ہونے کے باعث اس بات کا احتمال ہے کہ امی ہونا حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہو۔ اور امام اعظم (یعنی حاکم اعلیٰ) کے فیصلے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور قاضی کے لیے اس کی قضاء کی صحت کے سلسلے میں یہ شرط بھی ہے کہ وہ حاکم اعلیٰ کی طرف سے مقرر ہو اس میں مجھے کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہے۔ اور اس باب میں فقہاء کا ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ جو شخص باضابطہ فیصلے کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر مقدمہ کے دونوں فریق اس پر راضی ہوں تو کیا اس کا فیصلہ نافذ ہے یا نہیں؟ امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے امام شافعیؒ کے دو اقوال میں سے ایک ایسا ناجائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ جب اس کا فیصلہ شہر کے قاضی کے مطابق ہو تو جائز ہے (ورنہ نہیں)۔

اَنَّ	السَّمْعَ	وَ	اَلْبَصَرَ	وَالْكَلَامَ	مُشْتَرِطَةً
بے شک	کان	اور	آنکھ	اور کلام	شرط لگائی
فِيْ	اِسْتِمْرَارِ	وَلَايَتِهٖ	وَلَيْسَ	شَرْطًا	فِيْ
میں	گزرنے	اسکی ولایت	اور نہیں	شرط	میں
جَوَازِ	وَلَايَتِهٖ	وَذَالِكَ	اَنَّ	فِيْ	صِفَاتِ
جواز	اس کی ولایت	اور یہ	بے شک	میں	صفات
اَلْقَاضِيْ	فِيْ	اَلْمَلْهَبِ	مَا	هِيَ	شَرْطٌ
قاضی	میں	مذہب	جو	وہ	شرط
فِيْ	اَلْجَوَازِ	فَهٰذَا	اِذَا	وَلِيَ	عُزِلَ
میں	جواز	پس یہ	جب	ولی	معزول کیا گیا
وَنُسِخَ	جَمِيْعُ	مَا	حَكَمَ	بِهٖ	وَمِنْهَا
اور منسوخ ہو گئے	تمام احکام	جو	حکم لگایا	ساتھ اس کے	اور ان میں سے
مَا	هِيَ	شَرْطٌ	فِيْ	اَلْاِسْتِمْرَارِ	وَلَيْسَتْ
جو	وہ	شرط ہے	میں	گزرنے میں	اور نہیں
شَرْطًا	فِيْ	اَلْجَوَازِ	فَهٰذَا	اِذَا	وَلِيَ
شرط	میں	جواز	پر	جب	ولی بنا
اَلْقَضَاءَ	عُزِلَ	وَنَفَذَ	مَا	حَكَمَ	بِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ	معزول کیا گیا	اور نافذ کیا گیا	جو	فیصلہ کیا	ساتھ اس کے
اِلَّا	اَنْ	يَكُوْنَ	جَوْرًا	وَمَنْ	هٰذَا
مگر	یہ کہ	ہو	شہر	جو	یہ
الْجِنْسُ	عِنْدَهُمْ	هٰذِهِ	الثَّلَاثُ	صِفَاتٌ	وَمِنْ
جنس	انکے نزدیک	یہ	تین	صفات	اور جو
شَرْطِ	الْقَضَاءِ	عِنْدَ	مَالِكٍ	اَنْ	يَكُوْنَ
شرط	فیصلے کی	ہاں	مالک	یہ کہ	ہوتا ہے
وَاحِدًا	وَالشَّافِعِيُّ	يُجْبِرُ	اَنْ يَكُوْنَ	فِيْ	الْمِصْرِ
ایک	اور امام شافعی	جبر کیا جائے گا	یہ کہ ہر	میں	شہر
قَاضِيَانِ	اِثْنَانِ	اِذَا	رُسِمَ	لِكُلِّ	وَاحِدٍ
قاضی	دو	جب	مقرر کیا جائے	ہر ایک کیلئے	ایک
مِنْهُمَا	مَا	يَحْكُمُ	فِيْهِ	وَاِنْ	شُرِطَ
ان دونوں میں سے	جو	فیصلہ کرتا ہے	اس میں	اور اگر	شرط لگائی
اِتِّفَاقُهُمَا	فِيْ	كُلِّ	حُكْمٍ	لَمْ يَجُزْ	وَاِنْ
ان کا اتفاق	میں	ہر	حکم	نہیں جائز	اور اگر
شُرِطَ	الْاِسْتِقْلَالُ	لِكُلِّ	وَاحِدٍ	مِنْهُمَا	فَوَجْهَانِ
شرط لگائی جائے	استقلال	ہر ایک کے لیے	ایک	ان میں سے	پس دو وجہیں
اَلْجَوَازُ	وَالْمَنْعُ	قَالَ	اِذَا	تَنَازَعَ	الْخَصْمَانِ
جواز	اور منع	کیا	جب	جھگڑیں	دو دشمن
فِيْ	اِخْتِيَارِ	اَحَدِهِمَا	وَجَبَ	اَنْ	يُقْتَرِعَا
میں	اختیار	دونوں میں سے	وجب ہے	یہ کہ	کھلکائیں
عِنْدَهُ	وَاَمَّا	فَضَائِلُ	الْقَضَاءِ	فَكَثِيْرَةٌ	وَقَدْ
اس کے پاس	اور جو	فضیلت	فیصلہ	تو وہ بہت ہے	اور تحقیق
ذَكَرَهَا	النَّاسُ	فِيْ	كُتُبِهِمْ	وَقَدِ	اخْتَلَفُوْا
ذکر کیا ہے اسے	لوگوں نے	میں	اپنی کتابوں	اور تحقیق	اختلاف کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ	الْاُمِّیِّ	هَلْ	يَجُوْزُ	اَنْ	يَكُوْنَ
میں	ان پڑھ	کیا	جائز ہے	یہ کہ	ہو
قَاضِيًا	وَالْاَبْيَنُ	جَوَازُ	هَا	لِكَوْنِهٖ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ
قاضی	اور زیادہ واضح	جواز	اس کا	واسطے اس کے	علیہ الصلاۃ والسلام
اُمِّيًّا	وَقَالَ	قَوْمٌ	لَا يَجُوْزُ	وَعَنِ الشَّافِعِيِّ	اَلْقَوْلَانِ
امی تھے	اور کہا	قوم نے	نہیں جائز	اور امام شافعی سے	دو قول ہے
جَمِيْعًا	لِاَنَّهٗ	يَحْتَمِلُ	اَنْ يَكُوْنَ	ذَالِكَ	خَاصًّا
سب کے سب	اس لیے کہ وہ	احتمال رکھتا ہے	یہ کہ ہو	یہ	خاص
بِهٖ	لِمَوْضِعِ	الْعِجْزِ	وَلَا	خِلَافَ	فِيْ
اس کے ساتھ	جگہ کے لیے	عاجزی	اور نہ	اختلاف ہو	میں
جَوَازِ	حُكْمِ	الْاِمَامِ	الْاَعْظَمِ	وَتَوْلِيَتُهٗ	لِلْقَاضِيْ
جواز	حکم	امام	اعظم	اور اسکی ولایت	قاضی کے لیے
شَرْطٌ	فِيْ	صِحَّةِ	قَضَائِهٖ	لَاخِلَافَ	اَعْرِفُ
شرط ہے	میں	صحت	اس کی قضا کی	نہیں اختلاف	میں جانتا
فِيْهِ	وَاخْتَلَفُوْا	مِنْ	هٰذَا	الْبَابِ	فِيْ
اس میں	اور اختلاف کیا	سے	یہ	باب	میں
نَفُوْذِ	حُكْمِ	مَنْ	رَضِيَهٗ	الْمُتَدَاعِيَانِ	مِمَّنْ
نافذ ہونا	حکم	جو	راضی ہوا	دعوی کرنیوالے	ان میں سے
لَيْسَ	بِوَالٍ	عَلَى	الْاَحْكَامِ	فَقَالَ	مَالِكٌ
نہیں	راضی	اوپر	احکام کے	پس کہا	مالک نے
يَجُوْزُ	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	فِيْ	اَحَدِ	قَوْلَيْهِ
جائز ہے	اور کہا	شافعی نے	میں	ایک	دو قول
لَا يَجُوْزُ	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَجُوْزُ	اِذَا	وَافَقَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جائز	اور کہا	ابوحنیفہ	جائز ہے	جب	موافق ہو
حُكْمُهُ	حُكْمَ	قَاضِيْ	الْبَلَدِ		
اس کا حکم	حکم	قاضی	شہر		

اَلْبَابُ الثَّانِيْ. فِيْ مَعْرِفَةِ مَا يَقْضِيْ فِيْهِ

وَاَمَّا فِيْمَا يَحْكُمُ' فَاتَّفَقُوْا اَنَّ الْقَاضِيَ يَحْكُمُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْحُقُوْقِ كَانَ حَقًّا لِلّٰهِ اَوْ حَقًّا لِّلْاٰدَمِيِّيْنَ. وَاَنَّهُ نَائِبٌ عَنِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى وَاَنَّهُ يُعْقِدُ الْاَنْكِحَةَ وَيُقَدِّمُ الْاَوْصِيَاءَ' وَهَلْ يُقِيْمُ الْاَئِمَّةَ فِي الْمَسَاجِدِالْجَامِعَةِ؟ فِيْهِ خِلَافٌ' وَكَذٰلِكَ هَلْ يَسْتَخْلِفُ؟ فِيْهِ خِلَافٌ فِيْ الْمَرَضِ وَالسَّفَرِ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ' وَلَيْسَ يَنْظُرُ فِي الْحَيَاةِ وَلَا فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْوَلَاةِ' وَيَنْظُرُ فِيْ التَّخْيِيْرِ عَلَى السُّفَهَاءِ عِنْدَهُ مَنْ يُرَى التَّخْيِيْرَ عَلَيْهِمْ' وَمِنْ فُرُوْعِ هٰذَا الْبَابِ هَلْ يَحْكُمُ فِيْهِ الْحَاكِمُ تَحِلَّةً لِلْمَحْكُوْمِ لَهُ بِهٖ؟ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ نَفْسِهٖ حَلَالًا' وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ الظَّاهِرَ الَّذِيْ يَعْتَرِيْهِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا' وَذٰلِكَ فِيْ الْاَمْوَالِ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ" اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ الْاَحْسَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ حَلِّ عِصْمَةِ النِّكَاحِ اَوْ عَقْدِهٖ بِالظَّاهِرِ الَّذِيْ يَظُنُّ الْحَاكِمُ اَنَّهُ حَقٌّ وَلَيْسَ بِحَقٍّ ' اِذْ لَا يُحِلُّ حَرَامٌ وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالٌ بِظَاهِرِ حُكْمِ الْحَاكِمِ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ الْبَاطِنُ كَذٰلِكَ هَلْ يُحِلُّ ذٰلِكَ اَمْ لَا؟ فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ: اَلْاَمْوَالُ وَالْفُرُوْجُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ لَا يُحِلُّ حُكْمُ الْحَاكِمِ مِنْهَا حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا وَذٰلِكَ مِثْلُ اَنْ يَّشْهَدَ شَاهِدُ زُوْرٍ فِيْ اِمْرَاَةٍ اَجْنَبِيَّةٍ اَنَّهَا زَوْجَةٌ لِرَجُلٍ اَجْنَبِيٍّ لَيْسَتْ لَهُ' فَقَالَ الْجُمْهُوْرُ: لَاتَحِلُّ لَهُ وَاِنْ اَحَلَّهَا الْحَاكِمُ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ' وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَجُمْهُوْرُ اَصْحَابِهٖ: تَحِلُّ لَهُ فَعُمْدَةُ الْجُمْهُوْرِ عُمُوْمُ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ. وَشُبْهَةُ الْحَنِيْفَةِ اَنَّ الْحُكْمَ بِاللِّعَانِ ثَابِتٌ بِالشَّرْعِ. وَقَدْ عُلِمَ اَنَّ اَحَدَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ كَاذِبٌ. وَاللِّعَانُ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ' وَيُحَرِّمُ الْمَرْاَةَ عَلٰى زَوْجِهَا الْمُلَاعِنِ لَهَا وَيُحِلُّهَا لِغَيْرِهٖ. فَاِنْ كَانَ هُوَالْكَاذِبُ فَلَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ اِلَّا بِحُكْمِ الْحَاكِمِ' وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَتْ هِيَ الْكَاذِبَةُ' لِاَنَّ زِنَاهَالَا يُوْجِبُ فُرْقَتَهَا عَلٰى قَوْلِ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ' وَالْجُمْهُوْرُ اَنَّ الْفُرْقَةَ هٰهُنَا اِنَّمَا وَقَعَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقُوْبَةً لِلْعِلْمِ بِاَنَّ اَحَدَ هُمَا كَاذِبٌ.

اَلْبَابُ الثَّالِثُ .فِيْمَا يَكُوْنُ بِهِ الْقَضَاءُ

وَالْقَضَاءُ يَكُوْنُ بِاَرْبَعٍ: بِالشَّهَادَةِ، وَبِالْيَمِيْنِ، وَبِالنُّكُوْلِ، وَبِالْاِقْرَارِ، وَبِمَا تَرَكَّبَ مِنْ هٰذِهِ. فَفِيْ هٰذَا الْبَابِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

ترجمہ: دوسرا باب

اس بارے میں کہ قاضی کن معاملات کا فیصلہ کرے؟

جن معاملات میں قاضی فیصلہ کرے گا ان کے متعلق فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ تمام حقوق ہیں' چاہے وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد اور یہ کہ وہ اس سلسلہ میں امام اعظم کا نائب ہے۔ اور یہ کہ وہ نکاح منعقد کر سکتا ہے۔ وصیوں کی تقدیم و تاخیر کر سکتا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا جامع مسجدوں میں اماموں کا تقرر بھی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ آیا وہ مرض اور سفر میں اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے (سوائے اس کے اس کو اس کی اجازت دی جائے) اور وہ حیات میں یا اس کے علاوہ ولایت کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا اور وہ احمقوں پر پابندی لگا سکتا ہے۔ لیکن ان فقہاء کے نزدیک جن کے ہاں یہ پابندی جائز ہے۔ اور اس باب کے فروع میں سے یہ بھی ہے کہ اگر ایک چیز فی نفسہ حلال نہ ہو تو کیا قاضی کے فیصلے سے حلال ہو سکتی ہے؟ اس بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ قاضی کا ظاہری حکم (جو ظاہری حالات کے پیش نظر ہی ہوگا) حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کر سکتا' اور یہ چیز اموال کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہی ہوں اور تم لوگ میرے پاس جھگڑوں کے فیصلے کروانے آتے ہو۔ ہو سکتا ہے تم میں سے بعض اپنی دلیل کو دوسرے کی نسبت زیادہ چرب زبانی سے بیان کر سکیں اور میں اس کی باتیں سن کر اس کے حق میں فیصلہ دے دوں پس میں جس کے لیے اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کروں تو وہ اس حق میں سے کچھ نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوتا ہوں۔

اور فقہاء میں اختلاف ہے کہ ظاہر کی بناء پر جسے حاکم حق سمجھتا ہے حالانکہ وہ حق نہیں' آیا نکاح کی عصمت کھل جاتی ہے یا نہیں اور نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ حاکم کے ظاہر فیصلے سے کوئی حلال حرام نہیں ہو سکتا اور نہ حرام حلال ہو سکتا ہے جب تک کہ باطن بھی ظاہر کی مانند نہ ہو۔ سوال یہ ہے کہ آیا وہ نکاح یا فسخ حلال ہے یا حرام؟ جمہور کہتے ہیں کہ اس ضمن میں اموال و فروج برابر ہیں' قاضی کا فیصلہ ان میں سے کسی حرام کو حلال نہیں کرتا نہ حرام کو حلال کرتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دو جھوٹے گواہ ایک اجنبی عورت کے متعلق گواہی دیں کہ یہ فلاں اجنبی مرد کی بیوی ہے حالانکہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے۔ پس جمہور نے کہا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں اگرچہ حاکم اسے ظاہری فیصلے سے حلال ٹھہرا دے۔ اور ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ وہ اس کے لیے حلال ہے' جمہور کی دلیل گزشتہ حدیث کا ظاہر ہے۔ اور حنفیہ کا شبہ یہ ہے کہ لعان کے ساتھ فیصلہ شرعاً ثابت ہوتا ہے حالانکہ یہ معلوم ہے کہ لعان کے فریقین میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اور لعان فرقت کو واجب کر دیتا ہے اور عورت کو لعان کرنے والے مرد پر حرام کر دیتا اور اسے اوروں کے لیے حلال کر دیتا ہے۔ پس اگر مرد جھوٹا تھا تو عورت اس پر صرف قاضی کے حکم سے حرام ہوئی ہے۔ اور اگر عورت جھوٹی تھی تو بھی یہی صورت ہے کیونکہ اس کا زنا اکثر فقہاء کے قول کے مطابق اس کی فرقت کو واجب نہیں کرتا' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور کہتے ہیں کہ فرقت یہاں پر بطور سزا واقع ہوئی ہے کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔

تیسرا باب

ان چیزوں کے بیان میں جن پر فیصلہ ہوتا ہے

اور فیصلہ چار چیزوں سے ہوتا ہے۔

شہادت سے' اور قسم سے' انکار اور اقرار سے' یا ان کے مجموعے سے' اس باب میں چار فصلیں ہیں۔

اَلْبَابُ	الثَّانِيْ	فِيْ	مَعْرِفَةِ	مَا	يَقْضِيْ
باب	دوسرا	میں	پہچان	جو	فیصلہ ہو
فِيْهِ	وَاَمَّا	فِيْمَا	يَحْكُمُ	فَاتَّفَقُوْا	أَنَّ الْقَاضِيَ
اس میں	اور بہرحال	اس میں	فیصلہ کرے	اتفاق کیا	بے شک قاضی
يَحْكُمُ	فِيْ كُلِّ	شَيْءٍ	مِنَ الْحُقُوْقِ	كَانَ	حَقًّا لِلّٰهِ
فیصلہ کرے	ہر میں	چیز	حقوق سے	تھا	حق اللہ تعالیٰ کے لیے
أَوْ حَقًّا	لِلْاٰدَمِيِّيْنَ	وَأَنَّهُ	نَائِبٌ	عَنِ الْإِمَامِ	الْأَعْظَمِ
یا حق	آدمیوں کا	اور بے شک وہ	قائمقام	امام سے	بڑا
فِيْ هٰذَا	الْمَعْنٰى	وَأَنَّهُ	يُعْقِدُ	الْأَنْكِحَةَ	وَيُقَدِّمُ
اس میں	معنی	اور بے شک وہ	منعقد کرتا ہے	نکاح	اور پوری کرتا ہے
الْأَوْصِيَاءَ	وَهَلْ	يُعْدَمُ	الْأَئِمَّةَ	فِي	الْمَسَاجِدِ
وصیتیں	اور کیا	معدوم کرسکتا ہے	امام	میں	مساجد
الْجَامِعَةِ	فِيْهِ خِلَافٌ	وَكَذٰلِكَ	هَلْ	يَسْتَخْلِفُ	فِيْهِ خِلَافٌ
بڑی	اس میں اختلاف	اور اسی طرح	کیا	وہ نائب بنا سکتا ہے	اس میں اختلاف
فِيْ	الْمَرَضِ	وَ	السَّفَرِ	إِلَّا	أَنْ
میں	بیماری	اور	سفر	مگر	یہ کہ
يُؤْذَنَ	لَهُ	وَلَيْسَ	يَنْظُرُ	فِي الْحَيَاةِ	فِيْ
اجازت دے	اس کے لیے	اور نہیں	وہ دیکھتا ہے	زندگی میں	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِ	ذٰلِكَ	مِنَ	الْوِلَايَةِ	وَيَنْظُرُ	فِيْ
علاوہ	یہ	سے	ولایت	اور دیکھتا ہے	میں
التَّحْجِيْرِ	عَلَى	السُّفَهَاءِ	عِنْدَهُ	مَنْ	يَرٰى
پابندی	اوپر	بیوقوف	اس کے ہاں	جو	دیکھتا ہے
التَّحْجِيْرِ	عَلَيْهِمْ	وَمِنْ	فُرُوْعِ	هٰذَا	الْبَابِ
پابندی	ان پر	اور سے	فروع	یہ	باب
هَلْ	يَحْكُمُ	فِيْهِ	الْحَاكِمُ	تَحِلَّةُ	لِلْمَحْكُوْمِ
کیا	وہ فیصلہ کرتا ہے	اس میں	حاکم	حلال ہے	محکوم
لَهُ	بِهٖ	وَاِنْ	لَمْ	يَكُنْ	فِيْ
اس کے لیے	ساتھ اس کے	اور اگر	نہ	ہو	میں
نَفْسِهٖ	حَلَالًا	وَذٰلِكَ	اَنَّهُمْ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى
موجود	حلال	اور یہ	بے شک وہ	اجماع کیا	اوپر
اَنَّ	حُكْمَ	الْحَاكِمِ	الظَّاهِرَ	الَّذِيْ	يُعْتَرِيْهِ
بیشک وہ	فیصلہ	حاکم	ظاہر ہے	وہ	جو اس نے کیا
لَايَحِلُّ	حَرَامًا	وَلَا يُحَرِّمُ	حَلَالًا	وَذٰلِكَ	فِيْ
نہیں حلال	حرام کو	اور نہیں حرام کیا	حلال کو	اور یہ	میں
الْاَمْوَالِ	خَاصَّةً	لِقَوْلِهٖ ﷺ	اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ	وَ	اِنَّكُمْ
اموال	خاص طور پر	آپ ﷺ	انما انا بشر	اور	تم
تَخْتَصِمُوْنَ	اِلَيَّ	فَلَعَلَّ	بَعْضَكُمْ	اَنْ	يَكُوْنَ
جھگڑتے ہو	میری طرف	ہوسکتا ہے	تم میں سے بعض	یہ کہ	ہو
اَلْحَسَنَ	بِحُجَّتِهٖ	مِنْ	بَعْضٍ	فَاَقْضِيَ	لَهٗ
صحیح	اپنی دلیل میں	سے	بعض	میں فیصلہ کروں	اس کے لیے
عَلٰى	نَحْوِ	مَا	اَسْمَعُ	مِنْهُ	فَمَنْ
اوپر	جیسے	میں	سنوں	اس سے	پس جو
قَضَيْتُ	لَهٗ	بِشَيْءٍ	مِنْ	حَقِّ	اَخِيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فیصلہ کروں	اس کے لیے	کسی چیز کا	سے	حق	اس کا بھائی
فَلَايَأْخُذْ	مِنْهُ	شَيْئًا	فَإِنَّمَا	أَقْطَعُ	لَهُ
پس نہیں لے گا	اس سے	کوئی چیز		میں کاٹوں	اس کے لیے
قِطْعَةً	مِّنَ	النَّارِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ	حَلٍّ
ٹکڑ	سے	آگ	اور اختلاف کیا	میں	حلال ہو
عِصْمَةِ	النِّكَاحِ	أَوْ	عَقْدِهٖ	بِالظَّاهِرِ	الَّذِيْ
عزت	نکاح	یا	اس کے عقد کا	ظاہر کے ساتھ	وہ جو
.يَظُنُّ	الْحَاكِمُ	أَنَّهٗ	حَقٌّ	وَ	لَيْسَ
گمان کرتا ہے	حاکم	بے شک وہ	حق ہے	اور	نہیں ہے
بِحَقٍّ	إِذْ	لَا	يَحِلُّ	حَرَامٌ	وَ
حق	جب	نہیں	حلال	حرام	اور
لَا	يُحَرِّمُ	حَلَالًا	بِظَاهِرِ	حُكْمِ	الْحَاكِمِ
نہیں	حرام کرتا	حلال	ظاہر کیساتھ	فیصلہ	حاکم
دُوْنَ	أَنْ	يَكُوْنَ	الْبَاطِنُ	كَذٰلِكَ	هَلْ
سوائے	یہ کہ	ہو	باطن	اس طرح	کیا
يُحَلُّ	ذٰلِكَ	أَمْ	لَا	فَقَالَ	الْجَمْهُوْرُ
حلال کیا گیا ہے	یہ	یا	نہیں	پس فرمایا	جمہور نے
الْأَمْوَالُ	وَ	الْفُرُوْجُ	فِيْ	ذٰلِكَ	سَوَاءٌ
اموال	اور	فروج	میں	یہ	برابر ہے
لَا	يَحِلُّ	حُكْمُ	الْحَاكِمِ	مِنْهَا	حَرَامًا
نہیں	حلال کرتا	فیصلہ	حاکم	اس سے	حرام
وَ	لَا	يُحَرِّمُ	حَلَالًا	وَ	ذٰلِكَ
اور	نہ	حرام ہو سکتی	حلال	اور	یہ
مِثْلُ	أَنْ	يَشْهَدَ	شَاهِدَ	زُوْرٍ	فِيْ
مثل	یہ کہ	گواہی دے	گواہی دینے والا	جھوٹ	میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمرَاَةٍ	اَجْنَبِيَّةٍ	اِنها	زَوْجَةٌ	لِرَجُلٍ	اَجْنَبِيّ
عورت	اجنبی	بے شک وہ	بیوی ہے	مرد کے لیے	اجنبی
لَيْسَتْ	لَهٗ	فَقَالَ	الْجَمْهُوْرُ	لَا	تَحِلُّ
نہیں ہے	اس کے لیے	پس فرمایا	جمہور	نہیں	حلال
لَهٗ	وَ	اِنْ	اَحَلَّهَا	الْحَاكِمُ	بِظَاهِرِ
اس کے لیے	اور	اگر	حلال ہے وہ	حاکم	ظاہر کیساتھ
الْحُكْمِ	وَ	قَالَ	اَبُوْحَنِيْفَةَ	وَ	جَمْهُوْرُ
فیصلے	اور	فرمایا	امام ابوحنیفہ	اور	جمہور
اَصْحَابِهٖ	تَحِلُّ	لَهٗ	فَعُمْدَةُ	الْجَمْهُوْرِ	عُمُوْمُ
ان کے ساتھی	حلال ہے	اس کے لیے		جمہور	دلیل
الْحَدِيْثِ	الْمُتَقَدِّمِ	وَ	شُبْهَةُ	الْحَنِيْفَةِ	اَنَّ
حدیث	پیچھے گزر چکی	اور	شبہ کرنا	حنیفہ	بے شک
الْحُكْمَ	بِاللِّعَانِ	ثَابِتٌ	بِالشَّرْعِ	وَ	قَدْ
فیصلہ	لعان کیساتھ	ثابت ہے	شریعت کیساتھ	اور	تحقیق
عُلِمَ	اَنَّ	اَحَدَ	الْمُتَلَاعِنَيْنِ	كَاذِبٌ	وَ
معلوم ہوگیا	بیشک	ایک	دونوں	جھوٹا ہے	اور
اللِّعَانُ	يُوْجِبُ	الْفُرْقَةَ	وَيُحَرِّمُ	الْمَرْاَةَ	عَلٰى
لعان	واجب ہے	فریق	اورحرام کردیتا ہے	عورت	پر
زَوْجِهَا	الْمُلَاعِنِ	لَهَا	وَيُحِلُّهَا	لِغَيْرِهٖ	فَاِنْ
اپنی بیوی	الزام	اس پر	اوراسے حلال کرتا ہے	اس کا غیر	پس اگر
كَانَ	هُوَ	الْكَاذِبُ	فَلَمْ	تُحَرَّمْ	عَلَيْهِ
ہو	وہ	جھوٹا	پس نہیں	حرام	اس پر
اِلَّا	بِحُكْمِ	الْحَاكِمِ	وَ	كَذٰلِكَ	اِنْ
مگر	فیصلہ کیساتھ	حاکم	اور	اسی طرح	اگر
كَانَتْ	هِيَ	الْكَاذِبَةُ	لِاَنَّ	زِنَا	هَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو	وہ	جھوٹی	کیونکہ	زنا	اس کا
لاَ	يُوْجِبُ	فُرْقَتَهَا	عَلٰى	قَوْلِ	اَكْثَرِ
نہیں	واجب	اس کی فرقت	اوپر	قول	اکثر
الْفُقَهَاءِ	وَالْجَمْهُوْرُ	اَنَّ	الْفُرْقَةَ	هٰهُنَا	اِنَّمَا
فقہاء	اور محققین	بے شک	جدائی	اس	بے شک
وَقَعَتْ	عُقُوْبَةً	لِلْعِلْمِ	بِاَنَّ	اَحَدَهُمَا	كَاذِبٌ
واقع ہوئی	سزا	علم کے لیے	بے شک	ان میں سے ایک	جھوٹا
اَلْبَابُ	الثَّالِثُ	فِيْمَا	يَكُوْنُ	بِهِ	الْقَضَاءُ
باب	تیسرا	جس میں	ہوتا ہے	اس کے ساتھ	فیصلہ
وَالْقَضَاءُ	يَكُوْنُ	بِاَرْبَعٍ	بِالشَّهَادَةِ	وَبِالْيَمِيْنِ	وَبِالنُّكُوْلِ
اور فیصلہ	ہوتا ہے	چار کے ساتھ	گواہی کیساتھ	اور قسم کے ساتھ	اور انکار کے ساتھ
وَبِالْاِقْرَارِ	اَوْ	بِمَا	تَرَكَّبَ	مِنْ	هٰذِهِ
اور اقرار کیساتھ	یا	وہ جو	مرکب ہو	سے	ان
فَفِيْ	هٰذَا	الْبَابِ	اَرْبَعَةُ	فُصُوْلٍ	
پس میں	یہ	باب	چار	فصلیں	

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ. فِي الشَّهَادَةِ

وَالنَّظَرُ فِي الشُّهُوْدِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: فِي الصِّفَةِ وَالْجِنْسِ وَالْعَدَدِ. فَاَمَّا عَدَدُ الْاَلْفَاظِ الْمُعْتَبَرَةِ فِيْ قَبُوْلِ الشَّاهِدِ بِالْجُمْلَةِ فَهِيَ خَمْسَةٌ: اَلْعَدَالَةُ، وَالْبُلُوْغُ، وَالْاِسْلَامُ، وَالْحُرِّيَّةُ، وَنَفْيُ التُّهْمَةِ. وَهٰذِهِ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا، وَمِنْهَا مُخْتَلَفٌ فِيْهَا. اَمَّا الْعَدَالَةُ فَاِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰى اشْتِرَاطِهَا فِيْ قَبُوْلِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ" وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ" وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا هِيَ الْعَدَالَةُ؟ فَقَالَ الْجَمْهُوْرُ: هِيَ صِفَةٌ زَاجِرَةٌ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَهِيَ اَنْ يَكُوْنَ مُلْتَزِمًا لِوَاجِبَاتِ الشَّرْعِ وَمُسْتَحَبَّاتِهٖ: مُجْتَنِبًا لِلْحَرَامَاتِ وَالْمَكْرُوْهَاتِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَكْفِيْ فِي الْعَدَالَةِ ظَاهِرُ الْاِسْلَامِ، وَاَنْ لَّا تُعْلَمَ مِنْهُ جَرْحَةٌ. وَسَبَبُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخِلَافِ كَمَا قُلْنَا تَرَدُّدَهُمْ فِيْ مَفْهُوْمِ اِسْمِ الْعَدَالَةِ الْمُقَابَلَةِ لِلْفِسْقِ.
وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الشَّهَادَةَ الْفَاسِقِ لَا تُقْبَلُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى. "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ" اَلْاٰيَةَ. وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّ الْفَاسِقَ تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ اِذَا عُرِفَتْ تَوْبَتُهٗ اِلَّا مَنْ كَانَ فِسْقُهٗ مِنْ قِبَلِ الْقَذْفِ، فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ وَاِنْ تَابَ، وَالْجُمْهُوْرُ يَقُوْلُوْنَ: تُقْبَلُ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ يَعُوْدُ الْاِسْتِثْنَاءُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ، اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ" اِلَى اَقْرَبِ مَذْكُوْرٍ اِلَيْهِ اَوْ عَلَى الْجُمْلَةِ اِلَّا مَا خَصَّصَهُ الْاِجْمَاعُ، وَهُوَ اَنَّ التَّوْبَةَ لَا تُسْقِطُ عَنْهُ الْحَدَّ، وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا، وَاَمَّا الْبُلُوْغُ فَاِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ يُشْتَرَطُ حَيْثُ تُشْتَرَطُ الْعَدَالَةُ، وَاخْتَلَفُوْا فِيْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْجِرَاحِ فِي الْقَتْلِ فَرَدَّهَا جُمْهُوْرُ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ لِمَا قُلْنَا مِنْ وُقُوْعِ الْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرْطِ الشَّهَادَةِ الْعَدَالَةَ، وَمِنْ شَرْطِ الْعَدَالَةِ الْبُلُوْغَ، وَلِذٰلِكَ لَيْسَتْ فِي الْحَقِيْقَةِ شَهَادَةً عِنْدَ مَالِكٍ، وَاِنَّمَا هِيَ قَرِيْنَةُ حَالٍ، وَلِذٰلِكَ اُشْتُرِطَ فِيْهَا اَنْ لَا يَتَفَرَّقُوْا لِئَلَّا يُجَبِّنُوْا. وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُ مَالِكٍ هَلْ تَجُوْزُ اِذَا كَانَ بَيْنَهُمْ كَبِيْرٌ اَمْ لَا؟ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّهٗ يُشْتَرَطُ فِيْهَا الْعِدَّةُ الْمُشْتَرَطَةُ فِي الشَّهَادَةِ، وَاخْتَلَفُوْا هَلْ يُشْتَرَطُ فِيْهَا الذُّكُوْرَةُ اَمْ لَا؟ وَاخْتَلَفُوْا اَيْضًا هَلْ تَجُوْزُ فِي الْقَتْلِ الْوَاقِعِ بَيْنَهُمْ؟ وَلَا عُمْدَةَ لِمَالِكٍ فِيْ هٰذَا اِلَّا اَنَّهٗ مَرْوِيٌّ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

ترجمہ: پہلی فصل

شہادت کے بارے میں

اور گواہوں میں گفتگو تین چیزوں میں ہے۔ صفت میں، جنس میں، تعداد میں، لیکن گواہ کی قبولیت میں شرائط کا اعتبار ہے وہ فی الجملہ پانچ ہیں، عدالت، بلوغت، اسلام، حریت اور قاذف نہ ہونا۔ ان میں سے بعض پر اتفاق ہے اور بعض میں اختلاف ہے جہاں تک عدالت کا سوال ہے تو سب مسلم اس پر متفق ہیں کہ قبول شہادت میں سے یہ ایک شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"جن گواہوں پر تم راضی ہو۔"

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اور اپنے میں سے دو عادل لوگوں کو گواہ کرلو"

اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ عدالت کس چیز میں ہے۔ پس جمہور نے کہا کہ یہ اسلام پر ایک زائد صفت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ گواہ شرع کے فرائض و مستحبات پر عمل کرتا ہو، حرام اور مکروہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہو اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عدالت میں ظاہر اسلام کافی ہے۔

اور یہ کہ اس کے خلاف کوئی جرح نہ ہو (یعنی جس سے وہ نااہل ثابت ہو جائے) اور اختلاف کا سبب جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ہے کہ علماء میں عدالت کے نام کے مفہوم میں جو فسق کے مقابلے میں ہے' تردد پایا جاتا ہے' اور یہ اس لیے کہ وہ اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق فاسق کی شہادت قبول نہیں کی جاتی! ''اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے..... (آیت کے آخر تک)'' اور اس میں بھی اختلاف نہیں کہ جب فاسق کی توبہ کا علم ہو جائے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی سوائے اس شخص کے جس کا فسق قذف کے باعث ہو' کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ قاذف کی گواہی توبہ کے بعد بھی قبول نہیں' اور جمہور کہتے ہیں کہ قبول کی جائے گی۔ اور اختلاف کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں استثناء کا تعلق کس چیز کے ساتھ ہے'

''اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہی لوگ فاسق ہیں اور سوائے ان کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں۔''

سو کیا استثناء کا تعلق قریب ترین مذکور سے ہے یعنی

''اُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔''

یا اس کا تعلق پورے جملے سے ہے؟ سوائے اس چیز کے جس کو اجماع نے خاص کر لیا ہے اور وہ یہ کہ توبہ اس سے حد کو ساقط نہیں کرتی۔ اور یہ مضمون پہلے گزر چکا ہے۔

اور جہاں تک بلوغت کی شرط کا مسئلہ ہے تو فقہاء متفق ہیں کہ جس طرح عدالت شہادت کے لیے شرط ہے بلوغت بھی اسی طرح ہے۔ اور فقہائے امصار بچوں کی باہم ایک دوسرے پر شہادت میں اختلاف کرتے ہیں اور زخموں میں بھی اور قتل میں بھی۔ اکثر فقہائے امصار نے اسے رد کیا ہے کیونکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ شہادت کی شرط عدالت ہے اور عدالت کی شرط بلوغت ہے۔ اسی سبب سے امام مالکؒ کے نزدیک بچوں کی شہادت حقیقت میں شہادت نہیں ہے بلکہ وہ صرف ایک قرینہ کے طور پر ہے اسی سبب سے یہ شرط لگائی گئی ہے کہ اس شہادت کا اعتبار صرف ان کے علیحدہ ہونے سے پہلے ہوگا۔ مبادا کوئی انہیں دھمکائے (اور وہ بیان بدل لیں) اور امام مالکؒ کے اصحاب کا اس امر میں اختلاف ہے کہ جب ان میں کوئی بالغ بھی ہو تو بھی ان کی شہادت معتبر ہے یا نہیں؟ اور اس امر میں ان کا کوئی اختلاف نہیں کہ اس شہادت میں مشروط عدد کی شرط لازم ہے' ہاں اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس میں مذکر ہونا بھی شرط ہے یا نہیں؟ اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ بچوں میں واقع ہونے والے قتل میں بھی ان کی شہادت کا اعتبار ہے یا نہیں؟ اور امام مالکؒ کی اس میں کوئی دلیل اس کے سوا نہیں کہ یہ عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے۔

اَلْفَصْلُ	اَلْاَوَّلُ	فِیْ	الشَّهَادَةِ	وَالنَّظَرُ	فِیْ
فصل	پہلی	میں	گواہی	اور نظر	میں
الشُّهُوْدِ	فِیْ	ثَلَاثَةٍ	اَشْیَاءَ	فِیْ	الصِّفَةِ
گواہی	میں	تین	اشیاء	میں	صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْجِنْسِ	وَالْعَدَدِ	فَاَمَّا	عَدَدُ	الصِّفَاتِ	الْمُعْتَبَرَةِ
اور جنس	اور عدد	پس جو	عدد	صفات	معتبر ہیں
فِیْ	قُبُوْلِ	الشَّاهِدِ	بِالْجُمْلَةِ	فَهِیَ	خَمْسَةٌ
میں	قبول کرنا	گواہ	اس کے ساتھ	پس یہ	پانچ
اَلْعَدَالَةُ	وَالْبُلُوْغُ	وَالْاِسْلَامُ	وَالْحُرِّيَّةُ	وَنَفْیُ	التُّهْمَةِ
عدالت	اور بلوغت	اور اسلام	اور آزادی	اور نفی	الزام
وَهٰذِهٖ	مِنْهَا	مُتَّفَقٌ	عَلَيْهَا	وَمِنْهَا	مُخْتَلَفٌ
اور یہ	اس سے	اتفاق ہے	اس پر	اور اس میں	اختلاف ہے
فِيْهَا	اَمَّا	الْعَدَالَةُ	فَاِنَّ	الْمُسْلِمِيْنَ	اِتَّفَقُوْا
اس میں	بہرحال	عدالت	پس بے شک	مسلمان	اتفاق کیا
عَلٰى	اِشْتِرَاطِهَا	فِیْ	قُبُوْلِ	شَهَادَةِ	الشَّاهِدِ
پر	اس کی شرط	میں	قبول	گواہی	گواہ
لِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَاءِ
سبب اسکے قول	تعالیٰ	وہ جو	وہ راضی ہیں	سے	گواہ
وَلِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	وَاَشْهِدُوْا	ذَوَیْ	عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
اور واسطے اسکے قول	تعالیٰ	اور گواہ بناؤ	والوں	عدل	تم سے
وَاخْتَلَفُوْا	فِيْمَا	هِیَ	الْعَدَالَةُ	فَقَالَ	الْجُمْهُوْرُ
اور اختلاف کیا	اس میں تو	وہ	عدالت	پس کہا	محققین نے
هِیَ	صِفَةٌ	زَائِدَةٌ	عَلَى	الْاِسْلَامِ	وَهِیَ
وہ	صفت	زائد ہے	پر	اسلام	اور وہ
اَنْ	يَّكُوْنَ	مُلْتَبِسًا	لِوَاجِبَاتِ	الشَّرْعِ	وَمُسْتَحَبَّاتِهٖ
یہ کہ	ہوتا ہے		واجبات کے لیے	شرع	اور مستحب چیزیں
مُجْتَنِبًا	لِلْمُحَرَّمَاتِ	وَالْمَكْرُوْهَاتِ	وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَكْفِیْ
اجتناب کرنیوالا	حرام سے	اور مکروہات	اور کہا	ابوحنیفہ	وہ کافی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ	اَلْعَدَالَةِ	ظَاهِرُ	اَلْاِسْلَامِ	وَاَنْ	لَاتُعْلَمَ
میں	عدالت	ظاہر	اسلام	اور یہ کہ	نہ جانا گیا
مِنْهُ	جَرْحَةٌ	وَسَبَبُ	اَلْخِلَافِ	كَمَا	قُلْنَا
اس سے	جرح	اور سبب	اختلاف	جیسا کہ	ہم نے کیا
تَرَدُّدُهُمْ	فِیْ	مَفْهُوْمِ	اِسْمِ	اَلْعَدَالَةِ	اَلْمُقَابَلَةِ
ان کا تردد	میں	مفہوم	اسم	عدالت	مقابلہ
لِلْفِسْقِ	وَذٰلِكَ	اَنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّ
فسق کے لیے	اور یہ	بے شک وہ	اتفاق کیا	اوپر	بیشک
شَهَادَةَ	اَلْفَاسِقِ	لَا تُقْبَلُ	لِقَوْلِهٖ	تَعَالٰى	يَاۤاَيُّهَا
شہادت	فاسق	نہیں قبول	بسبب اللہ	تعالیٰ	اے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اِنْ	جَاءَ	كُمْ	فَاسِقٌ	بِنَبَاءٍ
ایمان والو	اگر	آئے	تمہارے	فاسق	کسی خبر کیساتھ
اَلْاٰيَةَ	وَلَمْ	يَخْتَلِفُوْا	اَنَّ	اَلْفَاسِقَ	تُقْبَلُ
آیت	اور نہیں	اختلاف کرتے	بے شک	فاسق	قبول کرے
شَهَادَتُهٗ	اِذَا	عُرِفَتْ	تَوْبَتَهٗ	اِلَّا	مَنْ
اس کی گواہی	جب	تو پہچانا گیا	اس کی	مگر	جو
كَانَ	فِسْقُهٗ	مِنْ	قِبَلِ	اَلْقَذْفِ	فَاِنَّ
تھا	اس کا گناہ	سے	طرف	تذف	پس بے شک
اَبَاحَنِيْفَةَ	يَقُوْلُ	لَا تُقْبَلُ	شَهَادَتُهٗ	وَاِنْ	تَابَ
ابوحنیفہ	وہ کہتے ہیں	نہ قبول کی جائے	اس کی گواہی	اور اگر	وہ توبہ کرے
وَالْجُمْهُوْرُ	يَقُوْلُوْنَ	تُقْبَلُ	وَسَبَبُ	اَلْخِلَافِ	هَلْ
اور محققین	کہا انہوں نے	وہ قبول	اور سبب	اختلاف	کیا
يَعُوْدُ	اَلْاِسْتِثْنَاءُ	فِیْ	قَوْلِهٖ تَعَالٰى	وَلَا	تَقْبَلُوْا
وہ لوٹے	استثناء	میں	اللہ تعالیٰ کا قول	اور نہ	قبول کرو
لَهُمْ	شَهَادَةً	اَبَدًا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	اَلْفَاسِقُوْنَ
ان کی	گواہی	ہمیشہ	وہ لوگ	وہ	گناہ گار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِکَ
مگر	وہ لوگ	جو توبہ کرے	سے	بعد	یہ
اِلٰی	اَقْرَبِ	مَذْکُوْرٍ	اِلَیْهِ	اَوْ	عَلٰی
طرف	قریب	ذکر کی گئی	اس کی طرف	یا	پر
اَلْجُمْلَةِ	اِلَّا	مَا	خَصَّصَهُ	اَلْاِجْمَاعُ	وَهُوَ
تمام	مگر	جو	جو حصہ مقرر کرے	وہ اجماع	اور گناہ
اَنَّ	التَّوْبَةَ	لَا	تُسْقِطُ	عَنْهُ	الْحَدَّ
بے شک	توبہ	نہ	ساقط کر	اس کو	حد
وَقَدْ	تَقَدَّمَ	هٰذَا	وَاَمَّا	اَلْبُلُوْغُ	فَاِنَّهُمْ
اور تحقیق	وہ مقدم کرے	یہ	اور جو	بالغ	پس بے شک وہ
اِتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّهُ	یَشْتَرِطُ	حَیْثُ	تَشْتَرِطُ
اتفاق کیا	اوپر	بے شک وہ	وہ شرط ہیں	جیسا کہ	وہ شرط لگاتی
اَلْعَدَالَةُ	اُولٰئِکَ	هُمُ	اَلْفَاسِقُوْنَ	وَاخْتَلَفُوْا	فِیْ
عدالت	وہی لوگ	وہ	فاسق	اور اختلاف کرتے ہیں	میں
شَهَادَةِ	اَلصِّبْیَانِ	بَعْضُهُمْ	عَلٰی	بَعْضٍ	فِیْ
گواہی	بچے	ان کے بعض	اور پر	بعض	میں
اَلْجِرَاحِ	فِیْ	اَلْقَتْلِ	فَرَدَّهَا	جُمْهُوْرُ	فُقَهَاءِ
زخم	میں	قتل	پس اسے رد کیا	تمام	فقہاء
اَلْاَمْصَارِ	لَمَّا	قُلْنَا	مِنْ	وُقُوْعِ	اَلْاِجْمَاعِ
مگر میدان	جو کہ	ہم نے کیا	سے	واقع ہونا	اجماع
عَلٰی	اَنَّ	مِنْ	شَرْطِ	اَلشَّهَادَةِ	اَلْعَدَالَةِ
اوپر	بے شک	سے	شرط	گواہی	عدالت
وَمِنْ	شَرْطِ	اَلْعَدَالَةِ	اَلْبُلُوْغِ	وَلِذٰلِکَ	لَیْسَتْ
اور سے	شرط	عدالت	بلوغ	اور اسی لیے	نہیں
فِیْ	اَلْحَقِیْقَةِ	شَهَادَةً	عِنْدَ	مَالِکٍ	وَاِنَّمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں	حقیقۃ	گواہی	نزدیک	مالک	اور جزا یں نیست
هِيَ	قَرِيْنَةٌ	حَالٍ	وَلِلْمَلِكِ	اِشْتَرَطَ	فِيْهَا
وہ	قرینہ	حال	اوراسی طرح	شرط لگائی	اس میں
اَنْ	لاَ	يَتَفَرَّقُوْا	لِئَلاَّ	يَجْتَنِبُوْا	وَاخْتَلَفَ
یہ کہ	نہ	وہ فرقہ بندی کریں	تا کہ نہ ہو	اجتناب کریں	اوراختلاف کریں
اَصْحَابُ	مَالِكٍ	هَلْ	تَجُوْزُ	اِذَا	كَانَ
اصحاب	مالک	کیا	جائز ہے	جب	تھا
بَيْنَهُمْ	كَبِيْرٌ	اَمْ	لاَ	وَلَمْ	يَخْتَلِفُوْا
ان کے مابین	بڑے	یا	نہیں	اورنہ	وہ اختلاف
اَنَّهُ	يَشْتَرِطُ	فِيْهَا	الْعِدَّةَ	الْمُشْتَرَطَةَ	فِيْ
بے شک	وہ شرط لگاتے ہیں	اس میں	عدۃ	شرط	میں
الشَّهَادَةِ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلْ	يُشْتَرَطُ	فِيْهَا	الذُّكُوْرَةُ
شہادت	اوراختلاف کرتے ہیں	کیا	وہ شرط لگائیں	اس میں	مذکر
اَمْ	لاَ	وَاخْتَلَفُوْا	اَيْضًا	هَلْ	تَجُوْزُ
یا	نہیں	اوراختلاف	اسطرح	کیا	وہ جائز ہے
فِيْ	الْقَتْلِ	الْوَاقِعِ	بَيْنَهُمْ	وَلاَ	عُمْدَةً
میں	قتل	وہ واقع ہے	انکے درمیان	اورنہ	عمدۃ
لِمَالِكٍ	فِيْ	هٰذَا	اِلاَّ	اَنَّهُ	مَرْوِيٌّ
مالک	میں	یہ	مگر	بے شک	مروی
عَنِ	ابْنِ الزُّبَيْرِ				
سے	ابن زبیر				

قَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِذَا احْتَجَّ مُحْتَجٌّ بِهٰذَا قِيْلَ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رَدَّهَا وَالْقُرْاٰنُ يَدُلُّ عَلٰى بُطْلَانِهَا وَقَالَ بِقَوْلِ مَالِكٍ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَوْمٌ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّابِعِيْنَ' وَاِجَازَةُ مَالِكٍ لِذٰلِكَ هُوَ مِنْ بَابِ اِجَازَتِهٖ قِيَاسَ الْمَصْلَحَةِ' وَاَمَّا الْاِسْلَامُ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ شَرْطٌ فِى الْقَبُوْلِ' وَاَنَّهٗ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْكَافِرِ' اِلَّا مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ جَوَازِ ذٰلِكَ فِى الْوَصِيَّةِ فِى السَّفَرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ " اَلْاٰيَةَ' فَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: يَجُوْزُ ذٰلِكَ عَلَى الشُّرُوْطِ الَّتِىْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ' وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِىُّ: لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ وَرَاَوْا اَنَّ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ وَاَمَّا الْحُرِّيَّةُ فَاِنَّ جُمْهُوْرَ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ عَلٰى اِشْتِرَاطِهَا فِىْ قَبُوْلِ الشَّهَادَةِ' وَقَالَ اَهْلُ الظَّاهِرِ' تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ' لِاَنَّ الْاَصْلَ اِنَّمَا هُوَ اِشْتِرَاطُ الْعَدَالَةِ' وَالْعُبُوْدِيَّةُ لَيْسَ لَهَا تَاْثِيْرٌ فِى الرَّدِّ' اِلَّا اَنْ يَّثْبُتَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْسُنَّةٍ اَوْاِجْمَاعٍ' وَكَانَ الْجُمْهُوْرُ اَوْ اَنَّ الْعُبُوْدِيَّةَ اَثَرٌ مِّنْ اٰثَارِ الْكُفْرِ تُرْجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ لَهَا تَاْثِيْرٌ فِىْ رَدِّ الشَّهَادَةِ' وَاَمَّا التُّهْمَةُ الَّتِىْ سَبَبُهَا الْمَحَبَّةُ' فَاِنَّ الْعُلَمَاءَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهَا مُؤَثِّرَةٌ فِىْ اِسْقَاطِ الشَّهَادَةِ' وَاخْتَلَفُوْا فِىْ رَدِّ شَهَادَةِ الْعَدْلِ بِالتُّهْمَةِ لِمَوْضِعِ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْبُغْضَةِ الَّتِىْ سَبَبُهَا الْعَدَاوَةُ الدُّنْيَوِيَّةُ' فَقَالَ بِرَدِّهَا فُقَهَآءُ الْاَمْصَارِ اِلَّا اَنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا فِىْ مَوَاضِعَ عَلٰى اِعْمَالِ التُّهْمَةِ' وَفِىْ مَوَاضِعَ عَلٰى اِسْقَاطِهَا' وَفِىْ مَوَاضِعَ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَاَعْمَلَهَا بَعْضُهُمْ وَاَسْقَطَهَا بَعْضُهُمْ' فَمِمَّا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ رَدُّ شَهَادَةِ الْاَبِ لِاِبْنِهٖ وَالْاِبْنِ لِاَبِيْهِ. وَكَذٰلِكَ الْاُمُّ لِاِبْنِهَا وَاِنَّهَالَهَا. وَمِمَّا اخْتَلَفُوْا فِىْ تَاْثِيْرِ التُّهْمَةِ فِىْ شَهَادَتِهِمِ شَهَادَةُ الزَّوْجَيْنِ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ' فَاِنَّ مَالِكًا رَدَّهَا وَاَبَاحَنِيْفَةَ' وَاَجَازَهَا الشَّافِعِىُّ وَاَبُوْثَوْرٍ وَالْحَسَنُ.

ترجمہ:

اور امام شافعیؒ نے کہا کہ اگر کوئی استدلال کرنے والا اس سے استدلال کرے تو اسے کہا جائے گا کہ ابن عباسؓ نے اسے رد کیا ہے اور قرآن اس کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور تابعین کی ایک جماعت نے امام مالکؒ کا قول اپنایا ہے اور امام مالکؒ نے اسے جو جائز رکھا ہے وہ ان کے نزدیک مصلحتِ عامہ کے جواز کے حوالے سے ہے۔

اور اسلام کی شرط کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ قبولِ شہادت کی شرط ہے اور کافر کی شہادت جائز نہیں سوائے حالتِ سفر میں وصیت کے بارے میں کہ ان کا اس میں اختلاف ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے ایمان والو! تمہاری باہمی شہادت جب کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو عادل شخص گواہ ہوں یا تمہارے علاوہ دو اور شخص" (الایہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ یہ ان شرطوں کے ساتھ جائز ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ یہ جائز نہیں اور انہوں نے اس آیت کو منسوخ سمجھا ہے۔

رہی حریت تو اکثر فقہائے امصار قبول شہادت میں اس شرط مانتے ہیں۔ اور اہل ظاہر نے کہا ہے کہ غلام کی شہادت جائز ہے کیونکہ اصل چیز تو عدالت کی شرط ہے۔ اور غلامی کا رد شہادت میں کوئی اثر نہیں ہے جب تک کہ وہ کتاب اللہ سے یا سنت یا اجماع سے ثابت نہ ہو جائے گویا جمہور نے یہ سمجھا کہ غلامی کفر کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے سو واجب ہوا کہ رد شہادت میں اس کی تاثیر ہو۔

وہ تہمت جس کی وجہ محبت ہو علماء کا اس پر اجماع ہے کہ وہ شہادت کو ساقط کرنے میں موثر ہے۔ لیکن کسی عادل کی شہادت کو محبت کی تہمت کے باعث رد کرنے میں یا ایسے بغض کے باعث رد کرنے میں جس کا سبب دنیوی عداوت ہو فقہاء کا اختلاف ہے۔ فقہاء امصار نے اسے رد کرنے کو اختیار کیا ہے۔ مگر بعض جگہوں میں تہمت کے موثر کرنے میں اور بعض میں اسے ساقط کرنے میں اور بعض میں اسے ساقط کرنے میں ان کا خلاف ہوا ہے اور بعض جگہوں میں یہ اختلاف ہے کہ یہ تہمت کارگر ہو سکتی ہے یا نہیں، پس بعض فقہاء نے اسے موثر مانا ہے اور بعض نے اسے ساقط کیا ہے۔ جہاں پر اتفاق ہے وہ باپ کی شہادت بیٹے کے لیے اور بیٹے کی اپنے باپ کے لیے ہے۔ اسی طرح ماں کی شہادت بیٹے کے حق میں اور بیٹے کی اپنی ماں کے لیے بھی ان کے نزدیک مردود ہے۔ اور جن جگہوں میں تہمت کی تاثیر شہادت میں اثر انداز ہونے میں اختلاف ہے وہ میاں بیوی کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں ہے امام مالکؒ اور ابوحنیفہ نے اسے رد کیا ہے اور شافعیؒ ابوثور اور حسن بصری نے اسے جائز سمجھا ہے۔

قَالَ	الشَّافِعِيُّ	فَإِذَا	اِحْتَجَّ	مُحْتَجٌّ	بِهٰذَا
کہا	شافعی	پس جب	دلیل پکڑی	کوئی دلیل کرنے والا	اس سے کیساتھ
قِيْلَ	لَهٗ	اِنَّ	ابْنَ	عَبَّاسٍ	قَدْرَدَّهَا
کہا گیا	اس کے لیے	بے شک	ابن	عباس	تحقیق ہے رد کیا اس کو
وَالْقُرْآنُ	يَدُلُّ	عَلٰى	بُطْلَانِهَا	وَقَالَ	بِقَوْلِ
اور قرآن	وہ دلالت کرتا ہے	اوپر	اسکا باطل ہونا	اور کہا	قول
مَالِكٍ	ابْنِ	اَبِيْ	لَيْلٰى	وَقَوْمٌ	مِنَ
مالک	ابن	ابی	لیلیٰ	اور قوم	سے
التَّابِعِيْنَ	وَاِجَازَةُ	مَالِكٍ	لِذٰلِكَ	هُوَ	مِنْ
تابعین	اور اجازت	مالک	ان کے لیے	وہ	سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابِ	اِجَازَتِهٖ	قِيَا سَ	اَنَّهٗ	الْمَصْلِحَةِ	وَاَمَّا	الْاِسْلَامُ
باب	اجازت اس کی	قیاس	بے شک وہ	مصلحت	اور جو	اسلام
فَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	شَرْطٌ	فِيْ	شَرْطٌ	فِيْ	الْقَبُوْلِ
پس وہ اتفاق کرتے	اوپر	بے شک وہ	شرط	میں		قبول
وَاَنَّهٗ	لَا	تَجُوْزُ	شَهَادَةُ	الْكَافِرِ		اِلَّا
اور بے شک	نہیں	جائز	شہادۃ	کافر		مگر
مَا	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	مِنْ	جَوَازِ		ذٰلِكَ
وہ	اختلاف کیا	اس میں	سے	جائز ہے		یہ
فِيْ	الْوَصِيَّةِ	فِيْ	السَّفَرِ	لِقَوْلِهٖ		تَعَالٰى
میں	وصیت	میں	سفر	اس کے لیے		تعالیٰ
يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	شَهَادَةُ	بَيْنِكُمْ		اِذَا
اے	لوگوں	ایمان	گواہی	تمہارے درمیان		جب
حَضَرَ	اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ	حِيْنَ	الْوَصِيَّةِ		اثْنَانِ
حاضر ہوا	تم میں سے کوئی ایک	موت	جب	وصیت		دو
ذَوَا	عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	اَوْ	اٰخَرَانِ		مِنْ
	عدل والے	تم میں سے	یا	دوسری		سے
غَيْرِكُمْ	الْاٰيَةَ	فَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	يَجُوْزُ		ذٰلِكَ
تیرے علاوہ	آیت	پس کہا	ابوحنیفہ	جائز ہے		یہ
عَلَى	الشُّرُوْطِ	الَّتِيْ	ذَكَرَهَا	اللّٰهُ		وَقَالَ
پر	شرائط	وہ	اسے ذکر کیا	اللہ نے		اور کہا
مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	لَا	يَجُوْزُ	ذٰلِكَ		وَرَاَوْا
مالک	اور شافعی	نہیں	جائز ہے	یہ		اور وہ روایت کریں
اَنَّ	الْاٰيَةَ	مَنْسُوْخَةٌ	وَاَمَّا	الْحُرِّيَّةُ		فَاِنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک	آیت	منسوخ	اور جو	آزادی	پس بے شک
جَمْهُوْرَ	فُقَهَاءِ	اَلْاَمْصَارِ	عَلٰى	اِشْتِرَاطِهَا	فِيْ
محققین	فقہاء	شہروں	پر	اس کی شرط	میں
قُبُوْلِ	الشَّهَادَةِ	وَقَالَ	اَهْلُ	الظَّاهِرِ	تَجُوْزُ
قبول	شہادت	اور کہا	اہل	ظاہر	وہ جائز ہے
شَهَادَةُ	الْعَبْدِ	لِاَنَّ	الْاَصْلَ	اِنَّمَا	هُوَ
شہادت	عبد	اس کو	اصل	جزا ایں نیست	وہ
اِشْتِرَاطُ	الْعَدَالَةِ	وَالْعُبُوْدِيَّةُ	لَيْسَ	لَهَا	تَاْثِيْرٌ
شرط ہے	عدالت	اور بندگی	نہیں	اس کے لیے	اثر
فِيْ	الرَّدِّ	اِلَّا	اَنْ	يُّثْبِتَ	ذٰلِكَ
میں	رد	مگر	یہ کہ	ثابت کرے	یہ
مِنْ	كِتَابِ	اللّٰهِ	اَوْ	سُنَّةٍ	اَوْ
سے	کتاب	اللہ	یا	سنت	یا
اِجْمَاعٍ	وَكَانَ	الْجُمْهُوْرُ	اَوْ	اَنَّ	الْعُبُوْدِيَّةَ
اجماع	اور تھا	جمہور	یا	بیشک	بندگی
اَثَرٌ	مِنْ	اَثَرِ	الْكُفْرِ	تُوْجِبُ	اَنْ
اثر	سے	اثر	کفر	وہ واجب	یہ کہ
يَكُوْنَ	لَهَا	تَاْثِيْرٌ	فِيْ	رَدِّ	الشَّهَادَةِ
ہو	اس کے لیے	اثر	میں	رد	گواہی
وَاَمَّا	النَّهْبَةُ	الَّتِيْ	سَبَبُهَا	الْمَحَبَّةُ	فَاِنَّ
اور بہر حال	تنبیہ	وہ	اسکا سبب	محبت	بے شک
الْعُلَمَاءَ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى	اَنَّهَا	مُؤَثِّرَةٌ	فِيْ
علماء	اجماع کیا	اوپر	بے شک	اثر کریں	میں
اِسْقَاطِ	الشَّهَادَةِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ	رَدِّ	شَهَادَةِ
ساقط کریں	شہادت	اور اختلاف کریں	میں	رد	گواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَدْلِ	بِالتُّهْمَةِ	لِمَوْضِعِ	الْمَحَبَّةِ	اَوِ	الْبُغْضَةِ
عدل	تہمت	جگہ کے لیے	محبت	یا	بعض
التِیْ	سَبَبُهَا	العَدَاوَةُ	الدُّنْيَوِيَّةُ	فَقَالَ	بِرَدِّهَا
وہ	اس کے سبب	عدوات	دنیاوی	پس کیا	اس کا رد
فُقَهَاءُ	الْاَمْصَارِ	اِلَّا	اَنَّهُمْ	اِتَّفَقُوْا	فِیْ
فقہاء	شہر	مگر	بیشک	اتفاق کیا	میں
مَوَاضِعَ	عَلٰی	اِعْمَالِ	التُّهْمَةِ	وَفِیْ	مَوَاضِعَ
جگہ	اوپر	اعمال	تہمت	اور میں	جگہیں
عَلٰی	اِسْقَاطِهَا	وَفِیْ	مَوَاضِعَ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهَا
پر	اسکی ساقط	اور میں	جگہ	اختلاف کیا	اس میں
فَاَعْمَلَهَا	بَعْضُهُمْ	وَاَسْقَطَهَا	بَعْضُهُمْ	فَمِمَّا	اِتَّفَقُوْا
پس وہ اس پر عمل کرے	اس کے بعض	اور ساقط کرے	ان کے بعض	پس جو	اتفاق کیا
عَلَيْهِ	رَدُّ	شَهَادَةِ	الْاَبِ	لِاِبْنِهٖ	وَالْاِبْنِ
اس	رد	شہادت	باپ	اس کے بیٹے کے لیے	اور بیٹے
لِاَبِيْهِ	وَكَذٰلِكَ	الْاُمُّ	لِاِبْنِهَا	وَابْنِهَا	لِهَا
اس کے باپ کے لیے	اور اسی طرح	ماں	اس کے بیٹے کے لیے	اور اس کا بیٹا	اس کے لیے
وَمِمَّا	اِخْتَلَفُوْا	فِیْ	تَاْثِيْرِ	التُّهْمَةِ	فِیْ
اور جو	اختلاف کیا	میں	اثر کرے	تہمت	میں
شَهَادَتِهِمْ	شَهَادَةُ	الزَّوْجَيْنِ	اَحَدُهُمَا	لِلْاٰخَرِ	فَاِنَّ
اس کی گواہ	گواہی	زوجین	انکے ہیں سے ایک	دوسرے کیلئے	پس وہ
مَالِكًا	رَدَّهَا	وَاَبَاحَنِيْفَةَ	وَاَجَازَهَا	الشَّافِعِیُّ	وَاَبُوْثَوْرٍ
مالک	اس کا رد	اور ابوحنیفہ	اور اسے جائز ہے	شافعی	اور ابوثور
وَالْحَسَنُ					

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

					اور حسن

وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی: تُقْبَلُ شَهَادَةُ الزَّوْجِ لِزَوْجَتِهٖ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهَا لَهٗ وَبِهٖ قَالَ النَّخَعِیُّ ' وَمِمَّا اتَّفَقُوْا عَلٰی اِسْقَاطِ التُّهْمَةِ فِیْهِ شَهَادَةُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ مَالَمْ یَدْفَعْ بِذٰلِکَ عَنْ نَّفْسِهٖ عَارًا عَلٰی مَاقَالَ مَالِکٌ ' وَمَالَمْ یَکُنْ مُنْقَطِعًا اِلٰی اَخِیْهِ یَنَالُهٗ بِرُّهٗ وَصِلَتُهٗ مَاعَدَا الْاَوْزَاعِیُّ فَاِنَّهٗ قَالَ : لَاتَجُوْزُ. وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ اِخْتِلَافُهُمْ فِیْ قَبُوْلِ شَهَادَةِ الْعَدُوِّ عَلٰی عَدُوِّهٖ فَقَالَ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ: لَا تُقْبَلُ. وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ: تُقْبَلُ. فَعُمْدَةُ الْجَمْهُوْرِ فِیْ رَدِّ الشَّهَادَةِ وَالتُّهْمَةِ مَارُوِیَ عَنْهُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ "لَاتُقْبَلُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَلَاظَنِیْنٍ" وَمَاخَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوُدَ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ" لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی خَصْرِیٍّ" لِقِلَّةِ شُهُوْدِ الْبَدَوِیِّ مَایَقَعُ فِی الْمِصْرِ' فَهٰذِهٖ هِیَ عُمْدَتُهُمْ مِنْ طَرِیْقِ السَّمَاعِ. وَاَمَّا مِنْ طَرِیْقِ الْمَعْنٰی فَلِمَوْضِعِ التُّهْمَةِ' وَقَدْ اَجْمَعَ الْجُمْهُوْرُ عَلٰی تَاْثِیْرِ مَا فِی الْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّةِ مِثْلَ اِجْتِمَاعِهِمْ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَرِثُ الْقَاتِلُ الْمَقْتُوْلَ' وَعَلٰی تَوْرِیْثِ الْمَبْتُوْتَةِ فِی الْمَرَضِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ خِلَافٌ. وَاَمَّا الطَّائِفَةُ الثَّانِیَةُ وَهُمْ شُرَیْحٌ وَاَبُوْثَوْرٍ وَدَاوُدُ.

ترجمہ:

اور ابن لیلیٰ نے کہا کہ خاوند کی شہادت بیوی کے حق میں قبول ہے مگر بیوی کی شہادت خاوند کے حق میں غیر مقبول ہے اور ابراہیم نخعی کی بھی یہی رائے ہے۔ اور جن صورتوں میں فقہاء کا تہمت کے اسقاط پر اتفاق ہے وہ بھائی کی شہادت بھائی کے لیے ہے بشرطیکہ وہ اپنے نفس سے کسی عار کو دور نہ کر رہا ہو اور جب تک کہ وہ بھائی اس دوسرے پر انحصار نہ رکھتا ہو کہ اسے اس کی نیکی اور صلہ ملتا ہو امام اوزاعیؒ نے کہا کہ یہ کسی صورت میں بھی مقبول نہیں۔ اور اسی سلسلہ میں فقہاء کا یہ اختلاف ہے کہ آیا دشمن کی شہادت اس کے دشمن کے خلاف قبول ہے یا نہیں؟ مالکؒ اور امام شافعیؒ نے غیر مقبول اور ابوحنیفہؒ نے اسے مقبول قرار دیا ہے۔

شہادت اور تہمت کے رد میں جمہور کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضور ﷺ سے مروی ہے کہ: دشمن اور متہم کی شہادت قبول نہیں ہے۔ اور وہ حدیث جو ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بدوی آدمی کی شہادت شہری کے خلاف قبول نہیں ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ شہر کے واقعات میں بدوی کم ہی حاضر ہوتا ہے۔ یہ تو ہیں ان کے دلائل جو سماع کے طریق سے آئے ہیں۔ جہاں تک عقلی دلیل کا تعلق ہے سو یہ شہادتیں تہمت کے باعث نامقبول ہیں۔ اور تہمت کے احکام شرعیہ میں موثر ہونے پر جمہور کا اجماع ہے مثلاً ان کا اس پر اتفاق ہے کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا اور حالت مرض میں جس عورت کو طلاق مغلظہ ملی ہو وہ وارث ہے اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر جہاں تک دوسرے گروہ کا تعلق ہے اور وہ شریح قاضی، ابوثورؒ اور داؤد ظاہری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ	ابْنُ	اَبِیْ لَیْلٰی	تُقْبَلُ	شَهَادَةُ	الزَّوْجِ
اور کہا	ابن	ابی لیلیٰ	وہ قبول کرے	گواہی	شوہر
لِزَوْجَتِهٖ	وَلَا	تُقْبَلُ	شَهَادَتُهَا	لَهٗ	وَبِهٖ
اس کی بیوی	اور نہ	قبول کرے	اس کی گواہی	اس کے لیے	اور ساتھ اسکے
قَالَ	النَّخَعِیُّ	وَمِمَّا	اِتَّفَقُوْا	عَلٰی	اِسْقَاطِ
کہا	نخعی	اور جو	اتفاق کیا	پر	ساقط کرنا
التُّهْمَةِ	فِیْهِ	شَهَادَةُ	الْاَخِ	لِاَخِیْهِ	مَالَمْ
تہمت	اس میں	گواہی	بھائی	بہن کے لیے	جب تک
یَدْفَعْ	بِذٰلِکَ	عَنْ	نَفْسِهٖ	عَارًا	عَلٰی
دفع کرے	اس کے ساتھ	سے	اس کا نفس	نفرت	اوپر
مَا	قَالَ	مَالِکٌ	وَمَالَمْ	یَکُنْ	مُنْقَطِعًا
جو	کہا	مالک	اور جو	ہو	منقطع
اِلٰی	اَخِیْهِ	یَنَالُهٗ	بِرُّهٗ	وَصِلَتُهٗ	مَاعَدَا
طرف	اس کے بھائی	وہ ملے اسے	اس کی نیکی	اور اس کا صلہ	اسکے علاوہ
الْاَوْزَاعِیُّ	فَاِنَّهٗ	قَالَ	لَا تَجُوْزُ	وَمِنْ	هٰذَا
اوزاعی	پس بے شک وہ	اس نے کہا	نہیں جائز	اور سے	یہ
الْبَابِ	اِخْتِلَافُهُمْ	فِیْ	قَبُوْلِ	شَهَادَةِ	الْعَدُوِّ
باب	انکا اختلاف	میں	قبول	گواہی	دشمن
عَلٰی	عَدُوِّهٖ	فَقَالَ	مَالِکٌ	وَالشَّافِعِیُّ	لَاتُقْبَلُ
پر	اس کا دشمن	پس کہا	مالک	اور امام شافعی	نہ قبول کرے
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِیْفَةَ	تُقْبَلُ	فَعُمْدَةُ	الْجُمْهُوْرِ	فِیْ
اور کہا	ابوحنیفہ	وہ قبول کرے	پس اچھا	محققین	میں
رَدِّ الشَّهَادَةِ	وَالتُّهْمَةِ	مَا رُوِیَ	عَنْهُ	عَلَیْهِ	الصَّلَاةُ
شہادۃ	اور تہمت	جو روایت کی گئی	اس سے	اس پر	دورد
وَالسَّلَامُ	اَنَّهٗ	قَالَ	لَا تُقْبَلُ	شَهَادَةُ	خَصْمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سلام ہو	بے شک وہ	کہا	نہ قبول کرے	گواہی	دشمن
وَلَاطَنِيْنِ	بِعَدَدِ	كُلِّ	شَيْءٍ	فِيْ	الدُّنْيَا
اور نہ ظنین	ساتھ عدد	ہر	شے	میں	دنیا
وَالْاٰخِرَةِ	وَمَا	خَرَّجَهُ	اَبُوْ دَاوٗدَ	مِنْ	قَوْلِهٖ
آخرت	اور جو	تخریج کی	ابوداؤد	سے	آپ علیہ الصلاۃ والسلام
لَا	تُقْبَلُ	شَهَادَةُ	بَدَوِيٍّ	عَلٰى	حَضَرِيٍّ
نہیں	قبول کرے	گواہی	دیہاتی	اوپر	شہری
لِقِلَّةِ	شُهُوْدِ	الْبَدَوِيِّ	مَا يَقَعُ	فِيْ	الْحَضَرِ
واسطے کم ہونے	گواہی	دیہاتی	جو واقع ہو	میں	شہری
فَهٰذِهٖ	هِيَ	عُمْدَتُهُمْ	مِنْ	طَرِيْقِ	السَّمَاعِ
پس یہ	وہ		سے	طریقہ	سننا
وَاَمَّا	مِنْ	طَرِيْقِ	الْمَعْنٰى	فَلِمَوْضِعِ	التُّهْمَةِ
اور جو	سے	طریقہ	معنی	پس جگہ	تہمت کی
وَقَدْ	اَجْمَعَ	الْجُمْهُوْرُ	عَلٰى	تَاْثِيْرِ	مَا
اور تحقیق	اجماع کیا	جمہور نے	اوپر	اثر کرنا	جو
الْاَحْكَامُ	الشَّرْعِيَّةُ	مِثْلَ	اِجْتِمَاعِهِمْ	عَلٰى	اَنَّهٗ
احکام	شرعیہ	مثل	ان کا اجتماع	پر	بے شک وہ
لَا يَرِثُ	الْقَاتِلُ	الْمَقْتُوْلَ	وَعَلٰى	تَوْرِيْثِ	الْمَبْتُوْتَةِ
نہیں وارث	قاتل	مقتول کا	اور پر	وراثت	طلاق مغلظہ والی
فِيْ	الْمَرَضِ	وَاِنْ	كَانَ	فِيْهِ	خِلَافٌ
میں	بیماری	اور اگر	ہو	اس میں	اختلاف
وَاَمَّا	الطَّالِقَةُ	الثَّانِيَةُ	وَهُمْ	شُرَيْحٌ	وَاَبُوْ ثَوْرٍ
اور بہرحال	طلاق یافتہ	دوسری	اور وہ	قاضی شریح	اور ابوثور
وَدَاوٗدُ					

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

					اور داؤد ہیں

فَإِنَّهُمْ قَالُوْا: تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْأَبِ لِابْنِهِ فَضْلاً عَمَّنْ سِوَاهُ إِذَا كَانَ الْأَبُ عَدْلاً . وَعُمْدَتُهُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى "يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ" وَالْاَمْرُ بِالشَّيْءِ يَقْتَضِيْ إِجْزَاءَ الْمَأْمُوْرِ بِهِ إِلَّا مَا خَصَّصَهُ الْإِجْمَاعُ مِنْ شَهَادَةِ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ. وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ. فَإِنَّ لَهُمْ اَنْ يَقُوْمُوْا رَدَّ الشَّهَادَةِ بِالْجُمْلَةِ إِنَّمَا هُوَ لِمَوْضِعِ اتِّهَامِ الْكَذِبِ وَهٰذِهِ التُّهْمَةُ إِنَّمَا اِعْتَمَلَهَا الشَّرْعُ فِيْ الْفَاسِقِ وَمَنَعَ إِعْمَالَهَا فِيْ الْعَادِلِ فَلَا تَجْتَمِعُ الْعَدَالَةُ مَعَ التُّهْمَةِ. وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ الْعَدَدِ وَالْجِنْسِ فَإِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ الزِّنَا بِاَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ عُدُوْلٍ ذُكُوْرٍ. وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ تَثْبُتُ جَمِيْعُ الْحُقُوْقِ مَاعَدَا الزِّنَا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ ذَكَرَيْنِ مَاخَلَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فَإِنَّهُ قَالَ: لَا تُقْبَلُ بِاَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ تَشْبِيْهًا بِالرَّجْمِ وَهٰذَا ضَعِيْفٌ لِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ "وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ" وَكُلٌّ مُتَّفِقٌ اَنَّ الْحُكْمَ يَجِبُ بِالشَّاهِدَيْنِ مِنْ غَيْرِ يَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ إِلَّا ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَإِنَّهُ قَالَ: لَابُدَّ مِنْ يَمِيْنِهِ. وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ تَثْبُتُ الْاَمْوَالُ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ ذَكَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى" فَرَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ" وَاخْتَلَفُوْا فِيْ قُبُوْلِهَا فِيْ الْحُدُوْدِ. فَالَّذِيْ عَلَيْهِ الْجُمْهُوْرُ اَنَّهُ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِيْ الْحُدُوْدِ لَا مَعَ رَجُلٍ وَلَا مُفْرَدَاتٍ. وَقَالَ اَهْلُ الظَّاهِرِ: تُقْبَلُ إِذَا كَانَ مَعَ هُنَّ رَجُلٌ وَكَانَ النِّسَاءُ اَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدَةٍ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ عَلٰى ظَاهِرِ الْآيَةِ. وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: تُقْبَلُ فِيْ الْاَمْوَالِ وَفِيْمَا عَدَا الْحُدُوْدِ مِنْ اَحْكَامِ الْاَبْدَانِ مِثْلَ الطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِتْقِ. وَلَا تُقْبَلُ عِنْدَ مَالِكٍ فِيْ حُكْمٍ مِّنْ اَحْكَامِ الْبَدَنِ. وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُ مَالِكٍ فِيْ قُبُوْلِهِنَّ فِيْ حُقُوْقِ الْاَبْدَانِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْمَالِ، مِثْلُ الْوَكَالَاتِ وَالْوَصِيَّةِ الَّتِيْ لَا تَتَعَلَّقُ إِلَّا بِاَكْمَالٍ فَقَطَ فَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ الْقَاسِمِ وَابْنُ وَهْبٍ يُقْبَلُ فِيْهِ شَاهِدٌ وَامْرَاَتَانِ وَقَالَ اَشْهَبُ وَابْنُ الْمَاجِشُوْنَ لَا يُقْبَلُ فِيْهِ إِلَّا الرَّجُلَانِ. وَاَمَّا شَهَادَةُ النِّسَاءِ مُفْرَدَاتٍ اَعْنِيْ النِّسَاءَ دُوْنَ الرِّجَالِ فَهِيَ مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ فِيْ حُقُوْقِ الْاَبْدَانِ الَّتِيْ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ غَالِبًا مِثْلَ الْوِلَادَةِ وَالْاِسْتِهْلَالِ وَعُيُوْبِ النِّسَاءِ، وَلَا خِلَافَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا إِلَّا فِي الرَّضَاعِ فَإِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

انہوں نے کہا ہے کہ باپ کی شہادت بیٹے کے حق میں جائز ہے چہ جائیکہ کسی اور کے حق میں یہ تب ہے جب کہ باپ عادل ہو اور ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: اے ایمان والو! انصاف کو خوب قائم کرنے والے بنو اللہ کے لیے گواہی دینے والے خواہ اپنے خلاف ہو یا والدین کے اور قرابت داروں کے خلاف ہو۔ اور کسی چیز کا حکم مامور بہ کو جائز کرنے کا تقاضا کرتا ہے سوائے اس چیز کو جس کو اجماع نے مستثنیٰ کیا ہے یعنی آدمی کی اپنے اوپر شہادت' اور عقلی دلیل کے طور پر وہ کہہ سکتے ہیں کہ شہادت کو بالکلیہ رد کرنا اس جگہ ہوتا ہے جہاں جھوٹ کی تہمت ہو' اور اس تہمت کو شرع نے فاسق میں موثر قرار دیا ہے اور عادل میں اس کو رد کیا ہے پس عدالت اور تہمت ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔

جہاں تک گواہوں کی تعداد اور جنس کا تعلق ہے تو مسلمان اس پر متفق ہیں کہ زنا چار عادل مذکر گواہوں کے بغیر ثابت نہیں ہوتا' اور وہ اس پر متفق ہیں کہ زنا کے سوا تمام حقوق دو عادل مذکر گواہوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اس میں حسن بصریؒ کا اختلاف ہے' انہوں نے کہا کہ رجم سے تشبیہ دیتے ہوئے چار سے کم گواہ کہیں قبول نہ ہوں گے۔ اور یہ ضعیف قول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'

''تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔''

اور سب فقہاء متفق ہیں کہ فیصلہ دو گواہوں کے ساتھ مدعی کی قسم کے بغیر ہی واجب ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے میں ابن ابی لیلیٰ کا اختلاف ہے کیونکہ اس نے کہا ہے مدعی کی قسم کے سوا چارہ نہیں۔ اور فقہاء اس پر بھی متفق ہیں کہ مالی معاملات ایک عادل مذکر گواہ اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتے ہیں۔ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

''پس ایک مرد اور دو عورتیں پسندیدہ گواہوں میں سے ہوں۔''

اور جمہور کا یہ مسلک ہے کہ حدود میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہوتی نہ مرد کے ساتھ نہ اس کے بغیر۔ اور اہل ظاہر نے کہا کہ جب عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہو اور عورتیں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کی شہادت ہر چیز میں قبول کی جائے گی۔ کیونکہ آیت کا ظاہر یہی ہے۔

اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ عورتوں کی شہادت اموال میں اور حدود کے ماسوا بدنی احکام مثلاً طلاق' رجوع' نکاح' غلام کی آزادی ہر چیز میں ان کی گواہی قبول ہے۔ اور مالکؒ کے نزدیک بدنی احکام میں کسی میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ امام مالکؒ کے اصحاب نے بدنی حقوق متعلقہ اموال کے بارے میں عورتوں کی شہادت کی قبولیت میں اختلاف کیا ہے۔ مثلاً وکالتیں اور وہ وصیت جو صرف مال سے متعلق نہیں ہے۔ پس مالکؒ' ابن القاسم اور ابن وہب نے کہا کہ اس میں ایک مرد اور عورتوں کی گواہی مقبول ہے۔ اور اشہب اور ابن الماجشون نے کہا کہ اس میں صرف دو مردوں کی گواہی قبول کی جا سکتی ہے۔ لیکن صرف اکیلی عورتوں کی شہادت یعنی ان کے ساتھ مرد نہ ہوں تو وہ جمہور کے نزدیک ان بدنی حقوق میں قبول ہے جن پر عام طور پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی' جیسے پیدائش' اور بوقتِ ولادت بچے کا رونا اور عورتوں کے عیوب' اور ان چیزوں میں سے رضاع کے سوا کسی میں بھی اختلاف نہیں ہے کیونکہ ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ

فَإِنَّهُمْ	قَالُوْا	تُقْبَلُ	شَهَادَةُ	الْأَبِ	لِابْنِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس بے شک وہ	کہا انہوں نے	قبول کی گئی	گواہی	باپ کی	اپنے بیٹے کے لیے
فَضْلاً	عَمَّنْ	سَوَاهُ	اِذَا	كَانَ	الْاَبُ
	اس سے	برابر ہے وہ	جب	ہو	باپ
عَدْلاً	وَ	عُمْدَتُهُمْ	قَوْلُهُ تَعَالٰى	يَا اَيُّهَا	الَّذِيْنَ
عدل	اور	عمدہ ان کا	فرمان اس بلند ذات کا	اے وہ	لوگو!
آمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوَّامِيْنَ	بِالْقِسْطِ	شُهَدَاءَ	لِلّٰهِ
ایمان لائے	ہو جاؤ	مضبوط	عدل کیساتھ	گواہ	اللہ تعالیٰ کے لیے
وَ	لَوْ	عَلٰى	اَنْفُسِكُمْ	اَوِالْوَالِدَيْنِ	وَالْاَقْرَبِيْنَ
اور	اگر	پر	تمہاری جانیں	یا والدین	اور قرابت دار
وَالْاَمْرُ	بِالشَّيْءِ	يَقْتَضِيْ	اَجْزَاءَ	الْمَأْمُوْرِ	بِهٖ
اور حکم	چیز کی	تقاضا کرتا ہے	حصے	حکم دیا ہوا	اس کے ساتھ
اِلَّا	مَا	خَصَّصَهُ	الْاِجْمَاعُ	مِنْ	شَهَادَةٍ
مگر	جو	خاص کیا	اجماع	سے	گواہی
لِنَفْسِهٖ	وَاَمَّا	مِنْ	طَرِيْقِ	النَّظْرِ	فَاِنَّ
اس کے لیے	اور جو	سے	طریقہ	نظر	بے شک
لَهُمْ	اَنْ	يَقُوْلُوْا	رَدُّ	الشَّهَادَةِ	بِالْجُمْلَةِ
ان کے لیے	یہ کہ	وہ کہیں	رد	گواہی	سب کے سب
اِنَّمَا	هُوَ	لِمَوْضِعِ	اِتِّهَامٍ	الْكِذْبِ	وَهٰذِهِ
جزا یں نیست	وہ	جگہ	تہمت	جھوٹ	اور یہ
التُّهْمَةُ	اِنَّمَا	اِعْتَمَلَهَا	الشَّرْعُ	فِيْ	الْفَاسِقِ
تہمت	جزا یں نیست	اسے عمل دیا	شریعت	میں	فاسق
وَمَنْعُ	اِعْمَالِهَا	فِيْ	الْعَادِلِ	فَلَا	تَجْتَمِعُ
اور منع کرنا	اس کا کام کرنا	میں	عادل	پس نہ	وہ جمع کرے
الْعَدَالَةُ	مَعَ	التُّهْمَةِ	وَاَمَّا	النَّظَرُ	فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت	ساتھ	گواہی	اور بہرحال	نظر	میں
اَلْعَدَدِ	وَالْجِنْسِ	فَاِنَّ	الْمُسْلِمِيْنَ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى
عدد	اور جنس	بے شک	مسلمان	اتفاق کیا	پر
اَنَّهٗ	لَا	يَثْبُتُ	الزِّنَا	بِاَقَلَّ	مِنْ
بے شک	نہ	ثابت کرے	زناء	بہت عمر سے	سے
اَرْبَعَةِ	عُدُوْلٍ	ذُكُوْرٍ	وَاتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهٗ
چار	عادل	ذکر	اور اتفاق کرے	پر	بے شک
تَثْبُتُ	جَمِيْعُ	الْحُقُوْقِ	مَاعَدَا	الزِّنَا	بِشَاهِدَيْنِ
وہ ثابت ہے	تمام	حقوق	علاوہ	زناء	دوگواہ
بشاھدین	عَادِلَيْنِ	ذَكَرَيْنِ	مَاخَلَا	الْحَسَنِ	الْبَصْرِيِّ
دوگروہ	عادل	مرد	علاوہ	حسن	بصری
فَاِنَّهٗ	قَالَ	لَاتُقْبَلُ	بِاَقَلَّ	مِنْ	اَرْبَعَةٍ
بے شک وہ	کہا	نہ قبول کرے	کم	سے	چار
شُهَدَاءَ	تَشْبِيْهًا	بِالرَّجْمِ	وَهٰذَا	ضَعِيْفٌ	لِقَوْلِهٖ
گواہ	تشبیہ	رجم کے ساتھ	اور یہ	ضعیف	واسطے اسکے قول
سُبْحَانَهٗ	وَاسْتَشْهِدُوْا	شَهِيْدَيْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	وَكُلٌّ
اسے پاکی	اور گواہی طلب کرے	دوگواہ	سے	تمہارے مرد	اور ہر
مُتَّفَقٌ	اَنَّ	الْحُكْمَ	يَجِبُ	شَاهِدَيْنِ	مِنْ
متفق	بے شک	حکم	واجب ہے	دوگواہ	سے
غَيْرِ	يَمِيْنٍ	الْمُدَّعِيْ	اِلَّا	ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى	فَاِنَّهٗ
علاوہ	قسم	دعوی کرنے	مگر	ابن ابی لیلیٰ	بے شک
قَالَ	لَابُدَّ	مِنْ	يَمِيْنِهٖ	وَاتَّفَقُوْا	عَلٰى
وہ کہا	ہمیشہ	سے	اس کی قسم	اور اتفاق کیا	اوپر
اَنَّهٗ	تَثْبُتُ	الْاَمْوَالُ	بِشَاهِدٍ	عَدْلٍ	ذَكَرٍ
بے شک وہ	ثابت	مالوں	گواہ	عادل	مرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَامْرَأَتَيْنِ	لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى	فَرَجُلٌ	وَّامْرَأَتَانِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ
اور دو عورتیں	اللہ تعالیٰ کا فرمان	پس مرد	اور دو عورتیں	ان میں سے جو	راضی ہو
مِنَ	الشُّهَدَاءِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِيْ	قَبُوْلِهَا	فِيْ
سے	گواہ	اور اختلاف کیا	میں	اس کا قبول	میں
الْحُدُوْدِ	فَالَّذِيْ	عَلَيْهِ	الْجُمْهُوْرُ	اَنَّهٗ	لَا
حدود	پس وہ جو	اس پر	جمہور	بے شک وہ	وہ قبول
شَهَادَةَ	النِّسَاءِ	فِيْ	الْحُدُوْدِ	لَا	مَعَ
شہادت	عورتیں	میں	حدود	نہیں	ساتھ
رَجُلٍ	وَلَا	مُفْرَدَاتٍ	وَقَالَ	اَهْلُ	الظَّاهِرِ
آدمی	اور نہ	اکیلے	اور کہا	اہل	ظاہر
تُقْبَلُ	اِذَا	كَانَ	مَعَ	هُنَّ	رَجُلٌ
وہ قبول کیا	جب	تھا	ساتھ	ان کے	مرد
وَ	كَانَ	النِّسَاءُ	اَكْثَرَ	مِنْ	وَاحِدَةٍ
اور	تھا	عورتیں	اکثر	سے	ایک
فِيْ	كُلِّ	شَيْءٍ	عَلٰى	ظَاهِرِ	الْاٰيَةِ
میں	ہر	شئے	پر	ظاہر	آیت
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	تُقْبَلُ	فِيْ	الْاَمْوَالِ	وَفِيْمَا
اور کہا	ابوحنیفہ	وہ قبول کرے	میں	مال	اور اس میں جو
عَدَا	الْحُدُوْدِ	مِنْ	اَحْكَامِ	الْاَبْدَانِ	مِثْلَ
علاوہ	حدود	سے	حکم	جسموں	مثال
الطَّلَاقِ	وَالرَّجْعَةِ	وَالنِّكَاحِ	وَالْعِتْقِ	وَلَا	تُقْبَلُ
طلاق	اور رجعی	نکاح	اور عتق	اور نہ	قبول کرے
عِنْدَ	مَالِكٍ	فِيْ	حُكْمٍ	مِنْ	اَحْكَامِ
نزدیک	مالک	میں	حکم	سے	احکام
الْبَدَنِ	وَاخْتَلَفَ	اَصْحَابُ	مَالِكٍ	فِيْ	قُبُوْلِهِنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدن	اوراختلاف کیا	اصحاب	مالک	میں	ان کا قبول کرنا
فِیْ	حُقُوْقِ	اَلْاَبْدَانِ	اَلْمُتَعَلِّقَةِ	بِالْمَالِ	مِثْلُ
میں	حقوق	بدن	جو متعلق ہوں	مال کے ساتھ	مثل
اَلْوِکَالَاتِ	وَالْوَصِیَّةِ	اَلَّتِیْ	لَا	تَتَعَلَّقُ	اِلَّا
وکالت	اور وصیت	وہ جو	نہیں	متعلق	مگر
بِاِکْمَالٍ	فَقَطْ	فَقَالَ	مَالِکٌ	وَابْنُ الْقَاسِمِ	وَابْنُ وَهْبٍ
مکمل کرنے ساتھ	فقط	پس کہا	مالک	اور ابن قاسم	اور ابن وھب
یُقْبَلُ	فِیْهِ	شَاهِدٌ	وَامْرَاَتَانِ	وَقَالَ	اَشْهَبُ
وہ قبول کرے	اس میں	گواہ	اور دو عورتیں	اور کہتے ہیں	اشھب
وَابْنُ	اَلْمَاجِشُوْنَ	لَا	یُقْبَلُ	فِیْهِ	اِلَّا
اور ابن	ماجشون	نہ	قبول کرے	اس میں	مگر
اَلرَّجُلَانِ	وَاَمَّا	شَهَادَةُ	اَلنِّسَاءِ	مُفْرَدَاتٍ	اَعْنِیْ
دو مرد	اور بہرحال	شہادت	عورتیں	اکیلی	میری مراد
اَلنِّسَاءَ	دُوْنَ	اَلرِّجَالِ	فَهِیَ	مَقْبُوْلَةٌ	عِنْدَ
عورتیں	نہ کہ	مرد	پس یہ	مقبول ہے	نزدیک
اَلْجُمْهُوْرِ	فِیْ	حُقُوْقِ	اَلْاَبْدَانِ	اَلَّتِیْ	لَا
محققین	میں	حقوق	بدن	وہ جو	نہ
یَطَّلِعُ	عَلَیْهَا	اَلرِّجَالُ	غَالِبًا	مِثْلُ	اَلْوِلَادَةِ
اطلاع دے	اس پر	مرد	اکثر	جیسے	ولادت
وَالْاِسْتِهْلَالِ	وَعُیُوْبِ اَلنِّسَاءِ	وَلَا خِلَافَ	فِیْ	شَیْءٍ	مِنْ
اور چیخنا	اور عورتوں کے عیب	اور اختلاف	میں	شئے	سے
هٰذَا	اِلَّا	فِیْ	اَلرَّضَاعِ	فَاِنَّ	اَبَاحَنِیْفَةَ
یہ	مگر	میں	رضاعت	بے شک	ابوحنیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ					
وہ کہتے ہیں					

لَاتُقْبَلُ فِيْهِ شَهَادَتُهُنَّ اِلَّا مَعَ الرِّجَالِ لِاَنَّهُ عِنْدَهُ مِنْ حُقُوْقِ الْاَبْدَانِ الَّتِيْ يَطَّلِعُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ. وَالَّذِيْنَ قَالُوْا بِجَوَازِ شَهَادَتِهِنَّ مُفْرَدَاتٍ فِيْ هٰذَا الْجِنْسِ اِخْتَلَفُوْا فِي الْعَدَدِ الْمُشْتَرَطِ فِيْ ذَالِكَ مِنْهُنَّ. فَقَالَ مَالِكٌ يَكْفِيْ فِيْ ذَالِكَ اِمْرَاتَانِ قِيْلَ مَعَ انْتِشَارِ الْاَمْرِ وَقِيْلَ اِنْ لَّمْ يَنْتَشِرْ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَيْسَ يَكْفِيْ فِيْ ذَالِكَ اَقَلُّ مِنْ اَرْبَعٍ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ عَدِيْلَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِمْرَاتَيْنِ وَاشْتَرَطَ الْاِثْنَيْنِيَةَ. وَقَالَ قَوْمٌ لَا يَكْتَفِيْ فِيْ ذَالِكَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَهُوَ قَوْلٌ لَا مَعْنٰى لَهٗ وَاَجَازَ اَبُوْحَنِيْفَةَ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ فِيْمَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ. اَحْسِبُ اَنَّ الظَّاهِرِيَّةَ اَوْبَعْضَهُمْ لَا يُجِيْزُوْنَ شَهَادَةَ النِّسَاءِ مُفْرَدَاتٍ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ كَمَا يُجِيْزُوْنَ شَهَادَتَهُنَّ مَعَ الرِّجَالِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ. وَهُوَ الظَّاهِرُ. وَاَمَّا شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ بِالرَّضَاعِ فَاِنَّهُمْ اَيْضًا اِخْتَلَفُوْا فِيْهَا لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيْ اِمْرَاةِ الْوَاحِدَةِ الَّتِيْ شَهِدَتْ بِالرَّضَاعِ: كَيْفَ وَقَدْ اَرْضَعَتْكُمَا وَهُوَ ظَاهِرُ الْاِنْكَارِ وَلِذَالِكَ لَمْ يَخْتَلِفْ قَوْلُ مَالِكٍ فِيْ اَنَّهٗ مَكْرُوْهٌ.

ترجمہ:

کہ اس میں عورتوں کی شہادت صرف مردوں کے ساتھ ہی مقبول ہے کیونکہ رضاعت ان کے نزدیک ان بدنی حقوق میں سے ہے جن پر مردوں اور عورتوں سب کو اطلاع ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں نے عورتوں کی مردوں سے الگ شہادت کا جواز بیان کیا ہے ان میں عورتوں کی مشروط تعداد میں اختلاف ہوا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا کہ اس میں دو عورتیں کافی ہیں ایک قول کے مطابق اس معاملے کی شہرت کے باوجود اور دوسرے قول کے مطابق عدم شہرت کے باوجود یہی تعداد ہے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا کہ اس میں چار عورتوں سے کم کافی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر فرمائی ہے۔ اور ایک مرد کی بجائے دو عورتوں کی شرط لگائی ہے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا کہ تین عورتوں سے کم کی گواہی کافی نہیں مگر یہ ایک بے معنی رائے ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ نے عورت کی شہادت کو ناف اور گھٹنے کے درمیان کے بارے میں معاملات میں جائز کیا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ سب ظاہری یا ان میں سے بعض اکیلی عورتوں کی گواہی کو ہر چیز میں جائز نہیں رکھتے جیسا کہ مردوں کے ساتھ ان کی گواہی کو ہر معاملے میں جائز رکھتے ہیں اور یہی ظاہر امر ہے۔ لیکن رضاعت میں صرف ایک عورت کی شہادت کے جواز میں بھی اختلاف ہوا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا تھا جس نے رضاعت میں شہادت دی تھی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا اور اس ارشاد کا ظاہر انکار ہے یہی سبب ہے کہ امام مالکؒ کا قول اس میں مختلف نہیں ہے کہ اس صورت میں زوجین کا تعلق مکروہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُقْبَلُ	فِيْهِ	شَهَادَتُهُنَّ	اِلَّا	مَعَ	الرِّجَالِ
نہ قبول کرے	اس میں	ان کی گواہی	مگر	ساتھ	مرد
لِاَنَّهُ	عِنْدَهُ	مِنْ	حُقُوْقِ	الْاَبْدَانِ	الَّتِيْ
اس لیے	اس کے نزدیک	سے	حقوق	بدن	وہ
يَطَّلِعُ	عَلَيْهَا	الرِّجَالُ	وَالنِّسَاءُ	وَالَّذِيْنَ	قَالُوْ
اطلاع دے	اس پر	رجال	اور عورتیں	اور وہ	کہا
بِجَوَازِ	شَهَادَتِهِنَّ	مُفْرَدَاتِ	فِيْ	هٰذَا	الْجِنْسِ
واسطے جائز ہے	انکی گواہی	اکیلی	میں	یہ	جنس
اِخْتَلَفُوْا	فِيْ	الْعَدَدِ	الْمُشْتَرَطِ	فِيْ	ذَالِكَ
اختلاف کیا	میں	عدد	شرط	میں	یہ
مِنْهُنَّ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَكْفِيْ	فِيْ	ذَالِكَ
ان سے	پس کہا	مالک	کافی ہے	میں	یہ
اِمْرَاَتَانِ	قِيْلَ	مَعَ	اِنْتِشَارِ	الْاَمْرِ	وَقِيْلَ
دو عورتیں	کہا گیا ہے	ساتھ	منتشر ہوئے	معاملہ	اور کہا گیا ہے
اِنْ	لَمْ	يَنْتَشِرْ	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	لَيْسَ
اگر	نہ	منتشر ہو	اور کہا	شافعی نے	نہیں
يَكْفِيْ	فِيْ	ذَالِكَ	اَقَلُّ	مِنْ	اَرْبَعٍ
کافی	میں	یہ	کم	سے	چار
لِاَنَّ	اللّٰهَ	عَزَّوَجَلَّ	قَدْ	جَعَلَ	عَدِيْلَ
اس لیے	اللہ	عزوجل	تحقیق	بنایا	عادل
الشَّاهِدِ	الْوَاحِدِ	اِمْرَاَتَيْنِ	وَاشْتَرَطَ	الْاِنْثِيَّةَ	وَقَالَ
گواہ	ایک	دو عورتیں	اور شرط لگائی	دو عورتیں	اور کہا
قَوْمٌ	لَا	يَكْتَفِيْ	فِيْ	ذَالِكَ	بِاَقَلَّ
قوم	نہ	کافی	میں	یہ	کم
مِنْ	ثَلَاثٍ	وَهُوَ	قَوْلٌ	لَا	مَعْنٰى
سے	تین	اور وہ	قول	نہ	معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُ	وَاَجَازَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	شَهَادَةُ	اَلْمَرْاَةِ	فِيْمَا
اس کے لیے	اور جائز ہے	ابوحنیفہ	گواہی	عورت	اس میں
بَيْنَ	السُّرَّةِ	وَالرُّكْبَةِ	اَحْسِبُ	اَنَّ	الظَّاهِرَ
درمیان	ناف	اور گھٹنے	میں گمان کرتا ہوں	بے شک	ظاہر
اَوْ	بَعْضَهُمْ	لاَ	يُجِيْزُوْنَ	شَهَادَةَ	النِّسَاءِ
یا	ان کے بعض	نہ	جائز ہے	گواہی	عورت
مُفْرَدَاتِ	فِيْ	كُلِّ	شَيْءٍ	كَمَا	يُجِيْزُوْنَ
اکیلی	میں	ہر	چیز	جیسا کہ	جائز قرار دیتے ہیں
شَهَادَتُهُنَّ	مَعَ	الرِّجَالِ	فِيْ	كُلِّ	شَيْءٍ
ان کی گواہی	ساتھ	مرد	میں	ہر	شئے
وَهُوَ	الظَّاهِرُ	وَاَمَّا	شَهَادَةُ	اَلْمَرْاَةِ	لِوَاحِدَةٍ
اور وہ	ظاہر	اور بہرحال	گواہی	عورت	ایک
بِالرَّضَاعِ	فَاِنَّهُمْ	اَيْضًا	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهَا	لِقَوْلِهٖ
رضاعت	پس بے شک وہ	اسی طرح	اختلاف کیا	اس میں	واسطے کے قول
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	فِيْ	اَلْمَرْاَةِ	اَلْوَاحِدَةِ	اَلَّتِيْ	شَهِدَتْ
علیہ الصلاۃ والسلام	میں	عورت	ایک	وہ	گواہی دے
بِالرَّضَاعِ	كَيْفَ	وَقَدْ	اَرْضَعَتْهُمَا	وَهُوَ	ظَاهِرٌ
رضاعت کی	کیسے	اور تحقیق	اس نے دونوں کو دودھ پلایا	اور وہ	ظاہر
اَلْاِنْكَارِ	وَلِذَالِكَ	لَمْ يَخْتَلِفْ	قَوْلُ مَالِكٍ	فِيْ	اَنَّهُ
انکار	اور اسی لیے	نہیں اختلاف کیا ہوا	مالک کا قول	میں	بے شک وہ
مَكْرُوْهَةٌ					
مکروہ					

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

وَاَمَّا الْاَیْمَانُ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهَا تَبْطُلُ بِهَا الدَّعْوٰی عَنِ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ اِذَا لَمْ تَکُنْ لِلْمُدَّعِیْ بَیِّنَةٌ. وَاخْتَلَفُوْا هَلْ یَثْبُتُ بِهَا حَقُّ الْمُدَّعِیْ فَقَالَ مَالِکٌ: یَثْبُتُ بِهَا حَقُّ الْمُدَّعِیْ فِیْ اِثْبَاتِ مَا اَنْکَرَهُ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ وَاِبْطَالِ مَا ثَبَتَ عَلَیْهِ مِنَ الْحُقُوْقِ اِذَا ادَّعَی الَّذِیْ ثَبَتَ عَلَیْهِ اِسْقَاطَهُ فِی الْمَوَاضِعِ الَّذِیْ یَکُوْنُ الْمُدَّعِیْ اَقْوٰی سَبَبًا وَشُبْهَةً مِّنَ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ. وَقَالَ غَیْرُهُ لَا تَثْبُتُ لِلْمُدَّعِیْ بِالْیَمِیْنِ دَعْوٰی سَوَاءٌ کَانَ فِیْ اِسْقَاطِ حَقٍّ عَنْ نَفْسِهٖ قَدْ ثَبَتَ عَلَیْهِ اَوْ اِثْبَاتِ حَقٍّ اَنْکَرَهُ فِیْهِ خَصْمُهٗ. وَسَبَبُ اخْتِلَافِهِمْ تَرَدُّدُهُمْ فِیْ مَفْهُوْمِ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "اَلْبَیِّنَةُ عَلٰی مَنِ ادَّعٰی وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ" هَلْ ذٰلِکَ عَامٌّ فِیْ کُلِّ مُدَّعٰی عَلَیْهِ وَمُدَّعٍ اَمْ اِنَّمَا خَصَّصَ الْمُدَّعِیْ بِالْبَیِّنَةِ وَالْمُدَّعٰی عَلَیْهِ بِالْیَمِیْنِ لِاَنَّ الْمُدَّعِیَ فِی الْاَکْثَرِ هُوَ اَضْعَفُ شُبْهَةً مِّنَ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ. وَلِلْمُدَّعٰی عَلَیْهِ وَلَمْ یُرِدْ بِهٰذَا الْعُمُوْمَ خُصُوْصًا قَالَ: لَا یَثْبُتُ بِالْیَمِیْنِ حَقٌّ. وَلَا یَسْقُطُ بِهٖ حَقٌّ ثَبَتَ' وَمَنْ قَالَ اِنَّمَا خُصَّ الْمُدَّعِیْ عَلَیْهِ بِهٰذَا الْحُکْمِ مِنْ جِهَةِ مَا هُوَ اَقْوٰی شُبْهَةً قَالَ: اِذَا اتَّفَقَ اَنْ یَّکُوْنَ مَوْضِعٌ تَکُوْنُ فِیْهِ شُبْهَةُ الْمُدَّعِیْ اَقْوٰی یَکُوْنُ الْقَوْلُ قَوْلَهٗ' وَاحْتَجَّ هٰؤُلَاءِ بِالْمَوَاضِعِ الَّتِیْ اتَّفَقَ الْجُمْهُوْرُ فِیْهَا عَلٰی اَنَّ الْقَوْلَ فِیْهَا قَوْلُ الْمُدَّعِیْ مَعَ یَمِیْنِهٖ' مِثْلَ دَعْوَی التَّلَفِ فِی الْوَدِیْعَةِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ اِنْ وُجِدَ شَیْءٌ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ' وَاُولٰئِکَ اَنْ یَّقُوْلُوْا: اَلْاَصْلُ مَا ذَکَرْنَا اِلَّا مَا خَصَّصَهُ الْاِتِّفَاقُ' وَکُلُّهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ الَّتِیْ تُسْقِطُ الدَّعْوٰی اَوْ تُشْبِهُهَا هِیَ الْیَمِیْنُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ' وَاَقَاوِیْلُ الْفُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ فِیْ صِفَتِهَا مُتَقَارِبَةٌ' وَهِیَ عِنْدَ مَالِکٍ: بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهَا. وَیَزِیْدُ الشَّافِعِیُّ الَّذِیْ یَعْلَمُ مِنَ السِّرِّ مَا یَعْلَمُ مِنَ الْعَلَانِیَةِ. وَاَمَّا هَلْ تَغْلُظُ بِالْمَکَانِ؟ فَاِنَّهُمُ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِکَ' فَذَهَبَ مَالِکٌ اِلٰی اَنَّهَا تَغْلُظُ بِالْمَکَانِ وَذٰلِکَ فِیْ قَدْرٍ مَخْصُوْصٍ' وَکَذٰلِکَ الشَّافِعِیُّ.

دوسری فصل

اور جہاں تک قسموں کا تعلق ہے پس فقہاء اس پر متفق ہیں کہ قسم کھانے سے مدعی علیہ پر سے دعویٰ ختم ہو جاتا ہے جب کہ مدعی کے پاس شہادت نہ ہو اور اس میں ان کا اختلاف ہے کہ کیا قسم کے ساتھ مدعی کا حق ثابت ہو سکتا ہے؟ پس امام مالکؒ نے کہا کہ جس چیز کا مدعی علیہ نے انکار کیا ہو مدعی نے قسم سے اس کا اثبات ہو کر اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذمہ آنے والے حقوق باطل ہو جاتے ہیں۔ جب کہ وہ اپنے خلاف ثابت ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے حق کے اسقاط کا دعویٰ کرے اور مقام انبا ہو کہ مدعی اسباب کے اعتبار سے اور شبہ کی رو سے مدعا علیہ سے قوی تر ہو۔ اور مالکؒ کے سوا دوسروں کا قول یہ ہے کہ مدعی کی قسم سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا' خواہ وہ قسم اپنے آپ پر سے کسی حق کو ساقط کرنے کی خاطر ہو جو ثابت ہو گیا ہے یا کسی حق کے اثبات کے لیے ہو جس کا اس کے مخالف نے انکار کیا ہے۔

اور ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد میں متردد ہیں کہ:

''ثبوت مدعی کا ذمہ ہے اور قسم انکار کرنے والے کے ذمے ہے۔''

کیا یہ حکم عام ہے جو ہر مدعا علیہ اور مدعی کے لیے ہے' یا کیا مدعی کو ثبوت کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے اور مدعا علیہ کو قسم کے ساتھ؟ کیونکہ مدعی اکثر حالات میں شبہ کے لحاظ سے مدعا علیہ کی نسبت کمزور ہوتا ہے' سو جس نے کہا کہ یہ حکم ہر مدعی اور مدعا علیہ کے لیے عام ہے۔ اور اس عموم میں کوئی استثناء نہیں تو اس نے کہا کہ قسم سے نہ کوئی حق ثابت ہوتا ہے اور نہ کوئی ثابت شدہ حق ساقط ہوتا ہے۔ اور جس نے کہا کہ مدعی علیہ کو اس حکم کے ساتھ صرف اس لیے مخصوص کیا گیا ہے کہ شبہ کے لحاظ سے وہ قوی تر ہوتا ہے' سو اس نے کہا کہ جب اتفاق ایسا ہو کہ کسی مقدمے میں مدعی کا شبہ قوی تر ہے تو بات اسی کی مانی جائیگی۔ اور ان لوگوں نے ان مقدمات سے استدلال کیا ہے جن میں جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ مدعی کی بات ہی قسم کے ساتھ قابل قبول ہوگی۔ مثلاً ودیعت کے معاملے میں اس کے تلف ہونے کا دعویٰ وغیرہ جہاں جہاں یہ صورت پائی جائے' مگر پہلا فریق کہہ سکتا ہے کہ اصل وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے سوائے ان چیزوں کے جن میں فقہاء کا اتفاق اسے خاص کرے۔ اور سب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ وہ قسم جو دعویٰ کو ساقط کرتی یا اسے ثابت کرتی ہے وہ یہ ہے: ''اس اللہ کی قسم کے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' اور اس کی صفت میں فقہائے امصار کے اقوال قریب قریب ہیں۔

اور وہ امام مالک کے نزدیک یہ ہے کہ: اس پر کچھ زائد الفاظ نہ کہے۔ اور امام شافعیؒ اس میں یہ الفاظ زائد کرتے ہیں کہ: ''وہ اللہ جو پوشیدگی کو بھی ظاہر کی مانند جانتا ہے۔''

اور اس بات میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ آیا قسم قسم کے مقام کے باعث قوی ہو جاتی ہے۔ یا نہیں؟ پس مالکؒ کی رائے یہ ہے کہ وہ مقام کے باعث قوی ہو جاتی ہے اور یہ تب ہے جب کہ قسم ایک خاص مقدار کے بارے میں ہو اور اسی طرح امام شافعیؒ کے نزدیک ہے۔

وَاَمَّا	اَلْاِیْمَانُ	فَاِنَّهُمْ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰی	اَنَّهَا
اور بہرحال	ایمان	پس بیشک وہ	اتفاق کیا	اوپر	بے شک
تَبْطُلُ	بِهَا	اَلدَّعْوٰی	عنِ	اَلْمُدَّعٰی	عَلَیْهِ
وہ باطل	اس کے ساتھ	دعویٰ	سے	مدعی	علیہ
اِذَا	لَمْ تَكُنْ	لِلْمُدَّعِیْ	بَیِّنَةٌ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلْ
جب	نہ ہو	مدعی	گواہی	اور اختلاف کیا	کیا
یَثْبُتُ	بِهَا	حَقُّ	اَلْمُدَّعِیْ	فَقَالَ	مَالِكٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت	اس کے ساتھ	حق	مدعی	پس کہا	مالک
يَثْبُتُ	بِهَا	حَقُّ	الْمُدَّعِيْ	فِيْ	اِثْبَاتِ
وہ کرے ثابت	ساتھ اس کے	حق	مدعی	میں	اثبات
مَاانْكَرَهُ	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	وَاِبْطَالِ	مَاثَبَتَ	عَلَيْهِ	مِنَ
جو انکار کیا	مدعی علیہ	اور باطل	جو ثابت	اس پر	سے
الْحُقُوْقِ	اِذَا	اِدَّعٰى	الَّذِيْ	ثَبَتَ	عَلَيْهِ
حقوق	جب	وہ دعوی کرے	وہ	وہ ثابت کرے	اس پر
اِسْقَاطَهُ	فِيْ	الْمَوَاضِعِ	الَّذِيْ	يَكُوْنُ	الْمُدَّعِيْ
اس کو ساقط	میں	جگہیں	وہ جو	ہوتا ہے	مدعی
اَقْوٰى	سَبَبًا	وَشُبْهَةً	مِنَ	الْمُدَّعٰى	عَلَيْهِ
	سبب	اور شبہ	کے	مدعی	علیہ
وَقَالَ	غَيْرُهُ	لَاتَثْبُتُ	لِلْمُدَّعِيْ	بِالْيَمِيْنِ	دَعْوٰى
اور کہا	اس کے غیر	نہیں ثابت ہوتی	مدعی کے لیے	قسم کے ساتھ	دعوی
سَوَاءٌ	كَانَ	فِيْ	اِسْقَاطِ	حَقٍّ	عَنْ
علاوہ	تھا	میں	ساقط کرنا	حق	سے
نَفْسِهٖ	قَدْ	ثَبَتَ	عَلَيْهِ	أَوْ	اِثْبَاتِ حَقٍّ
اس کے نفس	تحقیق	ثابت ہے	اس پر	یا	ثابت کرے حق
اَنْكَرَهُ	فِيْهِ	خَصْمُهُ	وَسَبَبُ	اِخْتِلَافِهِمْ	تَرَدُّدُهُمْ
اس کا انکار کیا	اس میں	اس کا مخالف	اور سبب	ان کے اختلاف کا	انکار تردد

فِيْ	مَفْهُوْمِ	قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ	اَلْبَيِّنَةُ	عَلٰى	مَنْ
میں	مفہوم	آپ علیہ السلام کے قول کے سبب	گواہی	پر	جو

اَنْكَرَهُ	هَلْ	ذٰلِكَ	عَامٌّ	فِيْ	كُلِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انکار کرے	کیا	یہ	عام ہے	میں	ہر
مُدَّعٰی	عَلَیْہِ	وَمُدَّعٍ	اَمْ	اِنَّمَا	خَصَّصَ
مدعی	علیہ	اور مدعی	یا	جز این نیست	ظاہر ہوا
اَلْمُدَّعِیْ	بِالْیَمِیْنِ	وَالْمُدَّعٰی عَلَیْہِ	بِالْیَمِیْنِ	لِاَنَّ	اَلْمُدَّعِیْ
مدعی	گواہی	اور مدعی علیہ	قسم	اس لیے	مدعی
فِیْ	اَلْاَکْثَرِ	ھُوَ	اَضْعَفُ	شُبْھَۃٌ	مِنَ
میں	اکثر	وہ	کمزور ہے	شبہ	سے
اَلْمُدَّعٰی عَلَیْہِ	وَلِلْمُدَّعٰی	عَلَیْہِ	وَلَمْ یُرِدْ	بِھٰذَا	اَلْعُمُوْمِ
مدعی علیہ	اور مدعی کے لیے	علیہ	اور نہ وارد	پھر یہ	عموم
خُصُوْصًا	قَالَ	لَا	یَثْبُتُ	بِالْیَمِیْنِ	حَقٌّ
خصوصا	وہ کہتا ہے	نہ	وہ ثابت ہے	قسم	حق
وَلَایَسْقُطُ بِہٖ	حَقٌّ	ثَبَتَ	وَمَنْ قَالَ	اِنَّمَا	خَصَّ
اور نہیں گرتا	حق ہے	ثابت ہے	جو جس نے کہا	بے شک جو	خاص کیا
اَلْمُدَّعٰی عَلَیْہِ	بِھٰذَا	اَلْحُکْمِ	مِنْ	جِھَۃٍ	مَاھُوَا
مدعی علیہ	اس	حکم	سے	جہت	وہ جو
اَقْوٰی	شُبْھَۃً	قَالَ	اِذَا	اِتَّفَقَ	اَنْ
قوی ہے	شبہ کرنا	کہا	جب	اتفاق کیا	یہ کہ
یَکُوْنَ	مَوْضِعٌ	تَکُوْنُ	فِیْہِ	شُبْھَۃُ اَلْمُدَّعِیْ	اَقْوٰی
ہو	جگہ	ہوگی	اس میں	شبہ مدعی	قوی
یَکُوْنُ	اَلْقَوْلُ	قَوْلُہٗ	وَاحْتَجَّ	ھٰؤُلَاءِ	بِالْمَوَاضِعِ
ہوگا	قول	اس کا قول	اور دلیل دی	وہ سب	جگہوں سے
اَلَّتِیْ	اِتَّفَقَ	اَلْجُمْھُوْرُ	فِیْھَا	عَلٰی	اَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جو	اتفاق کرے	جمہور	اس میں	پر	بے شک
اَلْقَوْلَ	فِيْهَا	قَوْلُ الْمُدَّعٰى	مَعَ	بِيَمِيْنِهٖ	مِثْلَ
قول	اس میں	مدعی کا قول	ساتھ	اس کی قسم	جیسے
دَعْوَى	التَّلَفِ	فِيْ	الْوَدِيْعَةِ	وَغَيْرِ	ذٰلِكَ
دعوی	تالف	میں	امانت	اور علاوہ	یہ
اِنْ	وُجِدَ	شَيْءٌ	بِهٖلِهٖ	الصِّفَةِ	وَلِاَوْلٰئِكَ
اگر	پایا جائے	شئے	یہ	صفت	اور سب
اَنْ	يَقُوْلُوْا	الْاَصْلُ	مَا	ذَكَرْنَا	اِلَّا
یہ کہ	کہیں	اصل	جو	ہم نے ذکر کیا	مگر
خَصَّصَهُ	الْاِتِّفَاقُ	وَكُلُّهُمْ	مُجْمِعُوْنَ	عَلٰى	اَنَّ
خاص کیا	اتفاق	اور ہر وہ سب	جمع ہونے والے ہیں	پر	بے شک
الْيَمِيْنَ	الَّتِيْ	تَسْقُطُ	الدَّعْوٰى	أَوْتَشْبِهُهَا	هِيَ
قسم	وہ جو	ساقط	دعوی	یا مشابہ ہو	وہ
اَلْيَمِيْنُ بِاللّٰهِ	الَّذِيْ	لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وَاَقَاوِيْلُ	الْفُقَهَاءِ	الْاَمْصَارِ
قسم باللہ	وہ	لا الہ الا ھو	اور اقوال	فقہاء	شہروں
فِيْ	صِفَتِهَا	مُتَقَارِبَةٌ	وَهِيَ	عِنْدَ	مَالِكٍ
میں	اس کی تعریف	ملتے جلتے	اور وہ	نزدیک	مالک
بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	لَايَزِيْدُ	عَلَيْهَا	وَيَزِيْدُ	الشَّافِعِيُّ الَّذِيْ	يَعْلَمُ
باللہ الذی لا الہ الا ھو	نہ بڑھائے	اس پر	اور بڑھائے	شافعی نے	وہ جانتا ہے
مِنَ	السِّرِّ	مَا	يَعْلَمُ	مِنَ	الْعَلَانِيَةِ
سے	پوشیدگی	جو	جانتا ہے	سے	ظاہر
وَاَمَّا	هَلْ	تَغْلُظُ	بِالْمَكَانِ	فَاِنَّهُمْ	اِخْتَلَفُوْا
اور جو	کیا	ٹوٹی ہے	مکان کیساتھ	پس بے شک وہ	اختلاف کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ	ذٰلِکَ	فَلَعَبَ	مَالِکٌ	اِلٰی	اَنَّهَا
میں	یہ	پس گیا	مالک	طرف	بے شک
انها	تَغْلِطُ	بِالْمَکَانِ	وَذٰلِکَ	فِیْ	قَدْرٍ
بے شک	غلطی ہے	مکان ہے	اور یہ	میں	قدر
مَخْصُوْصٍ	وَکَذٰلِکَ	الشَّافِعِیُّ			
مخصوص	اور اسی طرح	شافعی			

وَاخْتَلَفُوْا فِیْ الْقَدْرِ. فَقَالَ مَالِکٌ. اِنَّ مَنِ ادَّعٰی عَلَیْهِ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا اَوْجَبَتْ عَلَیْهِ الْیَمِیْنَ فِیْ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فَاِنْ کَانَ مَسْجِدَ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَاخِلَافَ اَنَّهٗ یَحْلِفُ عَلَی الْمِنْبَرِ ' وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِهٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَفِیْ ذٰلِکَ رِوَایَتَانِ: اِحْدَاهُمَا حَیْثُ اتَّفَقَ مِنَ الْمَسْجِدِ' وَالْاُخْرٰی عِنْدَ الْمِنْبَرِ' وَرَوٰی عَنْهُ ابْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ یَحْلِفُ فِیْمَالَهٗ بَالٌ فِیْ الْجَامِعِ وَلَمْ یُحَدِّدْ' وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: یَحْلِفُ فِیْ الْمَدِیْنَةِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ' وَفِیْ مَکَّةَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ. وَکَذٰلِکَ عِنْدَهٗ فِیْ کُلِّ بَلَدٍ یَحْلِفُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ' وَالنِّصَابُ عِنْدَهٗ فِیْ ذٰلِکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًا' وَقَالَ دَاوٗدُ: یَحْلِفُ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ الْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ' وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ: لَا یَغْلُظُ الْیَمِیْنُ بِالْمَکَانِ' وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلِ التَّغْلِیْظُ الْوَارِدُ فِیْ الْحَلْفِ عَلَی مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُفْهَمُ مِنْهُ وُجُوْبُ الْحَلْفِ عَلَی الْمِنْبَرِ اَمْ لَا؟فَمَنْ قَالَ اِنَّهٗ یُفْهَمُ مِنْهُ ذٰلِکَ قَالَ: لِاَنَّهٗ لَوْلَمْ یُفْهَمْ مِنْهُ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ لِلتَّغْلِیْظِ فِیْ ذٰلِکَ مَعْنًی ' وَمَنْ قَالَ لِلتَّغْلِیْظِ مَعْنًی غَیْرُ الْحُکْمِ بِوُجُوْبِ الْیَمِیْنِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ: لَا یَجِبُ الْحَلْفُ عَلَی الْمِنْبَرِ. وَالْحَدِیْثُ الْوَارِدُ فِیْ التَّغْلِیْظِ هُوَ حَدِیْثُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِنْبَرِیْ اٰثِمًا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" وَاحْتَجَّ هٰؤُلَاءِ بِالْعَمَلِ فَقَالُوْا: هُوَ عَمَلُ الْخُلَفَاءِ' قَالَ الشَّافِعِیُّ: لَمْ یَزَلْ عَلَیْهِ الْعَمَلُ بِالْمَدِیْنَةِ وَبِمَکَّةَ قَالَ: وَلَوْ کَانَ التَّغْلِیْظُ لَا یُفْهَمُ مِنْهُ اِیْجَابُ الْیَمِیْنِ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ. الْمُغَلَّظُ یَکُنْ لَهٗ فَائِدَةٌ اِلَّا تَجَنُّبُ الْیَمِیْنِ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ قَالُوْا: وَکَمَا اَنَّ التَّغْلِیْظَ الْوَارِدَ فِیْ الْیَمِیْنِ مُجَرَّدًا مِثْلَ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ " یُفْهَمُ مِنْهُ وُجُوْبُ الْقَضَاءِ بِالْیَمِیْنِ' وَکَذٰلِکَ التَّغْلِیْظُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَارِدُ فِي الْمَكَانِ. وَقَالَ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ: لَا يُفْهَمُ مِنَ التَّغْلِيْظِ بِالْيَمِيْنِ وُجُوْبُ الْحُكْمِ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا لَمْ يُفْهَمْ مِنْ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ بِالْمَكَانِ وُجُوْبُ الْيَمِيْنِ بِالْمَكَانِ وَلَيْسَ فِيْهِ إِجْمَاعٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ.

ترجمہ:

اور مقدار میں اختلاف ہوا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا کہ جس کے خلاف تین درہم یا زیادہ کا دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم جامع مسجد میں آتی ہے' پھر اگر وہ نبی ﷺ کی مسجد ہو تو اس میں اختلاف نہیں کہ منبر پر قسم کھائے اور اگر کوئی اور مسجد ہو تو اس میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مسجد میں جہاں بھی ہو قسم کھائے اور دوسری یہ کہ منبر کے پاس کھائے۔ اور ابن القاسم نے مالک سے روایت کی ہے کہ ہر اہم چیز کے لیے مسجد میں قسم کھائے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی۔ اور شافعی نے کہا کہ مدینہ میں قسم منبر کے پاس کھائے اور مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھائے اور اسی طرح ان کے نزدیک ہر شہر میں قسم منبر کے پاس کھائے' اور قسم کے لیے دعوی کا نصاب ان کے نزدیک بیس دینار ہے۔ اور امام داؤد نے کہا کہ قلیل و کثیر ہر طرح کی چیز میں منبر پر قسم کھائے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ قسم جگہ کی وجہ سے قوی نہیں ہوتی ان کے اور اختلاف کا سبب ہے کہ آیا رسول اللہ ﷺ کے منبر پر قسم کھانے سے قسم کی جو قوت وارد ہوئی ہے اس سے منبر پر قسم کھانے کا وجوب ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ جس نے کہا کہ اس سے یہ وجوب ثابت ہوتا ہے تو اس کا قول یہ ہے کہ اگر اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا تو اس کے متعلق قوت کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ اور جس نے کہا کہ اس سے حکم کا وجوب تو نہیں سمجھا جاتا صرف اس کی قوت سمجھ میں آتی ہے۔ اس نے کہا کہ منبر پر قسم کھانا واجب نہیں ہے۔ اور قسم کی قوت میں جو حدیث آئی ہے وہ جابر بن عبداللہ انصاری کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے میرے منبر پر جھوٹی قسم کھائی اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا۔''

اور ان لوگوں نے عمل سے بھی استدلال کیا ہے' وہ کہتے ہیں کہ یہ خلفاء کا عمل تھا۔ امام شافعیؒ نے فرمایا اس پر ہمیشہ سے اہل مدینہ اور اہل مکہ کا عمل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قوی ہونے سے شدت والی جگہ پر قسم کا واجب ہونا نہ سمجھا جائے تو اس کا کوئی فائدہ اس کے سوا نہ رہے گا کہ اس جگہ پر قسم کھانے سے گریز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے اس قول میں صرف قسم کھانے کی شدت پائی جاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی مسلم کا حق اپنی قسم کے ساتھ کاٹ لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام اور جہنم کو واجب کر دیا''۔

تو اس ارشاد سے قسم کے ساتھ فیصلہ کے واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی حال اس تغلیظ کا ہے جو جگہ کے بارے میں آئی ہے۔ دوسرے فریق نے کہا کہ قسم کے متعلق تغلیظ سے قسم کے ساتھ فیصلے کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اور جب قسم کی تشدید سے قسم کے ساتھ فیصلے کا وجوب ثابت نہ ہوا تو جگہ کے بارے میں تغلیظ سے اس جگہ میں قسم کھانے کا وجوب بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس میں صحابہ کا کوئی اجماع ثابت نہیں۔

وَاخْتَلَفُوْا	فِي	الْقَدْرِ	فَقَالَ مَالِكٌ	إِنْ	مَنِ ادَّعٰى
اور اختلاف کیا	میں	مقدار	کہا مالک نے	اگر	جو دعوی کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ	بِثَلَاثَةِ	دَرَاهِمَ	فَصَاعِدًا	أَوْجَبْتُ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ	فِيْ
اس پر	تین کے ساتھ	درھم	یا بڑھا کر	واجب ہے اس پر قسم	میں
الْمَسْجِدِ	الْجَامِعِ	فَإِنْ	كَانَ	مَسْجِدُ	النَّبِيِّ ﷺ
مسجد	جامع	پس اگر	تھا	مسجد	نبی
فَلَا خِلَافَ	أَنَّهُ	يَحْلِفُ	عَلَى	الْمِنْبَرِ	وَإِنْ
پس نہ اختلاف	بے شک وہ	حلف کھائے	پر	منبر	اور اگر
كَانَ	فِيْ	غَيْرِهِ	مِنَ	الْمَسَاجِدِ	فَفِيْ
تھی	میں	اس کے غیر	سے	مساجد	اس میں
ذٰلِكَ	رِوَايَتَانِ	إِحْدَاهُمَا	حَيْثُ	اتَّفَقَ	مِنَ
یہ	دو روایتوں	ان میں ایک	جیسا کہ	اتفاق کیا	سے
الْمَسْجِدِ	وَالْأُخْرٰى	عِنْدَ	الْمِنْبَرِ	وَرَوٰى	عَنْهُ
مسجد	اور دوسری	نزدیک	منبر	اور روایت کیا	اس سے
ابْنُ الْقَاسِمِ	أَنَّهُ	يَحْلِفُ	فِيْمَا لَهُ	بَالَ	فِيْ
ابن قاسم	بے شک وہ	حلف اٹھائے	اس میں اس	جرح	میں
الْجَامِعِ	وَلَمْ يُحَدِّدْ	وَقَالَ الشَّافِعِيُّ	يَحْلِفُ	فِيْ	الْمَدِيْنَةِ
جامع	اور نہ حد لگائے	اور کہا امام شافعی	حلف اٹھائے	میں	مدینہ
عِنْدَ	الْمِنْبَرِ	وَفِيْ	مَكَّةَ	بَيْنَ	الرُّكْنِ
نزدیک	منبر	اور میں	مکہ	درمیان	رکن
وَالْمَقَامِ	وَكَذٰلِكَ	عِنْدَهُ	فِيْ	كُلِّ	بَلَدٍ
اور مقام	اور اسی طرح	اس کے نزدیک	میں	ہر	شہر
يَحْلِفُ	عِنْدَ	الْمِنْبَرِ	وَالنِّصَابُ	عِنْدَهُ	فِيْ
قسم کھائے	پاس	منبر	اور نصاب	اس کے ہاں	میں
ذٰلِكَ	عِشْرُوْنَ	دِيْنَارًا	وَقَالَ دَاوُدُ	يَحْلِفُ	عَلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ	20	دینار	الْقَلِيلِ	وَالْكَثِيرِ	اور کہا داؤد	حلف کھائے	پر
الْمِنْبَرِ	فِيْ	الْقَلِيلِ	وَالْكَثِيرِ	وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا يَغْلَطُ
منبر	میں	قلیل	اور کثیر	اور کہا ابوحنیفہ	نہ توڑے
الْيَمِيْنُ	بِالْمَكَانِ	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ	التَّغْلِيْطُ
قسم	مکان	اور سبب	اختلاف	کیا	تغلیظ
الْوَارِدُ	فِيْ	الْحَلْفِ	عَلٰى	مِنْبَرِ	النَّبِيِّ
وارد	میں	حلف	پر	منبر	نبی
ﷺ	يُفْهَمُ	مِنْهُ	وُجُوْبُ	الْحَلْفِ	عَلَى
ﷺ	سمجھا جائے گا	اس سے	وجوب	حلف	پر
الْمِنْبَرِ	أَمْ	لَا	فَمَنْ	قَالَ	إِنَّهُ يُفْهَمُ
منبر	یا	نہ	پس جو	کہا	بے شک وہ سمجھا جائے گا
مِنْهُ	ذٰلِكَ	قَالَ	لِأَنَّهُ	لَوْلَمْ يُفْهَمْ مِنْهُ	ذٰلِكَ
اس سے	یہ	کیا	اس لیے کہ وہ	اگر نہ سمجھے اس سے	یہ
لَمْ يَكُنْ	لِلتَّغْلِيْظِ	فِيْ	ذٰلِكَ	مَعْنًى	وَمَنْ
نہ ہوگی	توڑنے والی	میں	یہ	معنی	اور جو
قَالَ	لِلتَّغْلِيْظِ	مَعْنًى	غَيْرُ	الْحُكْمِ	بِوُجُوْبِ
کہتا ہے	تغلیظ کے لیے	معنی	علاوہ	حکم	وجوب
الْيَمِيْنِ	عَلَى	الْمِنْبَرِ	قَالَ	لَا	يَجِبُ
قسم	پر	منبر	کہا	نہیں	واجب
عَلَى	الْمِنْبَرِ	وَالْحَدِيْثُ	الْوَارِدُ	فِيْ	التَّغْلِيْظِ
پر	منبر	اور حدیث	وارد	میں	تغلیظ
هُوَ	حَدِيْثُ	جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ	الْأَنْصَارِيُّ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	قَالَ
وہ	حدیث	جابر ابن عبداللہ	انصاری	رسول اللہ ﷺ	فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ	حَلَفَ	عَلٰى	مِنْبَرِىْ	اِثْمًا	تَبَوَّأَ
جو	حلف اٹھائے	پر	میرے منبر	جھوٹی	بناتا ہے
مَقْعَدَهٗ	مِنَ	النَّارِ	وَاحْتَجَّ	هٰؤُلَاءِ	بِالْعَمَلِ
اپنا ٹھکانا	سے	آگ	اور دلیل پکڑی	ان سب نے	عمل سے
فَقَالُوْا	هُوَ	عَمِلَ	الْخُلَفَاءُ	قَالَ	الشَّافِعِيُّ
پس کہا	وہ	عمل	خلفاء کا ہے	کہا	شافعی
لَمْ يَزَلْ	عَلَيْهِ	الْعَمَلُ	بِالْمَدِيْنَةِ	وَبِمَكَّةَ	قَالَ
ہمیشہ	اس پر	عمل	مدینہ	اور مکہ میں	کہا
وَلَوْ	كَانَ	التَّغْلِيْظُ	لَايُفْهَمُ	مِنْهُ	اِيْجَابُ
اور اگر	تھا	تغلیظ	نہ سمجھی جائے	اس	واجب ہونا
الْيَمِيْنِ	فِىْ	ذٰلِكَ	الْمَوْضِعِ	الْمُغَلَّظِ	يَكُنْ
قسم	میں	یہ	جگہ	تلفظ کی	ہوئی
لَهٗ	فَائِدَةٌ	اِلَّا	نَجِبُ	الْيَمِيْنُ	فِىْ
اس کے	فائدہ	مگر	واجب	قسم	میں
ذٰلِكَ	الْمَوْضِعِ	قَالُوْا	وَكَمَا	اَنَّ	التَّغْلِيْظَ
یہ	جگہ	کہا	اور جیسا کہ	بے شک	تغلیظ
الْوَارِدَ	فِىْ	الْيَمِيْنِ	مُجَرَّدًا	مِثْلَ	قَوْلِهٖ ﷺ
وارد	میں	قسم	صرف	مثل	آپکا قول ﷺ
مَنْ	اِقْتَطَعَ	حَقَّ	امْرِئٍ	مُسْلِمٍ	بِيَمِيْنِهٖ
جو	لیتا ہے	حق	آدمی	مسلمان	قسم کیساتھ
حَرَّمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ	اَوْجَبَ	لَهٗ
حرام کرتا ہے	اللہ	اس پر	جنت	اور واجب کرتا ہے	اس کے لیے
النَّارُ	يُفْهَمُ	مِنْهُ	وُجُوْبُ	الْقَضَاءِ	بِالْيَمِيْنِ
آگ	سمجھا گیا	اس سے	وجوب	قضاء (فیصلہ)	قسم کے ساتھ
وَكَذٰلِكَ	التَّغْلِيْظُ	الْوَارِدُ	فِى	الْمَكَانِ	وَقَالَ
اور اسی طرح	تغلیظ	وارد	میں	مکان	اور کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفَرِيْقُ	الْاٰخَرُ	لَايُفْهَمُ	مِنَ	التَّغْلِيْظِ	بِالْيَمِيْنِ
فریق	دوسرا	نہیں سمجھا جائے گا	سے	تغلیظ	قسم
وُجُوْب	الْحُكْمِ	بِالْيَمِيْنِ	وَاِذْ لَمْ	يُفْهَمْ	مِنْ
وجوب	حکم	قسم کے ساتھ	اور جب نہ	سمجھا جائے گا	سے
تَغْلِيْظِ	الْيَمِيْنِ	بِالْمَكَانِ	وُجُوْبُ	الْيَمِيْنِ	بِالْمَكَانِ
تغلیظ	قسم	مکان پر	وجوب	قسم کا	مکان سے

وَالْاِخْتِلَافُ فِيْهِ مَفْهُوْمٌ مِنْ قَضِيَّةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ وَتَغْلُظُ بِالْمَكَانِ عِنْدَ مَالِكٍ فِيْ الْقَسَامَةِ وَاللِّعَانِ؛ وَكَذٰلِكَ بِالزَّمَانِ لِاَنَّهُ قَالَ فِيْ اللِّعَانِ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى مَا جَاءَ فِيْ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

وَاَمَّا الْقَضَاءُ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَاِنَّهُمُ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ؛ فَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَدَاوُدُ وَاَبُوْثَوْرٍ وَالْفُقَهَاءِ السَّبْعَةُ الْمَدَنِيُّوْنَ وَجَمَاعَةٌ: يَقْضِيْ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فِيْ الْاَمْوَالِ. وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَجُمْهُوْرُ اَهْلِ الْعِرَاقِ: لَايُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فِيْ شَيْءٍ؛ وَبِهٖ قَالَ اللَّيْثُ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ. وَسَبَبُ الْخِلَافِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ تَعَارُضُ السَّمَاعِ. وَاَمَّا الْقَائِلُوْنَ بِهٖ فَاِنَّهُمْ تَعَقَّلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ بِآثَارٍ كَثِيْرَةٍ؛ مِنْهَا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ ؓ اِلَّا اَنَّ الَّذِيْ خَرَّجَ مُسْلِمٌ مِنْهَا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَلَفْظُهٗ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ" خَرَّجَهٗ مُسْلِمٌ وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ. وَاَمَّا مَالِكٌ فَاِنَّمَا اعْتَمَدَ مُرْسَلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ" لِاَنَّ الْعَمَلَ عِنْدَهٗ بِالْمَرَاسِيْلِ وَاجِبٌ. وَاَمَّا السَّمَاعُ الْمُخَالِفُ لَهَا فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ" قَالُوْا: وَهٰذَا يَقْتَضِي الْحَصْرَ فَالزِّيَادَةُ عَلَيْهِ نَسْخٌ؛ وَلَا يُنْسَخُ الْقُرْآنُ بِالسُّنَّةِ الْغَيْرِ مُتَوَاتِرَةٍ وَ عِنْدَ الْمُخَالِفِ اَنَّهٗ لَيْسَ بِنَسْخٍ بَلْ زِيَادَةٌ لَا تُغَيِّرُ مُتَوَاتِرَةً؛ وَعِنْدَ الْمُخَالِفِ اَنَّهٗ لَيْسَ بِنَسْخٍ بَلْ زِيَادَةٌ لَا تُغَيِّرُ حُكْمَ الْمَزِيْدِ. وَاَمَّا مِنَ السُّنَّةِ فَمَا خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ شَيْءٍ؛ فَاخْتَصَمْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "شَاهِدَاكَ اَوْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمِيْنُهُ" فَقُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالُوْا: فَهٰذَا مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. حَضٌّ لِلْحُكْمِ وَنَفْسٌ لِحَقِّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْخَصْمَيْنِ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ ﷺ أَلَّا يَسْتَوْفِيَ أَقْسَامَ الْحُجَّةِ لِلْمُدَّعِيْ. وَالَّذِيْنَ قَالُوْا بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِهُمْ عَلٰى أَصْلِهِمْ فِيْ أَنَّ الْيَمِيْنَ هِيَ حُجَّةٌ أَقْوٰى الْمُتَدَاعِيَيْنِ شُبْهَةً وَقَدْ قَوِيَتْ هٰهُنَا حُجَّةُ الْمُدَّعِيْ بِالشَّاهِدِ كَمَا قَوِيَتْ فِيْ الْقَسَامَةِ. وَهٰؤُلَاءِ اخْتَلَفُوْا فِيْ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الْمَرْأَتَيْنِ، فَقَالَ مَالِكٌ: يَجُوْزُ لِأَنَّ الْمَرْأَتَيْنِ قَدْ أُقِيْمَتَا مَقَامَ الْوَاحِدِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَجُوْزُ لَهُ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُقِيْمَتْ مَقَامَ الْوَاحِدِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَجُوْزُ لَهُ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُقِيْمَتْ مَقَامَ الْوَاحِدِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ لَا مُفْرِدَةً وَلَا مَعَ غَيْرِهِ، وَهَلْ يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ فِيْ الْحُدُوْدِ الَّتِيْ هِيَ حَقٌّ لِلنَّاسِ مِثْلَ الْقَذْفِ وَالْجِرَاحِ؟ فِيْهِ قَوْلَانِ فِي الْمَذْهَبِ.

ترجمہ:

اور اس میں اختلاف زید بن ثابت کے معاملہ سے سمجھا جا سکتا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قسم جگہ کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے قسامت میں بھی اور لعان میں بھی اور اسی طرح (وقت) کے ساتھ بھی قسم قوی ہو جاتی ہے کیونکہ امام مالکؒ نے کہا کہ لعان عصر کے بعد ہونا چاہیے کیونکہ عصر کے بعد قسم کھانے والے کے متعلق تشدید وارد ہوئی ہے۔

اور فقہاء نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ امام مالکؒ شافعیؒ احمدؒ داؤدؒ ابو ثورؒ مدینہ کے ساتوں فقہاء اور ایک جماعت نے کہا کہ اموال میں ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور ابو حنیفہؒ سفیان ثوریؒ اوزاعیؒ اور عراق کے جمہور فقہاء نے کہا کہ ایک گواہ اور قسم پر کسی چیز میں بھی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا اور مالک کے ساتھیوں میں سے لیثؒ بن سعد کا بھی یہی قول ہے اور اس باب میں اختلاف کا باعث نقلی دلائل کا تعارض ہے جو لوگ اس کے قائل ہیں انہوں نے اس پر بہت سی احادیث سے استدلال کیا ہے مثلاً ابن عباسؓ ابو ہریرہؓ زید بن ثابتؓ اور جابرؓ کی حدیثیں۔ ان میں سے ابن عباسؓ کی حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا تھا۔" اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے اور بخاری نے روایت نہیں کیا۔ امام مالکؒ نے اس مضمون میں اپنے ایک مرسل سے استدلال کیا ہے جو جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا' کیونکہ مالکؒ کے ہاں مرسل پر عمل واجب ہے۔

ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنے کے خلاف عقلی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جو تمہارے پسندیدہ گواہوں میں سے۔"

آیت سے استدلال کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ آیت حصر کو چاہتی ہے (یعنی یہ حکم صرف اسی معاملہ تک محصور و محدود ہے) اور اس پر کچھ اضافہ کرنا نسخ ہے۔ اور قرآن کا نسخ سنت غیر مواترہ سے نہیں ہو سکتا۔ اور مخالف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک یہ نسخ نہیں بلکہ ایک ایسا اضافہ ہے جو اصل حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔ اس فریق کی سنت سے یہ دلیل ہے کہ بخاری اور مسلم نے اشعث بن قیس سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک جھگڑا تھا۔ ہم وہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا تمہارے دو گواہ اور یا اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا تب تو وہ قسم کھالے گا اور اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے کسی مسلمان کا مال قطع کے لیے جھوٹی قسم کھائی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ برناراض ہوگا۔"

ان فقہاء نے کہا کہ حضور ﷺ کی طرف سے یہ حصر ہے اور فریقین میں سے ہر ایک کی دلیل کو توڑتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ کہنا جائز نہیں کہ آپ ﷺ نے مدعی کی دلیل کو پورا پورا بیان نہیں کیا۔ اور جو لوگ ایک گواہ اور قسم کے قائل ہیں وہ اپنے اس اصول پر ہیں کہ قسم اس شخص کی دلیل ہے جو فریقین مقدمہ میں سے قوی شبہ رکھتا ہو اور یہاں پر مدعی کی دلیل شاہد کی وجہ سے قوی ہوگئی ہے جیسے کہ قسم کے قسامہ میں بھی قوی ہو جاتی ہے پھر ان شاہد کے ساتھ قسم کے قائلین میں یہ اختلاف ہوا ہے کہ آیا قسم اور دو عورتوں کی گواہی پر بھی فیصلہ جائز ہے یا نہیں۔ امام مالکؒ نے کہا کہ جائز ہے کیونکہ دو عورتیں ایک مرد کی قائم مقام بنائی گئی ہیں۔ اور امام شافعیؒ نے کہا کہ جائز نہیں کیونکہ دو عورتوں کو ایک مرد کا قائم مقام اس وقت بتایا گیا ہے جب کہ ان کے ساتھ ایک مرد بھی ہو، اکیلی یا کسی اور کے ساتھ نہیں اور یہ سوال کہ آیا وہ حدود جو انسان کا حق ہیں مثلاً قذف اور زخم لگانا وغیرہ کیا ان میں بھی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے؟ اس میں مالکی مذہب میں دو آراء ہیں (یعنی ایک اس کے جواز میں اور دوسری عدم جواز میں)۔

وَالْاِخْتِلَافُ	فِيْهِ	مَفْهُوْمٌ	مِنْ	قَضِيَّةِ	اَبِيْ بْنِ ثَابِتٍ
اختلاف	اس میں	مفہوم	سے	فیصلہ	زید بن ثابت
وَتَغْلُظُ	بِالْمَكَانِ	عِنْدَ	مَالِكٍ	فِيْ	الْقَسَامَةِ
اور ٹوٹی ہے	مکان کیساتھ	نزدیک	امام مالک	میں	قسمت
وَاللِّعَانِ	وَكَذٰلِكَ	بِالزَّمَانِ	لِاَنَّهُ	قَالَ	فِيْ
لعان	اور اسی طرح	زمانہ	اس لیے وہ	کہتے ہیں	میں
اللِّعَانِ	اَنْ يَّكُوْنَ	بَعْدَ	صَلَاةِ الْعَصْرِ	عَلٰى	مَا
لعان	یہ کہ وہ	بعد	نماز عصر	پر	جو
جَاءَ	فِيْ	التَّغْلِيْظِ	فِيْمَنْ	حَلَفَ	بَعْدَ
آئی	میں	تغلیظ	اس میں	جو حلف اٹھاتا ہے	بعد
الْعَصْرِ	وَاَمَّا الْقَضَاءُ	بِالْيَمِيْنِ	مَعَ	الشَّاهِدِ	فَاِنَّهُمْ
عصر	فیصلہ	قسم	ساتھ	گواہ	بے شک وہ
اِخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	فَقَالَ	مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	وَاَحْمَدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیا	اس میں	پس کہا	مالک	اور شافعی	اور احمد
وَدَاوُدُ	وَاَبُوْثَوْرٍ	وَالْفُقَهَاءُ	السَّبْعَةُ	اَلْمَدَنِيُّوْنَ	وَجَمَاعَةٌ
اور داود	اور ابوثور	اور فقہاء	ساتوں	مدنی	اور جماعت
يَقْضِيْ	بِالْيَمِيْنِ	مَعَ	الشَّاهِدِ	فِيْ	الْاَمْوَالِ
فیصلہ کرے	قسم کے ساتھ	ساتھ	گواہ	میں	اموال
وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَالثَّوْرِيُّ	وَالْاَوْزَاعِيُّ	وَ	جَمْهُوْرُ
اور کہا	ابوحنیفہ	اور ثوری	اور اوزاعی	اور	جمہور
اَهْلُ الْعِرَاقِ	لَايَقْضِيْ	بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ	فِيْ	شَيْءٍ	وَبِهٖ
اہل عراق	نہیں فیصلہ کرتا	قسم مع الشاہد	میں	کسی شے کا	اسی پر
قَالَ	اللَّيْثُ	مِنْ	اَصْحَابِ	مَالِكٍ	وَ
کہا	اللیث	سے	اصحاب	مالک	اور
سَبَبُ	الْخِلَافِ	فِيْ	هٰذَا	الْبَابِ	تَعَارُضُ
سبب	اختلاف	میں	یہ	باب	تعارض
السِّمَاعِ	وَاَمَّا	الْقَائِلُوْنَ	بِهٖ	فَاِنَّهُمْ	تَعْقِلُوْنَ
سماع	اور جو	کہنے والے	اس کے ساتھ	پس بے شک وہ	استدلال کرتے ہیں
فِيْ	ذٰلِكَ	بِاٰثَارٍ	كَثِيْرَةٍ	مِنْهَا	حَدِيْثُ
میں	اس میں	دلائل	بہت سارے	ان سے	حدیث
ابْنُ عَبَّاسٍ	وَ	حَدِيْثُ	اَبِيْ هُرَيْرَةَ	وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ	وَحَدِيْثُ جَابِرٍ
ابن عباس	اور	حدیث	ابی ہریرہ	اور حدیث زید بن ثابت	اور حدیث جابر

اِلَّا	الَّذِيْ	خَرَّجَ	مُسْلِمٌ	مِنْهَا	حَدِيْثُ
مگر	وہ حدیث	جس ذکر کی	مسلم	ان میں	حدیث

ابْنُ عَبَّاسٍ	وَلَفْظُهٗ	اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ	خَرَّجَهٗ مُسْلِمٌ	وَلَمْ	يُخَرِّجْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس	اور اس کے الفاظ	بے شک اللہ کے رسول فیصلہ کیا قسم کے گواہوں کے ساتھ	اس کو مسلم نے ذکر کیا	اور نہیں	تخریج کی اس کی

اَلْبُخَارِیُّ	وَاَمَّا	مَالِکٌ	فَاِنَّمَا	اِعْتَمَدَ	مُرْسَلَهٗ
بخاری	اور بہر حال	مالک	جزا یں نیست	اعتماد کیا	ارسال کا
فِیْ	ذٰلِکَ	عَنْ	جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ	عَنْ	اَبِیْهِ
میں	یہ	سے	جعفر بن محمد	سے	اپنے باپ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ	لِاَنَّ	الْعَمَلَ	عِنْدَهٗ	بِالْمَرَاسِیْلِ	وَاجِبٌ
بے شک اللہ کے رسول فیصلہ کیا قسم کے گواہوں کے ساتھ	اس لیے	عمل	ان کے	مرسل حدیثوں پر	واجب ہے

وَاَمَّا	السَّمَاعُ	الْمُخَالِفُ	لَهَا	فَقَوْلُهٗ تَعَالٰی	فَاِنْ لَّمْ
اور بہر حال	سماع	مخالف	اس کے لیے	اللہ تعالیٰ فرمان	پس اگر نہ
یَکُوْنَا	رَجُلَیْنِ	فَرَجُلٌ	وَامْرَاَتَانِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ
ہو	دو مرد	ایک مرد	اور دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو
مِنَ	الشُّهَدَاءِ	قَالُوْا	وَهٰذَا	یَقْتَضِیْ	الْحَصْرَ
سے	گواہ	انہوں نے کہا	اور یہ	تقاضا کرتا ہے	حصر کی
فَالزِّیَادَةُ	عَلَیْهِ	نَسْخٌ	وَلَا	یُنْسَخُ	الْقُرْآن
زیادت	اس پر	منسوخ	اور نہ	منسوخ	قرآن
بِالسُّنَّةِ	الْغَیْرِ	مُتَوَاتِرَةٌ	وَ	عِنْدَ	الْمُخَالِفِ
سنت کا	غیر	متواتر	اور	نزدیک	مخالف
اَنَّهٗ	لَیْسَ	بِنَسْخٍ	بَلْ	زِیَادَةٌ	لَاتُغَیِّرُ
بیشک وہ	نہیں	نسخ	بلکہ	زیادہ	نہ تبدیل ہو
مُتَوَاتِرَةٌ	وَعِنْدَ	الْمُخَالِفِ	اَنَّهٗ	لَیْسَ	بِنَسْخٍ
متواتر	نزدیک	مخالف	بے شک	نہیں	نسخ
بَلْ	زِیَادَةٌ	لَا	تُغَیِّرُ	حُکْمَ	الْمَزِیْدِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ	زیادتی	نہ	تبدیل ہو	حکم	مزید
وَاَمَّا	مِنَ	السُّنَّةِ	فَمَا	خَرَّجَهُ	الْبُخَارِيُّ
اور بہرحال	سے	سنت	پس جو	ذکر کیا اسے	بخاری
وَ	مُسْلِمٌ	عَنِ	الْأَشْعَبِ بْنِ قَيْسٍ	قَالَ	كَانَ
اور	مسلم	سے	اشعب بن قیس	کہے	تھا

اَبْنِيْ	وَبَيْنَ	رَجُلٍ	خُصُوْمَةٌ	فِيْ شَيْءٍ	فَاخْتَصَمْنَا
میرے درمیان	اور درمیان	ایک آدمی	جھگڑا	کسی شی میں	تو ہم نے پیش کیا اپنا جھگڑا
إِلَى	النَّبِيِّ	ﷺ	فَقَالَ	شَاهِدَاكَ	أَوْ يَمِيْنُهُ
طرف	نبی	ﷺ	پس اس نے کہا	گواہ لاؤ	یا اس کی قسم
فَقُلْتُ	اِذًا	يَحْلِفُ	وَلَا يُبَالِيْ	فَقَالَ	النَّبِيُّ ﷺ
پس میں نے کہا	جب	وہ قسم کھائے گا	اور نہیں پرواہ	پس فرمایا	نبی ﷺ
مَنْ	حَلَفَ	عَلٰى يَمِيْنٍ	يَقْتَطِعُ	بِهَا	مَالَ
جس شخص نے	اس نے قسم کھائی	پر قسم	توڑ دے گا	اس کے ساتھ	مال
امْرِئٍ	مُسْلِمٍ	هُوَ	فِيْهَا فَاجِرٌ	لَقِيَ	اللّٰهَ
آدمی	مسلمان	وہ	اس میں فاجر	وہ ملے گا	اللہ تعالیٰ
غَضْبَانَ	قَالُوْا	فَهٰذَا	مِنْهُ	عَلَيْهِ	الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
غصبناک ہوگا	فقہا نے کہا:	پس یہ	اس سے	اس پر	درود وسلام
حَصْرٌ	لِلْحُكْمِ	وَنَقْضٌ	لِحُجَّةٍ	كُلِّ	وَاحِدٍ
حصر ہے	حکم کے لیے	اور ختم کر دینا	دلیل	ہر	ایک
مِنَ	الْخَصْمَيْنِ	وَلَا يَجُوْزُ	عَلَيْهِ	ﷺ	اِلَّا
سے	فریقین	اور نہیں جائز	اس پر	ﷺ	یہ کہ
يَسْتَوْفِيَ	اَلْيَمِيْنَ	الْحُجَّةِ	لِلْمُدَّعِيْ	وَالَّذِيْنَ	قَالُوْا
وہ پورا کرے	اقسام	حجت	مدعی کے لیے	اور لوگ	انہوں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْيَمِيْنِ	مَعَ الشَّاهِدِ	هِمْ	عَلٰى	اَصْلِهِمْ	فِيْ اَنَّ
قسم	ساتھ گواہ	ان کے	پر	ان کی اصل	میں بے شک
اَلْيَمِيْنُ	هِيَ حُجَّةٌ	اَقْوٰى	اَلْمُدَّاعِيَيْنِ	شُبْهَةٌ	وَقَدْ
قسم	وہ دلیل	مضبوط	فریقین مقدمہ	شبہ	اور تحقیق
قَوِيَتْ	هٰهُنَا	حُجَّةُ	اَلْمُدَّعِيْ	بِالشَّاهِدِ	كَمَا
مضبوط ہوئی	یہاں	دلیل	مدعی کی	گواہ کے ساتھ	جیسا کہ
قَوِيَتْ	فِي الْقَسَامَةِ	وَهُوْلَاءِ	اِخْتَلَفُوْا	فِي الْقَضَاءِ	بِالْيَمِيْنِ
مضبوط ہوئی	قسامت میں	اور وہ	انہوں نے اختلاف کیا	فیصلہ میں	قسم
مَعَ الْمَرْاَتَيْنِ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَجُوْزُ	لِاَنَّ	اَلْمَرْاَتَيْنِ
دو عورتوں کے ساتھ	پس اس نے کہا	امام مالک	جائز ہے	یہ کہ	دو عورتیں
قَدْ	اُقِيْمَتَا	مَقَامَ	اَلْوَاحِدِ	وَقَالَ الشَّافِعِيُّ	لَا يَجُوْزُ
تحقیق	کھڑی ہوئیں	قائم مقام	ایک	اور کہا امام شافعی	نہیں جائز
لَهُ	لِاَنَّهُ	اِنَّمَا	اُقِيْمَتْ	مَقَامَ الْوَاحِدِ	مَعَ الشَّاهِدِ
اس کے لیے	کیونکہ	بے شک	کھڑی ہوئی	قائم مقام ایک مرد کے	ساتھ گواہ
اَلْوَاحِدِ	لَا مُفْرَدَةً	وَلَا مَعَ	غَيْرِهٖ	وَهَلْ	يَقْضِيْ
ایک	اکیلی نہیں	اور نہ ہی ساتھ	اس کا غیر	اور کیا	فیصلہ ہو سکتا ہے
بِالْيَمِيْنِ	فِي الْحُدُوْدِ	اَلَّتِيْ	هِيَ	حَقٌّ	لِلنَّاسِ
قسم	حدود میں	وہ جو	وہ	حق	لوگوں کے لیے
مِثْلَ	اَلْقَذْفِ	وَالْجِرَاحِ	فِيْهِ قَوْلَانِ	فِيْ	اَلْمَذْهَبِ
مثل	تہمت	اور زخم	اس میں دو قول ہیں	میں	مذہب

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

وَاَمَّا ثُبُوْتُ الْحَقِّ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِنُكُوْلِهٖ فَاِنَّ الْفُقَهَاءَ اَيْضًا اِخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَفُقَهَاءُ اَهْلِ الْحِجَازِ وَطَائِفَةٌ مِّنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعِرَاقِيِّيْنَ: اِذَا نَكَلَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ لَمْ يَجِبْ لِلْمُدَّعِيْ شَيْءٌ بِنَفْسِ النُّكُوْلِ اِلَّا اَنْ يَّحْلِفَ الْمُدَّعِيْ اَوْ يَكُوْنَ لَهٗ شَاهِدٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ وَجَمْهُوْرُ الْكُوْفِيِّيْنَ: يُقْضٰى لِلْمُدَّعِيْ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِنَفْسِ النُّكُوْلِ وَذٰلِكَ فِي الْمَالِ بَعْدَ اَنْ يُّكَرِّرَ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ ثَلَاثًا وَقَلْبُ الْيَمِيْنِ عِنْدَ مَالِكٍ يَلْزَمُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُقْبَلُ فِيْهِ شَاهِدٌ وَّ امْرَاَتَانِ وَشَاهِدٌ وَّ يَمِيْنٌ وَقَلْبُ الْيَمِيْنِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ يَكُوْنُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ يَجِبُ فِيْهِ الْيَمِيْنُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: اَرُدُّهَا فِيْ غَيْرِ التُّهْمَةِ وَلَا اَرُدُّهَا فِي التُّهْمَةِ وَعِنْدَ مَالِكٍ فِيْ يَمِيْنِ التُّهْمَةِ هَلْ تَنْقَلِبُ اَمْ لَا؟ قَوْلَانِ. فَعُمْدَةُ مَنْ رَاٰى اَنْ تَنْقَلِبَ الْيَمِيْنُ مَارَوَاهُ مَالِكٌ مِنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ فِي الْقَاسِمَةِ الْيَمِيْنَ عَلَى الْيَهُوْدِ بَعْدَ اَنْ بَدَاَ بِالْاَنْصَارِ" وَمِنْ حُجَّةِ مَالِكٍ اَنَّ الْحُقُوْقَ عِنْدَهٗ اِنَّمَا تَثْبُتُ بِشَيْئَيْنِ: اِمَّا بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ وَاِمَّا بِنُكُوْلٍ وَشَاهِدٍ اِمَّا بِنُكُوْلٍ وَيَمِيْنٍ. اَصْلُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ اشْتِرَاطُ الْاِثْنِيَّةِ فِي الشَّهَادَةِ وَلَيْسَ يُقْضٰى عِنْدَ الشَّافِعِيِّ بِشَاهِدٍ وَّنُكُوْلٍ. وَعُمْدَةُ مَنْ قَضٰى بِالنُّكُوْلِ اَنَّ الشَّهَادَةَ لَمَّا كَانَتْ لِاِثْبَاتِ الدَّعْوٰى وَالْيَمِيْنُ لِاِبْطَالِهَا وَجَبَ اِنْ نُّكِّلَ عَنِ الْيَمِيْنِ اَنْ تَحَقَّقَ عَلَيْهِ الدَّعْوٰى قَالُوْا: وَاِمَّا نَقْلُهَا مِنَ الْمُدَّعِيْ عَلَيْهِ اِلَى الْمُدَّعِيْ فَهُوَ خِلَافٌ لِلنَّصِّ لِاَنَّ الْيَمِيْنَ قَدْ نَصَّ عَلٰى اَنَّهَا دَلَالَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَهٰذِهٖ اُصُوْلُ الْحُجَجِ الَّتِيْ يَقْضِيْ بِهَا الْقَاضِيْ وَمِمَّا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ يَقْضِيْ الْقَاضِيْ بِوُصُوْلِ كِتَابِ قَاضٍ آخَرَ اِلَيْهِ لٰكِنْ هٰذَا عِنْدَ الْجَمْهُوْرِ مَعَ اِقْتِرَانِ الشَّهَادَةِ بِهٖ اَعْنِيْ اِذَا اَشْهَدَ الْقَاضِيْ الَّذِيْ يَثْبُتُ عِنْدَهُ الْحُكْمُ شَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ اَنَّ الْحُكْمَ ثَابِتٌ عِنْدَهٗ اَعْنِيْ الْمَكْتُوْبَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ اِلَى الْقَاضِيْ الثَّانِيْ فَشَهِدَا عِنْدَ الْقَاضِيْ الثَّانِيْ اَنَّهٗ كِتَابُهٗ وَاَنَّهٗ اَشْهَدَهُمْ بِنُزُوْلِهٖ وَ قَدْ قِيْلَ اَنَّهٗ يَكْتَفِيْ فِيْهِ بِخَطِّ الْقَاضِيْ وَاَنَّهٗ كَانَ بِهِ الْعَمَلُ الْاَوَّلُ وَاخْتَلَفَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَبُوْحَنِيْفَةَ اِنْ اَشْهَدَهُمْ عَلَى الْكِتَابَةِ وَلَمْ يَقْرَاْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَالِكٌ: يَجُوْزُ

تیسری فصل

اور جہاں تک مدعیٰ علیہ کے قسم کھانے سے انکار کی صورت میں اس کے خلاف مدعی کے حق ثابت ہو جانے کا ہے تو فقہاء کا اس میں بھی اختلاف ہوا ہے۔ پس امام مالکؒ، شافعیؒ، اہل حجاز کے فقہاء اور اہل عراق کے ایک روہ کے نزدیک جب مدعیٰ علیہ قسم سے گریز کرے تو صرف اس کے پاس ایک گواہ ہو اور ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور جمہور فقہائے کوفہ نے کہا جب مدعا علیہ قسم کھانے سے گریز کرے تو مالی معاملات میں تین مرتبہ اسے قسم کی تلقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد صرف اس کے قسم سے انکار پر ہی مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک قسم مدعا علیہ سے مدعی کی طرف پھر آئے گی مگر شرط یہ ہے کہ مقدمہ ایسا ہو جس میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہو یا مدعی کے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ ہو سکتا ہو۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر وہ مقدمہ جس میں قسم واجب ہوتی ہے مدعا علیہ کے انکار پر قسم مدعی کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ غیر تہمت میں میں قسم کو مدعی کی طرف لوٹاؤں گا اور تہمت کے مقام پر نہیں لوٹاؤں گا۔ (یعنی جہاں یہ خدشہ ہو کہ وہ جھوٹی قسم کھائے گا) اور امام مالکؒ کے نزدیک آیا مقام تہمت میں قسم مدعی پر آئے گی یا نہیں؟ اس میں دو آراء ہیں۔

اور جو لوگ قسم کے مدعی کی طرف لوٹ جانے کے قائل ہیں ان کی دلیل امام مالکؒ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے قسامت میں یہود کی طرف قسمیں پھیر دیں بعد اس کے کہ انصار سے شروع کیں اور امام مالکؒ کی دلیل یہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک حقوق دو چیزوں کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں: قسم اور گواہ سے یا انکار اور گواہ سے اور یا انکار اور قسم سے۔

دراصل ان کے نزدیک شہادت میں دو اشخاص کا ہونا شرط ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک گواہ اور انکار سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور جن لوگوں نے مدعا علیہ کے انکار پر ہی اس کے خلاف فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ شہادت چونکہ دعویٰ کے اثبات کے لیے ہوتی ہے اور قسم اس کے ابطال کے لیے پس واجب ہوا کہ جس اس نے قسم کھانے سے گریز کیا تو اس کے خلاف دعویٰ ثابت ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ قسم کو مدعا علیہ سے مدعی کی طرف لوٹانا نص کے خلاف ہے۔ کیونکہ نص سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ قسم مدعا علیہ کی دلیل ہے۔ پس یہ وہ دلائل کے اصول ہیں جن کی بنا قاضی فیصلہ کرے گا۔

اور اس باب میں علماء اس پر بھی متفق ہیں کہ ایک قاضی دوسرے قاضی کی بھیجی ہوئی تحریر یا دستاویز پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک یہ اس وقت ہو گا جب اس تحریر کے ساتھ شہادت بھی ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ جب پہلے قاضی نے فیصلہ کیا ہو یا اپنی رائے لکھی ہو کہ فلاں حکم اس کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اس پر اس نے دو عادل گواہ بھی رکھے اور یہ اسی کی تحریر ہے۔ اور ان گواہوں نے دوسرے قاضی کے پاس یہ شہادت دی کہ واقعی یہ فلاں قاضی کا خط ہے۔ اور اس نے ہمیں اس کی لکھنے اور مضمون پر گواہ رکھا تھا پس دوسرا قاضی اس تحریر پر فیصلہ کر سکتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہوں کی حاجت نہیں صرف قاضی کا خط اور دستخط کافی ہیں اور پہلے اسلامی ادوار میں اس پر عمل رہا ہے۔ اگر لکھنے والے قاضی نے لوگوں کو اپنی تحریر پر گواہ تو رکھا مگر ان کے سامنے اسے پڑھا نہیں تو اس کے حکم میں امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا اختلاف واقع ہوا ہے۔ امام مالکؒ نے اسے جائز کہا ہے۔

وَاَمَّا	ثُبُوْتُ	الْحَقِّ	عَلَى	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	بِنُكُوْلِهٖ
اور جہاں تک	ثابت کرنا	حق	پر	مدعی علیہ	اس کے انکار کا
فَاِنَّ	الْفُقَهَاءَ	اَيْضًا	اِخْتَلَفُوْا	فِيْ ذٰلِكَ	فَقَالَ مَالِكٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس بے شک	فقہاء	بھی	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	امام مالک نے کہا
وَالشَّافِعِيُّ	وَفُقَهَاءُ	أَهْلِ	الْحِجَازِ	وَطَائِفَةٌ	مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ
اورامام شافعی	اورفقہاء	اہل	حجاز	اورگروہ	سے عراقی
إِذَا	نَكَلَ	الْمُدَّعَى عَلَيْهِ	لَمْ يَجِبْ	لِلْمُدَّعِي	شَيْءٌ
جب	انکارکیا	مدعاعلیہ	نہیں واجب	مدعی کے لیے	کوئی شی
بِنَفْسِ	النُّكُولِ	إِلَّا	أَنْ يَحْلِفَ	الْمُدَّعِي	أَوْ يَكُونَ
اس کے	انکار	سوائے	یہ کہ قسم کھائے	دعوی کرنے والا	یا ہو
لَهُ	شَاهِدٌ	وَاحِدٌ	وَقَالَ	أَبُو حَنِيفَةَ	وَأَصْحَابُهُ
اس کے لیے	گواہ	ایک	اورکہا	ابوحنیفہ نے	اوراس کے ساتھی
وَجُمْهُورُ	الْكُوفِيِّينَ	يَقْضِي	لِلْمُدَّعِي	عَلَى	الْمُدَّعَى عَلَيْهِ
اورجمہور	کوفی	فیصلہ کرتا ہے	مدعی کے لیے	پر	مدعی علیہ
بِنَفْسِ	النُّكُولِ	وَذَلِكَ	فِي الْمَالِ	بَعْدَ	أَنْ يُكَرِّرَ
اس پر	انکار	اور یہ	میں مال	بعد	یہ کہ بار بار
عَلَيْهِ الْيَمِينُ	ثَلَاثًا	وَقَلْبُ	الْيَمِينِ	عِنْدَ	مَالِكٍ
اس پر قسم	تین	اورقلب	قسم	نزدیک	امام مالک
يَلُونُ	فِي الْمَوْضِعِ	الَّذِي	يُقْبَلُ	فِيهِ	شَاهِدٌ
آجائے گی	میں جگہ	وہ جو	قبول کی جائے	اس میں	ایک مرد گواہ
وَامْرَأَتَانِ	وَشَاهِدٌ	وَيَمِينٌ	وَقَلْبُ	الْيَمِينِ	عِنْدَ
اوردوعورتیں	اورگواہ	اورقسم	اورتلقین	قسم	نزدیک
الشَّافِعِيِّ	يَكُونُ	فِي كُلِّ	مَوْضِعٍ	يَجِبُ فِيهِ	الْيَمِينُ
امام شافعی	ہو	میں ہر	جگہ	واجب ہے اس میں	قسم
وَقَالَ	ابْنُ أَبِي لَيْلَى	أَرُدُّهَا	فِي غَيْرِ	التُّهْمَةِ	وَلَا
اورکہا	ابن ابی لیلی	میں لوٹادوں گا اس کو	میں غیر	تہمت	اورنہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرُدُّهَا	فِي التُّهْمَةِ	وَعِنْدَ	مَالِكٍ	فِي يَمِيْنٍ	التُّهْمَةِ
لوٹاؤں گا اس کو	تہمت میں	اور نزدیک	امام مالک	قسم میں	تہمت
هَلْ	تَنْقَلِبُ	اَمْ لَا	قَوْلَانِ	فَعُمْدَةُ	مَنْ رَاٰى
کیا	لوٹے گی	یہ نہیں	دو قول ہیں	پس عمدہ	جن کی رائے
اَنْ تَنْقَلِبَ	الْيَمِيْنُ	مَا رَوَاهُ	مَالِكٌ	مِنْ اَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ
یہ کہ منقلب ہو	قسم	جو روایت کی	امام مالک	سے بے شک	رسول اللہ
ﷺ	رَدَّ	فِي الْقَسَامَةِ	الْيَمِيْنَ	عَلَى	الْيَهُوْدِ
ﷺ	اس نے رد کیا	قسامت میں	قسم	پر	یہودی
بَعْدَ	اَنْ بَدَاَ	بِالْاَنْصَارِ	وَمِنْ حُجَّةِ	مَالِكٍ	اَنَّ
بعد	یہ کہ کبھی	انصار کے ساتھ	اور سے دلیل	امام مالک	بے شک
الْحُقُوْقِ	عِنْدَهُ	اِنَّمَا	تَثْبُتُ	بِشَيْئَيْنِ	اِمَّا
حقوق	اس کے نزدیک	بے شک	ثابت ہے	دو چیزیں	بہر حال
بِيَمِيْنٍ	وَشَاهِدٍ	وَاِمَّا	بِنُكُوْلٍ	وَشَاهِدٍ	اِمَّا
قسم	اور گواہ	اور بہر حال	انکار	اور گواہ	بہر حال
بِنُكُوْلٍ	وَيَمِيْنٍ	اَصْلُ	ذٰلِكَ	عِنْدَهُ	اِشْتِرَاطُ
انکار	اور قسم	بنیاد	یہ	اس کے نزدیک	موجود ہونا
الْاِثْنَيْنِيَّةِ	فِي الشَّهَادَةِ	وَلَيْسَ	يَقْضِيْ	عِنْدَ	الشَّافِعِيِّ
گواہ	گواہی میں	اور نہیں	فیصلہ کیا جائے	نزدیک	امام شافعی
بِشَاهِدٍ	وَنُكُوْلٍ	وَعُمْدَةُ	مَنْ قَضٰى	بِالنُّكُوْلِ	اَنَّ الشَّهَادَةَ
گواہ	اور انکار	اور حکم	جس نے فیصلہ کیا	انکار کے ساتھ	بے شک گواہی
لَمَّا كَانَتْ	لِاِثْبَاتِ	الدَّعْوٰى	وَالْيَمِيْنِ	لِاِبْطَالِهَا	وَجَبَ
جب ہے	ثابت	دعوی	اور قسم	اس کے باطل ہونے کی وجہ	واجب ہے
اِنْ نَكَلَ	عَنِ الْيَمِيْنِ	اَنْ تَحَقَّقَ	عَلَيْهِ الدَّعْوٰى	قَالُوْا:	وَاَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر انکار کیا	قسم سے	یہ کہ ثابت کرے	اس پر دعوی	انہوں نے کہا	اور بہر حال
نَقَلَهَا	مِنَ الْمُدَّعٰى	عَلَيْهِ	إِلَى	الْمُدَّعِيْ	فَهُوَ
اسے نقل کیا	سے مدعی	علیہ	طرف	دعوی کرنے والا	پس وہ
خِلَافَ	لِلنَّصِّ	لِأَنَّ الْيَمِيْنَ	قَدْ نَصَّ	عَلٰى أَنَّهَا	دَلَالَةُ
خلاف	نص کے	بے شک قسم	تحقیق نص ہے	پر بے شک	دلالت
الْمُدَّعٰى	عَلَيْهِ	فَهٰذِهِ	أُصُوْلٌ	الْحُجَجِ	الَّتِيْ
مدعی	علیہ	پس یہ	بنیاد	حجج	وہ جو
يَقْضِيْ	بِهَا	الْقَاضِيْ	وَمِمَّا	اِتَّفَقُوْا	عَلَيْهِ
فیصلہ کرے	اس کے ساتھ	قاضی	اور اس سے	اتفاق کیا	اس پر
فِيْ فَهٰذَا	الْبَابُ	أَنَّهُ	يَقْضِيْ	الْقَاضِيْ	بِوُصُوْلِ
میں پس یہ	باب	بے شک وہ	وہ فیصلہ کرے	قاضی	حاصل کرنا
كِتَابِ قَاضٍ	آخَرَ	إِلَيْهِ	لٰكِنَّ هٰذَا	عِنْدَ	الْجُمْهُوْرِ
قاضی کا خط	دوسرا	اس کی طرف	لیکن یہ	نزدیک	جمہور
مَعَ اِقْتِرَانِ	الشَّهَادَةِ	بِهٖ	أَعْنِيْ	إِذَا أَشْهَدَ	الْقَاضِيْ
ساتھ ملنا	گواہی	اس کے ساتھ	میری مراد	جب گواہی دی	فیصلہ کرنے والا
الَّذِيْ	يَثْبُتُ	عِنْدَهُ	الْحُكْمُ	شَاهِدَيْنِ	عَدْلَيْنِ
وہ	ثابت کرتا ہے	اس کے نزدیک	حکم	دو گواہ	عادل
أَنَّ الْحُكْمَ	ثَابِتٌ	عِنْدَهُ	أَعْنِيْ	الْمَكْتُوْبَ	فِي الْكِتَابِ
بے شک حکم	ثابت	اس کے نزدیک	میری مراد	لکھا ہوا	خط میں
الَّذِيْ	أَرْسَلَهُ	إِلَى الْقَاضِيْ	الثَّانِيْ	فَشَهِدَا	عِنْدَ الْقَاضِيْ
وہ جو	اس نے اس کو بھیجا	طرف قاضی	دوسرا	پس انہوں گواہی دی	قاضی کے پاس
الثَّانِيْ	أَنَّهُ	كِتَابُهُ	وَأَنَّهُ	أَشْهَدَ	هُمْ
دوسرا	بے شک وہ	اس کا خط	اور بے شک وہ	میں نے گواہی دی	ان کو
وَقَدْ قِيْلَ	أَنَّهُ	يَكْتَفِيْ	فِيْهِ	بِخَطِّ	الْقَاضِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تحقیق کہا گیا	بے شک وہ	کفایت کرتا ہے	اس میں	خط کے ساتھ	قاضی
وَاَنَّهٗ	بِهِ الْعَمَلُ	الْاَوَّلُ	وَاخْتَلَفَ	مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ
اور بے شک وہ	اس کے ساتھ عمل	پہلا	اور اختلاف کیا	امام مالک	اور امام شافعی
وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ	اِنْ	اَشْهَدَ	هُمْ	عَلٰى	الْكِتَابِ
اور ابوحنیفہ	اگر	اس نے گواہی دی	ان کو	پر	خط
وَلَمْ	يَقْرَأْ	عَلَيْهِمْ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَجُوْزُ
اور نہیں	پڑھا	ان پر	پس کہا	امام مالک	جائز ہے

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْحَنِيْفَةَ لَايَجُوْزُ وَلَا نَصِحُّ الشَّهَادَةُ وَاخْتَلَفُوْا فِي الْعِقَاصِ وَالْوِكَاءِ هَلْ يُقْضٰى بِهٖ فِي اللُّقْطَةِ دُوْنَ الشَّهَادَةِ اَمْ لَابُدَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ شَهَادَةٍ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: يَقْضِي بِذٰلِكَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَابُدَّمِنَ الشَّاهِدَيْنِ وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَوْلُ مَالِكٍ هُوَ اَجْرٰى عَلٰى نَصِّ الْاَحَادِيْثِ وَقَوْلُ الْغَيْرِ اَجْرٰى عَلَى الْاُصُوْلِ. وَمِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ قَضَاءُ الْقَاضِيْ بِعِلْمِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعُلَمَآءِ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْقَاضِيَ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِي التَّعْدِيْلِ وَالتَّجْرِيْحِ وَاَنَّهٗ اِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ بِصِدٍّ وَّ عِلْمِهٖ لَمْ يَقْضِ بِهٖ وَاَنَّهٗ يَقْضِيْ شَاهِدَيْنِ لِاِقْرَارِ الْخَصْمِ وَانْكَارِهٖ وَكَذٰلِكَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهٗ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِيْ تَغْلِيْبِ حُجَّةِ اَحَدِ الْخَصْمَيْنِ عَلٰى حُجَّةِ الْاٰخَرِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافٌ وَاخْتَلَفُوْا اِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ خِلَافٌ وَقَالَ قَوْمٌ لَايُرَدُّحُكْمُهٗ اِذَا كَانَ حُكْمًا بِقِيَاسٍ وَهٰذَالِكَ سِمَاعٌ مِنْ كِتَابٍ اَوْسُنَّةٍ تُخَالِفُ الْقِيَاسَ وَهُوَ الْاَعْدَلُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْقِيَاسُ تَشْهَدُ لَهُ الْاُصُوْلُ وَالْكِتَابُ مُحْتَمِلٌ وَالسُّنَّةُ غَيْرُ مُتَوَاتِرَةٍ وَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْمَلَ عَلَيْهِ مَنْ غَلَّبَ الْقِيَاسَ مِنَ الْفُقَهَاءِ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ عَلَى الْاَثَرِ مِثْلَ مَا يُنْسَبُ اِلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ بِاتِّفَاقٍ وَاِلٰى مَالِكٍ بِاخْتِلَافٍ. وَاخْتَلَفُوْا هَلْ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ عَلٰى اَحَدٍ دُوْنَ بَيِّنَةٍ اَوْ اِقْرَابٍ اَوْلَا يَقْضِيْ اِلَّا بِالدَّلِيْلِ وَالْاِقْرَارِ؟ فَقَالَ مَالِكٌ وَاَكْثَرُ اَصْحَابُهٗ: لَايَقْضِيْ اِلَّا بِالْبَيِّنَاتِ اَوِ الْاِقْرَارِ وَبِهٖ قَالَ اَحْمَدُ وَشُرَيْحٌ.

ترجمہ: اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ شہادت صحیح نہیں لقطہ (گری پڑی چیز جسے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اٹھایا ہو اور اس کا اعلان کرے تاکہ مالک لے جائے) کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا اس میں صرف تھیلی وغیرہ یا ڈھکنے کی بنیاد پر ملکیت کا فیصلہ ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ مدعی شہادت پیش نہ کر سکے یا یہ کہ شہادت ضروری ہے؟ امام مالکؒ نے کہا کہ اس پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر فیصلہ جائز نہیں بلکہ شہادت ضروری ہے امام مالکؒ کا قول احادیث کی نص پر جب کہ دوسرے فقہاء کا قول اصول پر جاری کیا گیا ہے۔

اس باب میں علماء کا جن مسائل میں اختلاف ہے ان میں سے ایک قاضی کا اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے' علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گواہوں کی تعدیل و تجریح (عادل ہونے اور تزکیہ میں) اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے اور جب گواہ اس کے علم کے مخالف شہادت دیں تو وہ اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے' (بلکہ گواہی پر فیصلہ کرے) اسی طرح قاضی کسی فریق مقدمہ کے اقرار یا انکار کا بھی اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے اور اس مسئلہ میں امام مالکؒ کا اختلاف ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاضی کسی فریق مقدمہ کے اقرار یا انکار پر دو گواہ مقرر کرے اور اسی طرح فقہا کا اس پر بھی اجماع ہے کہ کسی فریق مقدمہ کی دلیل کو دوسرے کی پر غالب کرنے کا فیصلہ بھی وہ اپنے علم سے کر سکتا ہے جب کہ اس میں کوئی اختلاف نہ ہو لیکن جب اس مسئلہ میں اختلاف ہو تو پھر فقہاء کا اس میں اختلاف ہے۔ فقہاء کے ایک گروہ نے کہا کہ جب تک اس کا فیصلہ اجماع سے تصادم نہ ہوا تو اسے رد نہیں کیا جائے گا اور کچھ فقہاء نے کہا کہ جب اس کا فیصلہ شاذ ہو (تو بھی مانا جائے گا) اور کچھ فقہاء کے نزدیک اس کا اس وقت رد کیا جائے گا جب وہ قیاس کی بنیاد پر ہو اور کتاب و سنت کے دلائل اس کے خلاف ہوں اور یہی زیادہ انصاف کے مطابق معلوم ہوں' لیکن اگر فیصلہ کی بنیاد ایسے قیاس پر ہو جس کی اصول شرع گواہی دیں اور کتاب اللہ میں اس کے حق میں احتمال پائے جائیں اور سنت غیر متواترہ سے بھی ہو تو اسے کا فیصلہ رد نہیں کیا جائے گا۔ اور فقہاء میں سے جنہوں نے قیاس کو بعض مواقع پر احادیث پر غالب کیا ہے اسے اسی صورت پر محمول کرنا مناسب ہوتا ہے۔ (یعنی یہ اس کی مثال ہے) یہ چیز ابو حنیفہ کی طرف بالاتفاق اور امام مالکؒ کی طرف بالاختلاف منسوب کی جاتی ہے۔

اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ (قاضی) شہادت یا اقرار کے بغیر اپنے علم کی بنیاد پر کسی مقدمہ کا فیصلہ کر سکتا ہے یا وہ ثبوت اور اقرار کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا پس امام مالکؒ اور ان کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ وہ ثبوت یا اقرار کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اور یہی رائے امام احمدؒ اور قاضی شریح کی ہے۔

وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا يَجُوْزُ	وَلَا	تَصِحُّ
اور کہا	امام شافعی	اور ابو حنیفہ	نہیں جائز	اور نہ	درست
الشَّهَادَةَ	وَاخْتَلَفُوْا	فِي الْعِفَاصِ	وَالْوِكَاءِ	هَلْ	يَقْضِيْ
گواہی	اور انہوں نے اختلاف کیا	ڈھکنا میں	اور سر بند	کیا	فیصلہ کیا جائے
بِهٖ فِيْ	اللُّقَطَةِ	دُوْنَ	الشَّهَادَةِ	أَمْ لَا بُدَّ	فِيْ ذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ میں	لفظ	سوائے	گواہی دینا	یا ضروری	اس میں
مِنْ شَهَادَةٍ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَقْضِيْ	بِذٰلِكَ	وَقَالَ
گواہی سے	پس کہا	امام مالک	فیصلہ کیا	اس کے ساتھ	اور کہا
الشَّافِعِيُّ	لَابُدَّ	مِنَ الشَّاهِدَيْنِ	وَكَذٰلِكَ	قَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ
امام شافعی	ضروری ہے	سے گواہی دینے والے	اور اسی طرح	کہا	ابوحنیفہ
وَقَوْلُ	مَالِكٍ	هُوَ	اَجْرٰى	عَلٰى نَصِّ	الْاَحَادِيْثِ
اور قول	امام مالک	وہ	جاری ہوگا	پر نص	احادیث
وَقَوْلُ الْغَيْرِ	اَجْرٰى	عَلَى	الْاُصُوْلِ	وَمِمَّا	اِخْتَلَفُوْا
اور قول غیر	جاری ہوگا	پر	اصول	اور اس سے	انہوں نے اختلاف کیا
فِيْهِ	مِنْ هٰذَا	الْبَابِ	قَضَاءُ	الْقَاضِيْ	بِعِلْمِهٖ
اس میں	اس سے	باب	فیصلہ	فیصلہ کرنے والا	اس کا علم
وَذٰلِكَ	اَنَّ الْعُلَمَاءَ	اَجْمَعُوْا	عَلٰى	اَنَّ الْقَاضِيَ	يَقْضِيْ
اور یہ	بے شک علماء	اتفاق کیا	پر	بے شک قاضی	وہ فیصلہ کرتا ہے
بِعِلْمِهٖ	فِي التَّعْدِيْلِ	وَالتَّجْرِيْحِ	وَاَنَّهٗ	اِذَا شَهِدَ	الشُّهُوْدُ
اس کا علم	انصاف میں	اور ستھرا	اور بے شک وہ	جب گواہی دی	گواہوں نے
بِضِدِّ	وَعِلْمِهٖ	لَمْ يَقْضِ	بِهٖ	وَاَنَّهٗ	يَقْضِيْ
خلاف	اور اس کا علم	نہ فیصلہ کرے	اس کے ساتھ	اور بے شک	وہ فیصلہ کرے
شَاهِدَيْنِ	لِاِقْرَارِ	الْخَصْمِ	وَاِنْكَارِهٖ	وَكَذٰلِكَ	اَجْمَعُوْا
دو گواہ	اقرار کی وجہ سے	مخالف	اور اس کا انکار	اور اسی طرح	اتفاق کیا
عَلٰى اَنَّهٗ	يَقْضِيْ	بِعِلْمِهٖ	فِيْ	تَغْلِيْبِ	حُجَّةِ
پر بے شک	فیصلہ کرتا ہے	اپنے علم کے ساتھ	میں	غالبا	حجت
اَحَدِ	الْخَصْمَيْنِ	عَلٰى حُجَّةِ	الْاٰخَرِ	اِذَا	لَمْ يَكُنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک	دو مخالف	پر حجت	دوسرا	جب	نہ ہو
فِیْ ذٰلِکَ	خِلَافٌ	وَاخْتَلَفُوْا	اِذَا	کَانَ	فِیْ
اس میں	خلاف	انہوں نے اختلاف کیا	جب	ہو	میں
اَلْمَسْئَلَةِ	خِلَافٌ	وَقَالَ	قَوْمٌ	لَا یُرَدُّ	حُکْمُهٗ
مسئلہ	خلاف	اور کہا	قوم نے	نہ لوٹایا جائے	اس کا حکم
اِذَا کَانَ	حُکْمًا	بِقِیَاسٍ	وَهٰذَا لِکَ	سِمَاعٌ	مِنْ
جب ہو	حکم	قیاس کے ساتھ	اور وہاں	سماع	سے
کِتَابٍ	اَوْ سُنَّةٍ	تُخَالِفُ	اَلْقِیَاسَ	وَهُوَ	اَلْاَعْدَلُ
کتاب	یا سنت	مخالف ہو	قیاس کے	اور وہ	زیادہ اعدل
اِلَّا اَنْ	یَکُوْنَ	اَلْقِیَاسُ	تَشْهَدُ	لَهٗ	اَلْاُصُوْلُ
مگر یہ کہ	ہو	قیاس	گواہی دی	اس کے لیے	اصول
وَالْکِتَابُ	مُحْتَمِلٌ	وَالسُّنَّةُ	غَیْرُ	مُتَوَاتِرَةٍ	وَهُوَ
اور خط	احتمال کیا ہوا	اور سنت	سوائے	متواترہ	اور وہ
اَلْوَجْهُ	اَلَّذِیْ	یَنْبَغِیْ	اَنْ یُّحْمَلَ	عَلَیْهِ	مَنْ غَلَبَ
وجہ	وہ	مناسب ہے	یہ کہ محمول کیا جائے	اس پر	وہ جو غالب ہو
اَلْقِیَاسَ	مِنَ الْفُقَهَاءِ	فِیْ مَوْضِعٍ	مِنَ الْمَوَاضِعِ	عَلَی	اَلْاَثَرِ
قیاس	اور فقہاء سے	میں جگہ	جگہوں سے	پر	طریقہ
مِثْلَ	مَا یُنْسَبُ	اِلٰی	اَبِیْ حَنِیْفَةَ	بِاتِّفَاقٍ	وَاِلٰی
مثل	جو منسوب کیا گیا	طرف	ابوحنیفہ	بالاتفاق	اور طرف
مالکٍ	بِاخْتِلَافٍ	وَاخْتَلَفُوْا	هَلْ	یَقْضِیْ	بِعِلْمِهٖ
امام مالک	اختلاف کے ساتھ	اور انہوں نے اختلاف کیا	کیا	فیصلہ کرے	اس کے علم سے
عَلٰی اَحَدٍ	دُوْنَ	بَیِّنَةٍ	اَوْ اَقْرَابٍ	اَوْ	لَا یَقْضِیْ
پر ایک	سوائے	گواہ	یا رشتہ دار	یا	نہ فیصلہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا	بِالدَّلِيْلِ	وَالْإِقْرَارُ	فَقَالَ	مَالِكٌ	وَاَكْثَرُ
مگر	دلیل کے ساتھ	اور اقرار	پس کہا	امام مالک نے	اور اکثر
اَصْحَابِهٖ	لَا يَقْضِيْ	إِلَّا	بِالْبَيِّنَاتِ	اَوِ الْإِقْرَارِ	وَبِهٖ قَالَ
اس کے ساتھی	نہ فیصلہ کرے	مگر	گواہوں کے ساتھ	یا اقرار	اور اس کے ساتھ کہا
اَحْمَدُ	وَشُرَيْحٌ				
امام احمد	وامام شریح نے				

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْكَرْخِيُّ وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَجَمَاعَةٌ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَّقْضِيَ بِعِلْمِهٖ وَلِكِلَا الطَّائِفَتَيْنِ سَلَفٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اعْتَمَدَ فِيْ قَوْلِهِ السَّمَاعَ وَالنَّظَرَ اَمَّا عُمْدَةُ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ مَنَعَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَمِنْهَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ اُنَاسًا مِنْهُمْ عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَاحَاهُ رَجُلٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمَا شَجَاجٌ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ فَاَعْطَاهُمُ الْاَرْشَ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اِنِّيْ خَاطِبُ النَّاسَ وَمُخْبِرُهُمْ اَنَّكُمْ قَدْ رَضِيْتُمْ اَرْضِيْتُمْ ؟ قَالُوْا نَعَمْ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَخَاطَبَ النَّاسَ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ وَقَالَ اَرَضِيْتُمْ ؟ قَالُوْا: لَا فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ ثُمَّ قَالَ اَرَضِيْتُمْ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَهٰذَا بَيَّنَ فِيْ اَنَّهُ لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمْ بِعِلْمِهٖ ﷺ وَاَمْوَالٍ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنٰى فَلِلتُّهْمَةِ اللَّاحِقَةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْقَاضِيْ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ لِلتُّهْمَةِ تَاْثِيْرًا فِي الشَّرْعِ مِنْهَا اَنْ لَّا يَرِثَ الْقَاتِلُ عَمَدًا عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ مَنْ قَتَلَهٗ وَمِنْهَا رَدُّهُمْ شَهَادَةَ الْاَبِ لِاِبْنِهٖ وَغَيْرُ ذٰلِكَ اَمَّا مِنْ طَرِيْقِ السَّمَاعِ فَحَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ مَعَ زَوْجِهَا اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ حِيْنَ قَالَ لَهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ شَكَتْ اَبَا سُفْيَانَ "خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ" دُوْنَ اَنْ يَّسْمَعَ قَوْلَ خَصْمِهَا وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ الْمَعْنٰى فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَحْكُمَ بِقَوْلِ الشَّاهِدِ الَّذِيْ هُوَ مَظْنُوْنٌ فِيْ حَقِّهٖ فَاُخْرٰى اَنْ يَحْكُمَ بِمَا هُوَ عِنْدَهٗ يَقِيْنٌ. وَخَصَّصَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ مَا يَحْكُمُ فِيْهِ الْحَاكِمُ بِعِلْمِهٖ قَالُوْا: لَا يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِي الْحُدُوْدِ وَيَقْضِيْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَخَصَّصَ اَيْضًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبُوْحَنِيْفَةَ الْعِلْمَ الَّذِيْ يَقْضِيْ بِهٖ فَقَالَ: يَقْضِيْ بِعِلْمِهِ الَّذِيْ عَلِمَهٗ فِيْ الْفُقَهَاءِ' وَلَايَقْضِيْ بِمَا عَلِمَهٗ قَبْلَ الْفُقَهَاءِ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّهٗ قَضٰى بِعِلْمِهٖ عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ. وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ مَالِكٍ: يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِيْ الْمَجْلِسِ' اَعْنِيْ بِمَا يَسْمَعُ وَاِنْ لَّمْ يُشْهَدْ عِنْدَهٗ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ كَمَا قُلْنَا' وَقَوْلُ الْمُغِيْرَةِ هُوَ اُخْرٰى عَلَى الْاُصُوْلِ' لِاَنَّ الْاَصْلَ فِيْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ لَايُقْضٰى اِلَّا بِدَلِيْلٍ وَاِنْ كَانَتْ غَلَبَةُ الظَّنِّ الْوَاقِعَةُ بِهٖ اَقْوٰى مِنَ الظَّنِّ الْوَاقِعِ بِصِدْقِ الشَّاهِدَيْنِ.

ترجمہ:

جب کہ امام شافعیؒ کوفی (امام ابوحنیفہ) ابوثورؒ اور فقہاء کے ایک گروہ نے کہا کہ قاضی اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے۔ اور ان دونوں فریقوں کے ساتھ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت ہے۔ اور ہر ایک نے اس بارے میں نقلی اور عقلی دلائل سے استدلال کیا ہے۔ جس گروہ نے قاضی کے علم سے فیصلہ کے جواز کا انکار کیا ہے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو معمرؒ نے زہریؒ سے' اس نے عروہ سے اور اس نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے: نبی ﷺ نے ابوجہم کو صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجا تو صدقہ کے واجب ہونے میں ایک شخص نے ان سے جھگڑا کیا جس سے ان کے درمیان زخموں تک نوبت پہنچ گئی' پس وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے انہیں ہر جانہ عطا کیا پھر حضورؐ نے فرمایا: میں ان لوگوں سے خطاب کرنے والا ہوں اور انہیں بتاؤں گا کہ تم راضی ہو' آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! پس رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور انہیں واقعہ بتایا' پھر فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا نہیں' پس مہاجروں نے انہیں پکڑنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر آئے۔ اور انہیں کچھ اور عطا کیا' پھر منبر پر تشریف لے آئے اور ان لوگوں سے پوچھا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! پس ان فقہاء نے کہا ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے علم کی بنیاد پر ان کے خلاف فیصلہ نہیں دیا تھا۔ اور ان فقہاء کی معنوی دلیل یہ ہے کہ اپنے علم سے فیصلہ کرنے میں قاضی پر الزام آتا ہے' اور فقہاء کا اجماع ہے کہ شرع میں الزام کو موثر مانا گیا ہے' جیسا کہ عمداً قتل کرنے والا جمہور فقہاء کے نزدیک (مقتول کا) وارث نہیں ہوسکتا۔ اور اسی طرح باپ کی شہادت کا بیٹے کے حق میں اسی الزام کے باعث قبول ہونا ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی مسائل ہیں جو جمہور فقہاء کی طرف سے سب کو علم میں ہیں۔

اور جنہوں نے قاضی کے اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کو جائز کہا ہے ان کی نقلی دلیل حضرت عائشہ کی حدیث ہے جس میں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے رسول اللہ ﷺ کے آگے اپنے خاوند ابوسفیان بن حرب کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے اس کے خاوند کی بات سنے بغیر اس سے فرمایا "بمعروف طریقے سے جو کچھ تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو اتنا لے لیا کر" اور عقلی دلیل یہ ہے کہ جب قاضی ایسے گواہوں کے بیان پر فیصلہ کرسکتا ہے جن کی جانبداری پر گمان یا شک ہو تو یہ بدرجہ اولیٰ جائز ہے کہ وہ اپنے یقینی علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔ ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے ایسے معاملات میں تخصیص کی ہے جس میں حاکم اپنے علم سے فیصلہ کرسکتا ہے اور کہا ہے کہ اپنے علم پر حدود کے مقدمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فیصلہ نہیں کرسکتا اور دوسرے معاملات میں کرسکتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس علم میں بھی تخصیص کی ہے جس کی بناء پر قاضی فیصلہ کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو علم اسے قاضی ہونے کے وقت حاصل ہوا اس کی بنیاد پر فیصلہ کرسکتا ہے اور اس سے قبل کے علم پر نہیں۔ اور حضرت عمر کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے ابوسفیان کے خلاف ایک بنی مخزوم کے ایک آدمی کے حق میں اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا تھا۔ امام مالکؒ کے بعض اصحاب نے کہا کہ قاضی مجلس قضاء میں اپنے علم سے فیصلہ کرسکتا ہے یعنی جو کچھ وہ سن رہا تھا اگرچہ اس کے پاس اس سلسلہ میں کوئی شہادت نہیں لائی گئی۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ جمہور کا قول ہے۔ اور مغیرہ کا قول اصول شرع کے زیادہ موافق ہے کیونکہ شریعت اسلامی میں اصول یہی ہے کہ دلیل کے بغیر فیصلہ نہ کیا جائے اگرچہ غلبہ ظن جو ذاتی علم سے حاصل ہوتا ہے وہ اس ظن سے زیادہ قوی ہوتا ہے جو کہ گواہوں کی سچائی سے حاصل ہوتا ہے۔

وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	وَالْكُوْفِيُّ	وَأَبُوْ ثَوْرٍ	وَجَمَاعَةٌ	لِلْقَاضِيْ
اور کہا	امام شافعی	اور کوفی	اور ثور	اور جماعت	قاضی کے لیے
أَنْ يَقْضِيَ	وِلِكِلَا	الطَّائِفَتَيْنِ	سَلَفٌ	مِنَ الصَّحَابَةِ	وَالتَّابِعِيْنَ
یہ کہ وہ فیصلہ کرے	اور ہر ایک	دو گروہ	پیچھے	صحابہ سے	اور تابعین
وَ	كُلُّ	وَاحِدٍ	مِنْهُمَا	اِعْتَمَدَ	فِيْ
اور	ہر	ایک	ان میں سے	اعتماد کیا	میں
قَوْلِهِ	السِّمَاعَ	وَ	النَّظَرَ	أَمَّا	عُمْدَةُ
اس کا قول	سماع	اور	نظر	بہرحال	دلیل
الطَّائِفَةِ	الَّتِيْ	مَنَعَتْ	مِنْ ذٰلِكَ	فَمِنْهَا	حَدِيْثُ
گروہ	وہ	انکار کیا	اس سے	پس ان سے	حدیث
مَعْمَرٍ	عَنِ الزُّهْرِيِّ	عَنْ عُرْوَةَ	عَنْ عَائِشَةَ	أَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ
معمر	زہری سے	عروہ سے	عائشہ سے	بے شک	نبی ﷺ
بَعَثَ	أَبَاجُهَيْمٍ	عَلٰى صَدَقَةٍ	فَلَاحَاهُ	رَجُلٌ	فِيْ فَرِيْضَةٍ
بھیجا	ابوجہیم نے	پر صدقہ	جھگڑا ہوگیا	مرد	فریضہ میں
فَوَقَعَ	بَيْنَهُمَا	شُجَاعٌ	فَاتَوْا	النَّبِيَّ ﷺ	فَأَخْبَرُوْهُ
پس واقع ہوا	ان کے درمیان	زخم	پس وہ آئے	نبی ﷺ	پس انہوں نے خبر دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَعْطَاهُمْ	الْأَرْشَ	ثُمَّ قَالَ	عَلَيْهِ	الصَّلَاةُ	وَالسَّلَامُ
آپ نے ان کو عطا کیا	تاوان	پس کہا	پر	درود	اور سلام
إِنِّي	خَاطِبٌ	النَّاسَ	وَمُخْبِرٌ	هُمْ	أَنَّكُمْ
بے شک میں	خطاب کرتا ہوں	لوگ	اور خبر دینے والا	انہیں	بے شک تم
قَدْ رَضِيتُمْ	أَرَضِيتُمْ	قَالُوا	نَعَمْ	فَصَعِدَ	رَسُولُ اللهِ
تحقیق تم راضی ہو	کیا تم راضی ہو	انہوں نے کہا	جی ہاں	پس آپ چڑھے	اللہ کے رسول
ﷺ	الْمِنْبَرَ	فَخَاطَبَ	النَّاسَ	وَذَكَرَ	الْقِصَّةَ
ﷺ	منبر	پس آپ نے خطبہ دیا	لوگ	اور ذکر کیا	معاملہ
وَقَالَ	أَرَضِيتُمْ	قَالُوا:	لَا فَهُمْ	بِهِمْ	الْمُهَاجِرُونَ
اور کہا	کیا تم راضی ہو	انہوں نے کہا	نہیں ارادہ کیا	ان سے	مہاجر
فَنَزَلَ	رَسُولُ اللهِ ﷺ	فَأَعْطَاهُمْ	ثُمَّ صَعِدَ	الْمِنْبَرَ	فَخَطَبَ
پس آپ اترے	اللہ کے رسول ﷺ	پس آپ نے دیا ان کو	پھر آپ چڑھے	منبر	پس خطاب کیا
ثُمَّ قَالَ	أَرَضِيتُمْ	قَالُوا:	نَعَمْ	قَالَ:	فَهٰذَا
پھر کہا	کیا تم راضی ہو	انہوں نے کہا	جی ہاں	اس نے کہا	پس یہ
بَيِّنٌ	فِي أَنَّهُ	لَمْ يَحْكُمْ	عَلَيْهِمْ	بِعِلْمِهِ	ﷺ
مطابق	میں بے شک وہ	نہیں فیصلہ کیا	ان پر	اپنا علم	ﷺ
جِهَةِ	الْمَعْنَى	فَلِلتُّهْمَةِ	اللَّاحِقَةِ	فِي ذٰلِكَ	لِلْقَاضِي
جہت	معنی	تو تہمت	لائق ہوتی ہے	اس میں	قاضی کے لیے
وَقَدْ	أَجْمَعُوا	أَنَّ	التُّهْمَةَ	تُؤَثِّرُ	فِي الشَّرْعِ
اور تحقیق	انہوں نے اتفاق کیا	بے شک	تہمت	تاثیر کرنا	شرع میں
مِنْهَا	أَنْ	لَا يَرِثَ	الْقَاتِلُ	عَمْدًا	عِنْدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے	یہ کہ	نہیں وارث	قتل کرنے والا	جان بوجھ کر	نزدیک
الْجَمْهُوْرِ	مَنْ	قَتَلَهُ	وَمِنْهَا	رَدُّهُمْ	شَهَادَةَ
جمہور	جس نے	اس نے اسے قتل کیا	اور اس سے	ان کو رد کر دیا	گواہی دینا
الْاَبِ	لِابْنِهِ	وَغَيْرِ	ذٰلِكَ	اَمَّا	مِنْ طَرِيْقِ
باپ	اس کے بیٹے کے لیے	اور سوائے	اس	بہر حال	سے دلائل
السَّمَاعِ	فَحَدِيْثُ	عَائِشَةَ	فِيْ	هِنْدِ بِنْتِ	عُقْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ
نقلی	پس حدیث	عائشہ	میں قصہ	ہند بیٹی	عقبہ بن ربیعہ
مَعَ	زَوْجِهَا	اَبِيْ سُفْيَانَ	بْنِ حَرْبٍ	حِيْنَ	قَالَ
ساتھ	اس کا خاوند	ابوسفیان	بن حرب	وقت	اس نے کہا
لَهَا	عَلَيْهِ	الصَّلَاةُ	وَالسَّلَامُ	وَقَدْ	شَكَتْ
اس کے لیے	اس پر	درود	اور سلام	اور تحقیق	اس نے شکایت کی
اَبَا سُفْيَانَ	خُذِيْ	مَا يَكْفِيْكِ	وَوَلَدَكِ	بِالْمَعْرُوْفِ	دُوْنَ
ابوسفیان	تو لے لے	جو کافی ہو تجھے	اور تیری اولاد	بھلائی کے ساتھ	سوا
اَنْ يُّسْمَعَ	قَوْلَ	خَصْمِهَا	وَاَمَّا	مِنْ طَرِيْقِ	الْمَعْنٰى
یہ کہ سنے	قول	مخالف اس کا	اور بہر حال	سے دلیل	معنی
فَاِنَّهُ	اِذَا كَانَ	لَهُ	اَنْ يَّحْكُمَ	بِقَوْلِ	الشَّاهِدِ
پس بے شک	جب ہو	اس کے لیے	یہ کہ وہ فیصلہ کرے	قول کے ساتھ	گواہ
الَّذِيْ	هُوَ مَظْنُوْنٌ	فِيْ حَقِّهِ	فَاُخْرٰى	اَنْ يَّحْكُمَ	بِمَا هُوَ
جو	وہ گمان	میں اس کے حق	پس دوسرا	یہ کہ وہ فیصلہ کرے	اس کے ساتھ وہ
عِنْدَهُ	يَقِيْنٌ	وَخَصَّصَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	وَاَصْحَابُهُ	مَا يَحْكُمُ
اس کے پاس	علم یقینی	اور خاص کیا	ابوحنیفہ	اور ان کے ساتھیوں نے	جو فیصلہ کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِ	الْحَاكِمُ	بِعِلْمِهٖ	قَالُوْا:	لَا يَقْضِيْ	بِعِلْمِهٖ
اس میں	حاکم	اپنے علم کے ساتھ	انہوں نے کہا	نہیں فیصلہ کرسکتا	اپنے علم کے ساتھ
فِي الْحُدُوْدِ	وَيَقْضِيْ	فِيْ غَيْرِ	ذٰلِكَ	وَخَصَّصَ	أَيْضًا
حدود میں	اور وہ فیصلہ کرتا ہے	میں علاوہ	اس	اور خاص کیا	بھی
أَبُوْ حَنِيْفَةَ	الْعِلْمَ	الَّذِيْ	يَقْضِيْ	بِهٖ	فَقَالَ
ابوحنیفہ	علم	وہ جو	فیصلہ کرتا	اس کے ساتھ	پس اس نے کہا
يَقْضِيْ	بِعِلْمِهٖ	الَّذِيْ	عَلِمَهٗ	فِي الْفُقَهَاءِ	وَلَا يَقْضِيْ
وہ فیصلہ کرتا ہے	اپنے علم کے ساتھ	وہ جو	اس کو علم ہے	میں فقہاء	اور نہیں وہ فیصلہ کرتا
بِمَا	عَلِمَهٗ	قَبْلَ	الْفُقَهَاءِ	وَرُوِيَ	عَنْ عُمَرَ
ساتھ جو	اس نے اسے جانا	پہلے	فقہاء	اور رویت کی گئی	عمر سے
أَنَّهٗ	قَضٰى	بِعِلْمِهٖ	عَلٰى	أَبِيْ سُفْيَانَ	لِرَجُلٍ
بے شک وہ	اس نے فیصلہ کیا	اپنے علم سے	پر	ابوسفیان	مرد کے لیے
مِنْ	بَنِيْ مَخْزُوْمٍ	وَقَالَ	بَعْضُ	أَصْحَابِ	مَالِكٍ
سے	بنی مخزوم	اور کہا	بعض نے	ساتھی	امام مالک
يَقْضِيْ	بِعِلْمِهٖ	فِي الْمَجْلِسِ	أَعْنِيْ	بِمَا	يَسْمَعُ
وہ فیصلہ کرت ہے	اپنے علم سے	مجلس میں	میری مراد	ساتھ جو	وہ سنتا ہے
وَإِنْ	لَمْ يَشْهَدْ	عِنْدَهٗ	بِذٰلِكَ	وَهُوَ	قَوْلٌ
اور اگر	اس نے گواہی نہیں دی	اس کے پاس	جس طرح	اور وہ	قول
جَمْهُوْرٍ	كَمَا قُلْنَا	وَقَوْلُ	الْمُغِيْرَةِ	هُوَ أُخْرٰى	عَلَى الْأُصُوْلِ
جمہور	جیسا کہ ہم نے کہا	اور قول	مغیرہ	وہ دوسرا	پر اصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لأنّ	الأصل	فِيْ هٰذِهِ	الشَّرِيْعَةِ	لاَ يَقْضِيْ	إلاّ بِدَلِيْلٍ
کیونکہ	اصل	اس میں	شریعت	نہ فیصلہ کیا جائے	مگر دلیل کے ساتھ
وَإِنْ كَانَتْ	غَلَبَةُ	الظَّنِّ	الْوَاقِعَةِ	بِهٖ	اَقْوٰى
اور اگر ہو	غالب	گمان	واقعہ	اس کے ساتھ	زیادہ قوی
مِنَ الظَّنِّ	الْوَاقِعِ	بِصِدْقِ	الشَّاهِدَيْنِ		
سے ظن	واقع ہونے والے	سچائی	گواہوں کی		

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْإِقْرَارِ

وَاَمَّا الْإِقْرَارُ: كَانَ بَيِّنًا فَلَا خِلَافَ فِيْ وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِهٖ وَاِنَّمَا النَّظْرُ فِيْ مَنْ يَّجُوْزُ اِقْرَارُهٗ مِمَّنْ لَايَجُوْزُ وَاِذَا كَانَ الْاِقْرَارُ مُحْتَمِلًا وَقَعَ الْخِلَافُ. اَمَّا مَنْ يَّجُوْزُ اِقْرَارُهٗ مِمَّنْ لَايَجُوْزُ فَقَدْ تَقَدَّمَ. وَاَمَّا عَدَدُ الْاِقْرَارَاتِ الْمُوْجِبَةِ فَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الْحُدُوْدِ وَلَاخِلَافَ بَيْنَهُمْ اَنَّ الْاِقْرَارَ مَرَّةً وَاحِدَةً عَامِلٌ فِي الْمَالِ. وَاَمَّا الْمَسَائِلُ الَّتِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنْ اِحْتِمَالِ اللَّفْظِ وَاَنْتَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَقِفَ عَلَيْهِ فَمِنْ كِتَابِ الْفُرُوْعِ.

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

وَاَمَّا عَلٰى مَنْ يَقْضِيْ وَلِمَنْ يَقْضِيْ؟ فَاِنَّ الْفُقَهَاءَ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ يَقْضِيْ لَيْسَ يُتَّهَمُ عَلَيْهِ. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ قَضَائِهٖ لِمَنْ يُتَّهَمُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوْزُ قَضَائُهٗ عَلٰى مَنْ لَا تَجُوْزُ عَلَيْهِ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ قَوْمٌ: يَجُوْزُ لِاَنَّ الْقَضَاءَ يَكُوْنُ بِاَسْبَابٍ مَعَ لُزُوْمِهٖ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ الشَّهَادَةُ وَاَمَّا عَلٰى مَنْ يَقْضِيْ؟ فَاِنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ يَقْضِيْ عَلَى الْمُسْلِمِ الْحَاضِرِ. وَاخْتَلَفُوْا فِي الْغَائِبِ وَفِي الْقَضَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ فَاَمَّا الْقَضَاءُ عَلَى الْغَائِبِ فَاِنَّ مَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ قَالَا: يَقْضِيْ عَلَى الْغَائِبِ الْبَعِيْدِ الْغَيْبَةِ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ: لَايَقْضِيْ عَلَى الْغَائِبِ اَصْلًا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ الْمَاجِشُوْنَ وَقَدْ قِيْلَ عَنْ مَالِكٍ لَا يَقْضِيْ فِي الرِّبَاعِ الْمُسْتَحَقَّةِ فَعُمْدَةُ مَنْ رَاٰى الْقَضَاءَ حَدِيْثُ هِنْدٍ الْمُتَقَدِّمُ وَلَاحُجَّةَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ غَائِبًا عَنِ الْمِصْرِ وَعُمْدَةُ مَنْ لَّمْ يَرَى الْقَضَاءَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "فَاِنَّمَا اَقْضِيْ لَهٗ بِحَسَبِ مَااَسْمَعُ" وَمَارَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ حِيْنَ اَرْسَلَهٗ اِلَى الْيَمَنِ: "لَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقْضِ لِاَحَدِ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ وَ اَمَّا الْحُكْمُ عَلَى الذِّمِّيِّ فَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ثَلٰثَةَ اَقْوَالٍ: اَحَدُهَا اَنَّهُ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ اِذَا تَرَافَعُوْا اِلَيْهِ بِحُكْمِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَهُوَ مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ . وَالثَّانِيْ اَنَّهُ مُخَيَّرٌ وَبِهٖ قَالَ مَالِكٌ ' وَعَنِ الشَّافِعِيِّ الْقَوْلَانِ' وَالثَّالِثُ اَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَّحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ. فَعُمْدَةُ مَنِ اشْتَرَطَ مَجِيْئَهُمْ لِلْحَاكِمِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: "فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ "وَبِهٰذَا اَمْسَكَ مَنْ رَاٰى الْخِيَارَ. وَمَنْ اَوْجَبَهٗ اِعْتَمَدَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى: "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ " وَرَاٰى اَنَّ هٰذَا نَاسِخٌ لِاٰيَةِ التَّخْيِيْرِ وَاَمَّا مَنْ رَاٰى وُجُوْبَ الْحُكْمِ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَّمْ يَتَرَافَعُوْا' فَاِنَّهٗ اِحْتَجَّ بِاِجْمَاعِهِمْ عَلٰى اَنَّ الذِّمِّيَّ اِذَا سَرَقَ قُطِعَتْ يَدُهٗ.

چوتھی فصل اقرار کے بارے میں

اور اقرار جب کہ واضح ہو تو اس پر کیے گئے حکم کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں' بحث صرف اس مسئلہ میں ہے کہ کس کا اقرار جائز ہے اور کس کا اقرار ناجائز ہے اور جب اقرار میں احتمال ہو (یعنی اقرار واضح الفاظ میں نہ ہو) تو اس میں بھی فقہاء کا اختلاف واقع ہوا ہے۔ اور رہا یہ مسئلہ کہ کس کا اقرار جائز ہے اور کس کا جائز نہیں تو یہ بحث پہلے گزر چکی ہے اور جہاں تک فیصلہ کو واجب کرنے والے اقراروں کی تعداد کا تعلق ہے تو باب الحدود میں اس کا ذکر گزر چکا ہے اور فقہاء میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایک ہی دفعہ کا اقرار مالی معاملات میں موثر ہے۔ اور اس مسئلے میں جہاں جہاں اختلاف ہوا ہے تو وہ لفظ کے احتمال کی وجہ سے ہے اور اگر آپ چاہیں تو آپ اسے کتاب الضروع میں دیکھ سکتے ہیں۔

چوتھا باب کسی کے خلاف یا حق میں فیصلہ کے بارے میں

اور رہا یہ مسئلہ کہ قاضی کس کے خلاف اور کس کے حق میں فیصلہ دے تو پس فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ جس کا قاضی پر کوئی الزام نہ ہو تو قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اور جن کا قاضی پر (جانبداری کا) الزام ہو تو اس کے بارے میں قاضی کے فیصلے میں اختلاف ہوا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا کہ جس کے خلاف قاضی کی شہادت جائز نہیں اس کے خلاف اس کا فیصلہ بھی جائز نہیں۔ اور فقہاء ایک قوم نے کہا کہ ایسا جائز ہے کیونکہ فیصلہ معلوم اسباب کی بناء پر ہوتا ہے۔ اور ایسا شہادت کا حال نہیں جہاں تک کسی کے خلاف فیصلے کا تعلق ہے تو فقہاء اس پر متفق ہیں کہ وہ حاضر مسلمان کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہے۔ اور فقہاء کا غائب فریق اور اہل کتاب کے متعلق اختلاف ہوا ہے غیر حاضر شخص کے متعلق امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ جس فریق کا غائب ہونا لمبا ہو گیا ہو تو اس کے خلاف قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ وہ غائب کے خلاف بالکل فیصلہ نہیں کر سکتا' اور ابن ماجشون کی بھی یہی رائے ہے۔ امام مالکؒ سے ایک رائے یہ بھی ہے کہ وہ ایسی منقولہ جائداد میں فیصلہ نہیں کر سکتا جن میں غائب کے علاوہ دوسروں کا بھی حق ہو۔ پس جنہوں نے غائب فریق کے خلاف فیصلہ کو جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل ہند کی گزشتہ حدیث ہے مگر اس حدیث میں ان کے لیے ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نہیں کیونکہ ابوسفیان اس وقت شہر سے غائب نہ تھا۔ اور جن لوگوں کے نزدیک غائب کے خلاف فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا ان کی دلیل حضور ﷺ کا یہ قول ہے کہ ''میں تو وہی فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق بیان سن لیتا ہوں'' اور وہ حدیث بھی دلیل ہے جو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ علی سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کو روانہ کرتے وقت فرمایا تھا: فریقین میں سے ایک کے لیے فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کو بھی سن نہ لو' اور جہاں تک ذمی کے خلاف فیصلہ کا تعلق ہے اس میں تین اقوال ہیں' ایک یہ کہ جب ذمی لوگ قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لائیں تو وہ ان میں مسلمانوں کی مانند شرعی فیصلہ کرے اور یہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ قاضی کو اختیار ہے فیصلہ کرے یا نہ کرے اور یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ اور امام شافعی سے ایسے دونوں اقوال منسوب ہیں۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ خواہ ذمی قاضی کو اپنا قاضی نہ بنائیں تب بھی ان میں فیصلہ کرنا واجب ہے۔ مسلم قاضی کے فیصلہ کے لیے جن لوگوں نے ذمی کے قاضی کے پاس آنے کی شرط لگائی ہے ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے ''پس اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو ان میں فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں'' اور قاضی کے اس سلسلہ میں اختیار کی رائے رکھنے والے بھی اسی آیت کو اپنی دلیل بناتے ہیں۔ اور جنہوں نے اس بارے میں فیصلہ کو لازم قرار دیا ہے ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ اشارد ہے: ''اور یہ کہ تو ان میں فیصلہ کر'' انہوں نے کہا اس آیت نے اختیار کو منسوخ کر دیا ہے دن لوگوں نے کہا کہ چاہے وہ ذمی مقدمہ بھی لائیں تو بہر صورت ان کا فیصلہ کرنا واجب ہے ان کی دلیل فقہاء کا یہ اجماع ہے کہ ذمی اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وَاَمَّا	اَلْاِقْرَارُ	كَانَ	بَيِّنًا	فَلَا خِلَافَ	فِيْ وُجُوْبِ
اور بہر حال	اقرار	ہو	واضح	پس نہیں اختلاف	میں واجب
اَلْحُكْمِ	بِهٖ	وَاِنَّمَا	اَلنَّظَرُ	فِيْمَنْ	يَجُوْزُ
حکم	اس کے ساتھ	اور بے شک	نظر	اس میں	جائز ہے
اِقْرَارُهٗ	مِمَّنْ	لَا يَجُوْزُ	وَاِذَا كَانَ	اَلْاِقْرَارُ	مُحْتَمِلًا
اس کا اقرار	اس سے	نہیں جائز	اور جب ہو	اقرار	احتمال رکھنے والا
وَقَعَ	اَلْخِلَافُ	اَمَّا	مَنْ يَجُوْزُ	اِقْرَارُهٗ	مِمَّنْ
واقع ہوا	اختلاف	بہر حال	جو جائز ہے	اس کا اقرار	اس سے
لَا يَجُوْزُ	فَقَدْ	تَقَدَّمَ	وَاَمَّا	عَدَدُ	اَلْاِقْرَارَاتِ
نہیں جائز	پس تحقیق	پہلے	اور بہر حال	تعداد	اقرار
اَلْمُوْجِبَةِ	فَقَدْ	تَقَدَّمَ	فِيْ بَابِ	اَلْحُدُوْدِ	وَلَا خِلَافَ
واجب	پس تحقیق	گزر چکا	باب میں	حدود	اور نہیں اختلاف
بَيْنَهُمْ	اَنَّ اَلْاِقْرَارَ	مَرَّةً وَاحِدَةً	عَامِلٌ	فِيْ اَلْمَالِ	وَاَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے درمیان	بے شک اقرار	ایک بار	عامل	میں مال	اور بہر حال
اَلْمَسَائِل	اَلَّتِیْ	اِخْتَلَفُوْا	فِیْهَا	مِنْ ذٰلِکَ	فَهُوَ
مسائل	وہ جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اس سے	پس وہ
مِنْ قِل	اِحْتِمَالِ	اللَّفْظِ	وَاَنْتَ	اِنْ اَحْبَبْتَ	اَنْ تَقِفَ
سے صرف اور صرف	احتمال	لفظ	اور تو	اگر پسند کرے	یہ کہ ٹھہرے
عَلَيْهِ	فَمِنْ	بَابِ	الْفُرُوْعِ		
اس پر	پس سے	باب	فروع		
وَاَمَّا	عَلٰى مَنْ	يَقْضِىْ	وَلِمَنْ	يَقْضِىْ	فَاِنَّ
اور بہر حال	پر جو	فیصلہ دے	اور اس کے لیے	فیصلہ دے	پس بے شک
اَلْفُقَهَاءَ	اِتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهٗ	يَقْضِىْ	بِنْ
فقہاء	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	فیصلہ کرے	
لَيْسَ	يُتَّهَمُ	عَلَيْهِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِىْ	قَضَائِهٖ
نہیں	وہ تہمت والا	اس پر	اور اختلاف کیا	میں	اس کا فیصلہ
لِمَنْ	يُتَّهَمُ	عَلَيْهِ	فَقَالَ	مَالِکٌ	لَا يَجُوْزُ
اس کے لیے	تہمت ہوگی	اس پر	پس کہا	امام مالک	نہیں جائز
قَضَاؤُهٗ	علیٰ	مَنْ	لَا تَجُوْزُ	عليه	شهادَتهُ
اس کا فیصلہ	پر	جو	نہیں جائز	اس پر	اس کی گواہی
وَقَالَ	قَوْمٌ	يَجُوْزُ	لِاَنَّ	اَلْقَضَاءَ	يَكُوْنُ
اور کہا	ایک قوم نے	جائز ہے	کیونکہ	فیصلہ	ہو
بِاَسْبَابٍ	مَعْلُوْمَةٍ	وَلَيْسَ	كَذٰلِکَ	اَلشَّهَادَةُ	وَاَمَّا
اسباب کے ساتھ	جو معلوم ہو	اور نہیں	اسی طرح	گواہی	اور بہر حال
مَنْ يَقْضِىْ	فَاِنَّهُمْ	اتَّفَقُوْا	عَلٰى	اَنَّهٗ	يَقْضِىْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو فیصلہ کرتا ہے	پس بے شک انہوں نے	اتفاق کیا	پر	بے شک وہ	فیصلہ کرتا ہے
عَلَى الْمُسْلِمِ	الْحَاضِرِ	وَاخْتَلَفُوْا	فِي الْغَائِبِ	وَفِي الْقَضَاءِ	عَلٰى
مسلم پر	حاضر	اور اختلاف کیا	غائب میں	اور قضاء میں	پر
أَهْلِ الْكِتَابِ	فَأَمَّا	الْقَضَاءُ	عَلَى الْغَائِبِ	فَإِنَّ مَالِكًا	وَالشَّافِعِيُّ
اہل کتاب	بہرحال	قضاء	غائب پر	پس بے شک امام مالک	اور امام شافعی
قَالاَ	يَقْضِيْ	عَلَى الْغَائِبِ	الْبَعِيْدِ	الْغَيْبَةِ	وَقَالَ
دونوں نے کہا	وہ فیصلہ کرتا ہے	غیر حاضر پر	دور	غیر حاضر	اور کہا
أَبُوْ حَنِيْفَةَ	لاَ يَقْضِيْ	عَلَى الْغَائِبِ	أَصْلاً	وَبِهٖ	قَالَ
ابوحنیفہ نے	وہ نہیں فیصلہ کرتا	غائب پر	بالکل	اور اس کے ساتھ	اس نے کہا
ابْنُ	الْمَاجِشُوْنَ	وَقَدْ	قِيْلَ	عَنْ مَالِكٍ	لاَ يَقْضِيْ
بیٹا	ماجشون	اور تحقیق	کہا گیا	امام مالک سے	وہ فیصلہ نہیں کرتا
فِي الرِّبَاعِ	الْمُسْتَحِقَّةِ	فَعُمْدَةٌ	مَنْ رَأٰى	الْقَضَاءَ	حَدِيْثُ
میں جائداد	غیر منقولہ	پس عمدہ	جس نے رائے دی	فیصلہ	حدیث
هِنْدٍ	الْمُقَدَّمِ	وَلاَ حُجَّةَ	فِيْهِ	لأَنَّهٗ	لَمْ يَكُنْ
ہند کی	پیش کرتے ہیں	اور نہیں دلیل	اس میں	کیونکہ	نہ ہو
غَائِبًا	عَنِ الْمِصْرِ	وَعُمْدَةٌ	مِمَّنْ	لَمْ يَرَ	الْقَضَاءَ
غائب	سے شہر	اور عمدہ	جو	نہیں دیکھا	فیصلہ
قَوْلُهٗ	عَلَيْهِ	الصَّلاَةُ	وَالسَّلاَمُ	فَإِنَّمَا	أَقْضِي
اس کا قول	اس پر	درود	اور سلام	پس بے شک	میں فیصلہ کرتا ہے
لَهٗ	بِحَسَبِ	مَا اَسْمَعُ	وَمَا رَوَاهُ	أَبُوْ دَاوٗدَ	وَغَيْرُهٗ
اس کے لیے	ایسے سبب کے ساتھ	جو میں نے سنا	اور جو روایت کیا اسے	امام داود	وغیرہ اس کا
عَنْ عَلِيٍّ	أَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ	قَالَ	لَهٗ	حِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علی	بے شک	نبی ﷺ	اس نے کہا	اس کے لیے	وقت
أَرْسَلَهُ	إِلَى الْيَمَنِ	لَا تَقْضِ	لِأَحَدٍ	الْخَصْمَيْنِ	حَتّٰى
اس نے اسے بھیجا	یمن کی طرف	نہ فیصلہ کرتو	ایک کے لیے	دوفریقین	یہاں تک
تَسْمَعَ	مِنَ الْآخَرِ	وَأَمَّا الْحُكْمُ	عَلَى الْمِيِّتِ	فَإِنَّ	فِي ذٰلِكَ
سنے تو	دوسرے سے	اور بہرحال حکم	غیر مسلم پر	بے شک	اس میں
ثَلَاثَةُ	أَقْوَالٍ	أَحَدُهَا	أَنَّهُ	يَقْضِيْ	بَيْنَهُمْ
تین	اقوال	ان میں سے ایک	بے شک وہ	فیصلہ کرتا ہے	ان کے درمیان
إِذَا تَرَافَعُوْا	إِلَيْهِ	بِحُكْمِ	الْمُسْلِمِيْنَ	وَهُوَ	مَذْهَبُ
جب انہوں نے اٹھایا	اس کی طرف	حکم کے ساتھ	مسلمان	اور وہ	مذہب
أَبِيْ حَنِيْفَةَ	وَالثَّانِيْ	أَنَّهُ	مُخَيَّرٌ	وَبِهٖ	قَالَ مَالِكٌ
ابوحنیفہ	اور دوسرا	بے شک وہ	اختیار دیا ہوا	اور اس کے ساتھ	امام مالک نے کہا
وَعَنِ	الشَّافِعِيِّ	الْقَوْلَانِ	وَالثَّالِثُ	أَنَّهُ	وَاجِبٌ
اور سے	شافعی	دو قول	اور تیسرا	بے شک وہ	واجب ہے
عَلَى الْإِمَامِ	أَنْ يَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	وَإِنْ	لَمْ	يَتَحَاكَمُوْا
امام پر	یہ کہ وہ فیصلہ کرے	ان کے درمیان	اور اگر	نہیں	فیصلہ ہوگا
إِلَيْهِ	فَعُمْدَةٌ	مَنِ اشْتَرَطَ	مَجِيْئَهُمْ	لِلْحَاكِمِ	قَوْلُهُ
اس کی طرف	پس بہترین	جو اس نے شرط کی	ضمان لگانا	حاکم کے لیے	اس کا قول
فَإِنْ	جَائُوْكَ	فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	أَوْ أَعْرِضْ	عَنْهُمْ
پس اگر	وہ آئے آپ کے پاس	پس تو فیصلہ کر	ان کے درمیان	یا اعراض کر	ان سے
وَبِهٰذَا	اَتَمَسَّكَ	مَنْ رَأَى	الْخِيَارَ	وَمَنْ	أَوْجَبَهُ
اور ایسے ہی	کیا دلیل پکڑی	جو رائے رکھے	اختیار	اور جو	واجب قرار دیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلُهٗ	تَعَالٰی	وَاِنْ	اُحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	وَرَای
اس کا قول	بلند ذات	اور اگر	تو فیصلہ کر	ان کے درمیان	اور رائے دی
اَنَّ هٰذَا	نَاسِخٌ	لِاٰيَةٍ	التَّخْيِيْرِ	وَاَمَّا	مَنْ رَاٰی
بے شک یہ	ناسخ	آیت	اختیار	اور بہر حال	جن کی رائے
وُجُوْبُ	الْحُكْمِ	عَلَيْهِمْ	وَاِنْ	لَمْ يَتَرَافَعُوْا	فَاِنَّهٗ
ضروری کرنا	فیصلہ	ان پر	اور اگر	نہ آئے وہ	پس بے شک
اِحْتَجَّ	بِاِجْمَاعِهِمْ	عَلٰی	اَنَّ الذِّمِّيَّ	اِذَا سَرَقَ	قُطِعَتْ يَدُهٗ
دلیل ہے	ان کا اتفاق ہے	پر	بے شک ذمی	جب وہ چوری کرے	کاٹ دیا جائے گا اس کا ہاتھ

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

وَاَمَّا كَيْفَ يَقْضِيْ الْقَاضِيْ ' فَاِنَّهُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَيْهِ اَنْ يُّسَوِّيَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ فِي الْمَجْلِسِ ' وَاَنْ لَايَسْمَعَ مِنْ اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ ' وَاَنْ يَّبْدَاَ بِالْمُدَّعِيْ فَيَسْاَلُهُ الْبَيِّنَةَ اِنْ اَنْكَرَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ فَاِنْ كَانَ فِيْ مَالٍ وَجَبَتِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِاتِّفَاقٍ ' وَاِنْ كَانَتْ فِيْ طَلَاقٍ اَوْ نِكَاحٍ اَوْ قَتْلٍ وَجَبَتْ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى ' وَقَالَ مَالِكٌ: "لَاتَجِبُ اِلَّا مَعَ شَاهِدٍ ' وَاِذَا كَانَ فِي الْمَالِ فَهَلْ يَحْلِفُهُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِنَفْسِ الدَّعْوٰى اَمْ لَايَحْلِفُهُ حَتّٰى يُثْبِتَ الْمُدَّعِي الْخَلْطَةَ؟ اِخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ' فَقَالَ جُمْهُوْرُ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ اَلْيَمِيْنُ تَلْزَمُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِنَفْسِ الدَّعْوٰى لِعُمُوْمِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ' وَقَالَ مَالِكٌ لَاتَجِبُ الْيَمِيْنُ اِلَّا بِالْمُخَالَطَةِ ' وَقَالَ بِهَا السَّبْعَةُ مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِيْنَةِ ' وَعُمْدَةُ مَنْ قَالَ بِهَا النَّظَرُ اِلَى الْمَصْلَحَةِ لِكَيْ لَا يَتَطَرَّقَ النَّاسُ بِالدَّعَاوٰى اِلٰى تَعْيِيْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ' وَاِذَابَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ' وَمِنْ هُنَا لَمْ يَرَ مَالِكٌ اِخْلَافَ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا اِذَا ادَّعَتْ عَلَيْهِ الطَّلَاقَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهَا شَاهِدٌ ' وَكَذٰلِكَ اِخْتِلَافُ الْعَبْدِ سَيِّدَهٗ فِيْ دَعْوَى الْعِتْقِ عَلَيْهِ ' وَالدَّعْوٰى لَا تَخْلُوْا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ شَيْءٍ فِي الذِّمَّةِ اَوْ فِيْ شَيْءٍ بِعَيْنِهٖ ' فَاِنْ كَانَتْ فِي الذِّمَّةِ فَادَّعَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْبَرَاءَةَ مِنْ تِلْكَ الدَّعْوٰى وَاَنَّ لَهٗ بَيِّنَةً سُمِعَتْ مِنْهُ بَيِّنَتُهٗ بِاتِّفَاقٍ. وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ اِخْتِلَافٌ فِيْ عَقْدٍ وَقَعَ فِيْ عَيْنٍ مِثْلَ بَيْعٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ. وَاَمَّا اِنْ كَانَتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدَّعْوٰى فِيْ عَيْنٍ وَهُوَ الَّذِيْ يُسَمّٰى اِسْتِحْقَاقًا فَاِنَّهُمْ اِخْتَلَفُوْا هَلْ تُسْمَعُ بَيِّنَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. فَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَاتُسْمَعُ بَيِّنَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اِلَّا فِيْ النِّكَاحِ وَمَا يَتَكَرَّرُ وَقَالَ غَيْرُهُ: لَاتُسْمَعُ فِيْ شَيْءٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ: تُسْمَعُ اَعْنِيْ فِيْ اَنْ يَّشْهَدَ لِلْمُدَّعِيْ بَيِّنَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ مَالٌ لَهُ وَمِلْكٌ. فَعُمْدَةُ مَنْ قَالَ لَا تُسْمَعُ اَنَّ الشَّرْعَ قَدْ جَعَلَ بَيِّنَةَ ذِيْ حَيْرِ الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ فِيْ حَيْرِ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَوَجَبَ اَنْ لَايَنْقَلِبَ الْاَمْرُ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ هُمَا عِبَادَةً. وَسَبَبُ الْخِلَافِ هَلْ تُفِيْدُ بَيِّنَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مَعْنًى زَائِدًا عَلٰى كَوْنِ الشَّيْءِ الْمُدَّعٰى فِيْهِ مَوْجُوْدًا بِيَدِهٖ. اَمْ لَيْسَتْ تُفِيْدُ ذٰلِكَ؟ فَمَنْ قَالَ لَاتُفِيْدُ مَعْنًى زَائِدًا قَالَ: لَامَعْنٰى لَهَا وَمَنْ قَالَ تُفِيْدُ اِعْتَبَرَهَا. فَاِذَا قُلْنَا بِاِعْتِبَارِ بَيِّنَةِ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَوَقَعَ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْبَيِّنَتَيْنِ وَلَمْ يُثْبِتْ اِحْدَاهُمَا اَمْرًا زَائِدًا (مِمَّا لَايُمْكِنُ اَنْ يَتَكَرَّرَ فِيْ مِلْكِ ذِي الْمِلْكِ فَالْحُكْمُ عِنْدَ مَالِكٍ اَنْ يُّقْضٰى بِاَعْدَلِ الْبَيِّنَتَيْنِ وَلَا يُعْتَبَرُ الْاَكْثَرُ

ترجمہ: پانچواں باب: قضاء کی کیفیت کے بارے میں

اور رہا یہ مسئلہ کہ قاضی فیصلہ کس طرح کرے تو اس کے متعلق فقہاء کا اجماع ہے کہ قاضی پر واجب ہے کہ فریقین کے بیٹھنے میں برابری رکھے اور یہ بھی نہ ہو کہ ایک فریق کی بات تو سنے اور دوسرے کی نہ سنے۔ اور وہ سننا مدعی سے شروع کرے اور اس سے شہادت طلب کرے اگر مدعی علیہ دعوی کا انکار کردے اور اگر مدعی کے پاس گواہی نہ ہو تو اگر مقدمہ مال کے متعلق ہو تو مدعا علیہ پر تمام فقہاء کے نزدیک قسم واجب ہوگی۔ اور اگر یہ مقدمہ طلاق، نکاح یا قتل کے بارے میں ہو تو امام شافعیؒ کے نزدیک صرف دعوی سے ہی مدعا علیہ پر قسم واجب ہو جاتی ہے جب کہ امام مالکؒ نے کہا کہ یہ قسم ایک گواہ کے ساتھ واجب ہے اور جب مقدمہ مالی ہو تو کیا مدعا علیہ صرف دعوی کی وجہ سے ہی قسم کھائے گا یا وہ اس وقت تک قسم نہ کھائے گا جب تک کہ مدعی سرسری طور پر اسے ثابت نہ کردے؟ فقہاء کا اس میں اختلاف ہوا ہے پس جمہور فقہائے امصار نے کہا صرف دعوی سے ہی مدعا علیہ پر قسم لازم ہو جاتی ہے کیونکہ یہ ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے قول کے عموم سے ثابت ہے کہ مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعا علیہ کے پر ہے'' امام مالکؒ نے کہا کہ مدعا علیہ پر قسم اسوقت واجب ہوگی جب کہ مدعی سرسری طور پر اپنا مقدمہ ثابت کردے اور یہی رائے ساتوں فقہائے مدینہ کی ہے۔

جن لوگوں نے مدعا علیہ پر قسم آنے کے لیے مدعی کی طرف سے سرسری طور پر مقدمہ ثابت کرنے کی شرط لگائی ہے ان کے مدنظر مصلحت عامہ ہے تا کہ لوگ دعووں کے ذریعے ایک دوسرے کو تنگ کرنے اور تکلیف دینے نہ لگ جائیں۔ اسی وجہ سے امام مالک نے عورت کے مرد کے خلاف طلاق کے دعوی پر مرد پر قسم لازم نہیں ٹھہرائی جب تک کہ عورت کے پاس کم از کم ایک گواہ نہ ہو۔ اور اسی طرح غلام جب اپنے آقا کے خلاف اسے آزاد کرنے کا دعوی کرے (تو وہ بغیر گواہ کے اپنے آقا کو حلف نہیں دلوا سکتا) اور دعوی دو صورتوں میں ہوگا! یا تو کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگا جو دوسرے کے ذمہ واجب الاداء ہے اور یا کسی معین چیز کی نسبت میں ہوگا۔ اگر ایسی چیز پر ہے جو کسی کے ذمہ ہے اور مدعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ اس دعویٰ سے بری الذمہ ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس شہادت موجود ہے تو اس کی شہادت بالاتفاق سنی جائے گی۔ اور اسی طرح جب کسی معین چیز میں بیع وشراء وغیرہ کے عقد کے بارے میں اختلاف ہو تو مدعا علیہ اگر شہادت پیش کرنا چاہے تو اسے سنا جائے گا۔ لیکن اگر دعویٰ کسی معین چیز کے دعویٰ ہو جسے کہ استحقاق کہا جاتا ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ مدعا علیہ کی شہادت سنی جائے گی یا نہیں' امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ مدعا علیہ کی شہادت نکاح میں یا ایسی چیزوں میں جو بار بار نہیں ہوتیں سنی جائے گی اور دوسرے فقہاء نے کہا کہ اس کی شہادت کسی چیز میں بھی نہ سنی جائے گی۔ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ سنی جائے گی۔ میرا مطلب اس صورت میں ہے جب کہ مدعا علیہ کی شہادت مدعی کے لیے ثبوت فراہم کرے کہ فلاں چیز (مدعا کا) مال ہے اور اس کی ملکیت میں ہے۔

اور جن فقہاء نے کہا (مدعا علیہ کی شہادت) نہیں سنی جائے گی ان کی دلیل یہ ہے کہ شریعت نے ثبوت کو مدعی کے ذمہ اور قسم کو مدعا علیہ کے ذمہ ٹھہرایا ہے پس ضروری ہے کہ معاملہ برعکس نہ کیا جائے اور یہ ان دونوں کے نزدیک عبادت تھی' اور اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ آیا مدعا علیہ کی شہادت کسی چیز کے اس کے قبضہ میں ہونے پر زائد فائدہ (دلیل) ثابت کرتی یا نہیں' پس جس فقیہ نے کہا کہ وہ کسی زائد کا فائدہ نہیں دیتی اس نے کہا کہ وہ (گواہی) بے معنی ہے۔ اور جس نے کہا کہ وہ کسی زائد چیز کا فائدہ دیتی ہے اس نے اسے ثبوت میں معتبر قرار دیا پس اگر ہم مدعا علیہ کی شہادت کو معتبر قرار دیں تو اس سے دو ثبوتوں میں تعارض ہو جائے گا۔ اور ان میں سے کوئی کسی زائد امر کو ثابت نہیں کرتی جو کہ مالک کی ملکیت میں بار بار نہیں آتی۔ پس امام مالکؒ کے نزدیک دونوں (شہادتوں) میں سے جو انصاف سے زیادہ قریب ہو اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور زیادہ کا اعتبار نہ کیا جائے۔

وَاَمَّا	كَيْفَ	يَقْضِيْ	اَلْقَاضِيْ	فَاِنَّهُمْ	اَجْمَعُوْا
اور بہرحال	کس طرح	فیصلہ کرے	قاضی	تو بے شک ان کا	انہوں اتفاق کیا
عَلٰى اَنَّهُ	وَاجِبٌ	عَلَيْهِ	اَنْ يُّسَوِّيَ	بَيْنَ	اَلْخَصْمَيْنِ
اپر بے شک	واجب	اس پر	یہ کہ برابری کرے	درمیان	فریقین
فِيْ اَلْمَجْلِسِ	وَاَنْ	لَّا يَسْمَعَ	مِنْ اَحَدِهِمَا	دُوْنَ	اَلْاٰخَرِ
مجلس میں	اور یہ کہ	وہ نہیں سنتا	سے دونوں سے	علاوہ	دوسرے کے
وَاَنْ	يَّبْدَاَ	بِالْمُدَّعِيْ	فَيَسْاَلُهُ	اَلْبَيِّنَةَ	اِنْ اَنْكَرَ
اور یہ کہ	شروع کرے	مدعی کی	پس وہ اس سے پوچھتا ہے	گواہی	اگر انکار کرے
اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	وَاِنْ	لَمْ يَكُنْ	لَهٗ	بَيِّنَةٌ	فَاِنْ كَانَ
مدعیٰ علیہ	اور اگر	نہ ہو	اس کے لیے	گواہ	پس اگر ہو
فِيْ مَالٍ	وَجَبَتِ	اَلْيَمِيْنُ	عَلٰى	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	بِاتِّفَاقٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال میں	واجب ہوتی ہے	قسم	پر	مدعی علیہ	اتفاق کے ساتھ
وَإِنْ كَانَتْ	فِيْ طَلَاقٍ	أَوْ نِكَاحٍ	أَوْ قَتْلٍ	وَجَبَتْ	عِنْدَ
اور اگر ہو	طلاق میں	یا نکاح	یا قتل	واجب ہوتی ہے	نزدیک
الشَّافِعِيِّ	بِمُجَرَّدِ	الدَّعْوٰى	وَقَالَ	مَالِكٌ	لَا تَجِبُ
امام شافعی	خالی	دعوی	اور کہا	امام مالک نے	نہیں واجب
إِلَّا	مَعَ شَاهِدٍ	وَإِذَا كَانَ	فِي الْمَالِ	فَهَلْ	يَحْلِفُهُ
مگر	ساتھ گواہ	اور جب ہو	مال میں	پس کیا	قسم دے گا
الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	بِنَفْسِ	الدَّعْوٰى	أَمْ لَا	يَحْلِفُهُ	حَتّٰى
مدعی علیہ	اپنے خلاف	دعوی	یہ نہیں	قسم اٹھائے	یہاں تک
يَثْبُتَ	الْمُدَّعِيْ	الْخَلْطَةَ	اِخْتَلَفُوْا	فِيْ ذٰلِكَ	فَقَالَ
ثابت ہو	مدعی	گڑبڑ	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	پس کہا
جَمْهُوْرُ	فُقَهَاءِ	الْأَمْصَارِ	الْيَمِيْنَ	تَلْزَمُ	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ
جمہور	فقہاء	شہروں	قسم	لازم ہوتی ہے	مدعا علیہ
بِنَفْسِ	الدَّعْوٰى	لِعُمُوْمِ	قَوْلِهِ	عَلَيْهِ الصَّلَاةُ	وَالسَّلَامُ
اپنے	دعوی	عموم	اس کا قول	اس پر درود	اور سلام
اَلْبَيِّنَةُ	عَلَى الْمُدَّعِيْ	وَالْيَمِيْنُ	عَلَى	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	وَقَالَ
گواہی	مدعی پر	اور قسم	پر	مدعی علیہ	اور کہا
مَالِكٌ	لَا تَجِبُ	الْيَمِيْنُ	إِلَّا	بِالْمُخَالَطَةِ	وَقَالَ
امام مالک	نہیں واجب	قسم	مگر	گڑبڑ کے ساتھ	اور کہا
بِهَا السَّبْعَةُ	مِنْ فُقَهَاءِ	الْمَدِيْنَةِ	وَعُمْدَةٌ	مَنْ	قَالَ
یہی ساتوں	فقہاء سے	مدینہ	اور بہترین	جو شخص	اس نے کہا
بِهَا	النَّظْرُ	إِلٰى	الْمَصْلِحَةِ	لِكَيْلَا	يَتَطَرَّقَ
اس کے ساتھ	مدنظر	طرف	مصلحت	تاکہ نہ	کیچڑ اچھالتا ہے
النَّاسَ	بِالدَّعَاوِيْ	إِلٰى	تَعْيِيْنِ	بَعْضِهِمْ	بَعْضًا
لوگ	دعوی کے ساتھ	طرف	تنگ	ان کے بعض	بعض کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَابَهٗ	بَعْضِهِمْ	بَعْضًا	وَمِنْ هُنَا	لَمْ يَرَ	مَالِكٌ
اور مصیبت	ان کا بعض	بعض کو	اور سے یہاں	نہیں خیال کیا	امام مالک
اِخْلَافَ	اَلْمَرْاَةِ	زَوْجَهَا	اِذَا	اِدَّعَتْ	عَلَيْهِ الطَّلَاقَ
خلاف	عورت	اس کی بیوی	جب	دعوی کرے	اس پر طلاق
اِلَّا اَنَّهٗ	يَكُوْنُ	مَعَهَا	شَاهِدٌ	وَكَذٰلِكَ	اِخْلَافَ
مگر بے شک وہ	ہو	اس کے ساتھ	ایک گواہ	اور اسی طرح	خلاف
اَلْعَبْدِ	سَيِّدُهٗ	فِيْ دَعْوَى	اَلْعِتْقِ	عَلَيْهِ	وَالدَّعْوٰى
غلام	اپنے آقا	میں دعوی	عتق	اس پر	اور دعوی
لَا تَخْلُوْ	اَنْ تَكُوْنَ	فِيْ شَيْءٍ	فِي الذِّمَّةِ	اَوْ فِيْ شَيْءٍ	بِعَيْنِهٖ
نہیں خالی	یہ کہ ہو	چیز میں	ذمہ میں	یا چیز میں	معین
فَاِنْ كَانَتْ	فِي الذِّمَّةِ	فَالْمُدَّعٰى	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	اَلْبَرَاءَةُ	مِنْ تِلْكَ
پس اگر ہو	ذمہ میں	پس دعوی کیا	مدعیٰ علیہ	براءت	اس سے
الدَّعْوٰى	وَاَنَّ لَهٗ	بَيِّنَةً	سُمِعَتْ	مِنْهُ	بَيِّنَتُهٗ
دعوی	اور بے شک اس کے لیے	گواہ	سنی کی گئی	اس سے	اس کا گواہ
بِاتِّفَاقٍ	وَكَذٰلِكَ	اِنْ كَانَ	اِخْتِلَافٌ	فِيْ عَقْدٍ	وَقَعَ
اتفاق کے ساتھ	اور اسی طرح	اگر ہو	اختلاف کرنا	عقد میں	واقع ہوا
فِيْ عَيْنٍ	مِثْلَ بَيْعٍ	اَوْ غَيْرِ	ذٰلِكَ	وَاَمَّا	اِنْ كَانَتِ
عین میں	مثل بیع کے	یا سوا	اس کے	اور بہر حال	اگر ہو
الدَّعْوٰى	فِيْ عَيْنٍ	وَهُوَ الَّذِيْ	يُسَمّٰى	اِسْتِحْقَاقًا	فَاِنَّهُمْ
دعوی	عین میں	اور وہ جو	نام رکھا جائے گا	استحقاق	پس بے شک وہ
اِخْتَلَفُوْا	هَلْ	تُسْمَعُ	بَيِّنَةٌ	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	فَقَالَ
انہوں نے اختلاف کیا	کیا	سنے گا تو	گواہ	مدعیٰ علیہ	پس کہا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ	لَا تُسْمَعُ	بَيِّنَةٌ	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	اِلَّا فِي	النِّكَاحِ
ابوحنیفہ	نہیں سنے گا تو	گواہی	مدعیٰ علیہ	سوائے میں	نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَتَكَرَّرُ	وَقَالَ	غَيْرُهُ	لَا تُسْمَعُ	فِيْ شَيْءٍ	وَقَالَ
اور جو بار بار ہو	اور اس نے کہا	اس کے علاوہ	نہیں سنی جائی گی	چیز میں	اور اس نے کہا
مَالِكٌ	وَالشَّافِعِيُّ	تُسْمَعُ	اَعْنِيْ	فِيْ اَنْ	يَّشْهَدَ
امام مالک	اور امام شافعی	سنی جائی گی	میری مراد	میں یہ کہ	وہ گواہی دیتا ہے
لِلْمُدَّعِيْ	بَيِّنَةٌ	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	اَنَّهٗ	مَالٌ	لَهٗ
مدعی کے لیے	اس کے درمیان	مدعی علیہ	بے شک وہ	مال	اس کے لیے
وَمِلْكٌ	فَعُمْدَةٌ	مَنْ قَالَ	لَا تُسْمَعُ	اَنَّ الشَّرْعَ	قَدْ
اور ملک	پس بہتر	جس نے کہا	نہیں سنی جائے گی	بے شک شرع	تحقیق
جَعَلَ	بَيِّنَةً	فِيْ حَيِّزِ	الْمُدَّعٰى	وَالْيَمِيْنِ	فِيْ حَيِّزِ
اس نے بنایا	گواہ	ذمہ میں	مدعی	اور قسم	ذمہ میں
الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	فَوَجَبَ	اَنْ لَّا	يَنْقَلِبَ	الْاَمْرُ	وَكَانَ
مدعی علیہ	پس واجب ہے	یہ کہ نہیں	وہ بدلتا ہے	معاملہ	اور ہو
ذٰلِكَ	عِنْدَهُمَا	عِبَادَةً	وَسَبَبُ	الْخِلَافِ	هَلْ
یہ	دونوں کے نزدیک	عبادت	اور وجہ	اختلاف	کیا
تُفِيْدُ	بَيِّنَةُ	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	مَعْنًى	زَائِدًا	عَلٰى كَوْنِ
فائدہ دیتی ہے	گواہی	مدعی علیہ	معنی	زائد	پر ہو
الشَّيْءِ	الْمُدَّعٰى	فِيْهِ	مَوْجُوْدًا	بِيَدِهٖ	اَمْ لَيْسَتْ
شی	دعوی کرنے والا	اس میں	حاضر	اس کا ہاتھ	یہ نہیں ہے
تُفِيْدُ	ذٰلِكَ	فَمَنْ	قَالَ	لَا تُفِيْدُ	مَعْنًى
فائدہ دیتی ہے	یہ	پس جو شخص	اس نے کہا	نہیں فائدہ دیتی	معنی
زَائِدًا	قَالَ	لَا مَعْنًى	لَهَا	وَمَنْ	قَالَ
زائد	اس نے کہا	نہیں معنی	اس کے لیے	اور جس نے	کہا
تُفِيْدُ	اِعْتَبَرَهَا	فَاِذَا	قُلْنَا	بِاِعْتِبَارِ	بَيِّنَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ دیتی ہے	اس نے اعتبار کیا اس کا	پس جب	ہم نے کہا	اعتبار کرنا	گواہی
الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ	فَوَقَعَ	التَّعَارُضُ	بَیِّنَۃ	الْبَیِّنَتَیْنِ	وَلَمْ یَثْبُتْ
مدعیٰ علیہ	پس واقع ہے	تعارض	درمیان	دو شہادتیں	اور نہیں ثابت ہوتی
اِحْدَاهُمَا	اَمْرًا	زَائِدًا	مِمَّا	لَا یُمْکِنُ	اَنْ یَّتَکَرَّرَ
دونوں میں سے ایک	حکم	زائد	اس سے	نہیں ممکن	یہ کہ بار بار ہو
فِیْ مِلْکِ	ذِیْ مِلْکٍ	فَالْحُکْمُ	عِنْدَ	مَالِکٍ	اَنْ یَّقْضِیَ
ملک میں	ملک والا	پس حکم	نزدیک	امام مالک	یہ کہ وہ فیصلہ کرے
بِاَعْدَلِ	الْبَیِّنَتَیْنِ	وَلَا	یَعْتَبِرُ	الْاَکْثَرَ	
عدل کے ساتھ	گواہوں	اور نہیں	وہ اعتبار کرتا ہے	زیادہ	

وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ بَیِّنَۃُ الْمُدَّعِیْ اَوْلٰی عَلٰی اَصْلِهٖ وَلَا تَتَرَجَّحُ عِنْدَهٗ بِالْعَدَالَۃِ کَمَالَا تَتَرَجَّحُ عِنْدَ مَالِکٍ بِالْعَدَدِ' وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ: تَتَرَجَّحُ بِالْعَدَدِ' وَاِذَا تَسَاوَتْ فِی الْعَدَالَۃِ فَذٰلِکَ عِنْدَ مَالِکٍ کَلَا بَیِّنَۃٍ یُحْلَفُ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ' فَاِنْ نَکَلَ حَلَفَ الْمُدَّعِیْ وَوَجَبَ الْحَقُّ' لِاَنَّ یَدَ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ شَاهِدَۃٌ لَهٗ' وَلِذٰلِکَ جُعِلَ دَلِیْلُهٗ اَضْعَفَ الدَّلِیْلَیْنِ: اَعْنِی الْیَمِیْنَ. وَاَمَّا اِذَا اَقَرَّ الْخَصْمُ فَاِنْ کَانَ الْمُدَّعٰی فِیْهِ عَیْنًا فَلَاخِلَافَ اَنَّهٗ یُدْفَعُ اِلٰی مُدَّعِیْهِ. وَاَمَّا اِذَا کَانَ مَالًا فِی الذِّمَّۃِ' فَاِنَّهٗ یُکَلَّفُ الْمُقِرَّ غُرَمَاءَ الدَّعْوٰی اَلْعَدْمَ جَلَسَهٗ الْقَاضِیْ عِنْدَ مَالِکٍ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ عَدَمُهٗ' اَمَّا بِطُوْلِ السِّجْنِ اَوْ بِالْبَیِّنَۃِ اِنْ کَانَ مِنْهُمَا فَاِذَا الْاَخُ عُسْرَهٗ خَلّٰی سَبِیْلَهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: "وَاِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ" وَقَالَ قَوْمٌ : یُوَاجِرُهٗ' وَبِهٖ قَالَ اَحْمَدُ ' وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ' وَحُکِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا جُرِحَهَا الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ اَنَّ الْحُکْمَ یَسْقُطُ اِذَا کَانَ التَّجْرِیْحُ قَبْلَ الْحُکْمِ' وَاِنْ کَانَ بَعْدَ الْحُکْمِ لَمْ یَنْتَقِضْ عِنْدَ مَالِکٍ' وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: یَنْتَقِضُ. وَاَمَّا اِنْ رَجَعَتِ الْبَیِّنَۃُ عَنِ الشَّهَادَۃِ' فَلَا یَخْلُوْ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ قَبْلَ الْحُکْمِ اَوْبَعْدَهٗ' فَاِنْ کَانَ قَبْلَ الْحُکْمِ' وَاِنْ کَانَ بَعْدَ الْحُکْمِ لَمْ یَنْتَقِضْ عِنْدَ مَالِکٍ' وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: یَنْتَقِضُ. وَاَمَّا اِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجَعَتِ الْبَيِّنَةُ عَنِ الشَّهَادَةِ، فَلَا يَخْلُوْ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْحُكْمِ اَوْ بَعْدَهٗ، فَاِنْ كَانَ قَبْلَ الْحُكْمِ فَالْاَكْثَرُ عَلٰى اَنَّ الْحُكْمَ لَا يَنْقُضُ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يَنْقُضُ. وَاِنْ كَانَ بَعْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ مَالِكٌ: يَنْقُضُ الْحُكْمَ وَقَالَ غَيْرُهٗ: لَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ. وَعِنْدَ مَالِكٍ اَنَّ الشُّهَدَاءَ يَضْمَنُوْنَ مَا اَتْلَفُوْا بِشَهَادَتِهِمْ، فَاِنْ كَانَ مَالًا ضَمِنُوْهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَضْمَنُوْنَ فِي الْغَلَطِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَضْمَنُوْنَ الْمَالَ وَاِنْ كَانَ دَمًا فَاِنِ ادَّعَوُا الْغَلَطَ ضَمِنُوْا الدِّيَةَ، وَاِنْ اَقَرُّوْا اُقِيْدَ مِنْهُمْ عَلٰى قَوْلِ اَشْهَبَ وَلَمْ يُقْتَصَّ مِنْهُمْ عَلٰى قَوْلِ ابْنِ الْقَاسِمِ.

ترجمہ:

اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ مدعی کی شہادت اصل ہونے کے لحاظ سے برتر فائق ہے اور عدالت کی بنیاد پر اس پر کسی اور کو ترجیح نہیں دی جا سکتی جیسا کہ تعداد کی بنیاد پر امام مالکؒ کے نزدیک (شہادت میں) ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ اور امام اوزاعیؒ نے کہا کہ شہادت کو تعداد کی بنیاد پر ترجیح دی جائے گی۔ اور جب مدعی اور مدعا علیہ کی شہادت عدالت میں برابر ہوں (اور یہ امام مالکؒ کے نزدیک ہے) تو مدعا علیہ کو قسم دی جائے گی۔ وہ اگر انکار کرے تو مدعی قسم کھائے گا اور اس کا حق مدعا علیہ پر واجب ہو جائے گا کیونکہ مدعا علیہ کا قبضہ اس کی ملکیت کا گواہ ہے اور اسی لیے اس کے لیے دلیل ایک ہلکی سی لازم قرار دی گئی ہے میری مراد ہے قسم۔ یعنی مدعا علیہ قسم کھا کر مقدمہ جیت سکتا ہے۔ اور اسے کوئی ثبوت لانے کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔

لیکن جب مخالف فریق (مدعا علیہ) اقرار کر لے تو اگر جس چیز کا دعویٰ تھا وہ عین چیز تھی تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ مدعی کو لوٹا دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ کوئی مال ہے جو دوسرے فریق کے ذمہ تھا تو اب اس اقرار کرنے والے پر اس کا تاوان لازم قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ یہ کہے کہ مال ختم ہو چکا ہے تو قاضی اسے قید کر دے گا امام مالکؒ کے نزدیک اس وقت تک چھوڑے گا جب کہ مال کا ختم ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ ایسا یا تو قید کے طوالت سے ظاہر ہو گا یا اگر وہ کوئی تہمت زدہ شخص ہو تو کسی ثبوت کے ذریعے لیکن اگر ثابت ہو جائے کہ یہ ایک مفلس آدمی ہے اور ادائیگی کے قابل نہیں تو اسے آزاد کر دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اگر کوئی تنگ دست ہے تو اسے آسودگی تک کی مہلت دے دی جائے" اور بعض لوگوں نے کہا کہ قاضی اس سے قسطوں میں وصول کرے گا۔ یہ امام احمدؒ کا مسلک ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بھی یہی مروی ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ اس کے قرض خواہ اسے کے پیچھے لگے رہیں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب مدعا علیہ گواہوں کو جرح کر کے جھوٹا ثابت کر دے تو اگر یہ جھوٹا ثابت کرنا قبل از حکم ہو تو فیصلہ ساقط ہو جائے گا۔ اگر یہ فیصلہ کے بعد ہو تو امام مالکؒ کے نزدیک فیصلہ نہیں باطل ہو گا۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ اس صورت میں بھی فیصلہ باطل ہو جائے گا۔ اگر گواہ گواہی سے رجوع کر لیں تو اس کی دو صورتیں ہیں: یا تو وہ فیصلے سے پہلے رجوع کریں گے یا اس کے بعد اگر فیصلے سے پہلے کریں تو اکثر فقہاء کے نزدیک اس سے مقدمہ ثابت نہیں ہوتا اور نہ اس پر فیصلہ دیا جا سکتا ہے اور بعض نے کہا کہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اگر فیصلے کے بعد رجوع

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں تو امام مالکؒ کے نزدیک فیصلہ تب بھی قائم رہے گا۔ اور دوسرے فقہاء نے کہ قائم نہیں رہے گا۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک گواہوں نے اپنے غلط شہادت کی بنیاد جس کو ضائع کر دیا ہو وہ اس کے ضامن ہیں۔ اگر تلف شدہ چیز مال ہو تو بہر حال وہ اس کے ضامن ہیں۔ عبدالملک نے کہا کہ غلط فہمی کی صورت میں وہ ضامن نہیں ہوں گے۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ وہ مال کے ضامن نہیں ہیں۔ اگر خون کا مقدمہ تھا اور گواہوں نے غلط فہمی کا دعویٰ کیا تو وہ دیت کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ اقرار کر لیں کہ انہوں نے جان بوجھ کر غلط گواہی دی تھی تو ان سے اشہب کی رائے کے مطابق بدلہ لیا جائے گا۔ مگر ابن القاسم کی رائے کے مطابق ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

وَقَالَ	اَبُوْ حَنِيْفَةَ	بَيِّنَةُ	اَلْمُدَّعِيْ	اَوْلٰى	عَلٰى اَصْلِهٖ
اور کہا	ابوحنیفہ	گواہی	مدعی کی	درست ہے	اسکی اصل پر
وَلَا تَتَرَجَّحُ	عِنْدَهٗ	بِالْعَدَالَةِ	كَمَا	لَا تَتَرَجَّحُ	عِنْدَ
اور نہیں ترجیح	اس کے نزدیک	عدالت کے ساتھ	جیسا کہ	نہیں ترجیح	نزدیک
مَالِكٍ	بِالْعَدَدِ	وَقَالَ	اَلْاَوْزَاعِيُّ	تَتَرَجَّحُ	بِالْعَدَدِ
امام مالک	عدد کے ساتھ	اور کہا	امام اوزاعی	ترجیح ہے	عدد کے ساتھ
وَاِذَا	تَسَاوَتْ	فِي الْعَدَالَةِ	فَذٰلِكَ	عِنْدَ	مَالِكٍ
اور جب	برابر ہے	عدالت میں	پس یہ	نزدیک	امام مالک
كِلَا بَيِّنَةٍ	يَحْلِفُ	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	فَاِنْ نَكَلَ	حَلَفَ	اَلْمُدَّعِيْ
دونوں کی گواہی	قسم اٹھائے	مدعی علیہ	پس اگر کمزور	قسم	مدعی
وَوَجَبَ	اَلْحَقُّ	لِاَنَّ يَدَ	اَلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	شَاهِدَةٌ	لَهٗ
اور واجب ہے	حق	اس لیے کہ قبضہ	مدعی علیہ	گواہ	اس کے لیے
وَلِذٰلِكَ	جُعِلَ	دَلِيْلُهٗ	اَضْعَفُ	اَلدَّلِيْلَيْنِ	اَعْنِيْ
اور اس لیے	بنائی گئی	اس کی دلیل	کمزور	دو دلیلیں	میری مراد
اَلْيَمِيْنَ	وَاَمَّا	اِذَا	اَقَرَّ	اَلْخَصْمُ	فَاِنْ كَانَ
قسم	اور بہر حال	جب	اقرار کیا	مخالف	پس اگر ہو
اَلْمُدَّعِيْ	فِيْهِ عَيْنًا	فَلَا خِلَافَ	اَنَّهٗ	يُدْفَعُ	اِلٰى
مدعی	اس میں معین	نہیں اختلاف	بے شک وہ	لوٹایا جائے گا	طرف
مُدَّعِيْهِ	وَاَمَّا	اِذَا	كَانَ	مَالًا	فِي الذِّمَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کرنے والوں کی طرف	اور بہرحال	جب	ہو	مال	ذمہ میں
فَإِنَّهُ	يُكَلَّفُ	الْمُقِرُّ	فَإِنِ	الدَّعْوٰى	الْعَدَمَ
بے شک وہ	ذمہ دار ٹھہرایا گیا	اقرار کرنے والا	پس اگر	دعوی	معدوم
جَلَسَهُ	الْقَاضِيْ	عِنْدَ	مَالِكٍ	حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ
اس کو بیٹھایا	قاضی نے	نزدیک	امام مالک	یہاں تک	معلوم ہو جائے
عَدَمُهُ	اَمَّا	بِطُوْلِ	السِّجْنِ	اَوْ بِالْبَيِّنَةِ	إِنْ كَانَ
اس کا معدوم ہونا	بہرحال	لمبا	قید	یا گواہ	اگر ہو
مُتَّهَمًا	فَإِذَا لَاحَ	عُسْرُهُ	خَلّٰى	سَبِيْلَهُ	لِقَوْلِهٖ
تہمت	پس جب ظاہر ہو	اس کی تنگی	چھوڑ دے	اس کا راستہ	اس کے قول
تَعَالٰى	وَإِنْ كَانَ	ذُوْ عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	إِلٰى	مَيْسَرَةٍ
بلند ذات	اور اگر ہو	صاحب تنگ دست	پس مہلت ہے	تک	آسانی
وَقَالَ	قَوْمٌ	يُوَاجِرُهُ	وَبِهٖ	قَالَ	اَحْمَدُ
اور کہا	قوم نے	اس کی قسط بنا دے	اور اس کے ساتھ	کہا	امام احمد
وَرُوِيَ	عَنْ عُمَرَ بْنِ	عَبْدِ الْعَزِيْزِ	وَحُكِيَ	عَنْ	اَبِيْ حَنِيْفَةَ
اور روایت کی گئی	عمر سے بن	عبدالعزیز	اور حکایت کی گئی	سے	ابوحنیفہ
إِذَا	جَرَحَهَا	الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	أَنَّ الْحُكْمَ	يَسْقُطُ	إِذَا كَانَ
جب	پیچھا کرے اس کا	مدعی علیہ	بے شک حکم	ساقط ہو جائے	جب ہو
التَّجْرِيْحُ	قَبْلَ الْحُكْمِ	وَإِنْ كَانَ	بَعْدَ الْحُكْمِ	لَمْ يَنْتَقِضْ	عِنْدَ
	حکم سے پہلے	اور اگر ہو	حکم کے بعد	نہ کم کرے	نزدیک
مَالِكٍ	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	يَنْتَقِضُ	وَأَمَّا	إِنْ رَجَعَتِ
امام مالک	اور کہا	امام شافعی	کم کرے	اور بہرحال	اگر لوٹے
الْبَيِّنَةُ	عَنِ الشَّهَادَةِ	فَلَا	يَخْلُوْ	أَنْ يَكُوْنَ	ذٰلِكَ
گواہی	سے گواہ	پس نہیں	خالی	یہ کہ ہو	یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلَ الحكمِ	أوْ بعدَهُ	فإنْ كانَ	قَبْلَ الحكمِ	وَإنْ كانَ	بعدَ الحكمِ
حکم سے پہلے	یا اس کے بعد	پس اگر ہو	حکم سے پہلے	اور اگر ہو	حکم کے بعد
لَمْ يَنْقَضْ	عِنْدَ	مَالِكٍ	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	يَنْقَضْ
کم نہ کرے	نزدیک	امام مالک	اور کہا	امام شافعی	کم کرے
وَأمَّا إنْ	رَجَعَتِ	الْبَيِّنَةُ	عَنِ الشَّهَادَةِ	فَلَا يَخْلُو	أنْ يَكُونَ
اور بہرحال اگر	رجوع کرے	گواہی	سے گواہ	پس نہیں خالی	یہ کہ ہو
ذٰلِكَ	قَبْلَ الْحُكْمِ	أوْ بَعْدَهُ	فَإنْ كَانَ	قَبْلَ الْحُكْمِ	فَالْأكْثَرُ
یہ	حکم سے پہلے	یا اس کے بعد	پس اگر ہو	حکم سے پہلے	پس اکثر
عَلَى أنَّ	الْحُكْمَ	لَا يَثْبُتُ	وَقَالَ	بَعْضُ	النَّاسِ
پر بے شک	حکم	نہیں ثابت	اور کہا	بعض	لوگ
يَثْبُتُ	وَإنْ كَانَ	بَعْدَ الْحُكْمِ	فَقَالَ	مَالِكٌ	يَثْبُتُ
وہ ثابت کرتا ہے	اور اگر ہو	حکم کے بعد	پس کہا	امام مالک	وہ ثابت کرتا ہے
الْحُكْمُ	وَقَالَ	غَيْرُهُ	لَا يَثْبُتُ	الْحُكْمُ	وَعِنْدَ
حکم	اور کہا	اس کے غیر نے	نہیں ثابت کرتا	حکم	اور نزدیک
مَالِكٍ	أنَّ الشُّهَدَاءَ	يَضْمَنُونَ	مَا أتْلَفُوا	بِشَهَادَتِهِمْ	فَإنْ كَانَ
امام مالک	بے شک گواہ	وہ ضامن ہوتے ہیں	جو انہوں نے ضائع کیا	اپنے گواہی کے ساتھ	پس اگر ہو
مَالاً	ضَمِنُوهُ	عَلَى كُلِّ	حَالٍ	قَالَ	عَبْدُ الْمَلِكِ
مال	انہوں نے ضمانت لی اس کی	پر ہر	حالت	کہا	عبدالملک
لَا يَضْمَنُونَ	فِي الْغَلَطِ	وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	لَا يَضْمَنُونَ	الْمَالَ
وہ ضامن نہیں ہیں	غلطی میں	اور کہا	امام شافعی	وہ ضامن نہیں ہیں	مال
وَإنْ كَانَ	دَمًا	فَإنْ	ادَّعَوْا	الْغَلَطَ	ضَمِنُوا
اور اگر ہو	خون	پس اگر	انہوں نے دعوی کیا	غلط	وہ ضامن ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّيَةَ	وَاِنْ	اَقَرُّوْا	اُقِيْدَ	مِنْهُمْ	عَلٰى قَوْلِ
چٹی	اور اگر	انہوں نے اقرار کیا	قصاص لیا جائے گا	ان سے	قول پر
اَشْهَبَ	وَلَمْ	يُقْتَصَّ	مِنْهُمْ	عَلٰى قَوْلِ	ابْنِ الْقَاسِمِ
امام اشہب	اور نہیں	قصاص لیا گیا	ان سے	قول پر	ابن قاسم

اَلْبَابُ السَّادِسُ
فِيْ وَقْتِ الْقَضَاءِ

وَاَمَّا مَتٰى يَقْضِيْ! فَمِنْهَا مَايَرْجِعُ اِلٰى حَالِ الْقَاضِيْ فِيْ نَفْسِهٖ وَ مِنْهَا مَا يَرْجِعُ اِلٰى وَقْتِ اِنْفَاذِ الْحُكْمِ وَفَصْلِهٖ وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ اِلٰى وَقْتِ تَوْقِيْفِ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَاَوَالَةِ الْيَدِ عَنْهُ اِذَا كَانَ عَيْنًا فَاَمَّا مَتٰى يَقْضِيْ الْقَاضِيْ؟ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَشْغُوْلَ النَّفْسِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "لَايَقْضِيْ الْقَاضِيْ حِيْنَ يَقْضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ" وَمِثْلُ هٰذَا عِنْدَ مَالِكٍ اَنْ يَكُوْنَ عَطْشَانَ اَوْجَائِعًا اَوْجَائِفًا اَوْخَائِفًا اَوْغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْعَوَارِضِ الَّتِيْ تَعُوْقُهٗ عَنِ الْفَهْمِ لٰكِنْ اِذَا قَضٰى فِيْ حَالٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ بِالصَّوَابِ ، فَاتَّفَقُوْا فِيْمَا اَعْلَمُ عَلٰى اَنَّهٗ يَنْفُذُ حُكْمُهٗ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يُّقَالَ: لَايَنْفُذُ فِيْمَا وَقَعَ عَلَيْهِ النَّصُّ وَهُوَ الْغَضْبَانُ، لِاَنَّ النَّهْيَ يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ، وَاَمَّا مَتٰى يَنْفُذُ الْحُكْمُ عَلَيْهِ فَبَعْدَ ضَرْبِ الْاَجَلِ وَالْاِعْذَارِ اِلَيْهِ، وَمَعْنٰى نُفُوْذِ هٰذَا، هُوَ اَنْ يُّحِقَّ حُجَّةَ الْمُدَّعِيْ اَوْيَدْحَضَهَا، وَهَلْ لَهٗ اَنْ يَسْمَعَ حُجَّةً بَعْدَ الْحُكْمِ؟ فِيْهِ اِخْتِلَافٌ مِنْ قَوْلِ مَالِكٍ، وَالْاَشْهَرُ اَنَّهٗ يَسْمَعُ فِيْمَا كَانَ حَقًّا لِلّٰهِ مِثْلَ الْاَحْبَاسِ وَالْعِتْقِ، وَلَا يَسْمَعُ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ، وَقِيْلَ لَايَسْمَعُ بَعْدَ نُفُوْذِ الْحُكْمِ وَهُوَ الَّذِيْ يُسَمّٰى التَّعْجِيْزَ، قِيْلَ لَايَسْمَعُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، وَقِيْلَ بِالْفَرْقِ بَيْنَ الْمُدَّعِيْ وَالْمُدَّعٰى عَلَيْهِ، وَهُوَ اِذَا اَقْرَبِالْعَجْزِ. وَاَمَّا وَقْتُ التَّوْقِيْفِ فَهُوَ عِنْدَ الثُّبُوْتِ وَ قَبْلَ الْاِعْذَارِ، وَهُوَ اِذَا لَمْ يُرِدِ الَّذِيْ اِسْتَحَقَّ الشَّيْءَ مِنْ يَدِهٖ اَنْ يُّخَاصِمَ فَلَهٗ اَنْ يُّرْجِعَ بِثَمَنِهٖ عَلَى الْبَائِعِ، وَاِنْ كَانَ يَحْتَاجُ فِيْ رُجُوْعِهٖ بِهٖ عَلَى الْبَائِعِ اَنْ يُّوَاقِفَهٗ عَلَيْهِ فَيُثْبِتُ شِرَاءَهٗ مِنْهُ اِنْ اَنْكَرَهٗ، اَوْ يَعْتَرِفَ لَهٗ بِهٖ اِنْ اَقَرَّهٗ فَلِلْمُسْتَحِقِّ مِنْ يَدِهٖ اَنْ يَّاْخُذَ الشَّيْءَ مِنَ الْمُسْتَحَقِّ وَيَتْرُكَ قِيْمَتَهٗ بِيَدِ الْمُسْتَحَقِّ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: يَشْتَرِيْهِ مِنْهُ، فَاِنْ عَطَبَ فِيْ يَدِ الْمُسْتَحَقِّ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: يَشْتَرِيْهِ مِنْهُ، فَاِنْ عَطَبَ فِيْ يَدِ الْمُسْتَحَقِّ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهٗ، وَاِنْ عَطَبَ فِيْ اَثْنَاءِ الْحُكْمِ مِمَّنْ ضَمَانُهٗ؟ اُخْتُلِفَ فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِکَ فَقِیْلَ اِنْ عَطَبَ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ فَضَمَانُهٗ مِنَ الْمُسْتَحَقِّ وَقِیْلَ اِنَّمَا یَضْمَنُ الْمُسْتَحَقُّ بَعْدَ الْحُکْمِ وَاَمَّا بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ وَ قَبْلَ الْحُکْمِ فَهُوَ مِنَ الْمُسْتَحَقِّ مِنْهُ قَالَ الْقَاضِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَیَنْبَغِیْ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ الْاَحْکَامَ الشَّرْعِیَّةَ تَنْقَسِمُ قِسْمَیْنِ قِسْمٌ یَقْضِیْ بِهِ الْحُکَّامُ وَجُلُّ مَا ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ هُوَ دَاخِلٌ فِیْ هٰذَا الْقِسْمِ وَقِسْمٌ لَایَقْضِیْ بِهِ الْحُکَّامُ وَهٰذَا اَکْثَرُهٗ دَاخِلٌ فِی الْمَنْدُوْبِ اِلَیْهِ. وَهٰذَا الْجِنْسُ مِنَ الْاَحْکَامِ هُوَ مِثْلُ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَذْکُرُهُ الْفُقَهَآءُ فِیْ اَوَاخِرِ کُتُبِهِمُ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَهَا بِالْجَوَامِعِ وَنَحْنُ فَقَدْ رَاَیْنَا اَنْ نَّذْکُرَ اَیْضًا مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الْمَشْهُوْرَ مِنْهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

چھٹا باب: فیصلہ کے وقت کے بارے میں

اور جہاں تک معاملہ ہے کہ قاضی کب فیصلہ کرے؟ تو اس بارے میں ایک معاملہ خود قاضی کے اپنے حال سے متعلق ہے۔ اور اس میں سے ایک حکم کو نافذ کرنے اور اس کو ختم کرنے کے متعلق ہے۔ اور تیسری چیز کا تعلق مدعا علیہ کو روک رکھنے اور اس کا قبضہ چھڑانے کے متعلق ہے۔ جب کہ وہ چیز یعنی ہو پس رہا سوال کہ قاضی کب فیصلہ کرے تو چاہیے کہ وہ اس وقت کرے جب کہ اس کا دل کسی اور طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''قاضی اس حالت میں فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غضب ناک ہو'' اور امام مالکؒ کے نزدیک یہی حکم اس حالت میں بھی ہے جب کہ وہ پیاسا یا بھوکا یا خوفزدہ ہو وغیرہ' یعنی جو عوارض اس کو صحیح فہم میں رکاوٹ بنیں ان سے آنا دہو۔ لیکن جب اس نے ان احوال میں سے کسی حال میں صحیح فیصلہ کیا ہو تو میرے علم کے مطابق فقہاء کے اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا فیصلہ نافذ کیا جائے گا۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ جس چیز کا اس حدیث میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ قاضی غضب ناک نہ ہو اس حالت میں کیا ہوا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا کیونکہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے کہ فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے (پس فاسد حکم کو نافذ نہیں کیا جا سکتا)

رہا معاملہ کہ مدعا علیہ پر فیصلہ کب نافذ ہوگا؟ سو اسے مہلت دینے اور عذر پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد نافذ ہوگا۔ اور اس کے نافذ ہونے سے مراد یہ ہے کہ قاضی مدعا علیہ کا عذر سننے کے بعد تو مدعی کے دلائل کو یا تو برحق تسلیم کرے یا انہیں رد کر دے۔ اس فیصلے کے بعد آیا قاضی کو کسی دلیل کی سماعت کا اختیار ہے؟ سو اس میں امام مالکؒ کے قول کے بارے میں اختلاف ہے اور مشہور تر یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کا حق ہیں ان میں سماعت کر سکتا ہے مثلاً محبوس کرنا یا حق' اور دوسری چیزوں میں نہیں سنے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ فیصلے کے نفوذ کے بعد وہ سماعت نہیں کر سکتا اور اسے تعجیز (عاجز کرنا) کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ دونوں (مدعی اور مدعی علیہ) کی دلیل نہیں سنے گا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ضمن میں مدعی اور مدعی علیہ میں فرق کیا جائے گا اور وہ اس صورت میں جب کہ مدعا علیہ نے عجز کا اقرار کیا ہو جہاں تک وقفہ دینے کے وقت کا تعلق ہے سو وہ ثبوت کے وقت اور عذر پیش کرنے سے پہلے ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں متنازعہ فیہ چیز ہے۔ وہ جھگڑنا نہیں چاہتا تو اسے اختیار ہے کہ فروخت کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے سے قیمت واپس لے کر چیز حوالہ کردے۔ لیکن اگر وہ اس چیز کی واپسی میں فروخت کرنے والے کی رضامندی کا محتاج ہے تو بالغ کے انکار کی صورت میں یہ ثابت کرے کہ میں نے یہ چیز اس سے خریدی تھی۔ یا اگر بائع اقرار فروخت کرنے کا کرے تو وہ اعتراف کرے جس شخص کی وہ چیز ہے اور تو وہ اس کی قیمت لینے کے بعد چیز لے لے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا کہ وہ اس چیز کو دوسرے سے خرید لے یعنی جسے کے قبضہ میں ہے۔ اگر وہ چیز اس شخص کے ہاتھ میں ضائع ہوگئی تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ فیصلے کے دوران ضائع ہو تو اس کی ضمانت کس پر ہوگی؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہوا ہے۔ پس کچھ فقہاء نے کہا ہے کہ اگر ثابت ہونے کے بعد ضائع ہو تو جس پر حق ثابت ہوتا تھا اس پر ضمان ہے اور بعض نے کہا کہ وہ تو صرف اس وقت ضامن ہوگا جب اس کو ادا کرنے کا حکم ہو لیکن ثبوت مل جانے اور فیصلے سے قبل اگر ہلاک ہو جائے تو وہ اس سے کی جائے گی جس کے ذمہ دوسرے کا حق ثابت ہو گیا ہو۔

قاضی ابن رشد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہیں یہ جاننا چاہیے کہ شرعی احکام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس کا فیصلہ حکام وقضاۃ کرتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ اس باب میں بیان کیا ہے وہ اسی قسم میں داخل ہے۔ اور دوسری قسم جو زیادہ ہے اس میں حکام فیصلے نہیں کیا کرتے۔ اور وہ احکام ہیں جو مندوب الیہ میں داخل ہیں۔ احکام کی یہ قسم بطور مثال سلام کا جواب دینا اور چھینک مارنے کے لیے دعا کرنا وغیرہ ہے جن کو فقہاء اپنی کتابوں کے اواخر میں بیان کریت ہیں یہ کتابیں جوامع کہلاتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ اس قسم میں سے بھی مشہور احکام کا ذکر کریں۔

وَاَمَّا	مَتٰی	یَقْضِیْ	فَمِنْهَا	مَا یَرْجِعُ	اِلٰی
اور بہرحال	جب	فیصلہ کرے	اس سے	وہ لوٹتا ہے	تک
حَالِ	اَلْقَاضِیْ	فِیْ	نَفْسِهٖ	وَمِنْهَا	مَا یَرْجِعُ
حال	قاضی	میں	اپنے آپ	اور اس سے	وہ لوٹتا ہے
اِلٰی	وَقْتِ	اِنْفَاذِ	اَلْحُكْمِ	وَفَضْلِهٖ	وَمِنْهَا
تک	وقت	نافذ کرنا	حکم	اور اس کی زیادتی	اور اس سے
مَا یَرْجِعُ	اِلٰی وَقْتِ	تَوْقِیْفِ	اَلْمُدَّعٰی عَلَیْهِ	وَاَلَةِ	اَلْیَدِ
وہ لوٹتا ہے	وقت تک	روکنا	مدعی علیہ	اور قبضہ	ہاتھ
عَنْهُ	اِذَا	كَانَ	عَیْنًا	فَاَمَّا	مَتٰی
اس سے	جب	ہو	عین	پس بہرحال	جب
یَقْضِیْ	اَلْقَاضِیْ	فَاِذَا	لَمْ	یَكُنْ	مَشْغُوْلًا
فیصلہ کرتا ہے	قاضی	پس جب	نہیں	ہو	مشغول
اَلنَّفْسِ	لِقَوْلِهٖ	عَلَیْهِ	اَلصَّلَاةُ	وَالسَّلَامُ	لَا یَقْضِیْ
نفس	اس کا قول	اس پر	درود	اور سلام	نہیں فیصلہ کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُبْنَ	يَقْضِيْ	وَهُوَ	غَضْبَانُ	وَمِثْلُ	هٰذَا
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	اور وہ	غصہ ہو	اور مثل	اس کی
عِنْدَ	مَالِكٍ	أَنْ يَكُوْنَ	عَطْشَانَ	أَوْ جَائِعًا	أَوْ خَائِفًا
نزدیک	امام مالک	یہ کہ ہو	پیاسا	یا بھوکا	یا ڈرنے والا
أَوْ غَيْرَ	ذٰلِكَ	مِنَ الْعَوَارِضِ	الَّتِيْ	تَعُوْقُهُ	عَنِ الْفَهْمِ
یا غیر	اس کے	عوارض سے	وہ	دور رکھیں	فہم سے
لٰكِنْ إِذَا	قَضٰى	فِيْ حَالٍ	مِنْ هٰذِهِ	الْأَحْوَالِ	بِالصَّوَابِ
لیکن جب	فیصلہ کیا	میں حال	ان سے	احوال	صحیح
فَاتَّفَقُوْا	فِيْمَا	اَعْلَمَ	عَلٰى	أَنَّهُ	يَنْفُذُ
انہوں نے اتفاق کیا	اس میں	معلوم ہو جائے	پر	بے شک وہ	نافذ ہو جائے
حُكْمُهُ	وَيَحْتَمِلُ	أَنْ يُقَالَ	لَا يَنْفُذُ	فِيْمَا	وَقَعَ عَلَيْهِ
اس کا حکم	اور احتمال رکھتا ہے	یہ کہ کہا جائے	نہیں نافذ ہوتا	اس میں	اس پر واقع ہوں
النَّصُّ	وَهُوَ	الْغَضْبَانُ	لِأَنَّ	النَّهْيَ	يَدُلُّ
نص	اور وہ	غصہ ہو	کیونکہ	منع کرنا	دلالت کرتا ہے
عَلٰى فَسَادِ	الْمَنْهِيِّ عَنْهُ	وَأَمَّا	مَتٰى	يَنْفُذُ	الْحُكْمُ
فساد پر	جس سے روکا گیا	اور بہر حال	جب	نافذ ہو جائے	حکم
عَلَيْهِ	فَبَعْدَ	ضَرْبِ	الْأَجَلِ	وَالْاِعْذَارِ	إِلَيْهِ
اس پر	پس بعد	گزرنا	مدت	اور عذر کرنا	اس کی طرف
وَمَعْنٰى	نُفُوْذِ	هٰذَا	هُوَ	أَنْ يُحِقَّ	حُجَّةَ
اور معنی	نافذ ہونا	اس کا	وہ	یہ کہ برحق مانے	دلیل
الْمُدَّعِي	أَوْ يَدْحَضَهَا	وَهَلْ	لَهُ	أَنْ يَّسْمَعَ	حُجَّةَ
مدعی	یا رد کر دے اسے	اور کیا	اس کے لیے	یہ کہ سنے	دلیل
بَعْدَ	الْحُكْمِ	فِيْهِ	اِخْتِلَافٌ	مِنْ قَوْلِ	مَالِكٍ
بعد	حکم	اس میں	اختلاف	سے قول	امام مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَشْهَرُ	اَنَّهٗ	يَسْمَعُ	فِيْمَا	كَانَ	حَقًّا
اور مشہور	بے شک وہ	وہ سنتا ہے	اس میں	ہے	حق
فِقْهِ	مِثْلَ	اَلْاِحْبَاسِ	وَالْعِتْقِ	وَلَا يَسْمَعُ	فِيْ غَيْرِ
اللہ کے لیے	مثل	محبوس رکھنا	اور آزادی	اور نہ سنے	غیر میں
ذٰلِكَ	وَقِيْلَ	لَا يَسْمَعُ	بَعْدَ	نُفُوْذِ	اَلْحُكْمِ
اس کے	اور کہا گیا	وہ نہ سنے	بعد	نافذ ہونے	حکم
وَهُوَ	اَلَّذِيْ	يُسَمّٰى	اَلتَّعْجِيْزُ	قِيْلَ	لَا يَسْمَعُ
اور وہ	وہ جو	نام رکھا جاتا ہے	عاجز کرنا	کہا گیا	وہ نہ سنے
مِنْهُمَا	جَمِيْعًا	وَقِيْلَ	بِالْفَرْقِ	بَيْنَ	اَلْمُدَّعِيْ
ان سے	تمام	اور کہا گیا	فرق پر	درمیان	مدعی
وَالْمُدَّعٰى عَلَيْهِ	وَهُوَ	اِذَا	اَقَرَّ	بِالْعَجْزِ	وَاَمَّا
اور مدعی علیہ	اور وہ	جب	اس نے اقرار کیا	عاجزی پر	اور بہر حال
وَقْتُ	اَلتَّوْقِيْفِ	فَهُوَ	عِنْدَ	اَلثُّبُوْتِ	وَقِيْلَ
وقت	روکنے	تو وہ	ساتھ	ثبوت	اور کہا گیا
اَلْاِعْذَارُ	وَهُوَ اِذَا	لَمْ يُرِدْ	اَلَّذِيْ	اِسْتَحَقَّ	اَلشَّيْءَ
عذر	اور وہ جب	ارادہ نہ کرے	جو	مستحق ہو	شیء
مِنْ يَدَيْهِ	اَنْ يُّخَاصِمَ	فَلَهٗ	اَنْ يَّرْجِعَ	بِقِيْمَتِهٖ	عَلَى الْبَائِعِ
اس کے ہاتھ سے	یہ کہ جھگڑا کرے	تو اس کے لیے	یہ کہ رجوع کرے	اس کے دام	بائع پر
وَاِنْ كَانَ	مُحْتَاجٌ	فِيْ رُجُوْعِهٖ	بِهٖ	عَلَى الْبَائِعِ	اَنْ يُّوَافِقَهٗ
اور اگر ہو	محتاج	اس کے رجوع میں	اس کے ساتھ	بائع پر	یہ کہ وہ اس کی موافقت کرے
عَلَيْهِ	فَيَثْبُتُ	شِرَاءَهٗ	مِنْهُ	اِنْ اَنْكَرَ	اَوْ يَعْتَرِفَ
اس پر	تو ثابت ہے	اس کی خریداری	اس سے	اگر انکار کرے	یا اعتراف کرے
لَهٗ بِهٖ	اِنْ اَقَرَّهٗ	فَلِلْمُسْتَحِقِّ	مِنْ يَدِهٖ	اَنْ يَّاْخُذَ	اَلشَّيْءَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے اس کے ساتھ	اگر اس نے اس کا اقرار کیا	تو مستحق کے لیے	اس کے قبضہ سے	اگر وہ لے لے	کوئی چیز
مِنَ	الْمُسْتَحِقِّ	وَيَتْرُكُ	قِيْمَتَهُ	بِيَدِ	الْمُسْتَحِقِّ
سے	مستحق	اور چھوڑ دے	اس کی قیمت	قبضہ	مستحق کا
وَقَالَ	الشَّافِعِيُّ	يَشْتَرِيْهِ	مِنْهُ	فَإِنْ غَصَبَ	فِيْ
اور کہا	امام شافعی نے	وہ شرط لگائے	اس سے	تو اگر ضائع ہوگئی	میں
يَدِ الْمُسْتَحِقِّ	فَهُوَ	ضَامِنٌ	لَهُ	وَإِنْ غَصَبَ	فِيْ
مستحق کا قبضہ	پس وہ	ضامن ہے	اس کا	اور اگر ہلاک ہوئی	میں
اِثْنَاءِ	الْحُكْمِ	مِمَّنْ	ضَمَانُهُ	اُخْتُلِفَ	فِيْ ذٰلِكَ
دوران	حکم	اس سے	اس کی ضمانت	اختلاف کیا گیا	اس میں
فَقِيْلَ	إِنْ غَصَبَ	بَعْدَ	الثَّبَاتِ	فَضَمَانُهُ	مِنَ
پس کہا گیا	اگر ہلاک ہوئی	بعد	ثبوت	اس کی ضمانت	سے
الْمُسْتَحِقِّ	بَعْدَ الْحُكْمِ	وَأَمَّا	بَعْدَ الثَّبَاتِ	وَقِيْلَ	اَلْحُكْمُ
مستحق	حکم کے بعد	اور بہرحال	ثبوت کے بعد	اور کہا گیا	حکم
فَهُوَ، مِنَ	الْمُسْتَحِقِّ	مِنْهُ	قَالَ	الْقَاضِيْ	ﷺ
پس وہ، سے	مستحق	اس سے	کہا	قاضی	ص
وَيَنْبَغِيْ	إِنْ تَعْلَمَ	أَنَّ الْأَحْكَامَ	الشَّرْعِيَّةَ	تَنْقَسِمُ	قِسْمَيْنِ
اور مناسب ہے	جاننا	بے شک احکام	شرعیہ	منقسم ہوتا ہے	دو قسمیں
قِسْمٌ	يَقْتَضِيْ	بِهِ	الْحُكَّامُ	وَجُلُّ	مَا ذَكَرْنَاهُ
ایک قسم	فیصلہ کرتا ہے	اس کے ساتھ	حکام	اور	جو ہم نے اسے ذکر کیا
فِيْ	هٰذَا الْبَابِ	هُوَ	دَاخِلٌ	فِيْ هٰذَا	الْقِسْمِ
میں	یہ باب	وہ	داخل ہے	اس میں	قسم
لَا يَقْتَضِيْ	بِهِ	الْحُكَّامُ	وَهٰذَا	أَكْثَرُ	دَاخِلٌ
وہ فیصلہ نہیں کرتا	اس کے ساتھ	حکام	اور یہ	زیادہ تر	داخل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْمَنْدُوْبِ	إِلَيْهِ	وَهٰذَا	الْجِنْسُ	مِنَ	الْأَحْكَامِ
مستحب میں	اس کی طرف	اور یہ	جنس	سے	احکام
هُوَ مِثْلُ	رَدِّ	السَّلَامِ	وَتَشْمِيتِ	الْعَاطِسِ	وَغَيْرِ ذٰلِكَ
وہ مثل	رد کرنا	سلام	اور جواب دینا	چھینک	اور اس کے علاوہ
مِمَّا	يَذْكُرُهُ	الْفُقَهَاءُ	فِي أَوَاخِرِ	كُتُبِهِمُ	الَّتِي
اس سے	ذکر کیا اس کو	فقہاء نے	آخر میں	ان کی کتابیں	وہ جو
يَعْرِفُوْنَهَا	بِالْجَوَامِعِ	وَنَحْنُ	فَقَدْ	رَأَيْنَا	أَنْ نَّذْكُرَ
یاد کرتے ہیں	جوامع سے	اور ہم	پس تحقیق	ہم نے رائے دی	یہ کہ ہم ذکر کریں
مِنْ هٰذَا	الْجِنْسِ	الْمَشْهُوْرِ	مِنْهُ	إِنْ شَاءَ	اللّٰهُ تَعَالٰى
اس سے	جنس	مشہور	اس سے	اگر چاہا	اللہ تعالیٰ

وَيَنْبَغِي قَبْلَ هٰذَا أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ السُّنَنَ الْمَشْرُوْعَةَ الْعَمَلِيَّةَ الْمَقْصُوْدُ مِنْهَا هُوَ الْفَضَائِلُ النَّفْسَانِيَّةُ، فَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى تَعْظِيْمِ مَنْ يَجِبُ تَعْظِيْمُهُ وَشُكْرِ مَنْ يَجِبُ شُكْرُهُ وَ فِي هٰذَا الْجِنْسِ تَدْخُلُ الْعِبَادَاتُ، وَهٰذِهِ هِيَ السُّنَنُ الْكَرَامِيَّةُ، وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الْفَضِيْلَةِ الَّتِي تُسَمّٰى عِفَّةً، وَهٰذِهِ صِنْفَانِ: اَلسُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ، وَالسُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي الْمَنَاكِحِ، وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى طَلَبِ الْعَدْلِ وَالْكَفِّ عَنِ الْجَوْرِ. فَهٰذِهِ هِيَ أَجْنَاسُ السُّنَنِ الَّتِي تَقْتَضِي الْعَدْلَ فِي الْأَمْوَالِ، وَالَّتِي تَقْتَضِي الْعَدْلَ فِي الْأَبْدَانِ وَفِي هٰذَا الْجِنْسِ يَدْخُلُ الْقِصَاصُ وَالْحُرُوْبُ وَالْعُقُوْبَاتُ لِأَنَّ هٰذِهِ كُلَّهَا إِنَّمَا يُطْلَبُ بِهَا الْعَدْلُ، وَمِنْهَا السُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي الْأَعْرَاضِ. وَمِنْهَا السُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي جَمِيْعِ الْأَمْوَالِ وَتَقْوِيْمِهَا، وَهِيَ الَّتِي يُقْصَدُ بِهَا طَلَبُ الْفَضِيْلَةِ الَّتِي تُسَمّٰى السَّخَاءَ، وَتَجَنُّبُ الرَّذِيْلَةِ الَّتِي تُسَمّٰى الْبُخْلَ وَالزَّكَاةُ تَدْخُلُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ وَجْهٍ، وَتَدْخُلُ أَيْضًا فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأَمْوَالِ. وَكَذٰلِكَ الْأَمْرُ فِي الصَّدَقَاتِ وَمِنْهَا سُنَنٌ وَارِدَةٌ الْاِجْتِمَاعِ هُوَ شَرْطٌ فِي حَيَاةِ الْاِنْسَانِ وَحِفْظِ فَضَائِلِهِ الْعَمَلِيَّةِ وَالْعِلْمِيَّةِ، وَهِيَ الْمُعْتَبَرُ عَنْهَا بِالرِّيَاسَةِ، وَلِذٰلِكَ لَزِمَ أَيْضًا أَنْ تَكُوْنَ سُنَنَ الْأَئِمَّةِ وَالْقَوَّامِ بِالدِّيْنِ. وَمِنَ السُّنَّةِ الْمُهِمَّةِ فِي حِيْنِ الْاِجْتِمَاعِ السُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي الْمَحَبَّةِ وَالْبُغْضَةِ وَالتَّعَاوُنِ عَلٰى إِقَامَةِ هٰذِهِ السُّنَنِ، وَهُوَ الَّذِي يُسَمّٰى النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَهِيَ الْمَحَبَّةُ وَالْبُغْضَةُ: أَيِ الدِّيْنِيَّةُ الَّتِي تَكُوْنُ مِنْهَا مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ الْاِخْلَالِ بِهٰذِهِ السُّنَنِ. وَاِمَّا مِنْ قَبِيْلِ سُوْءِ الْمُعْتَقَدِ فِي الشَّرِيْعَةِ. وَالْاَكْثَرُ مَايَذْكُرُ الْفُقَهَاءُ فِيْ الْجَوَامِعِ مِنْ كُتُبِهِمْ مَا شَذَّ عَنِ الْاَجْنَاسِ الْاَرْبَعَةِ الَّتِيْ هِيَ فَضِيْلَةُ الْعِفَّةِ وَفَضِيْلَةُ الْعَدْلِ وَفَضِيْلَةُ الشَّجَاعَةِ وَفَضِيْلَةُ السَّخَاءِ' وَالْعِبَادَةُ الَّتِيْ هِيَ كَالشُّرُوْطِ فِيْ تَثْبِيْتِ هٰذِهِ الْفَضَائِلِ.

كَمُلَ الْكِتَابُ الْاَقْضِيَةِ. وَبِكَمَالِهٖ كَمُلَ جَمِيْعُ الدِّيْوَانِ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ جیسا کہ وہ مستحق ہے

ترجمہ: اور اس سے قبل یہ جاننا بہتر ہے کہ وہ شرعی عملی سنتیں کونسی ہیں جن سے مقصود انسانی نفس کے فضائل نہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں تعظیم کرنا بتایا جاتا ہے جن کی کہ تعظیم واجب ہے جس کا شکر واجب ہے اس کا شکر ادا کرنا بتایا جاتا ہے۔ اور عبادات اس قسم میں داخل ہیں اور یہی فضائل کی سنتیں ہیں۔ اور ان میں سے بعض کا تعلق اس فضیلت کے ساتھ ہے جسے عفت کہا جاتا ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں سنتوں کی پہلی قسم وہ ہے جو کھانے پینے کے بارے میں آئی ہوئی ہیں۔ اور دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق نکاح کے معاملات سے ہے۔ اور ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن کا تعلق انصاف طلب کرنے اور ظلم سے باز رہنے سے ہے۔

پس یہ سنن وہ اصناف ہیں جو اموال میں عدل کا تقاضا کرتی ہیں اور ابدان میں بھی عدل کا تقاضا کرتی ہیں۔ اور اس قسم میں قصاص' جنگیں اور سزائیں شامل ہیں کیونکہ ان سب کے ذریعے عدل مطلوب ہوتا ہے۔ اور بعض وہ سنن ہیں جو عزت اور آبرو کے متعلق آئی ہیں۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو تمام اموال کے اور ان کے حساب کتاب کرنے سے متعلق ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جن سے مقصود ایسی فضیلت ہے کہ جس کا نام سخاوت ہے۔ اور ان سے مقصود رذالت سے اجتناب ہے جسے بخل کا نام دیا جاتا ہے۔ اور ایک لحاظ سے زکوۃ بھی اس باب میں داخل ہے۔ اور زکوۃ اموال کے اشتراک کے باب میں شامل ہے۔ اور یہی حال صدقات کا ہے۔

اور ان سنن میں سے بعض وہ احکام ہیں جو اجتماعیت کے بارے میں آئے ہیں' اور یہ اجتماعیت انسان کی زندگی اور اس کے عملی و علمی فضائل کے لیے شرط ہے۔ ان سنن و فضائل کے لیے شرط ہیں۔ ان سنن و فضائل کو ریاست سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسی حکام (ائمہ) اور دین کو قائم کرنے والوں کے متعلق احکام یا طریقوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور اجتماعیت کے طریقوں میں سے ایک اہم طریقہ محبت اور دشمنی کے بارے میں اور ان سنتوں کے قائم کرنے میں تعاون کے ساتھ ہے اسے برائی سے روکنا اور اچھائی کا حکم دینا کا نام بھی دیا جاتا ہے اور اصل میں یہ دینی محبت و بعض سے متعلق ہیں۔ جو یا تو ان سنتوں میں خلل روکنے کے لیے ہیں یا شریعت کے بارے میں برا عقیدہ نہ ہونے کے متعلق ہیں اور زیادہ تر فقہاء اپنی جامع نامی کتابوں میں جن چیزوں کا ذکر کرتے ہیں وہ ان چار اجناس کے علاوہ بہت کم ہوتی ہیں یہ اجناس عفت کی فضیلت عدل کی فضیلت' شجاعت کی فضیلت اور سخاوت کی فضیلت ہیں اور ان کے علاوہ عبادت ہے۔ جو ان فضیلتوں کو قائم رکھنے میں شرط کی حیثیت رکھتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَنْبَغِيْ	قَبْلَ هٰذَا	اَنْ تَعْلَمَ	اَنَّ السُّنَنَ	الْمَشْرُوْعَةَ	الْعَمَلِيَّةَ
اور ضروری ہے	اس سے پہلے	یہ کہ جاننا	بے شک سنتیں	شرعی	عملی
الْمَقْصُوْدَ	مِنْهَا	هُوَ الْفَضَائِلُ	النَّفْسَانِيَّةُ	فَمِنْهَا	مَا يَرْجِعُ
مقصود	اس سے	وہ فضائل	انسانی	پس اس سے	جو لوٹتا ہے
اِلٰى تَعْظِيْمِ	مَنْ يَجِبُ	تَعْظِيْمُهُ	وَشُكْرِ	مَنْ يَجِبُ	شُكْرُهُ
تعظیم کی طرف	جو واجب ہے	اس کی تعظیم	اور شکر	جو واجب ہے	اس کا شکر
وَفِيْ هٰذَا	الْجِنْسِ	تَدْخُلُ	الْعِبَادَاتُ	وَهٰذِهِ	هِيَ السُّنَنُ
اور اس میں	جنس	داخل ہے	عبادات	اور یہ	وہ سنتیں
الْكَرَامِيَّةُ	وَمِنْهَا	مَا يَرْجِعُ	اِلَى الْفَضِيْلَةِ	الَّتِيْ	تُسَمّٰى
فضائل	اور اس سے	جو لوٹتا ہے	طرف فضیلت	وہ جو	نام رکھا گیا ہے
عِفَّةٌ	وَهٰذِهِ	صِنْفَانِ	اَلسُّنَنُ	الْوَارِدَةُ	فِي الْمَطْعَمِ
عفت	اور یہ	دو اقسام	سنتیں	وارد ہیں	کھانے میں
وَالْمَشْرَبِ	وَالسُّنَنُ	الْوَارِدَةُ	فِي الْمَنَاكِحِ	وَمِنْهَا	مَا يَرْجِعُ
اور پینا	اور سنن	وارد ہیں	نکاح میں	اور اس سے	جو لوٹتا ہے
اِلٰى طَلَبِ	الْعَدْلِ	وَالْكَفِّ	عَنِ الْجَوْرِ	فَهٰذِهِ	هِيَ
طرف طلب	انصاف	اور روکنا	سے ظلم	پس یہ	وہ
اَجْنَاسُ	الَّتِيْ	تَقْتَضِيْ	الْعَدْلَ	فِي الْاَمْوَالِ	وَالَّتِيْ
جنسیں	وہ جو	تقاضا کرتی ہیں	انصاف	مالوں میں	اور وہ جو
تَقْتَضِيْ	الْعَدْلَ	فِي الْاَبْدَانِ	وَفِيْ هٰذَا	الْجِنْسِ	يَدْخُلُ
تقاضا کرتی ہے	انصاف	جسموں میں	اور اس میں	جنس	داخل ہے
الْقِصَاصُ	وَالْحُرُوْبُ	وَالْعُقُوْبَةُ	لِاَنَّ	هٰذِهِ	كُلُّهَا
قصاص	اور جنگیں	سزائیں	کیونکہ	یہ	وہ تمام
اِنَّمَا	يَطْلُبُ	بِهَا	الْعَدْلُ	وَمِنْهَا	السُّنَنُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک	طلب کرتا ہے	اس سے	عدل	اور اس سے	سنن
الْوَارِدَةُ	فِي الْأَعْرَاضِ	وَمِنْهَا	السُّنَنُ	الْوَارِدَةُ	فِي جَمِيعِ
وارد ہیں	اعرض میں	اور اس سے	سنن	وارد ہیں	تمام میں
الْأَمْوَالِ	وَتَقْوِيمِهَا	وَهِيَ الَّتِي	يَقْصِدُ	بها	طلبُ
مال	اور اس کا تعین	اور وہ جو	قصد کرتا ہے	اس کے ساتھ	طلب
الْفَضِيلَةِ	الَّتِي	تُسَمَّى	السَّخَاءُ	وَتَجَنُّبُ	الرَّذِيلَةِ
فضیلت	وہ جو	نام رکھا گیا	سخاوت	اور اجتناب	گھٹیا
الَّتِي	تُسَمَّى	الْبُخْلُ	وَالزَّكَاةُ	تَدْخُلُ	فِي هٰذَا
وہ جو	نام رکھا گیا ہے	بخل	اور زکاۃ	داخل ہے	اس میں
الْبَابِ	مِنْ وَجْهٍ	وَتَدْخُلُ	أَيْضًا	فِي	الْاِشْتِرَاكِ
باب	سے وجہ	اور داخل ہے	بھی	میں	اشتراک
فِي الْأَمْوَالِ	وَكَذٰلِكَ	الْأَمْرُ	فِي الصَّدَقَاتِ	وَمِنْهَا	سُنَنُ
مالوں میں	اور اسی طرح	حکم	صدقات میں	اور اس سے	سنن
الْوَارِدَةُ	الْإِجْتِمَاعُ	هُوَ شَرْطٌ	فِي حَيَاةِ	الْإِنْسَانِ	وَحِفْظِ
وارد ہیں	اجتماع	وہ شرط	زندگی میں	انسان	اور محفوظ
فَضَائِلِهِ	الْعَمَلِيَّةِ	وَالْعِلْمِيَّةِ	وَهِيَ	الْمُعْتَبَرُ	عَنْهَا
اس کے فضائل	عملی	اور علمی	اور ہی	معتبر ہے	اس سے
بِالرِّيَاسَةِ	وَلِذٰلِكَ	لَزِمَ	أَيْضًا	أَنْ تَكُونَ	سُنَنَ
ریاست	اور اسی طرح	لازم ہے	بھی	یہ کہ ہو	سنن
الْأَئِمَّةِ	وَالْقَوَامِ	بِالدِّيْنِ	وَمِنَ السُّنَّةِ	الْمُهِنَّةِ	فِي حِيْنِ
ائمہ	اور قوم	دین والے	اور سنن سے		وقت میں
الْإِجْتِمَاعِ	اَلسُّنَنُ	الْوَارِدَةُ	فِي	الْمَحَبَّةِ	وَالْبُغْضَةِ
اجتماع	سنن	وارد ہے	میں	محبت	اور بغض
وَالتَّعَاوُنِ	عَلٰى إِقَامَةِ	هٰذِهِ	السُّنَنِ	وَهُوَ الَّذِي	يُسَمّٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعاون	قائم پر	یہ	سنن	اور وہ جو	نام رکھا گیا
النَّهْيُ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَالْأَمْرُ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَهِيَ	الْمَحَبَّةُ
نہی	منکر سے	اور امر	نیکی کے ساتھ	اور وہ	محبت
وَالْبُغْضَةُ	أَيْ اللَّدِيْنِيَّةُ	الَّتِيْ	تَكُوْنُ	مِنْهَا	مِنْ قِبَلِ
اور بغض	یعنی دینی	وہ جو	ہو	اس سے	پہلے سے
الْإِخْلَالِ	بِهٰذِهِ	السُّنَنِ	وَإِمَّا	مِنْ قِبَلِ	سُوْءِ
مداخلت	ان میں	سنن	اور اگر	سے طرف	برا
الْمُعْتَقِدِ	فِي الشَّرِيْعَةِ	وَالْأَكْثَرُ	مَا يَذْكُرُ	الْفُقَهَاءُ	فِي
عقیدہ	شریعت میں	اور زیادتر	جو ذکر کیا	فقہاء نے	میں
الْجَوَامِعِ	مِنْ	كُتُبِهِمْ	مَا خَلَّ	عَنِ الْأَجْنَاسِ	الْأَرْبَعَةِ
جوامع	سے	ان کی کتب	جو چھوڑا	جنسوں سے	چار
الَّتِيْ	هِيَ فَضِيْلَةُ	الْعِفَّةِ	وَفَضِيْلَةُ	الْعَدْلِ	وَفَضِيْلَةُ
وہ جو	وہ فضیلت	عفت	اور فضیلت	عدل	اور فضیلت
الشَّجَاعَةِ	وَفَضِيْلَةُ	السَّخَاءِ	وَالْعِبَادَةُ	الَّتِيْ	هِيَ
شجاعت	اور فضیلت	سخاوت	اور عبادت	وہ جو	وہ
كَالشُّرُوْطِ	فِيْ تَثْبِيْتِ	هٰذِهِ الْفَضَائِلِ	كَمُلَ	الْكِتَابُ	الْأَقْضِيَةُ
شروط کی طرح	ثابت میں	یہ فضائل	مکمل ہوئی	کتاب	فیصلہ کی
وَبِكَمَالِهِ	كَمُلَ	جَمِيْعُ	الدِّيْوَانِ		
اور اپنی خوبیوں کے ساتھ	مکمل ہوئی	تمام	دیوان		

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ جیسا کہ وہ مستحق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: کتاب الاقضیہ کے اصول کتنے بابوں میں مشتمل ہیں۔

جواب: کتاب الاقضیہ کے اصول چھ بابوں میں منحصر ہیں۔

1۔ پہلا باب: اس شخص کی پہچان میں جس کا فیصلہ کرنا جائز ہے۔

2۔ دوسرا باب: اس امر کی پہچان میں کہ کس کے ساتھ فیصلہ کرنا ہوگا۔

3۔ تیسرا باب: اس امر کی پہچان کہ جس میں فیصلہ کرنا ہوگا۔

4۔ چوتھا باب: ان لوگوں کی پہچان جن کے موافق یا مخالف فیصلہ کرنا ہوگا۔

5۔ پانچواں باب: فیصلے کی کیفیت کے بیان میں ہے۔

6۔ چھٹا باب: فیصلے کے وقت کے بیان کے بارے میں ہے۔

الاقضیہ واحد قضاء ہے مراد فیصلے۔ قضا: فیصلہ کرنا' فیصلہ دینا۔

سوال: قضاء کے بارے میں قاضی کے شرائط کون سے ہیں؟

جواب: مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(1) آزاد مسلم ہو (2) بالغ ہو (3) مذکر ہو (4) عادل ہو۔

فاسق ہونے پر اسے معزول کرنا واجب ہے (امام مالک کے مذہب میں) اور ایک شرط اہل اجتہاد ہونا ہے یعنی مجتہد ہو لیکن اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک قاضی کا مجتہد ہونا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک قاضی غیر مجتہد کا فیصلہ بھی جائز ہے۔ اور قاضی کے مذکر ہونے کی صورت میں بھی اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک قاضی کا مذکر ہونا شرط ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اموال کے مقدمات میں عورت کا قاضی ہونا جائز ہے۔

قاضی کا آزاد ہونے کی شرط میں کوئی اختلاف مصنف کے نزدیک اسے معلوم نہیں ہے۔ یعنی اس شرط میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام مالکؒ کے نزدیک قاضی صرف ایک ہو۔ اور امام شافعی۔ کے نزدیک شہر میں دو قاضیوں کا ہونا بھی جائز ہے جب کہ دونوں قاضیوں کے فرائض منعمی جدا جدا ہوں۔

سوال: قاضی کن معاملات کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔

جواب: قاضی تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد (بندوں کے حقوق) میں فیصلہ کرسکتا ہے۔ وہ فیصلوں میں تقدیم (پہلے ہونے کے بارے میں) اور تاخیر (موخر ہونے کے بارے میں) فیصلہ کرسکتا ہے۔

جامع مساجد میں اماموں کے تقرر کے بارے میں اختلاف ہے۔ (اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ بیماری اور سفر اختیار کرنے میں اپنا نائب مقرر کرسکتا ہے یا نہیں) اجازت کی صورت میں کرسکتا ہے ورنہ نہیں اور وہ زندگی میں یا اس کے علاوہ ولایت کے معاملے میں دخل نہیں دے سکتا۔

فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ قاضی حلال چیز کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرسکتا ہے۔

سوال: فیصلہ کن چیزوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: فیصلہ چار چیزوں سے ہوتا ہے۔
(1) گواہ ہونا (2) قسم کھانا (3) کسی بات کا انکار یا (4) اقرار کرنے سے

سوال: شہادت کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: گواہوں کے بارے میں تین طرح کی گفتگو ہے۔

1۔ صفت: یعنی وہ صفات جو شہادت کے لیے قابل اعتبار ہیں۔

پانچ اوصاف: (1) عدالت (2) بالغ ہونا (3) مسلمان ہونا (4) آزاد ہونا (5) جھوٹی تہمت لگانا والا نہ ہونا۔

عدالت کے ہونے پر تمام مسلم فقہاء کا اتفاق ہے۔ اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ جن گواہوں پر تم راضی ہو یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہے۔ ترجمہ: ''اور اپنے میں دو عادل گواہوں کو گواہ کرلو''

جمہور فقہاء نے کہا کہ مسلم ہونے پر عدالت کا ہونا ایک زائد صفت ہے یعنی گواہ فرائض اور مستحبات کو بجالاتا ہو اور حرام اور مکروہ چیزوں سے اجتناب کرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اوپر کے ارشاد کے مطابق فاسق کی گواہی قبول نہیں ہوتی ہے۔ اس میں فقہاء کا اتفاق ہے اگر فاسق کی توبہ معلوم ہو جائے تو شہادت قبول ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قاذف کی گواہی توبہ کے بعد قبول نہیں اور جمہور فقہاء کے نزدیک توبہ کے بعد قبول کی جائے گی۔

بالغ ہونے کی شرط پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ البتہ بچوں کی شہادت پر اختلاف ہے۔ مسلمان ہونے کی شرط پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ شہادت قبول ہے۔ کافر کی شہادت قبول نہیں۔

جنس اور عدد کے بارے میں مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ زنا کے ثبوت کے لیے چار عادل مذکر گواہ ہوں۔ اس کے علاوہ حقوق کے ثبوت کے لیے دو عادل گواہ مذکر ہوں۔ اور فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ مالی معاملات میں ثبوت ایک عادل گواہ مذکر اور دو عورتوں سے ہو جاتا ہے۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہے۔ ترجمہ: ''پس ایک مرد اور دو عورتیں تمہارے پسندیدہ گواہوں میں سے ہوں''

سوال: الایمان کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: الایمان: واحد یمین ہے۔ قسمیں کسی دعویٰ کے ثبوت کے لیے قسمیں کھانا مراد ہے۔ حدیث میں آیا ہے: ترجمہ: ''گواہ مدعی کے لیے ہیں اور قسم اس پر ہے جو انکار کرے''۔ مطلب یہ ہے کہ مدعی اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لیے گواہ پیش کرے گا اور مدعا علیہ: دعوی کا قسم اٹھانے کے ساتھ انکار کرے گا۔ فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے قسم کھانے سے مدعی علیہ پر سے مدعی کا دعویٰ ختم ہو جاتا ہے۔ جب کہ مدعی کے پاس گواہ شہادت دینے کے لیے موجود نہ ہوں۔

ایک صورت یہ ہے جس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ اگر مدعی علیہ قسم کھانے سے انکار کرے اور مدعی دعویٰ کے ثبوت کے لیے قسم کھاتا ہے تو کیا مدعی کا حق ثابت ہو سکتا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا جس چیز کا مدعی علیہ نے انکار کیا مدعی کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمہ آنے والے حقوق باطل ہو جاتے ہیں۔ جب کہ وہ اپنے خلاف ثابت ہونے والے حق کے اسقاط یعنی ختم ہونے کا دعویٰ کرے اور مقام بھی ایسا ہو کہ مدعی اسباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعتبار سے اور شبہ شک کے لحاظ سے مدعی علیہ زیادہ قوی ہو۔

اور امام مالکؒ کے سوا دوسرے فقہاء کا قول یہ ہے کہ مدعی کی قسم سے دعویٰ ثابت خواہ وہ قسم اپنے آپ پر کسی حق کو ختم کرنے کے لیے ہو۔ جو ثابت ہو چکا ہے یا کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے جس کا مخالف نے انکار کیا ہو۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ حضور ﷺ کی حدیث اس میں متردد ہے۔ کہ ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس پر ہے جو منکر ہے کیا کہ یہ ارشاد کہ ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس پر ہے جو منکر ہے کیا یہ حکم دونوں کے لیے عام ہے یا کیا مدعی ثبوت کے لیے مخصوص ہے اور مدعی علیہ قسم کے کھانے سے مخصوص ہے۔ مدعی اکثر شبہ میں مدعی علیہ سے کمزور ہوتا ہے اور مدعی علیہ قوی ہوتا ہے شبہ میں۔ پس جو فقہاء کہتے ہیں کہ یہ حکم ہر مدعی اور مدعی علیہ کے لیے عام ہے تو ان کے نزدیک قسم سے کوئی حکم نہ ثابت ہوتا ہے اور نہ ثابت شدہ حق ختم ہوتا ہے۔

اور جن فقہاء نے کہا کہ مدعی علیہ اس حکم کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ شبہ کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا جب اتفاق ایسا ہو کہ کسی مقدمہ میں مدعی کا شبہ قوی تر ہے تو بات اسی کی مانی جائے گی۔

قسم سے مراد وہ قسم ہے جو دعویٰ کو ختم کرتی ہے۔ یا ثابت کرتی ہے وہ صرف 'ع' اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں'' تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے۔

سوال: کیا قسم مقام کے لحاظ سے زیادہ قوی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک بے شک مقام کے ساتھ قوی ہوتی ہے اور یہ مخصوص مقدار کے لیے ہے۔ اور یہی امام شافعیؒ کہتے ہیں اور مقدار میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ نے کہا اگر جس کے خلاف تین درہم یا زیادہ کا دعویٰ ہو اس پر قسم کھانا جامع مسجد میں ہوگا۔ اگر مسجد نبوی ہو تو اس میں اختلاف نہیں کہ منبر پر قسم کھائے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قسم کسی جگہ یا مقام کی وجہ سے قوی نہیں ہوتی ہے؟

سوال: فقہاء کا ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فقہاء کا اس میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ 'شافعیؒ' داؤدؒ 'ابوثورؒ' مدینہ کے ساتوں فقہاء اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ اموال کے مقدمہ کی صورت میں ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

اور امام ابوحنیفہؒ 'سفیان ثوریؒ' اوزاعیؒ' اور عراق کے جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ ایک گواہ اور قسم پر کسی چیز میں بھی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا ہے اور امام مالکؒ کے ساتھیوں میں سے لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے۔ ہر ایک کے اپنے دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اصل ہے۔ ترجمہ: اگر دو گواہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور عورتیں تمہارے پسندیدہ گواہوں میں سے ہوں۔ یہ آیت حکم کو محصور اور محدود چاہتی ہے۔

سوال: مدعی کے حق کے ثبوت کے بارے میں جب مدعی علیہ قسم کھانے سے انکار کرنے کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ 'اہل حجاز کے فقہاء اور اہل عراق کے ایک گروہ نے کہا ہے۔ جب مدعی علیہ قسم کھانے سے گریز کرے تو صرف اس کے پاس ایک گواہ ہو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور جمہوری فقہائے کوفہ نے کہا ہے کہ جب مدعی علیہ قسم کھانے سے گریز کرے تو مالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں تین مرتبہ اس کو قسم کی تلقین کی جائے اب صرف اس کے قسم سے انکار پر ہی مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک قسم مدعی علیہ سے مدعی کی طرف پھر آئے گی مگر شرط یہ ہے کہ مقدمہ ایسا ہو جس میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہو یا مدعی کے ایک گواہ اور قسم کھانے سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر وہ مقدمہ جس میں قسم واجب ہوتی ہے۔ مدعی علیہ کے انکار پر قسم مدعی کی طرف لوٹ آئے گی۔

اور ابن لیلیٰ کا کہنا ہے غیر تہمت میں قسم کو مدعی کی طرف لوٹاؤں گا اور تہمت کے مقام پر نہیں لوٹاؤں گا۔

اور اس باب میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایک قاضی دوسرے قاضی کی بھیجی ہوئی تحریر یا دستاویز (سند وغیرہ) پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔ جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ قاضی کے فیصلے کی تحریر مع شہادت ثابت ہو۔

فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ گواہوں کی ضرورت نہیں صرف قاضی کا خط اور دستخط کافی ہیں۔ پہلے اسلامی ادوار میں اس پر عمل رہا ہے۔

سوال: اقرار کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: اگر اقرار کسی بات پر واضح ہو تو فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ اس کے مطابق حکم کرنا واجب ہے۔

اگر اقدار میں احتمال (شک) موجود ہو۔ تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ اقرار کرنے کے بارے میں اختلاف نہیں ہے۔ صرف ایک دفعہ کا اقرار مالی معاملات میں موثر ہے۔

سوال: قاضی کے کسی کے حق یا خلاف فیصلہ کرنے کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کسی کا قاضی پر کوئی الزام (جانبداری) نہ ہو تو قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ جن کا قاضی پر الزام ہو اس صورت میں امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جس کے خلاف قاضی کی شہادت (گواہی) جائز نہیں اس کے خلاف اس کا فیصلہ بھی جائز نہیں۔ فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ فیصلہ جائز ہے کیونکہ فیصلہ معلوم اسباب کی بنا پر ہوتا ہے۔

حاضر مسلمان کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے۔ فقہاء کا غائب فریق اور اہل کتاب کے متعلق اختلاف ہے۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جس فریق کا غائب ہونا لمبا ہو گیا ہو تو اس کے خلاف قاضی فیصلہ کر سکتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غائب کے خلاف بالکل فیصلہ نہیں کر سکتا ابن ماجشون کی بھی یہی رائے ہے۔

امام مالکؒ کی ایک رائے یہ ہے کہ وہ ایسی غیر منقولہ جائیداد میں فیصلہ نہیں کر سکتا ہے جن میں غائب کے علاوہ دوسروں کا بھی حق ہو۔ دونوں فریقوں کے الگ الگ استدلال ہیں۔ ذمی (وہ کافر جو مسلمان حکومت میں رہتا ہو) اس کے خلاف فیصلے کے بارے میں فقہاء کے تین اقوال ہیں۔

(1) جب ذمی لوگ قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لائیں تو وہ ان میں مسلمانوں کی مانند شرعی فیصلہ کرے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ کی رائے ہے۔

(2) قاضی کو اختیار ہے کہ فیصلہ کرے یا نہ کرے۔ اور یہ امام مالکؒ کا قول ہے اور امام شافعی ایسے دونوں قول منسوب ہیں۔

(3) یہ تیسرا قول فقہاء کا ہے کہ خواہ ذمی قاضی کو اپنا قاضی نہ بنائیں تب ان میں فیصلہ کرنا واجب ہے۔ مسلم قاضی کے فیصلہ کے لیے جن لوگوں نے ذمی کے قاضی کے پاس آنے کی شرط لگائی ہے ان کی دلیل ارشاد ربانی ہے ترجمہ: ''پس اگر وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو ان میں فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں''

اور قاضی کے اختیار کی رائے رکھنے والے فقہاء بھی اس آیت کو ہی دلیل بناتے ہیں اور جن فقہاء کی رائے ہے وہ اسے دلیل بناتے ہیں۔ ترجمہ: ''اور یہ کہ تو ان میں فیصلہ کر'' انہوں نے اس آیت کے اختیار کو منسوخ قرار دیا ہے۔ جواوپر ہے۔

اور جن فقہاء کی رائے ہے کہ چاہے وہ ذمہ مقدمہ نہ بھی لائیں ہر صورت میں فیصلہ کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل فقہاء کا اجماع ہے کہ ذمہ اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

سوال: قضاء کی کیفیت کے بارے میں کہ قاضی کس طرح فیصلہ کرے؟ مختصر لکھیں۔

جواب: قاضی کس طرح فیصلہ کرے۔ فقہاء کا اس پر اجماع ہے۔

1۔ قاضی پر واجب ہے کہ مقدمہ کے فریقین کے بیٹھنے میں برابر رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک فریق کو بیٹھنے کے وقت عزت کا مقام دے۔

2۔ دونوں فریقین کی بات سنے ایسا نہ کرے کہ ایک کی بات دوسرے کے بغیر سنے۔

3۔ بات کی سننے کی ابتداء مدعی سے کرے اور اس سے گواہ طلب کرے۔

4۔ اگر مدعی علیہ کیے گئے دعویٰ کا انکار کردے۔

5۔ اگر مدعی کے پاس شہادت نہ ہو اور مقدمہ مال کے متعلق ہو تو تمام فقہاء کے نزدیک مدعی علیہ پر قسم واجب ہوگی۔

6۔ اگر مقدمہ طلاق، نکاح اور قتل کے بارے میں ہو تو امام شافعیؒ کے نزدیک صرف مدعی کے دعویٰ سے ہی مدعی علیہ پر قسم واجب ہوتی ہے۔

امام مالکؒ کے نزدیک مدعی ایک گواہ پیش کرے تو مدعی علیہ پر قسم واجب ہوگی۔

7۔ مالی مقدمہ میں فقہاء کا اختلاف ہے جمہور فقہائے امصار کے نزدیک صرف دعویٰ سے ہی مدعی علیہ قسم لازم آتی ہے۔ لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مدعی علیہ پر اس وقت لازم ہوگی جب مدعی سرسری طور پر اپنا مقدمہ ثابت کردے یہی رائے ساتوں فقہائے مدینہ کی ہے۔ سرسری ثبوت سے مصلحت عامہ مدنظر ہے تاکہ لوگوں دعوؤں کے ذریعے ایک دوسرے کو تنگ نہ کریں نہ اذیت دیں۔

اسی بنا پر امام مالکؒ نے عورت کے مرد کے خلاف طلاق کے دعویٰ پر مرد پر قسم لازم نہیں ٹھہرائی۔ جب تک کہ عورت کے پاس کم از کم ایک گواہ نہ ہو اور اسی طرح غلام جب اپنے آقا کے خلاف اسے آزاد کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعویٰ کرے تو وہ بغیر گواہ کے اپنے آقا کو قسم نہیں دلوا سکتا ہے۔ ایسے ہی کئی دعوی کی صورتیں ہیں۔

سوال: مختصر بیان کریں کہ قاضی کس وقت فیصلہ کرے؟

جواب: مندرجہ چیزیں ضروری ہیں؟

1۔ کہ فیصلہ کے وقت قاضی کا دل کسی اور طرف متوجہ نہ ہو اس لیے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے قاضی اس حالت میں فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غضب ناک (غصہ میں) ہو۔

2۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک یہی حکم اس حالت میں ہے کہ جب قاضی پیاسا یا بھوکا ہو یا خوفزدہ ہو یعنی ایسے عوارض جو اس کے لیے صحیح فہم میں رکاوٹ بنیں رہی یہ صورت کہ اگر قاضی ان حالات یا عوارض میں صحیح فیصلہ کرے تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس کا فیصلہ نافذ کیا جائے گا۔

اور یہ احتمال بھی ہے کہ جس چیز کی ممانعت حدیث میں ہے کہ قاضی غضب ناک نہ ہو اس حالت کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا کہ ممانعت فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ پس فاسد حکم نافذ نہیں جا سکتا۔ مدعی علیہ پر فیصلہ اس نافذ ہوگا۔ اسے مہلت دینے اور عذر پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد نافذ ہوگا۔ قاضی مدعی کے دلائل کو برحق تسلیم کرے گا یا رد کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفقہ

سوال: ''خاص'' کی تعریف کیجئے؟

جواب: خاص وہ لفظ ہے جس کے معنی اس طرح متعین اور معلوم ہوں کہ اس میں دوسرے معانی افراد شامل نہ ہوسکیں۔ یعنی وہ اپنے معانی کی دلالت کے اعتبار سے منفرد ہو۔

سوال: دلالت معنی کے اعتبار سے خاص کی تین قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1 تخصیص فرد 2۔ تخصیص نوع۔ 3۔ تخصیص جنس۔

سوال: کیا تیسرے حیض میں عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب: احناف کے نزدیک مطلقہ یا بیوہ عورت تیسرے حیض کے دوران ابھی عدت میں۔ اس لیے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ شوافع کے نزدیک وہ عدت سے باہر ہے اس لیے گھر باہر نکل سکتی ہے۔

سوال: احناف اور شوافع کے نزدیک عدت کے ضمن میں ''قرء'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: احناف کے نزدیک قرء سے مراد حیض' جب کہ شوافع کے نزدیک اس سے مراد ہے۔

سوال: ''عام'' کی تعریف کیجئے؟

جواب: عام وہ لفظ ہے جو کسی خاص فرد' نوع یا جنس کے لیے متعین نہ ہو' بلکہ وہ تمام پر دلالت کرتا ہو۔ مثلاً ما' من وغیرہ۔

سوال: دلالت کے لحاظ سے ''عام'' کی قسمیں لکھئے؟

جواب: 1۔ عام مخصوص منہ البعض 2۔ عام غیر مخصوص منہ البعض

سوال: ''مطلق'' کی تعریف کیجئے؟

جواب: ''مطلق'' وہ لفظ یا حکم ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے اور صفات پر دلالت کرے۔

سوال: ''مقید'' کی تعریف کیجئے؟

جواب: ''مقید'' وہ لفظ یا حکم ہے جو ذات پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی صفات پر بھی دلالت کرے۔

سوال: احناف اور شوافع کے نزدیک مطلق کا حکم بیان کریں؟

جواب: احناف کے نزدیک جب قرآن میں کوئی مطلق پایا جائے اور اس پر بغیر تقلید کے عمل ممکن ہو تو اس کو خبر واحد یا قیاس سے مقید کرنا درست نہیں' جب کہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اسے خبر واحد یا قیاس سے مقید کیا جاسکتا ہے۔

سوال: ''مشترک'' کی تعریف کیجئے؟

جواب: مشترک وہ کلمہ یا لفظ ہے جسے دو یا دو سے زیادہ مختلف معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ مثلاً ''جاریۃ'' کے دو معنی ہیں۔ 1 لونڈی۔ 2 کشتی

سوال: مشترک کا حکم بیان کیجئے؟

جواب: مشترک کا حکم یہ ہے کہ جب مشترک کے کئی معنوں میں سے ایک معنی متعین ہو گئے تو پھر دوسرے معانی اس سے مراد نہیں لیے جاسکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: مؤول (ماول) سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب ''مشترک'' کے بہت سے معنوں میں سے ایک معنی قیاس یا خبر واحد سے متعین ہو جائے تو اسے ''ماول'' یا ''مودل'' کہتے ہیں۔

سوال: مودل کا حکم بیان کیجئے؟

جواب: باوجود خطا کے احتمال کے مودل پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال: حقیقت کی تعریف کیجئے؟

جواب: جس لفظ کو اہل لغت نے جس معنی کے لیے وضع کیا ہے اگر اسے اس معنی کے لیے استعمال کیا جائے تو معنی حقیقت کہلاتے ہیں۔

سوال: مجاز کی تعریف کریں؟

جواب: جس لفظ کو اہل لغت نے جس معنی کے لیے وضع کیا ہو اگر اس لفظ کو حقیقی معنی کے علاوہ کسی دوسرے معنی کے لیے استعمال کیا جائے تو وہ معنی مجاز کہلاتے ہیں۔

سوال: استعمال کے اعتبار سے حقیقت کی تین اقسام لکھئے؟

جواب: 1 حقیقت معتذرہ۔ 2 ۔حقیقت مہجورہ۔ 3۔حقیقت مستعملہ

سوال: استعارہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کسی لفظ کے حقیقی معنی اور مجازی معنی کے درمیان مناسبت اور اتصال ہو تو اس صورت میں اس لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کا نام استعارہ ہے۔

سوال: صریح کی تعریف کیجئے؟

جواب: صریح وہ لفظ ہے جس کے معنی اور مراد اس طرح واضح ہوں کہ جونہی وہ لفظ بولا جائے اس کے معنی سمجھ میں آ جائی۔

سوال: کنایہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کنایہ وہ لفظ ہے جس کے معنی اور مراد مطلقاً واضح نہ ہوں' بلکہ اس کے اندر اس طرح پوشیدہ ہوں کہ کسی قرینہ یا دلالت کے بغیر اس کے معنی سمجھ میں آ سکیں۔

سوال: چار متقابلات درج کیجئے؟

جواب: 1 ظاہر بمقابلہ خفی 2۔نص بمقابلہ مشکل۔ 3 مفسر بمقابلہ مجمل 4۔محکم بمقابلہ متشابہ۔

سوال: ''ظاہر'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ظاہر ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کے معنی و مراد سننے والے کو بغیر کسی سوچ اور تامل کے سمجھ آ جائیں۔

سوال: ''نص'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: نص ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب اور حکم اس طرح سے ثابت ہو کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال نہ ہو۔

سوال: ''مفسر'' سے کیا مراد ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: مفسر ایسے کلام کو کہتے ہیں جو خود اپنے معانی اور مراد کی تشریح اور تفسیر کر دے اور اس میں تاویل یا تخصیص کا احتمال نہ ہو۔

سوال: متعلقات نصوص کی تعداد اور نام درج کریں؟

جواب: متعلقات نصوص چار ہیں۔ 1۔ عبارۃ النص۔ 2۔ اشارۃ النص۔ 3 دلالۃ النص۔ 4 اقتضاء النص

سوال: بیان کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کے نام درج کیجئے؟

جواب: بیان کی سات قسمیں ہیں۔ 1۔ بیان تقریر۔ 2۔ بیان تفسیر۔ 3۔ بیان تغییر 4۔ بیان ضرورت 5۔ بیان حال 6۔ بیان عطف 7۔ بیان تبدیل۔

سوال: متواتر (حدیث) کی صفات بیان کیجئے؟

جواب: متواتر وہ حدیث ہے جس میں راویوں کی کثرت ہو اور ان راویوں کا جھوٹ پر اتفاق عادتاً محال و ناممکن ہو راویوں کی یہ کثرت ابتدائے سند سے لے کر انتہائے سند تک بدستور جاری رہے اور انتہائے امر محسوس ہوں۔

(یاد رہے کہ جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح اور بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہو اسے حدیث متواتر کہتے ہیں)

سوال: حدیث "مشہور" سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ حدیث جس کے راوی ہر طبقے میں کم از کم تین ہوں اور اس میں مواتر کی سب شرائط جمع نہ ہوں۔

سوال: حدیث احاد سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ حدیث جس کے ثابت ہونے میں احتمال وشبہ ہو اسے حدیث احاد کہتے ہیں۔

سوال: اسناد کے لحاظ سے حدیث کی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔ مرفوع 2۔ موقوف 3۔ مقطوع

سوال: صحت کے لحاظ سے حدیث کی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔ صحیح 2۔ حسن 3۔ ضعیف

سوال: اتصال سند کے لحاظ سے حدیث کی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: حدیث قدسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ اللہ کی جانب سے کوئی بات بیان فرمائیں؟

سوال: کتب حدیث کی چند اقسام کے نام درج کریں؟

جواب: 1۔ جامع 2۔ سنن 3۔ معجم 4۔ جز۔ 5۔ مستدرک۔ 6 مستخرج۔ 7۔ اربعین

سوال: دوسری صدی ہجری میں مرتب کی جانے والی چار کتب حدیث کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔ جامع سفیان ثوری۔ 2۔ جامع ابن المبارک 3۔ جامع امام اوزاعی 4۔ جامع امام اوزاعی۔

سوال: صحت حدیث پرکھنے اور حدیث فہمی کے لیے جو فقہاء نے جو علوم ایجاد کیے ان میں سے پانچ علوم کے نام لکھئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: 1۔علم اسماء الرجال۔2۔علم مصطلح الحدیث 3۔علم تخریج الاحادیث۔4۔علم اطراف الحدیث 5۔علم التوفیق بین الحدیث۔

سوال: فقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: فقہ شرعی قوانین کے علم کا نام ہے ابن خلدون کے نزدیک جس علم سے افعال مکلفین کے متعلق احکام الٰہی کی معرفت نصیب ہو اس حیثیت سے کہ وہ واجب ہیں یا ممنوع' مندوب ہیں یا مکروہ یا مباح وہ علم فقہ کہلاتا ہے۔

سوال: فقیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: فقیہ وہ عالم ہوتا ہے جو فکر و تدبر کر کے قوانین کے حقائق کا پتہ لگائے اور مشکل و متعلق امور کو واضح کر لے بالفاظ دیگر فقہ کا جاننے والا فقیہ کہلاتا ہے۔

سوال: فقہ کے دائرہ میں کون کونسے امور شامل ہیں۔

جواب: 1۔عبادات۔2۔معاملات۔3۔مناکحات۔4۔عقوبات۔5۔مخاصمات۔6۔حکومت وخلافت

سوال: فقہ اسلامی کے سات اہم ماخذات کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔قرآن۔2۔سنت (حدیث) 3۔اجماع۔4۔قیاس۔5۔استحسان۔6۔استصلاح یا مصالح مرسلہ۔7۔عرف ورواج۔

سوال: فقہ اسلامی کے بنیادی ماخذات کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔قرآن۔2۔سنت۔3۔اجماع۔

سوال: قرآن نے فقہی احکام میں کن اصولوں کو اپنی بنیاد بنایا ہے؟

جواب: 1۔عدم حرج۔2۔قلت تکلیف۔3۔تدریج

سوال: قرآن میں کون کونسی حدود مقرر کی گئی ہیں؟

جواب: قرآن نے دنیوی سزاؤں میں پانچ سزاؤں کی حد مقرر کی ہے۔1۔قصاص۔2۔حد زنا۔3۔حد قذف۔4۔حد سرقہ۔5۔حد قطع الطریق (ڈاکا زنی کی حد)

سوال: قرآن کے مطابق چوری کی حد (سزا) کیا ہے؟

جواب: سورہ مائدہ میں فرمایا گیا ہے کہ چوری کرنے والے مرد یا عورت کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

سوال: ''قذف'' کی حد کیا ہے؟

جواب: قذف (پاکدامن عورتوں پر زنا لگانا ہے) کی سزا اسی کوڑے ہیں۔

سوال: قرآن میں زنا کی سزا (حد) کیا ہے؟

جواب: زانی مرد اور عورت کو سو کوڑے مارنا حد زنا ہے۔

سوال: ''اجماع'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی زمانے میں تمام مجتہدین اور علماء کا کسی فیصلے پر متفق ہو جانا ''اجماع'' کہلاتا ہے۔

سوال: اجماع کی قسموں کے نام لکھئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: 1۔اجمالی قولی۔2۔اجماع سکوتی

سوال: ''قیاس'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی مسئلہ کو جس کا حکم قرآن وسنت اور اجماع میں نہ ملے' اس کے مماثل کسی دوسرے مسئلہ پر قیاس کر کے حکم لگانا' جو تینوں شرعی ماخذات میں سے کسی ایک میں پایا گیا ہو' قیاس کہلاتا ہے۔

سوال: قیاس کی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔قیاس طرد۔2۔قیاس عکس۔

سوال: مجتہدین کے درجات کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔مجتہد فی الشرع۔2۔مجتہد فی المذاہب۔3۔مجتہد فی المسائل۔4۔مجتہد مقید۔

سوال: ''تعزیر'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعزیر کے شرعی معنی اس سزا کے ہیں جو حاکم وقت تادیباً کسی ایسے مجرم کے لیے تجویز کرتا ہے جس کے شرع اسلامی میں کوئی سزا مقرر نہ ہو۔

سوال: 1۔حنفی۔2۔مالکی۔3۔شافعی۔4۔حنبلی۔

سوال: دبستان حنفیہ کے مقتدا کا نام لکھئے؟

جواب: دبستان حنفی کے مقتدا نعمان بن ثابت ہیں' جو امام حنفیہ اور امام اعظم کے نام سے مشہور ہیں۔

سوال: امام حنیفہ کے تین فقہی شاگردوں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔امام ابو یوسف 2۔امام محمد بن حسن۔3۔امام حسن بن زیاد لولوی۔

سوال: ''موطا'' کے مولف کا نام لکھئے؟

جواب: ''موطا'' امام مالک کی تالیف ہے۔

سوال: امام شافعی کی چار کتابوں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔کتاب السنن (مسند شافعی) 2۔رسالہ الامام۔3۔کتاب الام۔4۔اجماع المہلم۔

سوال: امام احمد بن حنبل کے والد کا نام لکھئے نیز ابن حنبل کہلانے کی وجہ بتایئے؟

جواب: امام احمد کے والد کا نام حنبل تھا۔ حنبل آپ کے دادا کا نام تھا اس لیے احمد بن حنبل مشہور ہو گئے۔

سوال: امام احمد بن حنبل کو کس خلیفہ کے عہد میں سزا دی گئی؟

جواب: آپ کو عباسی خلیفہ معتصم کے عہد میں کوڑے مارے گئے اور قید کر دیا گیا۔

سوال: امام احمد بن حنبل نے فقہ پر کونسی کتاب لکھی؟

جواب: آپ نے فقہ پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔

سوال: شیعوں کے فقہی کتب فقہ کا کیا نام ہے؟

جواب: شیعہ حضرات کا فقہی کتب ''جعفریہ'' کہلاتا ہے۔

سوال: فقہ جعفریہ کے مقتدا کا نام لکھئے؟

جواب: فقہ جعفریہ کے مقتدا حضرت امام جعفر صادق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: فقہ جعفریہ کی چار کتابوں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔شرائع الاسلام۔2۔جواہر الکلام۔3۔مفتاح الکرامۃ۔4۔وسائل الشیعہ۔

سوال: شیعہ زیدیہ کی دو کتابوں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔کتاب المجوع۔2۔کتاب الروض النضیر۔

سوال: نکاح کس کی اجازت سے منعقد ہوتا ہے؟

جواب: نکاح عورت کے اجازت سے منعقد ہوتا ہے۔ثیبہ (شوہر دیدہ) عورت کا الفاظ میں اقرار کرنا ضروری ہے۔کنواری عورت کی خاموشی رضا تصور کی جاتی ہے۔

سوال: کیا نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح باپ کروا سکتا ہے؟

جواب: فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ باپ اپنے صغیر سن بیٹے یا بیٹی کو نکاح پر مجبور کر سکتا ہے اور ان سے رضامندی لینا ضروری نہیں ہے۔

سوال: جن رشتہ داروں کو حق ولایت حاصل ہے ان میں سے آٹھ رشتوں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔باپ۔2۔حقیقی بھائی۔3۔حقیقی بھتیجا۔4۔علاتی بھتیجا۔5۔حقیقی چچا۔6۔حقیقی چچازاد بھائی۔

سوال: ''خیار بلوغ'' سے مراد ہے؟

جواب: نابالغ لڑکے یا لڑکی کا بہ زمانہ بالغیت ولی کے لیے ہوئے نکاح کو بالغ ہو جانے پر رد کر دینے کا اختیار ''خیار بلوغ'' کہلاتا ہے۔

سوال: کیا قبولیت نکاح فوری طور پر ضروری ہے؟

جواب: امام مالک نزدیک اگر دونوں جانب سے کسی کی طرف سے نکاح کے قبول میں معمولی تاخیر ہو تو نکاح جائز ہے جب کہ امام شافعی کے نزدیک تاخیر ممنوع ہے۔بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ ایجاب وقبول کا ایک ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے ورنہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

سوال: نکاح کے لیے ولی کا ہونا ضروری ہے۔اس سلسلہ میں حدیث پیش کیجئے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کے اذن کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔

سوال: بعض فقہاء کا خیال ہے کہ ثیبہ کے نکاح کے لیے ولی کا ہونا شرط نہیں۔اس ضمن میں وہ قرآن کا کونسا حکم پیش کرتے ہیں؟

جواب: 1۔سورۃ البقرہ میں فرمایا لیا ہے۔فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن.

2۔سورۃ البقرہ میں دوسری جگہ فرمایا گیا ہے۔فلا جنا علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف.

سوال: فقہاء کے نزدیک ولی کے کن اوصاف پر اتفاق ہے؟

جواب: 1۔اسلام۔2 بلوغ۔3۔مذکر ہونا۔

سوال: ولی کے کن اوصاف میں فقہاء کے اختلاف ہے؟

جواب: 1۔غلام ہونا۔2۔فاسق ہونا۔3۔بیوقوف ہونا۔

سوال: فقہی اصطلاح میں کفات سے مراد ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: کفات سے مراد مرد اور عورت کا آپس میں مذہب' نسب' آزادی اور کردار وغیرہ میں ہمسر ہونا ہے۔

سوال: کیا ولی کا اپنی زیر تولیت سے خود نکاح کر لینا جائز ہے؟

جواب: امام مالک کے نزدیک جائز اور اور امام شافعی کے نزدیک ناجائز ہے؟

سوال: شہادت کے نکاح کے لیے کتنے گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: نکاح کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

سوال: کیا شہادت نکاح ضروری ہے؟

جواب: مجلس عقد میں ایجاب وقبول کے وقت گواہوں کی موجودگی اور ایجاب وقبول کی سماعت ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہ' شافعی اور مالک کے نزدیک شہادت نکاح کی شرائط میں اسے ایک شرط ہے۔

سوال: نکاح میں گواہوں کی اہلیت کیا ہونی چاہئے؟

جواب: 1۔ آزاد۔ 2۔ عاقل۔ 3۔ بالغ۔ 4۔ مسلمان۔

سوال: نکاح سر سے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عمر کا قول ہے کہ جس نکاح کا اطلاق نہیں کیا جاتا وہ نکاح سرے ہے' اور اگر ایسے نکاح میں عورت نے اپنے آپ کو مرد کے سپرد کیا تو اسے رجم کیا جائے۔

سوال: ''مہر'' کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مہر کو عربی زبان میں ''صدق'' ''اجر'' اور ''نحلہ'' کہتے ہیں۔

سوال: وجوب مہر میں قرآن کی دو آیات درج کریں؟

جواب: سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے۔ 1. واتوا النساء صدقتهن نحلة .

2. فانكحوهن باذن اهلهن واتوهن اجورهن.

سوال: مہر کی ازکم مقدار کیا ہونی چاہئے؟

جواب: حنفی اور شافعی فقہ کے مطابق مہر کی کم ازکم مقدار دس درہم اور امام مالک کے نزدیک تین یا پانچ درہم ہے۔ شیعوں کے ہاں کی ازکم مقدار متعین نہیں۔

سوال: مہر کی نوع کیا ہونی چاہئے؟

جواب: مہر ہر وہ ایسی جائز شی قرار پا سکتا ہے جو اپنے اندر مالیت رکھتا ہو اور اس پر قبضہ اور تصرف ممکن ہو۔

سوال: مہر کی اقسام لکھیں؟

جواب: مہر مسمی کی کتنی قسمیں ہیں۔

سوال: مہر مسمی کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ مہر معجل۔ 2۔ مہر موجل۔

سوال: مہر موجل سے کیا مراد ہے؟

جواب: مہر موجل وہ مہر جس کی نکاح کے وقت فوری طور پر ادائیگی کی شرط نہ ہو' بلکہ بعد میں بوقت طلاق یا کسی ایک کی وفات پر قابل ادا ہو۔

سوال: مہر معجل سے کیا مراد ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: مہر معجّل وہ مہر ہے جس کا پورا یا کچھ حصہ فوری طور پر ادا کر دیا جائے یا عند الطلب قابل ادا ہو۔

سوال: مہر مثل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر مہر نکاح کے وقت مقرر نہ کیا جائے تو بعد میں بیوی کے خاندان' خوبصورتی' علم اور دوسری خوبیوں والی عورتوں کے مہر کے برابر مہر مقرر کیا جاتا ہے یہ "مہر مثل" کہلاتا ہے۔

سوال: نکاح کے شرعی موانع کون کونسے ہیں؟

جواب: 1۔نسبی (نسبی) 2۔رضاعی۔3۔ازدواجی۔4۔نسبی۔

سوال: نکاح کے شرعی موانع کی دو بڑی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔موانع موبدہ۔(دائمی ممانعتیں) 2۔موانع غیر موبدہ (وقتی ممانعتیں)۔

سوال: نسب میں کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟

جواب: 1۔ماں۔2۔بیٹی۔3۔بہن۔4۔پھوپھی۔5۔خالہ۔6۔بھتیجی۔7۔بھانجی۔

سوال: مصاہرت سے کیا مراد ہے مصاہرت میں کن رشتوں سے نکاح حرام ہے؟

جواب: مصاہرت سے مراد ازدواجی رشتہ کے ذریعہ دوسروں کے ساتھ رشتہ داری ہے۔مصاہرت کے باعث ان رشتوں سے نکاح حرام ہے۔1۔بیٹے کی بیوی۔2۔بیوی کی بیٹی۔(سوتیلی بیٹی) 3 سوتیلی ماں۔4 ساس۔

سوال: نفقہ میں کونسی چیزیں شامل ہیں؟

جواب: نفقہ میں بیوی کی خوراک' لباس اور مسکن کے علاوہ دیگر ضروری اشیاء' مثلاً صابن' تیل' پانی دوا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

سوال: "حضانت" سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرعی اصطلاح میں ماں یا کسی شرعی مستحق کے' کسی چھوٹے بچے کی پرورش کرنے کو "حضانت" کہتے ہیں۔

سوال: نکاح محلل سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح محلل سے مراد وہ نکاح ہے جس کا مقصود مطلقہ ثلاثہ کا حلالہ ہو۔

سوال: نکاح محلل کے بارے میں فقہاء کی کیا رائے ہے؟

جواب: امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک نکاح محلل صحیح ہے' جب کہ امام مالک کے نزدیک حلالہ کے مقصد سے کیا گیا نکاح فسخ ہوگا۔

سوال: نکاح فاسد سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح فاسد وہ نکاح ہے جس میں نکاح صحیح کی کوئی شرط مفقود ہو۔اگر نکاح کے موانع شرعی یا اسباب تحریم عارضی نوعیت کے ہوں یعنی کسی بھی وقت دور ہو سکتے ہوں تو نکاح فاسد ہوگا۔

سوال: نکاح باطل سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح باطل وہ ہے جو فی نفسہ کالعدم ہو' یعنی جس کا وجود اور عدم برابر ہو بالفاظ دیگر اگر نکاح کے موانع شرعی دائمی ہوں تو نکاح فی نفسہ باطل اور حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: طلاق کی اقسام لکھئے؟

جواب: 1۔طلاق بائن۔2۔طلاق رجعی۔3۔طلاق سنت۔4۔طلاق بدعت۔

سوال: طلاق بائن کی قسموں کے نام لکھئے؟

جواب: 1۔طلاق بائن صغری۔2۔طلاق بائن کبری۔(مغلظہ)

سوال: طلاق سنت کی قسمیں درج کریں؟

جواب: طلاق سنت کی دو قسمیں ہیں۔1 طلاق احسن۔۔طلاق حسن۔

سوال: طلاق بدعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ طلاق جو طلاق سنت کے طریق کے خلاف ہو اسے طلاق بدعت (بدعی) کہتے ہیں۔

سوال: خلع سے کیا مراد ہے؟

جواب: زوجہ کی مرضی واخواہش پر حاکم زوجہ کم اس کے خاوند کی زوجیت سے آزاد کرنا خلع کہلاتا ہے۔

سوال: عدت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عدت سے مراد وہ عرصہ ہے جس میں عورت طلاق ملنے یا خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: عدت کی مدت کے بارے میں قرآنی آیت درج کیجئے؟

جواب: والمطلقات یتربصن بانفسھن قروء (البقرہ)

(جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں)

سوال: ''حکمین'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: فریقین کا رضامندی سے کسی تیسرے شخص کو (جو حاکم نہ ہو) جھگڑے میں فیصلہ کرنے والا تسلیم کرنا تیسرا شخص ''حکم'' کہلائے گا۔

سوال: ایلاء کی مدت کیا ہے؟

جواب: شرعی طور پر ایلاء کی مدت چار ماہ ہے۔

سوال: ''احداد'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: شوہر کے فوت ہو جانے کے بعد بیوی کا سوگ منانا ''احداد'' کہلاتا ہے۔

سوال: کیا عورت قاضی بن سکتی ہے؟

جواب: امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ عورت اموال کے مقدمات میں قاضی بن سکتی ہے۔طبری کے نزدیک عورت غیر مشروط طور پر قاضی بن سکتی ہے۔جب کہ بعض فقہاء کے نزدیک عورت قاضی نہیں بن سکتی۔

سوال: فیصلہ کن چیزوں سے ہوتا ہے؟

جواب: فیصلہ چار چیزوں سے ہوتا ہے۔1۔شہادت۔2۔قسم۔3۔انکار۔4۔اقرار۔

سوال: گواہ کی قبولیت میں کن شرائط کا اعتبار کیا جاتا ہے؟

جواب: 1عدالت۔2۔بلوغت۔3۔اسلام۔4۔حریت۔

سوال: مقدمات میں گواہوں کی تعداد کتنی ہونی چاہئے؟

جواب: زنا کے مقدمہ میں چار گواہ اور باقی تمام مقدمات میں دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

-1	الاتقان فی علوم القرآن	از	امام جلال الدین سیوطی
-2	اصول فقہ اسلام	از	سر عبدالرحیم
-3	اصول فقہ	از	مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی
-4	حجۃ الالہ البالغہ	از	شاہ ولی اللہ دہلوی
-5	الفوز الکبیر فی اصول تفسیر	از	شاہ ولی اللہ دہلوی
-6	فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر	از	محمد تقی امینی
-7	احکام فی اصول الاحکام	از	سیف الدین آمدی
-8	الموافقات فی اصول الشریعۃ	از	الشاطبی
-9	فجر السلام	از	احمد امینی
-10	صحیح بخاری	از	امام محمد بن اسمٰعیل
-11	صحیح مسلم	از	مسلم بن حجاج
-12	فتح الباری	از	ابن حجر عسقلانی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایم اے اسلامیات۔ایم فل۔پی ایچ ڈی

کرنے والے طلبہ وطالبات کے لئے

اسالیب تحقیق

اسلامیات

منقاد احمد فیضی

(حصہ عربی زبان وادب)

منظومات

برائے پنجاب یونیورسٹی

متن بمعہ ترجمہ ولغوی تشریح

25 مکمل منظومات

پروفیسر حمیت یاب خاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق گائیڈ

ایم اے

اسلامیات

سابقہ سالوں کے پرچہ جات اور پروفیسرز کے نوٹس پر مبنی گائیڈ

سال اول پانچ پرچوں کے لیے
سال دوم پانچ پرچوں کے لیے

فاروق سنز

16۔الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور
042-37325567

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر مطبوعات

